

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الذي جعل القرآن الكريم من أجل أن يهدينا إلى صراط مستقيم



کتابخانه ملی جمهوری اسلامی ایران

تأليف: محمد باقر خاوری

مطبعة مطبوعات اسلامیه

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله الذي هدانا لهذا وما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله لقد جاءت ربنا
يا حي يا قيوم فناء ملكك أنت كما أثبتت على نفسك والصلوة والسلام على سيدنا
محمد وآلته الطيبين الطاهرين وأصحابه الأئمة الأطهار وأئمة
في التوراة والإنجيل والزبور والفرقان وعلى آله وأصحابه حفظه الحق ومجاهد الدين وقد علة
السلام وسائر التابعين لهم بإحسان على الجهادين المنتسبين بهم أحكام الأحاديث والآثار
أما بعد وفت كے خاکپائے طلبائے دینی محمد با شرم علی میرٹھی انتہ اللہ نبانا حسنا و
عن التسم والحنین بیچ خدمت علمائے نامدار و طال علمانی فی الاقدار کے التماس رکھتا ہو کہ یہ کتاب انشا
ببارت قلیل مضامین کثیر مصداق خیر الکلام ماقول وقل قاطع بدعات کفور واقع شناعات فجور و
مورخ بفتح التفاسیر بشعرہ فضل سالت کلید خاصہ بدکشا و ففتح التفاسیر بد تصنیف افادت ماسا ہوتا
نجمہ العارفین قدوة المحققین وزیدۃ المقتدین خاتم الفقہاء والموحدین مولانا دہلوی صاحب قطب لدین
صاحب دہلوی کی ہر کمال قصود افادۃ ساطعۃ و شمول مفید اطالعۃ اسوۃ کما بین خانۃ المحدثین دارت علوم
سید المرسلین شہر فافاق مولوی شاہ محمد الحق صاحب حراست کتہ اللہ تعالیٰ فی آغلی علیہ بن کی ہون اور

سبب تالیف

کایہی جبکہ مولوی صاحب ممدوح نے دیکھا کہ بہت ہو گئیں ہمتیں اور بہت ہو گئے حوصلے بیچ تحصیل
علم دین کے اور رغبت کرنے لگے لوگ طرف زبان اردو کے اس واسطے اس زبان میں بنظر فائدہ عام و خوا
اور وسیلہ نجات اخروی سمجھ کر تالیف فرمایا۔ روز قیامت ہر کسی پر دست گیر دہمہ من نیز
حاضر پیشو تفسیر قرآن در بغل پس مولانا موصوف نے جزاؤ ہم عند دیتو حجت عذاب
نفع اللہ بہ سائر الطالبین کہ ایسی خوبی کے ساتھ اس تفسیر کو تفاسیر مختلفہ و احادیث صحیحہ
فہمہ وغیرہ سے جلوہ گر کیا کہ آج تک کوئی تفسیر زبان اردو میں نظر میں نہیں آئی کہ اس سے ایک خاص علم مستفیض
و مستفید ہو سکتا ہو بحر عالم کے کہ کلام ذوالمتعال فہم اپنے میں صد بوطرح کے اشکال و دقائق تعلقات علم سے
رکھتا ہے کہ دفع او کا بغیر علم کے ہر ایک کو ہرگز نہیں مگر اس میں مطالب تفاسیر کو نہایت سے مکرر طور سے دہرایا

و غضب میں پھر حکم کیا آنحضرت نے و لکھو کھال دینے کا مینے سے اور یہ آیت اور تری کہ امی محمد تم تقویٰ پر ثابت رہو اور انکا کہنا نہ مانو اور پچھنے رہو ان سے کہ یہ اللہ کے بھی دشمن ہیں اور مومنوں کے بھی اور بعضوں سے کہ کما کہ خطاب ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور مراد ہوا اس سے است اور کما ضحاک نے کہ معنی اسکے یہ ہیں کہ خدا سے اور نہ توڑ محمد... اور در میان لنگے ہی حاصل اس قول کا یہ ہے کہ جب حضرت عمر نے ارادہ لیا کہ قتل کا کیا تو حکم آیا اور کافروں کے یعنی ابوسفیان اور عکرہ اور ابوالاعور اور منافقوں سے منافق مدینے کے یعنی محمد اسد بن ابی بن سلول اور عبد اسد بن سعد اور طعمہ بن ابیرق اور خدا ہی دانکہ جانتا ہی اعمال اللہ کے حکمت والا ہے پھر امر کے ساتھ قتل کرنے لگے ان کے **صد معاتبہ** یہاں یوں خیال تو کرو کہ اسد صاحب نے اپنے حبیب کو کہ پاک و معصوم تھے سب گناہوں سے تقویٰ کا حکم فرمایا است اس ضمنوں کو دیکھو بہت کوشش کرے تقویٰ کے حاصل کرنے میں اور پچھلے اللہ کے عذاب سے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تین چیزیں نجات دینے والی ہیں ایک اور تین چیزیں ہلاک کرنے والی ہیں آخرت میں پس یہ نجات دینے والی چیزیں تقویٰ اللہ کا ہی باطن و ظاہر میں اور بات سچ خوشی اور ناخوشی میں اور میانہ روی تو نگری اور محتاجی میں اور پھر ہلاک کرنے والی چیزیں پس غیظ و غضب و پیروی کی گئی اور نخل اطاعت کیا گیا اور خوش ہونا آدمی کا ساتھ نفس اپنے کے اور خصلت بہت بری ہی تینوں خصلتوں میں اور فرمایا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ علم بہترین میراث ہے اور ادب بہترین حرفہ ہے اور تقویٰ بہترین پوشش ہے یعنی براہ آخرت کا اور عبادت بہترین پونجی ہے اور عمل نیک بہترین قاعدہ ہے اور حسن خلق بہترین صاحب ہے اور علم بہترین پیر اور قناعت بہترین غنا ہے اور توفیق بہترین مددگار ہے اور موت بہترین اوب دینے والی ہے **مشکوۃ منہبات** و اتبع ما یوحی الیک من ربک لان الله کان بما تعملون خبیرون تو کو کل علی اللہ و کفی باللہ وکیلاً اور پیروی کرو اس چیز کی کہ وحی بھیجی جاتی ہے تجکو تیرے پروردگار کی طرف سے تحقیق خدا ہی ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو خیر اور اور توکل کرو اور پر خدا کے اور کفایت ہے اس کا ساز و قلم اور چل جو حکم آئے تجکو تیرے رب سے مقرر اسد تھامے کام خبر رکھتا ہے اور بھروسہ رکھ اس پر اور اسد بس ہو کام بنانے والا **موت تقصیر** وحی بھیجی جاتی ہے تجکو انہ یعنی پیچ ثابت رہنے کے اور پر تقویٰ کے اور ترک کرنے فرمان برداری کافروں اور منافقوں کے تحقیق خدا انہ یعنی وہ اللہ کہ جو وحی بھیجتا ہے طرف تیرے ہمیشہ سے جانتا ہی عمل ان کے اور عمل تمہارے اور لفظ بما تعملون جو جمع لائے اس لیے کہ مراد اس کی قول اتبع سے آنحضرت ہیں اور اصحاب ان کے اور توکل کری یعنی سونپ امر اپنا طرف تدبیر اس کی کہ **مما جعل الله لہ من قبلہ من قلبہ فی جو کوفہ و مما جعل آذ و اجکم الخ تظہر من حنقہ اعدائکم و ما جعل ادعیائکم انباءکم ما ذلکم قولکم باقوا حکمہم و الله یقول الحق و هو یدعی الشیطان نہیں پیدا کیے ہیں خدا تعالیٰ نے واسطے کسی مرد کے دو دل اندر بدن اس کے کے اور نہیں کیا ہے اور عورتوں تمہاری کو کہ ظہار کرتے ہو ساتھ انکی بائیں تمہاری اور نہیں کیا ہے تمہارے سے بالکون کو بیٹے تھامے یہ بات تمہاری ہو کہ کہتے ہو اپنے مومنوں سے اور خدا کہتا ہے بات سچی اور وہ دکھاتا ہے راہ سترجم کہتا ہے کہ اس آیت میں رد ہے اس کافر کے قول کا کہ کہتا تھا مجکو دو دل دیے ہیں اور کو ہی اس چیز پر کہ اہل جاہلیت نے مقرر کی تھی کہ عورت ظہار کی مانند مان کے ہمیشہ حرام ہو جاتی ہے اور گناہ یہ ہے ساتھ جواب طعن کافروں اور منافقوں کے نسبت حضرت رسالت مآب صلی اللہ**

و غضب میں پھر حکم کیا آنحضرت نے و لکھو کھال دینے کا مینے سے اور یہ آیت اور تری کہ امی محمد تم تقویٰ پر ثابت رہو اور انکا کہنا نہ مانو اور پچھنے رہو ان سے کہ یہ اللہ کے بھی دشمن ہیں اور مومنوں کے بھی اور بعضوں سے کہ کما کہ خطاب ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور مراد ہوا اس سے است اور کما ضحاک نے کہ معنی اسکے یہ ہیں کہ خدا سے اور نہ توڑ محمد... اور در میان لنگے ہی حاصل اس قول کا یہ ہے کہ جب حضرت عمر نے ارادہ لیا کہ قتل کا کیا تو حکم آیا اور کافروں کے یعنی ابوسفیان اور عکرہ اور ابوالاعور اور منافقوں سے منافق مدینے کے یعنی محمد اسد بن ابی بن سلول اور عبد اسد بن سعد اور طعمہ بن ابیرق اور خدا ہی دانکہ جانتا ہی اعمال اللہ کے حکمت والا ہے پھر امر کے ساتھ قتل کرنے لگے ان کے **صد معاتبہ** یہاں یوں خیال تو کرو کہ اسد صاحب نے اپنے حبیب کو کہ پاک و معصوم تھے سب گناہوں سے تقویٰ کا حکم فرمایا است اس ضمنوں کو دیکھو بہت کوشش کرے تقویٰ کے حاصل کرنے میں اور پچھلے اللہ کے عذاب سے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تین چیزیں نجات دینے والی ہیں ایک اور تین چیزیں ہلاک کرنے والی ہیں آخرت میں پس یہ نجات دینے والی چیزیں تقویٰ اللہ کا ہی باطن و ظاہر میں اور بات سچ خوشی اور ناخوشی میں اور میانہ روی تو نگری اور محتاجی میں اور پھر ہلاک کرنے والی چیزیں پس غیظ و غضب و پیروی کی گئی اور نخل اطاعت کیا گیا اور خوش ہونا آدمی کا ساتھ نفس اپنے کے اور خصلت بہت بری ہی تینوں خصلتوں میں اور فرمایا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ علم بہترین میراث ہے اور ادب بہترین حرفہ ہے اور تقویٰ بہترین پوشش ہے یعنی براہ آخرت کا اور عبادت بہترین پونجی ہے اور عمل نیک بہترین قاعدہ ہے اور حسن خلق بہترین صاحب ہے اور علم بہترین پیر اور قناعت بہترین غنا ہے اور توفیق بہترین مددگار ہے اور موت بہترین اوب دینے والی ہے **مشکوۃ منہبات** و اتبع ما یوحی الیک من ربک لان الله کان بما تعملون خبیرون تو کو کل علی اللہ و کفی باللہ وکیلاً اور پیروی کرو اس چیز کی کہ وحی بھیجی جاتی ہے تجکو تیرے پروردگار کی طرف سے تحقیق خدا ہی ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو خیر اور اور توکل کرو اور پر خدا کے اور کفایت ہے اس کا ساز و قلم اور چل جو حکم آئے تجکو تیرے رب سے مقرر اسد تھامے کام خبر رکھتا ہے اور بھروسہ رکھ اس پر اور اسد بس ہو کام بنانے والا **موت تقصیر** وحی بھیجی جاتی ہے تجکو انہ یعنی پیچ ثابت رہنے کے اور پر تقویٰ کے اور ترک کرنے فرمان برداری کافروں اور منافقوں کے تحقیق خدا انہ یعنی وہ اللہ کہ جو وحی بھیجتا ہے طرف تیرے ہمیشہ سے جانتا ہی عمل ان کے اور عمل تمہارے اور لفظ بما تعملون جو جمع لائے اس لیے کہ مراد اس کی قول اتبع سے آنحضرت ہیں اور اصحاب ان کے اور توکل کری یعنی سونپ امر اپنا طرف تدبیر اس کی کہ **مما جعل الله لہ من قبلہ من قلبہ فی جو کوفہ و مما جعل آذ و اجکم الخ تظہر من حنقہ اعدائکم و ما جعل ادعیائکم انباءکم ما ذلکم قولکم باقوا حکمہم و الله یقول الحق و هو یدعی الشیطان نہیں پیدا کیے ہیں خدا تعالیٰ نے واسطے کسی مرد کے دو دل اندر بدن اس کے کے اور نہیں کیا ہے اور عورتوں تمہاری کو کہ ظہار کرتے ہو ساتھ انکی بائیں تمہاری اور نہیں کیا ہے تمہارے سے بالکون کو بیٹے تھامے یہ بات تمہاری ہو کہ کہتے ہو اپنے مومنوں سے اور خدا کہتا ہے بات سچی اور وہ دکھاتا ہے راہ سترجم کہتا ہے کہ اس آیت میں رد ہے اس کافر کے قول کا کہ کہتا تھا مجکو دو دل دیے ہیں اور کو ہی اس چیز پر کہ اہل جاہلیت نے مقرر کی تھی کہ عورت ظہار کی مانند مان کے ہمیشہ حرام ہو جاتی ہے اور گناہ یہ ہے ساتھ جواب طعن کافروں اور منافقوں کے نسبت حضرت رسالت مآب صلی اللہ**

علیہ وسلم کے جب زینب سے نکاح کیا کہ اپنے بیٹے کی بیوی کو اپنی بیوی کر لیا۔
 دودل اوسکے اندر اور نہیں کیا تمھاری جو روون کو چکومان کہہ بیٹھے ہو سچ تمھاری مائیں اور نہیں کیا تمھارے
 لے پالکون کو تمھارے بیٹے یہ تمھاری بات ہے اپنے مونہ کی اور امد کہتا ہے ٹھیک بات اور وہی جھانما ہی راہ قفسا پر
 کفر کے وقت کوئی جو رو کو مان کہتا تو ساری عمر وہ اوس سے جدا ہوتی اور سیکو بیٹا کر بولتے تو سچا بیٹا ہو جاتا ابد تعالیٰ
 نے یہ دونوں حکم بدل دیے جو رو کو مان کہنا سورہ مجادلہ میں آویگا اور لے پالک کا حکم لگے بیان ہے
 تمھری بات یہ بھی شنادی کہ ایسی باتیں کہنے کی بہتری نہیں اور نہ پر عمل نہیں ہو سکتا جیسے مستقل مرد کو سے ہیں اسکے
 دودل میں چھاتی چیر کر دیکھو تو سیکے دودل نہیں ہو سکتا۔ نہ نہیں پیدا کیے انہ آ یا ہو کہ ابو محمد مجتبیٰ بن عمر فرمادی کہ ایک
 شخص عاقل تھا اور جو کچھ سنتا یا در کھتا قریش اوسکو ذوالقالبین کہتے تھے یعنی یہ دودلوں والا ہی اور وہ آپ بھی کہتا
 کہ میرے دودل میں ہر دل سے سمجھتا ہوں زیادہ تر اوس چیز سے کہ محمد سمجھتے ہیں اور وہ بدر میں حاضر تھا جسوقت
 کہ وہاں سے بھاگا مونہ کے کی طرف کر ایک جوتی پاؤں میں اور ایک ہاتھ میں لیے ہوئے چلا جاتا تھا ابوسفیان
 اوس سے ملا اور خبر قوم کی پوچھی اوسنے کہا کہ بھنے مارے گئے اور بعضے بھاگے پس ابوسفیان نے کہا کہ کیا حال
 ہے تیرا کہ ایک جوتی پاؤں میں اور ایک ہاتھ میں رکھتا ہے تو ابو عمر نے سننے ہو کر کہا میں جانتا تھا کہ دونوں جوتیاں
 پاؤں میں ہیں اوس روز سے لوگوں نے جانا کہ وہ دودل نہیں رکھتا ہی والا یہ حال نہ تو ناحق تعالیٰ نے اوسکے اس
 قول کے رد میں یہ آیت بھی مَاجَلُ لِلّٰہِ لَیْجَلُ لَہٗ فِیْ مَکَلَبَیْنِ فِیْ سَیْءِ فَاۡتِلَہٗ اَوْرَ مَقَاتِلَ لَہٗ کَمَا کَرِیْضَہٗ لَیْسَ لَہٗ سَیْءٌ
 ظہار کرنے والے کے بیوی اپنی سے اور واسطے لے پالک کر لینے کے اور کے بیٹے کو بیان کی گئی ہو کہ جیسا کہ ایک
 شخص کے دودل نہیں ہوتے ہیں ایسی ہی بیوی ظہار کرنے والے کی مان اوسکی نہیں ہوتی تا اوسکی دو مائیں
 اور غیر کا فرزند بیٹا نہیں ہو جاتا ہی تا ایک شخص دو کا بیٹا ہو اور زادا المسیر میں لایا ہی کہ منافق کہتے تھے کہ محمد دو
 دل رکھتے ہیں ایک ساتھ ہمارے اور ایک ساتھ صحاب اپنے کے حق تعالیٰ نے اوسکے قول کے رد میں یہ آیت
 بھیجی اور نہیں کیا ہی اون عورتوں تمھاری کو انہ یعنی بیوی سبکی انت علیٰ کظہاں اھی یعنی تو مجھ پر مانند بیٹھے
 مان میری سکے ہی اور مانند اسکے کے کہنے سے مان نہیں ہو جاتی ہی تا حرام ہمیشہ کو ہو جاوے اور یہ رو ہی اہل بیت
 کے قول کا کہ ظہار کو حرام کرنے والا بیوی کا ہمیشہ کو جانتے تھے حق تعالیٰ نے یہ آیت اتاری کہ حرام ہمیشہ کو
 نہیں ہی لیکن ظہار کرنا برا اور جھوٹ اور موجب کفار کیا ہی اور بعد کفارہ دینے کے وہ عورت اوسکے خاوند پر
 حلال ہو جاتی ہی اور سکہ ظہار کا اور ذکر اوسکے کفارے کا سورہ مجادلہ میں ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ اور نہیں کیا ہی
 تمھارے لے پالکون کو انہ اس آیت میں رد ہی لے پالک کرنے کے حکم کا کہ جاہلیت میں لے پالک کو قسبی بیٹے کے حکم
 رکھتے تھے اور میراث میں مقدم کرتے تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کے اترنے کے پہلے زید بن حارثہ
 کو آزاد کر کے لے پالک اپنا کیا تھا اور جبکہ زید نے اپنی بیوی زینب بنت جحش کو طلاق دی اور آنحضرت زینب کو اپنے
 نکاح میں لائے تو منافقوں نے کہا کہ اپنے بیٹے کی بیوی کو نکاح میں لائے ۱۰ یونکو اس کام سے منع کرتے ہیں
 حق تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی کہ لے پالک حقیقی بیٹا نہیں ہوتا ہی یہ بات تمھارے انہ یعنی کہنا تمھارا بیوی کو مان اور
 لے پالک کو بیٹا ایک بات ہے کہ کہتے ہو تم اوسکو اپنی زانا کہہ سکتے ہیں یعنی بیٹا ہے۔ اس لیے کہ بیٹا ہوتا ہی ہے

سے اور ایسے آہستہ آہستہ جیسی کہ حق پر ظاہر و باطن میں آجودہ دکھانا ہو راہ یعنی
 راہ حق پھر فرمایا جو کچھ کہ حق پر اور درہمائی کی سہولت راہ حق کی کہ فرمایا ادعوہم انہم بحکمہ
 ادعواہم لا بائیس لہم افسطہ عند اللہ فان لم تعلموا اباءہم فاحواکم فی الدین و
 مواالیکم واولئیس علیکم جناح فیما اخطاتکم بالہ و لکن ما تعددت قلوبکم و کان
 اللہ غفوراً رحیماً

اور ایسے آہستہ آہستہ جیسی کہ حق پر ظاہر و باطن میں آجودہ دکھانا ہو راہ یعنی
 راہ حق پھر فرمایا جو کچھ کہ حق پر اور درہمائی کی سہولت راہ حق کی کہ فرمایا ادعوہم انہم بحکمہ
 ادعواہم لا بائیس لہم افسطہ عند اللہ فان لم تعلموا اباءہم فاحواکم فی الدین و مواالیکم واولئیس علیکم جناح فیما اخطاتکم بالہ و لکن ما تعددت قلوبکم و کان
 اللہ غفوراً رحیماً

نسبت کر دے پالکون کو اونکے باپوں کی طرف سے راست تر ہو نزدیک خدا کے پس اگر نجا تو تم اونکے باپوں کو پس بھائی
 تمہارے ہیں دین میں اور آزاد کیے ہوئے تمہارے ہیں یعنی پس اس لقب سے پکارو اونکو اور نہیں ہی تمہارے گناہ
 اوس لفظ میں کہ خطا کی ہو تم نے ساتھ ہونے اوسکے کے ولیکن گناہ وہ ہو کہ قصد کیا تمہارے دل نے اور ہی خدا نے
 مہربان ہو پکارو پالکون کو اونکے باپ کا کریم ہی پورا انصاف ہو اس کے ہاں پھر اگر نہ جانتے ہو اونکے
 باپ کو تو تمہارے بھائی ہیں دین میں اور رفیق ہیں اور گناہ نہیں تمہیں جس چیز میں چوک جاؤ پر وہ جو دل سے
 ارادہ کیا ہو اور ہو اسد بخشنے والا مہربان و بنفسی چوک کا گناہ تو کسی چیز میں نہیں اور ارادے کا ہو
 اوس میں بھی اسد جانتے تو بخشنے چوک یہ کہ سو نہ سے نکل گیا فلاں کا بیٹا فلاں نامہ سو پس اگر نجا تو تم اونکے باپوں
 کو کہ نسبت کرو اونکو اونکی طرف تو پس وہ بھائی تمہارے ہیں دین میں اور دوست ہیں تمہارے دین میں پس کہو یہ
 بھائی میرا ہی اور یہ دوست میرا ہی اور یا کہو ای بھائی میرے اور ای دوست میرے مراد ہی بھائی چارہ اور دوستی
 دین کی اور نہیں ہی گناہ انہی یعنی نہیں ہی گناہ تمہیں کہنے تمہارے کے اسکو ازراہ خطا کے حالت جہالت میں
 پہلے وارد ہونے نہی کے ولیکن گناہ اوس میں ہی کہ قصد اکہا تم نے اوسکو بعد آنے نہی کے آہن عمر سے منقول
 ہی کہ کہ ازید بن حارثہ کو زید بن محمد کہتے تھے یہاں تک کہ او تری آیتا دعوتہم لا بائیس لہم افسطہ عند اللہ
 کہتے تھے یا یہ معنی ہیں کہ نہیں گناہ تمہیں جبکہ کہاتے اپنے غیر کے فرزند کو ای بیٹے میرے بطریق خطا اور سبقت
 لسانی کے ولیکن گناہ جب ہو گا کہ کہو تم اوسکو قصد کر کر اور جائز ہی یہ کہ ہو مراد عفو ہونا خطا سے نہ عمد سے
 بطریق عموم کے پھر شامل ہو بسبب عموم اپنے کے خطا لے پالک کے بیٹا کہنے کو اور قصد کہنے کو یعنی مراد یہ ہو کہ
 چیزوں میں جو قول خطا ہو معاف ہوتا ہی اور عمد نہیں معاف ہوتا اور داخل سہم ہو یہ بھی کہ لے پالک کو خطا
 بیٹا کہے تو معاف ہی اور قصد کہے تو نہیں معاف اور جب پائی جاوے تبتی یعنی کسی لڑکے کو اپنا بیٹا کہتا تو اگر ہی
 وہ متبتی مجمل النسب اور چھوٹا ہی عمر میں اوس کہنے والے سے تو ثابت ہو گا نسب اوسکا اوس سے اور آزاد
 ہو جاوے گا وہ اگر ہی غلام اوسکا اور اگر بڑا ہی عمر میں اوس سے تو نہیں ثابت ہو گا نسب اور آزاد ہو جائیگا نیز
 ابی حنیفہ کے اور ایہ معروف النسب پس نہیں ثابت ہوتا ہی نسب اوسکا بسبب بیٹا کہنے کے کہنے والے سے
 اور آزاد ہو جاتا ہی اگر ہو غلام اور جو کوئی اپنے شہین غیر باپ اپنے کی طرف سے کہے تو وہ بھی گناہ رہتا ہی
 یہ حکم عام یعنی جو کوئی منسوب کرے
 فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ما اذ علی الی غدا کہ
 اپنے شہین منسوب غدا اذ کہ حال
 جنت او پھر ہر ام ہی اور ہی اللہ بخشنے والا مہربان
 وہ بے گناہ کرنے والے سے

نہ اور جملہ تمہارے

کہ

اور واجب ہے تنظیم و انکی کے نہ بچ نظر کرنے کے طرف اونکے اور خلوت کرنے کے ساتھ اونکے پس حرام ہیں اونکے حق میں
مانند اجنبیوں کے اور ارش میں بھی مانند اجنبیوں کے ہیں اور نہیں کہا جاوے گا اونکی بیٹیوں کو ہونوں کی بہنیں اور نہ اونکے
بھائیوں اور بہنوں کو ہونوں کے ماموں اور خالائیں اور اختلاف کیا ہی علیہ اس میں کہا یا وہ ہونوں عورتوں کی بھی مائیں تھیں
یا نہیں تھیں تو کہا کہ وہ ہونوں مردوں اور ہونوں عورتوں کی سبکی مائیں تھیں اور بعضوں نے کہا کہ مائیں تھیں ہونوں کی
نہ عورتوں کی اور قرابت کے لئے انہیں وراثت کا سبب قرابت کے اولی ہی وراثت کرنے سے سبب بھائی چارہ دینی کے اور بعضوں
ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ میں ہجرت کر کے آئے تو درمیان دو دو شخصوں کے مہاجر اور انصار میں سے بھائی چارہ
مقرر فرمایا اور جب ایک لوہین سے مرثا تو دو سر ازندہ میراث اس سے لیتا اور ثراثت کی جہت سے میراث نہ ملتی تھی یہاں تک
یہ آیت آئی اور وہ حکم منسوخ ہوا اور آپس میں ارش ہونا قرابتیوں کا حکم آیت ہوارث کے مقرر ہو گیا لیکن احسان اور نیکی بھائی
کے ساتھ یا وصیت کرنی اونکے لیے تمنا ہی مال تک جائز اور حسن ہر مرد معروف سے یہی آوری کتب اللہ سے مراد ہی ہے
حکم خدا کے اور قضا اسکی کے بالوجہ محفوظ میں یا بچ اور حسن ہر مرد معروف سے یہی آوری کتب اللہ سے مراد ہی ہے
اس آیت کے بعد سے کیا شان معلوم ہوئی ہر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر شخص کو چاہیے کہ اس محبوب عالم کو اور اسکی
حکم کو سب سے زیادہ محبوب و مقدم رکھے حتی کہ اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز رکھے اور کیوں نہ ہو کہ آپ کے احسان ہم پر ایسے ہی ہیں
اگر وجود باوجود اونکے سے ہم راہ حق نہ پاتے تو دوزخ کے کندہ بنتے تو لانا اسماعیل علیہ الرحمۃ نے کہ عاشق ہیں رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے اور اونکی سنت کے کیا خوبا شعار لکھے ہیں آپ کی شان میں نظم وہ انسان اکمل ہی سنتے ہو کون ہو
منفخر جس سے یہ دونوں کون ہو نبی البرا رسول کریم نبوت کے دریا کا در پتیم حبیب خدا اسید مرسلین شفیع الوری ہادی
راودین محمد ہی نام اسکا احمد لقب ہو بیان ہو سکے سنقبت اسکی کب ہو دل اسکا جو ہی مخزن سرخس ہو خیر
خطا سے ہی بے شک و زیب بجز زبان اسکی ہی ترجمان قدم ہو باغ دین جس سے رشک ارم بظاہر ہی کو مقطع انبیا
حقیقت میں ہی مطلع صفیا ہو سوال ہی ہی ہر طرح اسکا نور ہو بظاہر کیا کو کہ آخر طور ہو الہی ہزاروں درود و سلام
تو بھیج اور سپر اور اسکی امت پنہ ہو اور آیت میں جو آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت مذکور ہوئی اب
آگے اور ایک طرح کی بزرگی اور حضرت کی اور اور انبیا صلوات اللہ علیہم کی اور بیان توحید شروع فرمایا
وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ وَمِنْهُمْ نُوْحٌ وَإِبْرَاهِيْمُ وَإِسْحَاقُ وَيُوسُفُ وَعِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ هَؤُلَاءِ
أَخَذْنَا مِنْهُم مِّيثَاقًا غَلِيظًا لَّا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ وَأَعَدَّ لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا أَلِيمًا
اور یاد کر جب لیا ميثمنہ پیغمبروں سے عہد اونکا اور تجھے لیا ميثمنہ اور نوح سے اور ابراہیم سے اور موسیٰ اور عیسیٰ ميثمنہ مریم
کے سے اور لیا ميثمنہ اونسے عہد محکم تاحد تعالیٰ پوچھے اون سچوں سے راستی اونکی سے اور طیار کیا ہی واسطے کافروں کے
عذاب درد دینے والا قسم اور جب لیا ميثمنہ نبیوں سے اونکا قرار اور تجھے اور نوح سے اور ابراہیم سے اور موسیٰ سے
اور عیسیٰ سے جو بیٹا مریم کا اور لیا ميثمنہ اونسے کا طر حاق قرار یعنی مالکی زبانی اپنے حکم خلق کو پونچائے تب ہر ایک سے پوچھ
کر لگا اور نذر دیا گیا **موضع نصب** اور جب لیا ميثمنہ پیغمبروں سے عہد انہیں یعنی رسالت کے پونچائے گا اور اسکا کہ
موجود اور عبادت کرنے والے خدا کے رہیں اور بندگان خدا کو توحید اور اسلام کی طرف بلاوین اور ایک دوسرے کی تصدیق کرے
اور ہر ایک خیر خواہ اپنی امت کا ہو اور لینا اس عہد کا روز ائت کے تھا اور خاص کر کرنا ان پانچ پیغمبروں کا اسلیبہ ہو کہ

اور جب لیا ميثمنہ نبیوں سے عہد اونکا اور تجھے لیا ميثمنہ اور نوح سے اور ابراہیم سے اور موسیٰ اور عیسیٰ ميثمنہ مریم کے سے اور لیا ميثمنہ اونسے عہد محکم تاحد تعالیٰ پوچھے اون سچوں سے راستی اونکی سے اور طیار کیا ہی واسطے کافروں کے عذاب درد دینے والا قسم اور جب لیا ميثمنہ نبیوں سے اونکا قرار اور تجھے اور نوح سے اور ابراہیم سے اور موسیٰ سے اور عیسیٰ سے جو بیٹا مریم کا اور لیا ميثمنہ اونسے کا طر حاق قرار یعنی مالکی زبانی اپنے حکم خلق کو پونچائے تب ہر ایک سے پوچھ کر لگا اور نذر دیا گیا **موضع نصب** اور جب لیا ميثمنہ پیغمبروں سے عہد انہیں یعنی رسالت کے پونچائے گا اور اسکا کہ موجود اور عبادت کرنے والے خدا کے رہیں اور بندگان خدا کو توحید اور اسلام کی طرف بلاوین اور ایک دوسرے کی تصدیق کرے اور ہر ایک خیر خواہ اپنی امت کا ہو اور لینا اس عہد کا روز ائت کے تھا اور خاص کر کرنا ان پانچ پیغمبروں کا اسلیبہ ہو کہ

یعنی سب امین بندین یعنی خدا کی طرف پہنچنے کی مگر اوپر راہ کھل رہی ہے کہ جو قدم بقدم چلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بھی
 نہ تھیں کا قول ہے کل خلق یقتدو بکتابہ الشریعۃ فھو الذی یقوۃ یعنی جس طریقت کو رد کرے شریعت پس وہ ٹھیک ہے
 اور فرمایا کہ جس نے یاد کیا قرآن اور نہ لکھی حدیث نہ پیروی کیجائے اس کی اس امر تصوف میں اس لیے کہ علم سہارا اور یہ مذہب ہمارا ہے
 ہوا ساتھ کتاب سنت کے اور کہا سری سقلی رحمۃ اللہ علیہ نے تصوف اسم ہی تین چیزوں کا ایک تویہ کہ نہ ٹھکانے نور معرفت
 اسکا نور و رع اس کے کو اور دوسرے یہ کہ نہ کلام کرے ساتھ علم باطن کے اس طرح کا کہ نقص کرے اسکو ظاہر کتاب و تفسیر
 یہ کہ نہ باعث ہوا اسکو کرامت اوپر ہنگ محارم اللہ تعالیٰ کے اور کہا ابو یزید بسطامی نے اپنے کسی یار سے کہ اوٹھ ہمارے
 ساتھ ہو کہ دیکھیں ہم طرف اس شخص کے کہ مشہور کیا تھا اس نے اپنے تئیں ساتھ ولایت کے اور تھا وہ شخص مشہور تھا
 زہد کے وہ یار اونکا کہتا ہے کہ پس گئے ہم طرف اس کے پس جبکہ نکلا وہ اپنے گھر سے اور مسجد میں آیا تو اس نے تھوکا قبلہ کی طرف
 پس پھر آئے ابو یزید اور سلام علیک کی اس سے کہا یہ شخص امن میں نہیں ہے ساتھ ادب کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
 آداب میں سے پس کیونکر ہوگا امن میں بیچ و دعوے اپنے کے اور کہا ابو یزید بسطامی نے کہ اگر کوئی شخص چلتا ہو یا بی پر اور
 اوڑتا ہو ہو اکمین تو نہ فریب کھاؤ تم ساتھ اس کے یہاں تک کہ دیکھو تم کہ کیسا پاتے ہو اسکو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور
 حفظ حدود اور شریعت کی رعایت میں اور کہا گیا یزید سے کہ فلا نا شخص ایک ات میں ملے کہ وہ پوچھتا ہے پس کہا اوںھوں نے
 کہ شیطان گذرتا ہے ایک لٹھے میں شرق سے مغرب تک حال انکہ وہ اللہ کی لعنت میں ہے اور کہا ابو سلیمان دارانی رحمۃ اللہ علیہ
 کہ بعض اوقات میرے دل میں واقع ہوتا ہے ایک نکتہ قوم کے نکتوں میں سے یعنی معرفت کی بات کہ صوفیہ کرام کے دل میں آجاتی ہے
 پس نہیں قبول کرتا ہوں میں اسکو مگر ساتھ دو گواہوں عادل کے کہ وہ کتاب سنت ہے اور کہا ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ نے
 کہ اللہ تعالیٰ کی محبت کی علامتوں میں سے متابعت اللہ تعالیٰ کے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے انکے اخلاق میں اور افعال
 میں اور اوامر میں اور سنتوں میں اور کہا بشرحانی رحمۃ اللہ علیہ نے کہ دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں پس فرمایا
 اے بشر آیا جانتا ہے تو کہ کس سبب سے بلند مرتبہ کیا تیرا اللہ تعالیٰ نے تیرے وقت کے لوگوں میں سینے عرض کیا کہ نہیں جانتا
 یا رسول اللہ پس فرمایا آنحضرتؐ کہ یہ ہی سبب اتباع کرنے تیری کے سنت میری کا اور سبب خدمت کرنے تیری کے صاحبین کی
 اور سبب خیر خواہی کرنے تیری کے اپنے بھائی مسلمانوں کی اور سبب محبت رکھنے تیری کے اصحاب اور اہل بیت میرے کی انہی نے
 پونچا یا ہی چکونیکوں کی منازل کو اور کہا ابو سعید خدری رحمۃ اللہ علیہ نے کل باطن یخالفہ ظاہر فھو باطل یعنی جو باطن
 کہ مخالف ہو اس کے ظاہر پس وہ باطل ہے اور کہا محمد بن فضل رحمۃ اللہ نے کہ جاتا رہنا اسلام کا چار چیزوں کے سبب ہوگا
 نہیں عمل کرینگے لوگ ساتھ اس چیز کے کہ جانینگے اور عمل کرینگے ساتھ اس چیز کے کہ نہیں جانینگے اور نہیں سیکھیں گے
 اس چیز کو کہ نہیں جانینگے اور کو کون کو علم رکھنے سے منع کرینگے اور جو کچھ ذکر کیا گیا حضرت جنیدؒ کے کلام سے ہے کہ یہاں تک
 یہ سب نقل کیا گیا ہے رسالہ شیری رحمۃ اللہ کے سے دیکھ اے عاقل طالب حق کے کہ یہ بزرگ نہایت بزرگ ہیں شاخ طریقت کے
 اور گزرا ہیں ارباب سلوک و حقیقت کے اور یہ سب تعظیم کرتے ہیں شریعت شریعت کی اور بنا کرتے ہیں اپنے علوم باطن
 کو اوپر پیرت احمدیہ کے پس نہ فریب و شکو و اہیات جاہلین اور زطلیات فاسدین فاسدین مضلین کی کیونکہ وہ کج
 ہیں راہ شرع قویم سے اور شریعت میں صراط مستقیم سے نکل گئے ہیں راہوں علی شریعت کے سے اور شاخ طریقت کے سے
 افسوس تیرا افسوس ہے ان کے حال پر اور ان لوگوں کی جال پر کہ جنھوں نے اتباع اونکا کیا ہے یا اچھا جانا ہے ان کے امر کو حال انکہ

شاہ شہداء
عمر العبد
لکھا اور سنو

وہ قسطنطین میں راہ حق کے گمراہ ماری ہی اور انھوں نے عابدین کی اور ملاوٹ اور حق کو ساتھ باطل کے بلکہ جباروں کو پیوستہ
نام ہوا کلام میں طریقہ محمدی کا اور تصدیق ان باتوں کی جسکو منظور ہو وہ کہتے ہو فیہ کوشش صاف و آداب المیزان و انھیں دیکھ کر بھی کراؤ
جہاں سے صوفیوں کو بنام کے اسکا وہاں سے سب سے زیادہ خود بخود سب سے زیادہ غم نہ ہو بلکہ شوق و شہادت و شہادت و شہادت
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ جَاءَتْكُمْ جُنُودٌ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا وَجُنُودًا أَلْوَنًا
وَكَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرًا ۝

ای مسلمانوں یاد کرو خدا کی نعمت کو اپنے پر جہنم کے لئے تھا کہ سر پر لشکر پس بھیجے اور نہ پورا اور لشکر کہ نہیں دیکھائے اور انکو
اور جو خدا ساتھ اوس خبر کے کہ کرتے ہو تم دینا ستر جم کہتا ہی کہ کفار نے غزوہ احزاب میں سینے پر ہجوم کیا اور آنحضرتؐ نے اپنے اور
انکے درمیان میں خندق کھودی اور منافقوں سے بائیں اتفاق کی سرزد ہوئیں مخلصوں نے استقامت اختیار کی اور آخر فتح
اسلام کی واقع ہوئی خدا تعالیٰ نے اونی مذمت میں اور مسلمانوں کی مدح میں اور منت لکھنے میں اور یہ آیتیں نازل کیں **فَکَفَّ**
ای ایمان والو یاد کرو احسان اسکا اپنے اور پر جب آئیں تم پر فوجیں پھر بھیجے بھیجی اونپر باؤ اور وہ فوجیں جو تھے نہیں بھیجیں اور
ہر اسد جو کچھ کرتے ہو دیکھنا **فَقَسِيْرٌ** چوتھے برس یہودی بنی نصیر جو مدینے سے نکالے گئے تھے سورہ حشر میں ذکر اسکا آگیا
ہر قوم میں پھرے اور قریش اور فزارہ اور غطفان اور بنی قریظہ کو جو مدینے کے پاس تھے جمع کر کے حضرتؐ پر چڑھالائے بارہ ہزار آدمی مسلمان
کہ تھے تین ہزار آدمی سے لشکر باہر نکلا اور خندق کھودی جب فوجیں آئیں دور دور سے لڑنے سے قریب ایک جہنم کے پھر ایک رات
اسد نے اونپر باؤ بھیجی تند کافروں کی آگ بجھ گئی بھوکے سے اور جسے گر پڑے گھوڑے چوٹ کے سب لشکر پر یاد ہونا چار
اوٹھکر چلے گئے یہ جنگ احزاب کہلاتی ہے اور جنگ خندق کی جاڑے کے موسم میں تاج کی تنگی لڑائی لڑنی اور خندق کھودی اور
گرد سب مخالف اس میں منافقوں کی بولنے لگے اور مومن ثابت رہے اس جنگ میں حضرتؐ نے فرمایا آپ سے ہم جاوینگے کفار پر وہ پھر
نہاؤنگے وہی ہوا **وَصَوَّبُوا** یاد کرو خدا کی نعمت کو اپنے پر یعنی جو کچھ کہ انعام کیا اسد نے تم پر روز احزاب کے کہ مدد کی تمہاری اور
نجات دی اور وہی روز خندق ہی اور ہوئی یہ جنگ ایک برس بعد جنگ احد کے آگے تمہارے سر پر لشکر یعنی احزاب اور وہ قریش
تھے اور غطفان اور قریظہ اور نصیر پس بھیجے بھیجے اونپر ہوا یعنی جسکا کہ جسکو پڑا ہوا کہتے ہیں فرمایا آنحضرتؐ علیہ السلام نے
نَصْرَتْ بِالْغَيْبِ وَأَهْلَكَتْ عَادًا بِالْمُؤْمِنِ یعنی مدد دیا گیا میں ساتھ پڑا ہوا کے اور ہلاک کیے گئے عادی سب بچھا
ہوا کے اور لشکر کہ نہیں دیکھائے کہ وہ ملائکہ تھے اور تھے ملائکہ ہزار اور ملائکہ اسدن لڑے نہیں لیکن جسوقت کہ ٹھنڈکی راتوں
میں ہوا ٹھنڈی چلی اور لشکر احزاب کے خیمے کی سچیں اوکھاڑ ڈالیں اور خیموں کی طنائیں کاٹ دیں اور آگ کو بجھا دیا اور گھوڑے
اپس میں اچھلنے کوڑنے لڑنے لگے ملائکہ جو انب اطراف لشکر احزاب کے نگہبیر کا رکھ کر کہنے لگے ایک صعب کفار کے لشکر میں سختی
سردار ہر قبیلے کا مارے خوف کے بکارتا تھا کہ ای بنی فلان ہمارے پاس پونہ چھ ہشتکست کھائی اور خلاصہ قصہ احزاب
یہ کہ کہ بعد جلا وطن کرنے بنی قریظہ کے خیمے بنی بنی خطبہ یہودی نے ایک جماعت ہوئے کے ساتھ کے میں جا کر ساتھ ابوسفیان کے
اور اوسکے تابعوں کے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لڑائی پر عہد کیا پھر غطفان کے پاس آکر قریش کے اتفاق کی خبری
اور غطفان بھی انکے ساتھ موافق ہوئے پس ابوسفیان اپنے اتباع کے ساتھ اور عقیقہ غطفانی اپنے اتباع کے ساتھ لشکر
لے کر باہر نکلے اور دس ہزار آدمی جمع ہو کر متوجہ مدینے کی طرف ہوئے جب یہ خبر آنحضرتؐ کو پہونچی تو تین ہزار آدمیوں کے ساتھ
مدینے سے نکلا اور آگے پہاڑ سلع کے لشکر مبارک پڑا مسلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ فارس میں بوقت کثرت دشمنوں کے

دینے فتنے کے مگر تھوڑا سا عمل کلام یہ کہ جہاد میں توقف کرتے ہیں اور اگر جنگ سے منع نہ ہوتی تو توقف کرتے ہوتے اور اگر شہر میں کوئی بیٹھ آئے کناروں سے پھر افسہ چاہے دین سے بچنا تو لے لیں اور ڈھیل کر لیں اور حسینؑ کو تھوڑی **موت نفس پر** اگر بیٹھ آئے انہیں یعنی شیعیں میں یا ان کے گھروں میں بیٹھنے کی طرفوں سے یعنی اگر داخل ہوتا یا ٹھکانا دے گا کہ جسکے ڈر سے یہ بھاگتے ہیں انکے بیٹھنے میں یا انکے گھروں میں تمام جواب اوسکے سے اور آپؐ کے لئے اہل و اولاد پر نفس کو بھڑکایا جاتے ایسے خوف کے وقت فتنہ یعنی بار بار اور جمع کرنا طرف کفر کے اور ایسا مسلمانوں سے تو البتہ دیتا ہو یعنی کرنے لگتے انکا کہا اور نہ ڈھیل کرتے اور اسکے قبول کرنے میں مگر تھوڑا سا یعنی ہوتا سوال و جواب بغیر توقف کے یا نہ بھرتے بیٹھنے میں بعد مرد ہونے انکے کے مگر تھوڑا سا اسلیہ کہ اسد ہلاک کرتا انکو اور معنی یہ ہیں کہ یہ بہانہ کرتے ہیں اپنے گھروں کی یا بیوی کا تاکہ بھاگ جاویں مدد سے رسول خدا اور مومنوں کی اور مقابلہ جاحقون کفار کے سے کہ چکا ہول و دہشت انکے دلوں میں بھڑکے ہو اور وہ جاحقین کفار کی اگر بیٹھ آویں انکی زمینوں اور گھروں میں اور پیش کریں انہیں کفر اور کہا جاوے انکو کہ مسلمانوں کو ضرر پہونچاؤ تو البتہ شتابی کریں طرف اوسکے اوکچہ بہانہ نہ کریں اور حسینؑ ہی یہ مگر بسبب ناخوش رکھنے انکے اسلام کو اور دہشت لگنے انکے کفر کو۔ **اصل** یہ یعنی اگر دشمن ایک بارگی بیٹھ پر هجوم لاویں اور اسے ترک کرنا اسلام کا اور پھر نا طرف شرک کے چاہیں تو شرک قبول کریں جلدی سے اور اوسکے قبول میں توقف نہ کریں مگر تھوڑا سا اور بموجب ایک قول کے مراد فتنے سے جنگ کرنی مسلمانوں کے ساتھ ہی یعنی اگر اسے لڑنا ساتھ مسلمانوں کے چاہیں تو یہ قبول کریں اور ایک قول کے یہ کہ یہ جہاد میں توقف کرتے ہیں اگر خانہ جنگی اور جنگ نفسانی پیش آوے تو توقف نہ کریں اور بموجب ایک قول کے معنی ماتلبثوا ہمساکے یہ ہیں کہ بعد قبول کفر کے بیٹھ نہ بنیں نہ بنیں مگر تھوڑا سا کہ عنقریب اوسکے ہلاک ہو جائیں گے۔ **بھڑک**

وَلَقَدْ كَانُوا عَاهِدُوا لَآلِهَةِ مَبْنًى قَبْلَ لَا يُؤْكُلُونَ الْكَافِرِينَ وَكَانَ عَهْدُ اللَّهِ مَسْئُومًا

اور تحقیق عہد بانہا تھا ساتھ خدا کے پہلے اس سے کہ نہ پھیرینگے بیٹھ کو اور ہر عہد خدا کا پوچھا گیا۔ **فتنے** اور البتہ اقرار کر چکے تھے اسے کہ نہ پھیرینگے بیٹھ کو اس کے اقرار کی پوچھ ہوتی ہے۔ **موت نفس پر** یعنی ہونا شہ اور نہ سولہ کے بعد جنگ انکے پہلے جنگ تھا عہد بانہا تھا کہ پھر اس سے نہ پھیرینگے اور عہد خدا کا پوچھا گیا یعنی ہونا قیامت کے عہد شکنی سے پوچھ جائینگے اور عہد بانہا کہ نہ پھیرینگے۔ **بھڑک**

قُلْ لَّنْ يَنْفَعَكُمْ الْفِرَارُ اِنْ قُرِبَتْ مَوْتُ الْمُؤْمِنِ اَوْ الْقَتْلُ وَاِذَا كَانُوا لَكُمْ مَعْنًا

کہ ہر گز فرار نہ دیکھا تمکو بھاگنے اگر بھاگو تم موت سے یا اسے جانے سے اور اس وقت نہ فائدہ دے جائو گے مگر تھوڑا سا **فتنے** تو کہ کام نہ آوے گا تمکو بھاگنا اگر بھاگو گے مرنے سے یا اسے جانے سے اور پھر بھی پھل نہ پاؤ گے مگر تھوڑے دنوں **تفسیر** یعنی جسکی قسمت میں موت ہی اوسکو بچاؤ نہ ہوگا بھاگنے سے اور اگر موت نہیں تو بھاگ کر بچاؤ دن۔ **موت** یعنی اگر آگئی ہی اجل تمہاری تو نہیں فائدہ دے گا تمکو بھاگنا اور اگر نہیں آئی ہی اجل اور بھاگے تم تو نہیں بہرہ مند ہو گے دنیا میں مگر تھوڑا سا اور وہ مدت عمر دن تمہارے کی ہی کہ وہ قلیل ہی اور ایک مردانی کا حال منقول ہے کہ وہ گذرا ایک جھکی ہوئی دیوار کے نیچے پس جلدی سے گذر گیا پس پڑھی اوسکے آگے کیسے یہ آیت پس کہا اوسنے کہ قلیل ہی طلب کرتے ہیں ہم۔ **تنبیہ** حاصل یہ کہ اس دنیا چند روزہ اور مال و منال اسکے پر فریضہ ہو کہ اسد جل شانہ کی رضا مندی ہاتھ سے نہ لے اور جانے کہ سب کچھ چھوڑ جائی سو اتنی کمزوریوں کے کچھ ساتھ نہ لیجا بیگا جیسے کہ حضرت لقمانؑ نے فرمایا ہے کہ نصیحتیں کہیں میں اور انکو پاک پروردگار نے اپنے کلام مجید میں نقل کیا ہے اور میں سے یہ بھی ایک نصیحت ہے وَلَا تَمَسَّ نَفْسُكَ مِنَ الْبُغْيَانِ

ای نبی کہ اللہ نے اپنی عورتوں کو اگر تم چاہتیاں ہو دنیا کا جینا اور میان کی بروقی تو آؤ کچھ فائدہ دون محکوم اور رخصت کروں بھلی طرح سے۔ **تفسیر** منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بیان فرمایا کہ دنیا اور فقہ زیادہ حاجت سے اچھے سے مانگنے لگیں حضرت کو یہ بات گوارا گذری اور آپ نے قسم کھائی کہ ایک مہینے تک اور پھر مٹا لٹ نہیں کرے گا اور باہر بھی تشریف نہ لائے بسبب اسکے کہ انھیں ایام میں جوت آگئی تھی اسے مبارک بن سبب گرنے کے گھوڑے پر سے پس حضرت بالافغانی پر سہے مہینا بھر تک بعد از ان اترے پس لوگ اس احوال کی تحقیق میں پڑے اور بعضوں نے کہا کہ آپ نے اپنی بیویوں کو طلاق دی ہے صحابہ پر واز سے پر جمع ہوئے اس لئے کہ آپ کے پاس بیویاں تھیں یا باہر رونق افزا ہونے کے سبب اذن کیجنا نہوا لیکن جب حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ نے اذن حاضر ہوئے تو چکا چاتا تو اذن ہوا اور ان کو جب اندر گئے تو دیکھا کہ جو بیان آپ کی گرد آپ کے جمع ہیں عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اپنے دل میں کہ کچھ ایسی بات کہوں کہ آنحضرتؐ ہنسین پس کہما حضرت عمرؓ نے یا رسول اللہؐ بیوی خارجی کہ بیوی تھیں ان کی اگر مجھ سے فقہ طلب کرے تو کو توں میں کہوں او سکی پس آنحضرتؐ ہنسے اور فرمایا کہ یہ گروہ میرے بیٹھیں میں جیسا کہ دیکھتا ہوں تو طلب کرتین ہیں مجھ سے خرم یعنی زیادہ عادت سے پس ابو بکرؓ اور عمرؓ اور گردن عایشہؓ کی کوٹنے لگا اور عمرؓ اور عمرؓ کو اپنی بیٹی یعنی حضرت کی گردن کوٹنے لگا اور دونوں صاحب اپنی بیویوں سے کہتے تھے کہ میں تم آنحضرتؐ سے مانگتی ہو وہ چیز کہ جو حضرتؐ پاس نہیں ہے پس کہا بیویوں نے قسم یہ خدا کی نہیں مانگینگے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی کچھ چیز کہ نہواں کہ پاس پس بعد اسکے آنحضرتؐ ایک مہینے تک الگ رہے پھر یہ آیت یا ایہا النبی تألفظ اجرا عظیم اور تری پس پہلا آنحضرتؐ حضرت عایشہؓ سے اس بات کے کہنے کا ارادہ کیا اس لیے کہ وہ بہت عقلمند اور فاضل اور چاہیتی تھیں سب بیویوں میں پس فرمایا اسی عایشہؓ تحقیق میں ارادہ کرتا ہوں یہ کہ بیان کروں رو برو تیرے ایک بات اس کے جواب میں بے مشورے مان باپ اپنے کے جلدی نہ کرنا کما عایشہؓ نے لگایا یہ وہی رسول خدا کے پاس پڑھی آنحضرتؐ رو برو عایشہؓ کے یہی آیت تحریر کی کما عایشہؓ نے کیا تمھارے مقدمے میں ای رسول خدا کے مشورہ کروں اپنے مان باپ سے یعنی مشورہ اس میں کرتے ہیں کہ او سمین کچھ تردد ہوتا ہی اور مجھے اس میں کچھ تردد ہی نہیں بلکہ اختیار کیا مینے اللہ کو اور رسول اس کے کو اور آخرت کے گھر کو اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت میں آیا ہے کہ کہا انھوں نے کہ جب قتلہ لوگوں کا سنکر آنحضرتؐ کے پاس آیا میں اور پوچھا مینے کہ یا رسول اللہ آیا آپ نے اپنی بیویوں کو طلاق دی ہے جیسے کہ لوگ کہتے ہیں فرمایا نہیں کہا عمرؓ نے کہ اعلام کرو زمین کہ طلاق نہ دی ہے آپ نے فرمایا اعلام کرنے پس پر واز سے پر سجدے کے اگر بکا دیا مینے کہ رسول خدا نے اپنی بیویوں کو طلاق نہیں دی ہے پس اور تری یہ آیت وَاِذَا جَاءَکُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْرِ اَوْ الْخَوْفِ اَوْ الْاَعْتَابِ وَکُوْرٌ وَّکَالِی السُّعَالِ فَاُولٰٓئِکَ اَنْتُمْ مِنْہُمْ لَعَلَّکُمْ تَذٰکِرُوْنَ اور میں تمھارا استنباط اس امر کا کیا تھا مینے بعد اسکے یہ آیت تحریر نازل ہوئی اور ان ایام میں آنحضرتؐ کے نکاح میں بیویاں تھیں عایشہ رضی اللہ عنہا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیٹی اور حضرت رضی اللہ عنہا بیٹی عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیٹی ابو سفیان کی اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیٹی امیہ کی اور سہودہ رضی اللہ عنہا بیٹی زیدہ کی یہ پانچ قریش میں کی تھیں اور زینب رضی اللہ عنہا بیٹی حبش کی سہودہ اور سمیوہ رضی اللہ عنہا بیٹی حارث کی ملائکہ اور صفیہ رضی اللہ عنہا بیٹی حبش بن اخطب کی عہدیرہ اور جویریہ رضی اللہ عنہا بیٹی حارث کی مطلقہ اور جب انھوں نے خدا اور رسول اور دار آخرت کو اختیار کیا تو حق تعالیٰ نے اس کے عوض انعام میں آیت لَا یَجْعَلُ لَّکَ الْفِسَاءَ مِنْ بَعْدِ مَا نَزَّلَ فَرَمٰی چنانچہ اسی سورت میں وہ آگے آئی ہو اور مفسرین کو اس تحریر میں اختلاف ہے اکثر اہل علم اس پر ہیں کہ یہ نفویض طلاق تھی بلکہ اختیار دینا اس کا تھا کہ اگر دنیا کو اختیار کر دے تو طلاق دین اور بعض اس پر ہیں کہ نفویض طلاق تھی اور حکم تحریر کا طلاق میں فقہ کے نزدیک یہ ہے کہ جب کوئی مرد اپنی بیوی کو کہے اختیار کر تو

ای نبی کہ اللہ نے اپنی عورتوں کو اگر تم چاہتیاں ہو دنیا کا جینا اور میان کی بروقی تو آؤ کچھ فائدہ دون محکوم اور رخصت کروں بھلی طرح سے۔
 تفسیر منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بیان فرمایا کہ دنیا اور فقہ زیادہ حاجت سے اچھے سے مانگنے لگیں حضرت کو یہ بات گوارا گذری اور آپ نے قسم کھائی کہ ایک مہینے تک اور پھر مٹا لٹ نہیں کرے گا اور باہر بھی تشریف نہ لائے بسبب اسکے کہ انھیں ایام میں جوت آگئی تھی اسے مبارک بن سبب گرنے کے گھوڑے پر سے پس حضرت بالافغانی پر سہے مہینا بھر تک بعد از ان اترے پس لوگ اس احوال کی تحقیق میں پڑے اور بعضوں نے کہا کہ آپ نے اپنی بیویوں کو طلاق دی ہے صحابہ پر واز سے پر جمع ہوئے اس لئے کہ آپ کے پاس بیویاں تھیں یا باہر رونق افزا ہونے کے سبب اذن کیجنا نہوا لیکن جب حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ نے اذن حاضر ہوئے تو چکا چاتا تو اذن ہوا اور ان کو جب اندر گئے تو دیکھا کہ جو بیان آپ کی گرد آپ کے جمع ہیں عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اپنے دل میں کہ کچھ ایسی بات کہوں کہ آنحضرتؐ ہنسین پس کہما حضرت عمرؓ نے یا رسول اللہؐ بیوی خارجی کہ بیوی تھیں ان کی اگر مجھ سے فقہ طلب کرے تو کو توں میں کہوں او سکی پس آنحضرتؐ ہنسے اور فرمایا کہ یہ گروہ میرے بیٹھیں میں جیسا کہ دیکھتا ہوں تو طلب کرتین ہیں مجھ سے خرم یعنی زیادہ عادت سے پس ابو بکرؓ اور عمرؓ اور گردن عایشہؓ کی کوٹنے لگا اور عمرؓ اور عمرؓ کو اپنی بیٹی یعنی حضرت کی گردن کوٹنے لگا اور دونوں صاحب اپنی بیویوں سے کہتے تھے کہ میں تم آنحضرتؐ سے مانگتی ہو وہ چیز کہ جو حضرتؐ پاس نہیں ہے پس کہا بیویوں نے قسم یہ خدا کی نہیں مانگینگے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی کچھ چیز کہ نہواں کہ پاس پس بعد اسکے آنحضرتؐ ایک مہینے تک الگ رہے پھر یہ آیت یا ایہا النبی تألفظ اجرا عظیم اور تری پس پہلا آنحضرتؐ حضرت عایشہؓ سے اس بات کے کہنے کا ارادہ کیا اس لیے کہ وہ بہت عقلمند اور فاضل اور چاہیتی تھیں سب بیویوں میں پس فرمایا اسی عایشہؓ تحقیق میں ارادہ کرتا ہوں یہ کہ بیان کروں رو برو تیرے ایک بات اس کے جواب میں بے مشورے مان باپ اپنے کے جلدی نہ کرنا کما عایشہؓ نے لگایا یہ وہی رسول خدا کے پاس پڑھی آنحضرتؐ رو برو عایشہؓ کے یہی آیت تحریر کی کما عایشہؓ نے کیا تمھارے مقدمے میں ای رسول خدا کے مشورہ کروں اپنے مان باپ سے یعنی مشورہ اس میں کرتے ہیں کہ او سمین کچھ تردد ہوتا ہی اور مجھے اس میں کچھ تردد ہی نہیں بلکہ اختیار کیا مینے اللہ کو اور رسول اس کے کو اور آخرت کے گھر کو اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت میں آیا ہے کہ کہا انھوں نے کہ جب قتلہ لوگوں کا سنکر آنحضرتؐ کے پاس آیا میں اور پوچھا مینے کہ یا رسول اللہ آیا آپ نے اپنی بیویوں کو طلاق دی ہے جیسے کہ لوگ کہتے ہیں فرمایا نہیں کہا عمرؓ نے کہ اعلام کرو زمین کہ طلاق نہ دی ہے آپ نے فرمایا اعلام کرنے پس پر واز سے پر سجدے کے اگر بکا دیا مینے کہ رسول خدا نے اپنی بیویوں کو طلاق نہیں دی ہے پس اور تری یہ آیت وَاِذَا جَاءَکُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْرِ اَوْ الْخَوْفِ اَوْ الْاَعْتَابِ وَکُوْرٌ وَّکَالِی السُّعَالِ فَاُولٰٓئِکَ اَنْتُمْ مِنْہُمْ لَعَلَّکُمْ تَذٰکِرُوْنَ اور میں تمھارا استنباط اس امر کا کیا تھا مینے بعد اسکے یہ آیت تحریر نازل ہوئی اور ان ایام میں آنحضرتؐ کے نکاح میں بیویاں تھیں عایشہ رضی اللہ عنہا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیٹی اور حضرت رضی اللہ عنہا بیٹی عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیٹی ابو سفیان کی اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیٹی امیہ کی اور سہودہ رضی اللہ عنہا بیٹی زیدہ کی یہ پانچ قریش میں کی تھیں اور زینب رضی اللہ عنہا بیٹی حبش کی سہودہ اور سمیوہ رضی اللہ عنہا بیٹی حارث کی ملائکہ اور صفیہ رضی اللہ عنہا بیٹی حبش بن اخطب کی عہدیرہ اور جویریہ رضی اللہ عنہا بیٹی حارث کی مطلقہ اور جب انھوں نے خدا اور رسول اور دار آخرت کو اختیار کیا تو حق تعالیٰ نے اس کے عوض انعام میں آیت لَا یَجْعَلُ لَّکَ الْفِسَاءَ مِنْ بَعْدِ مَا نَزَّلَ فَرَمٰی چنانچہ اسی سورت میں وہ آگے آئی ہو اور مفسرین کو اس تحریر میں اختلاف ہے اکثر اہل علم اس پر ہیں کہ یہ نفویض طلاق تھی بلکہ اختیار دینا اس کا تھا کہ اگر دنیا کو اختیار کر دے تو طلاق دین اور بعض اس پر ہیں کہ نفویض طلاق تھی اور حکم تحریر کا طلاق میں فقہ کے نزدیک یہ ہے کہ جب کوئی مرد اپنی بیوی کو کہے اختیار کر تو

ہیں حضرت بابکا آخرت کی فکر کی اور جو کوئی دوست کے اسرار میں کو سر ہو بھائی ایسی دنیا کو پس اختیار کرو اور جو کوئی
کسی ایسی آخرت کو اور فانی یعنی دنیا کے اور فرما کہ منت کیا گیا ہے بندہ دینار کا اور لعنت کیا گیا ہے بندہ درہم کا اور فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قسم نکالی نہیں صحابی کا ڈر کھتا ہوں میں تیر و لیکن ڈرنا ہوں میں تیر یہ کہ فراموش کیا جو نے تیر و دنیا جیسے کہ
فراموش کی گئی اور نہ کہ تم نے پہلے نکالے پس غبت کرو تم او میں جیسے کہ غبت کی او بخون نے او سکی اور ہلاک کرے وہ سکو جیسے کہ ہلاک کیا
اؤ کو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیان تک دنیا سے بیزار تھے کہ اپنی دعا میں بھی بقدر ضرورت ہی کے مانگتے تھے یہ دعا کرتے
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ رِزْقًا حَلٰلًا یَا اَللّٰهُ رِزْقًا حَلٰلًا یَا اَللّٰهُ رِزْقًا حَلٰلًا یعنی جس سے سوال سے باز نہ رہیں اور بہت حد تک
اور اقوال بزرگوں کے اسکی مذمت میں بغول ہیں کیا خوب کہا ہے کہ سینے شعر نباشد نیک باطن پر پی آرائش ظاہر نہ بقاش اجھا
نہست دیوار گفستان ابد اور حقیقت میں جو کوئی کہ دنیا کی رزق برق میں اور حُب جاہ میں گرفتار ہوا بہت ہی خراب ہوا شعر
حم ہر یزدل کے اندر حُب جاہ بد کب نہاویں اور لا الہ الا وہیں نور لا الہ الا وہیں سب کو خصوصاً اسوقت کی عورتوں کو غور کرنا چاہیے ان
آیات کریمہ کے مضامین میں کہ جو بیویاں پیشوا سب کی ہیں وہ بسبب دنیا طلبی کے بائے عتاب میں آئیں بھلا اور نہ کوئی کرا سمن غبت
کر فی اور اپنے خاوندوں کو اوسکے لیے تنگ کرنا نہ اور ہوجھوڑ و بھائیوں اس دنیا عتدارہ کی محبت کو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہے حُبُّ الدِّیْنِ اَرْسُلَ کُلِّ خَیْطٍ بِمِجْرَکِہٖ پال پروردگار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات کو حُبِ جاہ
کے میں یہ نہ سمجھنا کہ ہم جو پیغمبر صاحب کی بیویاں ہیں اور سب مومنوں کی مائیں ہم پر گرفت ایسی نہیں ہونے کی بلکہ یوں سمجھنا کہ
ہندو دیکھان رہا ہمارے دھرم دھرم کے خاتمے ہیں

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ مِنْ یَّاسِ مِنْکُمْ یَعْلَمُوْنَ اِنَّ حِشَّةَ مَبِیْنَةٍ یُضَعَّفُ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَیْنِ وَکَانَ ذٰلِکَ عَلَی اللّٰهِ یَسِیْرًا ۝۱۰
 ای نبی کی جو رتوں جو کوئی لائے تم میں کام چھائی کا صریح دونی ہوا و سکومار دھری اور ہی یعنی دو چند عذاب کرنا او کو لیا
 پر آسان **تفسیر** مرقوم او فاضل صریح سے یہاں نافرمانی رسول اللہ کی ہو اور بعضوں نے کہا زنا اور زار دھری یعنی ہنسبت اور
 بیویوں کے دو ہر عذاب ہو گا تم کو اس لیے کہ جو چیز نری ہی تمام بیویوں کے حق میں ہر تھلے حق میں بدتر ہی پس زیادتی بُرائی
 معصیت کی تابع ہر زیادتی فضل کے یعنی جتنا افضل زیادہ ہو گا بُرائی گناہ کی اوس کے حق میں زائد ہوگی اور یہاں ظاہر ہو کہ کسی
 بیوی کی فضیلت آنحضرت کی بیویوں کی فضیلت کو نہیں پہنچتی اور اسی لیے مذمت عاصی عالم کی اسد ہی عاصی جاہل سے اس لیے کہ
 معصیت عالم سے اقم ہی اور اسی لیے زیادہ ہوئی حد ازدادوں کی نسبت حد غلاموں کے مثلاً جہان آزادوں کو سوڑتے مارے آؤنگے
 تو غلام کو پچاس آؤنگے اور مومن سنگسار کیا جاتا ہو اور کافر نہیں **مدار** **تنبیہ** پس بھائیوں جو چوتھی
 کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کے حق میں کہ جو مائیں ہیں بھون کی ایسا حکم ہوا تو اور ونکی کیا حقیقت ہی ہر عالموں
 یا پیر زادوں یا نوابوں یا خانوں وغیرہ کی اولاد اپنے خاندانوں پر مغرور نہ ہوں بلکہ سمجھیں کہ ہم زیادہ پرست جاؤنگے نسبت عیام کے
 اس لیے حضرت نے فرمایا مَنْ بَطَّأ بِهٖ عَمَلًا لَمْ یُسَبِّحْ بِهٖ سُبُّهٖ یعنی جس کے عمل نے دیر کی اوس کا نسب کچھ کام نہیں آنے کا یا اسد
 دکھا ہر گورہ سیدھی اور بچا ہائے نفعوں کے شروع آمین **السلامین**

وَمَرِيقُنِ مِّنْ لَّهِ وَرَسُولِهِ وَفَضْلٍ صَالِحٍ مِّنْ قَبْلِكَ أَجْرًا مِّنْ بَيْنِ وَأَعْتَدْنَا لَهُمَا

اور جو کوئی تم میں اطاعت کرے اسی کی اور اس کے رسول کی اور کرے کام سیکڑین ہم اس کو اس کا نیلک ہاؤنی نیست

[illegible]

المجلد الثاني والعشرون

اوسکو مگر کہ لگا امد تعالیٰ سے روز قیامت کے اجزم معنی اوصاف کشایا یا تھکنا اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی پڑھے قرآن کہ وسیلہ روزی کا کرے اوسکو لوگوں کے نزدیک آویگا وہ روز قیامت کے اس حال میں کہ اوسکے ہونے کی ہڈیاں نکلی ہو گئی نہین ہونیکا اوسپر گوشت یعنی پیسے اوسنے عظمت و عزت قرآن کی ملحوظ رکھی پیسے ہی اوسکے لیے فائدہ بخشی اور جامع صغیر سیوطی کی من رسول علیہ السلام سے منقول ہے کہ حامل کتاب اللہ کے لیے مسلمانوں کے بیت المال میں ہر دن میں دو سو دینار چاہیں اور آیا ہے کہ حامل قرآن کے لیے ایک دھامستجاب ہو اور آیا ہے کہ حافظ جب عمل کرے قرآن پر پس حلال جائے اوسکے حلال کو اور حرام جائے اوسکے حرام کو تو شفاعت قبول کجا دیگی اوسکی دس شخصوں کے حق میں اوسکے گھر والوں میں دن قیامت کے سب اوسکے ایسے ہونگے کہ واجب ہوگی اوسکے لیے آگ جہنم کی اور فرمایا نہین سمجھتا وہ شخص کہ پڑھا قرآن کو پہلے تین دن یعنی تین دن سے کم میں پڑھنا مکروہ ہے اور علمائے کہا ہے کہ لازم ہر مسلمان کو یوں ہے کہ مہینے میں ایک تم ضرور کیا کرے اور سات دن میں پڑھے تو درجۃ اعتدال اور وسط کا ہے یعنی منزل فی بشوق کی پہلے دن تین سو تین دوسرے دن پانچ تیسرے دن سات چوتھے دن نو پانچویں دن گیارہ چھٹے دن تیرہ ساتویں دن سورۃ ق سے آخر تک امام غزالی نے یہ ڈھنگ احیاء میں صحابہ کرام سے نقل کیا ہے اور فرمایا آنحضرت نے کہ جس نے قیام کیا یعنی رات کو ساتھ دس آیتوں کے نہین لکھا گیا غافلین سے اور جس نے قیام کیا تھا سو آیتوں کے لکھا گیا فانتین سے یعنی طاعت و عبادت کر نیوالوں میں اور جس نے قیام کیا ساتھ ہزار آیتوں کے لکھا گیا مغفطریج سے یعنی تودہ تودہ ثواب حاصل کر نیوالوں سے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں غلط چاہیے مگر دو شخصوں پر ایک تو اوپر کہ دیا اوسکو اللہ نے قرآن پس وہ قیام کرتا ہی ساتھ اوسکے ساعات رات میراث ساعات دن میں اور دوسرے اوس شخص پر کہ دیا اوسکو اللہ نے مال پس وہ خرچ کرتا ہی اوسکو ساعات رات میں اور سات دن میں اور فرمایا نہین جمع ہوتی کوئی قوم کسی گھر میں اللہ کے گھروں میں سے تلاوت کرتے ہیں کتاب اللہ کی اور پڑھنا پڑھنا کرتے ہیں آپس میں مگر کہ اوترقی ہے اور پیر سکینہ یعنی تسکین غلظ اور ڈھانک لیتی ہے اور کج حجت اور گھیر لیتے ہیں اوسکو فرشتے اور یاد کرتا ہی اوسکو اللہ انہیں کہ جو اوسکے پاس ہیں یعنی ملائکہ اور ارواح انبیاء وغیرہم اور صاحب تفسیر حاکم کہتا ہے کہ پھر لوگ جیسے کہ حکم کیے گئے ہیں ساتھ اتباع احکام قرآن کے اور محافظت کر نیوالوں کے مدد میں جیسے ہی حکم کیے گئے ہیں ساتھ تلاوت اوسکی کے اور حفظ حروف اوسکے کے اور طریقہ خط مصحف امام کے کہ جبہ اتفاق کیا ہے صحابہ رضی اللہ عنہم اور حکم کیے گئے ہیں کہ نہ تجاوز کریں اوس قرأت سے کہ موافق ہے مصحف مذکور کے جو کہ پڑھی ہوئے معرو فین نے کہ جو شاگرد ہیں صحابہ اور تابعین کے اور اتفاق کیا ہے امت نے اوسکے اختیار کرنے پر انتہی اور وہ سات قرأتین ہیں کہ بلا اختلاف متواتر ہیں اور وہ بحر العلوم میں مذکور ہیں اور تین قرأتین اور ہیں کہ اوسکے متواتر ہونے میں اختلاف کیا ہے علما است نے اور وہ قرأتین جعفر مدنی اور یعقوب بصری اور خلف کو فی کی ہیں کہ اوسکے ملائے سے دس پہنچاتی ہیں اور وہ کتاب شریفہ میں مذکور ہیں اور چار اور ہیں کہ اوسکے ملائے سے سب چودہ پہنچاتی ہیں وہ اتحاف وغیرہ میں مذکور ہیں یہ چار باتفاق امت کے شاذ ہیں اور حکم شاذ کا یہ ہے کہ مسائل کی دلیل لائے میں جمول ہے لیکن نماز اوس سے درست نہیں اور اوسکو قرآن نجاننا چاہیے بلکہ اکثر علمائے کہا ہے کہ جو کوئی شاذ کو قرآن اعتقاد کرے منع بزرگوار چاہیے اوسکو اگر باز نہ آئے تضریر اوسکو دینی چاہیے اور عاصی ہوتا ہے اور سات قرأتین کہ یہاں مذکور ہیں باتفاق امت نماز ساتھ جس قرأت کے اونہیں جس سے کہ پڑھے جائز و صحیح ہے اور تین میں اختلاف ہے جو کہ متواتر جلتے ہیں اوسکا نزدیک نماز ساتھ ایک کے اونہیں سے صحیح ہوگی اور جو کہ متواتر نہین جاتے ہیں صحیح نہیں ہوگی اور ایہ فیضیت پڑھنے اور یاد کرنے احادیث نبوی کی بھی کسی مسلمان پر خفی ہوئے نہیں علما

۴
 شریفہ میں مذکور ہیں
 اوسکے ملائے سے دس پہنچاتی ہیں
 اور وہ کتاب شریفہ میں مذکور ہیں
 اور چار اور ہیں کہ اوسکے ملائے سے سب چودہ پہنچاتی ہیں وہ اتحاف وغیرہ میں مذکور ہیں
 یہ چار باتفاق امت کے شاذ ہیں اور حکم شاذ کا یہ ہے کہ مسائل کی دلیل لائے میں جمول ہے لیکن نماز اوس سے درست نہیں اور اوسکو قرآن نجاننا چاہیے بلکہ اکثر علمائے کہا ہے کہ جو کوئی شاذ کو قرآن اعتقاد کرے منع بزرگوار چاہیے اوسکو اگر باز نہ آئے تضریر اوسکو دینی چاہیے اور عاصی ہوتا ہے اور سات قرأتین کہ یہاں مذکور ہیں باتفاق امت نماز ساتھ جس قرأت کے اونہیں جس سے کہ پڑھے جائز و صحیح ہے اور تین میں اختلاف ہے جو کہ متواتر جلتے ہیں اوسکا نزدیک نماز ساتھ ایک کے اونہیں سے صحیح ہوگی اور جو کہ متواتر نہین جاتے ہیں صحیح نہیں ہوگی اور ایہ فیضیت پڑھنے اور یاد کرنے احادیث نبوی کی بھی کسی مسلمان پر خفی ہوئے نہیں علما

اور قوم میں اشراف حضرت نے چاہا کہ انکو نکاح کر دین زید بن حارثہ سے یہ زید اصل میں عرب تھا عالم بزرگ کر کے گیا اگر کہیں میں
میں بے حضرت مولیٰ یوں اس کی عمر میں انکے باپ بھائی خبر پا کر گئے بیٹے کو حضرت نے پر راضی ہوئے یہ گھر جانے پر راضی ہوئے
حضرت کی محبت سے پھر حضرت نے انکو بیٹا کر لیا اسلام سے پہلے اوسوقت کے رواج کے موافق ہیں حضرت زینب اور اوسکا بھائی
عبداللہ بن جحش بڑا بیٹا بنے اس نکاح کرنے پر اسلیکے وہ صاحب جمال اور آنحضرت کی بھوپتی کی بیٹی تھیں عمار آئی کہ بیوی غلام آزاد
کی ہوئی اس پر یہ آیت اور تری بعد ستناس آیت کے زینب اور بھائی انکے عبداللہ راضی ہوئے اور زینب کو زید کے نکاح میں دیا
آنحضرت نے اپنے پاس سے دس دینار اور ساٹھ دوہم اور ایک دڑھنی اور ایک گرتا اور ایک تہ بند اور چادر اور بچا سق غلہ اور
تیس صاع کھجورین زینب کو بھیجیں **موجہ عالم تنبیہ** اس آیت میں ہو چنا چاہیے کہ اس سے یہ معلوم ہوا کہ
بعد حکم کرنے اساور رسول کے جو اپنی رلے کو دخل دے تو بہت بڑا ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ساری امت میری
جنت میں داخل ہوگی مگر جس نے نکاح کیا کہ گناہ کیا کہ کسے نکاح کیا فرمایا کہ جس نے اطاعت کی میری داخل ہوا جنت میں اور جس نے نافرمانی
کی میری نہیں تحقیق نکاح کیا نظم کر دکھایا کہ مٹنا خوب ساہ لطف است پر کیا محبوب ساہ بال تک چھوڑا نہ فرق سلام میں
سب کلام اللہ کے احکام میں بلکہ فرمایا کہ جو افرود ہی میری سنت سے وہی مردود ہی دیکھو بھائیوں اس آیت اور حدیث
کے مضمون کو اور غفلت کی روئی کاغون سے نکال کر سناؤ سمجھو کہ جلوگ عورت کے دوسرے نکاح کرنے وغیر ذلک سنت کی
چیزوں سے عمار کرتے ہیں کیا کچھ حال ہوگا اؤ کا عیا ذابا لہ منہ

وَإِذْ تَقُولُ لِلَّذِي أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ أَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللَّهَ وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا اللَّهُ مُبْدِيهِ وَتَخْشَى النَّاسَ وَاللَّهُ أَحَقُّ أَنْ تَخْشَاهُ فَلَمَّا قَضَىٰ زَيْدٌ مِنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنَاكَ الْكِىَ لَا يَكُونُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ حَرَجٌ فِي أَزْوَاجِ أَدْعِيَائِهِمْ إِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا وَكَانَ أَهْلُ اللَّهِ مَعْفُوًّا

اور جب تو کہنے لگا اوس شخص کو جس پر اللہ نے احسان کیا یعنی ساتھ اسلام نصیب کرنے کے اور تو نے احسان کیا یعنی ساتھ
آزاد کرنے اور مبدیٰ کر نیلے کہ وہ زید بن حارثہ بن جنتے دے اپنے پاس اپنی جو ر یعنی زینب اور ڈالند سے یعنی پس طلاق دے
اوسکو اور تو چھپا تا تھا اپنے دل میں ایک چیز جو اللہ اوسکو کھولا چاہتا ہی یعنی چھپاتے تھے اپنے دل میں نکاح کرنا اوس سے اگر طلاق
دے دے زید اور بیوی وہ چیز جو کھول دی اللہ تعالیٰ نے اور تو ڈرتا تھا لوگوں سے کہ کہیں گے نکاح کر لیا اپنے بیٹے کی بیوی سے
اور اللہ سے زیادہ چاہیے ڈرتا تھا جو کچھ جب زید تمام کر چکا اوس عورت سے اپنی غرض یعنی جب زید کو کچھ غرض نہ رہی اوس عورت
طلاق دے چکے اور عدت اوسکی پوری ہو چکی یعنی وہ تیرے نکاح میں نہی تا رہے سب مسلمانوں پر گناہ نکاح کر لینا جو روں سے
اپنے لے پا لکون کی جب وہ تمام کریں اوسنے اپنی غرض یعنی طلاق دے بیکیں اور عدت اونلی گذرے اور بیوی اللہ کا حکم کرنا نہ تفسیر
حضرت زینب زید کے نکاح میں آئیں تو وہ انکی آنکھوں میں حقیر گتا مزاج کی جو انفسہ منوئی جب لڑائی ہوتی تو زید حضرت سے آکر
شکایت کرتا اور کہتا میں اسے چھوڑتا ہوں حضرت منع کرتے کہ میری خاطر سے اسے نہ چھوڑ قبول کیا اب چھوڑ دینا دوسری ذلت
ہو جب بار بار قضیہ ہوا حضرت کے دل میں آیا کہ اگر انچار زید چھوڑ گیا تو زینب کی دلجوئی بغیر اسکے نہیں کہ میں نکاح کروں لیکن
منافقوں کی ہلوئی سے اندیشہ کیا کہ کہیں گے اپنے بیٹے کی جو ر و گھر میں رکھی حال انکے لیا لک کو حکم بیٹے کا نہیں کسی بات میں
اللہ تعالیٰ نے حضرت زینب کی خاطر رکھی بعد طلاق کے حضرت کے نکاح میں دے دیا اللہ ہی کے فرمانے سے نکاح بند گیا

اللہ تعالیٰ نے حضرت زینب کو جو اللہ نے احسان کیا یعنی ساتھ اسلام نصیب کرنے کے اور تو نے احسان کیا یعنی ساتھ
آزاد کرنے اور مبدیٰ کر نیلے کہ وہ زید بن حارثہ بن جنتے دے اپنے پاس اپنی جو ر یعنی زینب اور ڈالند سے یعنی پس طلاق دے
اوسکو اور تو چھپا تا تھا اپنے دل میں ایک چیز جو اللہ اوسکو کھولا چاہتا ہی یعنی چھپاتے تھے اپنے دل میں نکاح کرنا اوس سے اگر طلاق
دے دے زید اور بیوی وہ چیز جو کھول دی اللہ تعالیٰ نے اور تو ڈرتا تھا لوگوں سے کہ کہیں گے نکاح کر لیا اپنے بیٹے کی بیوی سے
اور اللہ سے زیادہ چاہیے ڈرتا تھا جو کچھ جب زید تمام کر چکا اوس عورت سے اپنی غرض یعنی جب زید کو کچھ غرض نہ رہی اوس عورت
طلاق دے چکے اور عدت اوسکی پوری ہو چکی یعنی وہ تیرے نکاح میں نہی تا رہے سب مسلمانوں پر گناہ نکاح کر لینا جو روں سے
اپنے لے پا لکون کی جب وہ تمام کریں اوسنے اپنی غرض یعنی طلاق دے بیکیں اور عدت اونلی گذرے اور بیوی اللہ کا حکم کرنا نہ تفسیر
حضرت زینب زید کے نکاح میں آئیں تو وہ انکی آنکھوں میں حقیر گتا مزاج کی جو انفسہ منوئی جب لڑائی ہوتی تو زید حضرت سے آکر
شکایت کرتا اور کہتا میں اسے چھوڑتا ہوں حضرت منع کرتے کہ میری خاطر سے اسے نہ چھوڑ قبول کیا اب چھوڑ دینا دوسری ذلت
ہو جب بار بار قضیہ ہوا حضرت کے دل میں آیا کہ اگر انچار زید چھوڑ گیا تو زینب کی دلجوئی بغیر اسکے نہیں کہ میں نکاح کروں لیکن
منافقوں کی ہلوئی سے اندیشہ کیا کہ کہیں گے اپنے بیٹے کی جو ر و گھر میں رکھی حال انکے لیا لک کو حکم بیٹے کا نہیں کسی بات میں
اللہ تعالیٰ نے حضرت زینب کی خاطر رکھی بعد طلاق کے حضرت کے نکاح میں دے دیا اللہ ہی کے فرمانے سے نکاح بند گیا

وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا فِي قُلُوبِهِمْ

بِالْمَوْصِيَّاتِ رَحِمَهُمُ اللَّهُ

دہلی کی جو دولت بھرتی ہو
 اچھوتوں کے لئے اور مسک
 رحمت کی تھیں تیرہ منہ
 اوسکے کو کھانے کی
 تیرہ کیوں سے ملے
 روشتی سے کھانے
 کی تھیں اس کے اور
 مہربان ۱۳
 فتح

ای ایمان واجب نکاح کرو مسلمان عورتوں سے بچہ چھوڑ دواؤ کو پہلے اس سے کہ ہاتھ لگاؤ سوا و نہر حق نہیں تمہارا عدت میں بیٹھنا کہ گنتی پوری کرواؤ اور نہ سے سواؤ کو دو کچھ فائدہ اور خصلت کرواؤ کو بجلی طرح سے۔ **تفسیر نکاح** اصل میں کہتے ہیں صحبت کرنے کو اور عقد کو نکاح کہنا اس لیے کہ وہ سبب ہوتا ہے صحبت کا اور نہیں آیا جو لفظ نکاح کا کتاب الدین میں مگر بیچ معنی عقد اس لیے کہ نکاح بیچ معنی وطنی کے قبیل تصریح سے ہوا اور آداب قرآن سے یہ ہر صریح اور سکون نہیں فرماتے ہیں بلکہ کنایہ کرتے ہیں اور اس سے ساتھ لفظ کما سنتہ اور حماسہ اور قربان اور قرضی اور ایمان کے اور بیچ تخصیص مومنات کے باوجود دیگر کتابیات بھی برابر ہیں ہونا کے اس حکم میں اعلیٰ ہر اس کی طرف کہ اولیٰ مومن مرد و بیوی پر نکاح کرے مومن عورت سے اور ہاتھ لگاؤ یعنی جماع کرو اور خلوت چھینچھنی مانڈ جماع کے ہر اور خصلت کرو بجلی طرح سے یعنی روک نہ رکھو اف کو ضرر پونہ چائیکے لیے اور نکالو او کو اپنے مکانوں سے اچھی طرح برن ستائے اور حکم شرعی اس میں یہ کہ بغیر صحبت ہوئے جو مرد و بیوی سے عورت کو اگر اس کا مہر کچھ بندہ ہا تھا تو آدھا مہر دے اور اگر کچھ نہ بندہ ہا تھا تو کچھ فائدہ سے یعنی ایک جوڑا پوشاک اور وہ عورت اوسی وقت چاہے تو اور نکاح کر لے عدت اور کچھ نہیں اور اگر صحبت ہوئے یا خلوت ہوئے کو صحبت نہیں تو مہر بھی پورا دینا چاہیے اور عدت بھی بچھانا یہ مسئلہ بیان فرمایا حضرت کی بیویوں کے ذکر میں شاید اس واسطے کہ حضرت نے ایک عورت سے نکاح کیا تھا جب اوس کے پاس گئے کہنے لگی اے مجھے پناہ دے حضرت نے اوس کو جواب دیا کہ تو نے بڑے کی پناہ پکڑی اور اوس سے مفارقت کی آپ نے اس پر یہ حکم فرمایا ہوا اور خطاب فرمایا ایمان الون کو یہ معلوم ہو کہ پیغمبر کا خاص حکم نہیں سب مسلمانوں پر یہی حکم ہے۔ **صلوٰۃ**

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَعْلَلْنَا لَكَ أَزْوَاجًا لِّتُكْذِبَ عَنْهُنَّ الْمُتَكِدِّمَاتِ وَمَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ وَمِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْكَ وَبَنَاتِ عُمَّتِكَ وَبَنَاتِ خَالَاتِكَ وَبَنَاتِ خَالَاتِكَ الَّتِي هَاجَرْنَ مَعَكَ وَامْرَأَةً مُّؤْمِنَةً إِنْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ إِنْ أَرَادَ النَّبِيُّ أَنْ يَسْتَنْكِحَهَا خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ مَا قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِي أَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ لِيُكَلِّمُوا بَيْنَهُمْ سَلَامًا ۚ إِنَّ اللَّهَ مُخَفِّفٌ غَثًّا رَهِيمٌ ۖ

ای نبی! ہم نے حلال رکھیں تجھ کو نبی عورتیں جس کے ہر تو دیچکا اور لونڈیاں کہ مالک ان کے ہوئے ہیں ہاتھ دیرے جو ہاتھ لگا دینا جو اللہ نے اور حلال کیں ہنہ تیرے چچا کی بیٹیاں اور بچھو بیٹوں کی بیٹیاں یعنی قریش میں کی عورتیں اور تیرے ماموں کی بیٹیاں

[illegible]

حلال نہیں مگر جو عورتیں اس پہنچے اور نہ یہ کہ انکے لئے اور کہ عورتیں اگر چہ خوش گئے مگر کو انکی صورت مگر جو مال ہو تیسرا ہاتھ کا اور ہی اللہ ہر چیز پر کھبان : **تفسیر** یعنی عتیٰ قسین کہدین اوست سے زیادہ حلال نہیں اور جوہن اوکو بدلائنا عین حلال یہ ضرور ہیں اور اٹھ کا مال یعنی عہد میں حضرت کی دو حرم مشہور ہیں یا تین ایک باریج جسکے شکم سے فرزند ہوتا ہے ہر ایک ایک ریجانہ یا شمعون یا دونوں حضرت عائشہؓ نے فرمایا یہ منع آخر کو موقوف ہوا سب عورتیں حلال ہو گئیں : **ص** : اس پہنچے یعنی بعد نویویون کے اسلئے کہ نویویان نصاب تحمین آنحضرتؐ کے لیے یعنی اتنی ہی حلال تھیں جیسے کہ چار نصاب ہیں انکی امت کے لیے اور حاصل یہ کہ ان نویویون کے سوا اور یہوی کرنی درست نہیں اور نہ یہ کہ ان سبکو بعض کو طلاق دے کر انکے لئے اور کر ویہ بھی درست نہیں مگر کو نڈیان درست ہیں اور با احسان خدا کا اوپر جزا اوسکی ہو کہ اوخون نے بعد آتے آیت تحریر کے خدا اور رسول کو اختیار کیا کہ جو ب روایت انس و غیب کے رسول علیہ السلام خیر عترت کا اس تحریم پر ہے اور بعد اسکے اور یہوی نہیں کی اور قبول عائشہؓ اور ام سلمہؓ کے یہ حکم منسوخ ہوا کہ بعد اسکے کاح کرنا اور یہوی سے جس سے کہ چاہیں

[illegible]

آنحضرت پر طلاق ہوا اور منسوخ ہوا اس آیت کا یا تو سنت سے ہوا یا اللہ تعالیٰ سے کہ اس قول کے ساتھ کہ نکاح اکر نکاح کے بعد کہ جو اور بزرگوار ہوا اور ترتیب زول نہیں ہر اور ترتیب صحیح کے یعنی یہ آیت اگرچہ صحیح میں اور بزرگوں کو ہوتی لیکن نازل بعد لایکل کے ہوئی ہو اور بعضوں نے کہا کہ یہ بھی کس کا کسے کہ جو اور بزرگوں کو ہوتی یعنی سو اسے اپنے چچا اور چچائی اور خالادارہوں کی بیٹیوں سے نکاح کر اور انہیں سے جس قدر چاہے کہ اور بعضوں کے نزدیک چچا اور بھتیجا میں بھی ہوتا ہے اور انہیں بعد ان سلمات کے نکاح میں نکلا اور بعضوں نے کہا کہ امر وہ طلاق دینا ان کا ہی یعنی ان عورتوں کو طلاق دیکر سہاے لے کر اور نکاح اس لیے کہ یہ بیٹوں کی بائین ہوئی ہیں نکاح ان کا اور سے درست نہیں لیکن نکاح اور عورتوں کا بچہ حرام نہیں اور بعضوں نے کہا کہ عرب جاہلیت میں تبدیل بیویوں کی آپس میں کرتے تھے حق تعالیٰ نے آیت دنا کر بغیر خدا کو اس سے منع کیا اور کہا ہی طلاق لے کہ اس آیت میں دلیل ہے جو از نظر کی طرف اس عورت کے کہ نکاح کیا جاوے اس سے یہ بات معلوم ہوئی کہ نکاح حاکم حسنہ سے اس لیے کہ خوش معلوم ہونا حسن کا سولے دیکھنے کے نہیں ہوتا اور روایت منہورن شعبہ سے کہ کہا خواستگاری کی سینے ایک عورت سے پس فرمایا مجھ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا دیکھا ہی تو نے او کو عرض کیا میں نے نہیں فرمایا پس دیکھو او کو اس لیے کہ یہ لائق تر ہو ساتھ اس کے کہ موافقت ہو تم دونوں کے درمیان میں اور کئی روایتیں ایسے ہی مضمون کی ہیں اور شان زول اس کا یہ کہا ہی طلاق لے کہ آنحضرت نے عیسیٰ کی بیٹی جعفر بن ابی طالب کی بیوی سے بعد شہید ہونے کے لے کر کے ارادہ خواستگاری کا کیا تھا اور وہ حسین بھی تھیں پس خدا تعالیٰ نے منع اونکے اس آیت کے اس سے منع فرمایا بحکم خدا تعالیٰ تنبیہ بحال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کا یہ بھی کہ آنحضرت نے پنجپیس برس دو مہینے دس روز کی عمر میں نکاح کیا حضرت خدیجہ بنت خویلد سے اور ان کی عمر چالیس برس کی تھی سب سے پہلے نکاح آپ کا انھیں سے ہوا اور تمام اولاد آپ کی انھیں سے پیدا ہوئی سولے ابراہیم کے کہ وہ ماریہ قبطیہ سے پیدا ہوئے اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف اٹھاس برس آٹھ مہینے چوبیس روز کی ہوئی تو خدیجہ نے وفات پائی بعد ازاں نکاح کیا سو وہ بنت زید سے اور وہ آنحضرت کے پاس بڑھیا ہوئی اور آنحضرت نے چاہا تھا کہ طلاق میں اونکو پس انھوں نے نوبت اپنی عایشہؓ کو دی اور کہا کہ مجھ کو دونوں سے کچھ کام نہیں مقصود مجھ کو یہ کہ اوٹھائی جاؤں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں میں اور وفات اونکی ہوئی سنہ ہجرت میں شوال کے مہینے میں معاویہ بن ابی سفیان کی حکومت میں بعد ازاں عایشہؓ بنت ابی بکر سے نکاح کیا کے میں دو برس پہلے ہجرت سے اور جو جب ایک قول کے تین برس پہلے ماہ شوال میں اور وہ اس وقت میں چھ برس کی تھیں اور جو جب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو مہینے میں شوال کے مہینے میں دوسرے سال ہجری میں اور جو جب نو برس کی تھیں اور کو فحوت وفات پائی مہینے میں ستر وین رمضان کو سناٹھاؤں میں اور قبیح میں مدفون ہوئیں اور آنحضرت نے کسی بار سے نکاح نہیں کیا سولے عایشہؓ کے اور کنیت اونکی ام عبد اللہ ہی اگرچہ عبد اللہ بن زبیر انکی بہن اسما کے بیٹے ہیں لیکن مقرر فرمائی کنیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب استہاک کیا انھوں نے سبب اس کے کہ خالہ بننے لے ماکے ہی بعد ازاں حضرت عتفران کو نکاح میں لائے ایک روایت میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو طلاق دی پس آئے جبریل اور کہا کہ خدا کی تلو فرما تاہی کہ رحمت کرو اس لیے کہ حصہ بہت روزہ دار اور نماز گزار ہی اور ایک روایت میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے از خود رحمت کی سبب مہربانی کے عمر پر والد علم اور وفات پائی انھوں نے اکتالیس وین سال ہجری میں

۱۰۰

لکھانے کے وقت کے پس آئے تھے وہ پہلے کھانا پک چکنے کے بیٹھے رہتے یہاں تک کہ ایک چکنا طعام پھر کھاتے اور جلدی نہ بچکتے پس آنحضرت کو ایذا ہوئی اور ان کے سب سے پس اور تری آیت **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كَلِمَاتُكُم مِّنْهُنَّ يُخْلَقُ لَكُمْ فِيهَا** عالم روایت کیا گیا ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ولیمہ کیا زمین کے کجاح میں ساتھ کچھ روغن اور سٹواور بکری کے گوشت کے اور حکم کیا انس کو کہ لوگوں کو بلا لائیں بی در پی آئیں جماعتیں کھاجاتی تھی ایک جماعت پھرتی اور جماعت یہاں تک کہ کھائیں یا رسول اللہ بلایا سینے لوگوں کو یہاں تک کہ زمین پانچون میں اب کسی کو بلاؤں اور سکو پس فرمایا آنحضرت نے کہ اوشاؤ کھانا اور تفریق پھسے لوگ اور باقی سے تین شخص یا تین کرے پس بہت دیر تک بیٹھے رہے پس اوشا آنحضرت تک چلے جاتے وہ اور پھر بیویوں کے حجرین میں اور سلام علیک کی اونسے اور عادی اونھوں نے پھر پھر حضرت تودیکھا کہ وہ تینوں بیٹھے ہوئے باتیں کرتے تھے اور آنحضرت بہت شرم رکھتے تھے پس پھر آنحضرت پس جب دیکھا اونھوں نے حضرت کو پھر نکلتے وہ اور آنحضرت تشریف لائے اور نازل ہوئی یہ آیت **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كَلِمَاتُكُم مِّنْهُنَّ يُخْلَقُ لَكُمْ فِيهَا** یعنی کمالنا تمہارا حق تھا نہیں لائق یہ کہ حیا کی جائے اوس سے اور ہر گاہ کہ تھی حیا اوس قبیل کی کہ منع کرتی تھی حیا والے کو بعض افعال سے کہا گیا واسطے اللہ کے کہ نہیں حیا کرنا وہ حق سے یعنی نہیں بزر رہتا اوس سے اور نہیں چھوڑ دیتا اوسکو مانند چھوڑ دینے حیا والے کے تم میں سے کسی کو اور خوب سٹھرائی ہی الخ یعنی شیطان کے خطروں سے اور فتون کے عوازل سے اور آج یا ہر کہ پہلے اوتنے اس آیت کے کہ متغصن ہی فریخت پرے کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدیان شب کو واسطے پانچا پھرنے کے باہر جاتی تھیں اور غرض چلتے تھے کہ پرے میں ٹھیں آنحضرت کی بیویاں اور آرزو رکھتے تھے کہ کچھ اس بات میں نازل ہو اور بار اجاب سالت مابین عرض کرتے تھے کہ یا رسول اللہ آتے ہیں آپ کے پاس نیک و بد پس اگر حکم فرمائیے احکامات المؤمنین کو پردہ کرنے کا تو بہتر فیضا کا ایک وز سودہ بنت زئدہ کہ بیوی تھیں آنحضرت کی پانچا کے لیے باہر نکلیں اور قدام کھلاز تھا حضرت عمرؓ نے آواز دی کہ پچا مانہنے تکوای سودہ اور غرض انکی حرص تھی اوپر اوتنے نظم و ضبط کے پس اور تری ہی آیت پرے کی پس بعد اسکے اوترنے کے نہیں درست تھا کسی کو دیکھے طرد کسی بیوی آنحضرت سے خواہ نقاب ڈالے ہو یا بغیر نقاب کے حاصل یہ کہ حضرت کی بیویوں کے حق میں یہ حکم تھا کہ کوئی وجود بھی اونکا نہ دیکھے اور جب نہ دیکھا ہو اور اس کے لیے یہ حکم نہیں اگر جسم دکھا ہو تو شخصی یعنی وجود کا پردہ نہیں روایت ہے انس سے کہ اسے عمرؓ نے موافق بھی میری کے میں حکم نازل کیے میرے رہنے ایک تو یہ کہ عرض کیا میں نے یا رسول اللہ اگر مقام ابراہیم کو وصل ٹھہریے تو بہتر پس نازل کی اللہ تعالیٰ نے آیت **وَاسْتَجِذُوا مِن مَّقَامِ إِبْرَٰهِيمَ** اور دوسرے یہ کہ عرض کیا میں نے یا رسول اللہ آتے ہیں آپ کے پاس نیک و بد پس اگر حکم کیجیے احکامات المؤمنین کو پردہ کرنے کا تو بہتر ہی پس ازما ہی اللہ تعالیٰ نے آیت **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كَلِمَاتُكُم مِّنْهُنَّ يُخْلَقُ لَكُمْ فِيهَا** کی آیت تیسرے یہ کہ میں نے کچھ ایذا دینا آنحضرت کی بیویوں کا آنحضرت کو یعنی درباب طلب کفہ کے پس کیا میں بیویوں کا اور شروع کیا میں سمجھا نا ایک ایک کو کہا میں نے قسم خدا کی باز اؤ تم ان باتوں سے واللہ بالہ دیکھا اللہ تعالیٰ آنحضرت کے لیے بیویاں بہتر سے یہاں تک کہ آپ میں نیک و بد پس کہا میں نے ای عمرؓ کہ نہیں ہر آنحضرت میں اتنی سمجھ نہ تھا۔ یعنی بیویوں کو یہاں تک کہ تم نصیحت کرنے ہو انکو کہ عمرؓ نے پس نکال میں پس تو ماری اللہ تعالیٰ نے آیت **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كَلِمَاتُكُم مِّنْهُنَّ يُخْلَقُ لَكُمْ فِيهَا** ان تیدالذکر والجماعین ممکن اخذتے تاکہ فرمایا کجاح کو ایذا نازل ہوئی یہ جو حق یا شخص آنحضرت سے بیویوں کے کہ اگر اتنا دیکھا آنحضرت کا تو میں کجاح دیکھا عایشہؓ سے کہ ہلال میں بیویاں کے وہ دیکھے اور عید اللہ پر نبی اللہ تعالیٰ نے یہ امر فرمایا

۴
منزل و نازل ہونے
سے نازل ہوا
۵
اور عمرؓ نے فرمایا
ابو ہریرہؓ سے
۶
اللہ تعالیٰ نے فرمایا
۷
اللہ تعالیٰ نے فرمایا
۸
اللہ تعالیٰ نے فرمایا
۹
اللہ تعالیٰ نے فرمایا

فائدہ بردار شریف کے بشمارین واسطے الکتاب معاد کے کچھ اومین سے قید قلم میں آئے ہیں فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ درخشے کوئی قوم کسی مجلس میں کہ نیا دیکھا اللہ تعالیٰ کو اوس میں اور نہ درود بھیجا اپنے نبی پر مگر کہ ہوگی وہ مجلس و نہ سبب حسرت کی من قیامت کے اگرچہ داخل ہووین ہشت میں اور فرمایا کہ بہت بھیجو مجھ پر درود دن مجھے کے پس تحقیق درود تمہارا عرض کیا جائی مجھ پر یعنی درود بہت بھیجا کرو مجھ پر خصوصاً دن مجھے کے کہ درود تمہارا جب پڑھتے ہو مجھ پر عرض ہوتا ہی اچھے کو بطریق اولیٰ اور ادنیٰ درجہ کثرت کا نشانی یا ستون بارش اور فرمایا بڑا نخل وہ ہے کہ ذکر کیا جاؤں میں پاس اوسکے یعنی نام لیا جاوے میرا اور مجھ پر درود نہ بھیجے مجھ پر اور فرمایا کہ بہت بھیجو مجھ پر درود پس تحقیق درود بھیجنا زکوۃ ہے تمہارے لیے یعنی سبب بادی اجر اور بڑھنے مال کا اور پاکی کا گناہوں سے ہی اور فرمایا خاک میں بھرے ناک اوس شخص کی یعنی خوار اور ہلاک ہووے وہ کہ ذکر کیا جاؤں میں اوسکے پاس اور مجھ پر درود نہ بھیجے مجھ پر اور فرمایا کہ جو کوئی یاد کرے محلو اور نام لے میرا پس چاہیے کہ درود بھیجے مجھ پر آریا ہے کہ ابی بن کعب صحابی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں چاہتا ہوں کہ آپ پر درود بہت بھیجوں پس کس قدر مقرر کروں واسطے درود دیکے کے اوس وقت میں سے کہ اپنی دعا کے لیے معین کیا ہی میں فرمایا جس قدر چاہے درود میں صرف کر ابی بن کعب عرض کیا کہ چوتھاں حصہ وقت ورد اپنے میں سے آپ کے درود میں صرف کروں فرمایا جس قدر چاہے لیکن اگر اس سے زیادہ کرے تو بہتر ہو تیرے لیے پھر عرض کیا کہ آٹھواں حصہ وقت درود میں صرف کروں فرمایا جس قدر چاہے لیکن زیادہ کرنا بہتر ہو تیرے لیے پھر عرض کیا کہ دو تھائی مقرر کروں فرمایا جس قدر چاہے لیکن اگر دو تھائی سے زیادہ کرے تو بہتر ہوگا تیرے لیے تب اونھوں نے عرض کیا جعلک لک صدقہ یعنی تمام وقت اپنے درود کا آپ کے درود ہی میں خرچ کرونگا پس فرمایا اذ انکلتی ھذا لک یعنی اب کھات کی جائیگی ساری ہمت دینی اور دنیاوی تیری اور برا دینگی حاجتیں تیری اور خستہ جائیگی گنا تیرے اور فرمایا جو کوئی درود بھیجے مجھ پر ایک بار رحمت بھیجتا ہی اوس پر اسد دس بار اور دو رکیے جاتے ہیں اوس سے دس گنا اور بلند کیے جاتے ہیں اوسکے دس درجہ بہشت میں اور لکھی جاتی ہیں اوسکے لیے دس نیکیاں آوریا ہے کہ جو کوئی درود بھیجے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک بار رحمت بھیجتا ہی اللہ اور استغفار کرتے ہیں اوسکے لیے فرشتے اوسکے ستر بار یعنی بہت اور کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ کہ ہر دعا منع کی گئی ہے قبولیت سے یعنی قبول نہیں ہوتی یہاں تک کہ درود بھیجا جاوے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آل حضرت محمد پر اور کہ شیخ ابو سلیمان دارانی نے کہ بڑے اولیا اور فضلاء کا شام میں کہ جب نالہ تو اللہ تعالیٰ سے کوئی حاجت پس شروع کر اوسکو ساتھ درود بھیجنے کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پھر دعا کر جو کچھ چاہے تو پھر تمام دعا کو ساتھ درود بھیجنے کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کیونکہ بلاشبہ اللہ پاک ذات ساتھ کرم اپنے کے قبول کرنا ہی دونوں درودوں کو یعنی اول و آخر کے اور وہ بزرگتر ہو اس سے کہ چھوڑ دے اوس چیز کو کہ درمیان اون دونوں کے ہے یعنی بطفیل درود کے دعا بھی قبول ہوتی ہے یہ روایتیں حسن حصین اور شکوۃ میں ہیں اور کتاب مفتاح میں کہ حاشیہ حسن حصین کا تالیف کیا ہوا اوسکے مؤلف کا ہی لکھا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی درود بھیجتا ہی مجھ پر کتاب میں اپنی لکھتا ہی کتاب میں ہمیشہ فرشتے بخشش مانگتے رہتے ہیں اوسکے لیے جب تک کہ نام میرا اوس کتاب میں نہتا اور اور فرمایا کہ جس نے قرآن پڑھا اور حمد کی اپنے رب کی اور درود بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور استغفار کی اپنے رب سے پس تحقیق طلب کی اوسنے خیر جگہ اوسکی سے اور درود شریف کے پڑھنے سے محتاج کی دور ہوتی ہی آدمی سے اور بے پروا ہوتا ہی لوگوں سے جابر بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ کہا اونھوں نے کہ تھے ہم نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

۱۰
 سید حسن علی صاحب
 سوزا صاحب
 علی صاحب
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

کہ نامان آیا ایک شخص حضرت اس اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ کو نسا علی بہت نزدیک ہی طرف اللہ تعالیٰ کے فرمایا تھا
اور امانت عرض کیا اوستے کچھ اور بھی فرمائیے فرمایا نمازات کی اور صوم ہوا رہ یعنی روزہ گرمی کا عرض کیا اوستے ہوا رہ
کچھ اور زیادہ فرمائیے فرمایا اکثر ذکر کی اور درود بھیجا مجھ پر درکار نہی فقر کو روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ اللہ کے فرشتے میں سے
کس نے اسے جب گذرے ہیں وہ ذکر کے حلقے پر آپس میں ایک دوسرے کو کہتا ہی بیٹھ جاؤ پس جب لوگ دعا کرتے ہیں وہ فرشتے آمین
کہتے ہیں پس جب یہ درود بھیجتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر وہ بھی درود بھیجتے ہیں انکے ساتھ یہاں تک کہ فراغت پاتے ہیں پھر
کہتا ہی بعض اوقات کابضے کو خوشوقتی ہو دے انکو کہ پھرتے ہیں یہ اس حال میں کہ نشتے گئے ہیں اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کہ جب بھول جاؤ تم کچھ پل درود بھیجو مجھ پر یا آجائیکے وہ چیز اور مجرب ہی روایت کی حافظ اسمعیل نے کتاب ترغیب میں ساتھ سند
جید صحیح کے کہ یونہی ہی عبد اللہ بن عمرو بن العاص تک لکھا اوتھوں نے جسکو ہووے کچھ حاجت طرف اللہ تعالیٰ کے پس
چاہے کہ روز رکھے بد اور محرات اور جمعے کو اور طہارت کرے یعنی غسل یا وضو کرے اور اول وقت نماز جمعے کے لیے
جاوے اور تصدق کرے کچھ یعنی اللہ کے نام پر کچھ دے کم ہو یا بہت پس جب جمعہ بعد چکے پڑے اللہ تعالیٰ
اسْئَلْكَ بِاسْمِكَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الْقَائِلُ خَمْسُ
الرَّحْمَنُ وَاسْئَلْكَ بِاسْمِكَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْمُنْعِي الْقَلْبُومَ الَّذِي لَا تَأْخُذُ سِنَةٌ
وَلَا نَوْمٌ لَهُ مَلَكَاتُ عِظَمَةُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ عِنْتُ لَهُ الْجُودُ وَخَشَعَتْ لَهُ الْأَصْوَاتُ
وَقِيلَتِ الْقُلُوبُ مَنْ خَشِيَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْ تُعْطِيَنِي حَاجَتِي
وَهِيَ كَذَا وَكَذَا أَيْ لَفْظُ كَذَا كِي جگہ حاجت اپنی بیان کرے پس تحقیق قبول کی جائیکے دعا او سکی انشاء اللہ تعالیٰ اور کہتے تھے
عبد اللہ یہ دعا نادانوں کو نہ سکھانا اس لیے کہ دعا کہیں گے ساتھ اسکے گناہ اور قطع رحم پر اور سفیان ثوری جب کسی مجلس سے
اوتھنے کا ارادہ کرتے کہتے صلی اللہ وسلم لَعَنَهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى أَثْنَيْ عَشَرَ اور لکھا ہی بعضے علما نے حدیث میں سے
استنباط کر کے کہ درود سبب زیادتی نور کا ہی بندے کے لیے بل صراط پر اور درود سبب ہر واسطے باقی رکھنے اللہ تعالیٰ کے
بندے کے لیے تعریف اچھی کو درمیان آسمان زمین والوں کے اور صراط درود ہوتا ہی سبب برکت ذات مصلیٰ کا اور
عمل اور عمر اور سکھ کا اور درود سبب ہی ہو نیچے رحمت خدا کا اور وہ سبب ہی دوام محبت کا ساتھ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے اور وہ سبب ہی محبت رسول خدا کا ساتھ پڑھنے والے درود کے اور وہ سبب ہی بندے کی ہدایت کا اور
حیات ہر دل اوسکے کی اور وہ سبب ہی واسطے عرض ہونے نام اسکے کہ رو برو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
اور وہ سبب ہی قدم جمنے کا بل صراط پر اور سبب گذر نیکا اوس سے اور صلوٰۃ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر بندے کی طرف سے
دعا ہی اور دعا وحوال بندے کے رب اپنے سے دو طرح ہی ایک یہ کہ حاجات اور مہمت اپنے اللہ تعالیٰ سے مانگے اور دوسرے
یہ کہ شکر اس کے دوست پر تو نہیں شکر ہی کہ اللہ تعالیٰ دوست رکھیکے اسکو اور رسول اوسکا بھی دوست رکھیکے اس لیے
کہ اپنی حاجت نہ مانگی اور اوسکو اللہ تعالیٰ اور رسول کی محبوب چیز میں صرف کیا اور مقدم رکھا اپنے حوائج پر پس اگر کچھ فائدہ
درود کا ہوتا اگر ہی یعنی محبت اللہ اور رسول کی تو البتہ کافی تھا کہتا ہی مصنف حصن حصین کا کہ فوائد درود بھیجنے کے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم پر بیشمار ہیں اور ثمرات اوسکے ان گنت ہیں دنیا اور آخرت میں خصوصاً تنگیوں اور مہمت اور فکروں اور نقصا
حاجات میں اور سینے پر ناخیر کیا ہی اسکا پس اکثر خوف اور ہلاکتوں کی جگہ میں پڑا میں پس نہ نجات ہی محلو کر درود بھیجنے

درود برای کسی سہ

ہمارے لیے خبریں شکست اور قتل اونکے کی جھوٹ بیٹے میں افشا کرتے پس اس سے مومن شکستہ دل ہوتے اور لگا دینگے الخ یعنی البتہ حکم کرینگے ہم تجھ کو اونکے قتل کرینیکا یا مسلط کرینگے تجھ کو اور نہ اور معنی ساری آیت کے یہ ہیں کہ اگر نہ باز آوینگے منافق اپنی عداوت اور مکر سے اور فاسق اپنی بدکاری سے اور خبر بد اوڑاٹے والے بُری خبروں کے اوڑاٹنے سے تو حکم کرینگے ہم تجھ کو ساتھ اسکے کہ کرے تو اوٹنے ایسے کام کہ بُرا حال کریں اوکا پھر حکم کرینگے تجھ کو ساتھ اسکا کہ مضطر کرے تو اونکو طرف طلب کرنے جلا وطنی کے مینے سے اور طرف اسکے کہ نہ سکونت کریں تیرے ساتھ مینے میں مگر تھوڑے دنوں پھر کوچ کر جاویں اور جہاں پائے گئے یعنی حکم کرے گا تو اونکے حق میں کہ جہاں پائے جاویں پھر جاویں اور قتل کیے جاویں اور تہذیب قتل کو کی دلاست کرتی ہی کثرت پر ہے۔ **مَدِّ مَعَالِمُ**

سُبْحَانَ اللَّهِ فِي الَّذِينَ خَلَقُوا مِنْ قَبْلُ وَلَوْ كُنْتَ تَحَدُّثًا لَسْتَ مِنَ الْمُدَبِّرِينَ

مانند روش خدا کے اور لوگوں میں کہ گذر گئے پہلے اس سے ہرگز نہ پیا و گیا تو واسطے روش خدا کے تفسیر ہے۔ **فَتَنَ** دستور پڑا ہوا ہی اللہ کا اور لوگوں میں جو آگے ہو چکے ہیں اور تو نہ دیکھیں گے اللہ کی چال بدلتے۔ **تَفْسِيرُ** جو لوگ بدیت تھے دینے میں عورتوں کو چھڑتے ٹوکتے جھوٹی خبریں اور طے مخالفوں کے زور کی اور مسلمانوں کے بچ کی اونکو یہ فرمایا اور توریت میں بھی تقید ہے کہ مفسدون کو اپنے بیچ سے باہر کر دے۔ **مَوَدِّ** دستور پڑا ہی الخ یعنی سنا ہے اللہ یہی کہ انبیاء کو واسطے قتل کرنے اور جلا وطن کرنے منافقوں اور تجسٹ لانے والوں کے حکم کرے اور انہیں غالب کرے اور تو نہ دیکھیں گے الخ یعنی نہیں بدلتا ہی واسطے طریق اپنا بلکہ جاری رکھیں گے اللہ کو سب سے سابق۔ **بِخَبْرِهِ**

يَكُنْ لَكَ الْتَأْسُ عَنِ السَّاعَةِ اقل انشاء علمہا عند اللہ و ماید ریاک لعل الساعۃ تکلون فی سبیلہا سوال کرتے ہیں تجھ سے لوگ قیامت سے کہہ سولے اسکے نہیں کہ معرفت اسکی نزدیک خدا کے ہو اور کیا چیز معلوم کرواتی ہی تجھ کو شاید کہ قیامت موجود ہوئے بیچ زلزلے نزدیک کے۔ **فَتَنَ** بد لوگ پوچھتے ہیں تجھ سے قیامت کو تو کہہ اسکی خبر ہی اللہ ہی پھر اور تو کیا جانے شاید وہ گھڑی پاس ہی ہو۔ **تَفْسِيرُ** شاید یہ بھی منافقوں نے ہتھ کھٹا اٹھا ہو گا کہ جس چیز کا جو نہیں ہے سوال کریں بار بار آپر جہاں ذکر کر دیا۔ **مَوَدِّ** مشرک سوال کرتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے وقت قائم قیامت کے سے از روئے امتعال کے بطریق تمسخر کے اور یہ سوال کرتے تھے اوٹنے از روئے امتحان کے اسلئے کہ اللہ تعالیٰ نے پوشیدہ رکھ تھا وقت اسکا توریت میں اور سب اپنی کتابوں میں پس حکم کیا اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو یہ کہ جواب دے اونکو واسطے کہ اسکا علم خدا ہی کو ہی پھر بیان کیا اپنے رسول کے لیے کہ وہ قریب الوقوع ہی واسطے تہذیب جلدی کرنے والوں اور واسطے سکت کرنے امتحان کرنے والوں کے ساتھ قول اپنے کے **قُلْ اَسْمَا عَلَہَا عِنْدَ اللَّهِ** الخ **تَنْبِیْ** جیسے ان لوگوں کا پوچھنا ازراہ بد ذاتی کے تھا اسکے مقابلے میں بعض مومنوں کا پوچھنا فقط تحقیق حال کے لیے تھا۔

اسمیں داخل نہیں جیسا کہ آیا ہی انس سے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ کب ہی قیامت فرمایا و لے تجھ کو کیا مہنگا گیا تو نے قیامت کے لیے عرض کیا اسنے کہ کچھ نہیں آمادہ کیا ہی مینے اسنے لیے سولے اسکے کہ میں دوست رکھتا ہوں اللہ کو اور اسکے رسول کو فرمایا تو اسکے ساتھ ہو و گیا کہ جسکو دوست رکھا تو نے کہا انس نے کہ پس نہیں دیکھا مینے مسلمانوں کو کہ خوش ہوئے ہوں ساتھ کسی چیز کے بعد اسلام کے مانند خوش ہونے اونکے کے ساتھ اس بات سے انتہی اس حدیث کی شرح میں حضرت شیخ عبدالحق نے لکھا ہے کہ ہمیں بشارت ہو انبیاء اور صلحا اور علما اور افتیاء کے دوست و رفقاء

ربع

قد سئل عن
وضع حد لروا
ای سبب لحد لروا
یافقون الانبیاء
ان یحذروا ما یحذروا

پس فرمایا کہ وصیت کرنا ہون میں مگو اللہ سے ڈرنے کی کہ گناہ نہ کرنا اور حاکموں کی تابعداری کھنے کی اگرچہ غلام حبشی ہو پس تحقیق جو شخص کہ جو بے گناہم میں سے بعد میرے پس نہ کیجیگا اختلاف کثیر پس لازم کر دینے پر سنت میری اور سنت خلفائے راشدین مہدیین کی پڑواؤ سکوا اور خوب محکم پڑواؤ سکوا اور بجاؤ تم اپنے تئیں نہ نکالے گئے امور سے اس لیے کہ ہر نبی کا لالیا امر بدعت ہو اور ہر بدعت گمراہی ہو اور کہا عبد اللہ بن مسعود نے کہ ایک خط کہینچا ہمارے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خط مستقیم پھر فرمایا کہ یہ اللہ کی ہی پھر کئی خط کہینچے دائیں اوس خط کے اور بائیں اوس کے اور فرمایا کہ یہ راہیں ہیں کہ ہر راہ پر انہیں سے شیطان پکڑے گا اسی طرف اوس راہ کے اور پڑھی یہ آیت ساری وَاَنْ هَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ فَاتَّبِعُوهُ یعنی یہ راہ میری ہو سیدھی پس پیروی کرو تم اسکی پس بندے کو چاہیے کہ ہر ساعت و ہر لمحہ تابع رہے آنحضرت کی شریعت کا کہ پورا مومن جمعی ہوتا ہو فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں پورا مومن ہوتا کوئی یہاں تک کہ جو خود ہواش اوسکی تابع اوس چیز کے کہ لایا ہو نہیں اوسکو یعنی قرآن شریعت اور نشانی محبت کی بھی پیروی ہی ہو جو اللہ اور رسول کو دوستی بالضرورت طالب اولی پیروی اور رضا جوئی کا ہوگا اور رغبت و سکوست کی ہوگی ڈھونڈ ڈھونڈ کر آنحضرت کی سنت کی پیروی کرے گا اگرچہ تھوڑی ہی سی ہو اور بدعتوں سے بھاگیگا اگرچہ صورت میں اچھی ہی ہو کیونکہ جو انوار و برکات سنت میں ہیں وہ بدعت میں کہاں اگرچہ کیسی ہی اچھی معلوم ہو فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ نکالی کسی قوم بدعت مگر کہ اوٹھائی گئی مثل اوسکی سنت سے پس جنگل مارنا ساتھ سنت کے بہتر ہی نکلنے بدعت کے سے یہ حدیث مشکوٰۃ میں ہے اسکی شرح میں حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی اور سید جمال الدین نے لکھے ہیں کہ جنگل مارنا ساتھ سنت کے اگرچہ تھوڑی سی ہو بہتر ہی نکالنے بدعت کے سے اگرچہ حسن ہو اس لیے کہ بسبب اتباع سنت کے پیدا ہوتا ہو اور بسبب گرفتاری بدعت کے درآتی ہو غلط مثلارحایت آداب پانچا نہ اور استغنی کی بروجہ سنت کے بہتر ہی بنانے خانقاہ اور مدرسے کے سے اس لیے کہ چلنے والا راجح کا بسبب عایت آداب سنت کے ترقی کرنا ہی مقام قرب میں اور اوسکے ترک کرنے سے منزل کرنا ہی اوس مقام قرب سے اور یہ باعث ہوتا ہو اوس سے افضل کے ترک کا تاکہ پہنچتا ہو تہ بقیساوت قلب کو کہ اسکو ترجیح اور طبع اور ختم کہتے ہیں خود باللہ من ذلک انتہی اور مثل اسی کے ماعلی قاری نے لکھ کر لکھا ہو کیا نہیں دیکھتا ہا تو کرکسل کی راہ سے ترک کرنا سنت کا باعث ملاست اور عتاب کا ہوتا ہو اور جگ جان کر ترک کرنے سے عصیان اور عقاب ثابت ہوتا ہو اور انکار اوسکا بے شبہ بدعتی کر دیتا ہو اور بدعت کے ترک کرنے میں اگرچہ حسن ہو ایک بات بھی انہیں سے نہیں لازم آتی انتہی ایسی ہی کیا خوب بات کہی ہو حضرت ابراہیم بن ادہم نے جو وقت کہ پوچھا اونسے لوگوں نے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہو اَذْعَنَیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ اور ہم دعا کرتے ہیں اور قبول نہیں ہوتی ہمارے لیے پس کہا اونسے کہ سبب اسکا یہ ہے کہ تمہارے دل مر گئے ہیں دس چیزوں سے اول تو یہ کہ تم نے اللہ تعالیٰ کو پہچانا اور پھر حق اوسکا اکرے نہیں اور پڑھی تم نے کتاب اللہ اور عمل کرتے نہیں اوسپر اور دعویٰ کیا تم نے شیطان کی عداوت کا اور رکھتے ہو دھوتی اوس سے کہ جو کہ تمہاری ہاں لیتے ہو اور دعویٰ کیا تم نے آگ سے ڈنے کا اور باز نہ لگنا ہوسے اور دعویٰ کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا اور چھوڑی تم نے حد سنت اذنی اور دعویٰ کیا تم نے جنت کا اور عمل کرتے نہیں اوسکے لیے اور دعویٰ کیا تم نے کہ موت حق ہو اور سامان دست کرتے نہیں اوسکے لیے اور مشغول ہوئے تم اور دن کی عیبوں میں اور چھوڑ دیے تم نے اپنے نفسوں کی عیب یعنی اہکا نہ لک کچھ نہیں کرتے اور اس میں لگ ہیں میں کفلا ایسا ہو اور فلا نا ایسا اور کھلے ہو تم ایسا نکالو اور نہیں کرتے اللہ کا اور دفن کرتے ہو لینے موتی کو اور عورت کچھ نہیں ڈالتے تو میں تمہاری مناسبتا

۱۰
پیشکشی: سید محمد علی
نوبت: ۱۰
۱۱

بدر و صوره سنجیده
لنظام استقیم
خطوط آخری



ہیئت "ع" کے ذریعہ اس کے ساتھ ساتھ
 "ع" کے ذریعہ اس کے ساتھ ساتھ
 "ع" کے ذریعہ اس کے ساتھ ساتھ

فہرست کا کوئی نمبر نہیں مل سکا

یہ کتاب مولوی محمد الون بی
کی تصنیف ہے۔

استاد اعلیٰ حضرت علی صاحب
جسٹس برائے قسطنطنیہ
اولیٰ تصنیف میں لکھنؤ میں

۵۴ قولہ ما قالوا یا موصیۃ
اور موصیۃ اہل ہر

<p>یہ دعا کرتا ہوں جو مجھ پر تمام بندگان خاص میں کیے پسند خُب میں محبوب اپنے کے خدا تبر و عزت و نسب و دین آخری دم میں مرا ہو سبگیر یا وہ میں نے مرنا ہو ختم دوم آمین میں ہوں بندہ کس نگار آمین میں ہوں مستایا آمین تو شہنشاہ بہان ہو آمین تو غنی میں بن لو اہوں آمین تو قوی اور ناتوان میں آمین میں کروں غم کس اندھا آمین بخش دے اپنے کرسم آمین آسرا رکھتا ہوں تیرا نور کھوں کچھ غرض شاہ و گدا آمین عشق میں اٹکے کچھ چور آمین سینہ بربان خطا کر آمین ہوں مر جب پار سے نرالا</p>	<p>سنت نبوی پہ ہوں ثابت قدم مہربان جو میں بہت ہوں درمند جام دل لبریز کر رکھیو سدا پاس نہ کرکے غا غویش و بہترین جب کہے آتش شیطاں ہم نزع کرتے جاویں صدم دوم کہ بھاگا ورے تیرے دن میں سچا نہا خیاں رسہ تنہا آمین دوسرا تجھسا کہناں ہو آمین شاہ تو ہوں میں گدا ہوں خداوند اکمان تو اور کمان میں آمین ہوں ہی میرا مددگار چھڑائے دین اور دنیا کے غم تو کرتے خاتمہ باخیر میرا جو کچھ چاہوں سو چاہوں تجھ بند ہی بیمار محبت اوسکا مغفور آمین دیدہ گر بان خطا کر تو میری گور میں کرتے اوجا</p>	<p>مست احمد میں ہو سب سازگار شرک بدست خدا یا پاک کر سنت نبوی پہ ہوں محکم جان کچھ ہے باقی نہ سنت کے سدا اوس لعین کا دور مجھ سے نام کر مناجات دیکر بدر گاہ قاضی اسما جات آمین دہر دھنکا پھر امین آمین اڑھت سے پھر پہلے نہیں قادر الہی کوئی تجھسا آمین تو حضور اور میں گنگار کیا سینے چو تھا مجکو سزاوار آمین کسٹہ میں بندگان جان آمین ہیں سبھی محتج تیرے آمین نام سے دے اپنے لنت آمین ترک دنیا جب کروں میں آمین در عشق مصطفیٰ کے آمین مجکو کر خاک مدینہ آمین آگ سے امن امان کے</p>	<p>اور میرے بد و نیک میں نار و دھن سے مجھے یہ پاک کر جان و نیران ماتحتک مدد تو گناہ ہو کہ اور غیر الہا نہایت کو رکھنا سولی اتمام کر نہ اسودہ ہوا ہو کر ذرا میں پڑا اب تیرے درو کو پہلے نہیں عاجز الہی کوئی مجھسا آمین تو کریم اور میں گرفتار تو اب ہر جو ہی مجکو سزاوار آمین کر مرے شکل تو آسان آمین تجھ سے دے مان باپ سیر آمین غیب کی صورت سے نفرت تری ہی یاد میں آخر حق شن پھر اسکے وصل کی محکود وہ لگائے گھاٹ سے سیرا شینہ آمین جنت اعلیٰ مکان کے</p>
---	--	--	--

مشکوٰۃ منہیات وغیرہما

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَكَلَّمُوا كَالَّذِينَ إِذْ دُخِلُوا فِي الْمَنَافِقِ ۚ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝

اور مسلمانوں مت ہوؤ! مانند ان لوگوں کے کہ ایذا دی انھوں نے موسیٰ کو پس پاک کیا اللہ تعالیٰ نے اوس کو اوس چیز سے کہہ کہتے تھے اور تھا موسیٰ نزدیک خدا کے با آبرو یعنی موسیٰ وقت غسل کے ستر کرتے تھے بنی اسرائیل کے جالوں نے کہا اور ہو یعنی پیٹنے انکے چھپے ہوئے ہیں ایک روز بحسب اتفاق کے پانی کے کنارے پر نماز سے تھے اور کپڑے اپنے پیچ پر رکھ لیے تھے اللہ تعالیٰ کے حکم سے وہ پتھر روان ہوا اور موسیٰ پتھر کے پیچھے دوڑے یہاں تک کہ ایک جماعت نے بنی اسرائیل میں سے او کو نہ گادیکھا اور کہا اُدۃ نہیں کہتے ہیں اور اُدۃ استغناخ خبیثہ کہتے ہیں اللہ اعلم فتحی عادی ایمان الیوم مت ہو ویسے جنھوں نے ستایا موسیٰ کو پھر بے عیب کھایا اوس کو اللہ نے انکے کہنے سے اور تھا موسیٰ اللہ کے ہاں آبرو رکھا وہ نفس پو یعنی تھے موسیٰ جاہ و قدر رکھتے اللہ کے نزدیک کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ تھے موسیٰ نصیبہ و راعدہ کے نزدیک نہیں مانگتے تھے کچھ مگر دیکھا او کو اللہ اور کہا حسن نے تھے موسیٰ استجاب الدعوات اور بعضوں نے کہا تھے محبت مقبول اور مراد یہ ہو کہ ای مومنوں سے پیغمبر محمد کو یاد اندہ جیسے کہ بنی اسرائیل نے موسیٰ کو ایذا دی تھی اور خدا ان کو ایذا پہنچا دیا

۵۴ قولہ ما قالوا یا موصیۃ
اور موصیۃ اہل ہدایت

اپنے قول کو ہر باب میں اسلیم کہ محفوظ رکھنا زبان کا اور بات عدل کی کہنی سر ہر تمام بھلائیوں کی اور سنوارنے یعنی قبول کرے
 نیکیاں تمہاری باتوں میں دے محکوم چھ علون کی اور کما مقابل نے پاک کرے اعمال تمہارے یعنی ریا وغیرہ سے اور بخشے یعنی بخشا
 گناہ تمہارے اور معنی یہ ہیں کہ ڈر و اندر سے اور ملاحظہ کرو اللہ کا اپنی زبانوں کے محفوظ رکھنے میں اور بات کے درست کرنے میں
 پس تم اگر کرو گے یہ تو دیکھا اللہ تمکو وہ چیز کہ غایت مطلوب ہے تمہاری کہ وہ قبول کرنا تمہاری نیکیوں کا ہی اور ثواب دینا اور پیر و شریعت
 تمہارے گناہوں کا اور ہر گاہ کہ معلق کیا ساتھ طاعت کے بڑی مراد پائے کو اس قول اپنے میں وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ
 فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا اُس کے پیچھے اسے اس آیت کو اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَہٗ بِصَدِّقِہٖ اس آیت
 کہ میرے میں اول تو علم فرمایا تقویٰ کرنے کا معنی ڈرے کا اللہ سے کہ اُس کے ڈرے گناہ نہ کرے اور جو چیز میں کرنے کو فرمائیں میں اول کو بجا لانا
 تاکہ عذاب دوزخ سے اور جنت کی نعمتوں کو پہنچے اور تقویٰ کی بہت فضیلتیں آئی ہیں اور بڑی فضیلت یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں جانتا ہوں ایک آیت اگر عمل کریں لوگ اوپر تو البتہ کفایت کرے اونکو وہ یہ ہے وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ
 لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ یعنی جو کوئی ڈرے اللہ سے کرنا ہی اللہ اُس کے لیے جگہ نجات کی اور رزق
 دیتا ہو اُسکو اوس جگہ سے کہ نہیں گمان کرتا ہو انتہی اور یہ جو فرمایا کہ اگر عمل کریں لوگ اوپر تو کفایت کرے اونکو مراد یہ ہے کہ اگر
 تقویٰ کریں تو البتہ کفایت کرے اونکو طلب رزق سے اور مشقت اٹھانے سے سچ اسباب اوس کے کہ چنانچہ مقولہ ہو
 بعض مشائخ کا کہ ہر قوم کا حرفہ ہے اور حرفہ ہمارا تقویٰ اور توکل ہے اور حضرت ابو بکر صدیقؓ سے منقول ہے کہ فرمایا اونھوں نے
 کہ اندھیراں بانج میں اور چراغ انکے لیے بھی بانج میں محبت دنیا کی اندھیری ہے اور چراغ اوسکا تقویٰ ہے اور گناہ اندھیری ہے
 اور چراغ اوسکا توبہ ہے اور چراغ اندھیری ہے اور چراغ اوسکا کالہ الا للہ محمدٌ رسول اللہ ہے اور آخرت اندھیری
 ہے اور چراغ اوس کے لیے عمل صالح ہے اور صراطِ طہارت ہے اور چراغ اوسکا یقین ہے اور پھر حکم فرمایا سیدھی بات کہنے کا کہ
 جس سے گناہ نہ لازم آئے یہ بھی بڑے کام کی بات ہے اس لیے کہ اکثر گناہ کلام کرنے ہی سے لازم آتے ہیں پس آدمی کو چاہیے
 کہ ایسی بات نہ کہے موندہ سے کہ فرمائے قیامت کو اوس سے نہ است اوٹھا دے حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک شخص حاضر ہوا
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا کہ نصیحت کرو مجھ کو اور مختصر کرو یعنی بات تھوڑی سی ہو اور فائدہ مند بہت پس فرمایا
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب کھڑا ہو تو اپنی ناز میں تو پرہ نماز رخصت کرنے کے لیے کی سی یعنی مانند اوس شخص کے کہ
 چھوڑنے والا ہو ماسوی اللہ کو یعنی خلق کو یاد اور پچھلی نماز ہو کہ اوس کے بعد اور نماز نہ ہو اور قاعدہ یوں ہے کہ پچھلی ملاقات انسان پرے
 اشتیاق سے کرتا ہے اور نہ بول قویہ بات کہ عذر کرے تو اوس سے کل کو یعنی قیامت کو اپنے رب کے آگے اور قصد کرنا اسیدہ کی
 اوس چیز سے کہ لوگوں کے ہاتھ میں ہے یعنی مال کی طمع نہ کر اور آیا ہے کہ حضرت لقمانؑ سے کہیں پوچھا کہ کس چیز نے پونہ بایا نکلو اس سے
 کہ وہ دیکھتے ہیں ہم مراد رکھتا تھا بزرگی کہ حضرت لقمانؑ نے کہ سچ بات نے اور ادا لے امانت نے اور چھوڑنے سے فائدہ بات کے نے
 اور عرض کیا گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کون آدمی افضل ہے فرمایا ہر مضموم القلب سچا زبان کا عرض کیا صحابہؓ کہ
 سچا زبان کا جانتے ہیں ہم اوسکو پس کیا ہے مضموم القلب فرمایا کہ وہ ہے پاک متقی کہ نہیں ہر گناہ اوپر اور نہ ظلم اور نہ کینہ اور نہ حسد
 اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چار خصلتیں ہیں کہ جب ہو میں میں نہیں ہر چیز ہی محکوم دنیا کے فوت ہونے سے
 محافظت امانت کی اور سچ بات اور نیک طبیعت اور پرہیزگاری لقمے میں کہ حرام نہ ہو اور زیادہ حاجت سے نہ ہو اور بہت نکھارے
 اور پھر فرمایا کہ جو اطاعت کرے اللہ کی اور اوس کے رسول کی اوسنے بڑی مراد پائی پس اس سے معلوم ہے کہ فلاح دارین اللہ

دوسرے کی اطاعت ہی میں ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ای لوگوں نہیں ہر کوئی چیز کہ نزدیک کرے مگر طرف بہشت کے اور دور کرے مگر دوزخ سے مگر تحقیق جو سینے حکم کیا ہی مگر ساتھ اوس کے اور نہیں ہر کوئی چیز کہ نزدیک کرے مگر دوزخ سے اور دور کرے مگر بہشت سے مگر تحقیق جو منع کیا سینے مگر اوس سے اور تحقیق روح الامین یعنی جبرئیل علیہ السلام نے پہنچا کاسیر کو امین یعنی وحی خفی لائے کہ تحقیق کوئی نفس اگر نہیں مگر ایمان تک کہ پورا لیلے رزق اپنا یعنی پس صبر کرے کہ بغیر رزق مقدر کے نہیں مرنے کا آگاہ ہو پس فرمادہ سے اور میانہ روی کرو یعنی کمی زیادتی نہ کرو طلب رزق میں یعنی بطور شرع کے حاصل کرو اور نہ باعث ہو مگر دیر کر پہنچنا رزق کا یہ کہ طلب کرو اوسکو ساتھ لےنا ہوں اللہ کے یعنی اگر رزق حلال پہنچے میں یہ پہنچوں حرام طلب کرو پس تحقیق نہیں ہاتھ آتی ہی وہ چیز کہ نزدیک اللہ کے ہی یعنی رزق حلال مگر بسبب طاعت اوسکی کے انتہی پس ہر شخص کو چاہیے کہ خواہش نفسانی اپنی کا تابع نہ ہو اور آرزو میں زندگی دنیائی فانیہ کی چھوڑ کر ہر امر میں مطیع اللہ و رسول کا ہو اور فکر اوس گھر باقی کے سنوارنے کی کرے کہ فرمایا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہت ڈرانے والی اوس چیز کی کہ ڈرتا ہوں میں اپنی است پر خواہش نفسانی ہی اور دراز کی آرزو سے زندگی دنیائی کی پس اپنی خواہش نفسانی روکتی ہر حق سے اور اپنی دراز کی آرزو سے زندگی دنیائی کی پس بھلا دیتی ہی آخرت کو اور یہ دنیا کو بچ کیے ہوئے چلی جاتی ہو اور یہ آخرت کو بچ کیے ہوئے چلی آتی ہو اور واسطے ہر ایک کے ان دونوں میں سے تا بعد از میں پس اگر کہہ سکو تم یہ کہ نہ ہو و تا بعد از دنیا کے سے تو پس کرو ایسیلے کہ بلاشبہ تم آج کے دن عمل کے گھر میں ہو اور نہیں حساب ہو و تم کل کو دیر آخرت میں ہو گے اور نہیں عمل ہو گا و ان آگاہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آگاہ ہو و بلاشبہ دنیا اسباب موجود ہی کھاتے ہیں اوس سے نیک بے آگاہ ہو و اور تحقیق آخرت وقت سچا ہی اور حکم کر گیا اوس میں بادشاہ قادر آگاہ ہو و کو تحقیق تمام بھلائی ان کھٹی بہشت میں ہیں آگاہ ہو و اور تحقیق تمام برائی ان کھٹی دوزخ میں ہیں آگاہ ہو و پس عمل کرو اور تم اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوف پر ہو یعنی خوف ہی حساب و عذاب کا اور نہ قبول ہونے بندگی کا اور جان لو کہ تم ہمیشہ کیے جاوینے عمل تمہارے پس جو کوئی کرے برابر دے کے بھلائی دیکھے گا اوسکو اور جو کوئی کرے برابر دے کے برائی دیکھے گا اوسکو اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں بھگتا آفتاب مگر کہ اوس کے دونوں طرف دھرتی ہوتے ہیں چارے ہیں سلتے ہیں خلایق کو سولے جن وانس کے کہ ای لوگوں آؤ طرف رب اپنے کے جو مال کہ کم ہو اور کفایت کرے بہتر اوس مال سے کہ بہت ہو اور غافل کرے یاد آتی سے مشکوٰۃ بہ منہات

اِنَّا عَرَضْنَا الْاٰمَانَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَہَا وَاسْتَغْفَرْنَ مِنْہَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ طَاغُوْا کَانَ ظُلُوْمًا مَّا جَعَلُوْا ۙ لَّیَعَذَّبَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِیْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِکِیْنَ وَالْمُشْرِکٰتِ وَیَعَذَّبَ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَکَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا

و

تحقیق پروردگار کیا تھا بمنہ امانت کو یعنی استعداد تکلیف کو ساتھ اوامرو نواہی کے واللہ اعلم آسمانوں پر اور زمین پر اور پہاڑوں پر پس قبول کیا کہ اٹھاوین اوسکو اور دے اوس سے اور اٹھایا اوسکو آدمی نے تحقیق وہ ہی تمہارا نادان یعنی بالفعل عدالت و علم نہیں کھتا اور قابلیت اوسکی رکھتا ہی واللہ اعلم تا ہوا آخر کار وہ کہ ہدایت کرے خدا تعالیٰ منافق مردوں کو اور مسلمان عورتوں کو اور شرک کرنے والوں کو اور شرک کرنے والیوں کو اور ساتھ رحمت کے رجوع کرے اللہ مسلمان مردوں پر اور مسلمان عورتوں پر اور ہر خدا بخشنے والا مہربان و بخشنے دہنے دہانی امانت آسمانوں کو اور زمین کو اور پہاڑوں کو پھر سینے قبول کیا

او سکو ساتھ لوس چہرے کے کہ او سمین ہی کہا آدم سے اور کیا ہی او سمین فرمایا اگر نیکی کرے گا تو جزا دیا جاوے گا اور اگر بُرائی کرے گا
 عذاب دیا جاوے گا پس اوٹھانے لگا او سکو آدم پس کہا رکھو تو اسکو درمیان دونوں کانون اور کندھوں کے فرمایا
 اسد عزوجل نے یہ کہ اوٹھایا تو نے پس مکر و گمان میں تیری اور گردانو ٹھکانے تیری مینانی کے لیے پر وہ جب کہ ڈرے گا تو
 نہ کہنے سے طرف اوں چہرے کے کہ نہیں حلال تیرے لیے پس الا او سپر پر وہ اور فرمایا کہ گردانوں گامین تیری زبان سے کیے
 دو کٹے اور بند یعنی دانت و ہونٹ پس جب ڈرے گا تو تو بند کروں گا زبان اور گردانوں گا تیرے ستر کے لیے لباس پس
 کھونٹا نہیں او سکو اوں چہرے کے حرام کی مینے تجھ پر کہا مجاہد نے پس تھا عرصہ درمیان اوٹھانے امانت کے اور درمیان
 نکالے جانے ان کے کے جنت سے مقدار اوں عرصے کے کہ درمیان ظہر اور عصر کے ہی اور ابن مسعود سے ہی کہ کہا انھوں
 نے کہ صورت دی گئی امانت مانند ایک پتھر کے ٹکڑے پڑے ہوئے کے اور بلائے گئے آسمان زمین اور پہاڑ طرف اس کے
 پس نزدیک آئے اس کے کہنے لگے کہ نہیں طاقت رکھتے ہم اسکو اوٹھانے کی اور اسے آدم بغیر بلائے ہوئے اور ہلایا اوں پتھر
 کو اور عرض کیا کہ اگر حکم ملے تو اسکو اوٹھانے کا تو اوٹھا لوں اسکو پس کہا آسمان زمین نے کہ اوٹھانے پس اوٹھایا آدم
 نے او سکو مگر پھر رکھ دیا او سکو اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے ٹھہرا رہا یہاں اور جان لے کہ یہ امانت تیری گردن پر اور تیری ذریت کی
 گردن پر رہی بعد تیرے روز قیامت تک اور یہی انسان بے ترس نادان کہما ابن عباس نے کہ ظلم کرنے والا ہی ہے نفس بسبب
 اوٹھانے امانت کے نادان واسطے امر اس کے اور امانت کے کہ اوٹھائی اور کہا کلبی نے جس وقت کہ نافرمانی کی اپنے رب کی
 تھا نادان نہیں جانتا تھا کہ کیا ہی عذاب ہے ترک امانت کے اور کہا زجاج وغیرہ اہل معانی میں سے ہے تفسیر قول اللہ تعالیٰ
 وَحَمَلْنَا الْاِنْسَانَ یَکَہُ اللہ تعالیٰ نے امین بڑا آدم کو اور انکی اولاد کو ایک چیز پر اور امین بڑا آسمانوں اور زمین کو
 ایک چیز پر پس امانت بنی آدم کے حق میں طاعت ہی اور ادا کراؤ اور امانت آسمانوں اور زمین کے حق میں خضوع
 اور فرمان برداری ہی واسطے اوں کام کے کہ پیدا کیے گئے اس کے لیے پس معنی قَابِیْنِ اَنْ یَّحْمِلُوْهُمَا کَیْہُ بَیْنِہُمَا ادا
 کی اوںھوں نے امانت کہا جاتا ہی کلام عرب میں فَاَلَا نَحْمِلُ الْاِمَانَةَ یعنی نہیں خیانت کی امانت میں وَحَمَلْنَا
 الْاِنْسَانَ یعنی خیانت کی انسان نے امانت میں کہا جاتا ہی فَاَلَا نَحْمِلُ الْاِمَانَةَ یعنی گناہ کیا امانت میں بسبب
 خیانت کے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور البتہ اوٹھا وینے کو جھگڑنا اپنے کے اِنَّہُ کَانَ ظَلُوْا مَا جَعَلُوْا نَقْلَ کَیْہُ لَیْکَ
 حسن سے بنا براس تاویل کے کہ اوںھوں نے کہا وَحَمَلْنَا الْاِنْسَانَ یعنی کافر و منافق نے خیانت کی امانت میں اور قول
 سلف کا اوپر مذکور ہے چکا اور تاکہ عذاب کے اسد الخ یعنی بسبب اس کے کہ خیانت کی اوںھوں نے امانت میں اور توڑ ڈالا احمد
 اور پھر اسد مومن مرد و نبی و روضہ من عورتوں پر یعنی ہدایت سے اوں کو اور رحم کرے اوں پر بسبب اس کے کہ اوں کی اوںھوں نے
 امانت اور کہا ابن قتیبہ نے یعنی پیش کی عین امانت تاکہ ظاہر ہو نفاق منافق کا اور شرک مشرک کا پس عذاب کرے اوں کو اور
 ظاہر ہو ایمان مومن کا پس جو ہے ایسے اوں پر ساتھ رحمت اور مغفرت کے اگر سو جائے ہر اس قصیر مضیحات میں حال
 امانت سے طاعت اللہ تعالیٰ کی ہی و رواد امانت کے اوٹھانے سے خیانت ہی کہ جاتا ہی کہ فلا نا حامل ہی امانت کا اور متحمل ہی
 اوں کا یعنی نہیں اگر امانت کو طرہ صاحب امانت کے تاکہ رائل ہو و س کے فے سے اس کے کہ امانت کو یا کہ سہ ہی امین پر اور
 وہ اوٹھانے والا ہی اوں کا اور اسی سے کہا جاتا ہی رَکِبَتْہُ الدُّمُیُّوْنُ وَوَلِیْ عَلَیْہِمْ حَقٌّ پس جبکہ اوں کی امانت نہ سمین
 باقی رہی مولا او سپر اور نہ امین اوٹھانے والا اوں کا رہا یعنی ان بڑے بڑے جہرام نے کہ آسمان اور زمین اور پہاڑ زمین

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱
 ۴۷۲
 ۴۷۳
 ۴۷۴
 ۴۷۵
 ۴۷۶
 ۴۷۷
 ۴۷۸
 ۴۷۹
 ۴۸۰
 ۴۸۱
 ۴۸۲
 ۴۸۳
 ۴۸۴
 ۴۸۵
 ۴۸۶
 ۴۸۷
 ۴۸۸
 ۴۸۹
 ۴۹۰
 ۴۹۱
 ۴۹۲
 ۴۹۳
 ۴۹۴
 ۴۹۵
 ۴۹۶
 ۴۹۷
 ۴۹۸
 ۴۹۹
 ۵۰۰
 ۵۰۱
 ۵۰۲
 ۵۰۳
 ۵۰۴
 ۵۰۵
 ۵۰۶
 ۵۰۷
 ۵۰۸
 ۵۰۹
 ۵۱۰
 ۵۱۱
 ۵۱۲
 ۵۱۳
 ۵۱۴
 ۵۱۵
 ۵۱۶
 ۵۱۷
 ۵۱۸
 ۵۱۹
 ۵۲۰
 ۵۲۱
 ۵۲۲
 ۵۲۳
 ۵۲۴
 ۵۲۵
 ۵۲۶
 ۵۲۷
 ۵۲۸
 ۵۲۹
 ۵۳۰
 ۵۳۱
 ۵۳۲
 ۵۳۳
 ۵۳۴
 ۵۳۵
 ۵۳۶
 ۵۳۷
 ۵۳۸
 ۵۳۹
 ۵۴۰
 ۵۴۱
 ۵۴۲
 ۵۴۳
 ۵۴۴
 ۵۴۵
 ۵۴۶
 ۵۴۷
 ۵۴۸
 ۵۴۹
 ۵۵۰
 ۵۵۱
 ۵۵۲
 ۵۵۳
 ۵۵۴
 ۵۵۵
 ۵۵۶
 ۵۵۷
 ۵۵۸
 ۵۵۹
 ۵۶۰
 ۵۶۱
 ۵۶۲
 ۵۶۳
 ۵۶۴
 ۵۶۵
 ۵۶۶
 ۵۶۷
 ۵۶۸
 ۵۶۹
 ۵۷۰
 ۵۷۱
 ۵۷۲
 ۵۷۳
 ۵۷۴
 ۵۷۵
 ۵۷۶
 ۵۷۷
 ۵۷۸
 ۵۷۹
 ۵۸۰
 ۵۸۱
 ۵۸۲
 ۵۸۳
 ۵۸۴
 ۵۸۵
 ۵۸۶
 ۵۸۷
 ۵۸۸
 ۵۸۹
 ۵۹۰
 ۵۹۱
 ۵۹۲
 ۵۹۳
 ۵۹۴
 ۵۹۵
 ۵۹۶
 ۵۹۷
 ۵۹۸
 ۵۹۹
 ۶۰۰
 ۶۰۱
 ۶۰۲
 ۶۰۳
 ۶۰۴
 ۶۰۵
 ۶۰۶
 ۶۰۷
 ۶۰۸
 ۶۰۹
 ۶۱۰
 ۶۱۱
 ۶۱۲
 ۶۱۳
 ۶۱۴
 ۶۱۵
 ۶۱۶
 ۶۱۷
 ۶۱۸
 ۶۱۹
 ۶۲۰
 ۶۲۱
 ۶۲۲
 ۶۲۳
 ۶۲۴
 ۶۲۵
 ۶۲۶
 ۶۲۷
 ۶۲۸
 ۶۲۹
 ۶۳۰
 ۶۳۱
 ۶۳۲
 ۶۳۳
 ۶۳۴
 ۶۳۵
 ۶۳۶
 ۶۳۷
 ۶۳۸
 ۶۳۹
 ۶۴۰
 ۶۴۱
 ۶۴۲
 ۶۴۳
 ۶۴۴
 ۶۴۵
 ۶۴۶
 ۶۴۷
 ۶۴۸
 ۶۴۹
 ۶۵۰
 ۶۵۱
 ۶۵۲
 ۶۵۳
 ۶۵۴
 ۶۵۵
 ۶۵۶
 ۶۵۷
 ۶۵۸
 ۶۵۹
 ۶۶۰
 ۶۶۱
 ۶۶۲
 ۶۶۳
 ۶۶۴
 ۶۶۵
 ۶۶۶
 ۶۶۷
 ۶۶۸
 ۶۶۹
 ۶۷۰
 ۶۷۱
 ۶۷۲
 ۶۷۳
 ۶۷۴
 ۶۷۵
 ۶۷۶
 ۶۷۷
 ۶۷۸
 ۶۷۹
 ۶۸۰
 ۶۸۱
 ۶۸۲
 ۶۸۳
 ۶۸۴
 ۶۸۵
 ۶۸۶
 ۶۸۷
 ۶۸۸
 ۶۸۹
 ۶۹۰
 ۶۹۱
 ۶۹۲
 ۶۹۳
 ۶۹۴
 ۶۹۵
 ۶۹۶
 ۶۹۷
 ۶۹۸
 ۶۹۹
 ۷۰۰
 ۷۰۱
 ۷۰۲
 ۷۰۳
 ۷۰۴
 ۷۰۵
 ۷۰۶
 ۷۰۷
 ۷۰۸
 ۷۰۹
 ۷۱۰
 ۷۱۱
 ۷۱۲
 ۷۱۳
 ۷۱۴
 ۷۱۵
 ۷۱۶
 ۷۱۷
 ۷۱۸
 ۷۱۹
 ۷۲۰
 ۷۲۱
 ۷۲۲
 ۷۲۳
 ۷۲۴
 ۷۲۵
 ۷۲۶
 ۷۲۷
 ۷۲۸
 ۷۲۹
 ۷۳۰
 ۷۳۱
 ۷۳۲
 ۷۳۳
 ۷۳۴
 ۷۳۵
 ۷۳۶
 ۷۳۷
 ۷۳۸
 ۷۳۹
 ۷۴۰
 ۷۴۱
 ۷۴۲
 ۷۴۳
 ۷۴۴
 ۷۴۵
 ۷۴۶
 ۷۴۷
 ۷۴۸
 ۷۴۹
 ۷۵۰
 ۷۵۱
 ۷۵۲
 ۷۵۳
 ۷۵۴
 ۷۵۵
 ۷۵۶
 ۷۵۷
 ۷۵۸
 ۷۵۹
 ۷۶۰
 ۷۶۱
 ۷۶۲
 ۷۶۳
 ۷۶۴
 ۷۶۵
 ۷۶۶
 ۷۶۷
 ۷۶۸
 ۷۶۹
 ۷۷۰
 ۷۷۱
 ۷۷۲
 ۷۷۳
 ۷۷۴
 ۷۷۵
 ۷۷۶
 ۷۷۷
 ۷۷۸
 ۷۷۹
 ۷۸۰
 ۷۸۱
 ۷۸۲
 ۷۸۳
 ۷۸۴
 ۷۸۵
 ۷۸۶
 ۷۸۷
 ۷۸۸
 ۷۸۹
 ۷۹۰
 ۷۹۱
 ۷۹۲
 ۷۹۳
 ۷۹۴
 ۷۹۵
 ۷۹۶
 ۷۹۷
 ۷۹۸
 ۷۹۹
 ۸۰۰
 ۸۰۱
 ۸۰۲
 ۸۰۳
 ۸۰۴
 ۸۰۵
 ۸۰۶
 ۸۰۷
 ۸۰۸
 ۸۰۹
 ۸۱۰
 ۸۱۱
 ۸۱۲
 ۸۱۳
 ۸۱۴
 ۸۱۵
 ۸۱۶
 ۸۱۷
 ۸۱۸
 ۸۱۹
 ۸۲۰
 ۸۲۱
 ۸۲۲
 ۸۲۳
 ۸۲۴
 ۸۲۵
 ۸۲۶
 ۸۲۷
 ۸۲۸
 ۸۲۹
 ۸۳۰
 ۸۳۱
 ۸۳۲
 ۸۳۳
 ۸۳۴
 ۸۳۵
 ۸۳۶
 ۸۳۷
 ۸۳۸
 ۸۳۹
 ۸۴۰
 ۸۴۱
 ۸۴۲
 ۸۴۳
 ۸۴۴
 ۸۴۵
 ۸۴۶
 ۸۴۷
 ۸۴۸
 ۸۴۹
 ۸۵۰
 ۸۵۱
 ۸۵۲
 ۸۵۳
 ۸۵۴
 ۸۵۵
 ۸۵۶
 ۸۵۷
 ۸۵۸
 ۸۵۹
 ۸۶۰
 ۸۶۱
 ۸۶۲
 ۸۶۳
 ۸۶۴
 ۸۶۵
 ۸۶۶
 ۸۶۷
 ۸۶۸
 ۸۶۹
 ۸۷۰
 ۸۷۱
 ۸۷۲
 ۸۷۳
 ۸۷۴
 ۸۷۵
 ۸۷۶
 ۸۷۷
 ۸۷۸
 ۸۷۹
 ۸۸۰
 ۸۸۱
 ۸۸۲
 ۸۸۳
 ۸۸۴
 ۸۸۵
 ۸۸۶
 ۸۸۷
 ۸۸۸
 ۸۸۹
 ۸۹۰
 ۸۹۱
 ۸۹۲
 ۸۹۳
 ۸۹۴
 ۸۹۵
 ۸۹۶
 ۸۹۷
 ۸۹۸
 ۸۹۹
 ۹۰۰
 ۹۰۱
 ۹۰۲
 ۹۰۳
 ۹۰۴
 ۹۰۵
 ۹۰۶
 ۹۰۷
 ۹۰۸
 ۹۰۹
 ۹۱۰
 ۹۱۱
 ۹۱۲
 ۹۱۳
 ۹۱۴
 ۹۱۵
 ۹۱۶
 ۹۱۷
 ۹۱۸
 ۹۱۹
 ۹۲۰
 ۹۲۱
 ۹۲۲
 ۹۲۳
 ۹۲۴
 ۹۲۵
 ۹۲۶
 ۹۲۷
 ۹۲۸
 ۹۲۹
 ۹۳۰
 ۹۳۱
 ۹۳۲
 ۹۳۳
 ۹۳۴
 ۹۳۵
 ۹۳۶
 ۹۳۷
 ۹۳۸
 ۹۳۹
 ۹۴۰
 ۹۴۱
 ۹۴۲
 ۹۴۳
 ۹۴۴
 ۹۴۵
 ۹۴۶
 ۹۴۷
 ۹۴۸
 ۹۴۹
 ۹۵۰
 ۹۵۱
 ۹۵۲
 ۹۵۳
 ۹۵۴
 ۹۵۵
 ۹۵۶
 ۹۵۷
 ۹۵۸
 ۹۵۹
 ۹۶۰
 ۹۶۱
 ۹۶۲
 ۹۶۳
 ۹۶۴
 ۹۶۵
 ۹۶۶
 ۹۶۷
 ۹۶۸
 ۹۶۹
 ۹۷۰
 ۹۷۱
 ۹۷۲
 ۹۷۳
 ۹۷۴
 ۹۷۵
 ۹۷۶
 ۹۷۷
 ۹۷۸
 ۹۷۹
 ۹۸۰
 ۹۸۱
 ۹۸۲
 ۹۸۳
 ۹۸۴
 ۹۸۵
 ۹۸۶
 ۹۸۷
 ۹۸۸
 ۹۸۹
 ۹۹۰
 ۹۹۱
 ۹۹۲
 ۹۹۳
 ۹۹۴
 ۹۹۵
 ۹۹۶
 ۹۹۷
 ۹۹۸
 ۹۹۹
 ۱۰۰۰

اور نرم کیا مینے اوسکے لیے لوہے کو فرمایا مینے کہ بنائو ہرین کشادہ اور اندازہ گاہ رکھ دو پھر ایک حلقہ کے دوسرے میں اوپر
موجود داؤد اور داؤد کے گھر والوں پر دو کام شایستہ یعنی خالص لائق قبولیت کے تحقیق میں ساتھ اوس جنیر کے کہ کرتے ہو تم دیکھنے لا
ہون یعنی پس جزاؤ گاں کو اوپر سے اور چھتے دی ہی داؤد کو اپنی طرف سے بڑائی یا بیٹاڑوں رجوع سے پڑھو اوسکے ساتھ
اور اوڑھے جانور اور نرم کر دیا مینے اوسکے آگے لوہا کہ بنا کشادہ زیر زمین اور اندازے سے جوڑ کٹیڈان اور کر دم سب کام بھلا مین
جو کرتے ہو دیکھتا ہوں یہ نفسیہ حضرت داؤد و چونکہ دن جنگل میں نکلتے اپنے گناہوں پر روتے اور زبور پڑھتے خوش آواز
اوسکے اثر سے پہاڑ بھی ساتھ پڑھتے اور روتے اور جانور پاس آ بیٹھ کر اوسی طرح آواز کرتے اوس مجلس میں لوگوں کے بہت جبار
نکلتے اور کمپوں کی زرہ پہندا وہیں سے کلی کہ کشادہ ہے۔ حضرت داؤد بزرگی سے نبوت ہی اور زبور یا باوشاست اور
بعضوں نے کہا تمام وہ چیزیں کہ نیلے گئے تھے یعنی نرم ہونا لوہے کا ڈنگے تاکہ مین اور خوش آوازی جیسے کہ مشہور ہے کہ اونکی خوش آواز
سے وحش و طیور جمع ہوتے اور درست ہوتے اور رسولے انکو بزرگی کی باتوں کو خاص کیے گئے تھے وہ مراد ہیں اور اقربانی
تاویب سے ہی بینی خوش الحانی سے پڑھو ساتھ اسکے تسبیح اور منی تسبیح کرنے پہاڑوں کے یہ بین کہ اللہ تعالیٰ پیدا کر تا تھا پہاڑوں
میں تسبیح پس سنی جاتی تھی تسبیح اونسے جیسے کہ آدمی تسبیح کرنے والے سے سنی جاتی ہے مجزود تھا حضرت داؤد علیہ السلام کا جیسے کہ ہمارے
نبی کے ہاتھ میں سنگریزوں نے تسبیح کی اور بعضوں کے نزدیک منی آوچی کے ہیں سیر کردار یہ بھی مجزود تھا داؤد کا کہ جب چاہتے پہاڑ
اونکے ساتھ چلتے اور جانوروں کا سفر ہوتا بھی یہی کہ اونکے ساتھ ذکر الہی میں موافقت کرتے اور نرم کیا مینے انکا ہوا غرض کہ
کہ لوہا حضرت داؤد علیہ السلام کے ہاتھ میں مانند موم اور گندھے ہوئے آتے کے ہو جاتا تھا جو کچھ چاہتے اوس سے بناتے بغیر
آگ اور نہ توڑی کے اور ہر روز ایک زرہ بناتے اور چار ہزار درہم کو پیختے دو ہزار شد دیتے اور ساتھ دو ہزار کے نفقہ اپنا اور
اپنے عیال کا کرتے اور اونکی وفات کے بعد ہزار زرہ میں افکنے خزانے میں ٹھہرتے اور روایت کیا گیا ہے کہ عادت حضرت داؤد کی
یہ تھی بعد بلو شاہ برنے کے نئی اسرائیل پر کہ بجسین مل کر نکلتے اور آنجان لوگوں سے پوچھتے کہ تمہارا والی داؤد کیسا شخص ہے سب
غریب اونکی کرنے ایک روز ایک فرشتہ سکم الہی سے آدمی کی صورت بنکر حضرت داؤد سے ملا داؤد نے بحسب اپنی عادت کے اوس
بھی پوچھا اوس فرشتے نے کہا کہ داؤد اچھا شخص ہے اگر ایک خصلت اوس میں نہوتی داؤد نے پوچھا کہ وہ کونسی خصلت ہے اوسنے کہا
کہ وہ اور عیال اوسکے میت المال سے کھاتے ہیں پس داؤد علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے درخواست کی کہ کونسا پیشہ اختیار کروں
حکم ہو کہ زرہ بند کرار لوہا اونکے ہاتھ میں موم کر دیا۔ **عشق و تنبیہ** اب انوار التذلل اور روضۃ الصنادید لکھا
کہ حضرت داؤدؑ از پشت سے یهود ابن یعقوبؒ پیغمبر کو پہونچتے ہیں اور ایشا پائے بحسب ایک قول کے تران فرزند لکھتے
سب میں چھوڑے حضرت داؤد تھے اردن میں بدنسبت اور بھائیوں کے کہ شب پتلے تھے اور یہ موجب اشاعتے باپ اپنے کے
فلاح یعنی گوہیا اور توڑیم پنچہ دن کا وہ ایک عصا ہمیشہ اپنے پاس رکھتے تھے اور بکر بیان جرایا کرتے تھے کہ ایک دن
اول حال یہ اپنے باپ سے کہا کہ میرا بھتیجا فلاں کا جس چیز پر پہونچتا ہے اگر ادیتا ہوں۔ انکا ایسا معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ
جدا کر اقم قاحول کا لڑکا پھر ان میں سے کسی مرتبہ کہ اگر تی سینہ دیدیگا فلاں نے بکل میث یہ اتابن ہوا راوپہ سینے سوار ہوا
اسکے کارن کر لے اور اسے نہرتی لکھا۔ **عشق و تنبیہ** اب اپنے باب آیا حضرت داؤدؑ اکرم عالمی تملکہ تبرائست و باب ایک دن
اپنے باپ سے آکر کہا کہ جاہلڑوں کے یہ زمین میں تسبیح کرتا ہوا تو جب بتا تب سے اسے تسبیح کہتے رہا۔ **عشق و تنبیہ** اب اپنے باب
ابنما یہ کہ حضرت داؤدؑ مسخر کر۔ **عشق و تنبیہ** اب اپنے باب آیا حضرت داؤدؑ اکرم عالمی تملکہ تبرائست و باب ایک دن

وحی پوچھی کہ قاتل جالوت ایشا کے فرزندوں میں سے ہوگا کہ جب وہ سینک کے اوسمین دفن قدس ہی اُس کے سر پر رکھ دیا جائے گا اور جس
 لکھا کہ مانند تاج کے اوس نیکبخت کے سر پر رکھ دیا جائے گا اور فلائی زرہ اوس کے قدر پوری آئینہ کی ندرت ہوگی اور نہ کو تاہ حضرت
 نے گھر جاکر ایشا کے فرزندوں کو بلایا اور انھوں نے بارہ فرزندوں کو اشمویل کے پاس بھیج دیا لکھا کہ یہ سب جوانان زیرِ مملکت
 اور خوبصورت اور قوی پہل اور زبردست تھے اور ایک ان میں سے ہلاکت زسارہ اور طولِ قداور فرہی سب بھائیوں میں امتیاز
 رکھتا تھا اشمویل نے جانا کہ اغلب یہ قاتل جالوت ہی جو ان ہوگا متوجہ امتحان ہوئے اور احتمالِ روغن اور زرہ کا کیا مگر کچھ
 علامت و اثر اوس کا نظر نہ ہوا اوس وقت خطاب آئی نازل ہوا کہ تو اختیار کرنا ہی آدمیوں کو حسنِ جمال پر اور میں اختیار کرتا ہوں
 طہارتِ قلوب حضرت اشمویل نے مناجات کی کہ یا رب میں نے بموجب حکم کے ایشا کے فرزندوں کی آزمائش کی وہ شخص موعود نہیں
 نہ پایا وحی آئی کہ اوس کا ایک فرزند اور یہ کہ لائق اس امرِ خطیر کے ہے حضرت اشمویل نے ایشا سے کہا کہ اپنے اور فرزند کو حاضر کر دیا
 دیا کہ میرا اور فرزند نہیں ہے کیا حضرت عالم الغیب الشہادہ نے خبر دی ہے کہ تیرا فرزند اور بھی ہے ایشا نے کہا کہ ایک بیٹا چھوٹا
 اور یہ کہ بنا کر کو تاہی قداور کی بودگی تاکہ اور سخافت جسم اور عدمِ جمال ظاہری کے اوس کو مجموعہ عام میں نہیں لایا اب وہ فلائی ملک
 بکران چلنے میں مشغول ہے اشمویل نے جب اوس جنگل میں پہنچے دیکھا کہ دیان شدت سے پانی جاری ہے اور حضرت داؤدؑ ہر نوبت دود و بکرا
 اوشکا اوشکا کر پانی سے اوتا رہتے ہیں اشمویل نے ہنوز نبوت جانا کہ مظهر موعود یہی ہے اوشکا کے پاس جا کر سلام کیا اور سینکٹ کو پر
 اوشکا کے سر پر رکھا چنانچہ روغن اوس سے ٹپک کر مانند تاج کے اوشکا کے سر پر رکھ دیا اور وہ زرہ اوشکا کے قدر پر درست آئی بعد ازاں اشمویل
 نے کچھ عجائبات ان سے پوچھے اور انھوں نے بیان کیے اور پھر لشکرِ طاوت میں آئے اور جالوت کو مارا اور طاوت نے اپنی بیٹی ایشا
 بیاہ دی پھر بعد مرنے طاوت کے یہ بادشاہ ہوئے اور عدل و انصاف کرتے رہے اور نبی ہوئے سارا قصہ کامل و بی نقص
 وغیرہ تواریخ کی کتابوں میں کوئی اور عمر کی ماٹھ برس کی ہوئی اور بعد ان کے حضرت سلیمانؑ بیٹے اوشکا کے قائم مقام آئے ہوئے عجائب القصاص
 وَلَسْکُمْ اِلٰی فِجْرٍ غَدُوْهُمَا شَکٌّ وَّوَدَّ اَحْمَاشُھُمْ ۚ وَاَسَلْنَا لَہٗ عِیْنَ الْقَطْرِ ۚ وَوَمِنَ الْجِبِّ مِّنْ فِجْعَلٍ
 بَیِّنٌ یَّکَادُ بِاْذِیْنِ رَبِّہٖ طُوْءٌ مِّنْ نَّھُمْ عَنِ اٰخِرِ نَافِثٍ ۚ مِّنْ عَذَابِ الشَّعِیْرِ ۝

اور سچ کیا عین واسطے سلیمانؑ کے ہوا کہ سیرا ایل روزہ اوس کے کی ایک مہینے کی راہ تھی اور سیرا آخر روزہ اسنے کی بھی ایک مہینے کی راہ
 تھی اور بہایا عین اوس کے لیے چشمہ گیدہ ہونے لگا اور سیرا اوس کا کیا عین جنوں میں سے اوشکا کو کام کرتے تھے آگے اوس کے
 ساتھ حکم پروردگار لینے کے اور کہا عین جو کہ کجروی کرے جنوں میں سے ہمارے حکم کی چکھاوین اوشکا کو کچھ عذاب و فزع میں سے فزع
 اور سلیمانؑ نے آگے باوجود جمع کی منزل اوس کی ایک مہینے کی راہ اور شام کی منزل ایک مہینہ اور بہا دیا عین اوس کے واسطے چشمہ گیدہ
 تانبہ کا اور جنوں سے جو کہتے لوگ محنت کہ یہ اوس کے سامنے اوس کے رب کے حکم سے اور جو کوئی پھرے او عین ہمارے حکم سے
 چکھاوین ہم اوس کو آگ کی مارہ **موضع تفسیر** یعنی ہوا اول روز میں مہینے بھر کی راہ پر پہنچا قیام تھا سلیمانؑ کو اور
 آخر روز میں بھی مہینے بھر کی راہ پر اول روز میں چلتے تھے حضرت سلیمانؑ و مشق سے اوقیلو کہ کرتے تھے صطخر میں کہ نام ایک موضع
 کا ہے فارس میں اور ان دونوں کے درمیان میں مسافت ایک مہینے کی ہے اور اخیر روز میں چلتے تھے صطخر سے اور رات کو جاکر
 تھے کابل میں اور مسافت داغ و نور ہس سچی اباب مہینے کی ہے تیز و سوار کی چال سے اور بعضوں نے کہا کہ صبح کا کھانا رومی میں
 کھاتے تھے اور شام کا کھانا سمرقند میں اور چشمہ سے ریزہ کان ہس تانبہ بہتا تھا اوشمین سے تین دن ہر مہینے ہر چار مہینے کہ
 بہتا ہوا بی اوس سے لوگ منفعہ دیتے تھے اور یہ زمین میں اور جو کہ کجروی کرے یعنی عدو ایک کے ہمارے حکم سے کہ

یعنی لائق لائق کے

اور یہ لکھتے ہیں دریاں اونکے یعنی سب کے اور درمیان اون گائون کے کہ برکت رکھی ہے یعنی اون میں یعنی شام کو تو منصل ہوا ہے اور سفر کی جگہ سے اون گائون میں آمد و رفت کہا جئے سیر کروا گائون میں راتوں کو اور دنوں کو اس سے کہ فتنے ہلو کی جی جئے یعنی اون میں اور اون سنیوں میں جہاں جئے برکت رکھی ہے بستیاں راہ پر نظر آتی اور منزلین ٹھہرا دیں جئے اون میں چننے کی پھر اون میں راتوں اور دنوں میں سے کہ نفسیں برکت والی بستیاں یعنی ملک شام انکے ملک سے شام تک راہ میں کی آباد بستیاں پاس پاس سفر تھا جیسے سیر ہو کہ برکت رکھی ہے اون میں یعنی فراخی نعمتوں کی اور پانی کی دی تھی وہاں کے جئے والوں کو اور وہ گائون شام کے تھے فرماتے ہیں کہ قوم سب کے گائون میں اور شام کے گائون میں پیدا کیے جئے گائون ظاہر یعنی متصل یا یک گیر کہ دیکھتے تھے بعض انکے بعض سے بسبب پاس پاس ہونے انکے کے پس ظاہر تھے دیکھنے والوں کی آنکھوں کے لیے یا ظاہر تھے واسطے راہ چلنے والوں کے نہیں دور تھے اونکی راہوں سے تاکہ پوشیدہ ہوں اور وہ چار ہزار اور سات گائون تھے متصل سب سے شام تک اور سفر کی جئے اون گائون میں آمد و رفت یعنی گردانے جئے اون گائون کو ایک مقدار معلوم پر کہ قیلو کہ کرتا تھا مسافر ایک گائون میں اور شام کو رہتا تھا دوسرے گائون میں یہاں تک کہ پہونچتا تھا شام کو اور راتوں کو اور دنوں کو اس سے یعنی چلو اون میں اگر چاہو رات کو اور اگر چاہو دن کو پس اس میں مختلف نہیں ہے ساتھ ساتھ اوقات کے یا چلو اون میں اس سے نہ ڈرو دشمن سے اور نہ بھوک سے اور نہ پیاس سے بسبب آبادی کے اگرچہ دراز ہو رت سفر تھارے کی اور متداد ہو دنوں اور راتوں کا کہ اصل یہ آیا ہے کہ جو باقی رہے تھے آل سبائین سے اونھوں نے اپنے پیغمبر سے کہا کہ قدر قادر کی جانی جئے اگر بعد اسکے کچھ نعمت ہو کہ تو عبادت اسکی بجالا دیں گے ہم اور ناشکری نہیں کریں گے حق تعالیٰ نے یہ نعمت ارزانی کی کہ میں سے قری مبارک تک کہ گائون شام کے ہیں ایسی آبادی اور گائون معمور کیے کہ بسبب قرب ایک دوسرے ایک گائون دوسرے گائون سے نظر آتا تھا اور سفروں میں بہت آسان تھا بلکہ ایک سیر تھی

فَعَالُوا رَبَّنَا بَعْدَ بَيِّنَاتٍ أَسْفَارًا وَظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ فَبَعَلْنَاهُمْ أَحَادِيثَ وَمِنْ قَلِيلٍ كُلُّ مُسْتَقٍ طَائِفٍ فِي ذَلِكَ لَآيَةٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ

پس کہا اونھوں نے یعنی زبان حال سے ای بروردگار ہمارے دوری پیدا کر درمیان سفروں ہمارے کے اور تم کیا اونھوں نے اپنے پرہیز کیا جئے اونکو کہانیاں اور ٹکڑے ٹکڑے کیا جئے اونکو نہایت ٹکڑے کرنا تحقیق اس ماجرے میں البتہ نشانی ہے واسطے ہر صبر کرنے والے شکر کرنے والے کہ فتنے پھر کئے گئے ای ب فرق حال ہمارے سفر میں اور اپنا بڑا کیا پھر کڑا لا جئے اونکو کہانیاں اور چیر کر ڈالا ٹکڑے اس میں پتے ہیں پھر ٹھہرنے والے کو جو حق سمجھے کہ نفسیں آرام میں سستی آتی گئے تکلیف مانگنے کہ جیسے اور ملکوں کی خبر سنتے ہیں سفروں میں پانی نہیں ملتا آبادی نہیں ملتی ویسا ہلو بھی ہو بیڑی ٹھکری ہوئی چیر کر ٹکڑے کر ڈالا یعنی متفرق ہو گئے کسی کسی ملک میں کہ ٹکڑے ٹکڑے کیا جئے کوئی اون میں سے مار بین نہ رہا قبیلہ غسان انہیں سے شام کو گیا اور قضاہ مکہ کو اور اسد صحرائین کو اور اسد صحرائین کو اور خراہ تھامہ کو اور دھمان کو اور یہ دعا اس سبب سے تھی کہ جب انکے انعیان تجارت کے لیے شام کی طرف آمد و رفت شروع کی اور پاشا ایک گائون میں اور شام ایک گائون میں کرتے تھے فخر کو دیکھا کہ نسل اونکے بیچ سفر کے آسائش میں جسد کروریہ دعائی کہ خدا یا کاشکے ہماری منزلوں میں دوری ڈال تلبے زاد و راحلہ کے سفر ساتھ آسانی کے میسر نہوا رہم غنی فقہ سے ممتاز ہوں پس حلین ہم اپنی اونٹنیوں پر اور فائدہ اٹھا دیں تجارتوں میں اور فخر کریں ہوا دیوں اور اس باچ میں غرر کہ ناشکری کی نعمت کی طویل سبب نہایت

معبودوں میں سے کوئی مددگار نہ فتنہ نہ تو کہہ پکاراؤ نہ کہو جبکہ دعویٰ کرتے ہو سولے اللہ کے وہ نہیں مالک ایک ذرہ بھر کے آسمانوں میں اور نہ زمین میں اور نہ اونچاؤں و دونوں میں ساجد اور نہ اونہیں کوئی اوسکا مددگار نہ بنفسہ ہو سنی یہ ہیں کہ پکارو تم انکو کہ پوجتے ہو انکو سولے اللہ کے قسم سچوں اور ملائکہ و غیب سے اور نام رکھا ہی تھے اوسکا ساتھ نام اللہ کے کہ الہ کہتے ہو اور التہا کرتے تم طرف انکے اوس حاجت میں کہ پیش آتی ہے تمہارے جیسے کہ التجا کرتے ہو طرف اللہ کے اور انتظار کرو قبول کرنے انکے کا دعا تمہاری کو جیسے انتظار کرتے ہو اللہ کے دعا قبول کرنے کا دیکھو تو کوئی تمہارے کلام بھی آتا ہی پھر جواب یا اونکی طرف سے ساتھ قول اپنے کے لایسک لکھتے انہ یعنی ذرہ بھر بھلائی اور بُرائی اور نفع اور ضرر کے مالک نہیں الہ یہ معنی تو صاحب مہار کے لئے ہیں اور صاحب عالم نے یہ لکھے ہیں کہ ہر ایک کفار کو پکارو تم انکو کہ گمان کرتے ہو تم کہ وہ معبود ہیں سولے اللہ کے یعنی پکارو انکو تاکہ دور کریں وہ ضرر کہ اوتر ہی تم پر فطرتی ہیں پھر بیان کیا حال معبودوں کا کہ وہ ایسے ہیں لایسک لکھتے انہ انتہی اور کوئی مددگار کہ مدد کرے اوسکی اوپر تدبیر پیدائش اوسکی کے مراد یہ ہے کہ وہ معبود تمہارے باوجود ایسے عاجز ہونے کے کیونکر لیاقت رکھیں اسکی کہ پکارے جاوین جیسے کہ پکارا جاتا ہی اللہ اور اسید رکھی جائے اونسے جیسے کہ اسید رکھی جاتی ہی اللہ سے **مدتنبیہ** یہ بیان سے معلوم ہوا کہ سولے اللہ کے کوئی مالک نفع اور ضرر کا نہیں یہ اوسی قادر مطلق میں قدرت ہے کہ جسکو چاہے نفع پہنچائے اور جسکو چاہے ضرر پہنچے نادان جو بعض بزرگوں کی قبروں پر چوکیاں بھرتے ہیں چائے بانڈتے ہیں یا ناگ لکھنی کرتے ہیں یا کسی بزرگ کا گوشہ وغیرہ مانتے ہیں یا تعویذوں اور میزیدھیوں پر روٹیاں اونٹنیٹے پڑھتے ہیں بنظر حصول منفعت کے اور دفع ضرر کے محض خبط ہے اور باطل

وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِندَهُ إِلَّا لِمَنْ أَذِنَ لَهُ إِلَّا مَن يَشَاءُ ۚ وَإِذْ أَفْرَحَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقُّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ ۝

اور نفع نہ کرے درخواست نزدیک خدا تعالیٰ کے مگر واسطے اوس شخص کے کہ اذن دیا ہو واسطے اوسکے اہل محشر مضطرب ہوں اوسوقت تک کہ مضطرب دور کیا جائے انکے دلوں سے کہیں کیا فرمایا ہی پروردگار تمہارے نے ملا اعلیٰ معنی ملائکہ کہیں فرمایا جو سخن است یعنی اذن شفاعت کا دیا اور وہ تو بلند مرتبہ بزرگ قدر ہیں اور کام نہیں آتی سفارش اوسکے پاس مگر اوسکو جسکے واسطے حکم دیا بیان تک کہ جب گھبرائے اوشٹائی ہائے انکے دل سے کہیں کیا فرمایا تمہارے رب نے وہ کہیں جو واجب ہی اور وہی ہی سب سے اوپر ہے **تنبیہ** یعنی اللہ کے مان سفارش حوام جانتے ہیں اولیاء سے وہ انبیاء سے وہ فرشتوں سے فرشتوں کا چال ہی جو فرمایا جبا و پر سے اللہ کا حکم اوترتا ہی آواز آتی ہی جیسے تھر بزرگیم کی فرشتے دوسرے تھر تھرتے ہیں جب تنگیں آئی اور کلام اوتر چکا ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں کیا حکم ہوا اوپر چلے بتاتے ہیں نیچے والوں کو جو اللہ کی حکمت کے موافق ہی اور آگے سے قاعدہ معلوم ہی وہی حکم ہوا **تنبیہ** مگر واسطے اوس شخص کے کہ اذن دیا ہو یعنی نہیں نفع دینی سفارش مگر اوسکے لیے کہ واقع ہوا اذن شفیع کو واسطے اوسکے بتکذیب کی کفار کی کہ وہ کہتے تھے کہ فرشتے بیٹھان اسکی اور عیسیٰ ابن مردیثہ ہماری سفارش کرے کہ چھوچٹا لیں گے اسیر فرمایا کہ سفارش اسی کے لیے نفع کر گی کہ جسکے لیے اذن ہو گا کہ وہ مومن ہے نہ کافر نہ ظالم اور کیا جائے انکے دلوں سے یہی شہادت کہ ہے انکے دلوں سے اور افسوس کہ ان سے کہ جنگی شفاعت کی جائے کی سبب ایک کلمے کے کہ بولے گا اوسکو رب العزت جج جاری کرنے اذن کے آجیو کہ یہ میرے تھوون وریو تھوون ہند ہی یعنی گویا کہ کما گیا کہ درنگ کرینگے اور ٹھہرینگے شہادت کرے اور اسیدوار شفاعت کے ایک نہ ہزار تک بانٹا تو قیوم کو کج کرزان تہی

ذکر الالہ اذن
یعنی لمن وقع اللہ
للمنفعة لا لغيره
في جودان يكون
المعنى الا لمن اذن
الله له ان
يشفع له في
مسألة
فذلك ان لا يرد
لغيره في الدعاء
وحتى
نأيد ما فهم من ان
الشفاعة لا تفلح
فقط في الشفاعة
بل في جودان
او في جودان
في جودان
وذلك

کہ دیکھتے اذن ہوتا ہی یا نہیں یہاں تک کہ جب اضطراب دور کیا جاوے گا تو ان کے دلوں سے کیسے یعنی پوچھیں گے بعض اوقات بعض سے کہ کیا کما رب تمہارے نے کہیں گے کہ کما اللہ نے حق یعنی قول حق اور وہ اذن دینا شفاعت کا ہی واسطہ اوس کے کہ راضی ہوا اللہ اور وہ ہر بلند قدر الخ یعنی وہ بلند مرتبہ بزرگ قدر ہی نہیں ہزار کسی فرشتے کو اور نہ نبی کو یہ کہ کلام کرے اوس دن مگر ساتھ اذن خدا کے اور نہیں لائق ہی کہ شفاعت کرے فرشتہ اور نہ نبی مگر اوس کے لیے کہ راضی ہوا اللہ جو اصل کمین ملّا اعلیٰ کہ سخن بہت فرمایا ہو کہ شفاعت کرو مومنوں کی نہ کافروں کی اور وہ اللہ تعالیٰ ہر بزرگ ہی اس سے کہ انبیاء اور ملائکہ بھی بنے اذن اوس کے شفاعت کریں یعنی نہیں کہ سبکین اور بقول بعضوں کے مراد قرآن عن قُلُوْا بِصُحُفٍ سے ملائکہ ہیں اور سبب اوس کا حدیث میں یہ آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ کسی کام کی وحی کرے تو فرماتا ہے اوس کو پس اوس کلام کی ہیبت سے ملائکہ پیچ لڑے اور خون کے پڑ کر ہوش ہو جاتے ہیں اور سجدے میں آتے ہیں اور اول جو ہوش میں آتے ہیں اور سراوٹھاتے ہیں جبریل ہوتے ہیں اور کلام وحی سنتے ہیں اور جب جبریل ہر آسمان پر گزرتے ہیں تو ملائکہ اس آسمان کے پوچھتے ہیں کہ کیا فرمایا یا رب تمہارا نے جبریل کہتے ہیں حق فرمایا اور وہ علی کبیر راوی پھر تمام ملائکہ یہی قول کہتے ہیں اور بقول بعضوں کے مراد دو رہونا اضطراب کا مشرکوں کے دلوں میں سے ہر وقت آنے موت کے کہ ملائکہ واسطے قائم کرے فحمت کے اور وقت حضور موت کے کہتے ہیں کہ کیا کہا یا رب تمہارے نے دنیا میں کہتے ہیں شرک کہ راست فرمایا اور یا قرار و سوقت میں اؤ کو کچھ نفع نہیں دیتے کا۔ **تنبیہ** تفسیر مدارک اور بحر العلوم سے صریح معلوم ہوا کہ بے اذن اور بے مرضی آتی کے کوئی اوس دن شفاعت سبکی نہیں کرتے کا اور نہ مجال مزدن ہوگی اور یہی بات آیت کریمہ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَکَ اِلَّا بِاِذْنِہٖ اور ار راہیون او حدیثوں سے سمجھ جاتی تھو پس صریح رد ہوتا ہی اس سے قول اؤ کا کہ جو کہتے ہیں کہ جناب شفیع المذنبین علیہ الف الف صلوات کو حاجت اذن کی نہیں سبحان اللہ یہ صاحب اسمین عیاذ باللہ کہ شان اسحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سمجھتے ہیں اور واقع میں یہ عین موجب امتیاز و عزت ہونا تھا فخر الاولین و الآخرین کے لیے یا اللہ ہماری نفسانیاتوں کو دور کر اور حق بات ہر ایک کے مونہ سے کہو

قُلْ مَنْ یُّدْعُ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ لِحُضْرِ اللّٰہِ لَا اُولَئِکَ اَعْدَآءُکُمْ لَعَلَّیْ تَهْتَدُوْنَ اَوْ فِی ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ کہہ کون وزی دیتا ہی تمکو آسمانوں اور زمین کی طرف کہ خدا دیتا ہی اور تحقیق ہم یا تم ہدایت ہم میں یا تم ہی ظاہر میں۔ **تفسیر** تو کہہ کون وزی دیتا ہی تمکو آسمانوں سے اور زمین سے کہہ اللہ اور ہم یا تم جو جبر میں یا تم سے ہیں جھگڑا سے میں صریح۔ **تفسیر** یعنی دونوں فرقتے تو سچ نہیں کہتے ایک مقرر سچا ہی ایک مقرر جھوٹا ہی تو لازم ہے کہ سچو اور سچی بات کہو اور آمین اؤ کا جواب ہو جو اس نے میں بعض لوگ کہتے ہیں دونوں فرقتے ہمیشہ سے چلے آئے ہیں کیا ضرور ہی جھگڑنا۔ **تفسیر** رزق آسمان کی طرف سے ہوتا نہ منہ کا ہی کہ باعث رزق ہی اور فضل کی طرف سے اؤ گنا اناج وغیرہ کا اور کہہ اللہ یعنی مگر وہ نہیں کہ لائق ہوا اللہ ہی تو تم جواب و کہ لائق تمہارا اللہ ہی حکم کیا اللہ تعالیٰ نے اسحضرت کو یہ کہ تم یوں مقرر کرو اؤ سے کہ کون رزق دیتا ہی تمکو پھر حکم کیا اسحضرت کو کہ تم آپہی جواب دو اور اقرار کرو اؤ کی طرف سے ساتھ قول اپنے کے یُرَدُّ فِکُمْ اللّٰہُ اور یہ واسطہ آگاہ کرنے سبب کہ کہہ دے دلوں سے تو مقرر ہیں اس بات کے کہ اللہ لائق ہمارا ہی لیکن وہ بعض اوقات سونہ سے اسکا اقرار نہیں کرتے اس لیے کہ وہ اگر سونہ سے کہیں تو لازم آوے یہ آتا ہی کہ کہہ جائے اؤ کو کہ پھر کیا ہو گیا ہی تمکو کہ نہیں عبادت کہتے اؤ کی کہ رزق دیتا ہی تمکو اور اؤ کو چھوڑ کر اختیار کرتے ہوا اؤ کو کہ نہیں رزق نہ سکتے اور حکم کیا اسحضرت کو کہ بعد الزام دینے کے ایک بات اور کہو کہ ہم یا تم ہر بات پر یا تم ہی ظاہر پر۔ **تفسیر** طریق شک کے نہیں ہو لیکن بطریق انصاف کے ہی حجت دے میں جسے کہ ایک شخص کہتا ہی دوسرے کو کہ

۱۔ یہ سب سے پہلے ہوا اللہ کی طرف سے کہہ دے دلوں سے تو مقرر ہیں اس بات کے کہ اللہ لائق ہمارا ہی لیکن وہ بعض اوقات سونہ سے اسکا اقرار نہیں کرتے اس لیے کہ وہ اگر سونہ سے کہیں تو لازم آوے یہ آتا ہی کہ کہہ جائے اؤ کو کہ پھر کیا ہو گیا ہی تمکو کہ نہیں عبادت کہتے اؤ کی کہ رزق دیتا ہی تمکو اور اؤ کو چھوڑ کر اختیار کرتے ہوا اؤ کو کہ نہیں رزق نہ سکتے اور حکم کیا اسحضرت کو کہ بعد الزام دینے کے ایک بات اور کہو کہ ہم یا تم ہر بات پر یا تم ہی ظاہر پر۔

یعنی غنیمت ہماری امت کے لیے صلا ہوئی اور ان کے ہاں چکر تھا بلکہ رکعت سے ایک سید ان بلند زمین اور آسمان کو سکوچا اور
تھی اور گردانی گئی ہرے لیے زمین سجد اور پاک کرنے والی اور دیگیا میں شفاعت پس ذخیرہ کر رکھا ہے میں نے اوسکو اپنی امت کے لیے
روز قیامت تک اور وہ اگر چاہا ہی اللہ نے پسو غنچے والی ہوا ان لوگوں کو کہ نہیں شریک کرتے ساتھ اللہ کے کسی جبر کہ **فَلْيَسِّرْ**
تَبْيَهُ۔ سبحان اللہ کیا احسان ہی اللہ کا کہ ایسا نبی ہمارے لیے بھیجا اور ہم ایسے نالائق ہیں کہ اونکی قدر اور محبت اور
اتباع جیسا چاہیے ویسا نہیں کرتے ہکو تو چاہیے کہ اونکی اور اونکی سنت کی محبت سبکی محبت پر غالب کہیں تا مستحق ہیں سنا رکھ
ہوں کہ جو آنحضرت نے فرمائی **مَنْ أَحَبَّ سُنَّتِي فَقَدْ أَحَبَّنِي وَمَنْ أَحَبَّنِي كَانَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ** یعنی جس نے میری سنت
کو دوست رکھا تو دوست ہو گا اور جس نے مجھ کو دوست رکھا میرے ساتھ ہو گا جنت میں **اللَّهُ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ**
أَبَدًا أَبَدًا وَأَرْزُقْنَا حُبَّهُ وَشَفَاعَتَهُ وَأَدْخِلْنَا فِي رَحْمَةِ أَحِبَّائِهِ وَاتَّبَاعِهِ آمِينَ رَبَّنَا آمِينَ
وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنَّا صَادِقِينَ ○

اور کہتے ہیں کہ جو دین آویگا وہ یعنی قیامت اگر ہو تم سچے یعنی سچ آئے قیامت اور بعثت اور ثواب و عذاب کے فتنے اور کہتے ہیں کہ یہ وعدہ اگر تم سچے ہو یہ ہوگا۔

قُلْ لَكُمْ مِيعَادٌ يَوْمَ لَا تَسْتَأْخِرُونَ عَنْهُ سَاعَةً وَلَا تَسْتَقْدِمُونَ ○
 کہہ نہا رہے ہیں وعدہ ہی ایک دن کا نہ پیچھے رہو گے اوس سے ایک ساعت اور نہ آگے بڑھو گے ○
 ایک دن کا نہ دیر کر گے اوس سے ایک گھڑی اور یہ شتابی ہو موتیفسدہ یعنی نہیں ممان ہر کوئی پیچھے رہنا اوس سے
 بسبب جہلت چلنے کے اور نہ آگے بڑھنا ہر طرف اوسے بسبب استعجال کے اور مراد اس دن سے ہر دن قیامت کا
 اور کہا ضحاک نے دن موت کا کہ نہ پیچھے رہیں گے اوس سے اور نہ آگے بڑھیں گے ساتھ اس طرح کے کہ زیادتی کچا ہو
 تمہاری اصل میں یا کمی کچا ہے اوس سے حمد معالہ تنبیہ ○ یہ قیامت کے آنے کا سوال ازراہ نبذی
 اور تسخیر کے کرتے تھے کیونکہ منکر تھے اوس کے اللہ تعالیٰ اوس کا جواب دے کر اب آگے گویا فرماتا ہے کہ قیامت کی خبر اس قرآن میں بھی ہے اور
 اگلی کتابوں میں بھی جب وہ نہیں کیے منکر ہیں تو اور باتیں کہ جو انہیں میں اُنکے انکار کا کیا پوچھنا جب اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے
 ہونگے اور آپس میں ایک دوسرے کو پھٹکار کر یہ گناہ حقیقت حال معلوم ہو جائیں گی اللہ تعالیٰ فرماوے گا لَقَدْ كُنْتُمْ فِي غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا
 فَكُشِفْنَا عَنْكُمْ غَطَاةً وَفَصَّرْنَا إِلَيْكُمُ الْيَوْمَ الْحَدِيدَ ○ یعنی البتہ تحقیق تمہارا غفلت میں اس سے پس کھول دیا سنے
 بردہ تیرا پس بینائی تیری آج تیرے بین پر غرض کہ آج جن جن چیزوں کا انکار کرتے ہیں ان سب چیزوں کی حقیقت کھجائیگی
 وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَنْ نُؤْمِنَ بِهٰذَا الْقُرْآنِ وَلَا بِالَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا لَوْ كُنَّا فِي الظُّلُمَاتِ
 مَوْثِقُونَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ○ يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ الْقَوْلَ يَقُولُ الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا الَّذِينَ
 اسْتَكْبَرُوا وَالَّذِي لَا آتَانَهُمْ لُكْنًا وَلَا مَوْعِدِينَ ○

اور کہا کافروں نے یعنی مشرکوں نے ہرگز باور نہ کھین گے ہم اس قرآن کو اور نہ اوس کتاب کو کہ پہلے اوس سے تھی اور تعجب کرے تو اگر
دیکھنے والے اگر دیکھے تو جب ستر گار کھڑے کیے جاویں یعنی جس کیے جاویں نزدیک پروردگار اپنے کے پھیریں بعضہ ان کے طراف
بعضوں کے بات کو یعنی سوال و جواب کریں کہ میں نے وہ لوگ کہ ناتوان بڑا لگیا اونکو کہ وہ تابع دار ہیں ساتھ اون لوگوں کے کہ سر کشی کی
کہ وہ ہمدار اور پیشوا اون کے ہیں اگر نہ تو تم البتہ ہم مسلمان تھے تہذیب اور کہنے لگے مگر ہم ہرگز نہ مانیں گے یہ قرآن نہ اس

الحاقہ فیضان القرآن
بیچ بیڈنا ربنا ۱۳

نصف

بند واجب علی اہل ایمان و اہل اسلام
 من ذلک و ہم مکرمون و شرفاء
 لاسمہا ذلک علی الجاہلست
 طریق التمدید علیہ علیہ السلام
 یسئل الخمار و الخمر و الخمر
 ثم یصدق یوم یغنی عن الخمر
 آخر الخمر و الخمر و الخمر

وَمَا أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ بِالَّتِي تُقَرِّبُكُمْ عِندَنَا ذُلْفَىٰ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا صَالِحًا فَلَا أُفْضِلُهُمْ جُنَاحَ أَثَرِ الضُّعْفِ بِمَا عَمِلُوا وَهُمْ فِي الْغُرُفَاتِ آمِنُونَ

اور زمین میں اموال تمہارے اور نہ اولاد تمہاری وہ جو نزدیک کرے تمکو نزدیک ہمارے بے نیت قربت لیکن قریب وہ ہو کہ ایمان لایا اور عمل کیے آجے ہیں یہ جماعت واسطے انکے ہی جزاؤنی بہت قابلہ اسکے کہ عمل کیے اور وہ بالا خانوں میں بند رہوں گے۔ اور تمہارے مال اور تمہاری اولاد وہ نہیں کہ نزدیک کروین ہمارے پاس تمہارا درجہ پر جو کوئی یقین ملایا اور بھلا کام کیا اسواؤ کو ہی بدلادونا ہوئے گیے پر اور وہ جو کون میں بیٹھے ہیں خاطر جس سے یہ صوفی تفسیر سے الامن امن استنا ہی لفظ تم سے بچ تفرک کے یعنی اموال نہیں نزدیک کرتے ہیں اسد کے کیو کہ مرثون صراح کو کہ جو خرچ کرے انکو اسد کی راہ میں اور اولاد بھی نہیں نزدیک کرتی ہی کیو کہ مگر اسکو کہ کھائے اولاد کو بھلائی اور تعلیم کرے اسکو سمجھ میں کی اور باعث ہواؤ کو باز و طاعات پر اور ابن عیسیٰ سے ہو کہ الامنی لکن کے ہی اور بن شرطی جو اب اسکا فاونڈنگ انخر اور سخی جزا نصف کے یہ ہیں کہ دو چند کیجانی ہیں انکے لیے نیکیاں کہ ایک نیکی کی دس نیکیاں بھی جاتی ہیں سات سو تک اور بالا خانوں میں یعنی منازل جنت میں بند رہوں گے یعنی ہر ہولنا کہ چیز سے قتا وہ سے مقول انر بچ تفسیر آیت وَاَمْوَالُكُمْ انکے کہ کمانہ اعتبار کرو لو کون کا ساتھ کثرت مال اولاد کے اسلیے کہ کافو مال دیا جاتا ہی اور بعض اوقات روک رکھتا ہی اللہ تعالیٰ اسکو مؤمن سے اور طاؤس تابعی سے ہی کہ وہ یہ دعا کیا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ اِزِدْ قَبِي اَلْاَيْمَانُ وَالْعَمَلُ وَجَنَّتِي الْمَالُ وَالْوَالِدُ یعنی یا اللہ نصیب کر تو مجکو ایمان اور عمل نیک اور بچا مجکو مال و اولاد سے اسلیے کہ سننا ہی سینے اور جنت میں کر و می کی قوت و مَا أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ بِالَّتِي تُقَرِّبُكُمْ عِندَنَا ذُلْفَىٰ اور نہ یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لَا تَاللّٰهُ لَا يَنْظُرُ اِلَى صَوْلَاتِكُمْ وَاَمْوَالِكُمْ وَلَكِنْ يَنْظُرُ اِلَى قُلُوبِكُمْ وَاَعْمَالِكُمْ یعنی یا شہید اللہ زمین بختا ہی طرف صورتون تمہاری کے اور مالون تمہارے کے ولیکن دیکھتا ہی طرف دلوں تمہارے کے اور اعمال تمہارے کے اور حضرت علی سے روایت ہی یعنی بچ تفسیر وَهُمْ فِي الْغُرُفَاتِ آمِنُونَ کے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہ جنت میں ہیں کہ معلوم ہوتے ہیں اور پر کے رخ انکے اندر انکے سے اور اندر کے رخ انکے باہر انکے سے بچا جنت میں کہ انکے لیے ہر وہ فرمایا انکے لیے کہ کلام خوش کرتے ہیں اور کھلاتے ہیں کھانا یعنی فقر او غرا کو اور ہمیشہ رکھتے ہیں روزے یعنی باکتر رکھتے ہیں پور نماز پڑھتے ہیں باتون کو اس حال میں کہ لوگ سوتے ہوتے ہیں یعنی نماز تہجد پڑھتے ہیں **حمد در منقول بہتنبیہ** اس اموال اولاد کو اللہ تعالیٰ نے سورہ ثنائین میں فتنہ بھی فرمایا ہی اس آیت میں اِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ وَاللّٰهُ عِندَهُ اَجْزَلُ عَظِيمٌ یعنی نہیں ہیں اموال تمہارے اور اولاد تمہاری مگر فتنہ یعنی بلا و محنت اسلیے کہ غافل کرتے ہیں امور آخرت سے اور ڈالتے ہیں گناہ و عقوبت میں اور اس سے زیادہ اور کون سی بلا ہوگی اور اسد کے پاس اجر عظیم ہی یعنی آخرت میں اور یہ بڑی نفع کا چیز ہی بنسبت اموال و اولاد کے پس نفوت کرو اسکو بسبب مشغول ہونے کے اموال و اولاد میں اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ کتا ہی زندہ مال میرا مال میرا تحقیق وہ چیز کہ واسطے اس کے ہو مال اس کے سے تین چیزیں ہیں جو کچھ کھایا پس فکر دیا اسکو یا پسنا پس پرا کیا یا دیا پس ذخیرہ کیا آخرت کے لیے اور جو کچھ سولے اس کے ہو پس وہ جانے والا ماتھے اس کے سے اور جو چیز جاو گیا اسکو لوگوں کے لیے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ساتھ جانی ہیں شے کے تین چیزیں پس پھر آتی ہیں دواور باقی رہتی ہی ساتھ اسکو ایک ساتھ جلتے ہیں اس کے ہر حال اس کے اور نہ اس کے پس پھر آتے ہیں ہل اس کے اور مال اسکا اور باقی رہتا ہی ہل اس کے انتہو اور بہت سی مذمت ہی ہر احوال اور دلی لیکن مذمت باعتبار انکے کہ انکے ہی چیزیں اسد کی راہ سے رکھتے ہیں اور نہ اس کے لیے

اور نہ زمین میں اموال تمہارے اور نہ اولاد تمہاری وہ جو نزدیک کرے تمکو نزدیک ہمارے بے نیت قربت لیکن قریب وہ ہو کہ ایمان لایا اور عمل کیے آجے ہیں یہ جماعت واسطے انکے ہی جزاؤنی بہت قابلہ اسکے کہ عمل کیے اور وہ بالا خانوں میں بند رہوں گے۔ اور تمہارے مال اور تمہاری اولاد وہ نہیں کہ نزدیک کروین ہمارے پاس تمہارا درجہ پر جو کوئی یقین ملایا اور بھلا کام کیا اسواؤ کو ہی بدلادونا ہوئے گیے پر اور وہ جو کون میں بیٹھے ہیں خاطر جس سے یہ صوفی تفسیر سے الامن امن استنا ہی لفظ تم سے بچ تفرک کے یعنی اموال نہیں نزدیک کرتے ہیں اسد کے کیو کہ مرثون صراح کو کہ جو خرچ کرے انکو اسد کی راہ میں اور اولاد بھی نہیں نزدیک کرتی ہی کیو کہ مگر اسکو کہ کھائے اولاد کو بھلائی اور تعلیم کرے اسکو سمجھ میں کی اور باعث ہواؤ کو باز و طاعات پر اور ابن عیسیٰ سے ہو کہ الامنی لکن کے ہی اور بن شرطی جو اب اسکا فاونڈنگ انخر اور سخی جزا نصف کے یہ ہیں کہ دو چند کیجانی ہیں انکے لیے نیکیاں کہ ایک نیکی کی دس نیکیاں بھی جاتی ہیں سات سو تک اور بالا خانوں میں یعنی منازل جنت میں بند رہوں گے یعنی ہر ہولنا کہ چیز سے قتا وہ سے مقول انر بچ تفسیر آیت وَاَمْوَالُكُمْ انکے کہ کمانہ اعتبار کرو لو کون کا ساتھ کثرت مال اولاد کے اسلیے کہ کافو مال دیا جاتا ہی اور بعض اوقات روک رکھتا ہی اللہ تعالیٰ اسکو مؤمن سے اور طاؤس تابعی سے ہی کہ وہ یہ دعا کیا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ اِزِدْ قَبِي اَلْاَيْمَانُ وَالْعَمَلُ وَجَنَّتِي الْمَالُ وَالْوَالِدُ یعنی یا اللہ نصیب کر تو مجکو ایمان اور عمل نیک اور بچا مجکو مال و اولاد سے اسلیے کہ سننا ہی سینے اور جنت میں کر و می کی قوت و مَا أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ بِالَّتِي تُقَرِّبُكُمْ عِندَنَا ذُلْفَىٰ اور نہ یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لَا تَاللّٰهُ لَا يَنْظُرُ اِلَى صَوْلَاتِكُمْ وَاَمْوَالِكُمْ وَلَكِنْ يَنْظُرُ اِلَى قُلُوبِكُمْ وَاَعْمَالِكُمْ یعنی یا شہید اللہ زمین بختا ہی طرف صورتون تمہاری کے اور مالون تمہارے کے ولیکن دیکھتا ہی طرف دلوں تمہارے کے اور اعمال تمہارے کے اور حضرت علی سے روایت ہی یعنی بچ تفسیر وَهُمْ فِي الْغُرُفَاتِ آمِنُونَ کے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہ جنت میں ہیں کہ معلوم ہوتے ہیں اور پر کے رخ انکے اندر انکے سے اور اندر کے رخ انکے باہر انکے سے بچا جنت میں کہ انکے لیے ہر وہ فرمایا انکے لیے کہ کلام خوش کرتے ہیں اور کھلاتے ہیں کھانا یعنی فقر او غرا کو اور ہمیشہ رکھتے ہیں روزے یعنی باکتر رکھتے ہیں پور نماز پڑھتے ہیں باتون کو اس حال میں کہ لوگ سوتے ہوتے ہیں یعنی نماز تہجد پڑھتے ہیں **حمد در منقول بہتنبیہ** اس اموال اولاد کو اللہ تعالیٰ نے سورہ ثنائین میں فتنہ بھی فرمایا ہی اس آیت میں اِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ وَاللّٰهُ عِندَهُ اَجْزَلُ عَظِيمٌ یعنی نہیں ہیں اموال تمہارے اور اولاد تمہاری مگر فتنہ یعنی بلا و محنت اسلیے کہ غافل کرتے ہیں امور آخرت سے اور ڈالتے ہیں گناہ و عقوبت میں اور اس سے زیادہ اور کون سی بلا ہوگی اور اسد کے پاس اجر عظیم ہی یعنی آخرت میں اور یہ بڑی نفع کا چیز ہی بنسبت اموال و اولاد کے پس نفوت کرو اسکو بسبب مشغول ہونے کے اموال و اولاد میں اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ کتا ہی زندہ مال میرا مال میرا تحقیق وہ چیز کہ واسطے اس کے ہو مال اس کے سے تین چیزیں ہیں جو کچھ کھایا پس فکر دیا اسکو یا پسنا پس پرا کیا یا دیا پس ذخیرہ کیا آخرت کے لیے اور جو کچھ سولے اس کے ہو پس وہ جانے والا ماتھے اس کے سے اور جو چیز جاو گیا اسکو لوگوں کے لیے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ساتھ جانی ہیں شے کے تین چیزیں پس پھر آتی ہیں دواور باقی رہتی ہی ساتھ اسکو ایک ساتھ جلتے ہیں اس کے ہر حال اس کے اور نہ اس کے پس پھر آتے ہیں ہل اس کے اور مال اسکا اور باقی رہتا ہی ہل اس کے انتہو اور بہت سی مذمت ہی ہر احوال اور دلی لیکن مذمت باعتبار انکے کہ انکے ہی چیزیں اسد کی راہ سے رکھتے ہیں اور نہ اس کے لیے

تتميز

پیشہ و آتش

روایت محمد بن غریب از موسی قاسم و فیض روح او بعد از دیدن

کہ تیرے محل اور یہ مال اوسنے کہا ان کہا اوس عورت نے کہ تیرے چوٹی بھی ہواو سننے کہا نہیں کہا اوسنے کہ پھر
کیونکر گوارا ہوتا ہے تجھے عیش اس حال میں کہ تیرے بیوی نہیں ہواو سننے کہا کہ حال تو یہی ہے جو میں نے بیان کیا پس آیا
تیرے لیے خاوند ہواو سننے کہا نہیں پس کہا اوس شخص نے کہ آیا تجھ کو رغبت ہواسکی کہ نکاح کروں میں تجھے اوسنے کہا
کہ میں ایک عورت ہوں پہنے والی سافت ایک کوس پھر کی تجھے پس جب کل ہوئے تو تو شہ راہ لے ایک دن کا اور آ کر میرے پاس اور
اگر تجھے تو اپنی راہ میں کچھ درشت کی چیز تو ڈرنا نہیں پس جب کل ہوئی تو تو شہ راہ لیا اوسنے ایک دن کا اور چلا پس پونہ چاروں
ایک محل کے اور کچھ ٹٹا یا دروازہ اوسکا پس نکلا طرف اوسنے ایک جوان کہ بہت خوبصورت تھا اور خوب خوشبو آتی تھی اوسمیں سے
پس کہا اوسنے کہ کون ہو تو ای بندے اوسکے کہا اسنے کہ میں اسرائیلی ہوں اوسنے کہا کہ پھر کیا حاجت ہے تیری اسنے کہا کہ بلایا تھا
مجھ کو اس محل کی مالک نے اپنے پاس کہا اوسنے کہ مجھ کو تیرے پس آیا دیکھی تھی نے اپنی راہ میں کوئی ڈرائی چیز اوسنے کہا ان دیکھی تھی اور
اگر ذخیرہ ہی ہوتی اوس عورت نے مجھ کو کہ تو ڈرنا نہیں تو البتہ ڈرنا میں اوسن چہرے سے کہ دیکھی میں نے پھر بیان کرنا شروع کیا اسنے کہا کہ
میں آتا تھا کہ ناگمان معلوم ہوئی مجھ کو ایک راہ اوسمیں سینے دیکھی ایک کتیا موند کھولے ہوئے پس ڈرائی میں پھر جست کر رہا مجھے آگے
نکل گئی پھر چوہ میں اوسکے پیچھے پونہ چاروں دیکھا کہ پتلے اوسکے اوسکے سینے پر پول ہے میں کہا اوس جوان نے کہ تو نہیں پانیکا اسکو پوچھ
اخیر زمانے میں کہ تھیں گے لڑکے بدھوں کے ساتھ پھر غالب آئیں گے وہ اونپڑوں کی مجلس میں اور چہرے کرینگے اونکی باتوں کا کہا اوسنے پھر کے
چلا میں بیان تک کہ ناگمان معلوم ہوئی مجھ کو ایک اور راہ اور دیکھیں سینے اوسمیں سو بکر یاں بھری ہوئی تھنوں کی اور ناگمان اوسمیں
ایک بکری کا بچہ ہو کہ دودھ پیتا پھر تاہی اونکا پھر جوتاہی اونکے پاس گمان کر تاہی کہ سینے نہیں چھوڑا دودھ کچھ بھی پس کھولتا ہوتا
ڈھونڈتاہی اور دودھ کا اوس جوان نے کہ نہیں پانیکا تو اسکو یہوگا اخیر زمانے میں ایک بادشاہ جمع کرے گا سب لوگوں کی نقدی
یہاں تک کہ جب گمان کرے گا کہ سینے کچھ نہیں چھوڑا کھولے گا موند طلب کرے گا اور مال کہا اسنے پھر کے چلا میں بیان تک کہ معلوم ہوئی
مجھ کو اور راہ ناگمان دیکھے سینے درخت پس خوش لگی مجھ کو مٹی ایک درخت کی اوسمیں سے کہ تر و تازہ تھی پس چاہا میں نے کاٹنا اوسکا
پس پکارا مجھ کو ایک اور درخت نے کہ ای بندے اوسکے مجھ میں سے یہاں تک کہ پکارا مجھ کو سب درختوں نے کہ ای بندے
اوسکے ہم میں سے کہ اوس عورت نے کہ نہیں پانیکا تو اسکو یہوگا اخیر زمانے میں کہ ہونگے مرد اور بہت ہونگی عورتیں یہاں تک کہ مرد
البتہ خواستگاری کرے گا ایک عورت سے پس بلا دین گی اوسکو دس بیس عورتیں اپنی طرف کہا اسنے پھر کے چلا میں بیان تک کہ ناگمان
معلوم ہوئی مجھ کو اور راہ پس ناگمان دیکھا میں نے ایک شخص کو کہ کھڑی ایک چشمے پر چلو پھر بھر کر دیتا ہے یہ شخص کو پانی میں سے
پس جب تفرق ہوئے لوگ اوسکے پاس سے ڈالا اپنی زمین میں پانی پس ٹھہرا اوسکی زمین میں پانی میں سے کچھ کہا اوسنے نہیں
پانیکا تو اسکو یہوگا اخیر زمانے میں کہ واعظ تعلیم کرے گا لوگوں کو علم پھر مخالفت کرے گا اونکی کہ رجوع کرے گا اللہ تعالیٰ کے
کنا ہوں کی طرف کہا اسنے پھر کے چلا میں بیان تک کہ جب معلوم ہوئی مجھ کو اور راہ دیکھتا ہوں ایک گائے اور لوگ پکڑے ہوئے
ہیں ہاتھ پاؤں اوسکے اور ایک شخص پکڑے ہوئے ہے سینک اوسکے اور ایک شخص دم پکڑے ہوئے ہے اوسکی اور ایک شخص سوار
ہوا سپر اور ایک شخص دھو دھو رہا ہے اوسکا پس کہا اوسنے کہ گاسے دنیا اور جو اوسکے ہاتھ پاؤں پکڑے ہوئے تھے پس دم کہ تیرہ
ہیں نسبت اوسکے کہ جو اوپر اوسکے ہی یعنی طالب دنیا اور جو کہ سینک پکڑے ہوئے تھا پس دم کہ تیرہ نسبت ہی کہ تیرہ ہی معاش کی کر رہا
ہی اور جو کہ دم پکڑے ہوئے تھا اوسکی پس اوس سے پیٹھ پھیری ہوئی نہی اوسنے سوار تھا اوسپر پس اوسنے ترک کیا ہی دنیا کو اور
جو کہ دودھ دھتاہی اوسکا پس وہ خوش حال و عیش حالے میں کہا اسنے پھر کے چلا میں بیان تک کہ ایک راہ اور معلوم ہوئی مجھ کو

سوره المائدہ کا ترجمہ
 اور تفسیر
 علامہ محمد امجد علی دہلوی
 رحمہ اللہ

اس سورت کا نام سورہ مائدہ ہے اس لیے کہ اول ہی سورت میں ذکر ملائکہ کا آیا ہے اور سورہ فاطر بھی کہتے ہیں واسطے مذکور ہونے لفظ فاطر
 ابتدا میں اور یہ سورت کی ہر آیت میں اس کی پینتالیس اور کلمات اس کے سات سو ستتر اور حروف اس کے تین ہزار ایک سو تیس
 اور کچھ اسکے پانچ اور نزول اس سورت کا بعد سورہ فرقان کے ہے اور اس کو بعد سورہ سب کے اس لیے لکھا کہ وہ بھی لفظ الحمد سے
 شروع ہوئی ہے اور یہ بھی اور دونوں کو مناسبت باعتبار مقدار کے بھی ہے کہ دونوں مقدار میں قریب قریب ہیں اور بعضوں نے کہا کہ ابتدا
 سورہ فاطر جو چار سو نو اس کو مناسبت ہے اور ہر کی سورت کے خاتمے سے یعنی وحیل بیتی و و بین مائتہ و تین کے آخر سے کہ کافون
 کی خطی و تباہی و اس سورت کے اخیر میں مذکور ہو چکی تو گویا اس کی ابتداء میں او سپر حمد کی جیسے کہ فرمایا فطرح دائر القوم
 الذین ظلموا و الحمد لله العظیم

سُورَةُ الْمَائِدَةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سِتُّ وَأَرْبَعُونَ آيَةً مَكِّيَّةٌ

اس سورت کا نام سورہ مائدہ ہے اس لیے کہ اول ہی سورت میں ذکر ملائکہ کا آیا ہے اور سورہ فاطر بھی کہتے ہیں واسطے مذکور ہونے لفظ فاطر
 ابتدا میں اور یہ سورت کی ہر آیت میں اس کی پینتالیس اور کلمات اس کے سات سو ستتر اور حروف اس کے تین ہزار ایک سو تیس
 اور کچھ اسکے پانچ اور نزول اس سورت کا بعد سورہ فرقان کے ہے اور اس کو بعد سورہ سب کے اس لیے لکھا کہ وہ بھی لفظ الحمد سے
 شروع ہوئی ہے اور یہ بھی اور دونوں کو مناسبت باعتبار مقدار کے بھی ہے کہ دونوں مقدار میں قریب قریب ہیں اور بعضوں نے کہا کہ ابتدا
 سورہ فاطر جو چار سو نو اس کو مناسبت ہے اور ہر کی سورت کے خاتمے سے یعنی وحیل بیتی و و بین مائتہ و تین کے آخر سے کہ کافون
 کی خطی و تباہی و اس سورت کے اخیر میں مذکور ہو چکی تو گویا اس کی ابتداء میں او سپر حمد کی جیسے کہ فرمایا فطرح دائر القوم
 الذین ظلموا و الحمد لله العظیم

الْحَمْدُ لِلَّهِ فَاطِرِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ جَاعِلِ الْمَلَكَةِ رُسُلًا أُولَىٰ أَنْجِخَةَ مَثْنَىٰ وَثَلَاثَ وَرُبْعَ
 بَيْنَ دُرِّي الْخَلْقِ مَا يَشَاءُ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

تعریف واسطے اس خدا کے کہ پیدا کرنے والا آسمانوں کا اور زمین کا بنانے والا فرشتوں کو پیغمبر بنانے والا اولاد کو صا
 بازووں کا دود اور تین تین اور چار چار زیادہ کرنا ہی پیدا کرنا میں جو کچھ چاہتا ہے تحقیق خدا سب چیز پر قادر ہے + فتنہ +
 سب خوبی اس کو ہی جسے نہ نکالے آسمان و زمین جسے ٹھہرائے فرشتے پیغام لانے والے جسکے پر ہیں دود و اور تین تین اور
 چار چار بڑھاتا ہے پیدا کرنا میں جو چاہے ہمیشہ اس ہر چیز کو سکائی + نفسیہ + بڑھاتا ہے یعنی چار سے زیادہ پر تین تین

۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱
 ۴۷۲
 ۴۷۳
 ۴۷۴
 ۴۷۵
 ۴۷۶
 ۴۷۷
 ۴۷۸
 ۴۷۹
 ۴۸۰
 ۴۸۱
 ۴۸۲
 ۴۸۳
 ۴۸۴
 ۴۸۵
 ۴۸۶
 ۴۸۷
 ۴۸۸
 ۴۸۹
 ۴۹۰
 ۴۹۱
 ۴۹۲
 ۴۹۳
 ۴۹۴
 ۴۹۵
 ۴۹۶
 ۴۹۷
 ۴۹۸
 ۴۹۹
 ۵۰۰
 ۵۰۱
 ۵۰۲
 ۵۰۳
 ۵۰۴
 ۵۰۵
 ۵۰۶
 ۵۰۷
 ۵۰۸
 ۵۰۹
 ۵۱۰
 ۵۱۱
 ۵۱۲
 ۵۱۳
 ۵۱۴
 ۵۱۵
 ۵۱۶
 ۵۱۷
 ۵۱۸
 ۵۱۹
 ۵۲۰
 ۵۲۱
 ۵۲۲
 ۵۲۳
 ۵۲۴
 ۵۲۵

وَمَا يَسْتَوِي الْبَحْرَانِ فِي هَذَا أَمَّا بَكْرٌ أَتَىٰ سَائِعَ شَرِّ آيَةٍ وَهَذَا سَائِعَ أَجَاجٍ وَوَمِنْ كُلِّ تَاكَلُفٍ
لِحَسَاكٍ يَأْكُلُ وَتَسْتَخْرِجُ مِنْ حَلِيَةٍ تَلْبَسُوهَا وَتَرَى الْفُلَاقَ فِيهِ مَوَاحِرُ لَيْتَ بَعُثُوا مِنْ بَنِيهِمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ
اور برابر نہیں ہوتے یعنی کیساں نہیں ہوتے ہیں بسبب اختلاف کے دو دریا یا ایک شیریں سی سبب نہایت شیریں کے جو خشکوار ہو جاتی ہو سکا
اور وہ دوسرا شور مائل تلخی پر اور ہر ایک سے کھانے ہو گوشت تازہ اور کھاتے ہو زبور کہ پھینتے ہو او سکو اور دیکھتا ہی نوکشتیوں کو دبا
میں بھاڑنے والیاں بانی کی نوگزینی طلب کرو او سکے فضل سے اور تو ہو کہ تم شکر کرو **فقہ** اور برابر نہیں دو دریا یا میتھا
پریاس بھانا ہی مینے میں رچا اور یہ کاری کرلو اور دونوں میں سے کھانے ہو گوشت تازہ اور کھاتے ہو گنا جسکو پھینتے ہو اور
تو دیکھے جہاز او مین چلتے ہیں بھاڑنے کا تلاش کرو او سکے فضل سے اور شاید تم حق **تالوہ** تفسیر یعنی کھڑا سلام برابر نہیں

اگر پکارو تم او کو یعنی جن کو یہ سنیں گے پکارنا تمہارا یعنی اس لیے کہ وہ جادو ہیں اور اگر بالفرض سنیں گے قبول کرینگے کہا تمہارا
اور روز قیامت کے منکر ہوں گے شریک مقرر کرنے تمہارے کے اور نہ خبر دیگا تم کو کوئی مانند دانا کے مترجم کہتا ہے کہ ایک شخص
مصلحتیں ہنر نہ مثل کے ہی جب سخن طبع کرتے ہیں اور تحقیق نہایت کو پہنچاتے ہیں تو یہ کلمہ کہتے ہیں + فقہ + اگر تم او کو
پکارو سنیں نہیں تمہاری پکار اور اگر سنیں وہ پہنچیں نہیں تمہارے کام پر اور دن قیامت کے منکر ہوں گے تمہارے شریک ٹھہرے
سے اور کوئی نہ تاو دیگا تم کو جیسے سناوے خبر رکھنے والا + تقسیم یعنی اللہ سے زیادہ احوال کون جانے دی فرماتا ہے کہ
یہ شریک غلط ہیں + صو + قبول نہ کرینگے اس لیے کہ وہ نہیں دعویٰ کرتے ہیں اوس چیز کا دعویٰ کرتے ہو تم اوس کے لیے یعنی
معبودیت کا اور شریک کرینگے وہ اوس سے اور منکر ہوں گے شریک مقرر کرنے تمہارے کے او کو اور عبادت کرنے تمہاری کے
او کو اور کہیں گے مائتھرا یا کا تا تعبد کن یعنی نہیں تمہے تم کو پہنچے اور نہ خبر دیگا تم کو ای مفنون ساتھ سبب غرور
کے جیسے کہ خبر دیتا ہے تم کو اللہ کہ جو خبر داری ہو شہیدہ امیر کا اور تحقیق اس کی یہ کہ نہیں خبر دے سکے گا تم کو کسی کام کی کوئی خبر دینے
والا وہ وہ مثل خبر کے عالم ہوا و سکا مگر ادب یہ کہ خبر دار امور کا زرا وہی یہ کہ جو خبر دیتا ہے تم کو حقیقت کی تا اور تمام خبر دینے والا اور مٹی پائیں
کہ یہ جو خبر دیتا ہوں میں تم کو حال جنوں کی یعنی ہر اس لیے کہ میں خبر دار ہوں ساتھ اوس چیز کے کہ خبر دی میں نے اوس کی + ص
بط ای قدرت کاملہ بیان کر کے خبر توں کا بیان فرمایا اب آگے چھرا اپنی قدرت بیان کر گرت پرستون پر غصہ فرماتا ہے +

۱۰۰
 خواجه شمس الدین عظیمی روم
 فیضی
 ۱۰۰
 ۱۰۰

يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ إِلَى اللَّهِ وَاللَّهُ هُوَ الْغَنِيُّ السَّمِيعُ ۝

انہی لوگوں میں جو محتاج طرف خدا کے اور اللہ ہی سے ہے احتیاج تعریف کیا گیا۔ فقیر ہوا ای لوگوں میں جو محتاج اللہ کی طرف
اور اللہ ہی سے ہے لیکن اپنے فوہم پر انا ہوتا ہوں۔ **تفسیر** تم جو محتاج الخ کہ دو عالموں بصری نے کہ خلق محتاج ہیں
طرف اللہ کے مہم اور غرور اور برکھنہ بن اور کچھ کر نہ محتاج ہوں حال انکا یہ ہے کہ وجود انکا وہی سے ہو اور بقا انکا وہی سے
آپ نے استیجاب یعنی سب چیزوں سے تعریف کیا گیا یعنی تمام زبانوں پر اور زمین فرمایا لوگوں کو محتاج واسطے تھیں بلکہ اس
تعریف کے اوپر مستغنا کا واسطی لیے وصف کیا اپنے نفس کو ساتھ غنی کے ایسا غنی کہ وہ کھلانے والا خدایا کا ہی اور
ذکر کیا انحمید تک دلیل ہوا سپر غنی فیض دینے والا اپنے غنا سے اپنی خلق کو اور بڑا سخا انعام کرنے والا ہی اور پراسیلے کہ نہیں
ہو غنی دینے والا اپنے غنا سے کہ جبکہ بو غنی سخا انعام کرنے والا اور جب سخاوت کرتا ہی اور انعام کرتا ہی تو تعریف کرتے ہیں اوسکی
وہ کہ بجز انعام کرتا ہی کہا سہل نے جبکہ پیدا کیا اللہ نے خلق کو حکم کیا اپنے لیے ساتھ غنا کے اور خلق کے لیے ساتھ فقر کے
پس جسے دعویٰ کیا غنا کا پرے میں کیا گیا اللہ سے اور جسے ظاہر کیا فقر اپنا پونجا یا اد سکے فقر نے طرف اللہ تعالیٰ کے پہ لائق
ہو بندے کو یہ کہ ہو احتیاج رکھنے والا باطن میں طرف اوسکے اور ہر لوگوں سے انقطاع کر کر رجوع رکھنے والا طرف اوسکے تاکہ ہو چھوٹ
اوسکی خالص پس عبودیت وہی خواجہ مانا ہو اپنے کو اور جھکتا طرف اوسکے اور علامت اوسکی یہ ہو کہ نہ سوال کرے کسی سے کچھ اور
کہا واپسی نے کہ جسے غنا طلب کی ساتھ اللہ کے نہیں محتاج ہوگا اور جسے عزت طلب کی ساتھ اللہ کے نہیں ذلیل ہوگا اور کہا حسن
کہ بمقدار محتاجی بندے کی طرف اللہ کے ہوتی ہو غنا اوسکی ساتھ اللہ کے کہ جتنا زیادہ ہوتا ہو محتاجگی میں زیادہ ہوتا ہو غنا میں اور
کہا بخوبی نے کہ فقر بہتر ہو واسطے بندے کے غنا سے اسلیے کہ مذلت فقر میں ہی اور کبر غنا میں اور رجوع کرنی طرف اللہ کے ساتھ
تواضع اور مذلت کے بہتر ہو رجوع کرنے سے طرف اوسکے ساتھ بہت کرنے اعمال کے اور بعضوں نے کہا ہی کہ صفت اولیا کی تین چیزیں
ہیں اعتماد کرنا اللہ پر ہر چیز میں اور محتاج ہونا طرف اوسکے ہر چیز میں اور رجوع کرنی طرف اوسکے ہر چیز سے اور کہا شبلی نے کہ فقر
دریائے بلا کا اور ساری بلائیں اوسکی عزت ہیں۔ **صلۃ تنبیہ** چونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم فقیر و محتاج ہو اللہ کے
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ظاہر و باطن میں صفت فقیری ہی کی اختیار کی تھی آیا ہی حدیث شریف میں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے گھر کے لوگ نہیں سر ہوئے جو کی روٹی سے دونوں پی در پی بہان تک کہ وفات ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آیا ہی ابو ہریرہؓ
گذرے ایک قوم پر کہ آگے اونکے رکھی تھی ایک بکری بہریان پس بلایا اونھوں نے ابو ہریرہ کو پس انکار کیا اونھوں نے کھانے سے اور
کہا نکح نبی صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے اور نہیں سر ہوئے جو کی روٹی سے انتہی سبحان اللہ محبت کے یہ معنی ہیں کہ جو اپنے محبوب نے
نکھا یا آپ بھی نکھایا یہ نہیں کہ بیٹ تن کہ کھاوین اور جان کے منخرافات کریں اور حضرت کی پیروی کا خیال نہ رکھیں اور پھر دم
محبت ماریں اور حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ میں گیار رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس ناگمان آپ لیٹے تھے چار پائی پر کہ نہیں تھا درینا
حضرت کے اور در میان چار پائی کے بچھو نا تحقیق نشانی ڈال دیے تھے چار پائی نے آپ کے پہلو میں لگا دیے تھے تکیہ چڑھ چکا کہ بھراؤ
اوسکا درخت خرما کا پوست تما عرض کیا میں نے کہ امی رسول خدا دعا کرو اللہ سے پس فراخی کرے آپ کی امت پر اسلیے کہ تحقیق فارس
وروم پر فراخی کی گئی ہو حال انکو وہ نہیں عبادت کرتے ہیں اللہ کی پس فرمایا آپ نے کیا اسی فکر میں ہو تو امی ابن خطاب یقوم ہو کہ جلدی
کی گئیں ہیں اونکے لیے لذتیں اونکی زندگانی دنیا میں اور ایک روایت میں آیا ہی کہ آپ نے فرمایا کیا نہیں ہاضی ہو تو یہ کہ ہو کہ اونکے لیے
دنیا اور ہمارے لیے آخرت انتہی آور بعض صحابہؓ سے ہو کہ کہتے ہیں شکوہ لائے ہم طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بھوک کا

مجلس القضاء الاعلى
البحرين

پیشہ ورانہ تعلیم و تربیت

۴۴

پتا اور علی کا بیان ہوتا ہے کہ وہ کون سے علم میں جو اللہ سے ڈرتے ہیں اور ثواب اور نیکوئی ہوتا ہے
 لَٰلَّذِیْنَ یَسْتَلِقُونَ کِتَابَ اللّٰهِ وَآمَنُوا بِالْضَلٰوٰتِ وَتَقَفُوْا اِیْنَ سَمَاسَۃٍ سَبْعًا اَوْ اَعْلٰی
 اِنْ یَسْجُدُوْا فَکُلُّ مَسْجُوْدٍ لِّیْهِ فِیْهَا جُزْءٌ مِّنْ رَّحْمَتِیْ وَیَذِکَّرُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَعْقِلُوْنَ
 لیکن وہ لوگ کہ پڑھتے ہیں کتاب خدا کی اور قائم رکھنا ہی نماز کو اور خرچ کیا کی اور میں جس سے کہ روزی دی ہی ہے ان کو
 اور ظاہر امیدوار ہیں سوداگری کے کہ ہرگز ہلاک نہ ہو گے تو کہ پورا دے ان کو ثواب اور کمال زیادہ دے ان کو فضل اپنے سے
 تحقیق وہ کہتے والا قدر دان ہوتا ہے جو لوگ پڑھتے تھے کتاب اللہ کی اور سیدھی کر کر نماز اور خرچ کیا کہ ہر بار وہ فضل
 اور جیسے امیدوار ہیں ایک سو بار کے جو کبھی نہ ٹوٹے تاہم دے ان کو نیک اور برحق ہے اپنے فضل سے تحقیق وہ
 بخشنے والا نیکو کر کہ یہ تقسیم پڑھتے ہیں کتاب اللہ کی یعنی ہمیشہ تلاوت قرآن کیا کرتے ہیں پوشیدہ اور ظاہر
 یعنی صدقہ فضل پوشیدہ دیتے ہیں اور صدقہ فرض ظاہر یعنی قناعت نہیں کرتے ہیں ساتھ تلاوت کرنے ان کے کے تلاوت
 عمل کرنے سے اوپر بھی قرآن پڑھتے بھی ہیں اور عمل بھی کرتے ہیں اوپر امیدوار ہیں سوداگری کے وہ طلب کرنا تو
 کا ہی سبب طاعت کے کہ ہرگز ہلاک نہ ہو گی ان کو جو اس کے معنی ہیں ان تکسید یعنی امیدوار ہیں سوداگری کے کہ مستغنی ہو گا
 اس سے کہ سادہ بینی کو ہونا اور دلچ با دیگران ویک اللہ کے ثواب اور کمال یعنی ثواب اعمال ان کے کا اور زیادہ دے ان کو فضل اپنے
 سے کہا میں عباس سے کہ سولہ ثواب موجود ہے دیگا ایسی چیزیں کہ نہ کسی کی آنکھوں نے دیکھیں میں اور نہ کسی کے کانوں نے
 سنی ہیں انتہی تا مراد ہی زیادہ دے فضل سے فراخی قیروں کی یا قبول ہونا ان کی شفاعت کا ان کے حق میں کہ احسان کیا ہی
 اوشے یا و چند کرنا حسانت ان کے کا یا دہارا آتی ہوں ان کے سے والا ہی یعنی لوگوں کو اور شکور کے معنی یہ ہیں کہ دیتا ہی تو اچست
 عمل قلیل پر بڑا صلہ معاہدہ تنبیہ نماز کے قائم رکھنے کے معنی ہیں کہ ہمیشہ پڑھا کرے اور سکواہ کے وقوتوں
 میں اور احکام ارکان اجبات سنن مستحبات کی رعایت رکھے اور اوس کو محافظت نماز بھی کہتے ہیں اس سے بڑا درجہ پاتا ہو
 نمازی دارین میں حضرت عثمان سے منقول ہے کہ جو کوئی محافظت کرتا ہی پانچوں نمازوں کی ان کے وقوتوں میں اور مداومت کرتا ہی
 اوپر اور سکواہ اللہ تعالیٰ تو طرح کی بزرگیاں عطا فرماتا ہی دوست رکھتا ہی اور سکواہ اللہ تعالیٰ اور رہتا ہی میں اور سکا تندرست اور
 محافظت کرتے ہیں اوسکی مالا اور اوڑھتی ہی برکت اوس کے گھر میں اور ظاہر ہوتی ہی اوس کے چہرے پر علامت صالحین کی اور
 نرم کر دیتا ہی اللہ تعالیٰ دل اوس کا اور گداز گیارہ صراط پر مانند علی حقیقی کے اور نجات دیگا اور سکواہ اللہ تعالیٰ آگ و نزع سے اور
 اور تار گیا اور سکواہ اللہ تعالیٰ اون لوگوں کے حساسیے میں کہ نہیں ہی خوف اوپر اور نہ ٹکین ان کے بھصنہات
 اور جو ذکر آیا تھا قرآن پڑھنے کا اوپر خوبی اوسکی بیان فرمائی ہے

وَالَّذِیْ اَوْحٰیۤنَاۤ اِلَیْکَ مِنْ الْکِتٰبِ مَوْءِیِّۤتٌ مِّنْ قٰلِ سَابِیۡۤتٍ یَّذِکَّرُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَعْقِلُوْنَ
 اور جو کچھ کہ وہی بھیجی تھے طرف تیرے قرآن سے وہی ہی حق سچا کرنے والا اوس چیز کو کہ آگے اس کے ہی یعنی جو کتاب میں کہ پہلے
 اوس سے اتوری ہیں تحقیق خدا سا تھہ بندوں اپنے کے البتہ خبردار دیکھنے والا ہی ہے جو تھہ تجربہ اتاری کتاب ہی شکیک
 ہی حکا کرتی آپ سے اگلی کو مقرر اللہ اپنے بندوں سے خبر رکھتا ہی دیکھتا ہے **موا** **تفسیر** پس جانا تجھ کو اور دیکھا احوال
 تیرا پس دیکھ تجھ کو لائق اس کے کہ وہی بھیجی تھے تیرے ایسی کتاب معجز کہ جو کوئی ہی ساری کتابوں کی **موا**
 ثُمَّ اَوْحٰیۤنَاۤ اِلَیْکَ الْکِتٰبَ الَّذِیْنَ اَصْطَفٰیۤکُمْ نَامِیۡنَ عِبَادًا وَّہُمْ ظٰلِمُوۡنَۤنْفِیْسِہُمْ وَمِنْہُمْ مَّقْصُوۡدٌ

یہاں پر لکھا ہے کہ جو کچھ کہ وہی بھیجی تھے طرف تیرے قرآن سے وہی ہی حق سچا کرنے والا اوس چیز کو کہ آگے اس کے ہی یعنی جو کتاب میں کہ پہلے اوس سے اتوری ہیں تحقیق خدا سا تھہ بندوں اپنے کے البتہ خبردار دیکھنے والا ہی ہے جو تھہ تجربہ اتاری کتاب ہی شکیک ہی حکا کرتی آپ سے اگلی کو مقرر اللہ اپنے بندوں سے خبر رکھتا ہی دیکھتا ہے موا تفسیر پس جانا تجھ کو اور دیکھا احوال تیرا پس دیکھ تجھ کو لائق اس کے کہ وہی بھیجی تھے تیرے ایسی کتاب معجز کہ جو کوئی ہی ساری کتابوں کی موا

ماثر یعنی اقوال صحابہ کے بھی ہر ایک میں جاس سے منقول ہر کہ سابق اخلاص رکھنے والا ہے اور مقصد ریاکاروں کا کہ ان کے لئے نعمت کرنے والا نہ منکر اس کا اس لیے کہ حکم کیا گیا ہے تمہوں کے لیے جنت کے داخل ہونے کا اور موافق ہر قول سلف یعنی تابعین کے بھی کہ امام بیہ بن النسر نے ظالم صاحب کہا ہے اور مقصد صاحب صفائے اور سابق وہ کہ پرہیز رکھتا ہو مضافاً اور کہا ہے اور کہا حسن بصری نے کہا کہ وہ ہر کہ غالب ہوں برائیوں اور نیکیوں اور کسی کے اور سابق وہ کہ غالب ہوں نیکیوں اور کسی اور کسی برائیوں پر اور مقصد وہ کہ برابر ہوں نیکیوں اور برائیوں اور کسی اور جو چاہا ہو جو سب سے کہ حد واس آیت میں کون لوگوں میں پس کہا انہوں نے کہ وہ سب ہوں میں اور صفت کافروں کی بعد اسکے مذکور ہر کہ وہ قول اللہ تعالیٰ کا ہے **وَالَّذِينَ كَفَرُوا** **طُغُوًا كَافِرًا** اور ایسے جہنم طبع سے ہیں اور نصیب لوگوں میں سے کہ برگزیدہ کیا ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں میں سے اس لیے کہ فرمایا **فِيهِمْ وَفِيهِمْ** اور سب غیر ہیں پھر قرآن میں **قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى كَيْفَ أَتَيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا** اور وہ اہل ایمان ہیں اور اسی پر جو رہیں اور مقصد کیا ظالم کو واسطے آگاہ کرنے اس بات کے کہ وہ بہت ہیں اور مقصد میں کہیں بنسبب ظالمین کے اور سابق بہت ہی کم ہیں اور کہا ابن عطیہ نے کہ ظالم کو اس لیے مقدم کیا کہ نامید نہ ہو وہ اس کے فضل سے اور بعضوں نے کہا کہ اس لیے مقدم کیا ظالم کو احوال معصیت ہر پھر توبہ پھر استقامت اور کہا سہل نے کہ سابق عالم ہر اور مقصد متعلم یعنی طالب علم اور ظالم جاہل اور یہ بھی کہا سہل نے کہ سابق وہ ہر کہ مشغول ہو اپنی آخرت کی فکر میں اور مقصد وہ کہ مشغول ہو اپنی معاش و معاد میں اور ظالم وہ ہر کہ باز رہے بسبب معاش اپنی کی اپنی معاش سے اور بعضوں نے کہا ظالم وہ کہ عبادت کرے رب کی غفلت سے اور محاسب عبادت کے اور مقصد وہ ہر کہ عبادت کرے رب کی ازراہ رغبت جنت اور خوف دوزخ کے اور سابق وہ ہر کہ عبادت کرے رب کی ازراہ ہیبت اور استحقاق کے اور بعضوں نے کہا کہ ظالم وہ ہر کہ دنیا سے دنیا کو حلال ہو یا حرام اور مقصد وہ ہر کہ کوشش کرے اس کی کہ دنیا کو مگر وجہ حلال سے اور سابق وہ ہر کہ روگردانی کرے حلال و حرام سے بالکل اور بعضوں نے کہا کہ ظالم طالب دنیا ہے اور مقصد طالب حق ہے اور سابق طالب مولیٰ اور بعضوں نے کہا ظالم وہ ہر کہ ہونا ظاہر اس کا بہتر اس کے باطن سے اور مقصد وہ ہر کہ برابر ہونا ظاہر و باطن اس کا اور سابق وہ کہ ظاہر اس کا بہتر ہو اس کے ظاہر سے اور بعضوں نے کہا ظالم وہ ہر کہ توحید بیان کرے اللہ تعالیٰ کی اپنی زبان سے اور نہ مومن ہو فعل اس کا اس کے قول کے اور مقصد وہ کہ توحید بیان کرے اللہ کی اپنی زبان سے اور فرما نہ داری کریں اس کے اعضا اس کی اور سابق وہ کہ توحید بیان کرے اللہ کی زبان سے اور فرما نہ داری کریں اس کے اعضا اس کی اور خالص کرے اس کے لیے عمل اپنا اور بعضوں نے کہا ظالم کماوت کرنے والا قرآن کا ہے اور مقصد پڑھنے والا اس کا اور علم رکھنے والا اس کا اور سابق پڑھنے والا قرآن کا علم رکھنے والا اس کا اور عمل کرنے والا اس میں چیز پر کہ او سمین ہے اور کہا ابو بکر و راق نے کہ یہ ترتیب بیان فرمائی بحسب مقامات لوگوں کے اس لیے کہ احوال بندے کے تین ہیں معصیت و غفلت پھر توبہ پھر قربت پس جب نافرمانی کی توبہ داخل ہو ایچ جماعت ظالموں کے پھر جب توبہ کی داخل ہو ایچ جماعت مقصدین کے پھر جب صحیح اور بہت ہوئی توبہ اور مجاہدہ توبہ داخل ہو ایچ گنتی سابقین کے **مَدَامَا تَنبِيْهِ** خیال تو کرو بھائیوں کہ اللہ تعالیٰ کس حیثیت سے فرماتا ہے کہ ہم نے تم کو وارث کتاب کا کیا اور پھر فرمایا کہ یہ بڑا ہی فضل ہے اللہ تعالیٰ کا تم کو چاہیے کہ اس نعمت کو بہت ہی غنیمت جانو پڑھو بھی اور عمل بھی کرو اس پر اس کو بلا فتن ہی کے بھگانے کے لیے طاق بہ نہ رکھ چھوڑو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں چھ چیزیں ہیں کہ وہ غریب ہیں چھ چھوٹے ہیں مسجد غریب ہے اور قوم کے درمیان ہیں کہ نماز پڑھیں اور سیر اور

کے لئے حساب ہے جسے تم پس و زانو ہو چکے ہو اور اوشاویگے ہاتھ اپنے طرف آسمان کے اور عرض کریں گے کہ اے رب ہمارے
 کیا ساتھ اس حالت کے حساب میں ہم کہ تحقیق کئے ہم وطن سے اور چھوٹے بچنے اہل اور مال اور اولاد پس بناو گے اے اللہ
 پر خوف کے اور ساتھ زبرد اور یا قوت کے پس اور کئے یہاں تک کہ داخل ہو گئے جنت میں پس یہ قول اللہ تعالیٰ کے و قالوا
 الحمد للہ الذی اذہب عنا الحزن ان قول اوس کے و لا یستنبأ فیہا الحق بفرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
 کہ وہ زیادہ چاہتے ہو گئے مکان اپنے جنت میں نسبت مکانوں اپنے کے دنیا میں اور ابن عمر سے روایت ہو کہ کہا فرمایا رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم کہ میں ہوں اہل کمالہ کمالہ کمالہ پر حشت او کی قبروں میں اور محشر میں پس گویا کہ میں دیکھتا ہوں اہل کمالہ
 کمالہ کمالہ کمالہ میں مٹی اپنے سروں سے اور کہتے ہیں الحمد للہ الذی اذہب عنا الحزن ان قول ابراہیم علیہ السلام سے ہو کہ
 کہا انھوں نے انا حق ہو واسطے اوس شخص کے کہ بھگین بنو امیئ بنیامین سے کہ اس سے کہ تم جنتیوں میں سے اسلئے جنتی
 کہیں گے الحمد للہ الذی اذہب عنا الحزن اور لائق ہو واسطے اوس شخص کے کہ ذکر کیا کہ دوسرے اس سے کہ نہو
 جنتیوں میں سے اسلئے کہ جنتی کہیں گے ان کا کما قبل فی اہلنا مشفقین یعنی بلاشبہ تھے ہم پہلے اس سے اپنے اہل
 دوسرے ملے و من معاد من متوفی باب آگے جنتیوں کے مقابلے میں ذکر کرنا دوزخیوں کا شروع فرمایا
 قال الذین کفروا لہم ناصحۃ منکم یقظی علیکم فیموتوا و لا یحقیق عذابہم حنین عذابا
 کذلک یخبر فی کل کفر

اور وہ لو کہ کافر ہوئے اونسے لیے ہر آگ دوزخ کی زمین تو حکم کیا جاوے گا اور نہ سبک کیا جائے گا اونسے کچھ عذاب
 دوزخ سے اسی طرح ہر آیت میں ہم ہر ناسک کو کہہ دیتے ہیں اور جو منکر میں یاد کو ہر آگ دوزخ کی نہ اوپر تقدیر ہو چکی ہو کہ جہنم
 اور نہ اوپر ہلکی جوتی ہو دیاں کی کچھ کلفت بھی ایسے ہی ہر آیت میں ہم ہر ناسک کو کہہ دیتے ہیں یعنی حکم کیا جاوے
 اوپر دوسری موت کا تا آرام پاوین جیسے کہ اور جا فرمایا و نادوا بملک لایقض علیک ناسکات یعنی پکاریں گے دوزخی
 مالک دار و نمود دوزخ کو کہ اے مالک عرض کر اپنے رب سے تا حکم کرے ہم پر موت کا تاکہ آرام پاوین ہم آو در دار وایت کرتے ہیں
 کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈالی جاوے گی یعنی مسلط ہوگی دوزخیوں پر بھوک پس برابر ہوگا عذاب بھوک کا اوس حال کے
 کہ کافر اوس میں ہوں گے کہ عذاب دوزخ یعنی الم بھوک کا مانند الم تمام عذابوں اونسے کے ہوگا پس فرما دے گئے الم بھوک سے پس
 فرما دے گی کیے جاوے گئے ساتھ کھانے کے طرح سے نہ فرما دے گی اور نہ بے پروا کرے گی بھوک سے پھر دوبارہ فرما دے گئے کھانے
 کے لیے یعنی سبب نفع پانے کے پہلے کھانے سے پس فرما دے گی کیے جاوے گئے ساتھ کھانے لگو گیر کے یعنی جو کہ گئے میں اہل جا بجا
 نہ نیچے اتر سکے گا اور نہ باہر نکل سکے گا یعنی قسم تہی غیر سے پاک نہ آئے گا کہ پس یاد آدے گا اونسے کہ وہ اوتارنے تھے کھانے
 اٹکے ہوئے ساتھ پینے کی چیز کے پس فرما دے گئے واسطے پینے کی چیز کے یعنی اون کھانوں کے اوتارنے کے لیے پس بٹھا یا جاوے گا
 طرف اٹکے اور دیا جاوے گا گرم پانی ساتھ زہر ورن کے یعنی جن ہانوں میں گرم پانی ہوں گے وہ زہر ورن سے اوشا کر دے
 جاوے گئے یعنی ملائکہ کے ہاتھ یا دست قدرت سے ملا واسطے پس جب نزدیک ہوں گے باسن گرم پانی کے اٹکے مونہوں سے
 بھون ڈالیں گے اٹکے مونہوں کو پس جب داخل ہوں گے یعنی اقسام اوس چیز کے کہ اون ظروف میں ہوگی قسم پیا و زہر ورن
 وغیرہ سے اٹکے بیٹوں میں ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالیں گے اوس چیز کو کہ اونسے بیٹوں میں ہوگی یعنی آنتیں وغیرہ پس کہیں گے دوزخی
 و عاکراوی گھماوین دوزخ کے اللہ تعالیٰ سے کہ سبک کرے جسے عذاب یکدن پس کہیں گے گھماوین دوزخ کے کہ کیا نہیں آئے

اور اس میں ہے کہ جو کافر ہوئے اونسے لیے ہر آگ دوزخ کی زمین تو حکم کیا جاوے گا اور نہ سبک کیا جائے گا اونسے کچھ عذاب
 دوزخ سے اسی طرح ہر آیت میں ہم ہر ناسک کو کہہ دیتے ہیں اور جو منکر میں یاد کو ہر آگ دوزخ کی نہ اوپر تقدیر ہو چکی ہو کہ جہنم
 اور نہ اوپر ہلکی جوتی ہو دیاں کی کچھ کلفت بھی ایسے ہی ہر آیت میں ہم ہر ناسک کو کہہ دیتے ہیں یعنی حکم کیا جاوے
 اوپر دوسری موت کا تا آرام پاوین جیسے کہ اور جا فرمایا و نادوا بملک لایقض علیک ناسکات یعنی پکاریں گے دوزخی
 مالک دار و نمود دوزخ کو کہ اے مالک عرض کر اپنے رب سے تا حکم کرے ہم پر موت کا تاکہ آرام پاوین ہم آو در دار وایت کرتے ہیں
 کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈالی جاوے گی یعنی مسلط ہوگی دوزخیوں پر بھوک پس برابر ہوگا عذاب بھوک کا اوس حال کے
 کہ کافر اوس میں ہوں گے کہ عذاب دوزخ یعنی الم بھوک کا مانند الم تمام عذابوں اونسے کے ہوگا پس فرما دے گئے الم بھوک سے پس
 فرما دے گی کیے جاوے گئے ساتھ کھانے کے طرح سے نہ فرما دے گی اور نہ بے پروا کرے گی بھوک سے پھر دوبارہ فرما دے گئے کھانے
 کے لیے یعنی سبب نفع پانے کے پہلے کھانے سے پس فرما دے گی کیے جاوے گئے ساتھ کھانے لگو گیر کے یعنی جو کہ گئے میں اہل جا بجا
 نہ نیچے اتر سکے گا اور نہ باہر نکل سکے گا یعنی قسم تہی غیر سے پاک نہ آئے گا کہ پس یاد آدے گا اونسے کہ وہ اوتارنے تھے کھانے
 اٹکے ہوئے ساتھ پینے کی چیز کے پس فرما دے گئے واسطے پینے کی چیز کے یعنی اون کھانوں کے اوتارنے کے لیے پس بٹھا یا جاوے گا
 طرف اٹکے اور دیا جاوے گا گرم پانی ساتھ زہر ورن کے یعنی جن ہانوں میں گرم پانی ہوں گے وہ زہر ورن سے اوشا کر دے
 جاوے گئے یعنی ملائکہ کے ہاتھ یا دست قدرت سے ملا واسطے پس جب نزدیک ہوں گے باسن گرم پانی کے اٹکے مونہوں سے
 بھون ڈالیں گے اٹکے مونہوں کو پس جب داخل ہوں گے یعنی اقسام اوس چیز کے کہ اون ظروف میں ہوگی قسم پیا و زہر ورن
 وغیرہ سے اٹکے بیٹوں میں ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالیں گے اوس چیز کو کہ اونسے بیٹوں میں ہوگی یعنی آنتیں وغیرہ پس کہیں گے دوزخی
 و عاکراوی گھماوین دوزخ کے اللہ تعالیٰ سے کہ سبک کرے جسے عذاب یکدن پس کہیں گے گھماوین دوزخ کے کہ کیا نہیں آئے

کہوئی جو اس پر کتب شریکہ کے میں جس وہ اور رحمت اور برکت کے میں اس کتاب کی صحت کے میں حدیث کے میں
 ان کے میں ہر اور میں کوئی ان کے کو کر طریق فریب دینے کے وہ کہنا اور کا ہر حق کا شہادۃ شفاؤنا عند اللہ
 ان اللہ یسبک السموات والارض ان تنزکا ولکن ذالک ان امسکھما من احدی من ینزل
 انا کان حلیما عفورا ۱۰

تحقیق خدا کا کہنا اور آسمانوں اور زمین کو اس سے کہ مل جاوین جگہ اپنی سے اور اگر مل جاوین میں بالعرض نگاہ نہ کرے
 اور دونوں کو کوئی نیچے خط کے نیچے خط کے تحقیق وہ ہر بار نشیہ والا ہے فتنہ تحقیق اللہ تعالیٰ ہر آسمانوں کو اور
 زمین کو کہ مل جاوین اور اگر مل جاوین کوئی نہ تعالیٰ کے او کو اس کے سولے کے وہ ہر مل والا ہے نہ ہر مل والا ہے
 ہر بار کہ ملدی نہیں کرنا عذاب کرنے میں کہ تعالیٰ کا ہر آسمان زمین کو سال کر کے وہ ہر اور اس کے کہ چھٹ جاوین بسبب گالی
 اور نہ کر کے جیسے کہ فرمایا تھا کہ السموات یقطن من حرقہ و تنشق الارض المیعنی قریب ہر آسمان کہ چھٹ جاوین کر کے
 شرک سے اور چھٹ جاوے زمین روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ کہنا سنا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منبر پر کہ فرمایا واقع ہوا
 موسیٰ علیہ السلام کے دل میں کہ آیا سونا ہی عزوجل یا نہیں پس بھیجا اللہ تعالیٰ نے اس کے پاس ایک فرشتے کو پس چکا تار یا وہ او کو
 زمین ات تک اور پے ان کے دونوں ہاتھوں میں دو شیشے اور کہا کہ مضبوط پکڑے رہ ان دونوں کو پس موسیٰ کو نین پائے لگی اور
 دونوں ہاتھ آپس میں ملنے لگے پھر ہوشیار ہو جانے اور ایک کے سہارے سے دوسرے کو سنبھال بیٹھ یہاں تک کہ سونے
 وہ اور دونوں ہاتھ آپس میں مل گئے اور ٹوٹ گئے دونوں شیشے فرمایا اس فرشتے نے کہ ظاہر کی گئی موسیٰ کے لیے شکل اگر اللہ
 تبارک و تعالیٰ سوتا تو نہ تجھے آسمان زمین اور اس عباس سے روایت ہی کہ کہا او انھوں نے جب جاوے تو سلطان ہدایت نک
 کے پاس نہ رہا ہوا اس سے کہ زیادتی کرے گا تجھ کو کہ میں بیکر اللہ اکبر اللہ اعز من خلقہ جمیعاً اللہ اعز من جمیع الخلق
 وَاَحَدٌ اَعُوذُ بِاللّٰهِ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْمُمَسِّکُ السَّمٰوٰتِ السَّبْعَ اَنْ یَّقَعَنَّ عَلَی الْاَرْضِ اِلَّا
 بِاِذْنِهٖ مِنْ شَرِّ عِبْدِیْ فَلَا اِنِّ وَجُوْدُهٗ وَاَتْبَاعُهٗ وَاَشْبَاکُهٗ مِنْ اِلْحٰنٍ وَاَلَا شَیْءٌ اَللّٰهُمَّ کُنْ لِیْ جَارًا
 مِنْ شَرِّ هَمِّ جَلِّ شَأْنًا وَاَعَنْ جَارُکَ وَتَبَادَرَکَ اَسْمَکَ وَاَلَا اِلٰهَ غَیْرُکَ اور فرمایا اس فرشتے صلی اللہ علیہ
 وسلم نے کہ بندہ جب داخل ہوتا ہی اپنے گھر میں اور جگہ پکڑتا ہی اپنے بچھونے پر تو دوڑتا ہی او سکی طرف فرشتہ اس کا اور شیطان
 اس کا کہتے ہو شیطان ان اس کا کہ خلیفہ یعنی اپنے جانے کو ساتھ شریکے اور کہتا ہی فرشتہ کہ ختم کر ساتھ بھلائی کے پس اگر
 اسنے ذکر اللہ کیا اور حمد کی او سکی ہانک دیتا ہی فرشتہ شیطان کو اور گنجبانی کر رہتا ہی او سکی اور اگر وہ جاگتا ہی سوتے سے تو دوڑتا
 ہی او سکی طرف فرشتہ اس کا اور شیطان اس کا کہتا ہی او سکو شیطان کہ شروع کر یعنی امو اپنے ساتھ بھلائی کے اور کہتا ہی
 فرشتہ شروع کر ساتھ بھلائی کے پس اگر اسنے کہ الحمد للہ الذی رخص لّی نفسی بعد موتھا ولم یمتھانی منھا
 اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ یُمَسِّکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَنْزُکَا وَلَکِنَّ ذٰلَکَ اِنْ اَمْسَکَھُمَا مِنْ اَحَدٍ مِنْ بَعْدِکَ
 اِنَّہٗ کَانَ حَلِیْمًا عَفُوًّا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ یُمَسِّکُ السَّمٰوٰتِ اَنْ یَّقَعَنَّ عَلَی الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ اِنَّ اللّٰهَ بِالشَّیْ
 اَنْ یَّقَعَنَّ عَلَی الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ اِنَّ اللّٰهَ بِالشَّیْءِ عَلِیْمٌ غَلِیظٌ وَاَسْمَآءُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ یُمَسِّکُ السَّمٰوٰتِ اَنْ یَّقَعَنَّ عَلَی الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ اِنَّ اللّٰهَ بِالشَّیْءِ عَلِیْمٌ غَلِیظٌ

کہوئی جو اس پر کتب شریکہ کے میں جس وہ اور رحمت اور برکت کے میں اس کتاب کی صحت کے میں حدیث کے میں
 ان کے میں ہر اور میں کوئی ان کے کو کر طریق فریب دینے کے وہ کہنا اور کا ہر حق کا شہادۃ شفاؤنا عند اللہ
 ان اللہ یسبک السموات والارض ان تنزکا ولکن ذالک ان امسکھما من احدی من ینزل
 انا کان حلیما عفورا ۱۰

تحقیق خدا کا کہنا اور آسمانوں اور زمین کو اس سے کہ مل جاوین جگہ اپنی سے اور اگر مل جاوین میں بالعرض نگاہ نہ کرے
 اور دونوں کو کوئی نیچے خط کے نیچے خط کے تحقیق وہ ہر بار نشیہ والا ہے فتنہ تحقیق اللہ تعالیٰ ہر آسمانوں کو اور
 زمین کو کہ مل جاوین اور اگر مل جاوین کوئی نہ تعالیٰ کے او کو اس کے سولے کے وہ ہر مل والا ہے نہ ہر مل والا ہے
 ہر بار کہ ملدی نہیں کرنا عذاب کرنے میں کہ تعالیٰ کا ہر آسمان زمین کو سال کر کے وہ ہر اور اس کے کہ چھٹ جاوین بسبب گالی
 اور نہ کر کے جیسے کہ فرمایا تھا کہ السموات یقطن من حرقہ و تنشق الارض المیعنی قریب ہر آسمان کہ چھٹ جاوین کر کے
 شرک سے اور چھٹ جاوے زمین روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ کہنا سنا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منبر پر کہ فرمایا واقع ہوا
 موسیٰ علیہ السلام کے دل میں کہ آیا سونا ہی عزوجل یا نہیں پس بھیجا اللہ تعالیٰ نے اس کے پاس ایک فرشتے کو پس چکا تار یا وہ او کو
 زمین ات تک اور پے ان کے دونوں ہاتھوں میں دو شیشے اور کہا کہ مضبوط پکڑے رہ ان دونوں کو پس موسیٰ کو نین پائے لگی اور
 دونوں ہاتھ آپس میں ملنے لگے پھر ہوشیار ہو جانے اور ایک کے سہارے سے دوسرے کو سنبھال بیٹھ یہاں تک کہ سونے
 وہ اور دونوں ہاتھ آپس میں مل گئے اور ٹوٹ گئے دونوں شیشے فرمایا اس فرشتے نے کہ ظاہر کی گئی موسیٰ کے لیے شکل اگر اللہ
 تبارک و تعالیٰ سوتا تو نہ تجھے آسمان زمین اور اس عباس سے روایت ہی کہ کہا او انھوں نے جب جاوے تو سلطان ہدایت نک
 کے پاس نہ رہا ہوا اس سے کہ زیادتی کرے گا تجھ کو کہ میں بیکر اللہ اکبر اللہ اعز من خلقہ جمیعاً اللہ اعز من جمیع الخلق
 وَاَحَدٌ اَعُوذُ بِاللّٰهِ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْمُمَسِّکُ السَّمٰوٰتِ السَّبْعَ اَنْ یَّقَعَنَّ عَلَی الْاَرْضِ اِلَّا
 بِاِذْنِهٖ مِنْ شَرِّ عِبْدِیْ فَلَا اِنِّ وَجُوْدُهٗ وَاَتْبَاعُهٗ وَاَشْبَاکُهٗ مِنْ اِلْحٰنٍ وَاَلَا شَیْءٌ اَللّٰهُمَّ کُنْ لِیْ جَارًا
 مِنْ شَرِّ هَمِّ جَلِّ شَأْنًا وَاَعَنْ جَارُکَ وَتَبَادَرَکَ اَسْمَکَ وَاَلَا اِلٰهَ غَیْرُکَ اور فرمایا اس فرشتے صلی اللہ علیہ
 وسلم نے کہ بندہ جب داخل ہوتا ہی اپنے گھر میں اور جگہ پکڑتا ہی اپنے بچھونے پر تو دوڑتا ہی او سکی طرف فرشتہ اس کا اور شیطان
 اس کا کہتے ہو شیطان ان اس کا کہ خلیفہ یعنی اپنے جانے کو ساتھ شریکے اور کہتا ہی فرشتہ کہ ختم کر ساتھ بھلائی کے پس اگر
 اسنے ذکر اللہ کیا اور حمد کی او سکی ہانک دیتا ہی فرشتہ شیطان کو اور گنجبانی کر رہتا ہی او سکی اور اگر وہ جاگتا ہی سوتے سے تو دوڑتا
 ہی او سکی طرف فرشتہ اس کا اور شیطان اس کا کہتا ہی او سکو شیطان کہ شروع کر یعنی امو اپنے ساتھ بھلائی کے اور کہتا ہی
 فرشتہ شروع کر ساتھ بھلائی کے پس اگر اسنے کہ الحمد للہ الذی رخص لّی نفسی بعد موتھا ولم یمتھانی منھا
 اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ یُمَسِّکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَنْزُکَا وَلَکِنَّ ذٰلَکَ اِنْ اَمْسَکَھُمَا مِنْ اَحَدٍ مِنْ بَعْدِکَ
 اِنَّہٗ کَانَ حَلِیْمًا عَفُوًّا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ یُمَسِّکُ السَّمٰوٰتِ اَنْ یَّقَعَنَّ عَلَی الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ اِنَّ اللّٰهَ بِالشَّیْ
 اَنْ یَّقَعَنَّ عَلَی الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ اِنَّ اللّٰهَ بِالشَّیْءِ عَلِیْمٌ غَلِیظٌ وَاَسْمَآءُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ یُمَسِّکُ السَّمٰوٰتِ اَنْ یَّقَعَنَّ عَلَی الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ اِنَّ اللّٰهَ بِالشَّیْءِ عَلِیْمٌ غَلِیظٌ

کہوئی جو اس پر کتب شریکہ کے میں جس وہ اور رحمت اور برکت کے میں اس کتاب کی صحت کے میں حدیث کے میں
 ان کے میں ہر اور میں کوئی ان کے کو کر طریق فریب دینے کے وہ کہنا اور کا ہر حق کا شہادۃ شفاؤنا عند اللہ
 ان اللہ یسبک السموات والارض ان تنزکا ولکن ذالک ان امسکھما من احدی من ینزل
 انا کان حلیما عفورا ۱۰

الْمَلِكِ الشَّيْءِ اِلَّا بِاَمْرِهِ هُوَ فَهَلْ يَنْظُرُ وَلَنْ اَكْسَمْتُ اَلَا وَلَيْتَ هُوَ فَكُلُّ مَن لَّمْ يَسْمَعْ الشَّيْءَ مِنْ رَبِّهِ فَيَحْشُرْهُ هُوَ لَمْ يَكُنْ يَحْشُرْ لِسَمْعِ اللَّهِ تَعَالَى يَلْكَ

اور قسم کھائی کفار مکہ نے سنا تھا اس کے سخت ترین قسین اپنی کہ اگر آپ کے پاس ڈالنے والا البتہ ہوں گے بہت اور آپ کے پاس ہر ایک است سے پس جب آیا ان کے پاس ڈالنے والا نہ زیادہ کیا اور کو کر نفرت مراد کرتا ہوں میں سرکشی زمین میں اور زیادہ کیا اگر بداندیشی ہو اور زمین اور ترابی و بال بداندیشی بدکار کر کے والون اس کے پس منتظر نہیں ہیں اگر آپ حقیت پہلوں کے پس ہرگز ہوا تو واسطے آئین خدا کے تبدیلی اور زیادہ ہو گا تو واسطے آئین خدا کے کچھ تغیر و فتح اور قسم کھاتے تھے اللہ کی ناکہ کی قسین اپنی اگر آوگا اون پاس کوئی ڈر سناے والا البتہ بہتر راہ چلین گے اور کئی ایک است سے پھر جب آیا اون پاس ڈر سناے والا اور زیادہ ہوا بدکار کرنا ملک میں اور واؤ کرنا برے کام کا اور حرامی کا داؤا اوسے کا اوسی داؤا والون پر پھر ایسی راہ دیکھتے ہیں انھوں کے دستور کی سونہ پاویگا اللہ کا دستور بدلنا اور نہ پاویگا اللہ کا دستور ٹلنا و نفس میں عرب کے لوگ جو سنتے یہودی کے حکیمان اپنے نبی سے تو کہتے کبھی ہم میں ایک نبی آئے تو ہم اوشے بہتر فاقات کریں مگر کون اور عداوت کی ہو اور قسم کھائی کفار مکہ نے انہی پہلے آنحضرت کے نبی ہونے کی قریش نے سنا کہ اہل کتاب نے اپنے رسولوں کو جھٹلایا پس کہا انھوں نے کہ نفرت کرے اللہ یہود و نصاریٰ کو کہ لے ان کے پاس رسول اس جھٹلایا انھوں نے ان کو قسم خدا کی اگر آئے ہمارے پاس رسول تو ہو گئے ہم بہت راہ بانے والے ہر ایک است سے پس جب آیا ان کے پاس ڈالنے والا یعنی جب بھی گئے آنحضرت رسول کریم نہ زیادہ کیا ان کو رسول کے آنے نے مکر دوری کو حق سے واسطے سرکشی کرنے کے اور بداندیشی کرنے کے کہ جھٹلانا محض کا ہی اور قصد کرنا ان کے قتل کا اور شر کرنا اور زمین اور ترقی ہو بداندیشی مکر اوسے کرنے والے پر جانچ اور ہی روز بدر کے کہ کفار تباہ و برباد ہوئے مثل مشورہ پر جا کھنڈہ را چاہہ در پیش فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایا کو مملکت الشیئی فائتہ لا یحییق المملکت الشیئی ایا یا ہیاہ و لہم من اللہ طالب یعنی یہاں تم اپنے متین کر دے اس لیے کہ زمین اور ترابی و بال مکر بدکار اوسے کرنے والون پر اور ان کے لیے اللہ کی طرف سے مواخذہ اور عذاب کی روایت ہی محمد بن کعب سے کہ کہاتین چیزیں ہیں جس نے کیں وہ نہیں نجات پائے کما یہاں تک کہ اوسے و بال اوں کا و سپر چھنے مکر کیا یا سرکشی کی یا احمد توڑا پھر ٹھہرین یہ آیتیں کہ مصدق ہیں ان تینوں باتوں کی لا یحییق المملکت الشیئی ایا یا ہیاہ زمین اور ترابی و بال بداندیشی کا مکر اوسے کرنے والے پر یا یا ہیاہ الناس انما بخیرکم علی انفسکم ای لوگوں میں جو بال تمہاری سرکشی کا مکر تمہاری ہی جانوں پر و قسنت نکت فائتہ یا نکت علی انفسکم اور جو توڑے حد پس نہیں توڑیگا مگر ضرر اوس کا اوسی کی جان پر ہر گنا پس نہیں منتظر ہیں مگر آئین حقیت پہلوں کا اور وہ اور نا غذا کیا ہی اون لوگوں پر کہ جھٹلایا انھوں نے اپنے رسولوں کو کہ وہ ان سے پہلے کی امتیں تھیں اور معنی یہ ہیں کہ پس نہیں منتظر ہیں وہ بعد جھٹلانے تیرے کے مگر اس کی کہ او تارین ہم او پر عذاب مثل اوس عذاب کے کہ او تارا ان سے پہلوں پر کہ جو جھٹلاتے تھے رسولوں کو پس ہرگز نہ پاویگا تو واسطے آئین خدا کے تبدیلی زمینیاں فرمایا کہ آئین اللہ تعالیٰ کا کہ وہ بدل لینا ہی رسولوں کے جھٹلانے والون سے ایسا آئین ہی کہ نہیں بدلتا ہی اوس کوئی ذات تھا او نہیں پھر تار ہی اور تغیر تار ہی اوس کو اوسکی اوقات سے خواہ خواہ جاری ہی کرنا ہی اوس کو مدد در منتوث

اَوَلَمْ يَسْتَوْفُوا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَكُنَّا اسْتَدْرَجْنَاهُمْ فَاُولَئِكَ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ فَاوِيَةٌ وَمَا كَانَ لِلّٰهِ لِيُخَيِّنَ مِنْ شَيْءٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَكَانِي لَافْضًا اِنَّهٗ كَانَ عَلِيْمًا قَدِيْرًا

اور قسم کھاتے تھے اللہ تعالیٰ کی قسم سے کہ اگر آپ حقیت پہلوں کے پس ہرگز ہوا تو واسطے آئین خدا کے تبدیلی اور زیادہ ہو گا تو واسطے آئین خدا کے کچھ تغیر و فتح اور قسم کھاتے تھے اللہ کی ناکہ کی قسین اپنی اگر آوگا اون پاس کوئی ڈر سناے والا البتہ بہتر راہ چلین گے اور کئی ایک است سے پھر جب آیا اون پاس ڈر سناے والا اور زیادہ ہوا بدکار کرنا ملک میں اور واؤ کرنا برے کام کا اور حرامی کا داؤا اوسے کا اوسی داؤا والون پر پھر ایسی راہ دیکھتے ہیں انھوں کے دستور کی سونہ پاویگا اللہ کا دستور بدلنا اور نہ پاویگا اللہ کا دستور ٹلنا و نفس میں عرب کے لوگ جو سنتے یہودی کے حکیمان اپنے نبی سے تو کہتے کبھی ہم میں ایک نبی آئے تو ہم اوشے بہتر فاقات کریں مگر کون اور عداوت کی ہو اور قسم کھائی کفار مکہ نے انہی پہلے آنحضرت کے نبی ہونے کی قریش نے سنا کہ اہل کتاب نے اپنے رسولوں کو جھٹلایا پس کہا انھوں نے کہ نفرت کرے اللہ یہود و نصاریٰ کو کہ لے ان کے پاس رسول اس جھٹلایا انھوں نے ان کو قسم خدا کی اگر آئے ہمارے پاس رسول تو ہو گئے ہم بہت راہ بانے والے ہر ایک است سے پس جب آیا ان کے پاس ڈالنے والا یعنی جب بھی گئے آنحضرت رسول کریم نہ زیادہ کیا ان کو رسول کے آنے نے مکر دوری کو حق سے واسطے سرکشی کرنے کے اور بداندیشی کرنے کے کہ جھٹلانا محض کا ہی اور قصد کرنا ان کے قتل کا اور شر کرنا اور زمین اور ترقی ہو بداندیشی مکر اوسے کرنے والے پر جانچ اور ہی روز بدر کے کہ کفار تباہ و برباد ہوئے مثل مشورہ پر جا کھنڈہ را چاہہ در پیش فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایا کو مملکت الشیئی فائتہ لا یحییق المملکت الشیئی ایا یا ہیاہ و لہم من اللہ طالب یعنی یہاں تم اپنے متین کر دے اس لیے کہ زمین اور ترابی و بال مکر بدکار اوسے کرنے والون پر اور ان کے لیے اللہ کی طرف سے مواخذہ اور عذاب کی روایت ہی محمد بن کعب سے کہ کہاتین چیزیں ہیں جس نے کیں وہ نہیں نجات پائے کما یہاں تک کہ اوسے و بال اوں کا و سپر چھنے مکر کیا یا سرکشی کی یا احمد توڑا پھر ٹھہرین یہ آیتیں کہ مصدق ہیں ان تینوں باتوں کی لا یحییق المملکت الشیئی ایا یا ہیاہ زمین اور ترابی و بال بداندیشی کا مکر اوسے کرنے والے پر یا یا ہیاہ الناس انما بخیرکم علی انفسکم ای لوگوں میں جو بال تمہاری سرکشی کا مکر تمہاری ہی جانوں پر و قسنت نکت فائتہ یا نکت علی انفسکم اور جو توڑے حد پس نہیں توڑیگا مگر ضرر اوس کا اوسی کی جان پر ہر گنا پس نہیں منتظر ہیں مگر آئین حقیت پہلوں کا اور وہ اور نا غذا کیا ہی اون لوگوں پر کہ جھٹلایا انھوں نے اپنے رسولوں کو کہ وہ ان سے پہلے کی امتیں تھیں اور معنی یہ ہیں کہ پس نہیں منتظر ہیں وہ بعد جھٹلانے تیرے کے مگر اس کی کہ او تارین ہم او پر عذاب مثل اوس عذاب کے کہ او تارا ان سے پہلوں پر کہ جو جھٹلاتے تھے رسولوں کو پس ہرگز نہ پاویگا تو واسطے آئین خدا کے تبدیلی زمینیاں فرمایا کہ آئین اللہ تعالیٰ کا کہ وہ بدل لینا ہی رسولوں کے جھٹلانے والون سے ایسا آئین ہی کہ نہیں بدلتا ہی اوس کوئی ذات تھا او نہیں پھر تار ہی اور تغیر تار ہی اوس کو اوسکی اوقات سے خواہ خواہ جاری ہی کرنا ہی اوس کو مدد در منتوث

لہذا
لئے نہیں تو
الان بہار
باید فرمایا
اسی واسطے
یہ وہ دلا ہوا
چیتہ دلا ہوا

کیا سیر زمین کی اونھوں نے زمین میں تادیکھیں کہ کیونکر ہوا انجام کار اون لوگوں کا کہ پہلے انہیں تھے اور تھے وہ زیادہ تر اہل
 یعنی اہل کہ سے قومیں یعنی پس نہ بھاگ سکے اور نہ زمین پر احساس لائق کہ عاجز کرے اور سکو کوئی چیز سچ آسمانوں کے
 اور نہ سچ زمین کے یعنی کوئی چیز اس سے بھاگ کر نہیں نکل سکتے تحقیق وہ ہر دانا تو انا نہ فتنے کیا پھرے نہیں ملک میں کہ
 دیکھیں آخر کیا ہوا اور کیا جو ان سے پہلے تھے اور تھے ان سے سخت زور میں اور اندوہ نہیں جسکو تھکا کے کوئی چیز آسمانوں میں
 نہ زمین میں ہر سب جاننا کہ کتنا ہر مود تقسیم ہر کفار قریش شام اور عراق اور یمن کی طرف تجارت وغیرہ کو جایا کر تھے
 پس اللہ تعالیٰ ان کے ستیہ کرنے کے لیے استفسار فرماتا ہے کہ کیا تھے اگلے لوگوں کے زمین و مکان اچھے ہوئے نہیں تھے
 ہیں وہ سب اسی کفر و شرک اور نافرمانی اور رسول کے سے تباہ و برباد ہوئے تم اگر اپنی بد ذاتی سے باز نہ آؤ گے تو تم بھی
 اسی طرح خراب تباہ ہو گے۔ **۵۔** اس ضمن کو پاک پروردگار نے کئی جگہ ذکر فرمایا ہے اور جگہ
 حکم فرمایا ہے کہ سیر کر عبرت پرائے گا جیسے کہ اس آیت میں قل سیر فی الارض فانظروا کیف کان عاقبت
 الممذکین یعنی سیر کر زمین میں پس دیکھو کہ کیونکر ہوا انجام کار اُن کے کیونکہ مقصود یہ ہے کہ اوروں کی بد حالی
 دیکھ کر اصلاح درست کرو تا کہ تم بھی ایسی خرابی میں نہ گرفتار ہو جاؤ اور اس نیت سے باستمال امر الہی کے سیر کرنی ہو برائے گناہوں کی
 عجیب چیز ہو لوگ سیر تماشوں کے لیے دور دور از راہ طر کر کر جاتے ہیں اور ایسی سیر سے غافل ہیں اس سے دنیا کی فضا اور کاروبار کی
 میں جتنی ہو اور رجوع دار آخرت کی طرف حاصل ہوتی ہو چنانچہ اسی ضمن کو عاجز نے ان اشعار میں باندھا ہے

<p>جاسیر ذرا کہ جو مکانات ہیں اچھے پہنے ہوئے رہتی تھیں ہمدان طلسم والا وہ تھرے چمن سیر کے اب گھاس ہو گئی کچھ بھی ہو نشان اور کاکان فوج و رسالا ہرگز نہ سمجھتے تھے کہ محنت لا دنیا سب چھوڑ گئے کچھ نیا زیور و کالا جب تک کہ جوان تھاپی شہوت تھی ناک و دو شرم تو ذرا بال ترے ہو گئے گالا ہیما صد فوس صد فوس صد فوس سو بھے نہ کبھی نہیں کی رہ میں کوئی چالا اب ہرگ سے اور گور و قیامت ہی غافل کیا غدر گناہوں کا بنایا ہی ہمدالا ایک دم نہ ہوا پلٹے گناہوں سے تو نادام کافی نہیں نادان کو نہ دفتر نہ رسالا</p>	<p>کیا ہو گئے جنکے تھے بہت خادم و والا رہتین تھیں بڑیں جلیپین جن غروف کے آگے بلبل نہ وہاں بیگی نکل بیگا نہ لا لا کرتے تھے جو دھوئی کہ یہ ہی ملک ہمارا جو بن کو پلا دیسے گی بھڑ ہر کا پیالا اس عمر کے گلشن میں خزان آگئی تیرے پیری میں ہوئی تڑنگی حرس وہ بالا ہی قرب اہل سود عمل طول امل و اسے نقارہ ہوا کوچ کا محل نہ سنبھالا سو بھے گی تھجے اور گھڑی جب ہو گئی تھیں طحلی اورنگی انکھیں جو پڑ گئے تھجے پالا اب غدر گناہوں جو روٹا ہی سور وے کر تو بربان سے کہ پھل میں ہی لالا کیسے تھے سمجھاؤں سمجھتا نہیں عاجز</p>	<p>کیا ہو گئیں وہ پردہ نشین جنکی کمیزیں پورا ہیکا کٹری نے وہاں آنکے جالا کیا ہو گئے وہ لوگ جو کہتے تھے تجل یہ ملک تو جاگیر یہ ہی اس کا قب لا ملے ہوئے وہ دونوں کٹ افسوس گئے اوٹھے خم ہو گیا جو ان سرور تر اہت تھا بالا کرنا ہی وہی حسین تری روسی سی ہو ہرگز نہ ذامت نہ ملالت نہ خج لا شطرنج میں نیا کے ہیں منصوبہ و صد فکر پہنا کے کفن گور میں تنہا تھے والا اوس وز قیامت کو کہ کا پین اولوالعزم کچھ کام نہ آویگا وہاں گریو و نالا ہشدار کو اک حرف نہ سمجھتے ہی کفایت نہ مست نہ دیوانہ نہ مد ہوش نہ بالا</p>
---	--	---

وَلَوْ يَأْخُذُ اللَّهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوا مَا تَرَوْا ظِلْفَيْهِمْ مِنْ دَابَّةٍ وَلَكِنْ يُوقِظُ هُمُ الْآجِلِ مُسْتَقْبِلِ وَأَذْجَاءُ أَجْلُهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بَصِيرًا

نہ تو کوئی دانا نہ کھانے کی چیز

نہ تو کوئی دانا نہ کھانے کی چیز
 نہ تو کوئی دانا نہ کھانے کی چیز
 نہ تو کوئی دانا نہ کھانے کی چیز

اور اگر گرفتار کرنا خدا کو گوارا نہ ہو تو اس چیز کے کہ کہتے ہیں نچوڑنا پشت زمین پر کسی جانور کو ولیکن ہوتوں رکھنا ہے
 لوگو ایک وقت معین تک پس جب آویگا وقت مقرر اور انکا تحقیق خدا ہی ساتھ بندوں اپنے کے دیکھنے والا ہے **فتی**
 اور اگر پھر کرے اللہ لوگوں کو انکی کمائی پر پھوڑے زمین کی بیٹھ پر ایک ملنے جلنے والا پراؤ لوگو بھیل دینا ہر ایک ٹھہرے ہوئے
 وعدے تک پھر جب آیا اور کا وعدہ تو اللہ کی نگاہ میں ہیں اس کے سب بندے **مو** **تفسیر** ساتھ اس چیز کے
 کہ کہتے ہیں یعنی گناہ اور داتہ سے مراد ہی جاندار کہ جلتا ہی زمین پر یعنی اگر اللہ تعالیٰ گرفت کرنا لگے گناہوں پر تو سیکو پھوڑنا
 اعمال پر کی شامت کے سبب جیسے کہ حضرت نوح علیہ السلام کے زلے میں ہوا کہ ہلاک کیا اللہ تعالیٰ نے اس چیز کو کہ زمین کی
 پشت پر تھی لیکن جو کہ گشتی نوح علیہ السلام میں تھے وہی سچ ہے لیکن شان غفور رحیمی کا طور ہے کہ انکو صلت سے رکھی ہر ایک
 وقت مقرر تک یعنی روز قیامت تک پھر وہ اپنے بندوں یعنی اہل طاعت و محبت کا حال دیکھنے والا ہی اوپر کی حقیقت امر
 کی پوشیدہ نہیں ہر وہان ہر سیکو جزا سزا ہو رہیگی **مل** **معاب تنبیہ** سبحان اللہ عجیب شان ہی او کی غفور رحیمی
 کی کہ ہر شے و مفسون کی جو ہشون میں گرفتار ہیں اور پھر وہ دگر فرماتا ہی اور ہم سے نالا لقون کی پرورش کرنا ہو جو کوئی گشتی
 احسان کرنا ہی ایک سیکو نو کر رکھتا ہی پھوڑے سے مشاہرے کو تو کیا کیا اغراض کرنا ہی اوپر اور ذرہ سے قصور سے بدقون خفا
 رہتا ہی وہ رب العظیم کیا کیا کچھ انعام کرنا ہی پھر یہ شان بنے نیازی کا طور ہے کہ اور نعمتوں پر نعمتیں دیتا چلا جاتا ہی اور کچھ
 خیال نہیں فرماتا ہماری تفسیرات پر حدیث شریف میں آیا ہی کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا ایک چادر اوڑھنے
 ہوئے اور اس کے ہاتھ میں کچھ تھا کہ اوپر چادر لپیٹ رکھی تھی پس عرض کیا اوسنے کہ یا رسول اللہ میں گذر تھا ایک درختوں کے
 بن پر بیس نین سینے اوس میں آواز میں پرند جانور کے بچوں کی پس بڑھ لیا سینے اونکو اور رکھ لیا سینے اونکو اپنی چادر میں پس
 آئی مان اونکی اور میرے سر کے گرد پھرنے لگی پس کھول دیا سینے اوسکے لیے اون بچوں کو پس آڑی و ماو پر پس لپٹ لیا سینے
 اون بچوں کو مان سمیت اپنی چادر میں پس یہ ہیں میرے پاس فرمایا آنحضرت نے رکھ توئے انکو پس رکھ دیا اوسنے اونکو اور مان
 بچوں کی جدا نہوئی اوسنے ساتھ ہی لگی رہی اوسکے پس فرمایا آنحضرت نے کیا تعجب کرتے ہو تم سبب رحم کرنے بچوں کی مان کے
 اپنے بچوں پر پس ہم ہی اوس ذات کی کہ بھیجا مجھ کو ساتھ حق کے البتہ اللہ بہت رحم کرنے والا ہی اپنے بندوں پر نسبت رحم کرنے
 ان بچوں کی مان کے اپنے بچوں پر لیج انکو اور رکھ دے انکو جہان سے لیا ہی توئے انکو اور مان انکی انکے ساتھ ہو پس پھر اوہ
 شخص نے کہ اونکو اتنی صدق اللہ و صدق الرسول ایسا ہی وہ اہل رحمہن ہی والا کیا ٹھکانا تھا ہمارا اور اس سے زیادہ آخر میں
 اوسکی رحمت کے امیدوار ہیں چنانچہ آیا ہی حدیث شریف میں کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلاشبہ اللہ کے لیے
 سو رحمتیں ہیں اتاری ہی اون میں سے ایک رحمت در میان جن اور انس اور چار پایوں اور حشرات الارض کے پس سبب
 اوس ایک رحمت کے آپس میں مہربانی کرنے ہیں اور سبب اوس کے آپس میں رحم کرنے ہیں اور سبب اوس کے شفقت کرنا
 ہو خوشی اپنے بچوں پر اور رہنے دین میں اللہ نے ایک کم سو رحمتیں کہ رحم کرے گا ساتھ اونکے اپنے بندوں پر روز قیامت کے یہ شد
 بخاری سلم کی ہی اور پہلی ابوداؤد کی لیکن ان حدیثوں کو دیکھ کر کوئی بالکل مڈ بھی نہو جائے کہ وہ شان قتاری جبار ہی کی بھی
 رکھتا ہی اسی لیے کہا گیا ہی **الْإِيمَانُ بَيْنَ الْخَوْفِ وَالْإِجْتِهَادِ** یعنی ایمان در میان میں ہی خوف و جہد کے ڈرتا بھی رہے
 اوس سے اور امیدوار بھی ہے

سورة يس مكية وهي ثلث وثمانون آية وخمسة ركعات

ایک کی آیت
 غزیرہ جباری
 گزیرہ جباری
 درستان
 سیکو پھوڑنا
 نوکر بادشہ
 نکل دینا
 گزیرہ جباری
 چارویں
 شریک
 چارویں
 زانہ انصاری
 دان فضیلہ
 ہوالہ الام
 یعنی غمناک
 بندہ و پیکار
 محبت کو
 بخشش
 مہربان ہوں
 اور غنیمت
 عذاب میں
 عذاب میں
 کامی

✓
✓
✓

۱۳۳۳/۱۲/۲۵

میں نے

14

مجلس

تاریخ

اسی طرح حضرت علیؓ

عبدالله بن محمد بن عبد الوهاب

فصل

سینجی اور
نفریچا اور
(اور

کبریا

نشان و غیره

مٹی اور آگ کوئی اونچین کا اور کیا کس چیز نے روکا ہے؟ ٹھیک اور غلطی کے انتہا کرتے ہیں ہم سحر کا پیر کیا اور سننے کے تحقیق سے
دیکھا تھا اور گو اندر سجدے کیا اور ٹھوہیں تحقیق سحر کیا تپہ من در منقش

دیکھا تو انکو اندر سجدے کے کہا اوٹھو پس تحقیق سحر کیا تیرا من در منشا

إِنَّمَا شِئْدَ مِنْ أَسْبَحَ الدُّرَى وَخَشِيَ الرِّجْمَ بِالْغَيْبِ قَبْسِهِ بِغَفِيرَةٍ وَأَجْمَلُ كَرِيمٍ ○

سوا اسکے نہیں ہر کڑا نا ہو تو اس کو کہ پیروی نصیحت کی کرے یعنی نہیں نفع دیتا ہو ڈرانا تیرا اگر اس کو کہ پیروی کرے قرآن کی اور ڈرے خدا سے غائبانہ یعنی ڈرے اللہ کے عذاب سے حال انکہ دیکھا نہیں ہے اس کو لیکن شجرہ ی وے اس کو ساتھ خشک کے یعنی غوغنا ہوں اس کے اور ثواب بزرگ کے یعنی جنت کے ہفتے تو تو ڈرنا کہ اس کو جو چلے سمجھانے پر اور ڈرے رحمن سے بن دیکھے سوا اس کو دے خوشخبری سعادت کی اور عزت کی نیک کی ہفتے

إِنَّا نَحْنُ الْحَقُّ وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا وَآثَرَهُمْ وَكُلُّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ فِي إِمَامٍ مُبِينٍ ۝

تحقیق ہم زندہ کرتے ہیں مردوں کو اور کہتے ہیں ہم جو کچھ کہ آگے بھیجا یعنی اعمال اچھے بُرے اور کہتے ہیں ہم نقصان مند
 دہکے اور ہر چیز کو گھیر رکھا ہے منہ سے کچھ کتاب ظاہر ہے یعنی لوح محفوظ کے پتے * ہم ہیں جو جلاتے ہیں مردے اور کہتے ہیں
 جو آگے بھیج چکے اور انکے پیچھے نشان ہے اور ہر چیز گن لی ہے منہ سے ایک کھلی اصل کتاب میں * نقصان مند جو آگے

بہج چکے اپنے اعمال اور پیچھے رہے نشانِ اولاد اور عمارت اور رسم ڈالی نیک یاد بدھ صوفی زندہ کرتے ہیں ہم مہم نئی
اوشھادینک ہم انکو بعد مرنے انکے کے یا نکالتے ہیں ہم انکو شکر سے طرف ایمان کے اور آمار سے مراد ہیں نشانِ
کرم نے کے بعد چھوڑیں خواہ نیک چون جیسے علم کیو سکھا گیا یا کتاب تالیف کر گیا یا زمین وغیرہ وقف کر گیا یا خائف
سے ننگا رہے جسے بھونکا اکسے کہ جٹ لگا دیتے آتے سوط تھامے بغیر کہ اسکا حرام ہے کہ وہ

اور مانند اسی کے ہی قول اللہ تعالیٰ کا یَنْبَغُوا الْاِنْسَانَ يُؤَمِّدُ لِمَا قَدْ مَرَّ وَاحْضُر یعنی خبر دیا جاوے گا انسان اور سدن سگا
اوس چیز کے لئے کچھ بھی یعنی اعمال اور پیچھے چھوڑی ہوئی نشانیان مذکورہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی رواج دے
اسلام میں بطریق نیک نہ عمل کیا جاوے اس پر بعد اوسکے ہوگا واسطے اوسکے ثواب اور اسکا اور ثواب و شخصوں کا کار عمل کیا

اور سپر بغیر ناقص ہوئے اجزا فنکے سے کچھ اور جسے رواج دیا اسلام میں طریقتہ بد کہ عمل کیا جاوے اور سپر بعد اوسکے ہوگا اسی
گناہ اوسکا اور گناہ اوسکا کہ چلین کے اور سپر پیچھے اوسکے بغیر اسکے کہ نقصان ہوگا ہوا ان فنکے سے چھ اور بعضوں نے کہا
کہ وہ آثار قدم رکھنے اوسکے ہین طرف جمع یا جامعوں کے ابو سعید خدری سے روایت ہو کہ کہا ہے تھے ہوسلہ دینے کی ایک

باب میں پس راہ دہ لیا اسل مکان کے لئے کہ فریب مسجد نبوی کے پس او ماری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت را نا محسن بحی المحی
و نکتب ما قل کعقوا اوا قاتلکم پس بلایا او نکور سول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا کہ گئے جاتے ہیں نشان فرستد
تھانے پھر بڑھی یہ آیت او نہر پس چھوڑ دیا او بخون نے وہاں سے او ٹھنا اور ابی نبوی سے روایت یہ کہ فرمایا اتھنفر صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ بہت بڑا لوگوں کا از رو سے ثواب کے نماز من بعد تراویح کا ہے جلدی نہ ہوئے جتنی تراویح دہوئے سے

جیلر آوے گا و تباہی ٹوٹے گی اور یہ پادشہ کا اور وہ شخص کہ انتظار کرے نماز کا یہاں تک کہ پڑھے اور ساری رات تھامام کے بہت بڑا ہو
 ثواب میں اس شخص سے کہ نماز پڑھتا ہی پھر سو رہتا ہے آتی بن کب نے کہا کہ تھا ایک شخص نے میں جانتا میں کسی کو اہل شیعہ سے
 ان کو روبرو میں یہ کہ نماز پڑھتے ہیں قبل کی طرف رستہ دو رہنے والا مسجد سے اور یہ شخص کہ ہیں ہوتا تھا وہ نماز میں

تجدیدی بار اڑے۔ سلم کے پس کھانگبا اوس جہے کہ اگر خریدے تو حمار کو سوار ہو کر سوار ہو کر جی اور باندھیں۔

اوستے کہ قسم اللہ کی نہیں خوش آتا جو کہ مکان میرا ملا ہو سجدے سے پس خبر دی گئی اسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو
پس پوچھا اوس سے سبب اسکا اوستے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی علیہ وسلم پاس ہونا مکان کا میں نہیں چاہتا ہوں کہ تاکے
جاؤں نشان قدم میرے اور قدم میرے اور پھر آنا میرا اور توجہ ہونا میرا اور پشت دینا میرا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے تجھ کو اللہ سے سب اور مے تجھ کو جو کچھ کہ اسید ثواب کی رکھتا ہے سب بہت زیادہ مستحق
تنبیہ ہے اس سے یہ سمجھا گیا کہ سنت کی باتوں کے رواج دینے میں اور بدعتوں کے مٹانے میں بڑا فائدہ ہو اور
سنت کے ترک کرنے میں اور بدعتوں کے جاری کرنے میں بہت ضرر ہے پس اس وقت میں عورت کا دوسرا نکاح کروانا سنت ہی اور اسکو
عارفاننا بدعت و کفر اور ایسے ہی غریب و فروخت کرنی ذات خود سنت ہی اور اسکو بڑا اور عار جاننا بدعت و سابق اور ان دونوں بلالوں میں
بھی اکثر لوگ بلکہ بعض علماء و شائخ بھی گرفتار ہوئے ہیں اور ایسے ہی سنت سلام اور صافحہ کی اور ناند لکے کی بہت منتیں ہوتی ہیں
ہیں کہ جو اونکو باریک رواج سے وہ بشارت مذکور میں داخل ہو اور تعزیر میندی سہرا لنگنا منڈھابندھن وار باندھنا بدھی بیڑہ پھانا
یا چوٹی لکے نام کی رکھنی یا نیچے کو خیر مامون کا بنانا یا گنج بھرنے کی سلامتی کے لیے یا ڈاڑھی کا منڈانا یا پٹون بہر یون کا رکھنا اور
ماند لکے کے یہ سب بدعات سیدہ ہیں اور انکو نہ ملنا حتی الوسع اپنے گھر اور دوستوں میں سے ایک طرح کا آثار بدچھوڑ جانا ہی
اور سب داخل ہونے کا وعید مذکور میں اور ایسے ہی مسجد میں حاضر ہونا اور جماعت سے نماز ادا کرنے میں ہر سے ہر اور اسکا ترک
کرنا عداوت منافقوں کی یہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی ٹھکانا اپنے گھر سے با وضو طرف نماز فرض کے پس اجرو اسکا مانند اجر
حاجی احرام باندھنے ہوئے کے ہو اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نماز جماعت کی فضیلت رکھتی ہے نماز تنہا پرستائیس رجب
اور عبد اللہ بن مسعود سے منقول ہے کہ کہا البتہ تحقیق دیکھا ہے اپنے کو اس حال میں کہ نہیں چہچہ رہتا تھا نماز با جماعت سے گرونی
معلوم النفاق یا بیکار کامل اور خفیف بیماری والے کا یہ حال تھا کہ دو شخص مطرف سے پکار کر لاتے تھے نماز کے لیے اور کہا ابن مسعود
نے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھائیں چکوسن پڑھی اور بلاشبہ من ہی سے ہی نماز پڑھنی ایسی مسجد میں کہ اذان ہی بجا
اٹھیں یعنی با جماعت پڑھنی اور ایک روایت میں ہے کہ کہا ابن مسعود نے جب کو خوش لگے کہ بڑے اللہ تعالیٰ سے فرولے قیامت کو
مسلمان یعنی کامل مسلمان پس چاہیے کہ محافظ کرے ان پانچوں نمازون پر جو وقت کہ اذان دی جائے ان نمازون کی یعنی
جماعت سے پڑھے مسجد میں پس تحقیق اللہ نے ظاہر کیے تھے اسے نبی کے لیے طریقے ہدایت کے اور تحقیق پانچوں نمازون باجماعت
مسجد میں پڑھنا سن پڑھی سے ہیں اور اگر تیرے نماز پڑھی اپنے گھر میں میں یعنی اگر جماعت سے پڑھی جیسے کہ پڑھتا ہے یہ مختلف ہے
گھر میں البتہ جو پڑھی تیرے سنت اپنے نبی کی اور جو پڑھے سنت اپنے نبی کی البتہ کہ وہ جو لوگ اور نہیں کوئی شخص جو کہ راجھی طرح قصر کے طرف
مسجد کے ان مساجد میں سے مگر کہ لکھنای اللہ اوسکے لیے عوض ہر قدم کے کہ رکھتا ہے نیکی اور بلند کرتا ہی اوسکا سبب قدم کے
درجہ اور دور کرتا ہی اوس سے سبب اوسکے گناہ اور البتہ دیکھا ہے تیرے اپنے کو اس حال میں کہ نہیں چہچہ رہتا تھا اس نماز باجماعت
سے گرونی فاق معلوم النفاق اور تمام یعنی مومن مریض لایا جاتا اوسکو اس طرح کہ دو شخصوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوتا
یہاں تک کہ کھڑا کیا جاتا نصف میں روایت کی یہ مسلم نے اور فرمایا آنحضرت نے اگر نہ تو میں گھروں میں عورتیں اور فریت و قوام کرتا
میں نماز عشا کی اور حکم کرتا میں اپنے جوانوں کو کہ جلادین جو کچھ کہ گھروں میں ہوا اگلے سے اور فرمایا آنحضرت نے کہ جسے نماز
اذان کو پس نہ جواب دیا اوسکا یعنی ساتھ قول اور فعل کے پس نہیں ہی نماز اوسکے لیے گرو عذر سے انتہی اور رحمت ہی روا بہتین
آئی ہر چاہے کہ فیضیہ میں چنانچہ بعضی روایتیں ہیں کہ اگلے ہی اور گذر میں میں اور پھر ایسی رحمت کو ہاتھ سے دینا اور منافقوں سے

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

جائزہ فی ناولین

کچھ گئے تھے، اصل مسئلہ کا انہی پر عید تھا اور اسکے ترک کی عادت ڈالنی اور اسکو رواج دینا اپنے اہل بیت میں اور اپنے دوستوں کو میں اٹھایا ہے اس جماعت کے ترک کی کثرت میں بھی بہت لوگ پھنس رہے ہیں حتیٰ کہ بعض اہل علم اور کثیر شیعہ بھی اس میں مبتلا ہیں۔ غافل و غلام علمائے ہند کا اس علم و تعلیم کا شیخ نے خلیفہ کیا و خلیفہ غلامی کا کہ رات کو وظیفہ پڑھتے ہیں بیدار رہتے ہیں اس سبب سے جماعت کے لئے نہیں پہنچ سکتے ہیں کہ جو جماعت کا وقت ہوتا ہے وہی بیمار سے سولے کا وقت ہوتا ہے اور وظیفہ کا اور یہ بھی اچھا کہ حالت پر اگر علم ہو تو ناکید کرنی حضرت عمرؓ کی ہر نظر کھین کہ ایک بار حضرت عمرؓ نے نیا سلیمان بن ابی خدیجہ کو نماز میں اور حضرت عمرؓ کو گئے بازار کی طرف اور گھر سلیمان کا درسیان میں تھا مسجد اور بازار کے پس گزرتے حضرت عمرؓ اور پریشان کے کہ مان بھی سلیمان کی اور فرمایا اسکو کہ نہیں بچھا سنے سلیمان کو صبح کی نماز میں پس کہا شفا نے کہ رات گزاری تھی اسنے نماز پڑھتے یعنی تہجد کی پس غالب ہوئیں اور سہرا کھین اسکی منی نیند غالب ہوئی اسکو کہ کلی پس کہا حضرت عمرؓ نے البتہ حاضر ہونا میرا نماز صبح کو جماعت میں محبوب تر و طرف میرے اس سے کہ قیام کروں رات کو یعنی شب بیدار رہوں اتنی اور قطع نظر سے جب جاگئے اور خارج ہوئے ہیں تب کہ آئے ہیں جہاں درانام نوابی یا خانی یا شاہی کا لگا قید و حدود جماعت کی اور کئی معلوم نہیں کہ عذر آتی ہے غرابا کے پاس کھڑے رہنے سے یا اس جماعت کا کچھ وجود ہی نہیں جاستے کہ عرصوں اور سیلوں وغیرہ میں تو براہ دور و دراز جاوین سوار یوں پر چڑھ چڑھ کر اور نہ آوین تو محلے کی مسجدوں میں نہ آوین عوام کار باری آپ کو بلوے انکو دیکھ کر انھوں نے کہا کہ جب ایسے ایسے لوگ کہ بزرگ گئے جاتے ہیں مسجدوں میں نہ آئے تو ہم غریب کہ کار بار میں گئے رہتے ہیں اگر نہ آوئے تو کیا ہوگا یہ صد حیف ضلوا و اضلوا آپ بھی ڈوبے اور اوروں کو بھی ڈوبایا اگرچہ اس عاجز کا لکھنا ناگوار تو گذریا کالبکن محض نظر اللہ علیہ وسلم کے عرض کیا گیا ہو کہ شاید بنظر انصاف قلب کی طرف متوجہ ہوں اور حق بات خیال میں آجاء اللہم اھدنا الصراط المستقیم **احادیث مشکوٰۃ** اب آگے اون مشرکوں کے سمجھانے کے لیے ایک قصہ بیان ہوتا ہے کہ دیکھو جیسے وہ لوگ نافرمانی اللہ و رسول کے سے تباہ ہوئے ویسے ہی تم ہوو گے اگر اپنی بد ذاتی سے باز نہ آؤ

وَاصْرَبْ لَهُمْ مَثَلًا اخْتَلَفَ الْقُرَيْتُ اِذْ جَاءَهُمُ الْمُسْلِمُونَ

اور بیان کرو اسطے انکے قصہ کا دیکھئے رہنے والوں کا جب آئے اوس گائون پر پیغامبر **فتح** اور بیان کر دیکھئے ایک کماوت لوگ اوس گائون کی جب آئے اوس میں بھیجے ہوئے **موسیٰ** نفس میں بیان کر یعنی ذکر کر انکے لیے قصہ عجیب قصہ گائون والوں کا جب آئے اون پر پیغمبر یعنی بھیجے ہوئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آیا ہے کہ حضرت عیسیٰ نے دو شخصوں کو اپنے خوارین میں سے کر نام اونکا صادق اور صدوق تھا قریہ الطاک یہ پر بھیجا تا لوگون کو حق کی طرف بلاوین اور تھے وہ بہت پرست جب وہ قریب گائون کے پونچے تو ایک بڈھے کو دیکھا کہ بکر یاں چرا رہا ہے اور نام اوسکا حبیب بنجار تھا اوس سے اونھوں نے سلام علیک کی اوستے پوچھا کہ تم کون ہو اونھوں نے کہا کہ ہم رسول عیسیٰ کے ہیں نکوتوں کی پرستش سے خدا کی عبادت کی طرف بلا تے ہیں ہم اوس بڈھے نے کہا کہ کچھ دلیل اپنے دعوے پر رکھتے ہو انھوں نے کہا ہاں سکتے ہیں میاروں کو شفا دیتے ہیں ہم اور کوڑھی اور اندھے کو بھلا جگا اور بینا کر دیتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں وہ علتوں غلو کو دفع کر دیتا ہے اوس بڈھے نے کہا اچھا کہ میرا بیٹا سا لہا سال سے بیمار ہے اور اعلنا اوسکے سعالے سے عاجز آئے ہیں اگر تم اوسکو اچھا کرو تو تمھارے خدا پر ایمان لاوین ہم پس اؤ کو اپنے بیٹے کے سرھانے لے گیا اونھوں نے دعا کی اور ہاتھ اوسکے بیٹے پر بھیرا حتیٰ تعالیٰ نے اوسکو شفا دی اور پیغمبر اوس گائون میں شائع ہوئی تا وہ بہت میاروں نے اون دونوں کو

فرد و جماعت
یہ دونوں کو
لکھنا ناگوار
تو گذریا کالبکن
محض نظر
اللہ علیہ وسلم
کے عرض کیا گیا
ہو کہ شاید بنظر
انصاف قلب کی
طرف متوجہ ہوں
اور حق بات
خیال میں آجاء
اللہم اھدنا
الصراط المستقیم
احادیث مشکوٰۃ
اب آگے اون
مشرکوں کے
سمجھانے کے
لیے ایک
قصہ بیان
ہوتا ہے کہ
دیکھو جیسے
وہ لوگ
نافرمانی
اللہ و رسول
کے سے تباہ
ہوئے ویسے
ہی تم ہوو گے
اگر اپنی
بد ذاتی
سے باز نہ
آؤ

کے ساتھ سے تھا باقی اور وہ ہر حال میں اس پر اور بھی تھا کہ جو اس سے پہلے ہمارے پیغمبر پر ایمان لائے تھے اور ایک
 سالہین لی الاسلام سے اور عقب ساتھ صاحب لیس کے جو غرض کہ جب یہ رسولوں کی عیسیٰ کی اٹھا کہ میں
 ہوئی اور وہ ان کے لئے والوں میں سے بہت سے لئے ہاتھ پر مسلمان ہوئے اور یہ خبر تو بھی وہاں کے بادشاہ کو کہ
 فطیخس نام رکھتا تھا اور وہم کے بادشاہوں میں سے تھا اور بت پرست تھا تو ان کو اپنے پاس بجا کر پوچھا کہ تم کوئی اور
 کہا کہ ہم رسول عیسیٰ کے ہیں بادشاہ نے کہا کہ کیوں کہے ہو کہ ان کو تم کو خدا کی عبادت کی طرف بلا دین اور بت پرستی سے
 باز رکھیں اور سنئے کہ ان کو ہمارے معبودوں ہمارے کے یعنی تمہوں کے کوئی اور معبود بھی ہے اور تمہوں نے کہا کہ ان ہی کو خالق تیرا
 ہے اور تیرے معبودوں کا بھی اوس بادشاہ نے اونی و نون رسولوں کو قید خانے میں قید کیا اور ہر ایک کو سو کوڑے مارے اور
 جب یہ خبر حضرت عیسیٰ کو پہنچی تو اپنے حواریوں کے سردار شمعون نام کو ان کی مدد کے لیے بھیجا شمعون نے انطاکیہ میں آکر بادشاہ کے
 خاص لوگوں سے آشنائی پیدا کی حتیٰ کہ شدہ شدہ بادشاہ کے آگے گئے اور ازراہ دانشمندی و حکمت کے ایسے مقرب بادشاہ
 کے ہوئے کہ بادشاہ بغیر شورشے اوس کے کچھ کام نہیں کرتا تھا ایک روز شمعون نے بادشاہ سے پوچھا کہ میں نے سنا ہے کہ وہ
 کو تو نے قید خانے میں رکھا ہے سب اس کا کیا ہے بادشاہ نے کہا کہ وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ سولے بتوں تمہارے کے کوئی اور خدا
 شمعون نے جب کہ کہہ کر کہ اپنے فکر و فکر کو کہ ان کو ہمارے کے حاضر کرین تو ہم بھی اوس کے حال و حال پر مطلع ہو دین بادشاہ نے
 ان کے حاضر کرنے کا حکم کیا جب وہ آئے اور شمعون کو دیکھا تو خوش ہونے اور خاطر جمع سے بیٹھے شمعون نے پوچھا کہ تم کو کس نے بھیجا ہے
 او تمہوں نے کہا اوس اندر سے بھیجا ہے کہ پیدا کیا اوس نے ہر چہ کہ اور زرق یا ہر زندے کو پس کہ شمعون نے کہ وصف بیان کروادینا
 و مختصر بیان کرو او تمہوں نے کہا کہ فعل مآیشتہ کو چھوڑ کر مآیشتہ میں یعنی کرنا ہی وہ جو کچھ چاہتا ہے اور حکم کرتا ہے جو کچھ ارادہ
 رہتا ہے شمعون نے کہا کہ ان کو خدا تمہارا کیا قدرت رکھتا ہے او تمہوں نے کہا کہ نابینا کو بینا کرتا ہے شمعون نے بادشاہ سے کہا کہ ایک
 نابینا کو حاضر کرین اور اونی و نون رسولوں کو کہا کہ اس کو بینا کرو او تمہوں نے دعا کی فی الحال بینا ہوا اور ایک روایت میں ہے
 پہلی عبارت کے یوں ہے کہ شمعون نے کہا کہ کیا ہی نشانی تمہاری یعنی تمہاری حقیقت کی او تمہوں نے کہا کہ جو کچھ آرزو ہو بادشاہ
 کی وہ کر سکتے ہیں ہم پس بلایا بادشاہ نے ایک لڑکے نابینا کو پس دعا کی او تمہوں نے اندر سے پس بینا ہوا وہ لڑکا شمعون نے
 کہا کہ اسی بادشاہ اگر تو اپنے معبودوں سے مانگے کہ کرین انہما کے تو ہم شرف تیرے لیے اور تیرے معبودوں کے لیے پس
 بادشاہ نے آہستہ سے ساتھ شمعون کے کہا کہ کچھ تجھے پردہ نہیں ہے ہمارے معبود تو نہ کچھ دیکھتے ہیں اور نہ سنتے ہیں اور نہ بولتے
 ہیں اور نہ ضرر پہنچا سکتے ہیں اور نہ نفع اور کسی چیز پر قادر نہیں ہیں شمعون نے پھر اونی و نون رسولوں سے کہا کہ خدا تمہارا کیا قدرت
 رکھتا ہے او تمہوں نے کہا کہ مرنے کو زندہ کرتا ہے شمعون نے کہا کہ اگر خدا تمہارا یہ کام کرے تو ہم سب تمہارے خدا پر اور تمہارے ایمان لائیں
 اور سات روز کے مرنے کو اوس کے سامنے لائے اونی و نون نے خدا تعالیٰ سے دعا کی اور شمعون نے دل میں دعا کرتے تھے وہ مردہ
 زندہ ہو کر اٹھ کھڑا ہوا اور کہا کہ میں داخل کیا گیا آگ کے سات لوں میں بسبب اسکے کہ میں مراشرک پر اور کہا کہ تم خدا سے ڈرو اور ایک
 روایت میں ہے کہ کہا میں نے انہوں کو دس چیز سے کہ تم اوس میں ہو پس ایمان لاؤ اور یہ دو نون رسول سچے ہیں اور کہا اوس نے کہ
 کھولے گئے دروازے آسمان کے پس کھجائیں ایک جوان خوبصورت کو کہ شفاعت کرنا ہی ان تینوں کے لیے بادشاہ نے
 بتا دینے کے لیے کہا اوس مردے نے کہ شمعون کے لیے اور ان دو نون رسولوں کے لیے پس بادشاہ متعجب ہوا اور شمعون نے
 سب جانا کہ میری بات نے اثر کیا بادشاہ کے دل میں تو اوس کو حقیقت حال کی خبر دی اور نصیحت کی اوس کو ایمان کے لانے کی پس

شاہد ہوا
 جو ان سے
 حاضر ہوئے
 منہ ہر حال

[illegible]

وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ ۚ
لَا يُدْرِكُ الْبَصَرُ شَيْئًا وَهُوَ
يَعْلَمُ الْغُيُوبَ

اور کیا ہی محکو کہ نہ عبادت کروں میں اوس مجبود کی کہ پیدا کیا مجکو اور اوس کی طرف پھیر جاؤ گے۔ فتح۔ اور محکو
کیا ہی کہ بندگی نہ کروں اوس کی جس نے محکو بنایا اور اوس کی طرف پھر جاؤ گے۔ مود۔ تفسیر۔ یعنی بعبودت
پس سزا دیا گیا تمکو مانند اور کفار کے اور پیدا کرے کو اپنی طرف نسبت کیا کہ اثر نفعت کا تھا اوسکو پس ظاہر کیا اور

وَجَاءَ مِنْ أَقْصَا الْمَدِينَةِ نَجَسٌ قَالَ يَقُولُ ابْنَ الْمَرْءِ سَلَامٌ ۚ
أَجْرًا أَوْ مِثْقَلًا ذَرَّةً ۚ

اور آیا دور ترین محلون اوس شہر کے سے یعنی الطاکبیک کے سے ایک مرد دوڑتا ہوا کہا اسی قوم میری پرستی کرو
میرے لیے میری پرستی کرو اون شخصوں کی کہ نہیں مانگتے تم سے کچھ ضروری اور وہ راہ پاس لے ہوئے ہیں۔ فتح۔ اور ایک شہر
کے پرے سرے سے ایک مرد دوڑتا ہوا اسی قوم راہ پر چلو ان صحیح ہوون کی چلو راہ پر ایسوں کی جس سے نیکان
اور سوچے ہیں۔ مود۔ تفسیر۔ مرد مرد سے وہی حبیب بخاری کی جو سلطان ہوئے تھے ان رسولوں کے
یا تمہارا وسیلہ وہ بت تراشا کرتے تھے اور سدی نے کہا دھوبی تھے اور چھ سو برس کی عمر تھی اونکی اور ہوئے وہ
مومن تھی جو کچھ کہتے شام کو جمع کرتے اور دو حصے کرتے اوسکے ایک حصہ میں وقت اپنے خیال کا کرتے اور ایک حصہ بند دیتے
اور تھا مکان اونکا بہت دور شہر کے دروازے کے پاس کہ وہ دروازہ بہ نسبت اور دروازوں کے بہت دور تھا اور کہا
قتادہ نے کہ حبیب پہاڑ کے عارین عبادت مولیٰ میں شغل تھے جہاں کو یہ خبر پہنچی کہ اونکی قوم نے قصد کیا ہی رسولوں کے
قتل کرنے کا تو وہ آئے اوسکے پاس اور اپنا دین ظاہر کیا اور کہا رسولوں سے کہ کیا تم مانگتے ہو ضروری اس اہل غرسان پر
اونھوں نے کہا نہیں پس وہ اپنی قوم کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا اسی قوم میری پرستی کرو صحیح کیوں کی اگر جب اونھوں نے
یہ کہا تو قوم نے کہا کہ کیا تو انکے دین پر ہی اور انکے معبود پر ایمان رکھتا ہی پس کہا حبیب نے کہ کا قول اور بعضوں نے
کہا کہ حبیب نے جب کہا کہ میری پرستی کرو رسولوں کی تو پھر کرے گئے وہ حبیب کو بادشاہ کے پاس پس کہا اوسے بادشاہ نے کہ تو
میری پرستی کرتا ہی رسولوں کی پس کہا حبیب نے دامالی لا اعبد الذی الخ۔ مود۔ معا۔

وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ ۚ
لَا يُدْرِكُ الْبَصَرُ شَيْئًا وَهُوَ
يَعْلَمُ الْغُيُوبَ

الجن النار
والشر

وَمَا لِي لَا أَعْبُدُ الَّذِي فَطَرَنِي وَإِلَيْهِ تُجْعَوْنَ ۚ

اور کیا ہی محکو کہ نہ عبادت کروں میں اوس مجبود کی کہ پیدا کیا مجکو اور اوس کی طرف پھیر جاؤ گے۔ فتح۔ اور محکو
کیا ہی کہ بندگی نہ کروں اوس کی جس نے محکو بنایا اور اوس کی طرف پھر جاؤ گے۔ مود۔ تفسیر۔ یعنی بعبودت
پس سزا دیا گیا تمکو مانند اور کفار کے اور پیدا کرے کو اپنی طرف نسبت کیا کہ اثر نفعت کا تھا اوسکو پس ظاہر کیا اور
رجوع کو اونکی طرف کہ معنی زجر کے رکھتا تھا۔ مود۔

أَتَأْتِجِدُ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَنْ يَكُنَ لَكَ شَرٌّ أَوْ يَكُنْ لَكَ خَيْرٌ مِمَّا يَشَاءُ اللَّهُ ۚ

کیا سولے اوسکے ایسے خدا بگڑوں میں کہ اگر چاہے خدا میرے حق میں ایک نقصان دفع کرے مجھے شفاعت اونکی ہی
چیز کو اور وہ نہ خلاص کریں مجکو۔ فتح۔ بھلا میں بگڑوں اوسکے سولے اور وں کو پوچھا کہ اگر مجھ پر ہے رحمت تخفیف
کچھ کام نہ آئے مجکو اونکی سفارش اور نہ وہ مجکو بچھراوین۔ مود۔ تفسیر۔ کیا بگڑوں میں ہتھام یعنی ناکار
کے ہی یعنی نہیں کہنے کا میں سولے خدا کے ایسے خدا کہ کچھ قدرت نہیں رکھتے ہیں اور آپ پھر یا اللہ ہی کے ہیں دفع
نکرے مجھے شفاعت اونکی یعنی وہ شفاعت کرنے ہی کے نہیں کہ دفع کرے شفاعت اونکی کچھ اور نہ خلاص کریں مجکو

وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ ۚ
لَا يُدْرِكُ الْبَصَرُ شَيْئًا وَهُوَ
يَعْلَمُ الْغُيُوبَ

یمنی اور نقصان سے اور بھڑوں سے کہا نہ چٹاؤں عذاب سے اگر عذاب کے بجائے اگر کوئی میں سے

لَا اِذَا كُنْ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ

تحقیق میں اس وقت یمنی اگر کوئی میں سے کہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو گمراہ کر دیا ہے تو میں بھی گمراہ ہوں مرعہ موصوفہ

لَا اِذَا اَمْسَتْ سِوَاكَ فَاسْتَوْدِعْ

تحقیق میں ایمان لایا ساتھ پروردگار تمہارے کے پس سو تو تم مجھے ستر چم کہتا ہے کہ گاؤں والوں نے شہید کیا اور سکو
والہ اعلم فی حقہ میں یقین لایا تمہارے رب پر مجھے سن لو یہ تفسیر یہ کہ نقل کیا کہ قوم نے اس کو شہید کیا
اور بعض کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جینا اوٹھا لیا موصوفہ جب نبوت کی حبیب نے اپنی قوم کو تو وہ پتھر اڑا کر لگی حبیب
پس وہ جلدی سے توبہ ہوئے قانون رسولوں کی طرف پہلے مارے جانے کے اور کہا اوشے کہ میں ایمان لایا تمہارے
رب پر پس سو تو تم ایمان میرا یعنی گواہ رہو میرے ایمان پر اور فرماتے قیامت کو خدا کے آگے گواہی دینا اور بعض کہتے
ہیں کہ حبیب نے اپنی قوم کی طرف خطاب کر کر یہ بات کہی کہ اے ابن عباس نے روند ااون کا فزون نے حبیب کو اپنے پانوں
ایمان تک کہ کل آئین آئین اوٹکی دہر کی راہ سے کہاسدی نے کہ کافر مارنے تھے پتھر حبیب کو اور وہ کہتے تھے رب اھل
حق بھی فانی ہم کا حکم تو ان کی پس ایسی اور رب میرے ہدایت کر میری قوم کو کہ وہ جانتے نہیں میں پس پتھر اڑا کر تے تھے
وہ ایمان تک کہ کھڑے کھڑے کیا اوٹکوا و قتل کیا اوٹکوا پس شہید ہوئے وہ اور قبر اوٹکی بیچ بازار انطاکیہ کے ہوا و جب
وہ قتل کیے گئے کسی گئی آگے کی بات یہاں معاذ مر منٹوڈ

قِيلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ قَالَ يَا لَيْتَ قَوْمِي يَعْلَمُونَ بِمَا غَفَرَ لِي رَبِّي وَجَعَلَنِي مِنَ الْمُكْرَمِينَ

کہا گیا اوٹکوا کہ داخل ہو جنت میں کہا اوٹکاش میری قوم جانیں کہ کس چیز سے بخشا مجھ کو پروردگار میرے نے اور کیا مجھ کو نوازوں میں
کہ جنت میں داخل کیا یہ فتح یہ حکم ہوا کہ چلا جا بشت میں بولا کسی طرح میری قوم معلوم کریں کہ بخشا مجھ کو میرے رب نے اور کیا مجھ کو
عزت والوں میں تفسیر یہ قوم نے اوس سے دشمنی کی اوٹکوا بشت میں بھی قوم کی خبر خواہی رہی کہ اگر معلوم کریں
حال تو سب ایمان لادین موصوفہ آئین دلیل ہوا سپر کہ جنت پیدا کی جائیگی اور حسن بصری نے کہا کہ جب بارہ کیا قوم نے
اوتکے قتل کرنے کا تو اوٹھا لیا اوٹکوا اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف اور وہ جنت میں ہیں مرنے کے نہیں مگر وقت فنا ہوئے آسمان
وزمین کے پس جب وہ داخل ہوئے بشت میں اور وہاں کی آستین بچیں تو کہا اوتکاش اللہ اور یہ آرزو و انھوں نے اس لیے کی
کہ تا رغبت کریں لوگ رسولوں کی پیروی میں پس جب قتل کیے گئے حبیب غضب آئی اوس کے سبب جوش میں آیا اور جلدی
سزا دی اوٹکوا کہ حکم ہوا اجر تیل کو کہ اوٹھوں نے ایک چمچ ماری پس وہ مر گئے جیسے کہ آگے فرماتے ہیں موصوفہ معاذ

وَمَا كُنْ اِلَّا عَلَىٰ قَوْمٍ مَّرْجُومٍ مِّنْ جَهَنَّمَ مِمَّنِ السَّمَاءِ وَمَا كُنَّا مُمْسِكِينَ

اور نہیں اوتار اچھنے حبیب کی قوم پر بعد اوس کے کوئی لشکر آسمان سے اور زمین میں ہم اوتارنے والے لشکر و فتح
اور اوتاری زمین چھنے اوس کی قوم پر اوس کے پیچھے کوئی فوج آسمان سے اور ہم اوتار انہیں کرتے موصوفہ تفسیر یہ
بعد اوس کے یعنی بعد قتل اوس کے یا بعد جیتے ہی اوٹھ جلتے اوس کے کہ اور لشکر آسمان سے یعنی ملائکہ کا اوتکے عذاب
کونے کے لیے اور اوتار گناہ گروں کے معنی یہ ہیں کہ نہیں صبح تھا ہماری حکمت میں کہ اوتاریں ہم قوم حبیب کے ہلاک کرنے
کے لیے لشکر اور یہ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے مقدر کیا ہی ملائکہ کہ ناہر قوم کا بعض بعضی طرح پر سبب حکمت کے کہ مقتضی ہوئی تھی

اور یہ خبر کہ انھوں نے شہید کیا اور سکو

اور یہ خبر کہ انھوں نے شہید کیا اور سکو

یونس بن یونس
کی کہ وہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے ملا کہ میں نے اپنے رب سے
کچھ نہیں مانگا تھا کہ وہ میری
موت سے پہلے میری قبر میں
جائے اور وہی
قدوس مناد بن
تغییر صفات لاد
لاستی تغیر
نفس الغر مناد
ای قدرہ ذرہ
فیہ وہ متغیر لاد
یہ وہ مناد لاد
خلفاؤ کا کون
آسمان زرد
و استغفر
عہ نور کون
التون فی یونس
من المضاف الیه
ای کہ صلی اللہ علیہ وسلم
شہد من الار
قدوس یحیی
ای باب یونس
نور من المضاف الیه
یونس بن یونس

اوس سے دن پھر بھی رہے جانتے ہیں اندھیرے میں اور سورج چلا جاتا ہے یعنی سورج پھر بھی اٹھتا ہے اور سورج برکت باجگاہ صبح
تغییر مناد بن یونس کی کہ وہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا کہ میں نے اپنے رب سے کچھ نہیں مانگا تھا کہ وہ میری موت سے پہلے میری قبر میں
جائے اور وہی قدوس مناد بن تغیر صفات لاد لاستی تغیر نفس الغر مناد ای قدرہ ذرہ فیہ وہ متغیر لاد یہ وہ مناد لاد
خلفاؤ کا کون آسمان زرد و استغفر عہ نور کون التون فی یونس من المضاف الیه ای کہ صلی اللہ علیہ وسلم شہد من الار قدوس یحیی
ای باب یونس نور من المضاف الیه یونس بن یونس

غالب ہی چہ چیز اور جانتا ہی ہر معلوم کو یہاں معاشکوۃ

وَالْقَمَرُ قَدْ دَنَا مِنْ أَنْزِلَ حَتَّىٰ عَادَ كَالْعُرْجُونِ الْقَدِيمِ

اور چاند مقرر کر دیں ہم نے اس کے لیے منزلین بیان تک کہ ہو جائے بشکل شاخ کجور سوکھی کے فتح اور چاند کو ہم نے ہاتھ
دی ہیں منزلین بیان تک کہ پھر آئے جیسے شہنی پرانی تفہیم چاند اور سورج ملتے ہیں مہینے کے آخر تو چاند چھب گیا
جب آگے بڑھا تو نظر آیا پھر منزل انزل بڑھنا چلا جب تک پھر اسی جگہ آ پونچا شہنی سا نظر آیا پھر شہنی سا ہو کر چھبیا پچ میں پھر
پورا ہوا اور گھٹا اور منزلین میں آٹھا نہیں ہو تفہیم منزلین چاند کی اٹھا نہیں میں اور تہا ہی چاند ہر رات چھ ایک کے اونٹین سے
نہ اوس سے تھکے تھکے تھکے ہی اور نہ کو تہا ہی کرتا ہی اوس سے اوپر اندازہ برابر کے سیر کرتا رہتا ہی اونٹین اوس شہنہ کے دکھائی دیتا
ہی اٹھا نہیں تک پھر دور ت چھپتا ہی اگر تہا ہی مہینا تیس روز کا اور ایک رات چھپتا ہی جبکہ مہینا انتیس روز کا ہوتا ہی
اور عروج کڑی شاخ خرمائی اور قدیم پرانی سال گذشتہ کی اور جب وہ پرانی ہوتی ہی تو بار یک بھی ہو جاتی ہی اور ٹیڑھی بھی مانتا
بال کے اور زرد بھی پس مشابہت ہی چاند کو اس کے ساتھ تین جہون مذکورہ کہ یہاں

لَا الشَّمْسُ بِمُتَّبِعِيْنَ أَفَّا تَكْفُرُ أَفَّا تُعْلِمُ وَلَا كَلِمْ سَابِقِ الْفَلَاحِ وَكَلِمْ فِي فَلَاكِ يَسْتَبْحِثُونَ

نہیں آفتاب ملاح ہی اوس کو کہ پادے جان کہ ورنہ رات بوقت کرنے والی ہی دن پر یعنی پہلے تمام ہونے روز کے
نہیں آتی اور ہر ایک آفتاب اور چاند اور ستاروں سے آسمان میں سیر کرتے ہیں فتح سورج کو پونچھ کر چاند کو اور
نہ رات بڑھنے دن سے اور ہر کوئی ایک ایک حیرے میں تیرتے ہیں تفہیم سورج چاند ملتے ہیں تو چاند پڑھتا

سوچ کر سوچ نہیں کرتا چاند کو اور رات دن میں کوئی لگے بیٹھے یکے دن پر دوسرے دن آتے ہیں نہج رات تک کو رہتا ہے
ایک ایک گھیر کر کھتا ہے اوس راہ پر تیرتا ہے معلوم ہوا ستارے آپ چلتے ہیں یہ نہیں کہ آسمان میں گھومے ہیں اور آسمان جیتا ہے
نہیں تو تیرتا ہے نہج صاف نہیں آفت بابل یعنی نہیں ہل ہی آفتاب کو کہ پالیوے چاند کو اور ذرات سبقت کر سکتی ہے
دن پر یعنی نہیں داخل ہوتا ہی دن رات پر پہلے تمام ہونے اور نہ داخل ہوتی ہی رات دن پر پہلے تمام ہونے دن کی یعنی
دونوں آپس میں لگے ہوئے لگتے ہیں ساتھ حساب معلوم کے نہیں آتا ہی ایک اون دونوں کا پہلے وقت پہنچنے کے اور بعضوں نے
کہا کہ نہیں داخل ہوتا ایک اون دونوں کا دوسرے کی سلطنت میں یعنی نہیں طلوع ہوتا ہی آفتاب رات کو اور نہ چاند دن کو اس حال میں
کہ اس کے لیے روشنی ہو پس جب دونوں جمع ہونگے اور باہم گیارہ ایک اون دونوں میں سے دوسرے کو اور طلوع ہو گیا آفتاب نہج
سے تو قائم ہو گیا قیامت اور بعضوں نے کہا کہ نہیں لائق ہی آفتاب کو کہ کہ پالیوے چاند کو یعنی نہیں جیسے ہوتا سوچ ساتھ چاہے
ایک آسمان میں اور نہ رات سبقت کرنے والی ہی دن پر یعنی نہیں متصل ہوتی رات ساتھ رات کے کہ نہواں دن و نون کے چھین

دن فاصل و صاف و معاً

وَاٰیۃُ لَهُمْ اَنَّا خَلَقْنَا الذَّرِّیَّۃَ نَحْنُ وَفِی الْغُلَّاقِ الْمَشْحُوۡنِ ۝ وَخَلَقْنَا النَّفۡسَ مِمَّنۡ قَشَیۡرَہٗا مَّآیۡنَ کَبُوۡنِ ۝
اور نشانی ہر ایک کے لیے یعنی ہماری قدرت پر کہ اوٹھایا ہم نے قوم بنی آدم کو بچ کشتی بھری تھی ان کے اور پیدا کیا تھے ان کے لیے
مانند اوس شے کے جو سوار ہونے میں اوس پر یعنی اونٹ اور گاڑی ہے فتح اور ایک نشانی ہر ایک کو کہ ہم نے اوٹھالی ان کے اندر اوس
بھری کشتی میں یعنی حضرت نوح کے وقت نہیں تو انسان کو شتم رزق اور بادی جمنے اونٹوں سے سرج کی نہج بہرہ چھتے
ہیں یہ مودت نفسیہ مراد کشتی بھری ہوئی سے کشتی نوح کی ہی کہ باپ دادا اہل مکہ کے اوس میں ہوا رہو کہ بچے تھے
اور یہاں ذریت اونکی صلیبوں میں تھے اگر وہ نہ پختہ تو یہ کیونکر پیدا ہوتے پس اون پر احسان ہونا سب پر احسان بہت روشنی
تمام حیوانات سے بھری ہوئی تھی اور لفظ ذریت تضاد سے ہی یعنی اوٹھا کے بھی آتا ہے اور یعنی باپ داداؤں کے بھی میسر
یہاں آیا اور بعضوں کے نزدیک ذریت بمعنی شہور کے ہی یعنی اولاد انکی کہ کشتیوں میں یہاں ہو کر تجارت کو جاتے ہیں اور مراد
بائند کشتی سے چھوٹی کشتیاں ہیں کہ نہروں میں چلتی ہیں وہ بنائی گئیں کشتی نوح کے تعلیم اتنی سے تو یقول ابن عباس رحمہ اللہ
اون پر کہ جنگل میں ہونے اور اوٹھاتے ہیں جیسے کشتی بچھو اوٹھاتی ہو رہا میں ہی واسطے عرباؤں کو سفید نہج بڑھکتے ہیں

وَلَنۡ نَّشَآئُنَّ فِیۡہِمْ فَاَصْحٰبَۃً مَّحْجُوۡۃً ۝ وَفِیۡہِمْ مِّنۡ دَّوۡۤیۡنَ ۝ وَفِیۡہِمْ مِّنۡ دَّوۡۤیۡنَ ۝ وَفِیۡہِمْ مِّنۡ دَّوۡۤیۡنَ ۝

اور اگر چاہیں ہم غرق کر دیں اونکو یعنی دریا میں باوجود پیدا کر کے کشتیوں کے پس کوئی فریاد رس نہواؤں گے۔ یہ اور نہج نجات پان
وہ یعنی نوبت سے لیکن رحمت کی جتنی اپنی طرف سے اور بہرہ مند کیا ہم نے ایک مکتبہ اور اگر ہم چاہیں تو اونکو
ڈبا دیں بھر کوئی نہ پونچھے اونکی فریاد کو اور نہ وہ خلاص کیے جاویں مگر ہم اپنی جہر سے اور کام چاہے انکو یا وقت نہج
نفسیہ لیکن رحمت کی جتنی ہم نے یعنی نہیں نجات دیتے ہیں ہم اونکو مگر سبب رحمت اپنی کے اون پر اور سبب بہرہ مند کرنے کے
اونکو ساتھ لذت کی چیزوں کے تمام ہونے عمروں اون کے

وَإِذَا فِیۡہِمْ اِلٰھٌ مِّنۡہُمْ یَاۡمُرُہُمْ بِمَا کَانَ عَمَلُہُمْ ۝ وَفِیۡہِمْ مِّنۡ دَّوۡۤیۡنَ ۝ وَفِیۡہِمْ مِّنۡ دَّوۡۤیۡنَ ۝ وَفِیۡہِمْ مِّنۡ دَّوۡۤیۡنَ ۝

اور جب کہ ہاں ہی اونکو ڈروا اوس مذاہب سے کہ ان کے تمہارے ہو اور جو بھی تمہارے ہی شاید کہ تم ہم کیے جاؤ فتح
اور جب کہ ہاں ہی اونکو چھپانے پہنچنے کے اور اپنے ہی جھوٹے سے شاید تم پر رحم ہو یہ نفسیہ سانسے اور ہر گاہ

۷
وہاں کہ ذریت سے
وہاں کہ ذریت سے

۷
وہاں کہ ذریت سے
وہاں کہ ذریت سے

نور چشم بھی کہتے ہیں جو نکاح یا دیگر کام کے لیے کہ البتہ قیامت اس حال میں کہ جس کے لیے کہ انھوں نے اپنے لیے درسیان اپنے لیے نہیں خریدے وہ وقت کرنے یا شینگ اور کسی اور میں بیٹھنے یا دیکھنے کی قیامت برابر ہو جائیگی اور نہ محلوں کا آدمی فالہ مونس کی طرف نہیں جائیگا اور نہ کسی کا اپنے قریب سے جدا ہونا

فَلَا تَتَّبِعُونَ فِتْنَةَ وَكَالِیْ اَهْلٍ وَحِیْنٍ مَّحْشُوْرًا

ع

پس میں دھوکے میں نہ گریں گے اور نہ اپنے اہل غائب کی طرف پھرینگے۔ فتنہ: پھر نہ سنگین کے کہ کچھ کہہ رہے ہیں اور نہ اپنے گرو پھر ہونگے۔ تقسیم یعنی قیامت نہیں ملت دی اور کو کچھ بھی کہ اپنے کسی امر کی کچھ وصیت کریں یا اپنے نکاحوں کی طرف پھر سنگین اپنے بازاروں وغیرہ سے بلکہ مراویہ جہان اور سین کے صورت کی اور اس وقت کا ہول جب بڑے لوگوں کو بھی دیکھنا پڑا یا ہر صریح میں کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیونکر خوش ہوؤں میں اور پسینہ کروں میں اس حال میں کہ صاحب ہر نبی سرائیل ہونہ میں سے رہا ہو اور گواہ اور کان کے ہوئے ہو واسطے سننے اور اسی کے اور جھکائے ہوئے ہو پیشانی اپنی اپنی جیسے کہ حادث ہر ترسنگا وغیرہ جانے والوں کی انتظار کر رہا ہو کہ کب حکم کیا جاوے صورت کے چھوٹنے کا پس عرض کیا صحابہ نے کہ کیا فرماتے ہیں آپ بھگونی کیا کریں ہم اور کس چیز میں شغول ہوئیں اور کہاں جاگیریں کہ جب کہ ہوا ملے یا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کو حَسْبُنَا اللہ وَرِیْعَمُ اللہِ کَیْل یعنی التبارک واللہ تعالیٰ کی طرف اور سونچو اور اپنے طرف اس کے اور دروازے کے عذاب سے اور امید رکھو اس کے فضل و مغفرت کی باوجود کرنے طاعات و عبادات بے ریا و عجب کے

نک کی پرنیزی نے مد معا در منقولہ مشکوٰۃ

وَلِيْفَحْ فِي الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ مِّنْ اِلٰهٍ جَدَّ اِلٰهٍ اِلٰی سَرَّوْمٍ يَّمْسِيْ لَوْنٍ

اور چھوٹا جاوے گا صورت میں پس ناگمان وہ قبروں سے طرف پروردگار اپنے کے دوڑینگے۔ فتنہ: اور چھوٹا جاوے گا صورت میں پھر بھی وہ قبروں سے اپنے رب کی طرف پھیل پڑینگے۔ تقسیم: صورتیں گے یعنی اشکال سینگے اور نہ ہر صورت اور نہ ہر نوعی بعثت کا یعنی قبروں سے اٹھنے کے لیے اور دونوں نفخوں کے درسیان میں فرق چالیں پس کا ہوگا۔ مد

قَالُوْا اِلٰهِيْنَ اَلَا نَحْنُ بَعَثْنَا مِّنْ قَبْلِكَ نَاكِرًا هٰذَا اَمَّا وَعَدَ اللّٰهُ حَسْبُكَ وَوَصَدَقَ الْمُسْلِمُوْنَ

کہیں گے اے مے ہم کہنے اٹھایا ہکو ہماری خواجگاہ سے مان یہ وہی ہے کہ وعدہ کیا تھا خدا تعالیٰ نے اور سچ کہا پیغمبروں نے۔ فتنہ کہیں گے اے خرابی ہماری کہنے اٹھادیا ہکو ہماری نیند کی جگہ سے یہ وہی ہے جو وعدہ دیا تھا جس نے اور سچ کہا تھا جسے ہوؤں نے۔ تقسیم: کہنے اٹھایا ہکو کفار یہ اس سبب سے کہیں گے کہ درسیان و نون نفخوں کے وہ کچھ سوچاویہ اور جب بعد دوسرے نفخے کے اٹھیں گے اور قیامت کو دیکھیں گے تو یہ تاسف اپنے پر کرینگے اور اہل معانی کہتے ہیں کہ وہ طرح طرح کے عذاب قیامت کے دیکھ کر عذاب قبر کو بہ نسبت اس کے سونا جائینگے اور وہ کہیں گے اور ہذا اَمَّا وَعَدَ اللّٰهُ حَسْبُكَ مَقُولِ مَا نَكُرُكَ وَوَعَدَ اللّٰهُ حَسْبُكَ مَقُولِ مَا نَكُرُكَ کہیں گے کہ کفار کو یہ کہیں گے اُنکے جواب میں کہ جب کہ کہیں گے مَنِّ بَعَثْنَا مِّنْ قَبْلِكَ نَاکِرًا کہیں گے کہ کلام مومنوں کا ہوگا چنانچہ ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ اور قتادہ سے کہ مشرک تو کہیں گے یَوٰیئُکُمَا مَنِّ بَعَثْنَا مِّنْ قَبْلِكَ نَاکِرًا اور کہے گا سلمان ہذا اَمَّا وَعَدَ اللّٰهُ حَسْبُكَ وَوَصَدَقَ الْمُسْلِمُوْنَ اور مجاہد نے کہا کہ یہ سب کفار ہی کہیں گے اقرار کرینگے کہ اللہ تعالیٰ نے اور اس کے پیروں نے سچ کہا تھا درباب بعثت و جزائے لیکن اس وقت کا اقرار کیا ہے کہ گنا اور لفظ مرقدا پر وقت لازم ہے یعنی سیم کار یا و مد معا در منقولہ

ذکر الاموات و اصنافہ
و قولہ یومنون انہم یبعثون
و قولہ یومنون انہم یبعثون
و قولہ یومنون انہم یبعثون

یا اهل الجنة پس یہ ہر صدق اللہ عزوجل کے اس قول کا سہم لے کر حق کا حق دیتے رہیں گے گا اللہ تعالیٰ ان کی طرف سے اور یہ دیکھیں گے کہ اوسکی طرف میں نہیں التفات کیلئے کسی چیز کی طرف وہ ان کی نعمتوں میں سے جب تک کہ دیکھتے رہیں گے اوسکی طرف یہاں تک کہ پڑے میں ہوگا اسے پس باقی رہیگا نور اوسکا اور برکت اوسکی یادیں اوسکے گھروں میں۔ **معاصم**
تنبیہ یہ خیال فکر و بھائیوں کہ رب العالمین تو اپنے بندوں سے سہم لے کر عطا کر دیتے اور یہاں کے ادنیٰ ادنیٰ شخص کہ جو کچھ نسبت ہی اوسکی عظمت کے ساتھ نہیں وہ سلام علیک کو نہ سے اپنے چھوٹوں اور خادموں کے ساتھ عدا کر ہیں افسوس صد افسوس کیا شان فرعونؑ ہی اللہ تعالیٰ پہاڑے ایسی خصلت بد سے مسلمانوں کو اور اس حدیث میں جو مذکور ہو کہ اللہ تعالیٰ کے دیدار ہونے کے وقت جنتی کسی چیز کی طرف التفات نہیں کریں گے یہ بات پر ظاہر ہے یہاں ایسے ویسے حسن ملے کہ دیکھا کہ بہوت و متحیر ہو جاتے ہیں چہ جائیکہ اوس فر عالم اور جمال جہان کو دیکھیں گے کیونکہ شریفہ و شرفہ ہوں اور سپر اور اسی طرح جو کہ اللہ تعالیٰ یہاں نور باطن نصیب کرتا ہو اور اپنا ذوق و شوق عطا فرماتا ہو وہ اوسکے ذکر اور کلام کے پڑھنے میں لذت پاتے ہیں کہ کسی چیز میں نہیں چنانچہ حضرت امام غزالیؒ نے بعض بزرگوں سے نقل کی ہے کہ نماز نہ چھوڑیں جو بند کلام شریف پڑھتا ہو اوس نے کو نہایت مناسبت ہے ساتھ لذت جنت کے اور اسی سبب سے اُن کو شب بیداری میں اور سیرت میں قرآن میں کچھ رنج نہیں ہوتا بلکہ لذت پاتے ہیں جیسے حضرت امام عظیمؒ اور اور بعض بزرگوں سے جو پڑھنا سارے سارے قرآن کا ایک ایک شب میں اور پڑھنا بہت سے نوافل کا منقول ہے اس محبت و ذوق و شوق ہی کے سبب سے یہ بات حاصل ہوئی ہے بلاشبہ دنیا ہی میں دیکھ لے کہ ایک کنبی پر عاشق ہوتا ہو اور کسی رات اوسکی ملاقات ہوتی ہو تو ساری رات جاگ کر باتوں میں کاٹ دیتا ہو اور صبح کو شادان فرحان ہوتا ہو چنانچہ اوس محبوب عالم کی محبت میں ہوا اور اوسکے حضور میں حاضر ہو تو پھر کوئی رنج باو یہ تمام کسل اور رنج و تعب کا معلوم ہونا اوسکی عبادت میں علامت نقصان محبت و تعظیم اوسکے کی ہے **اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ يُقَرِّبُنِي إِلَى حُبِّكَ**

وَأَمْتَاذُ الْيَوْمِ آيَئُهَا الْجُحُومَانِ ○

اور کہیں گے ہم جاہو و تم آج کے دن ای گندگاروں۔ **فتم** اور تم الگ ہو جاؤ آج ای گندگاروں۔ **نفسیہ** جب یون محشر میں جمع ہونگے اور اُن کو جنت کے لہجہ کا حکم ہوگا تو اُس وقت فرماویگا اللہ تعالیٰ کہ ای گندگاروں الگ ہو جاؤ ان سے تا یہ جنت میں داخل ہوں اور تم دونوں میں تمھارے جہاں سے روایت ہو کہ کافر کے لیے ایک گھر ہوگا اگلے کہ رہیگا تو میں دیکھے گا یہ سیکو اور نہ دیکھا جاوے گا کبھی اور روایت کی ماہن ابی حاتم نے روایت ابن جریر سے یہی تفسیر اس آیت کے کہا جو وقت کہ ہوگا دن قیامت کا بکار بکار نے والا یعنی فرشتہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کہ الگ کر لو مسلمانوں کو مجرموں سے یعنی کافروں سے مگر صاحب ہوا یعنی تابع خواہش نفس کے اور بدعتی یعنی جھوٹے جاوید صاحب ہوئی ساتھ مجرموں کے یمون سے آیا ہو کہ اُنھوں نے پڑھتی تھیں **وَأَمْتَاذُ الْيَوْمِ آيَئُهَا الْجُحُومَانِ** پس رقت کی اور روئے اور کہا نہی لوگوں نے کبھی کوئی خبر اُس سے اور فرماویگا اللہ تعالیٰ کافروں کو دن قیامت کے **بمحل درمنثور**

الْأَمْتَاذُ الْيَوْمِ آيَئُهَا الْجُحُومَانِ ○ وَالْأَمْتَاذُ الْيَوْمِ آيَئُهَا الْجُحُومَانِ ○ وَالْأَمْتَاذُ الْيَوْمِ آيَئُهَا الْجُحُومَانِ ○
هَذَا أَصْرَاطُ مُسْتَقِيمٍ ○

یہ حکم دیکھا تھا میں نے طرف تمھارے ای اولاد آدم کہ مت پوجو شیطان کو تحقیق وہ تمھارے لیے دشمن شکر ہے اور یہ کہ

عزیز است واجب چہ
 کرنے سے پانچ سال
 علیہ کی اوسکی کا ہی

عزیز است واجب چہ
 و شہادہ و عہد الیہ اذ
 فیہ من اولاد العنقر و نزل
 علیہم من کمال السعۃ

اور نہیں سکھایا جسے اس پیغمبر کو شعر اور نہیں لائق اوسکو نہیں دی مگر ایک نصیحت اور قرآن اشکار کو کہ فرمائیے اوس شخص کو کہ میں نے اسے لائق نہیں کیا کہ میں نے اسے لائق نہیں کیا اور ثابت ہو جاتا کہ فروع پر یہ فقہاء اور محدثین نہیں سکھایا اور کو شعر کرنا اور یہ اسکے لائق نہیں ہے نری مجھوتی ہو اور قرآن ہی صاف تاؤر سناوے اوسکو جس میں جان ہو اور ثابت ہو بات منکر دن پر یہ نفس پروردگار تعالیٰ یعنی نیک شکر کو بنا ہوا اسکے فائدے کو اور منکر دن پر الزام اتارے کہ وہ صوفی نہیں سکھایا جسے اس پیغمبر کو شعر جسے شعر کرنا نہیں سکھایا جسے اوسکو سنا نہ تعلیم قرآن کے شعر یعنی اسکے کہ قرآن نہیں ہو شعر اس لیے کہ شعر کہتے ہیں ایک کلام ہوتا ہے مگر کہ وہ لائق ہے ایک سنی پرہیزگار اور کمان ہو قافیہ پس کچھ نسبت نہیں ہو زبان اسکے اور در بیان شعر کے اگر تحقیق کرے تو اور زمین لائق یعنی شعر کوئی لائق منصب رسالت اوسکی کے نہیں ہو اور ہرگز اوسے شعر نہیں کہا ہو تو گو شبہ اوسکے کلام میں اور خدا کے کلام میں پیدا ہوا اور نزول اس آیت کا کفار کے قول سکرو میں ہو کہ آنحضرت کو شاعر اور خدا کو شعر کہتے تھے اور روایت کیا گیا ہو کہ اگر آنحضرت بھی کوئی بیت تمثیل کے لیے پڑھتے تھے تو قدرت حق سے زبان مبارک دلی وزن شعر سے مخرب ہو جاتی تھی چنانچہ ایک بار آنحضرت نے ایک بیت پڑھی ابو بکر نے کہا کہ یونہی نہیں ہو یا رسول اللہ فرمایا میں شاعر نہیں ہوں اور مجھ کو لائق نہیں ہو شعر گوئی اور حسن بصری سے منقول ہے کہ آنحضرت نے پڑھی یہ بیت کفٰی یا کوا سلام والشیب لکم وناھیا یعنی کفایت کرتا ہو اسلام اور بڑھا با آدمی کو منع کرنے میں بڑائیوں سے پس کہا ابو بکر رضی اللہ عنہ کہ یا رسول اللہ شاعر نے یونہی کہا ہے کفٰی والشیب واکوا سلام لکم وناھیا پس احادہ کیا حضرت نے اوسکو مانند اول کے یعنی پہلی ہی طرح پھر وزن شعر کا بگاڑ کر پڑھا پس کہا ابو بکر نے کہ گواہی دیتا ہوں میں کہ بلاشبہ آپ رسول اللہ کے ہیں بوجہ فرماتے اسد غزل کے وما علکمنہ الشّع و ما یثبعی کہ اور کہا ہی علمائے کسی پیغمبر نے شعر نہیں کہا ہو اور اسی لیے بعضے علمائے کہا ہے کہ شعر کرنا حرام ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ حرام نہیں ہے مگر جن شعروں میں کہ سبب حرمت کا پایا جاتا ہے جیسے جو مسلمانوں کی ہو اور مانند اسکے کہ تو البتہ حرام ہے چنانچہ ایسے ہی شعر کے حق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ البتہ بحرنا آدمی کے پیٹ کا پیپ سے کہ فاسد کرنے پیٹ کو بہتر ہو شعر کے بھرنے سے اور ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چلے جاتے تھے عرج میں کہ نام ایک سببی کا ہو کہ ناگمان پیدا ہوا ایک شاعر شعر پڑھتا ہوا پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خذوا الشیطان اوا مسکوا الشیطان یعنی پکڑو اس شیطان کو یا فرمایا منع کرو اس شیطان کو شعر کے پڑھنے سے البتہ پیٹ بحرنا آدمی کا پیپ بہتر ہو اوسکے لیے شعر کے بھرنے سے انتہی اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے ہیں پروا کرنا میں ہر عمل سے کہ کروں میں اگر ہوں میں تریاق یا شکان میں گلے میں تیمہ یا کون میں شعر یعنی تصنیف کروں میں بیتیں اپنی طرف سے نقل کی یہ ابو داؤد نے وف ہمسد ہمسد یعنی اگر ان چیزوں میں ایک چیز بھی مجھے صادر ہو تو میں اون لوگوں میں سے ہوں کہ پروا نہیں کرتے ہر چیز کے کرنے میں اور پروا نہیں کرتے نہ شروع سے مقصود یہ ہے کہ کرنا ان چیزوں کا کام اوس شخص کا ہو کہ بے قید و سبب پروا ہونا مشروعات کے کرنے میں اور ان چیزوں کا استعمال حضرت نے اس لیے بڑا جانا کہ تریاق میں تو گوشت سانپ کا اور شراب پڑتی ہو پس حرام ہو اور اگر تریاق ایسا ہو کہ اوس میں حرام چیزیں نہ پڑیں تو کچھ ضایعہ نہیں اوسکا اور تبصون نے کہا کہ ترک کرنا اوسکا بھی اولیٰ ہو عمل کرنے کے ساتھ اطلاق حدیث کے اور مراد تیمہ سے میسے جاہلیت کے ہیں یعنی منتر اذکے اور تنکے اور ناخن وغیرہ کہ عورتیں دفع نظر کے لیے بچوں کے گلون میں ڈالتی ہیں اور جن تعویذوں میں قرآن کی آیتیں اور اسماء الہی ہوں وہ خارج ہیں اس حکم سے بلکہ مستحب ہیں امید ہے کہ رکت کی اوغین اور کمون میں شعر الخ یعنی قصہ کروں میں شعر کہنے کا اور کمون اپنے دل سے یہ بات حضرت نے

کیا نہیں دیکھا آدمی نے کہ غصے پیدا کیا ہو اس کو نطفے سے پس ناگمان وہ جھگڑنے والا آشکارا ہوا۔ **فقیہ** کیا دیکھتا نہیں کہ غصے اور اس کو بنا یا ایک بوند سے پھر بھی وہ ہو گیا جھگڑتا بولتا۔ **تفسیر** نطفے سے یعنی ابتدائی سے کہ کھلتی ہوئی سوراخ حرکت سے اور وہ نہیں کھلتی ہی پس ناگمان وہ جھگڑنے والا آشکارا ہوا یعنی پس وہ باوجود حقارت اہل اپنی کے اور ذوات اول حال اپنے کے پروردگار اپنے سے جھگڑتا ہی اور منکر ہوتا ہی اس کی قدرت کا اور پرزہ کر کے مردوں کے بعد بوسیدہ ہونے پر یوں اس کی پھر جھگڑنا اس کا بھی نہایت وجہ کو پہنچا ہی کہ پہلے ایک چیز مردہ یعنی مٹی سے پیدا ہوا اور پھر کھار کا کرنا ہی پیدا کرنے کا مرتبہ سے یعنی تہیوں بوسیدہ خاک ہوئی سے اور یہ نہایت کما رہی اور نزول اس آیت کا سچ شان آتی بن خلف کے کہ کچھ آشکارا بعث کے آنحضرت سے جھگڑا اور پڑی بوسیدہ ماتھ میں مگر آنحضرت کے سامنے لایا اور کہا کہ ان جہلے مستفرد خاک ہونے کو کون زندہ کر سکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ روز قیامت کے اس کو زندہ کرے گا اور جگو بھی زندہ کر دے روز میں بھیجے گا اور یہ

ہو آیت اور یہی **بہ صمد معاً**

وَصَرَّابَ لَنَا مَكَارٍ وَكَسْبِي خَلْقَهُ مَقَالٍ مِّنْ لِّحِي الْعِظَامِ وَهِيَ رَمِيمٌ

اور بیان کی واسطے ہمارے ایک مثال اور بھول گیا یہ پیدائش اپنی کہا کون نچندہ کر گیا تہیوں کو اس حالت میں کہ وہ پڑانی ہو گئی ہوئی **فقیہ** اور بھٹاتا ہی ہمہ کماوت اور بھول گیا اپنی پیدائش کہنے لگا کون جلا و گیا پڑیاں جب کھوکھری ہو گئیں **تفسیر** مثل وہی کہ پڑی ماتھ میں ملکر کہا اس کو کون زندہ کرے گا بھول گیا اپنی پیدائش کہ مٹی سے ہوئی ہو پس بہت عجیب ہی تہیوں کے زندہ کرنے سے اور جو کشتہ کرتے ہیں حیات تہیوں میں اور کہتے ہیں کہ پڑیاں مردار کی نجس ہیں اس لیے کہ موت تاثیر کرتی ہے اور نہیں پہلے اس کے کہ حیات در آوے اور نہیں وہ سنبھالتے ہیں اس آیت سے اور ہمارے نزدیک پڑیاں مردار کی پاک ہیں اور اسی طرح بال اور پٹھے اور سیکے کہ حیات نہیں آتی ہو اور نہیں پہنچتے تاثیر کرتی ہیں اور نہیں متا و رواد تہیوں کے زندہ کرنے سے آیت میں بھیڑنا و کا ہر طرف و حالت کے تحصیل و سپر ہونی و ناز و ہج و بن زندہ حساس کے **بہ صمد**

فَلْيُحْيِيهَا الَّذِي أَنشَأَهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيمٌ ۝۱۰ الَّذِي جَعَلَ لَكُم مِّنَ النَّجَاسِ الْأَخْضَرِ نَارًا ۚ فَإِذَا أُنْتَفَخَتِ النَّفُوسُ فَمِنْكُمْ ۝۱۱

کہ زندہ کرے گا او کو وہ کہ پیدا کیا او کو اول بار اور وہ ساتھ ہر قسم پیدائش کے دانا ہی جس نے پیدا کی واسطے تمہارے درخت سبز اگر پس ناگمان تم اوس درخت سبز سے آگ روشن کرنے ہو **فقیہ** تو کہ او کو جلا و گیا جس نے بنایا او کو پہلی بار اور وہ سب بنا نا جانا ہو جس نے بنادی او کو سبز درخت سے آگ پھر اب تم اوس سے سب گئے ہو **تفسیر** یعنی او ان تھ سے نکلتے ہیں بعض درخت سبز سے شہدیان اس کی آپس میں گرتی ہیں تو آگ کھلتی ہو جیسے بالن سے **محمود** خلق یعنی مخلوق کے ہونا ہی نہیں شہدیان او سپر اجزا مخلوق کے اگرچہ تنفر ہو جائیں جنگل و دریا میں پس جمع کرے گا او کو جیسے تھے پھر دیکھ ہی بنا و گیا پھر ذکر فرما عجا ئب پیدائش اپنی میں سے روشن ہونا آگ کا درخت سبز سے باوجود کہ آگ و بانی آپس میں ضد ہیں ایک دوسرے کے اور آگ مجھ جانی ہی بانی سے اور اس درخت کا بیان ابن عباس نے یوں کیا کہ وہ وہ درخت ہیں ایک کو منہ کہتے ہیں اور دوسرے کو عمار پس جو کوئی چاہتا ہو او نہیں سے آگ کھلانی تو کاشتا ہی او نہیں سے دو ٹھنا بان مانند و سوا کہ ان کے اور وہ سبز ہوتی ہیں شہدیان ہی او نہیں سے پانی پس گرتا ہی سرخ کر کے کہ وہ وہ دوسرے کھلتی ہی و نہایت سے آگ لہ عزوجل سے ازل سے آگ کہا کہ سب درخت تیرے ہی سے ہوئے کے اور ایا عہد کی مثالوں میں ہی آتا ہی کہ ہر درخت میں آگ ہی

اور یہی ہے کہ غصے اور اس کو بنا یا ایک بوند سے پھر بھی وہ ہو گیا جھگڑتا بولتا۔ تفسیر نطفے سے یعنی ابتدائی سے کہ کھلتی ہوئی سوراخ حرکت سے اور وہ نہیں کھلتی ہی پس ناگمان وہ جھگڑنے والا آشکارا ہوا یعنی پس وہ باوجود حقارت اہل اپنی کے اور ذوات اول حال اپنے کے پروردگار اپنے سے جھگڑتا ہی اور منکر ہوتا ہی اس کی قدرت کا اور پرزہ کر کے مردوں کے بعد بوسیدہ ہونے پر یوں اس کی پھر جھگڑنا اس کا بھی نہایت وجہ کو پہنچا ہی کہ پہلے ایک چیز مردہ یعنی مٹی سے پیدا ہوا اور پھر کھار کا کرنا ہی پیدا کرنے کا مرتبہ سے یعنی تہیوں بوسیدہ خاک ہوئی سے اور یہ نہایت کما رہی اور نزول اس آیت کا سچ شان آتی بن خلف کے کہ کچھ آشکارا بعث کے آنحضرت سے جھگڑا اور پڑی بوسیدہ ماتھ میں مگر آنحضرت کے سامنے لایا اور کہا کہ ان جہلے مستفرد خاک ہونے کو کون زندہ کر سکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ روز قیامت کے اس کو زندہ کرے گا اور جگو بھی زندہ کر دے روز میں بھیجے گا اور یہ ہو آیت اور یہی بہ صمد معاً

کمال سا ہو گا اسکے لئے ان باتوں کی کچھ ہی کیفیت ہمیں اسی کی پرورش و قدرت سے ہر کوئی ان چیزوں پر قادر ہونا اور کہیں تجارت ہو ہی نہ سکے اس طرح کی عجیب چیزیں ہیں ایسے کہیں کا رخا نہ محبت اللہ کا جاری ہو کہ کوئی اوستا سے محبت رکھتا ہو کوئی مرشد سے کوئی پیر سے ملنا ملا اجتماع سنت کے اور عکس اس کا بھی ایسا ہی ہے ہر مابین پیچھے تو وطن اور ہی طرح کا مہر و رحمت ہی کہ اس میں طبع و طبع کے جانور پرورش پارتے ہیں لوگ کشتیوں میں سوار ہو کر غباروں کو پس پر جا کر اپنے مقصد حاصل کرتے ہیں غرض کہ زمین اور آسمان میں اور درمیان میں ملنے عجیب عیب کا رخا نہ اوسکی رویت اور قدرت کے نمایاں ہیں صرح ہر ذریعہ میں کچھ ہی جلوہ تری قدرت کا بندہ اور جتنا جسکو قربانی حاصل ہوتا ہی وہی و سکی اطمن کہ ان چیزوں کا زیادہ حاصل ہوتا ہی اور جتنا اوس سے دور ہوتا ہی و سنا ہی ان چیزوں کے دیکھنے سے بے نصیب ہو گا آنحضرت اکمل الکاملین اور اعراف العارفین تھے آپ کو شانِ بوبیت کی اور عظمت و کبریائی اور خشیت الہی اکثر اوقات تو نمایاں رہتی تھی کہ اوسر کیکو وہ حاصل نہیں لیکن چونکہ یہ ثابت ہر ہی اسوقت لذت و یاد اوسکی زیادہ ہوتی اور عظمت و خشیت الہی میں بہت سمانی اس سے یہ حالت درپیش آتی اور حضرت کے قلب مبارک میں جو ہر وقت عظمت و خشیت الہی رہتی تھی کہ بیان اوسکا حدیث میں یوں آیا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق میں دیکھتا ہوں وہ چیز کہ نہیں دیکھتے تم اور سنتا ہوں میں وہ چیز کہ نہیں سنتے ہوں یعنی قول قیامت کی اور شدت عذاب کی آواز کرتا ہی آسمان یعنی چڑھتا ہوتا ہی مانند زمین چڑھے کے مارے عظمت الہی کے اور لائق ہوا کہ کوئی کہ آواز کرے قسم ہوا و سنا کہ کی کہ جان میری اوسکے ماتھ میں ہی نہیں آسمان میں جبکہ جبار گشت کی مگر کہ فرشتہ کے ہوئے ہی پیشانی اپنی حال یہ کہ سجدہ کرنے والا ہی واسطے اللہ کے قسم ہی خدا کی اگر بنا تو تم جو کچھ کہنا سنا ہوں میں قابلہ نہ ہوسکتا تم تھوڑا اور رونو تم بہت اور لذت اوتھاؤ تم ساتھ عورتوں کے بچھو لوں پر اور کلمہ تم راہوں کے فرما دے کہ ہوئے اللہ تعالیٰ سے کہا ابو ذر نے جو روایت کرتے ہیں اس حدیث کو اسی کا شکے میں ہوتا درخت کہ کاٹا جاتا یعنی گوشتا ہوں میں ناکودہ ہوتا اور روایت میں آیا ہے کہ صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ تو بڑھے ہوئے فرمایا آپ نے کہ بوجھا کر دیا مجھکو سورہ ہود نے اور ہنوں اوسکی نے یعنی جن سورتوں میں احوال قیامت کا ہی مثل سورہ واقعہ اور المہملات اور عم تمسا لون اور افلا شمس قوت کے انتہی اور کہاں تک بیان بھیجیے عظمت و خشیت الہی کہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں ہماری تھی اب غور کر و بھائیوں کہ حال اپنے پیشو اور فخر الاولین و الاخرین کا کہ جسکے سب گناہ لگاتے پھیلے بخشد یہ تھے اللہ تعالیٰ نے یہ ہوا اور ہم امتی اوسکے ایسے غافل ہوں شانِ ربوبیت سے کہ شب روز تابع خواہش نفسانی کے ہو کہ فسق و فجور و نافرمانی میں گرفتار ہوں اگر عظمت و سکی پوری پوری میں ہو کہ وہ رب ہی آسمانوں اور زمین کا اور ان چیزوں کا کہ درمیان میں ہیں انکے اور رب ہی مشارق و مغارب کا لو کا ہی کو اوسکے حکم کو پس پشت ڈالیں یہ جانیں کہ جب و سکی ایسی شان ہی کہ وہ رب العلمین جو تو اوسکے فرمانے کو سب پر قدم رکھے ہائے افسوس صد افسوس اپنے جہنوں کے برابر بھی تو اوسکی عظمت و خشیت دل میں نہیں رکھتے باب بلکہ بھائی کے سامنے مثلاً رڈی سے کلام کریں چہ جائے زنا اور امد جل شانہ کے دیکھنے کی کچھ بھی پرہیز اور اسی طرح اور گناہوں کا حال سمجھنا چاہیے رونا چاہیے اپنے حال پر اور توبہ استغفار کرنی اور رجوع کرنی اوسکی طرف کہ وہ ہر گناہ غفور رحیم ہی جو جب غلام بھاگا ہوا اوسکے در کا اوسکی کے در پر اگر التماس اور استعقار و زاری کرتا ہی تو غفور شانِ غفوری اور ربوبیت کا زیادہ اظہار ہوتا ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ توبہ کرنے والا گناہ سے مانند اوس شخص کے ہو کہ نہیں گناہ اسکے لیے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی لازم کرے ہمتغفار کو گردانتا ہی اللہ تعالیٰ واسطے اوسکے ہر گناہ سے

۱۹۹۱
 ۱۹۹۰
 ۱۹۸۹
 ۱۹۸۸
 ۱۹۸۷
 ۱۹۸۶
 ۱۹۸۵
 ۱۹۸۴
 ۱۹۸۳
 ۱۹۸۲
 ۱۹۸۱
 ۱۹۸۰
 ۱۹۷۹
 ۱۹۷۸
 ۱۹۷۷
 ۱۹۷۶
 ۱۹۷۵
 ۱۹۷۴
 ۱۹۷۳
 ۱۹۷۲
 ۱۹۷۱
 ۱۹۷۰
 ۱۹۶۹
 ۱۹۶۸
 ۱۹۶۷
 ۱۹۶۶
 ۱۹۶۵
 ۱۹۶۴
 ۱۹۶۳
 ۱۹۶۲
 ۱۹۶۱
 ۱۹۶۰
 ۱۹۵۹
 ۱۹۵۸
 ۱۹۵۷
 ۱۹۵۶
 ۱۹۵۵
 ۱۹۵۴
 ۱۹۵۳
 ۱۹۵۲
 ۱۹۵۱
 ۱۹۵۰
 ۱۹۴۹
 ۱۹۴۸
 ۱۹۴۷
 ۱۹۴۶
 ۱۹۴۵
 ۱۹۴۴
 ۱۹۴۳
 ۱۹۴۲
 ۱۹۴۱
 ۱۹۴۰
 ۱۹۳۹
 ۱۹۳۸
 ۱۹۳۷
 ۱۹۳۶
 ۱۹۳۵
 ۱۹۳۴
 ۱۹۳۳
 ۱۹۳۲
 ۱۹۳۱
 ۱۹۳۰
 ۱۹۲۹
 ۱۹۲۸
 ۱۹۲۷
 ۱۹۲۶
 ۱۹۲۵
 ۱۹۲۴
 ۱۹۲۳
 ۱۹۲۲
 ۱۹۲۱
 ۱۹۲۰
 ۱۹۱۹
 ۱۹۱۸
 ۱۹۱۷
 ۱۹۱۶
 ۱۹۱۵
 ۱۹۱۴
 ۱۹۱۳
 ۱۹۱۲
 ۱۹۱۱
 ۱۹۱۰
 ۱۹۰۹
 ۱۹۰۸
 ۱۹۰۷
 ۱۹۰۶
 ۱۹۰۵
 ۱۹۰۴
 ۱۹۰۳
 ۱۹۰۲
 ۱۹۰۱
 ۱۹۰۰
 ۱۸۹۹
 ۱۸۹۸
 ۱۸۹۷
 ۱۸۹۶
 ۱۸۹۵
 ۱۸۹۴
 ۱۸۹۳
 ۱۸۹۲
 ۱۸۹۱
 ۱۸۹۰
 ۱۸۸۹
 ۱۸۸۸
 ۱۸۸۷
 ۱۸۸۶
 ۱۸۸۵
 ۱۸۸۴
 ۱۸۸۳
 ۱۸۸۲
 ۱۸۸۱
 ۱۸۸۰
 ۱۸۷۹
 ۱۸۷۸
 ۱۸۷۷
 ۱۸۷۶
 ۱۸۷۵
 ۱۸۷۴
 ۱۸۷۳
 ۱۸۷۲
 ۱۸۷۱
 ۱۸۷۰
 ۱۸۶۹
 ۱۸۶۸
 ۱۸۶۷
 ۱۸۶۶
 ۱۸۶۵
 ۱۸۶۴
 ۱۸۶۳
 ۱۸۶۲
 ۱۸۶۱
 ۱۸۶۰
 ۱۸۵۹
 ۱۸۵۸
 ۱۸۵۷
 ۱۸۵۶
 ۱۸۵۵
 ۱۸۵۴
 ۱۸۵۳
 ۱۸۵۲
 ۱۸۵۱
 ۱۸۵۰
 ۱۸۴۹
 ۱۸۴۸
 ۱۸۴۷
 ۱۸۴۶
 ۱۸۴۵
 ۱۸۴۴
 ۱۸۴۳
 ۱۸۴۲
 ۱۸۴۱
 ۱۸۴۰
 ۱۸۳۹
 ۱۸۳۸
 ۱۸۳۷
 ۱۸۳۶
 ۱۸۳۵
 ۱۸۳۴
 ۱۸۳۳
 ۱۸۳۲
 ۱۸۳۱
 ۱۸۳۰
 ۱۸۲۹
 ۱۸۲۸
 ۱۸۲۷
 ۱۸۲۶
 ۱۸۲۵
 ۱۸۲۴
 ۱۸۲۳
 ۱۸۲۲
 ۱۸۲۱
 ۱۸۲۰
 ۱۸۱۹
 ۱۸۱۸
 ۱۸۱۷
 ۱۸۱۶
 ۱۸۱۵
 ۱۸۱۴
 ۱۸۱۳
 ۱۸۱۲
 ۱۸۱۱
 ۱۸۱۰
 ۱۸۰۹
 ۱۸۰۸
 ۱۸۰۷
 ۱۸۰۶
 ۱۸۰۵
 ۱۸۰۴
 ۱۸۰۳
 ۱۸۰۲
 ۱۸۰۱
 ۱۸۰۰
 ۱۷۹۹
 ۱۷۹۸
 ۱۷۹۷
 ۱۷۹۶
 ۱۷۹۵
 ۱۷۹۴
 ۱۷۹۳
 ۱۷۹۲
 ۱۷۹۱
 ۱۷۹۰
 ۱۷۸۹
 ۱۷۸۸
 ۱۷۸۷
 ۱۷۸۶
 ۱۷۸۵
 ۱۷۸۴
 ۱۷۸۳
 ۱۷۸۲
 ۱۷۸۱
 ۱۷۸۰
 ۱۷۷۹
 ۱۷۷۸
 ۱۷۷۷
 ۱۷۷۶
 ۱۷۷۵
 ۱۷۷۴
 ۱۷۷۳
 ۱۷۷۲
 ۱۷۷۱
 ۱۷۷۰
 ۱۷۶۹
 ۱۷۶۸
 ۱۷۶۷
 ۱۷۶۶
 ۱۷۶۵
 ۱۷۶۴
 ۱۷۶۳
 ۱۷۶۲
 ۱۷۶۱
 ۱۷۶۰
 ۱۷۵۹
 ۱۷۵۸
 ۱۷۵۷
 ۱۷۵۶
 ۱۷۵۵
 ۱۷۵۴
 ۱۷۵۳
 ۱۷۵۲
 ۱۷۵۱
 ۱۷۵۰
 ۱۷۴۹
 ۱۷۴۸
 ۱۷۴۷
 ۱۷۴۶
 ۱۷۴۵
 ۱۷۴۴
 ۱۷۴۳
 ۱۷۴۲
 ۱۷۴۱
 ۱۷۴۰
 ۱۷۳۹
 ۱۷۳۸
 ۱۷۳۷
 ۱۷۳۶
 ۱۷۳۵
 ۱۷۳۴
 ۱۷۳۳
 ۱۷۳۲
 ۱۷۳۱
 ۱۷۳۰
 ۱۷۲۹
 ۱۷۲۸
 ۱۷۲۷
 ۱۷۲۶
 ۱۷۲۵
 ۱۷۲۴
 ۱۷۲۳
 ۱۷۲۲
 ۱۷۲۱
 ۱۷۲۰
 ۱۷۱۹
 ۱۷۱۸
 ۱۷۱۷
 ۱۷۱۶
 ۱۷۱۵
 ۱۷۱۴
 ۱۷۱۳
 ۱۷۱۲
 ۱۷۱۱
 ۱۷۱۰
 ۱۷۰۹
 ۱۷۰۸
 ۱۷۰۷
 ۱۷۰۶
 ۱۷۰۵
 ۱۷۰۴
 ۱۷۰۳
 ۱۷۰۲
 ۱۷۰۱
 ۱۷۰۰
 ۱۶۹۹
 ۱۶۹۸
 ۱۶۹۷
 ۱۶۹۶
 ۱۶۹۵
 ۱۶۹۴
 ۱۶۹۳
 ۱۶۹۲
 ۱۶۹۱
 ۱۶۹۰
 ۱۶۸۹
 ۱۶۸۸
 ۱۶۸۷
 ۱۶۸۶
 ۱۶۸۵
 ۱۶۸۴
 ۱۶۸۳
 ۱۶۸۲
 ۱۶۸۱
 ۱۶۸۰
 ۱۶۷۹
 ۱۶۷۸
 ۱۶۷۷

بسم الله الرحمن الرحيم
 الحمد لله رب العالمين
 والصلاة والسلام على
 سيدنا محمد وآله
 الطيبين الطاهرين
 اجمعين

فرمایا اور اس آیت میں غائب سے مشکلم کی طرف التفات فرمایا اور یوں ارشاد ہوا کہ جتنے ایسا اور ایسا کیا یعنی نہایت غور
 آسمان دنیا کو دی سناروں سے تو اب اس عبارت کے اسلوب اور تغیر اور پھیرنے میں کیا کلمہ ہی اسکا جواب یہ ہوگا اور اس آیت
 میں وہ وصف بیان فرمایا تھا کہ جبکہ ظاہر ہونا مخلوقات سے کسی طور متصور نہیں ہے جیسے پیدا کرنا آسمانوں کا اور زمین کی اور مشاق
 کا اور منار کا وہاں پر مشکلم کے صفیے سے بیان کرینگے کچھ حاجت نہیں تھی ہوا سطرے کہ سب انا اور عقلندہ سمات کو جانتے
 ہیں کہ یہ کام سولے اوس فالت پاک کے کوئی نہیں کر سکتا اور اس آیت میں ایسے کام ذکر کیے ہیں کہ جنہیں آدمی کو بھی نہیں کر
 اور وہ کام آدمی بھی ظاہر میں کر سکتا ہے جیسے قندیلوں اور چراغوں سے مکان کو آراستہ کرنا اور دشمنوں کو سنگسار کرنا اور شہوت
 کی خرابی کا اسباب موجود رکھنا کہ یہ کام آدمی بھی کرتے ہیں تو یہاں پر مشکلم ذکر کرنا ضرور ہوا تاکہ کسی طرح
 کا شبہ باقی نہ رہے۔ **تفسیر عن قری** اپنی قدر تین بیان فرما کر اب بیان فرماتے ہیں کہ عجب حال ہر ان شرکوں کا
 کہ باوجود دیکھنے ایسی قدر تون کا ملہ جاری کے انکار بعث و شکر کرتے ہیں بھلا بوجہ تو انہیں کہ جب کہنے بڑی بڑی چیزیں مثل
 ملائکہ اور جنات اور آسمان زمین وغیرہ کے پیدا کیں تو انکا دوبارہ پیدا کرنا کہ نہایت ضعیف الخلق ہیں مٹی سے بنے ہیں
 ہمارے نزدیک کیا حقیقت رکھتا ہے؟

فَأَسْتَفْتِيهِمْ أَهُمْ أَمَّا أَلَمْ يَكُنْ لَهُمُ الْآفَاقُ خَلْقًا ۖ وَإِنَّا أَكْثَرُ مَنْ خَلَقْنَا ۖ فَمِنْ ذُنُوبِهِمْ

پس استفسار کرانے یعنی کفار مکہ سے آیا یہ سخت ترین پیدائش میں یا جو کہ پیدا کیے تھے یعنی ملائکہ اور جن اور آسمان
 وغیرہ تحقیق جتنے پیدا کیا ہی انکو مٹی چپکتی سے **فتیہ** اب بوجہ انہیں یہ شکل میں بنانے یا جتنی خلق تھے بنائی ہم سچ
 انکو بنایا ہی ایک گارے چپکتے سے **تفسیر** جو کہ پیدا کیے مراد ہیں وہ چیزیں کہ ذکر کی گئیں اوسکی مخلوق ہیں
 یعنی ملائکہ اور آسمان اور زمین اور جو کچھ کہ انکے درمیان میں ہے اور یہ استغمام مجنی تفریک ہے یعنی یہ چیزیں بہت سخت ہیں
 پیدائش میں پس جب انکو پیدا کیا ہم نے در صورتیکہ کچھ بھی وجود تھا انکا تو بعث اور اعدا ہر ان اموات کا کہ نہایت ضعیف
 ہیں مٹی کے بنے ہوئے ہم پر کیا شکل ہوگا کہ یہ اوس میں شکر رکھتے ہیں اور بحسب ایک قول کے مراد تین گذشتہ ہیں یعنی انکو باوجود
 اوس شدت وقوت کے سبب گناہوں کے ہلاک کیا تھے ہلاک کرنا ان ضعیفوں کا کیا شکل ہوگا انیوں پر تو یہ **صل بحش**
بَلْ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا ۖ فَهُمْ هَمُومٌ ۚ

بلکہ تعجب کیا تو نے یعنی کافروں کے حال سے اور وہ ٹھٹھا کرتے ہیں **فتیہ** بلکہ تو رہا ہی اپنے رب کو رو کر نہیں **تفسیر**
 یعنی تم کو اوسے توبہ آتا ہی کہ ایمان کیوں نہیں لاتے اور انکو تو جسے ٹھٹھا **صل** بلکہ تعجب کیا تو نے یعنی انکے جھٹلانے سے
 انکو گناہ تو کہ رسول علیہ السلام کو گمان یہ تھا کہ جو کوئی قرآن کو سنے گا ایمان لاوے گا اور جب شرکوں نے اوسکو سنا تو ایمان
 نہ لائے بلکہ آخر کیا پیغمبر خدا تعجب ہوئے یہ آیت آئی کہ یہ جو کچھ جھٹلاتے ہیں تو تعجب کرتا ہی اور حال یہ ہی کہ یہ تیرے تعجب سے
 تمسخر کرتے ہیں یا مادیہ ہی کہ تعجب کیا تو نے انکے انکار کرنے سے بعث کا اور وہ ٹھٹھا کرتے ہیں امر بعث سے اور حمزہ اور
 اس کے عجب استسکایش ت پر عادی اور یہ قرأت ابن سعود اور ابن عباس کی ہر اس صورت میں بخئی ہوگی
 کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی کہ سب سے تعجب کہ انکا روکنا یہ سے اور یہ تمسخر کرتے ہیں **صل بحش**
ثُمَّ دَخَلْنَاكَ مَا يُدْعَىٰ بِهِ الْكَاذِبِينَ ۖ وَفَعَلْنَا لَئِنْ هَذَا إِلَّا لَكَا سِحْرٌ مُّضِلٌّ ۚ

پس ہم نے تم کو وہاں تک پہنچا دیا کہ جس کو کاذب کہتے ہیں اور یہ تمسخر کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ مگر

جادو ہر ظاہر و فتنہ اور جب سمجھائے نہیں سوچتے اور جب سمجھیں کچھ نشانی ہنسی میں الیتے ہیں اور کہتے ہیں اور کچھ نہیں پیداد ہر کھلاہ نفس میں اور داب انگاہ یہ کہ جب نصیحت کیے جاتے ہیں ساتھ قرآن کے تو نہیں نصیحت مانتے اور جب سمجھیں کوئی نشانی مانند دو ٹکڑے ہونے چاند کے اور مانند اسکے کہ تو ٹھٹھا کرتے ہیں ساتھ اس کے کہ **عَلَّ عَصَاكَ وَمَنَّا وَكَتَّافِ ابَا وَعِظَا مَاعَا قَالِ لِمَعُوذُونَ** ○ **اَوَاكُنَّا نَا الْاَوَّلُونَ** ○

اور کہا کفار کہ یہ اس حال میں کہ انکار کرنے والے لعنت کے تھے کیا جب مر جاوینگے ہم اور ہو جاوینگے ہم مٹی اور چند ہڈیاں کیا ہم اوٹھائے جاوینگے آیا باب پہلے ہمارے اوٹھائے جاوینگے + فتنہ کیا جب ہم مر گئے اور ہو گئے مٹی اور ہڈیاں کیا ہمارے پھر اوٹھانا ہی کیا اور ہمارے باب ہمارے کو اگلے ہو +

فَلْيَنصُرْ لِّفَرَقٍ وَآخِرُونَ ○ **فَاَتَسْمَاعِي ذَحِيَّةٌ وَاحِدَةٌ** ○ **فَاِذَا هُمْ يَنْظُرُونَ** ○

کہہ مان اوٹھائے جاوے اور تم خوار ہوؤ گے پس سوا اسکے نہیں کہ وہ اوٹھنا ایک نعرہ تند ہو گا پس کہاں وہ سمجھیں + فتنہ تو کہہ مان اور تم ذلیل ہوؤ گے سو وہ تو یہی کہ ایک جھڑکی پھر بھی یہ لگین گے دیکھنے + **تَفْسِيرُ** اور تم خوار ہوؤ گے یعنی اوٹھائے جاؤ گے اس حال میں کہ خوار ہوؤ گے پس سوا اسکے نہیں یعنی ابھرتے ہیں اوٹھنا بعد مرنے کے سوائے ایک نعرہ کے نہیں ہر چوں ہی ایک نعرہ ہو گا سب زندہ ہونگے اور نعرہ دوسرا ہو گا پس کہاں یہ یعنی خلاق کہ زندہ ہونگے سمجھیں گے اور سچ کہو کہ کیا بادل کے ساتھ اونکے یا کھجور کے طرف اعلان پانے کے یا منظر ہونگے اور جنیز کے کہ اترے گی اور یہ **جَلَالِ** ○ **مَدَن** ○ **وَقَالُوا يُونُسَ لِمَا هَذَا اَيُّوَكُمُ الدِّينُ** ○ **هَذَا اَيُّوَكُمُ الدِّينُ** ○ **الْفَصْلُ الَّذِي كُنْتُمْ يَكْفُرُونَ** ○

اور کہیں گے کفار ای ولے ہم یہ یہ دن جزاکا کہا جائیگا یہ روز فیصل کرنے قضا یا کا کہ اسکو جھٹلاتے تھے + فتنہ اور کہیں گے اسی غزلی ہماری یہ آیا دن جزاکا یہ یہ دن فیصلے کا جسکو جھٹلاتے تھے + **تَفْسِيرُ** لفظ دہل ایک کلمہ کہ کہا جاتا ہے وقت ہلاک ہونے کے اور معنی دینا کے ہلاکنا ہیں اور یا صرف تنبیہ کا یہ یہ دن جزاکا یعنی یہ ایسا دن ہے کہ بدلا دیا جاوے گا ہر کلمہ اعمال کا اور یوم فیصل کے معنی یہ ہیں کہ دن ہی حکم کرنے اور فرق کرنے کا دینا فرقوں ہدایت و ضلالت کے پھر احتمال ہے کہ ہووے **هَذَا اَيُّوَكُمُ الدِّينُ** سے **لَمَّا كُنْتُمْ اَيُّوَكُمُ الدِّينُ** تک کلام کافروں کا کہ بعضے کا وہ بعضوں یوں کہیں گے اور یہ بھی احتمال ہے کہ کلام ملائکہ کا ہو کہ وہ کافروں سے یوں کہیں گے اور یہ بھی احتمال ہے کہ یونکے **هَذَا اَيُّوَكُمُ الدِّينُ** کلام کافروں کا ہو اور **هَذَا اَيُّوَكُمُ الدِّينُ** کلام ملائکہ کا ہو کہ وہ کفار کے جواب میں کہیں گے **هَذَا اَيُّوَكُمُ الدِّينُ** **تَنْبِيْهٌ** اس دن کا ذکر سورہ نباء میں بھی فرمایا ہے **اَيُّوَكُمُ الدِّينُ** **الْفَصْلُ الَّذِي كُنْتُمْ يَكْفُرُونَ** **يَوْمَ يَنْفُخُ فِي الصُّورِ فَتَأْتُونَ اَفْوَاجًا** ○ **وَفُتِحَتِ السَّمَاءُ فَكَانَتْ أَبْوَابًا** ○ **وَسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا** ○

یعنی بیشک ان فیصلے کا یہ ایک وقت ٹھہر رہا جس دن چوں کہیں برسنگا پھر چلے آؤ جوٹ جوٹ اور کھولا جائے آسمان تو ہر جانور و دروازے اور چلائے جانوں بہاڑ تو ہو جاوین ریتا انتہی اور جا بجا پروردگار نے اس دن کا ذکر فرمایا ہے اسے کلام مجید میں اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام نے اور علی گریا بنیدہ نے طرح طرح خلافت کو سمجھایا لیکن چونکہ خواب غفلت میں ہیں کچھ سمجھنا نہیں ہوتے اور اس کے لیے سائن نہیں کرتے اور سدن ہر بے غفلت کے اوٹھ جائیں گے جیسے کہ باں پروردگار خبر دیتا ہے ابلی غفلت کی اور اسدن کے ہوسید رہنے کی اس آیت لیمین **اَقْدَرْتُ فِي غَفْلَةٍ مِّنْ هَذَا فَكَشَفْتُمْ عَنْ عَظْمِ** ○ **عَظْمِ آتَمَةٍ قَبَضْتُمْ لِيْهِ اَدْبَارَ مَسَرٍّ** ○ **يَعْنِي اَوْسَلْ اَنْزَلُوْكَ** ○ **بِهَبْنِ خَيْرَ مَا اسْدَنَ سَرَابٌ** ○ **سَمِيْ** ○

تو کہہ آتہ آتہ
ایک ایک ایک ایک
و غفلت اور ادا
مطوفت میں
واسر و اعلیٰ
فی سبوت و دلیلی
ابیت الضلالت
مطربا و اکتساب
یعنی انہم اقم
فی شمس و بدو اعلیٰ
اداب و اسلوب
مندی شمس و بدو
و احسن علی السبیل
فی الاکرام
سبح
بکرم و اعلیٰ
با و دین و اعلیٰ
لا استقام و الخیر
بالاد و المصنوع
تعلی ان سبیل و الخیر
فی سبوت و دلیلی
بہر و استقام و الخیر
شیر و قدر و الخیر
کان ذلک شام و الخیر
و بدو و الخیر
و بدو و الخیر

سورۃ الصافات

تیرا بکج تیری نگاہ تیز ہو اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا سمجھنا ناقولنی ہو جس میں پرستی ہو یہ ہر روز پکار رہی ہو
کہ حاصل اوسکایہی کہ موت کہ قیامت صفری ہی سر پر کٹری ہی ہوشیار ہو واور ومان کا سامان کرو اور گناہوں سے باز آؤ
اور اپنے مولیٰ کی طرف رجوع کرو چنانچہ بن لک روایت کرتے ہیں کہ زمین پکارتی ہی ہر روز دس باتیں کہتی ہی ای ارب آدم چلتا
تو میری پیٹھ پر اور رجوع تیری طرف پیٹ میرے کے ہی اور گناہ کرنا ہی تو میری پیٹھ پر اور عذاب کیا جاوے گا تو میرے پیٹ میں
اور غمنا ہی تو میری پیٹھ پر اور رووے گا تو میرے پیٹ میں اور خوش ہوتا ہی تو میری پیٹھ پر اور غمگین ہووے گا تو میرے پیٹ میں
اور حج کرتا ہی تو مال میری پیٹھ پر اور ڈالنا ہوگا تو میرے پیٹ میں اور کھانا ہی تو حرام میری پیٹھ پر اور بھوکا دینے کے لیے میرے
پیٹ میں اور اترانا اور اکرنا پھر تا ہی تو میری پیٹھ پر اور ذلیل ہووے گا تو میرے پیٹ میں اور چلتا پھر تا ہی تو خوش میری پیٹھ پر
اور بڑے غمگین میرے پیٹ میں اور چلتا ہی تو روشنی میں میری پیٹھ پر اور بڑے غمگین میں میرے پیٹ میں اور چلتا ہی
تو جمعوں میں میری پیٹھ پر اور بڑے غمگین میں میرے پیٹ میں اتنی پسینے جھانکوں سوجان مضامین میں اور جگ کہ خواب غفلت سے اپنے
مولیٰ کی طرف رجوع کرو یہ خبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سیدھی راہ سے تا وہ جو دن فیصلہ کا ہوگا اوس دن تم اپنے رسول کے طفیل سے
جناب عالیات میں جہنم کے گروے والا خدا جانے کہ اگر ہر فون کے ساتھ کس دوزخ کے گڑھے میں پڑے ہووے گا اسی کے

اور ہے منبہات

[illegible]

فی قولہ وادواہم
 الواو بمعنی مع
 وقیل للعلف
 وقرا فی الرض علفا
 علی الضمیر
 اور اس میں
 جنھوں نے اپنے
 لیے لے لی تھیں
 لیکن اس کے
 لیے کہ وہ

[illegible]

وَقَفُّوهُمْ إِنْهُمْ مُشْكِرُونَ ۝ مَا أَكْرَأْتُمْ بَشَرًا ۝ بَلْ مِنْكُمْ يَكْفُرُونَ ۝

اور ہر کوئی کو تحقیق یہ سوال کیا جاوے گا کیا ہو گا کہ نہیں مدد کرے تم ایک دوسرے کی بلکہ وہ آج کے دن گردن کھنکھانے والے ہیں
اور کھڑکھار کو انکو ان سے پوچھنا ہو کیا ہوا تم کو ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے کوئی نہیں وہ آج آپ کو پکڑواتے ہیں تقسیم
حکم کے بعد پھر اگر کوئی ایک آیت میں جو جب دوزخ کو روانہ ہونے اور بل صراط کے پاس پونچھیں گے تو حکم ہو گا کہ انکو پکڑو
اور ان کے عقائد اور اقوال وافعال سے سوال کرو واسطے زیادتی سزائش کے یہ قول ابن عباس کا ہی اور روایت کیا گیا ہے
اوسے یہ بھی کہ لا الہ الا اللہ سے پوچھا جاوے گا اور حدیث میں آیا ہے اسخضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہیں ہے کہ
قدم ابن آدم کے دن قیامت کے یہاں تک کہ پوچھا جاوے گا چار چیزوں سے جو انی اوسکی سے کہ کاسے میں پڑا گیا اوسکو
اور عمر اوسکی سے کہ کاسے میں فنا کیا اوسکو اور مال اوسکے سے کہ کہاں سے کمایا اوسکو اور کاسے میں خرچ کیا اوسکو
اور حکم اوسکے سے کہ کیا عمل کیا اوسپر انتہی اور کہا جاوے گا انکو یعنی نگہبان دوزخ کے اوسے کہ میں نے تو بیٹھا کہ کیوں آپس میں
ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے جیسے دنیا میں کرتے تھے اور یہ جواب ہی ابو جہل کے قول کا کہ اوسنے روز بدر کے کہا تھا
تھیں جمع مٹنے سے یعنی ہم سب کا میل ہی بدل لائے والے پھر فرماوے گا اللہ تعالیٰ اونکی طرف سے بلکہ یہ آج کے دن سران بڑا
ذلیل ہیں معاشرے کا نتیجہ وہ دن نہایت سخت ہوگا جسے یہاں اوسکی فکر نہ تھی وہاں جواب کچھ نہ ہے گا
اسی لیے اکابر دین نے محاسبہ بتایا ہے جیسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حاسبوا قبل ان تمحاسبوا پس سچا
کہ ہر شب اپنے عمل اچھے برون میں نہ حیاں کیا کرے یہ جانے کہ میں غلام ہوں ایک بڑے شہنشاہ کا اوسنے مجھے بھیجا ہے
سو اگر کسی کو اگر اچھی سوداگری کروں گا سرخ رو ہووے گا انعام پاؤں گا بڑی سوداگری کروں گا غریب ہوگا جو نیان کھاوے گا اسلئے کہ وہ ملک
بسا ہے کہ اوسکی خلاف مرضی کوئی بول نہ سکے گا اوس دن اوس شان قمار کی کے لگے لوگ لرزان ترسان ہونے کے کون بدو
وسکی مرضی کے بولے پس ہر شخص کو چاہیے کہ سوچے اپنے اعمال میں اگر اچھے عمل پائے شکر کرے اور زیادہ توفیق ہوگی بھلائی کی
موجب عداوتی کے لہذا شک نہ کرے کہ اگر گریہ کرے عمل پائے توبہ و مغفرا اور رجوع الی اللہ کرے اور دعا مانگے کہ یا اللہ
جسے اس بلا کو بھڑکانا اوس آفت سے بچے روایت ہی لینی ذرے کہ کہا گیا سینے یا رسول اللہ کہا تھا حضرت ابراہیم کے صحیفوں میں
فرمایا تھیں تمام سالین کہ اسی بادشاہ مسلط گرفتار و فریب غورہ دنیا میں تحقیق سینے نہیں بھیجا تھا جو تاکہ جمع کرے دنیا بہت سی لوگوں
بھیجا سینے تھا تاکہ کچھ توبہ دعا مظلوم کی سے اسلئے کہ میں نہیں رد کردا دعا مظلوم کی مگر کچھ کافر ہوا اور لازم ہے عاقل کو جب تک اوہیں
مقل ہی ہے کہ ہوں اوسکے لیے چار اوقات ایک وقت ہو کہ سنا جات کرے اوہیں اپنے رب سے اور ایک وقت ہو کہ محاسبہ کرے اوہیں
اپنے نفس سے اور ایک وقت ہو کہ فکر کرے اوہیں بیچ صنعت خدا کے اور ایک وقت رکھے اپنی حاجت یعنی کھانے پینے وغیرہ کا لیے
اور لازم ہے عاقل کو یہ کہ نہ طمع کرنے والا اگر واسطے تین چیزوں کے واسطے توبہ و تدارک کرے نعمان کے با درست کرنے معاش بالذات
ٹھکانے کے غیر حرام سے اور لازم ہے عاقل کو یہ کہ زلے کا حال دیکھتا ہے متوجہ رہے اپنے حال پر محافظت کرتا رہے اپنی زبان کی اور جسے
محاسبہ کیا کلام اپنے کا اپنے اعمال میں سے کہ ہوگا کلام کرنا اوسکا نہیں کلام کرے گا مگر ضروری عرض کیا سینے پس کیا ہی حضرت موسیٰ کے
صحیفوں میں فرمایا ہیں عزت میں تمام نبی فرمائی کہ بانی کہ تعجب کرتا ہوں میں واسطے اوسکے کہ یقین کرتا ہے موت کا پھر وہ پیش بھی نہائی اور تعجب
کرتا ہوں میں واسطے اوسکے کہ یقین رکھے آگ دوزخ کا اور پھر جسے بھی اور تعجب کرتا ہوں میں واسطے اوسکے کہ یقین کرے ساتھ تقدیر کے
اور پھر وہ بیچ و بیچ یعنی معاش کے طہر کہ نے اپنی تعجب کرتا ہوں میں واسطے اوسکے کہ دیکھے دنیا کو اور اوسکے انقلاب کو اور پھر اپنے انسان کے

۵۱
تاریخ ۱۳۰۴/۱۰/۱۵
محل ۱۳۰۴/۱۰/۱۵

۴۴

پوچھ کر یا ہوں میں اسے اوسکے کہ یقین کرے کہ اس کے دل کے مسلک کا اور یہ عمل کہ اسے اس کی فکر موت کی فکر
 پہ ہوتی ہے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت یاد کرو تم موت کو اس لیے کہ وہ روکتی ہے اگرناہو تو موت کی طرف تشریف لے جاتی
 پس اگر یہ کیا تمنا و سکو وقت غنا کے توھا دی اور کسی لذتوں کو اور اگر یاد کیا تمنا و سکو وقت فقیر کے ماضی کو یہی مکتو تھا ہی
 اور اگر یاد کرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک مجلس پر کہ لوگ آواز سے ہنس رہے تھے میں فرمایا کہ لاؤ تم اپنی مجلس میں لذتوں کی
 فکر کہ خدا کی کو عرض کیا صحابہ نے کہ کیا یہی فکر کرنے والی لذتوں کی فرمایا موت اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ اگلی روز
 موت آئے ہوئے میں اور لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا شہد کے ساتھ بھی کہ کا شہر ہو گا فرمایا ہاں جو یاد کرے موت کو تو یہ
 میں میں بار اور کما سنتی نے سچ تفہیم آیت خالق السموات والارض لیبلوکم آیت کہ احسن عکلا کے کہ یہ یاد کیا
 اللہ تعالیٰ نے موت اور حیات کو لکھ کر دے کہ لوگوں میں ہم بہت یاد کرو موت کو لوگوں کو خوب بتا رہا ہوں اس کے لیے اور کوئی نہ بتا
 ہوا ضرر کرنا ہوا اس کی عرض کہ موت کی بات سے دامن کی فکر خوب ہوتی ہے کہ ایسا کام کروں کہ دامن اوسکی پریشانی سے وقت جواب نہ دے
 اور نہ ہونے لگے ہر وقت بشارت الصدق

تاریخ ہجری ۱۰۰۰
 مکتوبہ سیدنا محمد
 منظر

وَأَقْبَلِ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ ۚ قَالُوا لَآ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كُنْتُمْ تَقُولُونَ عَنِ الْيَهُودِ

اور توجہ ہو گئے بعضے انکا اور بعضوں کے ایک دوسرے سے پوچھتے ہو کہ یہ کس تحقیق سے کہ تم کہہ رہے ہو کہ یہاں اس طرف سے یعنی اور بائیں طرف سے بھی
 واسطے گمراہ کرنے کے واللہ اعلم ہفتے ہزار و ہونہ کیا بعضوں نے بعضوں کی طرف لگے پوچھنے بولے تم ہی تھے کہ آتے تھے ہم پر وہاں
 سے تفسیر یعنی ہم چڑھ آتے تھے ہر کانے کو زور سے اور عجب سے داہنا ہاتھ زور کا ہوا ہوا یعنی اتباع متبع
 پر توجہ ہو گئے پوچھتے ہو یہی جھگڑتے ہوئے اور امارت کہتے ہو کہ یہیں گئے یعنی اتباع متبع سے کہ تم آتے تھے ہم پر نہ ہونے سے یعنی قوت و جبر اس لیے
 کہ دایان ہاتھ قوی ہوتا ہی اور اوس سے واقع ہوتی ہے گرفت یعنی تم باعث ہوتے تھے ہکو گمراہی کی اور ٹھہراتے تھے ہکو اوس پر یا یہ
 معنی ہیں کہ دائیں بائیں سے ہمارے آتے تھے اور گمراہ کرتے تھے ہکو اور یا قسم کھاتے تھے کہ یہ دین ہمارا حق ہی نہیں سچا جاننا تھے
 ہکو اور اتباع کیا تھے تمہارا پس معنی یہ ہونے کہ تم نے گمراہ کیا ہکو یا مراد یہیں سے دین ہی یعنی دین کی جانب سے آتے تھے تم ہمارے پاس
 پس گمراہ کرتے تھے ہکو اوس سے معاہدہ ہوا

تاریخ ہجری ۱۰۰۰
 مکتوبہ سیدنا محمد
 منظر

قَالُوا أَلَمْ تَكُنْ تُقُولُ آمُوقٌ حَنِينٌ ۚ وَمَا كَانَ لَنَا عَلَيْكَ مِنْ سُلْطَانٍ بَلْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُّطْلَقِينَ ۚ

کہیں کہ متبع بلکہ تھے تم مسلمان اور تھا ہکو تم پر کچھ غلبہ بلکہ تم تھے ایک گروہ حد سے گزرے ہوئے ہفتے ہوا بولے کوئی نہیں
 پر تم ہی تھے یقین لانے والے اور ہمارا تم پر کچھ زور بھی تھا پر تم ہی تھے لوگ بیدار چلنے والے تفسیر میں بلکہ تھے تم مسلمان یعنی ہماری
 طرف سے گمراہ کرنا تو جرم صادق آتا کہ تم مومن ہو پھر پھر یہاں اس طرف ہمارے تو ہر سے ایمان ہی نکھتے تھے کہ کیا گمراہ کرے اور تھا ہکو تم پر یعنی
 قوت و قدرت کہ زبردستی کرتے تھو اپنی متابعت پر بلکہ تھے تم قوم گمراہ مثل ہمارے

جاء الذين فتحوا عليكم فقالوا لربهم انك لا تدينهم فقالوا لربهم انك لا تدينهم فقالوا لربهم انك لا تدينهم

پس لازم ہوتی ہے یہاں ہر دو گمراہ کی تحقیق ہم اللہ تعالیٰ کے عذاب سے سونا بہت ہوئی ہم پر بات ہمارے رب کی ہکو تم پر تفسیر
 لازم ہوئی ہم پر یعنی سب پر بات پروردگار ہمارے کی ساتھ عذاب کے یعنی فرمانا و سکا لا مثلن یجحدون من الجحش والکاس
 اجمعین یعنی اللہ تعالیٰ ہم دونوں کو شیطا طین سے اور لوگوں سے سب تحقیق ہم یعنی گمراہ اور گمراہ کرنے والے سب اللہ
 تعالیٰ کے عذاب سے سبب اس نے کہ اور سرزد ہوا اسی سے قول انکا جاء الذين معاہدہ

تاریخ ہجری ۱۰۰۰
 مکتوبہ سیدنا محمد
 منظر

کہ یہ چہنئے کہتے ہیں کہ بتوق طے جنت اور نشتون اوسکی کے عبادت کرنی نہ چاہیے انکے قول کو صریح رد کرتی یہ آیت کہ کہہ کر کہ اللہ تعالیٰ
 انکم فرمائے اسکا اس آیت میں لیسٹل هذا اقل عمل العملون اور یہ منع کرتے ہیں اوسے مان بہ بات صحیح ہو کہ جنت کو رخصت
 سولی کے لیے طلب کرے اور آگ سے پناہ مانگے اسواسطے کہ محل غضب الہی ہو نہ واسطے طلب خواہش نفس کے اور یہ مذہب
 انبیاء اولیاء کا ہے کہ طلب خواہش نہ رہے سلطان میں خاک بر فرق ساعت بعد ازین +

اَذْلٰكَ خَيْرٌ لَّكَ اَمْ شَيْخٌ مِّنْ آلِ قَوْمٍ لَّا تَأْجَلُ لَهُمْ فِتْنَةٌ اَلَا ظَالِمِينَ

ایسا جو کچھ مذکور ہوا بہتر ممانی یا درخت زقوم تحقیق کیا ہے زقوم کو ایک عذاب اسطے ظالمون کے + فتنہ + بھلا یہ بہتر ممانی
 یا درخت سیندھ کا ہے اوسکو رکھا ہی خراب کرنا ظالمون کا + ص ۱۰۰ یعنی آخرت میں اوسکو کھاوینگے اور گے میں مجھے گا
 ایک عذاب یہ بھی ہوگا یا خراب کرنا دنیا میں کہ سنگر گراہ ہوتے ہیں کہ سبز درخت دوزخ میں کیونکر آوگا + نفسیہ درخت زقوم اوسکو
 یہاں سیندھ کہتے ہیں نہایت تلخ و بد مزہ ہوتا ہی اوسکو اللہ تعالیٰ دوزخ میں آوگا و بگا دو زخیوں کے کھلانے کے لیے پس فرمایا کہ
 کیا نعمتیں جنت کی اور جو کچھ اوس میں قسم لذتوں اور طعام و شراب سے بہتر ہیں ممانی یا درخت زقوم پھر فرمایا کہ ہنئے اوسکو محنت
 و عذاب کیا ہی کفار کے لیے آخرت میں کہ اوسکو کھاوینگے اور وہ حلق میں مجھے گا نہایت رنج و آٹھاوینگے اور اوسکے بیان کرنے
 میں آزمائش ہو اور انکی نیامیں اور وہ یہ کہ جب اوصحونے سنا کہ زقوم ایک درخت ہو دوزخ میں تو کہنے لگے کہ کیونکر ہو آگ میں درخت آگ
 جلادیتی ہو درخت کو پس مجھٹلایا اوصحون نے اوسکو اور یہ نہ سمجھے وہ نادان کہ خدا سب چیز پر قادر ہو اور آیا ہی کہ ابن لبعری نے قریش کے
 سرداروں کو کہا کہ تمہارے زقوم سے ڈرنا ہی اور وہ لغت پر بریں سکھ اور خراکو کہتے ہیں ابو جہل آٹھا اور سرداروں کو اپنے گھڑوں لایا
 اور اپنی لونڈی کو کہا کہ قینا یعنی زقوم نے ہکو وہ لونڈی سکھ اور کھجوریں لے آئی ابو جہل نے کہا کہ کھاؤ یہ زقوم ہی کہ تمہارے کھاؤ اس سے
 ڈرنا ہی پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے انہا شجرۃ الخمر + ص ۱۰۱

اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِيْ صَفْحٍ مِّنْ اَصْحٰلِ الْجَحِيْمِ طَلْعُهَا كَأَنَّهُ رِئْسُ الشَّيْطٰنِ

تحقیق وہ ایک درخت ہو کہ نکلتا ہی بیج گہراؤ دوزخ کے خوشہ اوسکا مانند سروں شیطانوں کے ہی + فتنہ + وہ ایک درخت ہو
 کہ نکلتا ہو دوزخ کی جہنم میں اوسکا خوشہ جیسے سر شیطانوں کے + ص ۱۰۲ یعنی بد نما یا شیطان کہا سانپوں + نفسیہ +
 کہا حسن نے کہ بجز زقوم کی دوزخ کے گہراؤ میں ہی اور زمینان اوسکی پہونچتی ہیں دوزخ کے درجوں تک آو طلع اصل میں کہتے ہیں خوشہ
 خراکو اور یہاں اوی پھل زقوم کا اور مشابہت دی گیا شیطان کے سروں سے اسلیے کہ دلالت کرے اوسکے نہایت بُرے اور
 پھل ہونے پر اسلیے کہ شیطان بُرا اور قبیح ہو لوگوں کی طبیعتوں میں بسبب اعتقاد رکھنے افسکے کہ وہ شرمض ہی اسلیے عرب کے
 نزدیک ضربا شل ہو کہ بہت قبیح چیز کو شیطان کے سر کے ساتھ مشابہت کیا کرتے ہیں اور بعضوں کے نزدیک مراد شیاطین سے
 سانپ ہیں کہ عرب سانپ کو شیطان کہا کرتے ہیں + ص ۱۰۳

فَاِنَّهُمْ لَا يَكُلُوْنَ مِنْهَا فَمَا لَوْ اَنَّ مِنْهَا الْبَطْنُ ثُمَّ اِنَّ لَّهُمْ عَلَيْهَا اَشْقٰوًا بَٰئِیْنَ حَمِيْدٍ ثُمَّ
 رَآكَ مَرْجُوْمًا اِلَى الْجَحِيْمِ

پس تحقیق دوزخی کھاوینگے اوس درخت سے یعنی اوسکے پھل سے باوجود ہر اہونے اوسکے کے بسبب شدت بھوک کے پس
 ابھریں گے اوسے پیٹوں کو پھر تحقیق واسطے انکے اوپر کھانے اوسکے کے ملونی ہوگی گرم پانی سے پھر تحقیق پھر جانا اوسکا طرف دوزخ
 کے ہوگا بعد کھانے اوسپنے کے اوسکو دوزخ میں پھر لجاوینگے + فتنہ + نفسیہ + لفظ شرمض عربی میں ڈھیل کے لیے آتا ہے پس بیج آیت

یہاں صحت غلطی نہ ہو
 کے زچہ بزرگ کا کہ افسوس نہ ہو
 کے اور انشا اللہ تعالیٰ ایسی
 اختلاف نقل کیا جاوے گی
 یہاں طلب غیب سے
 آیت اور میں فائدہ بھی
 اور انکے سانپ کا اگر اوس میں
 سلطان ہو گا اور قبیح چیز
 نہ ہوگا

سپارہ ومالی ۳

وَلَقَدْ نَادَيْنَا نُوْحًا فَلْيَعْمَلْ لِحَبِيْبُوْنَ

وَلَقَدْ نَادَيْنَا نُوْحًا فَلْيَعْمَلْ لِحَبِيْبُوْنَ

وَلَقَدْ نَادَيْنَا نُوْحًا فَلْيَعْمَلْ لِحَبِيْبُوْنَ

یہ نوح علیہ السلام کو اپنے عبادت کے لیے اور انھوں نے نجات پائی ہلاک و عذاب سے حال تھا کہ انبیاء و رسل کو ستانے میں نہ لگتے تھے میں اور جتنے میں
اور چونکہ اگر فرمایا تھا تو لوگوں کے پیچھے کا اگلی امتوں میں اور انجام پہنچا تو ان کا اس کے بعد ذکر کیا نوح علیہ السلام کا اور ان کے چھوٹے کا اور سکھ وقت تھا
تھے کہ قوم اپنی سے اس لیے کہ یا وہ نہیں سے آدم ثانی میں ہوا اس لیے کہ بعد طوفان کے اب بنی آدم کو نہیں کی اولاد میں پس فرمایا جہاں

اور تحقیق پکارا کہ نوح نے پس اچھے قبول کرنے والے دعوے کے ہیں ہم ہفتہ سو کیا خوب پہنچنے والے ہیں پکار رہے ہیں تو نوح نے
پکارا کہ اچھا الخ یعنی دسالی جیسے کہ نوح نجات میں ہم اس کو غرق سے یا ہم کو دیکھ کہ بد دعا کی اپنی قوم پر پس کہ اچھا کار نکلی مغلوث
فانتصری پس خوب قبول کی تھیں دعا اس کی کہ مدد کی اس کی اور قوم کو ڈبو یا جہاں

وَجَعَلْنَا دُرِّيْدًا مِّنْ آلِهِمْ مِّنْ آلِهِمْ مِّنْ آلِهِمْ
اور جیسا یا حسنہ اس کو اور اس کے لوگوں کو بڑے غم سے اور کیا حسنہ اس کی اولاد کو انھیں کو فقط باقی رہا ہوا ہفتہ سو اور پیدا ہوا کو
اور اس کے گھر کو بڑی گھر اہٹ سے اور رکھی اس کی اولاد وہی رہ جہاں والی ہفتہ سو تفسیر یہ اس کے لوگوں کو یعنی جو اہل
لے تھے اوپر اور اولاد ان کی بڑے غم سے یعنی غرق سے باقی رہا ہوا یعنی ان کی اولاد کے سوا سب مگے فقط اولاد انھیں کی باقی
رہی چنانچہ ابن عباس سے منقول ہے کہ نوح علیہ السلام کشتی سے نوح کے ساتھ لوگ کہ ساتھ ان کے تھے مرد و عورت گھر و کچہ
ساتھ ان کی اولاد میں سے تھے اور بیان ان کی وہ باقی ہے پس سب آدمی حضرت نوح علیہ السلام کی نسل سے ہیں اور بیٹے ان کے تھے
سام اور وہ باپ ہیں عرب کے اور فارسی قوم کے اور حام اور وہ باپ ہیں سودان کے مشرق سے لیکر مغرب تک یعنی حبش اور رنگ
اور بربر اور ہند کے اور یافت اور وہ باپ ہیں ترک اور غریج اور یاجوج و ماجوج کے اور ان کے کہ جو دہان میں انتہی اور یہاں سے مرج
معلوم ہوتا ہے کہ طوفان نوح علیہ السلام کا تمام زمین پر تھا اور بعضوں نے کہا کہ زمین ہند میں تھا اور بعضوں نے کہا کہ ان کی قوم کی
زمین کے سہلے تھا جہاں کشتی میں اشی یا تر اسی آدمی بچے تھے ان کی اولاد زمین پر ان کی قوم بن گئی
سام یا چہ زمین کے عرب اور توران اور ایران میں اہل یافت یا شمال کو ترک اور یاجوج و ماجوج پیدا ہوا حام یا جنوب کو ہند اور حبش یا مشرق

وَلَقَدْ نَادَيْنَا نُوْحًا فَلْيَعْمَلْ لِحَبِيْبُوْنَ
اور جھوڑی حسنہ اس پر تین نیک بچوں میں سلام ہو جو نوح پر عالموں میں ہفتہ سو تفسیر یہ چھوڑی حسنہ یعنی باقی رکھی اس کے لیے
تین نیک اور ذکر اچھا بچوں میں یعنی حسنہ انبیاء اور تین ان کی بعد ان کے ہیں جن قیامت تک سلام ہو جو یعنی ہماری طرف سے اوپر
عالم کے لوگوں میں اور بعضوں نے کہا کہ چھوڑا حسنہ اوپر بچوں میں یہ کہ درود بھیجن اور روز قیامت تک سلام ہو جہاں
صاحب ارک نے یہ معنی لکھے ہیں کہ چھوڑا حسنہ نوح پر پچھلی امتوں میں یہ کہ سلم علی نوح یعنی سلام بھیجا کریں اوپر اور دعا کیا
کریں اوپر عالموں میں یعنی ثابت ہو یا یہ تحت یعنی سلام و دعا ان سب میں پس نہیں خیالی ہو گا کوئی انھیں سے اس تحیت سے گواہی
کہ ثابت کیا اللہ نے سلام بھیجنا نوح پر اور سلام کو جاری کیا اس کو تاکہ میں اور جن انسان میں کہ سلام بھیجا کریں اوپر پچھلی امتی پس حضرت
اشاہ ولی اللہ نے ترجمہ آیت کا حسب پہلی تفسیر میں لکھا ہے اور شاہ عبدالقادر صاحب نے بحسب تفسیر بدرارک کے لکھا ہے
کہ اور باقی رکھا حسنہ اوپر پچھلی امتوں میں کہ سلام ہی نوح پر سارے جہان میں ان میں یعنی ہمیشہ اور سلام بھیجتا ہے سارا جہاں

وَلَقَدْ نَادَيْنَا نُوْحًا فَلْيَعْمَلْ لِحَبِيْبُوْنَ

تحقیق ہم ہی طرح یعنی جیسے کہ جہادی حسنہ نوح کو جزا دیتے ہیں نیک کاروں کو جو نوح پر ایمان دار بندوں میں ہیں ہفتہ سو

اور سکو اور کہا ابراہیمؑ نے جسوقت کہ اٹھایا سر اس طرف آسمان کے اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْوَاحِدُ فِي السَّمَاءِ وَ اَنَا الْوَاحِدُ فِي الْاَرْضِ لَيْسَ فِي الْاَرْضِ اَحَدٌ يَعْبُدُكَ غَيْرِي حَسْبِيَ اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيلُ یعنی یا اسی تو ایک ہو آسمان میں اور زمین ایک ہو میں میں یعنی تیری بندگی کرنے میں نہیں ہر زمین میں کوئی کہ عبادت کرے تجکو غیر میرے پس جو حکو اسد اور چھاوی کا سازوہ پس حکم فرمایا اللہ نے اے کوئی نہ کوئی تو نبیؑ و رسولؑ علیٰ ابرہہ و حمیمہ یعنی اے اگر وہاں تھوٹھندی اسلانی ابراہیمؑ پر در مسئلہ

فَاَرَادُوا بِهِ كَيْدًا فَجَعَلْنَاهُمُ اسْقٰطِيْنَ

پس قصد کیا کفار نے ساتھ اس کے بدخواہی کا پس کیا ہنسنے اور گوریز تر رفتہ پھر چاہنے لگا و پھر ادا و پھر ہنسنے ڈالا انھیں کو نیچوہو تفسیر یعنی بدخواہی کی تھی ابراہیمؑ کی کہ ڈالا انکو آگ میں کہ ہلاک ہو جاوے پس اسد تعالیٰ نے انکو مٹھوہ روز دلیل کیا کہ سکتے ابراہیمؑ آگ سے صحت سلامت ملے

وَ قَالَ لِنَارِيْ ذَا هَبْ اِلٰى رَبِّيْ سَيِّدِيْنَ

اور کہا ابراہیمؑ نے کہ تحقیق میں جانہو لاہوں طرف پروردگار اپنے کے راہ دکھاوے گا مجھ کو یعنی اوس جگہ کی کہ رضا پروردگار ہمارے کی ہو تھوٹے ہو اور بولا میں جاتا ہوں اپنے رب کی طرف وہ مجھ کو راہ دیگا۔ مفسرین نے جانے والا ہوں انہی ہجرت کرنے والا ہوں اپنے رب کی طرف و معنی یہ ہیں کہ میں ہجرت کرتا ہوں اراکفر سے اور جاتا ہوں اپنے رب کی رضی کی جگہ یہ جب کہ نکلے آگ سے اور اپنے انکو گھر سے نکال دیا بادشاہ کی خاطر سے جیسے کہ کہا اے ربیٰ مہاجر اے ربیٰ راہ دکھاوے گا مجھ کو یعنی اوس جگہ کی کہ مجھ کو وہاں کے جانے کا حکم کیا اور وہ شہر شام تھا پس جب اپنے وطن سے نکل کر متوجہ شام کی طرف ہوئے تو دیمیان راہ میں ہاجر ہاتھ لگے خبر سے کہ یحییٰ ابراہیمؑ کی تھیں اور سارے لوگ ابراہیمؑ کے تئیں سخت ابروٹھم نے دعا کی فرزند ہوگی کہیں معاشرہ

رَبِّ هَبْ لِيْ مِنَ الطَّيِّبِيْنَ ۝ فَدَسَّسْنَاهُ بَيْنَهُمَا جَالِيًّا

ای پروردگار عطا کر مجھ کو یعنی فرزند صالحوں سے پس بشارت دی ہنسنے اسکو ساتھ ایک لڑکے پروردگار کے رفتہ پھر ای رب بخش مجھ کو کوئی نیک بیٹا پھر خوشخبری دی ہنسنے اسکو ایک لڑکے کی جو ہوگا نخل والا۔ مفسرین نے بشارت تھوٹھوئی تین باتوں کو ایک تو یہ کہ فرزند مرد ہوگا و دوسرے کہ وہ پونہو کا عمر حکم کو اسلئے کہ لڑکا نہیں نصف کیا جاتا ہے ساتھ حکم کے اور تیسرے کہ وہ حلیم یعنی بردبار ہوگا اور انکے حکم سے کوئی نہ حکم دے ہوگا کہ جب انکے باپ نے انکو ذبح کرنے کا ذکر کیا انکے آگے تو کہا انھوں نے سستہ دے دے اِنْ شَاءَ اللّٰهُ مِنَ الطَّيِّبِيْنَ یعنی یا ویکو تو مجھ کو اگر چاہا تو صبر کرنے والوں میں سے پھر سستہ ہوئے اپنے ذبح کو انکے لئے ملے

فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يٰ بُنَيَّ اِنِّىْ اَرٰى فِى الْمَنَامِ اَنِّىْ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى اِى ط قَالَ يٰ اَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمُرُ مَرَّسًا ۝ اِنِّىْ خَشِيتُ اللّٰهَ مِنَ الطَّيِّبِيْنَ

پس جب پونہو وہ لڑکا اوس سن کو کہ سعی کر کے ہمارے والد اپنے ابراہیمؑ کے کہا ابراہیمؑ نے و مجھ سے بیٹے میرے تحقیق میں کہتا ہوں خواب میں کہ میں نے ذبح کرتا ہوں تجھ کو پس کچھ تو کیا چیز تیری خاطر میں ہو تھی ہو کہا ای باپ کچھ کر ڈال جو کچھ حکم کیا جاتا ہے تجھ کو یا ویکو تو مجھ کو اگر چاہا تو صبر کرنے والوں میں سے پھر جب پونہو اس کے ساتھ دوڑنے کو کہا ای بیٹے میں نے کہتا ہوں خواب میں کہ تجھ کو ذبح کرتا ہوں پھر دیکھ تو کیا دیکھتا ہو بولا ای باپ کر ڈال جو تجھ کو حکم ہوتا ہو تو مجھ کو یا ویکو اگر اللہ نے چاہا ہمارے وارہو مفسرین نے سعی کر کے سعی کا وہ عمر ہے کہ اسوقت میں کام مردوں کا سا کر کے اور عمر تھوٹھیل کی اسوقت میں تیرا سن برس کی تھی اور جو جب ایک قوائے معنی سعی کے چلنے کے ہیں یعنی چلنا ہمارا باپ اپنے کے سنا وہ غیر وہ کہ ہو اور یہ صراحت کہ ابراہیمؑ

فولتخ من السعي
بلغ ان ليسى
في شارة
لا تلتقي
بوجود
لا راسي
لا تقدم
يكون
فلا تلتقي
بعد
مع ان
كان
فولتخ

ماتھے سے فرج کرتا ہی پھر بیٹے کا صبر و سعادتمندی دیکھتے کہ کس طرح اونھوں کے گناہ مانا پھر مان کو دیکھتے کہ وہ بھی راضی برضا حق ہیں پس یہی ایمان ہے یہی ایمان کہ اس کی محبت و حکم کے آگے سب کو پیچ جانے اور اس کی راہ میں جان مال تار کرے نہ اپنی خواہش کا تابع ہونے والا خواہش کا قریب یا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پورا مومن نہیں ہو تا کوئی تم میں یہاں تک کہ ہو خواہش نفسانی اس کی تابع اور سچے کہ لایا ہوں میں اس کو کہ وہ دین شریعت پر اب یکجا چلے کہ ایک تو ایسے برے تھے کہ ایسا ضرر اپنا قبول رکھا کہ جان تک دین میں دریغ نکلیا اور ایک ہم نالائق ہیں کہ سراسر چار و ارب کے فائدہ کی بات ارشاد ہوتی ہو اور زمین عمل میں لائے مثلاً فرمایا ہمارا اللہ تعالیٰ ان المسکین من ان کا قوت الاخوان الشیطان یعنی بلاشبہ سہرا کرنے والے بھائی شیطانوں کے ہیں پس خیال کیا چاہے کہ شاہی غمی وغیرہ میں سہرا کر شیطان کے بھائی بننا قبول اور اس کو ترک کر فائدہ دارین حاصل کرنا نہیں منظور کیا اولیٰ سمجھو یہ جیسے ہی ترا بھی ہو بہن جو ذرہ بھی ذہن لگا دیکھا اس بات کو سمجھ لیکھا شعر ہوشیار کو اک حرف نصیحت کی کفایت نادان کو کافی نہیں دفتر نہ رسالہ پس عامل کو چاہیے کہ ہر نوع رضا کو ہی کو مقدم کرے اور یہ بات بھی ہوتی ہے کہ اپنے نفس کو مار کر خاک کر دے پھر سب کچھ بن یا تبار اور اپنے مولیٰ کے ہاں بڑا رتبہ پاتا ہی عسر خا کساری کے ابھی تو درہن تدبیر ہوں بد کشتہ ہو کر خاک ہو جاؤں پھر کیسے ہوں

و کتبہ اللہ یا سخی نبیاً من الظالمین ○

اور خوشخبری دی تھیں ابراہیم کو اسحق کی جو نبی ہو گا نیکیوں میں بدقتے اور خوشخبری دی تھیں اس کو اسحق کی جو نبی ہو گا نیکیوں میں **تفسیر** معلوم ہو اوہ پہلی خوشخبری اسمعیل کی تھی اور سارا قصہ فرج کا اونھیں پہنچا یہود کہتے ہیں فرج کیا اسحق ہی کو لیکن خلاف اسحق کی خوشخبری کے ساتھ خبر ہو یعقوب کی یہ سورہ بود میں ہو چکا اور خبر دینی ہو سکتی یہ منکر حضرت ابراہیم نہ پوچھتے کہ ابھی دونوں بانیین ہیں ان میں کون کون ہو گا **فائدہ** مومن جس میں ٹھہرا فرج اسمعیل کو اونھوں نے یہی معنی کہ بشارت دی تھیں بعد اس قصے کے اسحق نبی کے پیدا ہونے کی طاعت کے لئے میں اونھوں نے فرج ٹھہرایا ہو اسحق کو کہا اونھوں نے بشارت دی تھیں ابراہیم کو اسحق کی نبوت کی روایت کی یہ حکمرانہ ابن عباس سے کہ بشارت دی اسحق کی دوبار ایک تہ جب پیدا ہوئے اور ایک جب نبی کیے گئے **معاد**

وہاں کے ناک علیہ و علی اسحق مومن ذکر تیرتھما فحسب وظا لہ لنفسہ مبین ○

اور برکت بھی تھیں ابراہیم پر اور اسحق پر اور ان دونوں کی اولاد میں سے بعضے نیک کار ہیں اور بعضے ستم کرنے والے آشکارا ہیں اپنے پر بدقتے اور برکت دی تھیں اوپر اور اسحق پر اور دونوں کی اولاد میں نیک کار ہیں اور بدکار ہیں اپنے حق میں سرچ **تفسیر** اور برکت بھی الٰہی یعنی ان دونوں پر اور تارین تھیں برکتیں دین دنیا کی اور بعضوں کو کہا کہ یہ مرد ہو کہ برکت و تار میں تھیں ابراہیم پر اور اس کی اولاد میں اور اسحق پر یہ کہ کھالے تھیں اس کی صلب سے ہزار نبی اول ان کے یعقوب ہوئے اور آخر ان کے عیسیٰ علیہما السلام اور نیک کار ہیں یعنی مومن اور ستم کرنے والے ہیں یعنی کافر ہیں یا احسان کرنے والے ہیں ہو گون پر اور ظالم ہیں اپنے نفس پر سبب مرثہ جانے کے حدود شرع سے اور اسمین تنبیہ ہر اسپر کہ اچھے اور بُروں کے افعال نہیں جاری ہوتے ہیں بجا لائق نطفہ اور قربت پس کبھی جتنے ہیں نیک بدون کو اور بد نیکوں کو اور تنبیہ ہر اسپر کہ بُرائی ہونی بچھلون میں نہ گئے گئے عیب نقصان اگلوں کے بلکہ آدمی عیب کیا جاتا ہی سبب بد فعلی اپنی کے اور عذاب کیا جاتا ہی اور سچ خبر پر کہ صادر ہوئی اوس سے نہ اوس خبر پر کہ پائی جائے اہل با فرج اس کی سے بدلہ دینے دونوں کہا دونوں بیٹوں کو دونوں بہت والا پھیلی اسحق کی اولاد میں نبی گذرے بنی اسرائیل اور اسمعیل کی اولاد میں عرب جن میں سہار پیغمبر ہوئے **تفسیر** اوپر فرمایا تھا کہ جتنے لوگوں میں نے بائے والے یعنی انہی بھیجے پس دیکھ کہ کیسا انجام ہو اور دیکھا اوس کے بعد حضرت نوح وغیرہم اسلام کا کرنے والے تھے اور ان کی امت کا کچھ ڈرائے گئے تھے حال بیان فرمایا اوس کا تہ یہ ملے گی بیان ہوتا ہی

۷
تو آیت حال مقدمہ میں
اسحق و لاہ من تقدیر میں
مذکور اس و بشرہ ہو جو
اسحق مباحی من ابو
مقدمہ بود فاحال میں
احال الوجود فاحال میں
اصحابی من تقدیر میں
سبب التلاک من الابدان
من اصحابی من

۷

پوشیدہ رکھتا تھا اور سننے خلاصی لو ان تھی اسکے ہاتھ سے تین سو بیویاں تھیں چاہتی تھی وہ قتل کرنا اور ہر ایک کا چہرہ نبی ہوئے تھے
 اسکے اونٹن کو قتل کیا اور تھی عورت بیکار اور اسنے سات بادشاہ بنی اسرائیل سے نکاح کر کے ازراہ مکر کے قتل کیا تھا اور تھی وہ
 بڑی عمر کی کہتے ہیں کہ ستر بچے جنے تھے اور ارجب بادشاہ کے ہمسایے میں ایک مرد صالح مرد کی نام رہتا تھا اور وہ ایک باغی باغیہ
 محل کی طرف رکھتا تھا کہ وہی اوسکی وجہ معاش تھا اوسکی آبادی اور تعمیر اور ترمیم میں صرف رہتا تھا پس بادشاہ اور بیوی اوسکی اپنے
 محل میں بیٹھ کر اوپر سے سیروس باغیچے کی کرتے اور کھاتے اور پیٹے اور قیلو کہرتے دونوں دوسمین اور بادشاہ ساتھ اوس مہموسایہ کی
 نام کے احسان مہربانی کرتا اور عورت بادشاہ کی ازبیل نام حسد کرتی تھی اوپر سبب اوس باغیچے کے اور چاہتی تھی کہ اوسکو مار ڈالے اور
 اوسکے باغیچہ کو ازراہ غصب کے لے لے اسلیکے سنفتی تھی لوگوں کو کہ بہت کرتے ہیں مکر اوسکا اور تعجب کرتے ہیں اوسکی آراستگی
 و خوبی سے اور بادشاہ اوس ارٹ سے اوسکو منع کرتا تھا تھا پس نہیں دیکھتا تھا اوپر ساتھ اوسکا تا آنکہ ایک بار بادشاہ کو غم
 دور دراز پڑا اپنی عورت کو بموجب عادت اپنی کے خلیفہ رعیت پر کیا اور آپ غم کو نکلا بادشاہ کی بیوی نے بادشاہ کے سفیر راہ کو غضب
 جان کر کہتے ایک آدمیوں کو مقرر کیا کہ جھوٹی گواہی دین اس بات کی کہ مذہبی نے بادشاہ کو برا کہا اور حکم و سوت میں یہ تھا کہ جو کوئی بادشاہ کو
 برا کہے اور گواہوں سے ثبوت دے گا ہوتا و سکو قتل کرتے تھے پس سامنے بلایا اوس عورت نے مذہبی کو اور کہا کہ مجھے خبر نہ تھی کہ تو بادشاہ کو
 برا کہتا ہو پس اگاکر کیا مذہبی نے اسکا پس بلائے اوسنے گواہ اور گواہی دی اور تھوٹے اوپر جھوٹی پس حکم کیا اوسنے اوسکے قتل کا اور
 لے لیا باغیچہ اوسکا اور جب بادشاہ سفر سے پھر کر آیا تو اوسکی بیوی نے مذہبی کے قتل کرنے کی خبر دی بادشاہ نے کہا کہ خوب نکلا تو نے فلاح نہیں
 پائینگے ہم اپنے میں سبب حق ہمسائی کے اوسکے ساتھ احسان کرنا تھا اور تو نے ایسا معاملہ کیا اوسکی بیوی نے غصے میں اگر کہا کہ میں نے جب
 حکم تیرے کے حکم کیا اور تیرے لیے بدلیا اور تو یہ کہتا ہو اوسنے کہا کہ حق ہمسائی کا نہ نگاہ رکھا تو نے عورت نے کہا خیر اب تو ہوا جو
 کچھ کہہ ہوا حاصل یہ کہ غضب آئی نسبت ل کرنے اور مظلوم کے جوش میں آیا اور حضرت الیاس رحمہ اللہ بھی کہ بادشاہ کو اور اوسکی بیوی کو غضب
 آئی کی خبر نسبت قتل کرنے اوسکے ولی کے پونچا وین کہ اگر تو ہنر کرینگے اور باغیچہ مذہبی کا اوسکے وارثوں کو نہ پونچا وینگے تو ارجب اور
 اوسکی بیوی کو اللہ تعالیٰ مار ڈالے گا اور مرے اوسکے باغیچے میں بڑے رہینگے تا آنکہ بدبودار ہو جائینگے اور گوشت اوسکی ہڈیوں سے جدا ہوجاؤ
 اور جب الیاس نے یہ خبر بادشاہ کو پونچائی تو بادشاہ الیاس پر غصے ہوا پھر کہا امی الیاس قسم خدا کی نہیں دیکھتا ہوں میں تجھ کو راہ حق پر تو نہیں
 بلاتا ہوں جو کہ باطل بات پر اور نہیں دیکھتا ہوں فلاں اور فلاں کو نام لیا کہتے بادشاہوں کا کہ پوجتے تھے توں کو مگر کہ ہمارے ہی سے حال رہن
 پھرتے ہیں اور چن کر تے ہیں ملک کہتے ہیں نہیں ناقص کرتے ہیں کچھ اوسکی دنیا میں سے کام اوسکے کہ جنکو تو باطل کہتا ہو اور اپنے میں ہم کوئی
 بزرگی دیکھتے نہیں ہیں یعنی ہم اوسنے بھی زیادہ بزرگ ہیں کہ ہم اوسکے سے کام چھوڑ دین کی یہ بات بادشاہ نے اور قصد کیا الیاس کے عذاب
 کرنے اور قتل کرنے کا الیاس اوس آگاہ ہو کر وہاں سے باہر نکل کر بڑے بڑے پہاڑوں میں جا چھپے اور بادشاہ پھرتا بعل کو پوجنے لگا
 اور الیاس تخت سے من پڑا اور الیاس سات برس تک پہاڑوں کی گھاٹیوں اور غاروں میں اوسکے ڈر سے چھپے رہے اور زمین کی
 رویداد کیوں اور زحمت کے پھلوں سے قوت بسر کرتے تھے اور بعد سات برس کے ام الیاس ظاہر ہوئے کا پونچا پس ارجب کے
 ایک بیٹے کو کہ بہت پیارا تھا اوسکے نزدیک ساری اولاد میں ہمارا کیا اس طرح کا کہ اوسکی زندگی سے ناامید ہوئے اور رجوع بعل کے سہ نہ لگائی اور
 کی طرف کی تاشا اوس لڑکے کی اصل سے چاہیں ہر چند انھوں نے دعا و زاری کی کچھ جواب نہ پایا اور پہلے اسکے دباؤ کا یہ تھا کہ چار سو ستر
 بعل پر قریب تھے اور انکو انبیا کہتے تھے اور حق تعالیٰ نے شیطان کو قدرت دی تھی کہ بعل کے اندر داخل ہو کر بولتا تھا اور وہ چار سو ستر
 اوسکے کلام پر کان بکھ کر شیطان کے وسوسوں کو مسکرا لوگوں کو پونچاتے تھے اور کہہ کرتے تھے اور اسوقت میں کہ بادشاہ کے بیٹے کی شفا کی

استہدائی حق تعالیٰ نے شیطان سے قدرت داخل ہونے کی اور بل کے سلب کی کچھ آواز بل کے اندر سے نکالی لوگوں نے بادشاہ سے کہا کہ بل
 ترغیب سے جو اب میں نے تیرا لوح شام میں اور عبود میں انبیا کو دیا ہے سچ تو شاید وہ شفاعت کریں بادشاہ نے پوچھا کہ سب بل کے
 غصے سے کچھ کیا ہو یا جو دیکھ میں او کو پوجتا ہوں او نحوں کے کہا اس سے بے خبر ہو کر تو نے الیاس کو قتل کیا اور تصویر کیا او کے پاس
 کہ سالہ کا کیا حال آگاہ ہو مگر تھایرے عبود کا بادشاہ نے کہا کہ میں کو نہ کر او کو قتل کروں کہ مکان او کا معلوم نہیں اور ساتھ نہیں
 اور میں نے کی بجائی میں شغل ہوں اگر او کو شفا ہو تو الیاس کو تلاش کر مارو نہیں اور بل کو راضی کروں پھر بادشاہ نے فرمایا انبیا
 کو شام کے تون کی طرف بھیجا تا سوال کریں اوتھے یہ شفاعت کریں بادشاہ کی بہت کہ شفا سے وہ او کے بیٹے کو پس گئے وہ یہاں تک
 کہ وجہ قریب مکان الیاس کے پونچے تو او کو کوئی آئی کہ انہیں ظاہر ہو کر معاضدہ کر اور زمین کہ میں عجب تیرا ان کے دل میں لوگا اور ان کے شر تجھے
 دفع کرو گا پس الیاس نے ہاتھ دے اترے اور ان انبیا سے ملے اور کہا کہ اللہ عزوجل نے بھیجا ہے جو تجھاری طرف اور ان کی طرف کھینچے تاکہ
 سب میں پس نہ تو تم رسالت اپنے رب کی تاکہ پوچھا تو تم اپنے صاحب کو پس بھجواؤ او کی طرف اور کو خدا فرماتا ہے لوگو ایہ نہیں جانتا تو کہ
 معبود بحق میں ہوں اور میرے سوا کوئی معبود نہیں اور میں جو دینی اسرائیل کا ہوں او خالق اور رازق اور مرنے والا ہلاک والا او کا میں ہی ہوں
 پس جل اور کم عقلی بکواس باعث شرک کی ہوئی ہے اور شفا اپنے بیٹے کی حیرت سے ڈھونڈتا ہوا ایسوں کے اپنے نفسوں کے لیے بھی مالک کی چیز
 نہیں جو کچھ چاہو نہیں ہے ہی جو باہی اور پھر میں قسم اپنے نام کی میں تجکو غصے میں لانے والا ہوں سچ مقدس ہے تیرے کے اور مار ڈالو گا او کو بھی
 تاکہ جانے لو کہ کوئی نہیں مالک ہے او کے لیے کسی چیز کا سوا میرے پس جب نہ نہ یہ کام الیاس کا سنا تو جمال جاب بیٹے کی اپنے میں باہی
 اور خوفناک ہو کر بادشاہ کے پاس چھڑائے اور کہا اوس کے الیاس اور تیرا ہی ہوا ہے اور وہ جسے بلا اور کنبایا اور بال او کے بڑھے ہوئے ہیں
 اور جلد او کی بر بال کھڑے ہیں اور او پر تجھ ہی مالو کا اور کملی اپنے سینے پر ڈالے ہوئے ہیں پس جب ملے ہم اوس نے ہی ہمارے دل میں
 اور عیا و سکا اور بند ہو گئیں بائیں ہماری اور ہم باوجود اس عدد کثرت کے اوس کے کلام کر کے اور جواب دے کے ہلاک کے آئے ہم تیرے پاس
 پس اسیابی زندگی سے بیزار ہوا اور بچا پاس مکار آدمیوں کو مقرر کیا تاکہ وفربے الیاس کو اس کے پاس لاویں او نحوں نے پہاڑوں میں جا کر
 آواز بلند سے کہا کہ ای الیاس بن ظاہر و خدایہ اور تھیں ایمان لائے ہیں ہم اور اجبے اور تمام بنی اسرائیل نے تصدیق تیری کر کے تجکو سلام کہا اور
 اور التجائی ہو کہ ہم صدق کلام تیرا ظاہر ہوا ہمارے درمیان میں آکر تجکو دعائی کرو تو ابعدار تھاکر ہووین اور تھاکر فرطے پر عمل کریں رہا زین
 اوس جن سے کہ منع کو تم بکوا اور مگو یہ لائق نہیں ہے کہ ہمارے پاس آنے سے باز رہو باوجود ایمان لانے اور فرمان برداری کرنے ہمارے
 پس آئیے ہمارے پاس اور یہ باتیں سب مکر و فریب کی تھیں پس جب بنین الیاس نے باتیں اونکی تو ان کے دل میں آیا کہ ظاہر ہوں اور طبع کی باتیں
 ایمان لانے کی اور خوف کیا اللہ کا نہ ظاہر ہونے میں پس الہام کیا الیاس کو اللہ نے کہ توقف کرو اور دعا کر تا صدق و کذب کا ظاہر ہو پس دعا کی
 الیاس نے کہا اے الہی اگر یہ سچے ہیں اس کہنے میں تو حکم فرما تجکو ظاہر ہوئے کا طوفان اونکے اور اگر جھوٹے ہیں تو کفایت کر تو تجکو ان کے شر سے
 او بچدین کہ انہر اک کہ جلاؤ انکو پس عا اونکی تمام نہوئی تھی کہ اک بری اونکے اوپر اور جل گئے وہ سب پس خبر اجب کو اور او کی قوم کو پوچھا
 پھر بھی باز آیا اپنے ارادہ سے اور حیل کیا دوبارہ الیاس کے مقدس میں پس مقرر کی اونکے لیے ایک اور جماعت مانند گنتی پہلوں کے اور قوی
 او نے فریادی حیل باز پس آئے وہ یہاں تک کہ پڑھے اون پہاڑوں کی چوٹیوں پر تفرق ہو کر اور آواز دی کہ ای نبی اللہ ہم پہاڑات
 ہیں ساتھ اللہ کے اور ساتھ تیرے خدا کے غضب تھہرے بلاشبہ ہم نہیں ہیں مانند اون لوگوں کے کہ آئے تھے تھاکر پاس پہلے ہمارے وہ
 منافق تھے اور آئے تھے تھاکر پاس تاکہ مکر میں ساتھ تیرے بغیر ہمارے اور اگر جانتے ہم آنا او کا تو قتل کرتے ہم او کو اور بد
 کرتے تھاری یہ نصیحت کیا تاکہ اور تھاکر نے فریب اونکے سے اور ہلاک کیا او کو اور بد کہ کیا ہمارا اور تھاکر او نے پس جتنی الیاس

لنگو وکی تو پھر دعا کی پہلی سی پس ربانی اللہ سے اون پر آگ میں جل گئے وہ بھی آخر کو اور تمام اس حالت میں بادشاہ کا بیٹا
 شدید میں تھا اپنی بیماری پس جب بادشاہ نے ہلاکی ہو جائیے لوگوں کا دوبارہ بہت غصہ بنا گیا اور چاہا کہ آپ الیاس کی طلب میں
 لیکن بیٹے کی بیٹے اپنے کے توقف کیا اور اپنی ہوجی کے کاتب کہ موس تھا الیاس کی طرف سے بھیجا بائیں اسکے کہ مانوس ہوا اس
 الیاس پس اور یاد کیا اسکے ساتھ اور ظاہر کیا کاتب کہ میں راوہ بدین کہتا ہوں الیاس کے ساتھ اور اس سے اس لیے ظہر کیا
 کہ اطلاع رکھتا تھا اسکے ایمان کی اور اس کے ایمان لائے کے سبب بادشاہ اس سے بھی خفا تھا غرض کہ راز اپنا کاتب سے مخفی رکھا بلکہ
 اور پھر ایمان لانا الیاس پڑھا کر کیا اور ایک جماعت راز دانوں اپنے کو ہمراہ اسکے کر دیا راوہ بوقت ظاہر ہونے الیاس کے اس موس پر
 زبردستی پکڑ کر لے آئیں اور اگر اپنی خوشی سے آئے تو متعرض نہ ہوں اور کاتب کہہ کہ تو جانتا ہی کہ یہ تمام آفتیں یعنی بیٹے کا بیمار ہونا
 اور تابعین کا جلا وغیرہ ذلک سبب جھٹلائے ہمارے کے اسکو اور سبب دیکھا اسکی کے پونجی میں اگر اور بدعا کرے گا تو یہ بچے ہو
 بھی باقی نہیں رہنے کے پس جا الیاس کے پاس اور خبر دے اسکو کہ جسے تو بکہ ہی پس آگیا ہمارے پاس کہ ہکو اچھا نہیں معلوم ہوتا ہی
 تو میں اور رضا کی طلب میں اور بتوں کے چھوڑنے میں مگر یہ کہ الیاس ہمارے درمیان میں کہ امر کرے ہکو اور منع کرے ہکو اور
 خبر دے ہکو اس خبر کی کہ راضی ہو اس سے رب ہمارا اور آپ اور قوم اسکی بت پرستی سے باز رہے تاکہ کاتب بت پرستی کے ترک کرنے کی خبر
 الیاس کو پونجی دے اور کاتب کہ کہ الیاس کو خبر کر کہ جسے چھوڑ دیا ہو اپنے بتوں کو کہ جنکو پوجتے تھے اور منتظر ہیں کہ تم آکر اپنے بت
 بتوں کو جلاؤ اور تباہ کرو اور تحایہ مکر بادشاہ کا پس گیا کاتب اور جماعت ہماری ایمان تک کہ پونجے اس پر ہا میں کہ جسمیں الیاس تھے
 پھر کارا اسنے الیاس کو پس ہجانی الیاس نے آواز اسکی اور بفرار ہو وہ اسکے ملنے کے لیے کہ مشتاق رہتے تھے اسکے ملنے کے
 پس وحی بھی اللہ الیاس کو کہ کل اپنے بھائی شیکھت کی طرف اور مل اس سے اور از سر نو حمد و سپاس اس سے پس نکلے الیاس اسکی طرف
 اور سلام علیک کی اس سے اور صاف کیا اس سے اور کہا کہ کیا خبر ہو پس کہا اس سے کہ الیاس نے کہا کہ بھیجا ہی مجھ کو تیرے پاس اس میں جا
 سرکش نے اور اسکی قوم نے پھر بیان کیا الیاس سے جو کچھ کہہا تھا انھوں نے پھر کہا کہ میں ڈرتا ہوں اگر تو ہماری نیکو کاروں کا مارا الیاس
 وہاں جو کچھ فرماؤ بجا لاؤں میں اگر فرماؤ تو تمھارے ہی پاس ہوں اور اگر فرماؤ تو جہاد کروں اور اگر فرماؤ تو تمھارا پیغام آؤ کو پونجی آؤں
 اور اگر چاہو تو دعا کرو اللہ تعالیٰ سے یہ کہ نجات دے ہکو اس غم سے حق تعالیٰ نے الیاس کو وحی بھیجی کہ یہ سب مکر اور جھوٹ کا ہی تو شکار
 گرفتار کر رہا لیکن اگر یہ بد بختی کے اپنے پاس جاوے گا تو اسکو ستم کرے مارا الیاس کے کہیں گے کہ تو اس سے ملا اور ساتھ نہ لایا معلوم ہوتا ہی
 کہ تو ملا ہوا ہی اس سے پس اسکے ساتھ وہاں جا ہم انکے شر سے بچو بچاؤ گے اس طرح کہ جب کے بیٹے کا وز زیادہ بیمار کرینگے اور لوگوں کو
 تمھاری خبر بھی نہیں رہے گی اور جب اسکے بیٹے کو میں مارا لوں گا تو تو وہاں سے نکلیا تا پس الیاس ہمراہ کاتب کے شہر میں آئے اور اسی وقت میں
 بادشاہ کے بیٹے کا شدید ہوا اور جب اور لوگ اسکے اس کے حال میں مشغول ہو یہاں تک کہ اسکا بیٹا مگر گیا اور الیاس انکے شر سے
 محفوظ رہ کر پھر پہاڑوں کی طرف گئے اور جب جب اور قوم اسکی اس کے مرنے کے غم و فکر سے فارغ ہوئے اور ہوش میں آئے تو
 کاتب سے پوچھا کہ الیاس کہاں ہے اسنے کہا کہ میں نہیں جانتا میں ترے بیٹے کے مرنے میں مشغول ہا اور یہ گمان مجھ کو تھا ہی کہ تو قریب ہی کو
 رکھ گیا بادشاہ چاہے ہو یا اور کاتب سے متعرض نہوا بعد ازاں جب ایک ت گزری الیاس کو پہاڑوں میں قریب مشتاق لوگوں کے دیکھنے کے ہوئے
 اور پہاڑوں سے اوپر آئے ایک عورت کے پاس کہ بنی اسرائیل میں کی تھی اور وہاں تھی یونس بن مثنیٰ ذی النون کی اور چھ مہینے تک اسکے پاس
 چھپے رہے اور یونس ان ایام میں شیر خوار تھے یہ عورت الیاس کی بہت خدمت کرتی تھی لیکن چونکہ الیاس وسیع پہاڑوں میں ہو چکے تھے
 تنگی کا اس عورت کے سے بھگتا کہ بعد چھ مہینے کے پھر پہاڑوں ہی میں چلے گئے یونس کی بان الیاس کے فراق میں غمگین رہتی تھی اور تھوڑے

و نون کے بعد یونس بیٹا اوسکا مر گیا جسوقت کہ وہ چھٹا یا اوسکا پس بڑی مصیبت پڑی اوسپر مصیبت زدہ ہزاروں عین اللہ یا اس کی تلاش کے لیے گئی اور بہت تلاش سے الیاس سے ملاقات کی اور کہا کہ تجھے بے بعد سبب خربیتے کے بڑی مصیبت میں گرفتار ہوئی میں اور اور دیکھتا رہتی ہوں اوسکے پس تم کو چھوڑ دو رہا کر اپنے رب جل جلالہ سے کہ زندہ کر دے بیٹے میرے کو کہ میں نے اب تک اوسکو دفن نہیں کیا ہے اور دھار دھار کر یونی چھوڑ آئی ہوں پوشیدہ گوشت سے پس کہا اوس سے الیاس کہ تجھ کو اسکا حکم نہیں ہے میں تو نہیں ہوں مگر رب مامور کرتا ہوں جو کچھ حکم کرتا ہو مجھ کو رب میرا پس بہت گریہ و زاری کی اوس نے جو بیٹے پس مر جان کیا اللہ الیاس کے دل کو اوسپر پس کیا اونھوں نے اوس کے کہ کرب مرادی بیٹا تیرا اوسنے کہا کہ سات دن ہوئے ہیں پس چلے الیاس اوسکے ساتھ اسمین سات دن اور گزرتے یہاں تک کہ پونچھے اوس کے رستے مکان پر پس پایا اوسکے بیٹے کو مر ہوا چودا دن کا پس وضو کیا الیاس نے اور نماز پڑھی اور دعا کی پس زندہ کر دیا اللہ تعالیٰ نے یونس بن مئی کو پس جب زندہ ہو کر اٹھ بیٹھا تو جلد سے الیاس اٹھ کھڑے رہے اوسکو چھوڑ کر اور اپنے رہنے کی جگہ چلے گئے پس بیت ہوئی مافرنانی اوسکی قوم کی تو بہت تنگ آمدن گئیں پتے الیاس سبب اسکے بعد سات برس کے اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی الیاس کو احلال میں کہ وہ بخون مشقت دین کے لای الیاس کو یوں ایسا غمگین رہتا ہی کیا نہیں ہوا تو امین میرا وحی پرا وحیت میری زمین میری میں اور برگزیدہ میرا مخلوق میری میں دین مانگ مجھے کچھ دیکھا میں کہ کو کہ میں نے اسے راجہ رحمت والا اور بڑے فضل والا ہوں کہا الیاس کہ امیدوار ہوں اسکا کہ مارے تو مجھ کو اور ملائے مجھ کو میرے باپ اوس کے زمین ول ہوں بنی اسرائیل سے بہت تنگ کیا ہی اونھوں نے مجھ کو پس وحی بھیجی اللہ تعالیٰ نے الیاس کو کہ دین ایسا نہیں ہے کہ حسین ظالمی کو زمین تجھے اور شیر اہل سے زمین کو آبادی اور آراستگی زمین کی تو سبب شیرے اور ہم مشلون شیرے ہی کے ہوا کہ تم کو بوندیکہ اور کچھ بگڑے میں مجھ کو کہا الیاس نے کہ اگر زمین بڑا ہو تو مجھ کو تو دے مجھ کو قدرت کہ بدلہ لون بنی اسرائیل سے کہا اللہ عزوجل نے کہ کیا چاہتا ہو تو کہ زون میں مجھ کو خدایا الیاس نے کہ قدرت دے مجھ کو آسمان کے خزانوں پر سات برس تک کہ نہا کر دے اونپر مگر میری دعا اور نہر سے اونپر ایک ندی میری شفاعت کہ وہ بعد زمین پہنچے بدون اسکے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ میں بڑا ہی رحم کرنے والا ہوں اپنی خلق پر ایسی بات کرنے سے اگر چہ ظالم ہوں انھوں نے چہ ہی برس کی اجازت چاہی فرمایا کہ میں بہت ہی رحم کرنے والا ہوں اپنی خلق پر ایسی بات کرنے سے بھر کہا جاری برس کی اجازت ہو فرمایا کہ میں بڑا ہی رحم کرنے والا ہوں اپنی خلق پر ایسی بات کرنے سے ولیکن دیتا ہوں میں مجھ کو سے تو اتمام تین برس تک گردانا ہو نہیں خزانے زمین کے تیرے ہاتھ میں کہا الیاس نے کہ میں کیونکر جیو گا فرمایا کہ سن کر کونگا تیرے لیے ایک جنس پرند کے جانور و نوحین کے لیے کھانا پانی اور زمین کے جہاں قحط نہوگا کہا الیاس نے کہ راضی ہوا میں پس وکا اللہ تعالیٰ نے سینہ بیان تک پہنچا ہوا مویشی اور جانور سوار کی کے اور درخت اور درخت اور لوگ بڑی ہی مشقت میں پڑے اور الیاس اپنی حالت اسی پر خوش خوش رہتے تھے چھپے ہوئے اپنی قوم سے رزق ملتا تھا انکو جان پتے تھے اور انکی قوم کو یہ معلوم ہو گیا تھا پس جب بور وئی کی کیسے گھر میں آئی تھی تو کہتے تھے کہ داخل ہوئے ہیں الیاس اسکان میں پس تلاش کرتے تھے الیاس کو پس پہنچتی تھی اوس گم والوں کو پسے برائی کہا ابن عباس نے کہ میں برس تک بنی اسرائیل قحط میں گرفتار رہے پس گذرے الیاس ایک بڑھیا پر پس کہا اوسکو کہ کیا تیرے پاس طعام ہے اوسنے کہا کہ نہ کچھ آہی اور تھوڑا سا زیت پس دعا کی الیاس نے اوسکے لیے اور دعا کی اوسمین برکت پہنچی اور ہاتھ پیرا اور پیر یہاں تک کہ بھر گئی تحصیل اوسکی آٹے سے اور بھر گئی مشک اوسکی زیر سے پس جب دیکھا لوگوں نے یہ تو پوچھا کہ کہاں آیتا تیرے پاس اتنا بڑھیا نے کہا کہ گذر اتنا بھر کیشخص حال اوسکا ایسا ایسا تھا پس بیان کیا اوس نے حال اوسکا کہ اونی دعا کی برکت سے یہ ہوا پشیمان لوگوں نے اوسکو اور کہا کہ یہ الیاس تھا پس تلاش کیا الیاس کو اور پایا اونی کو پس بھاگے اونسے پھر آئے ایک عورت گھر میں کہ بنی اسرائیل میں کی تھی او بیٹا اوسکا ایسے بن خطوب بجا تھا انھوں نے اوسکے لیے دعا کی اور اوسنے صحت پائی اور تابع الیاس کا ہوا پس ایمان لایا آپ

اور تصدیق کی انکی اور ساتھ ہوا کہ الیاس بڑھے تھے اور الیسع جوان پھر اللہ تعالیٰ نے بھی الیاس کو کہ تو نے بہت حقوق
جنگنا میری قوم چار یوں اور پر مدحت سے باعث بنے عینہم کے ہلاک کی پس لوگ کہتے ہیں قسم خدا کی کہ الیاس نے کہا اور بس یہ چھوڑ چکے کہ
میں ہی دعا کروں انکے لیے اور گا کہ وہ مین اوکو کہ تم جو بامین پر ہے تھے اوستے نجات ہوئی تمکو شاید کہ وہ باز اوین بت پرستی
پس حکم ہوا کہ ان اچا پس آئے الیاس بنی اسرائیل کے پاس اور کہا کہ تم ہلاک ہو مائے بھوک و شفت اور ہلاک ہو چار پا اور
بزرے اور درخت اور درخت بسبب ان تھاری کے اور تم باطل پر ہو اگر جا ہو کہ حقیقت اسکی معلوم کرو تو اپنے بتوں کو باہر نکالو اور
اوستے عینہم مانگو کہ برسا دین حق پر ہو اگر نہ جاو کہ باطل پر ہو اوستے باز او وین خدا و کارون کہ بلا تھاری دور کرے
اوصونے کہ کہ انصاف کی بات کہی تو نے پس نکالے اوصونے ثبت اپنے اور دعا مانگی اوستے پس دور ہوئی اوستے وہ بلکہ جبین
کو قاتل تھے پھر کہا اوصونے الیاس کہ ہم ہلاک ہوئے پس دعا کرو اوستے یہاں سے اپنے پس دعا مانگی انکے لیے الیاس نے اور لوگ نیٹھے خوش
پس آیا ایک لبراند کیر پشت دریا پر اور وہ دیکھتے تھے پس آیا ابراو کی جانب اور گھیر لیا آسمان کے کناروں کو پھر برسیا یا اوپر امد نے
مینہ اور سر و سبز و آباد جو شہر انکے پس جب دور کی امد نے اوستے وہ بلا تو توڑا اوصونے عہد اور نہ چھوڑا کفر اور اوستے بھی بدتر
حال پر ہوئے پس جب نکجا الیاس تو دعا کی اپنے رب عزوجل سے کہ اوستے غم سے فارغ کر دے آئی کہ فلا نے دن غلامی جگہ باہر کل اور چھ
سائے تریبے او سپر سواریو نا اور ژرنا نمین اوستے پس روز موعود میں جو الیاس الیسع جگہ و حد کی مین گئے تو انکے سامنے سنا یا
ایک گھوڑا لگ کا اوصونے کہ کہ رنگ و سکا مانند رنگ لگ کے تھا یہاں تک کہ گھوڑے انکے پس بھلا لگا کر چڑھے او سپر الیاس اور
وہ گھوڑا الیاس کو لیکر روانہ ہوا الیسع نے آواز دی کہ ای الیاس چلو کیا فرماتا ہو پس بھیک کی الیاس نے الیسع کی طرف چادر یا کملی اپنے اوپر کی
جانب سے پس موی یہاں خلیفہ کرنے انکے کی بنی اسرائیل پر پس اخیر ملاقات انکی یہ تھی اور اوٹھا یا اللہ تعالیٰ نے الیاس کو او نمین سے اور
قطع کی اوستے لذت کھانے او پینے کی اور بہنایا اوکو لباس اچھا زینت کا پس پوئے الیاس انسان فرشتہ صفت زمین کے رہنے والے کہ
آسمان و لون مین ملے اور مسلط کیا اللہ نے جب بادشاہ پر اور او کی قوم پر دشمن اوکا پس قصد کیا اوکے قتل کا اس طرح کہ نصب ہوئی
اوکو یہاں تک کہ گھیرے اوکو پس جب بادشاہ اور او کی ہوئی انمیل کو قتل کیا نزدیکی کے باغے میں اور مرد و مزار اوکے وہاں
پڑے ہے یہاں تک کہ مڑ گئے گوشت انکے اور بوسیدہ ہو گئیں پڑیاں اوکے بحسب وعدہ الہی کے پھر حق تعالیٰ نے الیسع کو پیغمبر موعود کا
کر رکھا اور وحی بھی اوکو اور تیداو کی کی اور بنی اسرائیل اوپر ایمان لائے اور تعظیم اور اتباع اوکا کرتے تھے اور حکم داوود مینا
جاری تھا یہاں تک کہ الگ ہوئے اوستے الیسع اور روایت کیا گیا کہ الیاس اور خضر رونے رمضان کے بیت المقدس میں کھتے مین اور
ہر سال ہومج مین آتے ہیں اور جھونے کہ کہ الیاس متعین ہیں جگہوں پر اور خضر دیاؤن پر یہ معا

اِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اَلَا تَتَّقُونَ ۝ اَتَدْعُمُونِ بَعْدِي ۖ تَكْفُرُونَ اَحْسَنَ الْخَالِفِينَ ۝

جب کہا الیاس نے اپنی قوم کو کہ آیا پرہیزگاری نہیں کرتے ہو تم کیا پوجتے ہو بعل کو اور بعل نام ایک بت کا ہے اور چھوڑ دیتے ہو بہترین پیدا کرنے والوں کو یہ فتنے جب کہا اپنی قوم کو کیا کھوڑ نہیں کیا تم بکا رہتے ہو بعل کو اور چھوڑتے ہو بہترین بنانے والے کو **یہ** نفسیہ بعل نام بت کا ہے کہ سونے کا تھا لہذا قدامت کے بعل لغت یمن میں اب کو کہتے یمن اور وادی شہر کا نام تھا بکا بھر مرکب کیا گیا اور ہو ابل بکا نام شہر کا اور وہ شام کے شہر وان سین ہے اور کہا گیا ہے کہ الیاس متعین میں جنگ جلود پر جیسے کہ متعین میں دریائوں پر اور حسن بصری کہتے ہیں کہ وفات پائی الیاس اور خضر نے اور ہم نہیں کہتے ہیں جو کچھ کہتے ہیں لوگ بلکہ وہ دونوں زندہ ہیں آج جو یہ دیتے ہو الخ یعنی ترک کرتے ہو عبادت اوس الہ کی کہ وہ بہتر ہے سب اندازہ کرنے والے کو **یہ** معالجہ

۴
فولاد و فولادین
کلیه چیزها و آلات
و اثاثه و اشیاء

۵۷
دوبانی سوال حول و غیرہ کا
وی لکھا ہو اور دیگر
مسئلہ مدخل

فَلَوْ كُنَّا كُنَّا مِنَ الْمُنْتَقِينَ ۝ لَكَيْتَ فِي بَطْنِهِ إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ ۝

پس اگر نہ ہوتی یہ بات کہ وہ تسبیح کرنے والوں سے قبل رہتا وہ بھی بیٹ مچھلی کے اوس وقت تک اوشٹا نہ جاونے کے لیے فتح
پھر اگر نہ ہوتا کہ وہ تسبیح کرنے والوں سے قبل رہتا اوس کے بیٹ میں جس دن تک مرنے جویں ۝ موصوفہ نفسیہ تسبیح کرنے والوں
یعنی یاد کرنے والوں سے اس کو بہت ساتھ تسبیح کے یا کہنے والوں کا لالہ کہ انت سبحانک انی کنت من الظالمین ۝
کو مچھلی کے بیٹ میں یا شکر کرنے والوں سے عبادت کرنے والوں سے یا نماز پڑھنے والوں سے پہلے اسکے ابن عباس سے منقول ہے کہ ہر تسبیح
قرآن میں یعنی صلوٰۃ یعنی نماز اور کتبہ میں کہ بلاشبہ عمل صالح اوشٹا ہوا اپنے صاحب کو یعنی کرنے والے کو جیکہ کہ تاہو البتہ رہتا اوشٹا
یہ ہے کہ سترہ زندہ مچھلی کے بیٹ میں قیامت تک اور قنادہ ہے کہ ہوتا بیٹ مچھلی کا قبر اوشٹا لیے روز قیامت تک اور سترہ پونس مچھلی کے
بیٹ میں قیامت تک یا پونس یا چالیس دن اور بھی ہو کہ کلا اوشٹا مچھلی نے اول روز میں اور اگلا اوشٹا آخر روز میں ۝ من معا

فَتَكُنْ مِنَ الْغَالِبِينَ ۝ وَهُوَ سَقِيمٌ ۝ وَانْكَبْنَا عَلَيْهِ شَجَرًا مِّنْ يَّقْطِفُ ۝

پس اللہ یا ہمنے اوس کو زمین بن گھاس ڈالی میں اور وہ بیمار تھا اور گایا ہمنے اوس پر ایک درخت کہ وہ کی قسم سے ۝ فتح پھر اللہ یا ہمنے
اوس کو پونس میں اور وہ بیمار تھا اور گایا ہمنے اوس پر ایک درخت بیل کا ۝ موصوفہ نفسیہ عرا کہتے ہیں اوس میں کہ
کہ جس میں درخت ہو اور نہ مکان اور نہ گھاس اور وہ بیمار تھا یعنی سبب سبب کے کہ پونس مچھلی کے نکلنے سے آیا کہ بدن اوشٹا
ایسا ہو گیا تھا جیسا کہ بچے کا ہوتا ہے وقت پیدا ہونے کے اور جنوں کے کمانا نہ پرنڈ جانور کے بچے کے کہ بوٹی سا ہوتا ہے بن پرکا اور
یقین کے معنوں میں اختلاف ہے حسن بصری اور قتال نے کہا کہ بیل درخت کو کہتے ہیں مانند درخت کہ وہ اور کھیرے اور خرچہ
اور تر پونے کے اور جو غریب کے نزدیک ہے کہ یقین کہ وہ کہتے ہیں اور وہ کہ وہ درخت چھانوں کے لیے پیدا ہوا کہ اوس کے سایہ میں
وہ آرام پاویں اور قنادہ تہ دار برخلاف یہاں کے کہ وہ کی بیل کے اور میجر ہوا اوشٹا لیے اور فائدہ اوس سے یہ تھا کہ کھلی اوس کے پاس
نہیں جمع ہوتی اور جلدی اوشٹا ہوا اور بڑھتا ہوا اور کسینے اس طرح سے عرض کیا کہ آپ دست رکھتے ہیں قرع یعنی کدو کو فرمایا ہاں
یہ درخت ہے کہ کھلی اوشٹا ہوا اور بیل سیدان میں پر پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی عنایت سے کہ وہ درخت کا سایہ کیا
اور پہاڑ کی بکری صبح و شام اوشٹا دودھ پلا جاتی تھی یہاں تک کہ سخت ہو اوشٹا کھا اوشٹا جھے بال اور قوی ہوئے پس ایک وز جو یہ ہو کہ
اوشٹا تو دیکھا کہ وہ درخت خشک ہو گیا تھا پس بہت غم ہوا اوشٹا اور دھوپ تکلیف پونچی پس یہ پونچے لگے پس بھیجا اللہ تعالیٰ نے جبریل کو
اور کہ کہ تم کہیں تہا ہوا کہ درخت کے خشک ہونے پر وہ نہیں غم کرنا لاکھ آدمیوں پر اپنی است حال اوشٹا وہ سلمان ہو اوشٹا کی اور بعضی
روایت میں وہاں کہ کہ رقاہ تہا کہ کہ خشک ہوا کہ پورا نہیں تہا لاکھ آدمیوں کے ہلاک ہونے پر اوشٹا روایت کرتے ہیں کہ وہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب چاہا اللہ تعالیٰ نے قید کرنا پونس کا مچھلی کے بیٹ میں تو حکم بھیجا اللہ تعالیٰ نے مچھلی کو کہ
اے اسکو اور جھینا تو گوشت لاسکا اور نہ توڑنا تو اسکی ہڈی پس مچھلی نے لیا اوشٹا چھوڑ دیا ساتھ اوشٹا طرف رہنے کی جگہ
اپنی کہ پس جب کہ پونچے دریا کی تہ میں تو سنی اوشٹا نے ایک آہٹ پس کہا اوشٹا نے اپنے جی میں کہ کیا ہے یہ پس بھیجی اللہ تعالیٰ نے
اوشٹا مچھلی کے بیٹ میں کہ تسبیح میں کہ جو روزوں کی پس تسبیح کرنے لگے یہ بھی مچھلی کے بیٹ میں اور اور روایت میں ابن مسعود
آیا ہو کہ اوشٹا نے دریا کی تہ پر پونچے کہ تسبیح سنگریزوں کی پس کھائے تاکہ یوں میں یہ لالہ کہ انت سبحانک انی کنت
من الظالمین ۝ کہا ابن مسعود نے کہ ایک ریکی مچھلی کے بیٹ کی تھی اور ایک تاریکی دریا کی اور ایک تاریکی رات کی انتہی ہر تقدیر
تسبیح اوشٹا نے عرض کیا کہ اسی رب ہمارے ہم سنتے ہیں ایک آواز سے زمین و آسمان میں مسافت میں فرمایا کہ یہ بندہ میرا پونس

فصل فی بیان
تفسیر نامہ بالرو
وقال فی موضع
آلہ لان تدارک
نفس من بہ لبز
بالعزادہ ذیل
علی انہ یمنع
لما یمنع منہ
الی الامم منہ
والا منہ من بہ
عند بابہ
وہو منہ
ذکر انہ
فصل فی بیان
تفسیر نامہ
ذکر انہ
فصل فی بیان
تفسیر نامہ
ذکر انہ

ناظرانی کی میری پس قید کیا میں نے اسکو چھلی کے بیٹ میں بیچ دریا کے عرض کیا ملا کہ نے کہ وہ بندہ ایسا صالح ہو کر چلتے تھے
 تیرے ہر روز اسکے علی صالح ہیں سفارش کی ملا کہ نے انکی اسوقت پس حکم ہوا چھلی کو انکے آگنے کا پس آگن دیا انکو کنارہ دریا پر اور وہاں
 بن قیس سر وایت ہو کر کہا یاد کرو والد کو نرمی فراغت میں یاد رکھو گا انکو اللہ شدت میں اسلیہ کہ یونس تھے بعد صالح یاد کرنے کو
 اللہ کے پس جب چرس چھلی کے بیٹ میں تو فرمایا اللہ تعالیٰ نے فلق کا آیتہ کان من المسیحین لکیت فی بطنہ الی
 یوم یبعثون اور فرعون تھا بندہ سرکش بھولنے والا اللہ کی یاد کا پس جب وہ ڈوبنے لگا تو کہا امنت آتہ لا الہ
 الا انت امنت بہ بنو اسرائیل و اننا من المسلمین پس کہا گیا او سکوا ان و قد عصیت قبل و کنت
 من المفسدین حاصل یہ کہ میں اسوقت کا یاد کرنا اور ایمان لانا اسکا کچھ مفید نہوا بسبب غفلت و بزدلی پہلی کے اور
 حضرت یونس جو حالت میں میں بھی اللہ تعالیٰ کو یاد رکھتے تھے انکا سختی کے وقت بھی بڑا پار ہوا بسبب یاد و اطاعت پہلی کے
 اور ابن ابی حاتم اور حاکم نے اور ابی حاتم نے شعب الایمان میں نقل کیا حسن بصری سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے فلق کا آیتہ کان
 من المسیحین کہا یونس بہت نماز پڑھا کرتے تھے حالت نرمی میں پس جبکہ چھلی کے بیٹ میں پڑے تو گمان کیا انھوں نے
 کہ نبوت ہی پس بلائے دونوں پاؤں اپنے پس مہلنے لگے پس سجدہ کیا اور کہا اے رب میرے ٹھہرائی میں تیرے لیے جگہ سجدہ کی
 ایسی جگہ میں کہ نہیں سجدہ کیا سینے اوپر میں معاصیہ میں متنبیہ مجالس الابرار کی کتاب الیسوین مجلس میں کہ
 سب بلاؤں کو ترنے کی اور سب انکے دفع کی قسم تو بہ اور دعاؤں سے جو لکھی ہیں از انجلیہ بھی لکھا ہو کہ ایسی ہی تسبیح روتی ہی ہلاک واقع
 ہونے کو اسلیہ کہ روایت کیا گیا ہو کہ جبار سے کہ وہوں نے کہا سبحان اللہ کنارہ عذاب کو اور ولالت کرتا ہی اسے قول اللہ تعالیٰ کا
 یونس نبی علیہ السلام کے حق میں فلق کا آیتہ کان من المسیحین لکیت فی بطنہ الی یوم یبعثون اور بھی تسبیح انکی
 لا الہ الا انت سبحناک اے کنت من الظالمین جسے کہ بیان فرمایا اللہ تعالیٰ نے فساد فی الظلمت ان لا الہ
 الا انت الخ پھر اللہ تعالیٰ نے اسکے بعد فرمایا فاستجبنا لہ و نجینہ من الغم و کذلک ننجی المؤمنین یعنی جب اسنے
 اس تسبیح کے ساتھ توجہ کی ہماری طرف اور غمخواری اور دعا کی توفیق کی ہننے دعا او سکے اور نجات ہی ہننے او سکے غم سے اور اسی طرح
 نجات دیتے ہیں ہم مؤمنوں کو اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں ہو کوئی غمیں کہ دعا کرے ساتھ اس دعا کے مگر کہ قبول کجائی
 دعا او سکے لیے اور اور روایت میں آیا ہو کہ آنحضرت نے فرمایا کیا نہ خبر دون میں تمکو ساتھ ایک چیز کہ جب او تمہارا کسی پر سختی
 یا بلا اور دعا کرے ساتھ اسکے تو دور کر دے اللہ تعالیٰ اس سے بلا سختی عرض کیا صحابہ کہ مان یا رسول اللہ فرمائیے فرمایا دعاؤں انوں کی
 لا الہ الا انت سبحناک اے کنت من الظالمین اور ذکر کیا گیا ہو بعض صحابہ سے کہ بہت بڑی چیز دفع ہلاکے لیے
 بہت درود بھیجا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور اس سے بچتا ہو خوف کی چیزوں سے اور بڑے درجون کو یہ بھیجتا ہو چنانچہ دلالت کرتی ہی اسے
 حدیث ابی بن کعب کی کہ ایک شخص نے التزام اسکا کیا کہ اپنے تمام وقت دعا کو حضرت کے درود میں صرف کرو گا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 نے اب سبب غم و فکر و ن کو یعنی دین و دنیا کے اللہ تعالیٰ کفایت کرے گا اور شے گا گناہ تیرے اور حاصل یہ ہو کہ جب بلا متوجہ ہوو
 تو شروع یہ ہو کہ مشغول ہو ساتھ تو بہ اور استغفار کے اور ایسے کاموں کرنے کے کہ دفع کجائے اور نئے ہلاک وہ اعمال نیک ہیں اور
 تقویٰ بموجب فرمانے اللہ تعالیٰ کے و من یتق اللہ یجعل لہ خراجا و رزقا من حیث یشاء یشاء پس اللہ تعالیٰ
 بیان فرمایا اس آیت میں کہ جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہو ہر کرنے نہ کرنے کی چیزوں میں قے کر داتا ہو اللہ تعالیٰ اسکے لیے جگہ نکلنے کی دینا
 کی غنوں نیا اور آخرت کے سے اور روایت کیا گیا ہو کہ فرمایا آنحضرت نے کہ میں البتہ عانتا ہوں ایک آیت کا اگر عمل کریں لوگ اور پورا کما

یونس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا کہ وہ دریا میں ڈوب گیا اور وہاں سے تین روز و تین رات تک رہا اور وہاں سے نکلا تو اسکا پیٹ کھل گیا اور وہ نجات پا گیا

اؤ کو وہ یہی ومن یقول لا ہنس بار بار حضرت اسکو پڑھتے تھے اور سقول یہ کہ جب عوف بن مالک شجعی کے بیٹے کو کہ سالہ کا نام تھا کھانے پر قید کیا تو عوف نے حضرت کی خدمت بابرکت میں حاضر ہو کر پھر عرض کیا اؤ شکوہ کیا اپنے فقر و فاقہ کا پس نہ پایا اسخفت صلی اللہ علیہ وسلم نے اثنی اللہ والکفر بقولہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم یعنی ڈرانے اور بچانے کا اور بہت کتا رہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پس کیا اؤ نھوں نے ایسا ہی پس وہ اپنے گھس میں پڑھے تھے کہ ناگمان کھٹکھٹایا اؤ سکے بیٹے نے دروازہ اور اس کے ساتھ سوا ونٹ تھے دشمن اؤ نھے غافل ہوئے تھے یہ ہانک کر لے آئے پس جا گیا اس سے کہ بڑی جبر دفع ملا کے لیے ہر بجلائی اور طاعت ہی اور مشغول ہو گیا گناہوں اور ممنوع چیزوں میں سبب ہی اؤ تر بلا کا کہ اسخفت نے فرمایا نہیں ہونچتی ہی بعد کو سختی و مصیبت تھوڑی اور نہ بہت مگر سبب گناہ کے اور جو کچھ عفو کیا اؤ اللہ تعالیٰ اؤس سے بہت ہی پھر بڑی یہ آیت وما اصابکم من مصیبة فمما کسبت ایدیکم ویعقوباعن کثرت ذنوبکم پس جو کچھ پہونچتی ہو تمکو مصیبت پس تمھارے ہاتھ کا گیا ہی اور درگزر نہ کرنا ہی پس اسخفت نے بیان کیا اس حدیث میں کہ سب کو نہیں ہونچتی ہر شقت دنیا میں مگر سبب گناہ کے کہ صادر ہوتا ہی اؤس اور ہوتی ہی مصیبت کہ لاحق ہوئی ہو اؤ سکود دنیا میں کفار اؤ سکے گناہ کی اور جو گناہ کہ اللہ تعالیٰ عفو کرنا ہی بغیر بدلہ دینے کے دنیا میں اور آخرت میں بہت ہیں اس اور کہا علی کرم اللہ وجہہ کے کہ میں نے کے لیے اللہ کے نزدیک پانچ طرح کے عذاب ہیں اول تو مرض ہی پھر مصیبتیں پس اگر گناہ اؤ سکے زیادہ ہو اؤس تو عذاب کیا جاوے گا قبر میں پھر اگر اؤس بھی زیادہ ہو تو روکا جاوے گا پھر اگر اس بھی زیادہ ہو تو عذاب کیا جاوے گا جہنم میں پھر گناہوں کے کچھ نکالا جاوے گا اؤس بسبب یہ کہ اگر توحید و سکی صحیح نہیں ہوگی تو نہیں نکالا جاوے گا اؤس بلکہ باقی رہے گا اؤس میں ابدال اؤ کو عیاذ باللہ منہ

وَ اَرْسَلْنَاهُ اِلٰی مَا شَاءَ الْاَعْيُنُ وَ بَیْنَ یَدَیْنِ ۝ فَاَمْسَقُوا فَتَمْتَعُوا حَتّٰی حِجَابٌ

اور بھیجا ہم نے اؤ سکوں طرف لاکھ کے یا زیادہ ہوں اس سے پس ایمان لائے پس ہر روز کیا ہم نے اؤ کو ایک تہ تک فتمتے پھر اور بھیجا اؤ لاکھ آدمیوں پر یا زیادہ پھر وہ یقین لائے پھر ہم نے اؤ کو رتنے دیا ایک وقت تک موت نفس میں یعنی اگر عاقل بالغ گئے تو لاکھ تھے اور اگر سب کو شامل گئے تو زیادہ تھے یہ اللہ کو شک نہیں موت اور بھیجا ہم نے اؤ سکوں طرف لاکھ کے مر اؤس قوم اؤنکی ہی کہ جنکی طرف مبعوث ہوئے تھے پہلے چھل کے نکلنے کے یا زیادہ ہوں یعنی دیکھنے والے کی نظر میں یعنی جب دیکھا اؤ کو کوئی دیکھنے والا تو کہتا کہ وہ لاکھ ہیں یا زیادہ اور کہا زبانی کہ کما اکثر و چون کہ اؤ معنی بل کے ہی یعنی لاکھ تھے بلکہ زیادہ یعنی بیس یا تیس یا ستر ہزار پس ایمان لائے پھر پر اور اؤس میں خبر پر کہ بھیجے گئے ساتھ اؤ سکے وہی قوم جن سے بھاگے تھے انپر ایمان ملا ہی تھی ڈھونڈھتی تھی کہ پھر جانچا اؤ کو بڑی خوش ہوئی پھر مرند کیا ہم نے مضمی باقی رکھا ہم نے اؤ کو اس حال میں کہ فائدہ اؤ بھاتے تھے اپنے مال و منال اور آل و اولاد ایک وقت تک یعنی موت تک مل موت یہ بھیجنا یونس کا اہل نینوی کی طرف زمین موصول سے پہلے جانے سے مچلی کے پیٹ میں ہو اور قبولے بعد اؤ سکے اور قبولے یہ بھیجنا اور قوم کی طرف ہو یونس ایمان لائے یعنی وہ کہ جنکی طرف بھیجے گئے تھے یونس ایمان لائے بعد دیکھنے عذاب کے اور جب اؤ کو خبر یونس کے آنے کی پونجی تو بادشاہ تمام قوم کے ساتھ اؤنکے استقبال کے لیے نکلا پھر جمعہ

فَاَسْتَقْبَلُوْهُ اِلٰی ثَابِتِ الْبَنَاتِ وَ لَهُمُ الْبَنُوْنَ ۝ اَمْ خَلَقْنَا الْمَلَائِكَةَ اِنَا نًا وَ هُمْ شَٰهِدُوْنَ ۝

پس انتظار کر مشرکوں سے کیا واسطے رب تبارک کے بیٹیان ہیں اور واسطے اؤنکے بیٹے کیا بیٹی پیدا کیا ہی مئے فرشتوں کو اور وہ حاضر تھے پھر اب اللہ پوچھ کیا تیرے رب کے یان بیٹیان اور انکے یان بیٹے یا ہم نے بنایا فرشتوں کو عزت اور دیکھتے تھے نفیس میں یہ حلف کیا گیا ہی اوپر نسل اپنے کے اول سورت میں یعنی اوپر قائم اہم شہد خلق کے اگرچہ بہت ہی فاصلہ دریاں موقوف

۴
۵
۶
۷
۸
۹
۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

میں وہی ہے جس نے اپنے رسول کو پہلے پوچھیں قریش سے وجہ انکار کرنے کی پوچھ جاری کیا کلام بعض بعض سے لگا ہوا ہے مگر فرمایا کہ پوچھیں تو اسے وجہ اس تقسیم بری کی کہ اپنے لیے تو بیٹے ٹھہر رکھے ہیں خوش ہو میں اپنے ہونے سے اور اس کے لیے بیٹیاں ٹھہرا رکھی ہیں کہ کہتے ہیں ملائکہ بیٹیاں اس کی ہیں باوجودیکہ اپنے لیے بیٹیوں کے ہونے کو نہایت برا جانتے ہیں اور میرا بیٹا ان کے ذکر کرنے سے اور وہ حاضر تھے وقت پیدا کرنے ہمارے کہ یہ کہتے ہیں معنی اس کے یہ ہیں کہ یہ کہتے ہیں یہ بات خاطر جمعی سے بسبب نہایت جہل اپنے کے گو یا کہ یہ حاضر وقت پیدا کرنے ان کے کے ہیں

اَلَا تَتَذَكَّرْنَ ۚ اَنْتُمْ قَوْمٌ لَا تَعْقِلُونَ ۝ وَلَدَّ اَللّٰهُ مَا وَاَتٰهُمْ لَكُنَّ يَبُوءْنَ ۝

آگاہ ہو تحقیق یا اپنی فزوغ کوئی سے کہتے ہیں کہ جتنا ہی اللہ نے اور بلاشبہ یہ جو بڑے ہیں معنی اس کہنے میں فتح ہوتا ہے نہایت چھوٹے بنایا کہتے ہیں کہ اللہ کے اولاد ہوئی اور یہ بیشک جو بڑے ہیں مو

اَصْطَفٰى الْبَنٰتَ عَلَى الْبَنٰیۙنَ ۚ مَا لَكُمْ فِیْ ذٰلِکَ مِنْ عِلْمٍ ۚ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝

کیا اختیار کیا بیٹیوں کو بیٹیوں پر کیا ہو ٹھہرا کر حکم کرتے ہو یعنی یہ حکم فاسد کیا اندیشہ نہیں کرتے تم یعنی یہ پاک ہو فزوغ فتح کیا پسندین بیٹیاں بیٹوں سے کیا ہو ہو ٹھہرا کر ایسا انصاف کرتے ہو کیا تم دھیان نہیں کرتے مو

اَمْ لَكُمْ سُلْطٰنٌ مُّبِیۡنٌ ۚ فَاَتٰی اَیْکُمْ سِکْرٰنٌ مِّنْ لَّدُنْہِ فَلَیۡلَیۡۃٌ ۙ

کیا تمہارے لیے کوئی دلیل ہو ظاہر پس لاؤ تم کتاب اپنی اگر ہو تم سچے فتح یا تم پاس کوئی سند ہو کسلی تو لاؤ اپنی کتاب اگر ہو تم سچے مو تقسین یعنی اگر تم کوئی دلیل اور تری ہو آسمان سے اس بات کی کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں تو لاؤ تو سہی اپنی کتاب جو اور تری ہو تم اگر تم سچے ہو اپنے اس دعوے میں مو

وَجَعَلُوۡا بَیۡنَہُمۡ وَبَیۡنَ الْجَنَّةِ نٰسًا ۚ وَلَقَدْ کَرَّمْنَا نِجۡۃَ اٰلِہِمۡ لِّخَصۡصِۡۃٍۭ ۙ اَنْۢ یُّبٰتِلُوۡا اللّٰہَ عَمَّا یَصِفُوۡنَ ۚ اَلَا عِبَادَ اللّٰہِ الْخٰصِیۡنَ ۝

اور مقرر کیا کافروں درمیان خدا تعالیٰ کے اور درمیان جنوں کے ناس اور تحقیق جانتے ہیں جن کہ وہ البتہ حاضر کیے جاویں گے یعنی حساب عذاب کے لیے پاکی ہو خدا کو اس چیز سے کہ بیان کرتے ہیں مگر بندے خالص کیے ہوئے خدا کے یعنی بیان مخلصوں کا موافق واقع کے ہو فتح اور ٹھہرا یا ہو زمین اور جنوں میں ناس اور جنوں کو معلوم ہو کہ وہ بڑے لگتے ہیں اللہ عزوجل ان باتوں سے جو نہ تھیں مگر جو بڑے ہیں اللہ کے جنے مو تقسین مراد جنوں سے ملائکہ ہیں بسبب اجتنان یعنی پوشیدہ ہو ان کے کے لوگوں کی نظروں سے ناس کہ کہتے ہیں ملائکہ بیٹیاں اس کی ہیں اور کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے نکاح کیا بقیہ سے پس پیدا ہو سکے ملائکہ اور جو جس کہتے تھے کہ خدا تعالیٰ اور شیاطین بجائی ہیں حق تعالیٰ نے یہ آیتیں اوتار کر ان کے قولوں کو رد فرمایا اور جانتے ہیں جن بیٹی ملائکہ کہ جنہوں کی کسی پر بات وہ البتہ حاضر کیے جاویں گے دوزخ میں پاکی ہو خدا کو ان پر پاکی بیان کی اپنی بات پاک کی اولاد جو جو اور الہ عباد اللہ المخلصین کو دوزخ میں آئیں مخلصین نجات پاویں گے آگ جہنم سے اور دوسرے معنی یہ ہیں کہ یہ کفار تو اس کے حق میں ایسا کچھ بیان کرتے ہیں لیکن مخلص نیز ان میں ایسی بات کے بیان کرنے سے جلا مو بحر

فَاَتٰکُمْ مِّنۡہُمْ اَنْۢ یُّعٰذِبُوۡکُمْ ۙ مَا لَکُمْ عَلَیْہِۭمْ اَنْۢ یُّعٰذِبُوۡکُمْ ۙ اِنْ کُنْتُمْ عٰبِدُوۡا اللّٰہَ مَعٰلَہُ ۙ اَتَعٰیۡبُوۡکُمْ ۝

پس تحقیق تم کو کافروں اور جو کچھ کہ پوجتے ہو یعنی بت نہیں ہو تم سب گمراہ کرنے والے واسطے عبادت اس معبود باطل کے مگر اس شخص کی کہ وہ جانے والا دوزخ کا ہو علم الہی میں فتح سو تم اور جن کو تم پوجتے ہو اس کے ہاتھ سے ہر کانہیں لے سکتے یا دوسری کو

۱۰۰
۱۰۱
۱۰۲
۱۰۳
۱۰۴
۱۰۵
۱۰۶
۱۰۷
۱۰۸
۱۰۹
۱۱۰
۱۱۱
۱۱۲
۱۱۳
۱۱۴
۱۱۵
۱۱۶
۱۱۷
۱۱۸
۱۱۹
۱۲۰
۱۲۱
۱۲۲
۱۲۳
۱۲۴
۱۲۵
۱۲۶
۱۲۷
۱۲۸
۱۲۹
۱۳۰
۱۳۱
۱۳۲
۱۳۳
۱۳۴
۱۳۵
۱۳۶
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰
۱۵۱
۱۵۲
۱۵۳
۱۵۴
۱۵۵
۱۵۶
۱۵۷
۱۵۸
۱۵۹
۱۶۰
۱۶۱
۱۶۲
۱۶۳
۱۶۴
۱۶۵
۱۶۶
۱۶۷
۱۶۸
۱۶۹
۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰
۲۰۱
۲۰۲
۲۰۳
۲۰۴
۲۰۵
۲۰۶
۲۰۷
۲۰۸
۲۰۹
۲۱۰
۲۱۱
۲۱۲
۲۱۳
۲۱۴
۲۱۵
۲۱۶
۲۱۷
۲۱۸
۲۱۹
۲۲۰
۲۲۱
۲۲۲
۲۲۳
۲۲۴
۲۲۵
۲۲۶
۲۲۷
۲۲۸
۲۲۹
۲۳۰
۲۳۱
۲۳۲
۲۳۳
۲۳۴
۲۳۵
۲۳۶
۲۳۷
۲۳۸
۲۳۹
۲۴۰
۲۴۱
۲۴۲
۲۴۳
۲۴۴
۲۴۵
۲۴۶
۲۴۷
۲۴۸
۲۴۹
۲۵۰
۲۵۱
۲۵۲
۲۵۳
۲۵۴
۲۵۵
۲۵۶
۲۵۷
۲۵۸
۲۵۹
۲۶۰
۲۶۱
۲۶۲
۲۶۳
۲۶۴
۲۶۵
۲۶۶
۲۶۷
۲۶۸
۲۶۹
۲۷۰
۲۷۱
۲۷۲
۲۷۳
۲۷۴
۲۷۵
۲۷۶
۲۷۷
۲۷۸
۲۷۹
۲۸۰
۲۸۱
۲۸۲
۲۸۳
۲۸۴
۲۸۵
۲۸۶
۲۸۷
۲۸۸
۲۸۹
۲۹۰
۲۹۱
۲۹۲
۲۹۳
۲۹۴
۲۹۵
۲۹۶
۲۹۷
۲۹۸
۲۹۹
۳۰۰
۳۰۱
۳۰۲
۳۰۳
۳۰۴
۳۰۵
۳۰۶
۳۰۷
۳۰۸
۳۰۹
۳۱۰
۳۱۱
۳۱۲
۳۱۳
۳۱۴
۳۱۵
۳۱۶
۳۱۷
۳۱۸
۳۱۹
۳۲۰
۳۲۱
۳۲۲
۳۲۳
۳۲۴
۳۲۵
۳۲۶
۳۲۷
۳۲۸
۳۲۹
۳۳۰
۳۳۱
۳۳۲
۳۳۳
۳۳۴
۳۳۵
۳۳۶
۳۳۷
۳۳۸
۳۳۹
۳۴۰
۳۴۱
۳۴۲
۳۴۳
۳۴۴
۳۴۵
۳۴۶
۳۴۷
۳۴۸
۳۴۹
۳۵۰
۳۵۱
۳۵۲
۳۵۳
۳۵۴
۳۵۵
۳۵۶
۳۵۷
۳۵۸
۳۵۹
۳۶۰
۳۶۱
۳۶۲
۳۶۳
۳۶۴
۳۶۵
۳۶۶
۳۶۷
۳۶۸
۳۶۹
۳۷۰
۳۷۱
۳۷۲
۳۷۳
۳۷۴
۳۷۵
۳۷۶
۳۷۷
۳۷۸
۳۷۹
۳۸۰
۳۸۱
۳۸۲
۳۸۳
۳۸۴
۳۸۵
۳۸۶
۳۸۷
۳۸۸
۳۸۹
۳۹۰
۳۹۱
۳۹۲
۳۹۳
۳۹۴
۳۹۵
۳۹۶
۳۹۷
۳۹۸
۳۹۹
۴۰۰
۴۰۱
۴۰۲
۴۰۳
۴۰۴
۴۰۵
۴۰۶
۴۰۷
۴۰۸
۴۰۹
۴۱۰
۴۱۱
۴۱۲
۴۱۳
۴۱۴
۴۱۵
۴۱۶
۴۱۷
۴۱۸
۴۱۹
۴۲۰
۴۲۱
۴۲۲
۴۲۳
۴۲۴
۴۲۵
۴۲۶
۴۲۷
۴۲۸
۴۲۹
۴۳۰
۴۳۱
۴۳۲
۴۳۳
۴۳۴
۴۳۵
۴۳۶
۴۳۷
۴۳۸
۴۳۹
۴۴۰
۴۴۱
۴۴۲
۴۴۳
۴۴۴
۴۴۵
۴۴۶
۴۴۷
۴۴۸
۴۴۹
۴۵۰
۴۵۱
۴۵۲
۴۵۳
۴۵۴
۴۵۵
۴۵۶
۴۵۷
۴۵۸
۴۵۹
۴۶۰
۴۶۱
۴۶۲
۴۶۳
۴۶۴
۴۶۵
۴۶۶
۴۶۷
۴۶۸
۴۶۹
۴۷۰
۴۷۱
۴۷۲
۴۷۳
۴۷۴
۴۷۵
۴۷۶
۴۷۷
۴۷۸
۴۷۹
۴۸۰
۴۸۱
۴۸۲
۴۸۳
۴۸۴
۴۸۵
۴۸۶
۴۸۷
۴۸۸
۴۸۹
۴۹۰
۴۹۱
۴۹۲
۴۹۳
۴۹۴
۴۹۵
۴۹۶
۴۹۷
۴۹۸
۴۹۹
۵۰۰
۵۰۱
۵۰۲
۵۰۳
۵۰۴
۵۰۵
۵۰۶
۵۰۷
۵۰۸
۵۰۹
۵۱۰
۵۱۱
۵۱۲
۵۱۳
۵۱۴
۵۱۵
۵۱۶
۵۱۷
۵۱۸
۵۱۹
۵۲۰
۵۲۱
۵۲۲
۵۲۳
۵۲۴
۵۲۵
۵۲۶
۵۲۷
۵۲۸
۵۲۹
۵۳۰
۵۳۱
۵۳۲
۵۳۳
۵۳۴
۵۳۵
۵۳۶
۵۳۷
۵۳۸
۵۳۹
۵۴۰
۵۴۱
۵۴۲
۵۴۳
۵۴۴
۵۴۵
۵۴۶
۵۴۷
۵۴۸
۵۴۹
۵۵۰
۵۵۱
۵۵۲
۵۵۳
۵۵۴
۵۵۵
۵۵۶
۵۵۷
۵۵۸
۵۵۹
۵۶۰
۵۶۱
۵۶۲
۵۶۳
۵۶۴
۵۶۵
۵۶۶
۵۶۷
۵۶۸
۵۶۹
۵۷۰
۵۷۱
۵۷۲
۵۷۳
۵۷۴
۵۷۵
۵۷۶
۵۷۷
۵۷۸
۵۷۹
۵۸۰
۵۸۱
۵۸۲
۵۸۳
۵۸۴
۵۸۵
۵۸۶
۵۸۷
۵۸۸
۵۸۹
۵۹۰
۵۹۱
۵۹۲
۵۹۳
۵۹۴
۵۹۵
۵۹۶
۵۹۷
۵۹۸
۵۹۹
۶۰۰
۶۰۱
۶۰۲
۶۰۳
۶۰۴
۶۰۵
۶۰۶
۶۰۷
۶۰۸
۶۰۹
۶۱۰
۶۱۱
۶۱۲
۶۱۳
۶۱۴
۶۱۵
۶۱۶
۶۱۷
۶۱۸
۶۱۹
۶۲۰
۶۲۱
۶۲۲
۶۲۳
۶۲۴
۶۲۵
۶۲۶
۶۲۷
۶۲۸
۶۲۹
۶۳۰
۶۳۱
۶۳۲
۶۳۳
۶۳۴
۶۳۵
۶۳۶
۶۳۷
۶۳۸
۶۳۹
۶۴۰
۶۴۱
۶۴۲
۶۴۳
۶۴۴
۶۴۵
۶۴۶
۶۴۷
۶۴۸
۶۴۹
۶۵۰
۶۵۱
۶۵۲
۶۵۳
۶۵۴
۶۵۵
۶۵۶
۶۵۷
۶۵۸
۶۵۹
۶۶۰
۶۶۱
۶۶۲
۶۶۳
۶۶۴
۶۶۵
۶۶۶
۶۶۷
۶۶۸
۶۶۹
۶۷۰
۶۷۱
۶۷۲
۶۷۳
۶۷۴
۶۷۵
۶۷۶
۶۷۷
۶۷۸
۶۷۹
۶۸۰
۶۸۱
۶۸۲
۶۸۳
۶۸۴
۶۸۵
۶۸۶
۶۸۷
۶۸۸
۶۸۹
۶۹۰
۶۹۱
۶۹۲
۶۹۳
۶۹۴
۶۹۵
۶۹۶
۶۹۷
۶۹۸
۶۹۹
۷۰۰
۷۰۱
۷۰۲
۷۰۳
۷۰۴
۷۰۵
۷۰۶
۷۰۷
۷۰۸
۷۰۹
۷۱۰
۷۱۱
۷۱۲
۷۱۳
۷۱۴
۷۱۵
۷۱۶
۷۱۷
۷۱۸
۷۱۹
۷۲۰
۷۲۱
۷۲۲
۷۲۳
۷۲۴
۷۲۵
۷۲۶
۷۲۷
۷۲۸
۷۲۹
۷۳۰
۷۳۱
۷۳۲
۷۳۳
۷۳۴
۷۳۵
۷۳۶
۷۳۷
۷۳۸
۷۳۹
۷۴۰
۷۴۱
۷۴۲
۷۴۳
۷۴۴
۷۴۵
۷۴۶
۷۴۷
۷۴۸
۷۴۹
۷۵۰
۷۵۱
۷۵۲
۷۵۳
۷۵۴
۷۵۵
۷۵۶
۷۵۷
۷۵۸
۷۵۹
۷۶۰
۷۶۱
۷۶۲
۷۶۳
۷۶۴
۷۶۵
۷۶۶
۷۶۷
۷۶۸
۷۶۹
۷۷۰
۷۷۱
۷۷۲
۷۷۳
۷۷۴
۷۷۵
۷۷۶
۷۷۷
۷۷۸
۷۷۹
۷۸۰
۷۸۱
۷۸۲
۷۸۳
۷۸۴
۷۸۵
۷۸۶
۷۸۷
۷۸۸
۷۸۹
۷۹۰
۷۹۱
۷۹۲
۷۹۳
۷۹۴
۷۹۵
۷۹۶
۷۹۷
۷۹۸
۷۹۹
۸۰۰
۸۰۱
۸۰۲
۸۰۳
۸۰۴
۸۰۵
۸۰۶
۸۰۷
۸۰۸
۸۰۹
۸۱۰
۸۱۱
۸۱۲
۸۱۳
۸۱۴
۸۱۵
۸۱۶
۸۱۷
۸۱۸
۸۱۹
۸۲۰
۸۲۱
۸۲۲
۸۲۳
۸۲۴
۸۲۵
۸۲۶
۸۲۷
۸۲۸
۸۲۹
۸۳۰
۸۳۱
۸۳۲
۸۳۳
۸۳۴
۸۳۵
۸۳۶
۸۳۷
۸۳۸
۸۳۹
۸۴۰
۸۴۱
۸۴۲
۸۴۳
۸۴۴
۸۴۵
۸۴۶
۸۴۷
۸۴۸
۸۴۹
۸۵۰
۸۵۱
۸۵۲
۸۵۳
۸۵۴
۸۵۵
۸۵۶
۸۵۷
۸۵۸
۸۵۹
۸۶۰
۸۶۱
۸۶۲
۸۶۳
۸۶۴
۸۶۵
۸۶۶
۸۶۷
۸۶۸
۸۶۹
۸۷۰
۸۷۱
۸۷۲
۸۷۳
۸۷۴
۸۷۵
۸۷۶
۸۷۷
۸۷۸
۸۷۹
۸۸۰
۸۸۱
۸۸۲
۸۸۳
۸۸۴
۸۸۵
۸۸۶
۸۸۷
۸۸۸
۸۸۹
۸۹۰
۸۹۱
۸۹۲
۸۹۳
۸۹۴
۸۹۵
۸۹۶
۸۹۷
۸۹۸
۸۹۹
۹۰۰
۹۰۱
۹۰۲
۹۰۳
۹۰۴
۹۰۵
۹۰۶
۹۰۷
۹۰۸
۹۰۹
۹۱۰
۹۱۱
۹۱۲
۹۱۳
۹۱۴
۹۱۵
۹۱۶
۹۱۷
۹۱۸
۹۱۹
۹۲۰
۹۲۱
۹۲۲
۹۲۳
۹۲۴
۹۲۵
۹۲۶
۹۲۷
۹۲۸
۹۲۹
۹۳۰
۹۳۱
۹۳۲
۹۳۳
۹۳۴
۹۳۵
۹۳۶
۹۳۷
۹۳۸
۹۳۹
۹۴۰
۹۴۱
۹۴۲
۹۴۳
۹۴۴
۹۴۵
۹۴۶
۹۴۷
۹۴۸
۹۴۹
۹۵۰
۹۵۱
۹۵۲
۹۵۳
۹۵۴
۹۵۵
۹۵۶
۹۵۷
۹۵۸
۹۵۹
۹۶۰
۹۶۱
۹۶۲
۹۶۳
۹۶۴
۹۶۵
۹۶۶
۹۶۷
۹۶۸
۹۶۹
۹۷۰
۹۷۱
۹۷۲
۹۷۳
۹۷۴
۹۷۵
۹۷۶
۹۷۷
۹۷۸
۹۷۹
۹۸۰
۹۸۱
۹۸۲
۹۸۳
۹۸۴
۹۸۵
۹۸۶
۹۸۷
۹۸۸
۹۸۹
۹۹۰
۹۹۱
۹۹۲
۹۹۳
۹۹۴
۹۹۵
۹۹۶
۹۹۷
۹۹۸
۹۹۹
۱۰۰۰

نہیں نہ چھوڑا ہوتا ہے سوار کے بوجھ سے اور لائق ہو اس کے لیے بیکار اور کرے نہیں اور جس جگہ ایک قدم کی گڑبگڑ نہ ہو
 رکوع کرنا یا سجدہ کرنا پھر بھی اسخبر نے یہ آیت **وَلَا تَالْفَنِّ الضَّالُّونَ وَلَا تَالْفَنِّ السَّيِّئُونَ** اور قتادہ سے روایت ہے کہ
 کہ انما ناز پڑھتے تھے مرد اور عورت اٹھتے یہاں تک کہ نازل ہوئی یہ آیت **وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَمَا مَقَامٌ مَّعْلُومٌ** پس آگے رہنے لگے
 مرد اور بچے رہنے لگے جی رہیں قریب بن لاکھ سے روایت ہے کہ انما ناز پڑھتے تھے لوگ منفرد ہیں اور ماری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت **وَلَا تَالْفَنِّ**
الضَّالُّونَ وَلَا تَالْفَنِّ السَّيِّئُونَ پس حکم کیا اور انکو یہ کہ صرف باندھا کر بن حضرت عمر بن الخطاب معمول تھا کہ جب قلم کی جاتی تھی نماز فرماتے برابر پڑھتے
 لگے پڑھائی فلاں پڑھتے ہٹا فلاں سیدھی کر صفین ابی چاہتا ہوں اللہ کہ تم ملا لاکھ کا طریق بر تو پھر پڑھتے حضرت عمر فرماتا تھا **وَلَا تَالْفَنِّ**
الضَّالُّونَ وَلَا تَالْفَنِّ السَّيِّئُونَ ○ فرمایا حضرت علی علیہ السلام نے کہ کیا نصیحت پڑھتے ہو تم جیسے کہ صفت مذہبتے ہیں مگر نزدیک
 پروردگار اپنے کے نہیں کہنے کو صفت پڑھتے ہیں پڑھنے پروردگار کے نزدیک فرمایا کہ تمام کرتے ہیں اکی صفین اور پھر کہ پڑھتے ہیں صفت آں فرمایا اسخبر علی علیہ السلام
 نصیحت دے گئے ہیں ہم لوگوں پر یعنی اگلی امتوں پر تین باتوں میں مقرر کی گئیں صفین ہماری مانند صفون ملا لاکھ کے یعنی نصیحت ثواب میں
 اور مقرر کی گئی ہے کہ ایسے زمین سجدہ اور ٹھہرنی لگنی خال کو کی ہمارے لیے پاک کرنے والی جبکہ نہ پاوین ہم پانی انش سے روایت ہے کہ کہا فرمایا
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے برابر ہی کہ تم اپنی صفون میں اور چھکار کھڑے رہو پس میں دیکھتا ہوں تم کو اپنے پیچھے سے بھی کہا انش نے
 کہ تحقیق تم کچھ اپنے ایک اپنے کو کہ ملا لاکھ رکھتا تھا سوڑھا اپنا ساتھ پڑھتے یا اپنے کے اور قدم اپنا ساتھ قدم اس کے کہ انما ناز
 بن شیر نے کہ دیکھا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ سیدھا کرتے تھے صفون کو جیسے کہ سیدھ ہوتے ہیں میرے کچھ ایک ایک سیدھ ایک شخص کا
 نکلا ہوا صفت پس فرمایا کہ سیدھا کرو اپنی صفون کو والا مخالفت الیگا اللہ در میان انون تمہاری کے انما ناز خود کہ چھوڑتے تھے
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خود چھوڑے نماز میں یعنی جب نماز کو کھڑے ہوتے اور فرماتے برابر کھڑے رہو اور لگے پیچھے کھڑے رہو میں لگتی کے
 دل تھا کہ آہ فرمایا اسخبر صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سیدھا کرو اپنی صفون کو اس لیے کہ تحقیق نماز کی خوبی سے ہو سیدھا کر نصف کا اور فرمایا
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے بند کیا اور صف میں بند کر لیا اللہ تعالیٰ اس کے درجہ اور بناوگا اس کے لیے گھر جنت میں
 اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خوش ہوتا ہوں اللہ تعالیٰ قریب کے لوگوں کو دیکھ کر ایک تو اس قوم کو دیکھ کر صفت باندھتے ہیں نماز میں
 اور دوسرے اس شخص کو دیکھ کر کہتا ہوں پیچھے یا روں اپنے کے یعنی جہاد میں اور لوگ تو بھاگ گئے اور یہ انکو پیچھے کھارے سے اٹارے اور تیرے
 اس شخص کو دیکھ کر کہتا ہوں ہاں تاریکی رات کی میں نبی تعجب ہے کہ تو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ برابر کرو اپنی صفون کو اور اچھے کرو
 رکوع کو جو اپنے آں صاف سے روایت ہے کہ کہا جہاد میں یہ آیت **إِنَّ رَبَّكَ يُمَلِّكَ أَفَّاكٌ يَقُومُ آذَنِي مِنْ ثُلَاثِي لَيْلٍ** تا قول
 اس کے کہ **عَلِمَ أَنَّ كُنْ مَخْصُوعٌ** کہا جبریل نے کہ کیا دشوار ہوا یعنی بہت قیام کر نارات کا تم فرمایا اسخبر نے کہ انما ناز جبریل نے
وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَمَا مَقَامٌ مَّعْلُومٌ وَلَا تَالْفَنِّ الضَّالُّونَ وَلَا تَالْفَنِّ السَّيِّئُونَ ○ معابد در منزلت
وَلَا تَالْفَنِّ السَّيِّئُونَ ○ لَوْ أَنَّ عِنْدَنَا ذِكْرًا مِنْ آلِهَةٍ لَقَالُوا لَكُنَّا عِبَادَ اللَّهِ الْخَالِصِينَ ○

فَكَفَرُوا بِهِ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ○

اور تحقیق کافر عرب کہتے تھے کہ اگر ہوتا ہاں سے پاس کو رہتو کا البتہ تو ہم سب کے خالص کی ہوئے خدا کے پھر کافر ہوئے ساتھ اس
 قرآن کے پس جان لین کے انجام کار کو بد فتنے ہاں یہ تو کہتے تھے اگر ہم پاس حوال ہوتا پہلے لوگوں کا تو ہم ہو سب کے اللہ کے چنے سوا اس
 سنا کہ لوگ اب آگے جان لینے **مَوْفِقِينَ** یعنی مشرکین قریش پہلے بیعت ہوئے اسخبر علیہ السلام کہتے تھے کہ اگر ہمارے
 پاس کوئی کتاب انون کہتے تھے کہ کتاب میں تو البتہ خالص تھے ہم عبادت اس کی اور چھٹلائے ہم جیسے کہ انھوں نے جھٹلایا اور نہ خلائ کر قائم

یعنی صفت میں
 عالی تخیل و ان
 باطل را فتنہ خط
 رب تبارک و تعالیٰ
 فہم را کہ در موقی
 رات سے
 معابد در منزلت
 تمام کر نہ
 رات کو کہ پہلے
 معابد در منزلت
 پس بعد از شاد
 پائین اواز کو
 تحف کا دیا دیر
 جبریل نے اپنی
 عبادت کا حال
 بیان کیا
 منہ عم فیضہ

فریاد کرنے لگیں جو وقت کر دیکھا انھوں نے عذاب الٰہی نہین تھا وہ وقت بھاگنے کا اور نہین تھی انھیں یہ جگہ بھاگنے اور نجات کی
پس یہ حال اگلوں پر کیا ہوا اور پھر عبرت نہین پڑنے ساتھ لڑنے کا رومہ کے اور ابن عباس نے کہا کہ عادت کفار کی یہ تھی کہ جب
جنگ میں خطر پہنچے تو بعضے بعضوں کو کہتے سناس یعنی بھاگ اور بچاؤ لینے کو پس جب نصیر اور اعدا عذاب و زبردگی اور کما انھوں نے
سناس تو اوتاری اللہ تعالیٰ نے یہ بات کہ وقت سناس کہنے کا نہین ہے۔ **جلا معاً**

وَجَبَّحُوا بُكَاؤَهُمْ إِلَىٰ رَبِّهِمْ وَقَالَ الْكَافِرُونَ هَذَا سِحْرٌ مُّكَّدٌ أَبُ ۚ أَجَلٌ إِلَّا لَهٗ ۚ
إِنَّا نَحْنُ مُجْتَبِئُونَ ۚ هَذَا الشَّيْءُ عَجَابٌ ۚ

اور تعجب کیا کفار نے اس سے کہ آیا ان کے پاس فرشتے والا انھیں کی قوم میں سے اور کہا ان کافروں نے یہ شخص جادوگر ہو چھوٹا کیا کر دیا اس نے
خداؤں متعدد کو ایک خدا تحقیق بنا دیا کہ جیڑی بہت تعجب کی ہے۔ فقہ جادو اور اجنبیا کرنے لگے سپر کیا آیا ان کو ایک فرشتہ والا اور بھی اس سے
اور لگے کہ نہین منکر یہ جادوگر ہو چھوٹا کیا اس نے کہ وہی اتوں کی لگی کے بدل ایک ہی کی بندگی یہ بی ہی بڑے تعجب کی بات **موصوف**
تفسیر میں یعنی اجنبیا کرنے لگے کفار سپر کہ رسول انھیں میں سے ہوا یعنی صید جانا کہ نہی بشر میں سے ہو اور لوگوں کو ڈرا کر اللہ کے
عذاب سے کیا کر دیا اس نے خداؤں متعدد کو ایک خدا کہتا ہو جس سے کہ ہو کہ لا الہ الا اللہ یعنی یہ کیوں کہ ہو کہ ایک خدا اساری مخلوق کی
سے یہ بات اچھی کی ہو اور یہاں جو فرمایا وَقَالَ الْكَافِرُونَ اور نہ فرمایا وَقَالُوا تو یہ اپنا غضب ظاہر کرنے کو اور نہ فرمایا اور تاکہ
دالت کرے سپر ایسی بات پر جرات نہین کرتے ہیں مگر کافرا شد کہ قوبے ہوتے ہیں کفر ہی میں اس لیے کہ اس کفر سے کہ کفر زیادہ ہو
کہ جس کی اللہ تصدیق کرے اس کو یہ ساحر جو چھوٹا کہ میں اور تعجب کہ میں توحید سے کہ حق بلا شک ہو اور نہ تعجب کہ میں شرک سے کہ جلال و جلال میں
روایت کیا گیا ہو کہ جب عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمان ہوئے تو موسیٰ قح خوش ہوئے اس سے اور قریش پر یہ بات شاق ہوئی پس جس نے پچھلے
قریش کے سرداروں میں سے اور گئے ابوطالب کے پاس اور کہا تم بڑے بڑے چلے ہو اور جانتے ہو کہ یہ نادان کیا کرتے ہیں مراد کہتے تھے
نادانوں سے وہ لوگ کہ مسلمان ہوئے تھے آئے ہیں ہم تمہارے پاس تو کہ درمیان ہمارے اور درمیان بھتیجے پانے کے یعنی آنحضرت کے حکم کو تمہیں
ابوطالب نے رسول علیہ السلام کو اپنے پاس بلا کر کہا اے بھتیجے میرے یہ قوم تیرے ہیں رکھتے ہیں تجھے ایک سال پس ایک بار گی انسے آخراں کر
پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا سوال رکھتے ہو مجھے انھوں نے کہا کہ چھوڑنے تو ہو کہو اور چھوڑنے ذکر معبودوں ہمارے
اور تمہیں ہمارے دین کا تو ہم بھی تعرض تیرے اور جو دوسرے کے نہین ہونے کے آنحضرت نے فرمایا کہ ایک کلمہ سے چاہتا ہوں اگر دو تم مجھ کو تو
مالک ہو جاؤ بسبب اس کے عرب کے اور مجھ بھی بسبب اس کے سفر تھا کہ ہو جاؤں کہ انھوں نے نعوذ بعشیر یعنی دینگے ہم تجھ کو وہ
ایک کلمہ اور دس کلمے ساتھ اس کے پس فرمایا آنحضرت نے کہ ہو کہ لا الہ الا اللہ پس سبب ایک بار گی اوٹھ کھڑے رہے اور تفرق ہو
اور کہا انھوں نے أَجَلٌ إِلَّا لَهٗ ۚ إِنَّا نَحْنُ مُجْتَبِئُونَ ۚ هَذَا الشَّيْءُ عَجَابٌ ۚ اور ایک روایت میں آیا ہو کہ انھوں نے اس سے
کہا کہ کیا گنجائش رکھتا ہو کہ ایک لاکھ خلایق کا کہے ہم میں سے جو ساتھ بہت رکھتے ہیں اور کام ایک شہر مکہ کا نہین درست
کر سکتے ہیں وہ۔ **مد + مد + مد + مد + معاً**

وَأَنطَلَقَ الْمَلَكُ مِنْهُمْ أَنِ امْشُوا وَاصْبِرُوا عَلَىٰ آلِهَتِكُمْ ۖ هَٰذَا الشَّيْءُ لَبَدٌ ۚ
اور جب شہزاد قوم کے انھیں سے آپس میں کہتے ہو کہ چلو اور صبر کرو اور پر عبادت خداؤں اپنے کے تحقیق یہ دین نیا فتنہ ہو کہ
اروہ کیا گیا ہو۔ **فتم** اور مل کھڑے ہوئے کہتے پنج انھیں کہ چلو اور ٹھہرے رہو اپنے ٹھکانوں پر بیشک اس بات میں کچھ

سورۃ قصص ۳۸
وَجَبَّحُوا بُكَاؤَهُمْ
إِلَىٰ رَبِّهِمْ
وَقَالَ الْكَافِرُونَ
هَذَا سِحْرٌ مُّكَّدٌ
أَبُ ۚ

روایت میں ہے کہ
ابو طالب نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو اپنے پاس
بلا کر کہا اے بھتیجے
میرے یہ قوم تیرے
ہیں رکھتے ہیں
تجھے ایک سال
پس ایک بار گی
انسے آخراں کر

غرض ہر وہ مومن تفسیر میں یعنی چلے اشراف قریش کے ابو طالب کی مجلس سے بعد اسکے کہ عاجز کیا اوکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں کہتے ہوئے آپ صبر کر اور صبر کر یعنی ثابت رہو اپنے معبودوں کی عبادت پر تحقیق یہ امر یعنی توحید جو مذکور ہوئی البتہ ایک چیز ہر ارادہ کی گئی یعنی ارادہ رکھتا ہو اور حکم کر گیا اور اسکے جاری کرنے کا پس نہیں پھر سکتی ہو وہ اور نہیں نفع دیتا ہو اور میں مگر صبر کرنا یا یہ کہ یہ امر البتہ ایک چیز جو حوادث زمانہ سے کما ارادہ کیجاتی ہو ساتھ ہمارے پس نہیں ہو چھٹکارا ہو اور اس سے پہلے عمر جو مسلمان ہو اور مسلمانوں کو قوت ہوئی ان کے سب کو کفار کے کہنا کہ جو دیکھتے ہیں ہم زیادتی اصحاب محمد کی یہ ایک چیز ہر ارادہ کی گئی ساتھ ہمارے یعنی عذاب ہوگا ہلو اور بڑبڑ سے اور کھڑے جاؤنگے اور ہمارا دین ہلاک ہوگا بسبب غلبہ محمد کے اور اصحاب ان کے کے شعرا و اہل نیکو نہ کر جائے یہاں حق نمود ہوا وہ جو جسے حق سلام درود و شہادہ عاجز

مَا سَمِعْنَا بِهَذَا فِي الْمَلَأَةِ الْأَخْسَرَةِ لَمَّا كُنَّا هَذَا كَلَّا كَلَّا خِلَاقٌ ۝

نہیں سنی ہم نے یہ بات یعنی توحید پنج دین پچھلے کے یعنی قرن آخر میں کہ ہم نے اس کو پایا والد علم نہیں ہو یہ مگر افسردہ فتح یہ نہیں سنا ہم نے اس پچھلے دین میں اور کچھ نہیں یہ بنائی بات ہر وہ مومن تفسیر میں دین پچھلے سے یا تو ملت عیسائی کی مراد ہو کہ جو آخر تھی سب ملتوں میں اس لیے کہ نصاریٰ تین خدا کے قائل تھے سو خدا تھے یا ملت قریش مراد ہو کہ جس پر آیا انھوں نے باپ دادوں اپنے کو مگر افسردہ کہ بالیا ہو اس کو محمد نے اپنے جی سے پہلے پچھلا دین کہتے تھے اپنے باپ دادوں کو یعنی ان کے تو سنتے ہیں کہ اگلے لوگ ایسی باتیں کہتے تھے ہمارے بزرگ تو یوں نہیں کہتے فائزہ مومن

عَٰزِزٌ لَّعَلَّكَ الدَّجْرُ مِنْ بَيْنِنَا ۚ بَلْ لَّهْمُ فِي شَكٍّ مِّنْ خُبْرِي ۚ بَلْ لَّعَلَّكَ يَكْفُرُ عَذَابُ

کیا اوتار گیا اس شخص پر قرآن ہمارے درمیان میں بلکہ یہ کافر چرچ شک کے ہیں میری نصیحت بلکہ ہنوز نہیں چکھا ہو انھوں نے عذاب میرا فتح کیا اسی پر اوتری سمجھوتی ہم سب میں سے کوئی نہیں اوکو دھوکھا ہو میری نصیحت میں کوئی نہیں ابھی پچھلی نہیں میری مراد مومن تفسیر میں کیا اوتار گیا اللہ کا وار ہوا اوکو ازراہ حسد کہ ہمارے اشرافوں میں محمد ہی کو شرف کہاں سے ملا کہ کتاب و نیر اوتاری گئی بلکہ یہ کافر چرچ شک کے ہیں میری نصیحت یعنی قرآن کہ جھٹلایا انھوں نے اس کے لاف والے کو بلکہ نہیں چکھا انھوں نے اب تک عذاب میرا پس جب چھین کے عذاب میرا تو جاتا رہیگا ان سے جو کچھ اب شک و حسد رکھتے ہیں یعنی وہ تصدیق نہیں کرتے ہیں محمد کو کہ جب کہ میرا عذاب اوکو پہنچے گا تب تصدیق کریں گے اس کو مومن

أَمْ عِندَ رَبِّكَ الْأَعْيُنُ تُرَاوِي ۚ أَمْ لَمْ يَلَمْسْ إِلَّا يَخْلَعُ ۚ أَمْ لَمْ يَلَمْسْ إِلَّا يَخْلَعُ ۚ

کیا ان کے پاس میں خزانے رحمت پروردگار تیرے غالب بخشے ولے کے فتح کیا ان کے پاس میں خزانے تیرے رب کی ہر جو زبردست ہو بخشے والا مومن تفسیر میں یعنی نہیں ہیں وہ مالک رحمت کے خزانوں کے تاکہ پونجاویں اس کو جس کو یوں اور پھر یں اس کو جس سے پامین اور اختیار کریں نبوت کے لیے بعضے اپنے سرداروں کو اور دھتالیوں اس کو محمد سے مالک رحمت کا اور اس کے خزانوں کا نہیں ہو مگر وہی غالب بنی مخلوق پر بہت دینے والا کہ پونجاویں اس کو ہر محل اس کے اور قسم کرنا ہو اس کو یہاں کہ مقتضی ہو حکمت اس کی پھر بیان کیے یہی حسی ہیں نہ مایا مومن

أَمْ لَكُمْ مَلَائِكُ السَّمَوَاتِ ۚ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا هُمْ قُلُوبُ لَا تَفْقَهُوا شَيْئًا ۚ

کیا ان کے لیے ہی بادشاہی آسمانوں کی اور زمین کی اور اس چیز کی کہ درمیان ان کے ہو پس چاہیے کہ اوپر چڑھ جاویں ملک کے رستوں میں یعنی رستوں میں ملک کہ بھی آسمان پر نہیں چڑھ سکتے ہیں پس بادشاہی کیسی والد علم فتح یا اوکی حکومت ہو

دین پروردگار کی
تاکہ قرآن را
قی می دانستند
چنانچه میفرمود
ایں معنی مشکلا

تکلف دیگا کہ وہ صبر کرنا ہی اوکی باتوں پر اور تحمل کرنا ہی اوکی ایذا پر اور یاد کرنا ہی ہمارے سچے داؤد کو اور اسکی بزرگی کو کہ اللہ کے نزدیک کیسا گرامی قدر تھا اور پھر کیا فزیر سی لغزش میں کیا کچھ عتاب الہی اور پھر ہوا صاحب قوت کا یعنی بن مین اور جو کچھ وہاں کرنا ہی اسکی یاد سے مراد قوت ہیج دین کے قول اللہ تعالیٰ کا ہوا لگہ آؤ اب تک یعنی بہت رجوع رکھنے والا تھا وہ طرف غنا منہو
 اللہ تعالیٰ کی کہ گما ابن عباس نے صاحب قوت کا عبادت میں عبد اللہ بن عمر سے روایت کی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 تحقیق محبوب ترین وزون کے طرف اللہ رسول داؤد کے ہیں اور محبوب ترین نماز کی طرف اللہ کے نماز داؤد کی ہر روزہ رکھتے تھے ایک دن
 اور افطار کرتے تھے ایک دن اور سوئے تھے آدھی رات اور قیام کرتے تھے یعنی مشغول عبادت میں ہوتے تھے تنہائی رات اور سوئے چھٹے حصہ
 رات کے میں اور بعضی روایت میں ہر کہ آدھی رات قیام کرتے تھے کہا ابو درداء کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے آؤد کا اور جمال بیان کیا ہے اور کہا
 فرماتے تھے اوما عبد البشر یعنی جو خدا کے بندے میں اور کہا سعید بن ہلال نے کہ تھے داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام جبکہ اٹھتے رات کو
 پڑھتے اللہم ناکم العیون وغارت النجوم وانت الخالق القیوم الذی لا تأخذ لیسۃ ولا نوم
 اتنی اور بعضوں نے کہا کہ ذی الاید کے معنی ہر صاحب قوت کے لڑائی اور ملک اری میں اور او اب کے معنی بعضوں نے کہ میں بہت رجوع
 کرنے والے طرف اللہ تعالیٰ کے ساتھ توبہ کے ہر اوس چیز سے کہ براہ جانتا ہوں اور سکو اللہ تعالیٰ اور کہا ابن عباس نے معنی او اب کے ہیں بطبع اور
 سعید بن جبیر نے کہا تسبیح کرنے والا لغت جہش میں اور ابن عباس سے او اب کے معنی یقین کرنے والے کے بھی آئے ہیں معاہدہ
 درمنقول لہذا جا کہ داؤد کو یاد دلوا یا کہ او نحو نے بھی مالموت کی حکومت میں بہت مہربانیاں آخر حکومت او کو ملی اور مخالفوں کو جہا
 سے زیر کیا ہی ہفتہ ہوا ہمارے پیغمبر کا آتھ کہ بل اللہ یعنی قوت سلطنت یا لو یا نرم ہوتا یا یا تھہ کا بل یہ کہ سلطنت کا مال لکھاتے تھے

ایسے ہاتھ کے کسب سے کھاتے ہو

اِنَّا نَحْنُ نَا اِلٰہُ جِبَالٍ مَّعَہُ یَسْتَحِنُّ بِالْعِشِیِّ وَالْاَشْرَاقِ وَالطَّیِّسُ مَحْشُوۃٌ لِّکُلِّ لَہٗ اَوَابٌ
 تحقیق تابعدار کیا ہم نے ہمراہ اسکے پہاڑوں کو تسبیح کہتے تھے بوقت شام و صبح اور تابعدار کیا ہم نے جانور و ملک کو اٹھنے کیے ہوئے
 ہر ایک اسطے اور اسکے فرمان بردار تھا ہفتے و قفسیہ و تابعدار کرنا پہاڑوں کا یہ تھا کہ چلتے تھے وہ ساتھ داؤد کے بصورت
 کہ چاہتے تھے داؤد چلنا اور کا اوس جگہ کہ ارادہ کرتے اور عشی اور اشراق سے مراد ہیں دونوں طرفین کی اور صل میں عشی
 کہتے ہیں وقت عصر کو ات اور اشراق وقت اشراق کا اور وہ وہ وقت ہر کہ روشن ہوتا ہی آفتاب اور وہی وقت صبحی کا ہوا میں عبا
 سے منقول ہے بیچ نفسیہ قول اللہ تعالیٰ کے بِالْعِشِیِّ وَالْاَشْرَاقِ کہا تھا میں گذر تا اس آیت پر پس نہیں جانتا تھا میں کہ
 کیا مراد ہے اس سے بیان تک کہ حدیث بیان کی جسے ام ہانی بنت ابی طالب نے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئے اُنکے پاس دین
 فتح مکہ کے پس مانگا اپنی فیکو پس منو کیا پھر نماز پڑھی صبحی یعنی چاشت کی پھر فرمایا اسی ام ہانی یہ ہی صلوٰۃ الاشراق اور یہ بھی ابن عباس
 سے ہر کہ او کو پوچھی یہ بات کہ ام ہانی بنت ابی طالب نے کہ کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی دن سحر کہ کے صبحی کی آٹھ
 کہتے ہیں پس ہما ابن عباس نے کہ گمان کیا میں نے کہ اس ساعت کے لیے نماز ہی موجب قول اللہ تعالیٰ کے یَسْتَحِنُّ بِالْعِشِیِّ
 وَالْاَشْرَاقِ اور یہ بھی ابن عباس سے ہی کہ کہا وہو می سینے صلوٰۃ صبحی قرآن میں پس پایا میں نے اسکو اس جگہ بالعشی والاشراق
 اور ابو جبریر سے ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں محافظت کرتا نماز صبحی پر پھر او اب یعنی رجوع رکھنے والا خدا کی طرف
 اور فرمایا کہ یہ صلوٰۃ الاوابین ہے اور یہ بھی ابی ہریرہ سے ہی کہ کہا وصیت کی مجھ کو خلیل میرے صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ نماز پڑھو میں صبحی کی
 اسطے کہ وہ صلوٰۃ اوابین کی ہو اور مانند اسی کے انس سے منقول ہے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے نماز پڑھی صبحی کی

یاد اللہ ہو دین کا پختہ ہوا
 بہت ہوشیار رہنا
 اور فزیر نہ ہو کہ نہ دلاؤ
 کہ نہیں دینی کو دلاؤ نہ دلاؤ
 علیہ قولہ جس فی سنی
 سماعت علی اللہ تعالیٰ
 لیل خلافت علی اللہ
 التفسیر علی اللہ
 شایعہ شایعہ
 لیل علی اللہ
 صلوٰۃ الشراک والاشراق
 وقت صبح و عصر
 اشراق یعنی صبح
 عشی یعنی عصر
 جو الاشراق اور عشی
 پانچ نمازوں میں
 درجہ اولیٰ
 درجہ دوم
 درجہ سوم
 درجہ چہارم
 درجہ پنجم
 درجہ ششم
 درجہ ہفتم
 درجہ ہشتم
 درجہ نہم
 درجہ دہم

محسب عادت سلوک احسان کے غرض نہایت خبر گیر ان تھے کہ اس مہینہ میں علیہ وسلم کے وقت میں انصار کمال تھا
 مہاجرین کی خبر گیری میں پس اتفاق ایسا ہوا کہ نظر داؤد علیہ السلام کی ایک شخص اور یا نام کی بیوی پر چاڑھی اور وہ پند آئی لکھوس
 داؤد سے بوجہ عادت اونکی کے اور یا سے سوال کیا کہ اپنی بیوی کو اپنے سے جدا کر کے نکاح اوس سے کر دے پس جی آئی اور یا کو نہ
 میں انکا سوال کیونکر دیکھوں پس اوسنے اوسکو جدا کیا اپنے سے اور انھوں نے اوس سے نکاح کر لیا اور حضرت سلیمان اوس سے پیرا ہوئے
 پس یہ فرشتے آئے انکے پاس اس بات کے جانے کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کہ تمکو باوجود اس عالی رتبہ ہونے کے اور کثرت بیویوں
 نہیں لائق تھا کہ سوال کرو بیوی ایسے شخص سے کہ نہیں ہو اوسکے پاس سو ایک بیوی کی بلکہ تھا واجب تمہارا اپنی خواہش کا اور
 جبر کرنا اپنے نفس پر اور صبر کرنا اور چہ خبر کہ امتحان کیے گئے تم ساتھ اوسکے اور حضورؐ نے کہا کہ خطبہ یعنی پیغام نکاح کیا تھا اوس
 عورت اور یا نے پھر پیغام نکاح کیا اوس داؤد نے پس سنا کیا داؤد کو اوس عورت کے ایل نے پس نبیؐ نے فرشتہ داؤد سے یہ پیغام نکاح
 کیا انھوں نے اوپر پیغام نکاح اپنے بھائی مسلمان کے باوجود کثرت بیویوں اپنی کے اور یہ جو نقل کیا جاتا ہے کہ داؤد نے بھیجا کئی بار
 اور یا کو طرف جہاد بقتار کے کہ نام ایک موضع کا ہو اور چاہا یہ کہ قتل کیا جائے اور یا تاکہ نکاح کر لیں اوسکی بیوی سے پس نہیں لائق
 یہ عوام مسلمین کے صالحی سے چہ انیکہ بعض انبیاء شہور سے ایسی بات ہو اور کہا علیؑ نے کہ جو کوئی نقل کرے تیس قصہ داؤد کا
 جیسے کہ نقل کرتے ہیں اوسکو قصاص یعنی واعظ و طبیب یا پس بیان کرنے والے ڈرے لگاؤں اوسکو ایک سوتلا ٹھہ اور یہ حد بہتان
 کرتے کی ہی انبیاء پر اور منقول ہو کہ نقل کیا گیا قصہ داؤد کا عمر بن عبدالعزیز کے آگے اور انکے پاس ایک شخص تھا اہل حق سے چھٹا ہوا
 اوس شخص نے اوس قصہ نقل کرنے والے کو اور کہا کہ اگر قصہ بیان کیا جائے برہم و سچ چہ کہ کتاب اللہ میں ہو تو نہیں لائق ہو
 یہ کہ طلب کیا جاوے خلاف اوسکے اور بھاری جان اسکو کہ کہا جاوے غیر اسکے اور اگر قصہ بوجہ اوس چیز کے کہ ذکر کیا تو نے اور پھر
 اللہ نے اوسکے بیان کرنے میں اپنے نبی سے تو نہیں لائق ہی اظہار اوسکا پس کہا عمرؓ نے البتہ ستائیر اس کلام کو محبوب تر ہو
 طرف میرے اور چیز سے کہ کلام اوپر آفتاب کہ وہ دنیا اور دنیا کی چیزیں ہیں اور وہ چیز کہ دلالت کرتی ہو اوپر مشرک کہ بیان کیا اوسکو
 اللہ نے واسطے قصہ داؤد علیہ السلام نہیں ہی کہ طلب کرنا داؤد کا اوس عورت کے خاوند سے کہ جدا ہوا اوس سے انکے لیے فقط اور سوا
 اسکے نہیں کہ آیا ہو قصہ بطریق تمثیل اور کیا یہ کہ نہ تصریح کے واسطے ہو اوسکے کہ المانع تو بیچ میں ہے تنبیہ سے بیچ قصہ
 داؤد اور نکاح کرنے والے کے عورت معلوم سے اختلاف بہت ہو اور بعض مفسرین قصہ کو اس طرح نقل کیا ہے کہ شرع اور عقل اوسکو
 نہیں قبول کرتے ہیں اور جو کچھ قریب تر ساتھ جواب معلوم ہوتا ہے یہ کہ اور یا نے ایک عورت سے پیغام نکاح کا کیا تھا اور قریب تھا کہ
 اوس سے نکاح کریں اوس عورت کے ولیوں کو اور یا کی طرف سے کچھ خدشہ پڑا اور اوسکو ندی اور حضرت داؤد سے پیغام نکاح کا اوس نے کیا اور داؤد
 کی تنانوں بیویاں تھیں باوجود اسکے اوس بھی نکاح کیا آزاد اسیر من لایا ہو کہ عتاب الہی داؤد پر اسلئے تھا کہ بعد از خطبہ اور یا کے
 اوس خطبہ کہ مشرنا مولانا اسحق صاحب نے یہ مضمون بن عاجز مولف اس کتاب کو لکھوا دیا تھا اور ظن غالب یوں ہو کہ تفسیر شاہ ولی اللہ صاحب
 کی ہو کہ شاید انکے مؤلفات میں لکھوا دی تھی واللہ اعلم بالصواب

لَا هَذَا إِلَّا نَفْسُكَ تَسْعُ وَتَسْعَوْنَ نَجَّةً وَوَلِي نَجَّةً وَاحِدٌ وَتَفْعَالُ لَهَا نَفْسُهَا وَعَنْ نَفْسِهَا نَجَّةً

یہ بھائی میرا ہے اسکے پاس ہیں تنانوں و نہیان اور میرے پاس ہے ایک نبی پس کہا اس شخص نے کہ سونپ چکو یہ ایک نبی اور سختی کی
 ساتھ میرے کلام کرنے میں فتنہ نفس میں وہ جو دو فرشتے جھگڑتے ہوئے آئے تھے ان میں سے ایک کا یہ قول ہے بعد اسکے کہ داؤد
 نے سبب انکے آنے کا یہ چاہا یہ بھائی میرا ہے مراد بھائی چارہ دین کا یہ بھائی چارہ محبت و الفت کا یا بھائی چارہ شرکت و خلط کا

۱
 نقل ان اہل ازاوہ
 لا انشور بالعرض بیان
 اوضح فی فتنہ شکر من
 قلوب غمر و زنجیر مع مراعاة
 حسن الادب و سبک الجاہل و جہل

۲
 ذوالقعدینا مکتبہ و تحقیقہ
 بطنہ اکتفا کا اہل حق و با
 دین من عباس جلالہ کھٹ
 اسی مضمون ۱۲ ص

نہ بزدلی کی لڑائی کے ساتھ ساتھ ۱۲ ص

بگاڑنے والوں اور پرہیزگاروں اور بکاروں کا اور جو کوئی برابری کرے درمیان انکے ہوگا نادان اور نہیں ہوگا حکیم اور ذہین سے روایت ہو کہ کہا فرمایا ابو القاسم علی بن ابی حمزہ کہ میں نے جتنے جلتے درخت غار سے اٹھ کر یعنی کوئی درخت خاردار اٹھو کا یہ وہ نہیں پایا ایسے ہی نہیں پائے بکار سنا زل کو کہ آیا ہو کہ غار قریش نے کہا مومنوں کے ہوا آخرت میں برابر تھا بلکہ زیادہ تم سے تین ملینگی یہ آیت کی تکلف ساتھ مومن کے برابر نہیں ہونے کا فردوز میں جائینگے اور مومن ہشت میں مل در منقول بحسب

بَحْرُ الْكِتَابِ الْمُبِينِ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ آيَاتُهُ وَلَيْتَ كُنْتُمْ لَهَا كَاثِبِينَ

یقرآن ایک کتاب ہو باریک ت کہ اور تاراہنے اور سکھانے کے لئے لوگ تامل کریں اور کسی آیتوں میں اور نو کہ نصیحت پر نہیں عقل مند فتنہ نفسیہ و باریک ت یعنی بہت ہی خوب و نفع اور سکھانے کے لئے تامل کریں یعنی دیکھیں انکے معانی میں پھر بیان لاوین حسن بصری سے منقول ہے کہ کہا اوصحون نے پڑھا اس قرآن کو غلاموں اور لڑکوں نے اس سال میں کہ نہیں جانتے ہیں وہ تامل اور تامل کیلئے یہ جہوں اور ضائع کیے ہیں حدود اسکے یہاں تک کہ بعض اونیہ سے کہتے ہیں کہ قسم خدا کی البتہ پڑھ لیا ہے قرآن پس نہیں چھوڑا ہے اور سچے ایک صورت حال بلکہ شہدہ خدا کی سب سے قرآن کو چھوڑا اوصحون نے نہیں دیکھا جاتا اور نہ قرآن کا اثر خلق میں اور نہ عمل میں اسکیا ہی ہے کہ یاد کرتے ہیں حرف اسکے اور ضائع کرتے ہیں حدیں اور کسی والد نہیں ہیں یہ حکم پر سیرگار بہت پیدا کیے ہیں اس لئے لوگوں میں ایسے لوگ یا اسکر ہوا اسکا مستدبر ہیں اور بجا ہوا قاریوں کے بصری اور یہ بھی حسن بصری سے منقول ہے کہ تدریس آیتوں قرآن کا اتباع کرنا اسکا ہی ساتھ عمل کرنے اسکے کے انتہی آنحضرت نے فرمایا مجھ کو سورہ ہود پڑھا کیا اور اسی طرح سورہ مہملات اور واقعہ کے حق میں فرمایا ہی ہم لوگ اگر ساقی قرآن میں ٹھہریں تو خبر بھی ہو اور آیا ہو کہ عبد اللہ بن عمر لوگوں کے ساتھ کم بیٹھتے تھے اور اکثر کورستان میں سچے رہتے اور ہرگز بھٹھنے کے اور پڑھنے اسکے کے نہ تھے لوگوں نے کہا کہ ایسا بن عمر کیوں بیتین چیزیں اختیار کریں ہیں تنہا کہا اسلیئے کہ کوئی واعظ گور سے زیا نصیحت کرنے والا نہیں اور جب گور کو دیکھتا ہوں نہیں جانتا ہوں کہ یہاں ہنا ہوگا اور کوئی امام نہیں ہے بہتر کتاب خدا تعالیٰ اور کوئی مونس نہیں ہے بہتر نہانی سے کہ جو مونس ہوگا جو حق حجاب مرد کا ہوگا پس نہائی بہتر ہو اور سچے معاشرا جملہ

در منقول منہ الفواظ شہر ہر چہ آور دست برین دوستی اور دشمنی کا نشان بیگانگی لال آشنابودی مراد مسئلہ دعویٰ اور دینیات کی مناسبت ساتھ قصہ داؤد کے ہی اسلیئے یہاں لکھا جاتا ہے جس جانا چاہیے کہ اگر کوئی شخص کسی پر دعویٰ کرے اور وہ مدعی علیہ ہو شہر میں اور اوس شہر میں بھی کوئی حاکم ہو تو وہ دعویٰ کی کا سمع و عین ہو گا اور اگر اوس شہر مدعی علیہ کے میں کوئی حاکم نہ ہو تو حاکم حاضر کرنا مدعی علیہ کا اوس شہر سے ہے حاکم اوسکے کے اپنے شہر میں لازم نہیں ہو مگر یہ وہ شہر اوسکا ایسی مسافت پر ہو کہ ایک روز میں مدعی اپنے شہر سے وہاں جا کر پھر یا کہ اور شہر داؤد حوی حاضر کا گواہ کا غائب ہے اور حاکم کے لازم ہی لیکن حکم کرنا غائب پر محسب گواہی گواہ کے جائز نہیں ہے اور جب ایک حق کسی پر دو گواہوں عدل کی گواہی سے حاکم کے نزدیک ثابت ہوا اور وہ شخص حاضر ہو تو اوپر حکم کرے اور مدعی کو باوجود دو گواہوں کے قسم نہیں آتی ہے اور اگر دو شخص ایک دیوار میں تنازع کریں اور وہ دیوار دونوں کے مکان یعنی دالان غیر سے ملی ہوئی نہ تو ادھی ایک کو دی جاتی ہے اور ادھی دوسرے کو اور اگر دیوار ایک کی اوپر رکھی ہوں تو ادھی کو دین ہے اور اگر ایک غلام یا غلام ایک شخص کے قبضے میں ہوا اور وہ دعویٰ اوسکے غلام ہو گا کہے اور غلام اوسکو جھٹلاے تو قول غلام کا ساتھ قسم کے مقبول ہوگا اور وہ آزاد ہوگا اور اگر غلام صغیر ہے تو یہ تو قول صاحب یعنی قابض مقبض ہوگا اور اگر کوئی دعویٰ اوسکے نسب کا کرے تو بغیر گواہ کے مقبول نہیں ہوگا اور گواہ مدعی پر ہیں اور قسم منکر ہے اگر کوئی کہے کہ میرا پس گواہ نہیں ہیں یہ گواہ میرے دروغ ہیں بعد اوسکے گواہ لے کر تو مقبول ہوگا گواہ حاج کے اولیٰ نہیں ہوتے

یقرآن ایک کتاب ہو باریک ت کہ اور تاراہنے اور سکھانے کے لئے لوگ تامل کریں اور کسی آیتوں میں اور نو کہ نصیحت پر نہیں عقل مند فتنہ

دعویٰ اور دینیات کی مناسبت ساتھ قصہ داؤد کے ہی اسلیئے یہاں لکھا جاتا ہے جس جانا چاہیے کہ اگر کوئی شخص کسی پر دعویٰ کرے اور وہ مدعی علیہ ہو شہر میں اور اوس شہر میں بھی کوئی حاکم ہو تو وہ دعویٰ کی کا سمع و عین ہو گا اور اگر اوس شہر مدعی علیہ کے میں کوئی حاکم نہ ہو تو حاکم حاضر کرنا مدعی علیہ کا اوس شہر سے ہے حاکم اوسکے کے اپنے شہر میں لازم نہیں ہو مگر یہ وہ شہر اوسکا ایسی مسافت پر ہو کہ ایک روز میں مدعی اپنے شہر سے وہاں جا کر پھر یا کہ اور شہر داؤد حوی حاضر کا گواہ کا غائب ہے اور حاکم کے لازم ہی لیکن حکم کرنا غائب پر محسب گواہی گواہ کے جائز نہیں ہے اور جب ایک حق کسی پر دو گواہوں عدل کی گواہی سے حاکم کے نزدیک ثابت ہوا اور وہ شخص حاضر ہو تو اوپر حکم کرے اور مدعی کو باوجود دو گواہوں کے قسم نہیں آتی ہے اور اگر دو شخص ایک دیوار میں تنازع کریں اور وہ دیوار دونوں کے مکان یعنی دالان غیر سے ملی ہوئی نہ تو ادھی ایک کو دی جاتی ہے اور ادھی دوسرے کو اور اگر دیوار ایک کی اوپر رکھی ہوں تو ادھی کو دین ہے اور اگر ایک غلام یا غلام ایک شخص کے قبضے میں ہوا اور وہ دعویٰ اوسکے غلام ہو گا کہے اور غلام اوسکو جھٹلاے تو قول غلام کا ساتھ قسم کے مقبول ہوگا اور وہ آزاد ہوگا اور اگر غلام صغیر ہے تو یہ تو قول صاحب یعنی قابض مقبض ہوگا اور اگر کوئی دعویٰ اوسکے نسب کا کرے تو بغیر گواہ کے مقبول نہیں ہوگا اور گواہ مدعی پر ہیں اور قسم منکر ہے اگر کوئی کہے کہ میرا پس گواہ نہیں ہیں یہ گواہ میرے دروغ ہیں بعد اوسکے گواہ لے کر تو مقبول ہوگا گواہ حاج کے اولیٰ نہیں ہوتے

یعنی از اسما و خاتما تعلق
سنہ ۱۰۰۰

گو اوقات بعض کے ہند اگر دو گواہ آپس میں متعارض ہوں تو ترجیح کیونکر نہیں ہے۔ اگر ایک مرد دعویٰ نکاح ہو ایک عورت کا اپنے سے کرے تو دعویٰ اوسکا بے اثر کر کے شرطوں صحت نکاح کے سنا باوکیا یعنی مثلاً یہ ضرور نہیں کہ وہ کہے کہ سینے اس سے نکاح کیا دو گواہ کے سامنے یا باجارت ملی شہید اگر چھوٹی ہو یہ مدعی علیہ اگر قسم سے انکار کرے تو مدعی علیہ پر حکم کرے اور قسم دینی نہیں آئے گی مدعی کو بعد انکار کرنے مدعی علیہ کے قسم سے اگر کسی کا کسی پر دین ہو اور مدیون یعنی قرضدار منکر ہو اور وہ شخص مال مدیون پر قدرت پاو تو دین متعلقہ والو راہی کہ مقدار دین اپنے کے بے اذن اوسکے کے جنس مال اپنے سے لے لیوے اور امام شافعی کے نزدیک مطلق مال میں سے لینا درست ہو خواہ جنس مال اپنے سے ہو یا اور طرح کا۔ اگر دو عدل گواہی دین اسپر کہ فلا شخص نے اپنے بھگ کو آزاد کیا ہو اور مالک منکر ہو آزاد کرنے کا تو گواہی صحیح نہیں ہوگی۔ **نکتہ** ایک محقق کہتا ہے کہ آیت اَصْحٰبِ عَلٰی حَافِیْقُوْا لَوْ اَنَّ اَکْثَرَ اَعْدَآءِ اَبْنِ مَرْثَدَہِ یٰہُوْا اَنْتُمْ اَوَّلُ الْاَکْثَرِ سے یہاں تک اشارہ ہی اسپر کہ سالک کو لازم ہے کہ صبر کرے اور بردبار ہر طرح کے کہ اوسکو پونچھے اور چاہیے کہ کسی حال میں اسکی طرف متوجہ نہ ہوئے شستی نہ کرے اور اسکی غیر کی طرف کچھ بھی التفات نہ کرے اور سوچے کہ انبیا کو باوجود اوس بر گردیگی کے بسبب تھوڑے سے التفات کرنے کے غیر اللہ طرف کے سزا نہیں ہوئیں۔ **بحث** شعر جو بن با تو شوم مجاز من جلد نمازہ جو بن متو شوم نماز من جلد مجاز۔

وَوَهَبْنَا لِدَاوُدَ سُلَيْمٰنَ نَّعْمَ الْعَبْدُ اِنَّ اَبْنَیٰ
اور دہانے داؤد کو سلیمان بہت خوب بندہ وہی رجوع بہنے والا ہے

صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر
نیز رجوع الی اللہ تعالیٰ ۱۰۰۰

اور خطا کیا ہونے داؤد کو ایک فرزند سلیمان نام اچھا بندہ تھا سلیمان تحقیق وہ بہت رجوع کرنے والا تھا خدا کی طرف۔ **فتح** تقصیر آ یا یہی کہ جب خدا تعالیٰ نے داؤد کو سلیمان تو کہا اوتھو بن سلیمان کہ اچھے میرے کیا ہی بہت اچھی چیز کہا اوتھو بن سلیمان اللہ کی اور ایمان کہا پس کیا ہی بہت بُری چیز کہا اوتھو بن کفر بعد ایمان کہا داؤد نے پس کیا ہی بہت شریف چیز کہا حمت اسکی اور میان بندوں اوسکے کے کہا اوتھو پس کیا ہی بہت ٹھنڈی چیز کہا عفو کرنا اسکا لوگوں سے اور عفو کرنا لوگوں کا آپس میں کہ ایک دوسرے سے دکر کرے کہا داؤد نے پس قہر بیٹا میرا اور آ یا یہی کہ جبارا وہ کیا داؤد نے یہ کہ خلیفہ کر بن اپنے بیٹے سلیمان کو تو کہا اوتھو سلیمان نے کیا بسبب محبت فرزند کی کی کرنا ہو تو یہ یا اللہ تعالیٰ کے حکم سے کہا داؤد نے کہ بسبب محبت فرزند کی کے کہ تاہوں پس انکار کیا سلیمان نے اوسکے قہر کی کہنے سے یہاں تک کہ حکم کرے اوتھو اسکا اور بن عبا سے منقول ہے کہ کہا اوتھو بھی اللہ تبارک و تعالیٰ نے طرف داؤد کے کہ میں پوچھنے والا ہوں یعنی تیری زبانی تیرے بیٹے سلیمان سے سات باتیں پس اگر خبر ہے تو مجھ کو پس وارث کرنا تو اسکو علم و نبوت کا پس کہا سلیمان داؤد کہ اللہ نے وحی بھی ہے مجھ کو و وحی میں تجھے سات باتیں پس اگر خبر ہے تو مجھ کو وارث کرو نہیں مجھ کو علم و نبوت کا کہنا سلیمان نے کہ پوچھو مجھ کو کہا داؤد نے کہ خبر ہے مجھ کو کہ کوئی چیز شہدہ زیادہ نہیں ہے اور کوئی چیز بروت زیادہ ٹھنڈی ہے اور کوئی چیز نرم زیادہ خوشمیں کپڑے سے ہاتھ لگانے میں اور کیا چیز ہے کہ نہیں لکھائی دیتا نشان اوسکا صاف چیز میں اور کیا چیز ہے کہ نہیں معلوم ہوتا اثر اوسکا پانی میں چیز کیا چیز ہے کہ نہیں لکھائی دیتا اثر اوسکا آسمان میں اور کوئی فرہر ہوتا ہزارانی و قطعیں کہا سلیمان نے کہ پیر شہدہ سے زیادہ میٹھی چیز تو اس اسکی ہو واسطے مد محبت کھنے والوں کے آپس میں اور ٹھنڈی چیز زیادہ بروت سے پس وہ کلام ہے کہ وار دہوا اولیا اللہ کے دل میں یعنی امام و وارث آئی اور نرم زیادہ خوشمیں کپڑے سے پس حکمت اسکی ہے صوفی کہ پھیلاوین اوسکو اولیا اللہ آپس میں اور جبکہ یہ معلوم ہوتا نشان پانی میں پس آسمان ہے کہ چلتا ہے اور نہیں معلوم ہوتا اثر اوسکے چلنے کا اور جبکہ کہ نہیں معلوم ہوتا نشان چہر میں

سلیمان نام زمین غلبہ
وہ خدا ۱۰۰۰

اور شروع کیا اور یعنی پیرے لگاؤ کی ہڈیوں اور گردنوں پر پنی کا سننے لگے پاؤں اور گردنوں اور کئی اسلیکے باز رکھا اور کئی
 نماز سے اور وضو نہ کیا کہ کیا سلیمان نے نماز کے وقت ہونے لگے کہ میں یا زراہ ادا کر کے پیرے آفتاب کے اور گھوڑے کی شریعت
 میں کہاں تک تھے پس نہوائے کرناؤ کا اور وضو نہ کیا کہ اپنے ہاتھ سے پوچھتے تھے اور گھوڑوں کو زراہ توقیر اور کئی کے بدھ
 یعنی ذبح کیا اور گھوڑوں کو اور پاؤں ان کے کاٹ کر گوشت اور کھا واسطے خدا کے فقر کو دیا اور اس طرح ذبح کرنا اور کئی شریعت میں
 مباح تھا اور وضو نہ کیا کہ مراد معنی بالشوق والاعتناق سے داغ صدقے کا کرنا اور پاؤں اور گردنوں اور کئی کے ہر
 داغ کر کر رہا خدا میں تصدق کیا اور علی مرتضیٰ سے منقول ہے کہ سلیمان نے ملائکہ کو کہ آفتاب پرستیں ہیں مجھ پر ایسی کے حکم کیا کہ
 آفتاب کو پھر لٹو مجھ پر اور وہ پھر لٹا اور سلیمان نے نماز عصر اس کے وقت میں ادا کی اور یہ دیکھنا گھوڑوں کا واسطے طیار ہی جہاں تھا
 پس جنھوں نے کہا یہی کہ مراد معنی سے دور کرنا غبار کا پاؤں اور گردنوں گھوڑوں کے سے بسبب شفقت اور رافت گھوڑوں پر تھا اس
 قول کے مناسب ہو گا اور پھر یا آفتاب واسطے نماز عصر کے حضرت علیؑ کے لیے ہمارے رسول علیہ السلام کی دعا سے مشہور ہو گا
 صحت حدیث اس کی کہ خیر میں محدثوں کو اتفاق ہو چکا ہے بحسن تنبیہ۔ سبحان اللہ جو لوگ کہ طالب مولیٰ ہوئے ہیں ہر طرح
 بیزار ہوئے ہیں اور جنہوں سے کٹانے ہوتی ہیں اللہ کے ذکر کی اسلیکے وہ جانتے ہیں کہ دنیا اور دنیا کی چیزیں فانی ہیں اور آخرت باقی
 چنانچہ کسی بزرگ سے منقول ہے کہ کہا اور وضو نہ کیا کہ انجام دنیا کا زوال ہو اور انجام آخرت کا بقاء ہو اور انجام حیات موت ہو اور
 انجام طعام مزابل ہو یعنی بیشین نجاست ہو کر آخر کوڑیوں پر جا کر پڑتا ہو اور انجام جمع کرنے مال کا حساب ہو اور انجام عمارتوں کا
 خراب ہونا ہو اور انجام ظلم کا عذاب ہو اور انجام پریشانی خاطر کا عیب دار ہونا ہو اور انجام تائب کا غفران ہو اور انجام گنہگار کا
 رسوائی و خواری ہو اور انجام زہد کا رضوان کہ اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہی انتہی کنڈانی المنہات پس چونکہ خطمت الہی اور عاقبتی
 اور فنا دنیا ان کے دلوں میں جی ہوئے ہیں وہ ذکر اللہ کے خارج سے بیزار ہوئے ہیں اور جبکہ دل میں دنیا کی محبت جم رہی ہو وہ ذکر اللہ کو
 خارج دنیا کا جانکر اوس سے باز رہتے ہیں جو کوئی اہل اہل اور اہل دنیا کے حال میں غور کرے حقیقت اس کی اوسپر کھل جائیگی اور ان کے
 قصے سے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ اچھے بندوں کو دولت دنیا اللہ سے غافل نہیں کر دیتی بخلاف ناقصوں کے کہ ذرہ سی فراغت میں ان کو
 بھول جاتے ہیں پس اگر کوئی دنیا کے دھوکے کا عذر کرے تو بیچ ہی اور خیال کرے کہ اللہ سے زیادہ کیا جاہ و چشم اور فراغت ہوگی باہر بیرون
 اللہ کی بندگی میں مصروف تھے چنانچہ بعضی روایت میں آیا ہے کہ روز قیامت کے اللہ سبحانہ و تعالیٰ دلیل لاوگا ساتھ چار شخصوں کے
 چار طرح کے لوگوں پر انصاف پرستہ سلیمان کے کہ دیکھو یا جو داس نال و منال کے ہماری طاعت سے غافل ہوا اور دلیل لاوگا فخر پرستہ عیسیٰ کے
 کہ دیکھو کیسے محتاج تھے اور پھر ہماری بندگی میں کیسے مصروف رہے اور دلیل لاوگا غلاموں پرستہ یوسف کے اور بیماروں پرستہ
 ایوب کے یہ روایت منہات میں مذکور ہے۔

وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمَانَ وَأَلْقَيْنَا عَلَى كُرْسِيِّهِ جَسَداً ثُمَّ أَنَابَ ۝

اور ہم نے جانچا سلیمان کو اور ڈال دیا اوس کے تخت پر ایک مڑ پھر وہ رجوع ہوا۔

اور تحقیق آزمایا ہم نے سلیمان کو اور ڈال دیا اوس کے تخت پر ایک بدن پھر رجوع کی بحق مترجم کتاب یعنی حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ
 سلیمان اپنے امر سے متغص ہوئے اور خاطر میں لائے کہ ابھی رات سو ہو یوں سے صحبت کروں گا اور ہر بیوی ایک ایک بچا جنے گی اور
 ہر ایک سوار ہوگا جہاد کرنے والا اور مجھ کو احتیاج امر کے تعلق کی نہیں پڑے گی فرشتے نے کہا انشاء اللہ تعالیٰ کہ حضرت سلیمان
 بھول گئے پس کوئی عورت حاملہ نہ ہوئی مگر ایک عورت نے کہ گناہ ناص الخلق جنا اور اوس لڑکے کو سلیمان کے تخت پر ڈال دیا سلیمان نے مستند ہوئے

اور رجوع رب العزت کی طرف کی واداعلم و تفہیم اسکی تفسیر میں ظاہر تر قولوں کا یہ ہے کہ جو حدیث مرفوعہ سے نقل کیا گیا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اے سلیمان! کہ آج کی رات صحبت کرو گے تین شرابیوں سے ہر ایک جسکی شہسوار کہ جہاد کرے گا اسکی راہ میں اور نہ کہ انشاء اللہ تعالیٰ پھر صحبت کی اور نہ پس نہ حاملہ ہوئی مگر ایک عورت جنہی اگر کا ناقص الخلقہ پس ڈالا گیا وہ اپنے تخت پر پس رکھا اوسکو گو دین پس قسم ہوا و سنات کی کہ نفس مجھ کا اوسکے ہاتھ میں ہی اگر گستاخہ انشاء اللہ تعالیٰ البتہ جہاد کرے وہ بچے سب اسکی راہ میں گھوڑے پر سوار ہو کر اور بعضوں نے کہا کہ آڑے گئے سلیمان بعد میں برس کے بادشاہت کے اور بعد از اس کے میں پھر بادشاہت کی اور آزمانا اود کا یہ تھا کہ اٹکے مان ایک بیٹا پیدا ہوا پس کہا شیطانوں نے کہ اگر یہ جیتا رہا تو ہمیں جویش ہے ہم اسکی تابعداری پس قصد کیا شیاطین نے اوسکے قتل کرنے کا پس یہ خبر حضرت سلیمان کو پہنچی پس پرورش کرنے لگے اوسکو ابرہہ بن نخوع ضرر پہنچا نے شیاطین کے پس ڈالا گیا بچہ اود کا مدہ افلکے تخت پر پس متنبہ ہوئے سلیمان اپنی لغزش سے کہ توکل کیا اللہ پر اوسکے مقصد میں اور یہ جو روایت کی جاتی ہے حدیث خاتم اور شیطان کی اور بت پرستی کی سلیمان گھر میں نہ پائے اور اوسکو علی کا ملین مقصود ہے اور کہ یہ یہودی کا بطل باتوں میں سے ہے تفسیر مارک اور بیضاوی میں لکھا ہے اور حدیث خاتم وغیرہ کی تفسیر بحر العلوم میں عالم وغیرہ تفصیل مذکور ہے اور موضع قرآن اور جلالین میں بالاجمال واداعلم بحقیقۃ السال

قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَهَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِّنْ بَعْدِي إِنَّكَ أَنتَ الْوَهَّابُ ○
 بولایا ہے میرے معاف کر دے مجھ کو اور بخش مجھ کو وہ بادشاہی کہ نہ چاہیے کسی کو میرے بعد مجھے بیشک تو بہترین بخشنے والا ہے

کہا سلیمان ای پروردگار میرے بخش مجھ کو اور عطا کر مجھ کو وہ بادشاہی کہ راست نہ آئے کسی کو سوا کسی میرے تحقیق تو ہی بخشنے والا ہے و تفہیم پہلے بخشش مانگی پھر بادشاہی مانگی بحسب عادت انبیاء علیہم السلام اور صالحین کے سوال سے پہلے استغفار کیا کرتے تھے اور اس طرح کا سوال کیا اسلئے کہ نہ مانا ہو مجھ کو افلکے لیے نہ ازراہ حسد کے تو ضیح اسکی یہ ہے کہ سلیمان پیدا ہوئے تھے خاندان بادشاہت و نبوت میں اور وارث ہوئے تھے اود و نوں کے پس چاہا کہ ملک کرین اپنے رب ایک عجز پس طلب کیا بحسب حال اپنے ملک زائد خارق عادت کے تاکہ ہو وہ دلیل نبوت کی اور امت خواہ جنواہ مانین اور عجز نہ میں ہوتا ہی یہاں تک کہ ہو خارق واسطے عادت کے پس بہن معنی قول اللہ تعالیٰ کے لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِّنْ بَعْدِي اور پہلے اسکے نہیں سخر تھے اٹکے ہو اور شیطان پس جب عاکی اس طرح نو سخر ہوئے اٹکے ہو اور شیاطین اور سلمہ بن الاوع روایت ہے کہ انہیں سنائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دعا کرتے مگر کہ نہ سخر کرتے تھے اوسکو ساتھ سبحان ربی اکلک الوہاب کے اور بخاری سلم وغیرہ میں آیا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یہ ایک سرش جنوں میں ناگمان آیا آجکی رات تاکہ قطع کرے نماز میری اور اللہ مجھ کو قادر کیا اوسپر پس تحقیق قصد کیا اسلئے یہ کہ باندہ وں اوسکو ایک ستون سے سجھ سکونوں میں سے تاکہ صبح کو دیکھو تم سب اوسکو پس یاد آئی مجھ کو دعا اپنے بھائی سلیمان کی رَبِّ اغْفِرْ لِي وَهَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِّنْ بَعْدِي پس چھوڑ دیا پس نے اوسکو اسحال میں کہ ذلیل تھا بعد اذکشاف

در منقول سے غریب و شکل و شامل حرکات و سکنات و انچہ خوبان ہمہ ارنہ تو تنہا داری و لکھا ہے مفسرون نے کہ مراد یہ ہے کہ نے مجھ کو ایسی بادشاہی کہ اخیر عمر میری میں مجھے چھین کر اور کو مدیکو تو اور اکثر مفسر یہ ہیں کہ نے مجھ کو ایسی بادشاہی کہ اور کو نہ ہو اور یہ سوال اسلئے تھا کہ علم او پر قبول ہوئے تو ہوا وں کی کے اور عجز نہ رسالت کا ہوا و بعضوں کے نزدیک مراد اس سے تسخیر ہوا وں کی اور جانو وں کی اور شیاطین کی ہو کہ بعد اذکے کیسے نہ نہیں ہوئی تو ارام تفسیر میں فرمایا کہ سلیمان نے جان لیا تھا کہ محمدؐ غیر خلیا طرف کچھ بھی انفات نہیں کرنے کے اور دنیا اور دنیا کی چیزوں کو پریشہ کے برابر بھی نہیں سمجھنے کے اسلئے اس کی جرأت

فردا شنبہ ۱۲ جون ۱۳۱۳
 مولانا محمد علی صاحب
 مدرسہ اسلامیہ
 لاہور

اِنَّا اَخْلَصْنَاهُ حَمِيْداً صِدْقًا ذِكْرًا لِّمَنۡ اَرَادَ اَنْ يَّهْتَدِيَ ۚ وَنَاوِلُوْهُم مِّنۡ اَمْرِ الْمَصْطَفٰى ۚ الْاٰخِرَ ۙ

ہم نے امتیاز دیا اُنکو ایک جہی بات کا وہ یاد اوس گھر کی اور وہ سب سے پہلے اس میں جتنے نیک لوگوں میں تحقیق ہونے پر کیا اُنکو واسطے ایک خصلت بال کے یاد کرنا آخرت کا ہی اور تحقیق وہ نزدیک ہمارے جتنے ہوئے بہتر لوگوں سے تھے۔ **فقہ تفہیم** اِنَّا اَخْلَصْنَاهُ حَمِيْداً صِدْقًا ذِكْرًا لِّمَنۡ اَرَادَ اَنْ يَّهْتَدِيَ یعنی کیا ہونا اُنکو اپنے لیے خالص بھلا صِدْق یعنی ساتھ خصلت خاصہ کے کہ نہیں آئیں شرا و سیمین پھر تفسیر کیا اوسکو ساتھ ذکر کی سی اللہ اے کے اور معنی یہ ہیں کہ ہمنے خالص کیا اُنکو ساتھ ذکر کرنے دار آخرت کے یعنی گردانا ہمنے اُنکو اپنے لیے خالص اس طرح کہ کیا ہمنے اُنکو ایسا کہ یاد دلاستے تھے لوگوں کو دار آخرت اور سب خوش کرتے تھے اُنکو دنیا سے جیسے کہ عادت انبیاء علیہم السلام کی ہو یا معنی اسکے یہ ہیں کہ وہ بہت کرتے تھے ذکر آخرت کا اور عمل کرتے تھے اُسکے لیے اور بہت رجوع رکھتے تھے اس کی طرف اور بھول گئے تھے ذکر دنیا کا اور بعضوں نے کہا ذکر کی اللہ اے کے جہیں دنیا میں اور یہ بات بھی اخص انھیں کے لیے ہوس نہیں ذکر کیے جاتے غیر ان کے دنیا میں جیسے یہ ذکر کیے جاتے ہیں اور یہی ہوسکو قال اللہ تعالیٰ کا وَجَعَلْنَا لَهُمۡ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيْماً کَمَا مَالِکُ بْنُ دِنَارٍ نے معنی اسکے یہ ہیں کہ کھینچ لی ہمنے اُنکے دلوں سے محبت دنیا کی اور ذکر کرنا اوسکا اور خالص کیا ہمنے اُنکو ساتھ محبت آخرت کے اور ذکر اوسکے لکھا تھا پھر پھر خالص کیا ہمنے اُنکو ذکر آخرت کے لیے نہیں ہونے کو کچھ فکر و ذکر سوا اوسکے۔ **در مثنوی تنبیہ** بد اس سے معلوم ہوا کہ اللہ کے طالب مخلص سب سے دنیا سے بیزار رہتے ہیں اور آخرت کو یاد رکھتے ہیں ہر وقت ایسے کاموں میں لگے رہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ راضی رہے اور نہ چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ علامتیں عارفوں کی آٹھ ہیں دل اُنکا ساتھ خوف و بجا کے ہونا ہی اور زبان اُنکی سب سے حمد و ثنا کے اور آنکھ اُنکی ساتھ حیا و مجاہد کے اور ارادہ اُنکا ساتھ ترک و رخصا کے یعنی ترک کرنا دنیا کا اور طلب کرنا رضا کو ہی اپنے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس نے جمع کیں چھ خصلتیں خج بطلب کیا جنت کو اور خوب بھاگا دوزخ سے وہ خصلتیں یہ ہیں کہ پہچانا اللہ کو پس اطاعت کی اوسکی اور پہچانا شیطان کو پس نافرمانی کی اوسکی اور پہچانا آخرت کو پس طلب کیا اوسکو اور پہچانا دنیا کو پس ترک کیا اوسکو اور پہچانا حق کو پس اتباع کیا اوسکا اور پہچانا باطل کو پس بھاگا اوس سے۔ **در منہجات**

وَ اَذْكُرْ اِسْمَ عِیْلٍ وَ اَلِیْسَعِ وَ ذَا الْکِفْلِ وَ کُلِّ مِّنَ الْاٰخِرِ ۙ

اور یاد کر اسمعیل کو اور الیسع کو اور ذوالکفل کو اور ہر ایک تھا خوبی والا

اور یاد کر اسمعیل اور الیسع اور ذوالکفل کو اور ہر ایک نیکو سے تھا۔ **فقہ تفہیم** الیسع بھی نبی ہیں خلیفہ الیاس کے اور امام حسینؑ نام ہی یعنی لفظ الیسع ہی اور ذوالکفل چاہے کہ بیٹے الیسع کے ہیں اور اختلاف کیا گیا ہو اُنکی نبوت میں کہا بعضوں نے کہ مشکل ہوئے تھے وہ سونہوں کے کہ بھاگ کر آئے تھے وہ طرف ان کے قتل سے۔ **در**

هٰذَا ذِكْرُ اَوَّلِ الْمُتَّقِیْنَ الْحَسَنِ مَالِکُ بْنُ دِنَارٍ جَسَدٌ عَدَنَ مَقْعَدُهُ طَعْمُ الْاٰجِبِ ۙ

یہ ایک نور ہو چکا اور تحقیق مژدہ والوں کو ہو اچھا ٹھکانا باغ میں بسنے کے کھول رکھے اُنکے واسطے دروازے

یہ قرآن ایک نصیحت ہے اور تحقیق واسطے ہر بہرہ گاروں کے اچھی جاگہ ہی پھر جانے کی ہشتین میں ہمیشہ رہنے کی گھنے ہونگے واسطے اُنکے دروازے۔ **فقہ تفہیم** جب ہشت میں داخل ہونے پر کوئی بن بجا اپنے گھر میں چلا جاوے گا۔ **در** ہذا ذکر یعنی یہ ایک قسم ہے ذکر سے اور وہ قرآن ہی جبکہ جاری ہو اُنکے انبیا کا اور تمام کیا اوسکو اور وہ ایک بات ہے ابواب تشریل سے اور ایک قسم ہے اقسام اوسکے سے اور ارادہ کیا یہ کہ ذکر کریں اوسکے پیچھے اور باب کہ وہ ذکر جنت اور اہل اوسکے کا ہو کیا ہذا ذکر

۱۴
تجربہ و تحقیق
بنا خصلت سب سے
کلیب ہوا خصلت و بجا
۱۵
من الہما و اخلصنا
۱۶
من الہما و اخلصنا
۱۷
من الہما و اخلصنا
۱۸
من الہما و اخلصنا
۱۹
من الہما و اخلصنا
۲۰
من الہما و اخلصنا
۲۱
من الہما و اخلصنا
۲۲
من الہما و اخلصنا
۲۳
من الہما و اخلصنا
۲۴
من الہما و اخلصنا
۲۵
من الہما و اخلصنا
۲۶
من الہما و اخلصنا
۲۷
من الہما و اخلصنا
۲۸
من الہما و اخلصنا
۲۹
من الہما و اخلصنا
۳۰
من الہما و اخلصنا
۳۱
من الہما و اخلصنا
۳۲
من الہما و اخلصنا
۳۳
من الہما و اخلصنا
۳۴
من الہما و اخلصنا
۳۵
من الہما و اخلصنا
۳۶
من الہما و اخلصنا
۳۷
من الہما و اخلصنا
۳۸
من الہما و اخلصنا
۳۹
من الہما و اخلصنا
۴۰
من الہما و اخلصنا
۴۱
من الہما و اخلصنا
۴۲
من الہما و اخلصنا
۴۳
من الہما و اخلصنا
۴۴
من الہما و اخلصنا
۴۵
من الہما و اخلصنا
۴۶
من الہما و اخلصنا
۴۷
من الہما و اخلصنا
۴۸
من الہما و اخلصنا
۴۹
من الہما و اخلصنا
۵۰
من الہما و اخلصنا
۵۱
من الہما و اخلصنا
۵۲
من الہما و اخلصنا
۵۳
من الہما و اخلصنا
۵۴
من الہما و اخلصنا
۵۵
من الہما و اخلصنا
۵۶
من الہما و اخلصنا
۵۷
من الہما و اخلصنا
۵۸
من الہما و اخلصنا
۵۹
من الہما و اخلصنا
۶۰
من الہما و اخلصنا
۶۱
من الہما و اخلصنا
۶۲
من الہما و اخلصنا
۶۳
من الہما و اخلصنا
۶۴
من الہما و اخلصنا
۶۵
من الہما و اخلصنا
۶۶
من الہما و اخلصنا
۶۷
من الہما و اخلصنا
۶۸
من الہما و اخلصنا
۶۹
من الہما و اخلصنا
۷۰
من الہما و اخلصنا
۷۱
من الہما و اخلصنا
۷۲
من الہما و اخلصنا
۷۳
من الہما و اخلصنا
۷۴
من الہما و اخلصنا
۷۵
من الہما و اخلصنا
۷۶
من الہما و اخلصنا
۷۷
من الہما و اخلصنا
۷۸
من الہما و اخلصنا
۷۹
من الہما و اخلصنا
۸۰
من الہما و اخلصنا
۸۱
من الہما و اخلصنا
۸۲
من الہما و اخلصنا
۸۳
من الہما و اخلصنا
۸۴
من الہما و اخلصنا
۸۵
من الہما و اخلصنا
۸۶
من الہما و اخلصنا
۸۷
من الہما و اخلصنا
۸۸
من الہما و اخلصنا
۸۹
من الہما و اخلصنا
۹۰
من الہما و اخلصنا
۹۱
من الہما و اخلصنا
۹۲
من الہما و اخلصنا
۹۳
من الہما و اخلصنا
۹۴
من الہما و اخلصنا
۹۵
من الہما و اخلصنا
۹۶
من الہما و اخلصنا
۹۷
من الہما و اخلصنا
۹۸
من الہما و اخلصنا
۹۹
من الہما و اخلصنا
۱۰۰
من الہما و اخلصنا

تشریح سن زنبہ ہلال از جیش صیب از روم نہ ز خاک کہ ابو جہل این چہ بود المعجمی ست بہ شعر اسی کہ بیان خرابات خدایا شناسست
چشم انعام مدارید ز انعامی چندہ اورا تخذنا ہم میں بہ تمام انکاری ہو کہ انکار کجنگ اپنے نفسوں پر متسخر کر زمین یعنی مایوں متسخر
کیا تھانے اونے کیا ہی ہو گیا اور کام زاعت متصل ہو ساتھ لفظ مالنا کے یعنی کیا ہی ہو کہ زمین دیکھتے اونکو دوزخ میں یعنی کیا وہ آسمین
ہو ہی نہیں بچھ کر میں دینے انگین ہماری کہ نہیں دیکھتے ہم اونکو حال انکہ وہ آسمین ہر تقسیم کیا اونکو نے انکے کہ دوسرا ان اسکے ہون لخت
سے دوسرا ان اسکے ہون اہل نادر مگر یہ کہ پوشیدہ و غیر کا انکے حق نیچے بخار دوزخ میں داخل ہوئے اور فقر صحا کہ وہاں نہ دیکھیں گے
کہیں گے کیا نہ ہو کہ نہیں دیکھتے یہاں اونکو کہ ساتھ اونکے تشریف کرتے تھے کیا ہمراہ ہمارے یہاں داخل ہی نہیں ہوئے ہیں یا داخل ہوئے ہیں
اور پھر گھر میں دینے بیانیان ہماری اور چپے ہیں ہستہ کہ ہم اونکو نہیں دیکھتے ہیں پس حق تعالیٰ اون فقر صحا کہ وہاں نہ دیکھیں گے
کہ بالا خانوں پر چڑھو اور اپنے تئیں کفار کو دکھاؤ تاکہ انکو حسرت زیادہ ہو وہ معاصی میں وہاں دیکھیں گے سب پہنچیں لوگ
ادنیٰ علی دوزخ کے واسطے جمع ہوئے ہیں اور مسلمانوں کو پہچانتے تھے اور سب براہ راست تھے وہ نظر نہیں لے تے توجیر ان کہ کہیں کہ ہننے اونکو
غلط کیا تھا شے میں ہاں قابل تھے کہ آج دوزخ کے نزدیک نہیں یا سی ہوئے ہیں پر ہماری انکھیں جو کہیں پر دیکھنے میں نہیں آتے بہ صوفی

إِنَّ ذَٰلِكَ لَحَقٌّ تَخَافُ أَهْلَ النَّارِ

یہ بات ٹھیک ہونی چھوڑنا آپس میں دوزخیوں کا

تحقیق یہ حق برہمنی واجب ہو وقوع اسکا مرد اس سے جھگڑنا دوزخیوں کا ہو بہ فتنہ و تفسیق یعنی یہ جو بیان کیا ہم نے حال انکا
البتہ سچ ہی ہو ذوالا ہی خواہ پھر وہ یہ کہ کلام کرینگے یہ پھر بیان کیا کہ کیا ہوگا وہ پس فرمایا کہ وہ جھگڑنا ہوگا اہل ناکا آسمین
جیسا کہ اوپر گذرا اور ہر گاہ کہ مشابہ ہو گفتگو اولیٰ آپس میں اور جو کچھ کہ واقع ہوگا درمیان اونکے قسم سوال وجواب ساتھ اوس چیز
کہ جاری ہوئی ہو درمیان جھگڑنے والوں کے نام لکھا اسکا تخمینہ جھگڑنا آپس میں اور اس سے بھی یہ نام رکھا اسکا کہ قول و سکا
کا ہر جھگڑتے اور قول اتباع اونکے کا بل آنکو کہ میں جھگڑا ہوں قبیل خصوصیت ہی پس نام رکھا تمام گفتگو کا تمام
واسطے مشتمل ہو اوسکے کے اس پر مد

قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَأُمَرَ أَنُذِرَكُمْ ۚ أَنَا نَارُ اللَّهِ إِلَهُ الْغَالِبِينَ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ

تو کہ میں تو بھی ہوں بڑے ذوالا اور حاکم کوئی نہیں مگر اندہ اکیلا دہاؤ والا رب آسمانوں کا اور زمین کا

وَمَا بَكِيَّةٌ لِّمَنَّا لِنَبْلُغَ أَشُدَّنَا

اور جو کہنے ہی زبردست گناہ بخشنے والا

کہہ سوا اسکے نہیں کہ میں بڑا ذوالا ہوں اور نہیں ہر کوئی معبود مگر خدا کی گناہ باقوت پر در دگار آسمانوں کا اور زمین کا اور
اوس چیز کا کہ درمیان انکے ہو غالب بخشنے والا فتنہ و تفسیق یعنی کہ ای محمد مشرکین کہہ سے کہ نہیں ہوں مگر رسول بڑا ذوالا
کو ڈرنا ہوں نہیں بلکہ کہ عذاب سے اور کہتا ہوں نہیں واسطے تھا ہے یہ کہ دین حق توحید اسکی ہی اور یہ کہ عقائد کیا جاویہ کہ نہیں ہر کوئی
معبود مگر اندہ اکیلا بلانہ و بنا شرکاب زبردست ہر چیز پر اوس کے لیے بادشاہت و ربوبیت ہی تمام عالم میں اور غالب ایسا ہو کہ
اوس کوئی غالب نہیں آسکتا جب عذاب کرے نہ گارو کا و اور وہ ذلک بخشنے والا ہی اونکے گناہوں کو کہ التجا ہر طرف اوسکے مد

قُلْ هُوَ يَتُوبُ إِلَىٰ عِزِّهِ ۖ أَنَا تَوَّابٌ ۖ مَا كَانَ لِي مِنَ اللَّهِ شَيْءٌ ۚ إِنِّي خَشِيتُ أَن بَدَّلَهُ رَبِّي بِمَآثِرِي

تو کہ یہ ایک بڑی خبر ہے کہ تم اسکو وہاں میں نہیں لا مجھ کو کچھ خبر تھی اوپر کی مجلس کی جب آپس میں کر گئے

ع

اور ان کے لئے جو گناہ

تو کہ یہ ایک بڑی خبر ہے کہ تم اسکو وہاں میں نہیں لا مجھ کو کچھ خبر تھی اوپر کی مجلس کی جب آپس میں کر گئے

کافر ہوتا ہے مطلقاً یا نہیں کہا بعضوں نے کہ یحییٰ و یونس پر ہی اگر ارادہ کرے ساتھ اس کے عبادت کا کافر ہوتا ہے اور اگر ارادہ کرے
 ساتھ اس کے تحت کا نہیں کافر ہوتا ہے اور حرام ہے اور سپر یہ اور اگر ارادہ کرے کو کچھ نیت کافر ہوتا ہے اگر شریعت علم کے نزدیک پس اس پر چوبینا
 زمین کا پس وہ قریب ہی سجدہ کرنے کے تمام ہوا مضمون حماد یہ کا اور ملا علی قاری نے شرح مناسک میں لکھا ہے بیچ فکر زیارت
 قبور کے و لا یخفی و لا یقبل الا من فاته بدعة ای غیر مستحسنہ و فتکون مکرمہ و مہ و اما
 السجدة فلا شک انھا حق مہ فلا یفتن الا ان یسایر ای من فعل الجاہلین بل یتبع العلماء
 العاقلین لا یفتی یعنی اور نہ جھکے قبر پر اور نہ جو بنے زمین کو اسلئے کہ یہ بدعت قبیحہ ہے پس جو گا مکروہ اور اس پر سجدہ پس بلا شک حرام ہے
 پس شریک کھاوے زیارت کرنے والا ساتھ اور جنہ کے کہ دیکھتا ہے فعل جاہلین سے بلکہ اتباع کرے علماء عالمین کا تمام ہوا مضمون
 اور شکوہ میں یوسف بن سعد کہ کہا آیت السجدة قرأتیہ یسجدون لربهم ذبان لهم فقلت لیس سؤال اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم احق ان یسجد لہ فانتی سؤال اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت آیت
 السجدة قرأتیہ یسجدون لربهم ذبان لهم فانتی سؤال اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت آیت
 یقبی ای آیت سجد لہ فقلت لا فقال لا تفعلوا لو کنت امر احد ان یسجد لحدیث کا کہ
 النساء ان یسجدن لا فوجہن لما جعل اللہ علیہن من حق فراہ ابو داؤد و ترمذی احمد بن حنبل و یحییٰ
 یعنی آیات میں جہر میں کہ نام ایک شہر کا ہے پس دیکھا میں نے وہاں کے لوگوں کو سجدہ کرتے و اسطے سردار اپنے کے پس کہا میں نے کہ البتہ یونس
 صلی اللہ علیہ وسلم لائق ترین اس کے کہ سجدہ کیا جاوے اور کو پس آیات میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا میں نے کہ میں آیت شہر
 میں پس دیکھا میں نے کو سجدہ کرتے اپنے سردار کو پس تم لائق تر ہو ساتھ اس کے کہ سجدہ کریں ہم تم کو پس فرمایا مجھ کو کہ خبر دے تو کہ اگر
 گزرے تو میری قبر پر کیا سجدہ کرے گا تو اس کو پس کہا میں نے نہیں پس فرمایا کہ تم مجھ کو بھی سجدہ کر و اگر میں حکم کرے گا کہ سجدہ کرے
 کیسکو تو البتہ حکم کرے میں جو تون کو یہ کہ سجدہ کریں اپنے خاوند کو واسطے اس حق کے کہ گردانا ہی اللہ واسطے اس کے بیویوں پر
 نقل کی یہ ابو داؤد نے اور نقل کی احمد معاذ بن جبل سے تمام ہوا مضمون کوفہ کی حدیث کا اور کہا میں نے حاشیہ میں کہ شکوہ میری
 وفيہ ارشاد و لا شاکۃ لالی ان المؤمن لیس مستحقاً للسجود والعبادة لتغنیہ و ذوالہ بل
 المستحق السجود و العبادة و المستحق هو الله الواحد القادر یؤدی لا یخوف حوالہ حاشیہ
 التغنی و القناء و الی الخ یعنی اس میں ارشاد اور اشارہ ہر طرف اس کے کہ مخلوق میں ہی سجدہ و عبادت کے لیے
 واسطے متغیر ہو اس کے کہ اور زوال اس کے کہ بلکہ سجدہ معبودیت اور سجدہ دین کے لیے وہی اللہ واحد قدیم ہی کہ نہیں پھر تا ہی گرد
 اس کے قصور تغیر و زوال کا تمام ہوا مضمون سید کا اور یہ حدیث یعنی لو کنت امر احد ان یسجد لحدیث کا کہ
 لا کھت المرأة ان یسجد لہ و صحیح حدیث مشہور ہے روایت کیا ہے اس کو کتنے صحابہ جیسے کہ روایت کیا ہے اس کو احمد و
 ابن ماجہ اور ابن جریر نے اور یحییٰ نے عبد اللہ بن ابی اوفی سے اور روایت کیا اس کو طبرانی نے زید بن ارقم سے اور روایت کیا اس کو
 ابو داؤد و طبرانی اور حاکم اور یحییٰ نے یوسف بن سعد اور ترمذی ابی ہریرہ اور دارمی اور حاکم نے بریدہ اور احمد معاذ و طبرانی
 شرف بن مالک و حشیش و عتبہ بن مالک و غیلان بن سلم سے اور روایت کیا اس کو ابن ابی شیبہ حاشیہ میں سے اور یحییٰ نے بھی
 ابی ہریرہ اسطے لکھا ہے جمع الجوامع میں سیوطی نے اور تفسیر مارک میں ہر واد قلنا للملائكة اسجدوا لآدم امی
 اخضعوا لہ و اقربوا بالفضل لہ عن ابی بن کعب و عن ابن عباس کان ذلک الخفاء و لا یکن یخفی

تفسیر القرآن

قَالَ فَاصْبِرْ مِنْهَا فَإِنَّكَ مِنَ السَّاجِدِينَ ۝ وَلَئِنْ خَلَيْتَ إِلَىٰ بَعْضِ آلِ يَوْمِ الدِّينِ ۝
فرمایا تو صبر کر اس سے کہ تو مردود ہوا اور تجھ میری بھکاری اور اس جزا کے دن تک مقدر

فرمایا اللہ تعالیٰ نے پس باہر کل شخصیت تحقیق تو رائدہ گیا اور تحقیق تجھ لعنت میری ہو جو روز جزا تک فتنہ تفسیر میں
جبتک بھکاری پڑتی جاوے گی تیرے اعمال سے یہاں تک کہ یعنی بہشت میں فرشتوں کی صحبت میں جاتا تھا اب نکالا گیا
یا آسمانوں سے یا اوس خلقت سے کہ تھا تو اوس میں اس لیے کہ وہ فخر کرتا تھا اپنی خلقت پر پس بل ڈالا اللہ تعالیٰ سے اوس کی خلقت کو کہ کالوڑ
اوس کو بعد اسکے کہ تھا کورا اور بد شکل کر دیا بعد اسکے کہ تھا خوبصورت اور تار پاک کر دیا بعد اسکے کہ تھا نورانی رائدہ گیا ملک ابلیس نے
سجدہ کرنے سے اوس کو کہ یہ ملک ابلیس ہی سے اس قدر خیال کیا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم کیا سجدہ کرے گا ملا کہ کورا اور اوس نے اتباع کیا اوس کا ازراہ
بزرگ جہنم خطاب اوس کے کہ تو عظیم کر گیا اوس کے کہ پس ہوا وہ مردود اور لعنت میری یعنی دور کرنا میرا تمام جہاں اوس سے روز جزا تک
یہ گمان کرے کوئی کہ اوس کی لعنت کی انتہا روز جزا تک ہو جائے گی اس لیے کہ معنی اس کے یہ ہیں کہ دنیا میں نری لعنت ہی روکی
اوس پر اور جب در قیامت کا ہو گا تو اوس کے ساتھ عذاب بھی ہو گا یا جب کہ لعنت رہی اوس پر اوقات رحمت میں تو غیر اوقات رحمت میں
بطریق اولیٰ روکی اور لعنت وہاں قطع کی ہو گی احوال میں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی ۝ فَادْنُ مِنْهُ مُوَدَّنٌ ۝ بَيْنَهُمْ أَنْ لَعْنَةُ اللَّهِ
عَلَى الظَّالِمِينَ ۝ یعنی پس آ کر ڈال یعنی فرشتہ نما کر دیا درمیان اوس کے کہ لعنت اس کی ہو ظالمون پر ۝

قَالَ رَبِّ فَأَنْظِرْنِي إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ۝ قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِينَ ۝ إِلَىٰ يَوْمِ الْوَقْعِ ۝ السَّعْدُ ۝
بولاتو اوس پر مجھ کو ڈھیل دے جس دن تک مرد سب جویں فرمایا تو بیکو ڈھیل ہی دے قیامت کے دن تک جو معلوم ہو
کہا شیطان نے جو رو کر تیرے میں صحت کے مجھ کو اوس روز تک کہ اوشاے بجاوے گا لو کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے تحقیق تو صحت کے کیوں ہو
دن اوس وقت معلوم تھا فتنہ تفسیر میں وقت معلوم وہ وقت ہو کہ واقع ہو گا اوس میں فتنہ پہلا اور دن اوس کا وہ دن ہو کہ وقت
فتنے کا ایک جزو یا اجزا اوس کے سے اور جزئی معلوم کے یہ ہیں کہ وہ معلوم ہی نزدیک اسکے معین ہو کہ نہ لگا بڑھیکو اور نہ بچے بڑھیکو ۝

قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَا تُخَيِّرُ يَوْمَهُمْ أَجْمَعِينَ ۝ إِلَّا عِبَادَكَ وَنُحْمًا ۝
بولاتو قسم میری عزت کی میں گمراہ کروں گا ان سب کو مگر جو بندے ہیں اونہیں تیرے چنے

کہا شیطان نے قسم میری عزت کی البتہ گمراہ کروں گا میں اونکو سب کو الا بعدے خالص کیے ہوئے تیرے اونہیں سے بد فتنہ
قَالَ فَالْحَقُّ ۝ وَالْحَقُّ أَقْوَلُ ۝ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِنْ نَبْعِكَ بِعِزَّتِي ۝
فرمایا تو حقیقت یہ ہو اور میں ٹھیک ہی کہتا ہوں مجھ کو بھرنا دوزخ تجھے اور جو انہیں تیری اچھا اوس کے

فرمایا اللہ تعالیٰ نے پس سچ بات ہے اور سچ بات کہتا ہوں میں البتہ بھر دوں گا میں دوزخ کو تجھے اور اوشے کہ پوری تیری کرن اونہیں سے
کچھ فتنہ تفسیر میں سچ بات کہتا ہوں میں یعنی نہیں کہتا ہوں میں مگر حق اور مراد حق سے یا تو اسم اوس عزوجل کا ہو کہ جو
وارد ہوا ہو اوس کے اس قول میں ۝ إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ ۝ یا مراد حق سے وہ حق ہی کہ جو فیض ہو باطل کی عظمت یا دلالی اوس کو اللہ نے
ساتھ سمون اپنی کے ساتھ اسکے تجھے یعنی تیری جنس سے کہ وہ ذریت اوس کی ہو اوشا طہین اونہیں سے یعنی آدم کی ذریت میں اسکے معنی
دوزخ کو بھر دوں گا سمون اور تابعون کے سب بان ہونگے نہیں جو بڑو گامین اونہیں سے لیکو بدھل تنبیہ یہ یہ قصہ اللہ تعالیٰ نے
اس لیے بیان فرمایا کہ نالک معلوم کریں کہ ان کی نافرمانی ایسی تیری جنس ہے کہ شیطان باوجودیکہ معلوم تھا فرشتوں کا اور ایسی عبادت کی تھی کوئی
جگہ میں پر باقی بھجوری تھی کہ جہاں سجدہ کیا ہو بھجورہ ہی نافرمانی میں کیسا مردود ہوا اور باعث نافرمانی کا کابیر ہوا یہ کہ تیری ہی بھاری کہ

وہی سلطان دوزخ کا

فرمانی بالرفع
ای ذرعی اعلیٰ افراس
عزوت اعلیٰ بھدا
لی فانی فانی
لہاں دانی قول دہو
نصوب باقول الکون

نالی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تَنْزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ

اور اہم کتاب کا اس سے جو برکت ہو عسکون الامم

بھیجا اس کتاب کا جانب مدد غالب باحکمت کے سے ہو فتنے

اِنَّا اَنْزَلْنَا لَكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللَّهَ مُخْلِصًا لَهُ الدِّينَ

ہننے اور اہم تیری طرف کتاب ٹھیک سوہنگی کہ اس کی نری کر اور اس کے واسطے بندگی ہو

تحقیق جسے بھیجی ہو طرف تیرے کتاب ساتھ حق کے پس عبادت کر خدا کو خالص کر واسطے اس کے عبادت کو فتنے تفسیر
ہننے بھیجی ہو آخر تیرے کر از زمین اس لیے کہ اول نذر عنوان کے ہو واسطے کتاب کے اور دوسرے واسطے بیان اور چیز کے ہو کہ کتاب میں ہو خاص

واسطے اس کے عبادت کو شرک اور رب

اَللّٰهُ الَّذِي اَنْزَلَ الْقُرْآنَ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَافِيَّ لَهُ دَلِيْلٌ لِّمَنْ يَّهْتَدِيْ ۝۱۰

سوہنگی کہ اس کو ہر بندگی نری اور جنہوں نے پڑھے ہیں اوس سے دوسرے حاتی کہ ہم انکو پوجتے ہیں واسطے کہ ہو پوجا میں اس کی طرف

دُلْفٰی اِنَّ اللّٰهَ يَخْتَكُمُ بَيْنَهُمْ فِيْ مَا هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝۱۱ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ لَدُنْكَ فَكُلُّكُمْ

پس کعبے بیشک اسد چکا دیگا اون میں جس چیز میں جگر رہے ہیں البتہ راہ نہیں دیتا اوکو جو ہو جو ماحق نہ مانے والا

اگاہ ہو خدا کے لیے ہو یعنی قبول نزدیک اس کے ہو پرستش کر فی خالص یعنی بغیر شرک کے اور انہوں نے کہ دوست پڑے سو خدا کے

کہا اوں نے عبادت نہیں کرتے ہیں ہم انکی مگر اس لیے کہ نزدیک کر دین ہو طرف خدا کے ہیج مرتبے قرب کے تحقیق خدا حکم کر گیا دریاں اون کے

ہیج اور چیز کے کہ وہ ہیج اس کے اختلاف کہتے ہیں تحقیق خدا راہ نہیں دکھاتا ہو اوس شخص کو کہ جھوٹا ناشکر ہو فتنے

تفسیر خدا کے لیے ہو یعنی وہ ایسا ہو کہ واجب ہو اختصاص اس کے کہ خالص کہیا ہو اس کے لیے طاعت ہر آمیزش

کہ درست کہیو کہ وہ مطیع ہو غیوب اسرار پر حاصل یہ کہ نہیں حق ہی عبادت خالص کا مگر اسد تیریدر قاشی سے روایت ہو کہ ایک شخص نے

کہا یا رسول اللہ ہم تیرے ہیں مال اپنے واسطے طلب کر کے کہ لوگوں میں مذکور ہو کہ فلا نے مال دیا پس آیا ہو کو امین کعبہ ثواب

ہو تا ہو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین ہوا کہا اوسنے یا رسول اللہ ہم دیون واسطے طلب اجرا اور ذکر کے پس

کہا ہو کو ثواب ہو گا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اس زمین قبول کرتا ہو مگر وہ عمل کہ خالص اوس کی لیے ہو پھر دینی

آنحضرت نے یہ آیت اَللّٰهُ الَّذِي اَنْزَلَ الْقُرْآنَ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَافِيَّ لَهُ دَلِيْلٌ لِّمَنْ يَّهْتَدِيْ ۝۱۰ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ لَدُنْكَ فَكُلُّكُمْ

اسلام ہو اور اون لوگوں کو کہ دوست پڑے سو خدا کے لیے پوجتے ہیں وہ بتوں کو کہتے ہیں نہیں پوجتے ہم مگر آخر تحقیق اس کے

دریاں اون کے یعنی دریاں لمانوں اور شرکوں ہیج اور چیز کے کہ اختلاف کرتے ہیں کہتے ہیں کہ جب سلمان شرکوں کو کہتے کہ کتنے

پیدا کیے ہیں آسمان زمین تو کہتے مشرک کہ اسد پیدا کیے ہیں پھر جب کہتے شرکوں کو سلمان کہ کیا ہو ای کو کہ پوجتے ہو بتوں کو تو

کہتے مشرک کہ نہیں پوجتے ہیں ہم بتوں کو مگر اس لیے کہ نزدیک کر دین وہ ہو طرف اس کے مرتبہ قرب میں اور معنی یہ ہیں کہ اس حکم کر گیا رو

قیامت کے دریاں جگر نے والوں فریقین کے پس داخل کر گیا سونوں کو جنت میں اور کافروں کو دوزخ میں اور خدا راہ نہیں دکھاتا

ہو آخر یعنی راہ نہیں دکھاتا ہو اوس شخص کو کہ وہ اس کے علم میں ایسا ہو کہ اختیار کر گیا کفر کو یعنی نہیں جو فقیق دیتا ہو اوس کو ہر

اور زمین مذکور تا ہو اوسکی وقت اختیار کرنے اس کے کہ کفر کو اور جھوٹ بولنا او کا یہ تھا کہ جنکو اونہوں نے دوست ٹھہرایا تھا

وہ تشریح کتابی القرآن
مہند انجورہ من اسد انزل
من اسد اسد العزیز الغالب
فی کار انکیم فی منہ ۱۱ اصل
علہ قولہ بالحق مستطیع
بازرست اسد جلا
دو ہونہ و الدین از
و لادن عیال الامم
یعنی ان مافہم ہم انہم
ای تقریب ۱۱ اصل

تاریخ مسیحی ۱۸۵۷ء

فہرست
نمبر ۱۰۰

فہرست
نمبر ۱۰۰

سورۃ النحل کے بعضوں کو اللہ کی پیمانی کہتے تھے یعنی فرشتوں کو چنانچہ اسی لیے اللہ کا قائل کرنے کے لیے اسے کہہ دیا
 لَوْ اِذَا دَعَا رَبُّكَ تَحْتِ الْوُجُوهِ تَبَيَّنَ ۝ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ کی عبادت خالص ہو کر نہ کرے اور
 سائے لچھے بند و کھا اتفاق آپس پر ہوا کہ عمل خالص کرنا چاہیے دکھانے سناتے کے لیے جو عمل ہو وہ ہرگز مقبول نہیں ہے مایا
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب حج کر لیا اللہ کو کون کو اس کی لیے کہ نہیں شک و شبہ نہ ہو چار گیارہ سال والے یعنی فرشتہ اللہ تعالیٰ
 کی طرف سے جو کوئی ہو کہ شک کیا ہو سیکو چھ عمل کے کیا تھا اور اللہ کے لیے پس چاہیے کہ شک نہ ہو اور اس کا ترویک غیر خدا کے ہے پس
 بلاشبہ اللہ بہت پرورش کرنا چاہتا ہے کہ جو کوئی سناتا کو کون کو عمل اپنا سنا و لگا اللہ کو کون کو عمل اپنی کو یعنی
 برائی اور رسوائی اور کسی سنا و لگا اور حقیر کیا اور ذلیل کیا اور فرمایا آنحضرتؐ کو کوئی کہ ہو و نیت اور کسی طلب آخرت کی کرنا اور
 اللہ تعالیٰ پر بروائی کوئی اور کسی دل میں یعنی ال و سکا غی کر دیتا ہو سبب اس کے کہ قائل تار یا اور کو ساتھ رزق ضروری کا اور حج کرنا
 اور کسی لیے پریشانی اور کسی یعنی خاطر جمع ہوتی ہو اس سبب کا سبب اس کے ہوا ہوتا ہو اس وجہ سے کہ نہیں جانتا جو اور اتی ہو اور کو دنیا
 اس حال میں کہ وہ ذلیل ہوتی ہو کہ نہیں محتاج ہوتا اور کوئی طلب میں طرف سے ہی بہت اور جو کوئی کہ ہو و نیت اور کسی طلب نیا کی کرنا اور اللہ تعالیٰ
 محتاج کی رو بروا و سکے اور پریشان کرنا ہو اور اس پر اور سکا اور زمین آتا اور کو دنیا سے گھر کو کچھ کہ مقدر ہی اور سکے لیے اور فرمایا آنحضرتؐ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نگاہیں کے اخیر زمانے میں ایک لوگ کہ طلب کرینگے دنیا کو ساتھ عمل آخرت کے نہیں گے لوگوں کے جمع ہونے کے لیے
 چھڑے بھیر کے سبب ظاہر کرنے نرمی اور تواضع کے زبانیں افلی بہت سی تھی ہو گی شک سے اور دل لشک بھیر لوگوں سے ہونے کے فرمانا ہو
 اللہ تعالیٰ کہ کیا سبب حملت ذیہ میری کے ضرور ہوئے ہیں بلکہ حج جرات کرتے ہیں پس اپنی قسم کھاتا ہوں میں کہ اللہ بھیر لگا اور نہیں
 میں سے فتنہ کہ چھوڑ گیا دانا کو ان میں جہان یعنی وہ تھیر ہو گا اور سکے دفع کرے کہ کچھ علاج نہیں جانتے کا اور فرمایا آنحضرتؐ کہ کفایت ہو
 آدمی کو کرانی سے یہ کہ اشارہ کیا جاوے کہ اس کے ساتھ لوگ لوگوں میں کی باتوں میں یا دنیا کی باتوں میں مگر جس کو سچا و اللہ تعالیٰ کہتا
 ابو تمیر نے حاضر ہوا میں معفو ان اور یاروں اور سکے کے پاس اور جہت نصیحت کر رہے تھے اور لوگوں کہ ان اوصاف کے کہ کیا سچا ہونے
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ کہا جس سے کہ سنا ہی سینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو کوئی سنا و یعنی عمل نیا کہ اپنے
 لوگوں کو سنا و لگا اور کو اللہ تعالیٰ دن قیامت کے یعنی سنا و لگا لوگوں کو ریا کاری اور کسی اور رسوا کر لگا اور کو جو کوئی مشقت ڈالے یعنی
 لوگوں پر یا اپنے نفس پر زیادہ طاقت سے مشقت ڈالے لگا اللہ تعالیٰ اور سپر دن قیامت کے کہ ان اوصاف کے کہ نصیحت کر رہے تھے کہ لوگوں کہ
 جس سے کہ بلاشبہ احوال اور حج کرنا کہ سنا ہی آدمی سے پت ہو کوئی کر سکے یہ کہ کھالے گھر حلال پس چاہیے کہ اسے اور جو کوئی کر سکے
 یہ کہ نہ حاصل ہو در میان اور سکے اور در میان جس سے کہ چلو بھر خون لگا لے اور کو پس چاہیے کہ اسے تحقیق حضرت عمرؓ کے ایک دن طرف
 مسجد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس با استاذ بن جل کو بیٹھے ہوئے ہی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کے پاس روئے پس کہا عمرؓ نے کہ سر چڑھے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کھانا یا کھانا کہ چہرے کہ سنا سینے اور کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا سینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 کہ فرماتے تھے تحقیق تم ہو اسرار یا بھی شرک ہو اور جس سے دشمنی کی ذلی سے پس تحقیق بخلا اللہ تعالیٰ کے رو برو واسطے اطاعت کے تحقیق
 اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہو نیکیوں پر ہونے کاروں پوشیدہ حالوں کو وہ جو جب غائب ہوئے ہیں نہیں ہونے ہونے جلتے اور اگر حاضر ہوئے ہیں
 نہیں بلکہ جلتے اور زمین نزدیک کیے جاتے دل لگنے کے جہاں سے کہ ہیں نکلتے ہیں ہر زمین تاریک سے فرمایا آنحضرتؐ تحقیق بندہ جب
 نماز پڑھتا ہو ظاہر میں پس اچھی طرح پڑھتا ہو اور نماز پڑھتا ہو پوشیدہ میں پس اچھی طرح پڑھتا ہو فرمانا ہو اللہ تعالیٰ یہ بندہ میری
 فرمایا آنحضرتؐ پوچھنے کی اخیر زمانے میں ایک قوم میں جہاں ظاہر میں نہیں پوشیدہ میں پس کہ لگایا رسول اللہ کو کہ ہو گا یہ فرمانا ہو گا

عَسَىٰ أَنْ يَكُونَ مِمَّنْ رَاىَ إِلَهُكَ مُدْخِلًا فِيهِمْ مِّنْهُمْ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ
اور بعضے میں سے اور بعضوں نے عالم ہیکہ مراد لیے ہیں یعنی نہیں سب کا
کیسے لیے اپنے بندوں میں سے کفر کو کہہ کر کہیں وہ ساتھ اس کے یہ معنی روایت کیے گئے ہیں قتادہ اور یہی قول سلف کا ہو گا اور بعض
کفر کا کافر کا ناپسند ہوا اس کے راضی نہیں ہوا اس سے اگر یہ اس کے ارادے سے ہو گا

وَإِذَا مَنَّ اللَّهُ عَلَىٰ عَبْدًا مَّا يَخْتَارُ لَكَ إِخْوَانُكَ فَعَمَّهُمْ فَتَنَّهُمْ ذُنُوبًا مَّا كَانُوا يَكْفُرُونَ
اور جب لگے انسان کو سختی بکارت اپنے رکھو اور کسی طرف بھجپ بخشے اور کو نعمت اپنی طرف بھول چکو جو بکارت تھا
اللَّهُ مِنْ قَبْلُ وَجَعَلَ اللَّهُ إِنْ كُنَّا إِلَهُ الْفَضْلِ عَنْ سَيِّئَاتِهِمْ قُلْ تَتَّبِعُونَ أَفْعَالَكُمْ قَلِيلًا وَإِنْ كُنَّا مِنْ أَهْلِ الْإِيمَانِ
اور کہہ کو پہلے سے اور پھر کہ اللہ کے اور برابر کر اور وہ کہہ کو اور کسی راہ سے تو کہہ برے ساتھ اپنی نگرانی تھو کہہ کو تو ہر گاہ والوں میں

اور جب پہونچتا ہے آدمی کو پھر رنج و عاکرتا ہو جناب پروردگار اپنے سے رجوع کر طرف اس کے پھر چہ تیار ہو اس کو کوئی نعمت ہے
پاس سے بھول جاتا ہو جو کچھ وہ عاکرتا تھا بسبب اس کے پہلے اس سے اور فر کر تیار واسطے اللہ کے شرکیوں کو تاکہ گمراہ کرے خدا کی راہ
کہہ فائدہ اوٹھاتا رہ ساتھ کفر اپنے کے تھوڑے روز تحقیق تو روز خیون سے ہو فتح و تقسیم آدمی سے مراد ابو جہل ہے

یا تمام کافر اور ضرے مراد بلا و سختی ہو رجوع کر طرف اللہ کے ساتھ مل کے نہیں عاکرتا غیر اس کے سے اور کسی ماکان اللہ کے معنی
یہ ہیں کہ بھول جاتا ہے اپنے اس پروردگار کو کہ تصریح کرتا تھا طرف اس کے یا یہ معنی ہیں کہ بھول جاتا ہو اس ضرر کو کہ تھا بکارتا اللہ تعالیٰ کو
طرف دور کرنے اس کے یعنی اس کے دور کرنے کے لیے اور تاکہ گمراہ کرے یعنی اللہ کے ہوا سے شرکیہ تقریر کیے ہیں نتیجہ اس کا یہی
کہہ گمراہ کرے اور وہ اس کی راہ سے یعنی دین اسلام کہہ ای محمد اس کافر کو کہ فائدہ اوٹھاتا رہ یا امر تہدید و تنبیہ کے لیے ہو تھو روز

یعنی دنیا میں قیام نڈلان اور جو روز دین کے سے ہو گیا کہ کہا گیا اس کو کہ جب قبول کیا تو نے اس چیز کو کہ حکم کیا گیا تھا تو ساتھ اس کے
کہہ ایمان طاعت ہو تو تو لائق اس کے ہو کہ نہ حکم کیجے تجھ کو ساتھ اس کے بعد اس کے اور حکم کیا جاوے تو ساتھ ترک کرے اس کے کہ ساتھ
اور مانند اس کے ہر حق میں قول اللہ تعالیٰ کا متاع قلیل ثُمَّ مَا وَدَّعْتُمْ جَحَنَّمُ یعنی بہرہ مندی چند روزہ ہو پھر جحہم
انکا روز خیر و عمل کشاف و تنبیہ مراد بھول جانے سے یہ ہو کہ اس کے امر و نہی کا خیال نہیں کھتا جہاں فرشتہ

پھر کمان نماز کمان وزہ اور کمان شکر کفر و فسق و فجور سے بچا اگر کوئی سمجھا بھی ہو کہ کتا ہو کہ کبھی تہذیب بھی کچھ کیا جاسیے کہ کتا ہو کہ
میان اللہ و فراغت ہی ہو بھی چین کرین تو کہ کبھی کبھی کتا ہو کہ کبھی تہذیب و سنجانہی شکل ہو کہ اگرین کچھ نہیں بنتی غرض کہ
مصیبت میں تو وہ تصریح و زاری اللہ ہوتی ہو اور جب باقی امور مصیبت ہوتی ہو اور فراغت حاصل ہوتی ہو تو خدا کو بالکل بھول جاتا ہو
گو یا سادہ بیل ہو جو باہا سو کر لگا لیس اس آیت شریفہ سے معلوم ہوا کہ سختی میں اللہ کو یاد کرنا اور فراغت میں بھول جانا اس کو سبب تیری

بات ہو اور کافروں کی صفت ہو کہ مومن کو چاہیے کہ ہر حال اپنے مولیٰ کو بھولے نہیں اور یہ کام قابو چون کا ہو کہ جب حاجت پیش آئی
تو ماتھ پھیرا پھیرا کر دعا کرنے لگے اور جب حاجت روا ہو گئی اور چین بیس ہو بالکل غافل ہو گئے اس کی طرف سے اس صفت کی مذمت اللہ تعالیٰ
نے اور جابجی بیان فرمائی ہے آیت میں وَلَا ذَاكَ أَعْمَىٰ عَلَىٰ الْإِنْسَانِ أَعْرَضَ وَنَأَىٰ وَجْهَهُ وَالْإِنْسَانُ أَعْمَىٰ
فَذُوْدًا عَٰرِضًا یعنی اور جب ہلخت بھیجین انسان پر ملتا جاوے اور پوڑے اپنی کروٹ اور جب لگے اس کو برائی تو دعائیں کرے

چوری شعہ ہر کفر یا درسی روز مصیبت خواہ گو درایام سلامت جو اندری کوئی
اَمَّنْ هُوَ قَانَتْ اَنَاءَ الْيَلِّ سَاجِدًا اَوْ قَانَتْ اَمَّا لَمْ تَرَ الْاٰخِرَةَ وَبَيْنَ جَهَنَّمَ وَبَيْنَ مَقْلٍ هَلْ
بہلا ایک بندگی میں لگا ہو گھڑیوں کی سجدہ کرتا اور کھڑا خطرہ کھتا ہو آخرت کا اور امید کھتا ہو اپنے کی مہر کی تو کہہ کوئی

اور بعضوں نے مراد لیں ہیں کہ کفر کو کہہ کر کہیں وہ ساتھ اس کے یہ معنی روایت کیے گئے ہیں قتادہ اور یہی قول سلف کا ہو گا اور بعض
کفر کا کافر کا ناپسند ہوا اس کے راضی نہیں ہوا اس سے اگر یہ اس کے ارادے سے ہو گا
اور جب پہونچتا ہے آدمی کو پھر رنج و عاکرتا ہو جناب پروردگار اپنے سے رجوع کر طرف اس کے پھر چہ تیار ہو اس کو کوئی نعمت ہے
پاس سے بھول جاتا ہو جو کچھ وہ عاکرتا تھا بسبب اس کے پہلے اس سے اور فر کر تیار واسطے اللہ کے شرکیوں کو تاکہ گمراہ کرے خدا کی راہ
کہہ فائدہ اوٹھاتا رہ ساتھ کفر اپنے کے تھوڑے روز تحقیق تو روز خیون سے ہو فتح و تقسیم آدمی سے مراد ابو جہل ہے
یا تمام کافر اور ضرے مراد بلا و سختی ہو رجوع کر طرف اللہ کے ساتھ مل کے نہیں عاکرتا غیر اس کے سے اور کسی ماکان اللہ کے معنی
یہ ہیں کہ بھول جاتا ہے اپنے اس پروردگار کو کہ تصریح کرتا تھا طرف اس کے یا یہ معنی ہیں کہ بھول جاتا ہو اس ضرر کو کہ تھا بکارتا اللہ تعالیٰ کو
طرف دور کرنے اس کے یعنی اس کے دور کرنے کے لیے اور تاکہ گمراہ کرے یعنی اللہ کے ہوا سے شرکیہ تقریر کیے ہیں نتیجہ اس کا یہی
کہہ گمراہ کرے اور وہ اس کی راہ سے یعنی دین اسلام کہہ ای محمد اس کافر کو کہ فائدہ اوٹھاتا رہ یا امر تہدید و تنبیہ کے لیے ہو تھو روز
یعنی دنیا میں قیام نڈلان اور جو روز دین کے سے ہو گیا کہ کہا گیا اس کو کہ جب قبول کیا تو نے اس چیز کو کہ حکم کیا گیا تھا تو ساتھ اس کے
کہہ ایمان طاعت ہو تو تو لائق اس کے ہو کہ نہ حکم کیجے تجھ کو ساتھ اس کے بعد اس کے اور حکم کیا جاوے تو ساتھ ترک کرے اس کے کہ ساتھ
اور مانند اس کے ہر حق میں قول اللہ تعالیٰ کا متاع قلیل ثُمَّ مَا وَدَّعْتُمْ جَحَنَّمُ یعنی بہرہ مندی چند روزہ ہو پھر جحہم
انکا روز خیر و عمل کشاف و تنبیہ مراد بھول جانے سے یہ ہو کہ اس کے امر و نہی کا خیال نہیں کھتا جہاں فرشتہ
پھر کمان نماز کمان وزہ اور کمان شکر کفر و فسق و فجور سے بچا اگر کوئی سمجھا بھی ہو کہ کتا ہو کہ کبھی تہذیب بھی کچھ کیا جاسیے کہ کتا ہو کہ
میان اللہ و فراغت ہی ہو بھی چین کرین تو کہ کبھی کبھی کتا ہو کہ کبھی تہذیب و سنجانہی شکل ہو کہ اگرین کچھ نہیں بنتی غرض کہ
مصیبت میں تو وہ تصریح و زاری اللہ ہوتی ہو اور جب باقی امور مصیبت ہوتی ہو اور فراغت حاصل ہوتی ہو تو خدا کو بالکل بھول جاتا ہو
گو یا سادہ بیل ہو جو باہا سو کر لگا لیس اس آیت شریفہ سے معلوم ہوا کہ سختی میں اللہ کو یاد کرنا اور فراغت میں بھول جانا اس کو سبب تیری
بات ہو اور کافروں کی صفت ہو کہ مومن کو چاہیے کہ ہر حال اپنے مولیٰ کو بھولے نہیں اور یہ کام قابو چون کا ہو کہ جب حاجت پیش آئی
تو ماتھ پھیرا پھیرا کر دعا کرنے لگے اور جب حاجت روا ہو گئی اور چین بیس ہو بالکل غافل ہو گئے اس کی طرف سے اس صفت کی مذمت اللہ تعالیٰ
نے اور جابجی بیان فرمائی ہے آیت میں وَلَا ذَاكَ أَعْمَىٰ عَلَىٰ الْإِنْسَانِ أَعْرَضَ وَنَأَىٰ وَجْهَهُ وَالْإِنْسَانُ أَعْمَىٰ
فَذُوْدًا عَٰرِضًا یعنی اور جب ہلخت بھیجین انسان پر ملتا جاوے اور پوڑے اپنی کروٹ اور جب لگے اس کو برائی تو دعائیں کرے
چوری شعہ ہر کفر یا درسی روز مصیبت خواہ گو درایام سلامت جو اندری کوئی
اَمَّنْ هُوَ قَانَتْ اَنَاءَ الْيَلِّ سَاجِدًا اَوْ قَانَتْ اَمَّا لَمْ تَرَ الْاٰخِرَةَ وَبَيْنَ جَهَنَّمَ وَبَيْنَ مَقْلٍ هَلْ
بہلا ایک بندگی میں لگا ہو گھڑیوں کی سجدہ کرتا اور کھڑا خطرہ کھتا ہو آخرت کا اور امید کھتا ہو اپنے کی مہر کی تو کہہ کوئی

فولاد باریک و انعام
بسطه عقول
اور عقول

يَسْتَقِيمُ الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولَٰئِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ

برابر ہوئے ہیں سمجھنے والے اور بے سمجھ

وہی سوچتے ہیں جنکو عقل ہو

کیا وہ ناشکر مشرک بہتر ہو یا وہ شخص کہ عبادت کرنے والا ہو بیچ ساعتوں راستے سجدہ کرتا ہوا اور کھڑے ڈرتا ہو آخرت اور اسے رکھتا ہو رحمت پروردگار پہنچی کہ اس کی بارگاہ میں وہ لوگ کہ جانتے ہیں اور وہ کہ نہیں جانتے سوا اسکے نہیں کہ نصیحت مانتے ہیں عقلمند فقیہ و تقسیم بعضوں اکثر جہل ہوا قنات کے معنی یہ لکھے ہیں کیا وہ شخص کہ قنات ہو مانند غیر اپنے کے ہو یعنی جو کہ طبع ہو کیا وہ مانند نافرمان کے ہو یعنی نہیں ہیں و نون برابر کہا ابن عباس نے کہ نازل ہوئی یہ آیت ابو بکر صدیق کے حق میں اور ضحاک نے کہا کہ نازل ہوئی ابو بکر اور عمر کے حق میں اور ابن عمر سے کہ نازل ہوئی یہ حضرت عثمان کے حق میں اور کلبی سے کہ یہ نازل ہوئی ابن مسعود اور عمار اور سلمان کے حق میں اور قنات کے معنی ہیں طبع اس کا اور ابن عمر نے کہا کہ قنوت پڑھنا قرآن کا اور طول قیام اور سجدہ کرتا ہوا اور کھڑا یعنی نماز میں ڈرتا ہو آخرت سے یعنی عذاب آخرت اور اسید رکھتا ہو رحمت پروردگار اپنی جنت کی اور دلالت کرتی ہو یہ آیت اس کے معنی کو واجب ہو کہ یہود و مسلمان خوف اور جہا کے اسید لکھے اس کی رحمت کی ناپے عمل کی اور ڈرتا ہے اس کے عذاب سے بسبب قصور کرنے کے اپنے عمل میں پھر جانی اسید جب بڑھتا ہو اپنی حد تو ہوتی ہو امن اور خوف جب بڑھتا ہو اپنی حد تو ہوتا ہو امن یعنی ناسیدی اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہو فلا یا من ملک اللہ الا القواکم الخس موت یعنی پس نہیں امن میں ہو نہیں اللہ کے مکر سے مکر قوم نہ بیکار اور فرمایا ان کے لا یا یائس موت کفر اللہ الا القواکم الخس موت یعنی نہیں ناسیدی ہو اس کی رحمت سے مکر قوم کا فریب معلوم ہوا کہ امن یعنی نڈر ہو بیٹھنا اللہ عذاب سے اور ناسیدی ہونا بالکل اس کی رحمت سے و نون خبر میں برائی میں پس جب ہو کہ خوف و جہا کی حد میں سے بڑھے نہیں ڈرتا بھی ہے اس کے عذاب سے اور اسید بھی لکھے اس کی رحمت کی اسی لیے کہا گیا الا یمان بین السخوف والرجاء یعنی ایمان بیچ بیچ میں جو خوف و جہا حاصل ہو کہ تو بالکل نڈر ہو بیٹھنے کے نماز روزہ وغیرہ اور نون ابھی چھوڑ دے اور کہے کیا ڈر ہو تو غور و حیرت ہو اور نہ بالکل ناسیدی ہو جہا اس کی رحمت بلکہ اس کی طاعت میں مصروف ہے اور پھر ڈرتا بھی ہے اس سے اور پھر اس کے فضل و کرم کا ہے چنانچہ منقول ہے حضرت عمر سے کہ اگر اگیا رکھا اور گیا یعنی بالفرض قیامت میں یہ کہ داخل ہوگا جنت میں ایک شخص فاسد رکھو گا کہ وہ میں ہوں اور اسی طرح اگر اگیا رکھا و گا کہ ایک شخص وزن میں جاوے گا تو گمان کرو گا کہ وہ میں ہوں اور حضرت حسن بصری سے منقول ہے کہ اونسے پوچھا گیا سال ایک شخص کا کہ معاصی میں جو رہتا ہو اور اسید رکھتا ہو تو نون نے کہا ہذا امن یعنی یہ آرزو باطل ہو اور جہا نہیں ہو مگر قول اللہ تعالیٰ کا پھر پڑھی یہی آیت امن ہو قنات کے انا اللیل اور روایت کیا ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے ان سے کہ کہا داخل ہو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس اس حال میں کہ وہ قریب الکرک تھا پس فرمایا اس کو کہ کیسا پاتا ہو تو اپنے کو یعنی کیا سال ہے شہر محل کا اس نے عرض کیا کہ اسید رکھتا ہوں اور ڈرتا ہوں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں جمع ہوتی ہیں یہ دونوں چیزیں کسی بند کے دل میں ایسی جگہ میں یعنی ایسے وقت میں مگر کہ بتا ہو اس کو اللہ وہ چیز کہ اسید رکھتا ہو اور امن بتا ہو اس کو اس چیز سے کہ ڈرتا ہو انتہی اور وہ لوگ کہ جانتے ہیں اچانکے لوگ علماء دین داخل کر کے تو ان کے ہیں تقدیر کلام یون ہو یعلیٰ یون و یعلیٰ یون گویا کہ ٹھہرایا اللہ تعالیٰ نے ان کو علماء کہ عمل نہیں کرتے ہیں غیر عالم اور اس میں بڑی تنبیہ ہو ان لوگوں کو کہ جمع کرتے ہیں علوم پھر فرمانبرداری نہیں کرتے ہیں اللہ کی اور کلام علمی بہت کرتے ہیں پھر دنیا میں مبتلون ہو رہے ہیں پس وہ اللہ کے نزدیک جاہل ہی ہیں ایسے کہ قاتلین ہی کو علماء ٹھہرایا اور جائز ہو کہ مراد ہو اس تشبیہ یعنی جیسے کہ نہیں برابر ہو بین عالم و جاہل اس طرح نہیں برابر ہیں طبع و معاشی حال کشف در منثور و ہرقا

۴۴
ایک قاتلین کا
توبہ والا کہ
نہ خطہ

تو بیت بن ہو گئی تو شہ آخرت کا طلید کہ سے دنیا میں ہوگا روز قیامت کے حسب اللہ تعالیٰ کا اور جو کوئی ترک کرے جسے کو ہوگا اللہ کی
 پناہ میں اور جو کوئی ترک کرے محبت جیش کی دنیا میں ہوگا روز قیامت کے اس میں اللہ عذاب اور جو کوئی ترک کرے جسے کو ہوگا
 روز قیامت کے تعزین کیا گیا روز و خلافت کے اور جو کوئی ترک کرے حسب ریاست کو ہوگا روز قیامت کے عزیز نزدیک ملک جبر کے
 اور جو کوئی ترک کرے فضول کو دنیا میں ہوگا روز قیامت کے چین میں ہمیشہ کو اور جو کوئی ترک کرے جھگڑے کو دنیا میں ہوگا روز
 قیامت کے مطلب بلا جوئے اور جو کوئی ترک کرے بخل کو دنیا میں ہوگا روز قیامت کے ذکر کیا گیا سانسہ خلافت کے اور جو کوئی
 ترک کرے راحت کو دنیا میں ہوگا روز قیامت کے مسرور اور جو کوئی ترک کرے حرام کو دنیا میں ہوگا روز قیامت کے انبیاء کے مسئلہ میں
 اور جو کوئی ترک کرے نظر حرام کو دنیا میں ٹھنڈی کر گیا اللہ آنکھیں او سکی روز قیامت کے ساتھ اولین کے اور جو کوئی ترک کرے غنا کو
 دنیا میں اور اختیار کرے فقر کو بھیجے گا او سکوا اللہ تعالیٰ روز قیامت کے طرف جنت کے ساتھ اولین کے اور جو کوئی کھڑا ہو واسطے حاجت
 روانی اپنے بھائی مسلمان دنیا میں و اگر گیا اللہ واسطے او سکے حاجت میں نیا اور آخرت کی اور جو کوئی چاہے یہ کہ ہو او سکی قبر میں
 کوئی ٹونس پس چپکے کھڑا ہو تاریکی رات میں اور نماز پڑھے یعنی تہجد کی اور جو کوئی چاہے یہ کہ ہو عرش الرحمن کے سلیہ میں پس چپکے
 ہوزا ہر اور جو کوئی چاہے یہ کہ ہو حساب و سکا آسان پس چپکے کہ ہو خیر خواہ اپنے نفس کا اور چپکے بھائی مسلمانوں کا اور جو کوئی چاہے
 یہ کہ ہو جنت میں پس چپکے کہ ہو اللہ کا ذکر کرنے والا رات دن میں اور جو کوئی چاہے یہ کہ ہو ان کے لیے فرشتے زیارت کر لے لے
 پس چپکے کہ ہو پرہیزگار اور جو کوئی چاہے یہ کہ ہو او ان لوگوں میں کہ داخل ہونے جنت میں بغیر حساب کے پس چپکے کہ ہو برے اللہ کے
 تو پڑھو اور جو کوئی چاہے یہ کہ ہو غنی پس چپکے کہ ہو راضی اللہ کی قسمت پر اور جو کوئی چاہے یہ کہ ہو فقیر پس چپکے کہ ہو خاشع
 دل سے عاجزی کے والو واسطے اللہ تعالیٰ کے اور جو کوئی چاہے یہ کہ ہو حکیم پس چپکے کہ ہو عالم اور جو کوئی چاہے مسلمانوں کو لوگوں سے
 پس نڈر کرے کہ ہو مگر ساتھ بھلائی کے اور جو کوئی چاہے مسلمانوں بہت کھڑے رہنے سے آگے اللہ تعالیٰ کے پس لازم کرے اپنے
 چپ ہنا کر ساتھ خیر کے یعنی کلام کرے تو اچھا کلام کرے اور جو کوئی چاہے مسلمانوں تکبر اور خیانت سے پس چاہے کہ یاد کرے اپنے
 نفس کو اور چپانے او سکوا کہ گنج خیر سے پیدا کیا گیا ہو اور کیوں پیدا کیا گیا ہو اور جو کوئی چاہے یہ کہ ہو شریف نیا اور آخرت میں پس
 چاہے کہ اختیار کرے آخرت کو دنیا پر اور جو کوئی چاہے فر دوس اور نعمتیں غیر فانی نہ ضائع کرے اپنی عمر کو سچ دنیا کے اور جو کوئی چاہے
 حاجت روانی دنیا اور آخرت میں پس او سیر لازم ہو بہت عاقلی اور جو کوئی چاہے یہ کہ ہو عزیز دنیا اور آخرت میں پس لازم کرے
 اپنے پر خاوت اس لیے کہ حق قریب ہو اللہ تعالیٰ سے اور قریب ہو جنت سے اور بعد ہر روز و رخ سے اور جو کوئی چاہے یہ کہ روشن کرے اللہ تعالیٰ
 والو سکا ساتھ ہو کہ نور کے پس لازم کرے اپنے ہر فکر کرنی اور عجز پر کرنی اور جو کوئی چاہے بدن صابر اور زبان ذکر اور قلب خاشع پس
 لازم ہو او سکوا کہ استغفار بہت کیا کرے اور وہ نیک واسطے مومن مردوں اور مومن عورتوں کے یعنی اللہ تعالیٰ سے اونکے لیے

بھی دیکھو مشکوٰۃ منبہات

قُلْ اِنِّيْ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَهُ الدِّيْنَ ۝ وَاُمِرْتُ لَئِنْ اَكُوْنُ اَوَّلَ الْمُسْلِمِيْنَ

نو کہ مجھ کو حکم ہو کہ بندگی کروں اللہ کو نہی کر کہ او سکی بندگی اور حکم ہو کہ میں ہوں سب سے پہلے حکم بردار

قُلْ اِنِّيْ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ دِيْنَِيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝

نو کہ میں ڈرتا ہوں اگر حکم نہ مانوں اپنے رب کا ایک بڑے دن کی مار سے

کہ تحقیق فرمایا گیا مجھ کو کہ عبادت کروں میں خدا کو خالص کر کے واسطے او سکے پرستش اور حکم کیا گیا مجھ کو کہ ہوں میں اول مسلمان

یعنی تو نے کہ نہ نڈر کر
 کروں میں نہ خاشع
 ہو سکوا

روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قسوت قلب یعنی سنگدلی باعث ہوتی ہے تین خصلتوں کی جن سے انسان کی اور دنیا کی اور جہنم کی اور کمال تک پہنچنے کے لئے کہ نہیں ہار گیا بندہ ساتھ عذاب کے عظم قسوت قلب سے یعنی سنگدلی بہت بڑا عذاب ہے اور زمین غلبہ ہوا کہ کسی قوم پر گر کر چین لیتا ہے اور اس سے رحمت یعنی رحم دلی **پکشاف بعد معاہدہ منقولہ**

مشکوۃ بتنبیہ علامت شرح حدیث کی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی اس سے معلوم ہوا کہ مولوی ہونیکہ یاد دنیا وار جبکہ روح دار آخرت کی طرف تھا اور طالب ہونیکہ کا اور نیز انہو اس سے اور مستعد بالبدن ہو سکے لیے نہ تو یعنی نیک کام کرے اور نہ ہی باتوں سے بچے نہیں اور سکو شرح صدر اور ہدایت تمام مال نہیں پس جو مولوی شاگرد بہت کرے یا وہ عطلہ نہایت نام و نمود کے جیسے یہاں بیان شہادت وغیرہ میں سیکو نہایت ہو کہ لوگ بڑا محبت مانینگے جو وہ لاؤں پٹاؤنگا یاد رویش نام و نمود کے لیے مزینت کرے اور آخر تک امور کی پروانہ کے اور سکو چونا چاہیے اپنے حال میں کہ اس دور رسول ہمارے حق میں کیا کچھ فرماتے ہیں یا اللہ ہم بھائی مسلمانوں کو راہ حق ہدایت فرما اور ہمارے نفسوں کی شرارتوں سے بچا اور جو آنحضرت فرمایا کہ قسوت قلب بہت کلام کرنے سے سوا ذکر اللہ کے پیدا ہوتی ہے پس اس میں جو چاہیے کہ مطلق کثرت کلام کا یہ حال ہے جسے چاہے کلام کالی گلو ز غیبت جھوٹ چغل خوری وغیرہ کچھ چنانچہ بیان افکے قبائح کا بر محل افکے ہو گا آبا یک حدیث جامع سن لو کہ اس میں مضامین مناسب اس مقام کے بہت ہیں وہ یہ ہے کہ معاذتے ہیں کہ کما سینہ یا رسول اللہ خبر دیکھو ایسے عمل کی کہ داخل کرے مجکو جنت میں اور دور کرے مجکو دوزخ سے فرمایا آنحضرت نے کہ البتہ تحقیق پوچھا تو نے بڑا کام اور بلاشبہ البتہ آسان ہے اور سپر آسان کرے اللہ تعالیٰ اور سکو اوپر وہ ہے کہ عبادت کرے تو اللہ تعالیٰ کو اور نہ شریک کرے تو ساتھ اس کے سیکو اور قائم کرے تو نماز اور دوسو نیکو اور روزے اور صوم اور حج کرے تو بیت اللہ کا پھر فرمایا کہ کیا نہ بتاؤ نہیں مجکو راہیں خیر کی وہ یہ ہیں کہ روزہ سپر ہو یعنی آگ جہنم سے اور صدقہ و زکوٰۃ کرنا ہو گناہوں کو جیسے کہ بچتا ہے مافی تاگ کو اور نماز آدمی کی درمیان راست یعنی اس طرح یہ بھی خطا ہو دور کرتی ہے پھر میری آپ نے آیات تنجائی جنق بھٹھو عن المضاجع یہاں تک کہ پونچھے بھٹھو تنک پھر فرمایا کیا نہ بتاؤں مجکو سردار دین کا اور ستون اس کا اور جوئی کو مان اس کے کی یعنی علی چیز کما سینہ مان یا رسول اللہ بتائیے فرمایا سردار دین کا کلمہ شہادت کا ہے اور ستون اس کا نماز ہے اور جوئی کو مان اس کے کی جہاد ہے پھر فرمایا کیا نہ خبر دو نہیں مجکو اس سب کے جڑ کی کہ بتائیے مان ای نبی اللہ خبر دیجیے پس پڑی آنحضرت نے زبان مبارک اپنی اور فرمایا کہ بند کو اپنے پر اسکو پس عرض کیا میں نے نبی اللہ کے اور تحقیق ہم کیا البتہ کہتے ہاں سبب اور جنہ کے کلام کرتے ہیں ہم ساتھ اس کے فرمایا کہ کرے تجکو مان تیری اسی طرز اور نہیں فالین کی لوگوں کو آگ میں سوزھوں گے بل افکے یا فرمایا کہ کون بل افکے کر باتیں زبانوں افکے کی انتہی پس آدمی کو چاہیے کہ خود اس حدیث کے مضمون میں کہ اس میں خبریں دار آخرت کے ملنے کی اور دنیا کی بے غیبتی کی اور سامان مابعد موت کے اور سبب بچنے کے قساوت قلبی سے مذکور ہیں ان پر عمل کرنا چاہیے تا نعمتیں جاوواں ہاں ساتھ لکین اور انفس اور شیطان اور دنیا کی چال سے کہ دشمن جانی ہیں بچے فرماتے ہیں حضرت ابو بکرؓ کہ ابلیس کے تیرے ہو اور نفس دائن تیرے اور پوئی بائیں تیرے اور دنیا تیرے اور عضا کر تیرے اور جبار اور پھر پس ابلیس بلاتا ہے تجکو طرف ترک کرنے دین کے انفس بلاتا ہے تجکو طرف معصیت یعنی چھوٹے گناہوں کے اور پوئی بلاتی ہے تجکو طرف شہوات کے اور دنیا بلاتی ہے تجکو طرف اختیار کرنے اور ترجیح دینے اس کے کے آخرت پر اور عضا بلاتے ہیں تجکو طرف گناہوں بڑے کے اور جبار یعنی اللہ تعالیٰ بلاتا ہے تجکو طرف جنت اور مغفرت فرمایا اللہ تعالیٰ نے اُولَکَکَ یَذْعُوْنَ اِلَی النَّارِ وَاللّٰہُ یَذْعُوْا اِلَی الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَۃِ یعنی کفار بلا تے ہیں دوزخ کی طرف اور اللہ بلاتا ہے طرف جنت و مغفرت کے پس جس نے کہا مانا ابلیس کا

یعنی وہ تینوں چیزیں
کدام میں غیبت
تجکو راہیں خیر کی وہ یہ ہیں کہ روزہ سپر ہو یعنی آگ جہنم سے اور صدقہ و زکوٰۃ کرنا ہو گناہوں کو جیسے کہ بچتا ہے مافی تاگ کو اور نماز آدمی کی درمیان راست یعنی اس طرح یہ بھی خطا ہو دور کرتی ہے پھر میری آپ نے آیات تنجائی جنق بھٹھو عن المضاجع یہاں تک کہ پونچھے بھٹھو تنک پھر فرمایا کیا نہ بتاؤں مجکو سردار دین کا اور ستون اس کا اور جوئی کو مان اس کے کی یعنی علی چیز کما سینہ مان یا رسول اللہ بتائیے فرمایا سردار دین کا کلمہ شہادت کا ہے اور ستون اس کا نماز ہے اور جوئی کو مان اس کے کی جہاد ہے پھر فرمایا کیا نہ خبر دو نہیں مجکو اس سب کے جڑ کی کہ بتائیے مان ای نبی اللہ خبر دیجیے پس پڑی آنحضرت نے زبان مبارک اپنی اور فرمایا کہ بند کو اپنے پر اسکو پس عرض کیا میں نے نبی اللہ کے اور تحقیق ہم کیا البتہ کہتے ہاں سبب اور جنہ کے کلام کرتے ہیں ہم ساتھ اس کے فرمایا کہ کرے تجکو مان تیری اسی طرز اور نہیں فالین کی لوگوں کو آگ میں سوزھوں گے بل افکے یا فرمایا کہ کون بل افکے کر باتیں زبانوں افکے کی انتہی پس آدمی کو چاہیے کہ خود اس حدیث کے مضمون میں کہ اس میں خبریں دار آخرت کے ملنے کی اور دنیا کی بے غیبتی کی اور سامان مابعد موت کے اور سبب بچنے کے قساوت قلبی سے مذکور ہیں ان پر عمل کرنا چاہیے تا نعمتیں جاوواں ہاں ساتھ لکین اور انفس اور شیطان اور دنیا کی چال سے کہ دشمن جانی ہیں بچے فرماتے ہیں حضرت ابو بکرؓ کہ ابلیس کے تیرے ہو اور نفس دائن تیرے اور پوئی بائیں تیرے اور دنیا تیرے اور عضا کر تیرے اور جبار اور پھر پس ابلیس بلاتا ہے تجکو طرف ترک کرنے دین کے انفس بلاتا ہے تجکو طرف معصیت یعنی چھوٹے گناہوں کے اور پوئی بلاتی ہے تجکو طرف شہوات کے اور دنیا بلاتی ہے تجکو طرف اختیار کرنے اور ترجیح دینے اس کے کے آخرت پر اور عضا بلاتے ہیں تجکو طرف گناہوں بڑے کے اور جبار یعنی اللہ تعالیٰ بلاتا ہے تجکو طرف جنت اور مغفرت فرمایا اللہ تعالیٰ نے اُولَکَکَ یَذْعُوْنَ اِلَی النَّارِ وَاللّٰہُ یَذْعُوْا اِلَی الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَۃِ یعنی کفار بلا تے ہیں دوزخ کی طرف اور اللہ بلاتا ہے طرف جنت و مغفرت کے پس جس نے کہا مانا ابلیس کا

ہوتا ہے اور جو غلام کے خاص ایک شخص پر وہ شخص کار ساز سب امور اسکے کا ہوتا ہے ایسے ہی جو کہ موجد و مخلص ہو
 اس کے لئے اس کا والد اس کے لئے متناہی ہے یعنی ہر جگہ والے اور اختلاف کرنے والے بخل و درستی میں
 سکون اور معنی ہر ایک کے ساتھ ایک کو انہیں تنازع و عداوت کے لئے خالص ہوا اسکے لئے شرکت کیلئے برابر ہر ایک
 یعنی کیا برابر ہر ایک اور حال اسکے یہ ہر ایک کا ہر ایک کے ہر ایک اور حال ہر ایک کے لئے ایک ہے وہ ایسا کہ
 نہیں شریک کوئی اور سکا اور جو دونوں کے لئے سوا اسکے یعنی واجب ہے کہ حمد و عبادت متوجہ ہر طرف اس کے لئے تحقیق ثابت ہو
 کہ نہیں ہو کوئی اور جو سوا اسکے بلکہ اکثر ان کے نہیں جانتے ہیں یعنی اوس عذاب کو کہ رجوع کرینگے اوسکی طرف پس شریک کرتے ہیں
 ساتھ اوسکے غیر اوسکے کو تمثیل دی کافر کو اور اوسکے موجد و مخلص ساتھ غلام کے کہ شریک ہوں و میں کہی شکر کا اور میں کہیں تنازع
 اور اختلاف ہر ایک اور میں دعویٰ کرتا ہوں کہ غلام میرا ہے اور میں کہیں کہیں کھانچا کرتے ہوں اوسکو اور لگاتے ہوں اوسکو
 خدمت میں اور وہ غلام تمہارے نہیں جانتا کہ کونسا راضی ہو اوسکی خدمت سے اور کس پر اور میں سے بھروسہ کرے اپنی حاجت
 میں اور کس سے طلب کرے رزق اپنا اور کس سے ڈھونڈے رفاقت اپنی پس فکر اوسکی متفرق ہو اور دل اوسکا پریشان اور مثال
 مومن کو ساتھ غلام کے کہ اوسکا ایک آقا ہو پس فکر اوسکی ایک ہی اور دل اوسکا مجتمع **جلاہد**
 یعنی نہیں برابر ہر غلام جماعت کا اور غلام ایک کا اسلئے کہ اول سے جب طلب کرے ہر ایک اوسکے مالکوں میں خدمت اپنی
 ایک وقت میں تو وہ تمہارے کسی خدمت کروں انہیں اور مثال شریک کی ہی اور دوسری مثال ہر ایک **جلاہد** ایک غلام
 جو کہی کھا ہو کوئی اوسکو اپنا سمجھے اور اوسکی پوری خبر نہ لے اور ایک غلام جو سارے ایک کا ہو وہ اوسکو اپنا سمجھے اور پوری خبر نہ لے
 اور ایک کے لئے ہر ایک اور جو کہی رے سید **موج** یعنی جو غلام کہی آقا رکھتا ہو اور وہ اس کے خدمت میں تنازع کرتے ہو
 برابر نہیں ہر ساتھ اوس غلام کے کہ سوا ایک آقا کے نہ رکھتا ہو اور بے تنازع ہو اسلئے کہ کافر و جنت والے مبدء و مبدء ہر ایک کا
 ہونا کا ساتھ مسلمان ہر ایک کے لئے خدا کا مبدء و مبدء کے برابر ہو **موج** تبذیر **جلاہد** مال آیت یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ کا شریک ہو
 کرے اوسکی مالک اور کار ساز اور رازق اپنا سمجھے اور عبادت اوسکو کرے پس ہر گون کو سکا تاج اور آنکھوں کی تہلی سمجھے لیکن
 کار خاں خدائی میں کسی کو ذیل نہ لے اور جو بندگی کے خاص اللہ ہی کی سزاوار ہے جیسے سچے کرنا طاعت کرنا اور بکارنا وقت حاجات کا و
 بکارنا کانا اور نام نہ نہ نسبت عبودیت کی کرنی اوسکی طرف اور مانند ان کے اوسکے غیر کے لئے نہ کرے تفصیل اخیر کی بات کی ہے
 کہ نام رکھنا عبد فلان اور غلام فلان بھی ایک قسم ہر شریک کی اس سے بھی نیچے چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہ علیہ الرحمہ سچے تفسیر آیت فلان
 انہما صا لجا انہ کے لکھتے ہیں کہ یہ تصویر ہر حال آدمی کی کہ وقت ثقل حمل کے وقت درست کرنا ہو اور جب فرزند وجود میں آئے
 تو اوسکو فراموش کر دیتا ہو اور یہاں سے جانا گیا کہ شریک نام نہ نہ کہنے میں ایک قسم ہر شریک سے جیسے کہ اہل زمانہ ہر ایک غلام فلان اور عبد فلان
 نام لکھتے ہیں اسی قسم آدمی کو چاہیے کہ ایک ہی کا غلام ہو ہر ایک کا غلام نہ ہوتا پھرے اور اوسکو حاجت روا اور کار ساز اپنا سمجھے
 نا کرے کہ والا جگہ نام رکھا ہو اللہ تعالیٰ سے اس آیت میں بھی اور نہیں میں داخل ہو گا اور خیر اللہ نیا و الا خیر **جلاہد** حضرت
 شیخ عبدالحق دہلوی تمارج النبوة میں بیچ ذکر و فود کے لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نام عبد عوف کا عبد اللہ رکھا جیسے
 وفد بنی البکامین عبد عمر کا نام عبد الرحمن رکھا اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جس نام میں نہافت عبد کی خبر نہ آئی ہر وہ ہو نام رکھا
 خوب نہیں انتہی مسئلہ شرکت دو قسم ہر شریک ملک اور شرکت عقد شرکت ملک تو یہ ہے کہ مالک ہو ہر شخص کے لئے ایک
 چیز کے ازراہ آیت یا عرفت کے یا کوئی ہر ہر کے اور دونوں کو کچھ یا غالب ہوں و شخص جزیرہ ساحر پر شکر کار کرین و شخص غیر ملک

کہ وہ تہائی ایک اور ایک تہائی ایک تو جائز ہے اور جو کام کہ ایک لیگا دو نو نہیں سے لازم ہوگا دو نو نہ کرنا اور سکا پھر ایک
 ملک کا کام کا ہونا ہے اور ہر ایک کھڑو بی مانگی پہونچتی ہے اور بری ہو جاوے گا دینے والا مزدوری کا ساتھ فیض کے ایک کو اون
 دو نوں میں سے اور کسائی درمیان و نوں کے ہوگی اگر چہ کام کہ ایک اون و نوں میں سے فقط اور شرکت وجوہ یہ کہ دو شخص اون س
 مال پہونچیں ہر ایک ہون اس طرح کہ اپنی وجاہت و رویت سے اسباب مول لاکر چین کے اور نفع درمیان و نوں کے ہو جس قدر شرط کرین
 پس اگر شرط کرین و نوں او میں بطور شرکت و نفع تو صحیح ہے اور اگر مطلق رکھیں تو بطور شرکت عدالت کے ہوگی امتنع میں یہ شرکت
 وکالت کو صحیح اور چہ کہ مول لین یعنی ایک دوسرا وکیل ہوتا ہے پس اگر شرط کرین و نوں آدھوں آدھ ہونا چہ خرید کی گئی کا آپس میں
 یا تہائی ایک کے لیے اور وہ تہائی ایک کے لیے تو نفع بھی اس طرح ہوگا اور شرط زیادتی کی باطل ہے اور نہیں جائز یہ شرکت اور چہ نہیں
 کہ نہیں صحیح ہے وکالت و نہیں جائز کٹے لکڑیوں کے اور گھانس کے اور شکار کرنے کے اور پانی لانے کے اور جو چہ کہ حاصل ہوگا ہر ایک کے لیے
 پس وہ اوس کے لیے ہوگا اور جو چہ کہ یوں و نوں میں اس واسطے دو نوں آدھوں آدھ ہوگا اور جو چہ کہ حاصل ہوگا ایک کے لیے دوسرے کی
 مدد سے پس وہ اوس کے لیے ہوگا مثلاً ایک کھیرے اور دوسرا جمع کرے تو ہوگا وہ اکھیرے والے کے لیے اور واسطے دوسرے کا جو
 مثل ہوگا امام محمد کے نزدیک تو جس قدر نوبت پہونچے اوسکی اور امام ابو یوسف کے نزدیک نہ زیادہ کیا جاوے نصف ثمن اوس کے پر او میں صحیح
 ہے شرکت پانی لانے میں اس طرح کہ ایک کھیل ہو اور دوسری کچال بھر لیاوے ایک اون و نوں میں سے پس سب پانی والے کے لیے ہو گیا
 اور او سپر اجر مثل یعنی کہ یہ موافق رواج کے لازم آوے گا او میں چہ کہ یعنی کچال وغیرہ کا کہ دوسری ہے اور ربح شرکت فارغ میں بقدر مال کے
 ہوگا جیسے کہ شرط کرین شرکت میں درمیان میں نفع میں ایک کے لیے پس فاسد ہوئی شرکت پس ہوگا نفع بقدر مال کے یہاں تک کہ
 اگر ہوا مال آدھوں آدھ اور شرط کیا تھا ربح اثلاث یعنی دو تہائی ایک کے لیے اور ایک تہائی ایک کے لیے تو یہ شرط باطل ہے اور ہوگا
 ربح آدھوں آدھ اور باطل ہونے کی شرکت بسبب ہر ایک کے دو شریکوں میں سے اور بسبب چل جانے ایک کے دار الحرب میں رہتا ہو اگر حکم کیا جاوے
 ساتھ اوسے اور نہیں جائز یہ کہ زکوۃ دیکو ایک اون میں سے دوسرے کے مال کی بغیر اذن اوس کے کہ ملتقہ شرح وقایہ مختصر

اِنَّكَ مَيِّتٌ ۚ وَاَنْتُمْ قٰیِلٌ ۚ ثُمَّ اَتٰكُمْ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا الْقِيَمَةُ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ ۝

بیشک تو ہی مریں اور وہ ہی مریں ہیں پھر مقرر تم دن قیامت کے اپنے رب کے جگہ دو گے۔

یہ تحقیق تو میری اور تحقیق یہ مریں پھر البتہ تم روز قیامت کے نزدیک پروردگار اپنے کے آپس میں جھگڑو گے۔ **تفسیر**
 یہ تو میری اور تحقیق یہ مریں تو ہمارا بیچھا چھوٹے پس خبر دی اللہ تعالیٰ نے کہ موت سب کو آنے والی ہے
 پس اسکا انتظار کرنا اور شہادت باقی کے ساتھ فانی کی کیا معنی اور قیامت سے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خبر موت کی سنائی اپنے نبی کو اوس کے
 نفس کی اور نیکو خبر موت کی دی تھائی نفسوں کی یعنی تو اور وہ بیچ شاموتی کے ہیں اس لیے کہ جو چیز ہونے والی ہے پس گویا کہ ہو چکی
 ابودرداء روایت ہے کہ ایک شخص نے دیکھا ایک جنازہ پس کہا کہ کون ہے یہ کہا ابودرداء کہ یہ تو ہی فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اِنَّكَ مَيِّتٌ
 قَدْ اَتٰكُمْ قِيَمَتُكُمْ یعنی چون کہ تجربہ دن آنے والا ہے پس یا کہ تو مردہ ہی ہے پھر البتہ تم یعنی تو اور وہ جھگڑو گے پس دلیل لاوے گا او میں کہ
 جتنے احکام آئی پہونچا دیے تھے پس چھٹلایا انھوں نے جھگڑو اور کوشش کی سینا اسلام کی طرف بلائے میں پس لگے یہ یہ عناد میں اور
 عذر کریں وہ وہاں کہ تابعین کہیں کہ تابعداری کی جتنے اپنے سرداروں اور بڑوں کی اور کہیں کہ سردار کہہ کا یا ہوا شیاطین نے اور
 لگے باپوں ہمارے اور جنوں نے حمل کیا ہے اسکو سب جھگڑنے پر پس کافر آپس میں جھگڑیں گے یہاں تک کہ کہا جاوے گا اوں کو کہ تَخْتَصِمُوْنَ اَلَا تَرٰی
 یعنی اللہ تعالیٰ فرماوے گا کہ نہ جھگڑو آپس میں میر پاس اور میں کافروں پر سرزنش کریں ساتھ دلیلوں کے اور اہل قبلہ بھی آپس میں جھگڑیں گے یعنی بعض

یعنی آدموں آدھوں آدھ
 یعنی جنسہ راج
 اور اگر شرط کرین و نوں آدھوں آدھ ہونا چہ خرید کی گئی کا آپس میں
 یعنی جنسہ راج
 اور اگر شرط کرین و نوں آدھوں آدھ ہونا چہ خرید کی گئی کا آپس میں

تج

یعنی انھوں نے اسکا
 نشین ہائی اہوت کی مہیا
 ہاں اس دن فانی ہو جائے
 کیا توئی کی ہاں ہاں فیض
 عظیم القاب

۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

میتواند در تغییر و تحول
تواند

آن برادران و دختران

وہی ہے جس نے

بالحمد لله الذي هدانا لهذا

مجلس شورای اسلامی

مجلس

تعمیم و توسیع

کتاب فیض

الحمد لله

والعشر

لا اله الا الله

والله مستغفر الله

سنة ١٢٨٥

11

الجزء الرابع
والعشر

بسم الله الرحمن الرحيم

والاستغفار من الذنوب
والاستغفار من الذنوب

کونجی کونجی

مجلس

اور سکناات عوام کے بحسب انجین و نون خطروں کے ہوتے ہیں اور دونوں مذموم ہیں اور اسی لیے عوام جب بیمار اور مریض ہوں
ہیں تیسرا خطرہ ملک اور رومی جو خطہ قلبی ہے اور یہ دونوں محمود ہیں اور یہ دونوں باعث ہوتے ہیں طاعت اور عبادت اور
اور متوجہ ہونے کے طرف اسد اور آخرت اور رستی کے اور اس جنس کے کہ جس سے خیر آدمی کی اور سلامتی اور سکس دارین میں اور احوال
خواص کے بحسب ان کے ظہور پاتے ہیں پانچویں خطہ عقلی ہے کہ کبھی بحسب خطہ ملکی اور رومی کے اور کبھی بحسب خطہ نفس اور شیطان کے
وارد ہوتا ہے خطہ آبی ہے کہ پہلے واسطہ ہند کے دل پر وارد ہوتا ہے اور اکثر اس کا خیر ہوا اور کبھی واسطے امتحان اور اجتلاء
کے ساتھ بُرائی کے بھی وارد ہوتا ہے اور اس کو الہام ربانی کہتے ہیں اعمال عارفوں کے بحسب ان کے ہوتے ہیں لیکن تیسرا اس کا اور خطہ
سے اور سیطرہ تیسرا خطروں کا ایک کا دوسرے سے نہایت ہی مشکل ہے اور جگہ بڑی ہی لغزش کی ہے جس کو خدا تعالیٰ چاہے اور ان کے
دل کو منور کرے اسی کو میسر ہوتی ہے اور حاصل کاریہ کہ جب بندہ شرک اور معاصی باز رہا اتباع خطہ شیطانی سے امن میں ہوا اور
جب ترک لذات و شہوات مباحہ اور اعتراض اور غصہ کرنے سے حق پر باز رہا اور توبہ اور استغفار عادت اپنی کی اور افعال خیر سے
شرائط ان کی کے خالصہ مدد کرے اختیار کیے امید ہے کہ مگر نفس محفوظ رہے گا اور عداوت کرنے والا اور نہ مغرور اور حتیٰ بھی ہوگا
اور جب برع اور تقویٰ اور زہد اور ریاضت اور راہ خدا طلبی کی کہ اکثر یہ چیزیں واردات ملکی اور رومی اور عقلی سے ہوتی ہیں اختیار
کرے امید ہے کہ حق تعالیٰ اس کو معرفت اپنی عطا فرماوے اور ساتھ نور ربانی کے منور کرے پس اس پر شناخت اور تیس خطروں کی اور
معرفت حقائق اشیا کی کما حقہ آسان ہو اور تا حاصل ہونے اس طرح کے علاج پر چارے خطروں کا یہ ہے کہ جو خطہ موافق شرع کے نہ ہو
نفس شیطان سے ہوگا اور جس چیز میں تردد ہو اس کو بھی ترک کرے اور طالب حق کو موافقت احوال اولیائے بھی بھلائی خطرے کی
واضح ہوتی ہے اور خطہ خیر کہ ہمیشہ اور ساتھ جزم و قوت کے ہوا الہام ہے اور اگر متردد ہو فرشتے سے ہو اور اس خطہ بُرائی کا کہ ہمیشہ
نفس سے ہو اور کبھی حق سے یعنی امتحان کے لیے اور اگر متردد ہو شیطان سے ہو بحسب تفصیل اس کی جو دیکھے تو فوج الغیب سے

فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللَّهِ وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ إِذْ جَاءَهُ ۖ أَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكَافِرِينَ

پھر اوس سے ظالم کون جن نے جھوٹ بولا اللہ پر اور جھٹلایا سچی بات کو جسے پوچھی اوس میں کیا نہیں دوزخ میں ٹھہراؤ مسکروں کا مٹو

پس کون شخص زیادہ ظالم یا اوس سے کہ جھوٹ باندھا نہ اپرا اور جھٹلایا دین سے کچھ کو جسوقت کہ آیا اوس کے پاس کیا نہیں ہو دوزخ میں جھٹلایا

کافروں کی بدعتیہ نفس میں اپنی اگر نبی نے جھوٹ خدا کا نام لیا تو اوس سے بُرا کون اور اگر وہ سچا تھا اور نہ جھٹلایا

تسے بُرا کون ص ۱۰ اوپر کی آیت میں جو جھگڑنا آپس کا مذکور ہو اس آیت میں اور آیت وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ

وَصَدَّقَ بِهِ ۖ هَٰذَا بَيَانٌ لِّأُولَٰئِكَ ۚ اُوں لوگوں کا کہ ہو وگیا دیر بیان اُنکے جھگڑا اور جھوٹ باندھا خدا تعالیٰ پر یعنی اقرار کیا اوس پر سچا

نسبت کرنے شرک اور فِر زنت کھڑت اس سے اور ص ۱۱ مراد یہ دین جو حضرت لیکر آئے یا قرآن اور کافروں کے یعنی اوں لوگوں کے لیے کہ

اقرار کیا اللہ پر اور جھٹلایا دین سے کچھ کو ص ۱۱ معا

وَالَّذِي جَاءَ بِالصَّدَقِ وَصَدَّقَ بِهِ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ ○
اور جو لایا سچیا بات اور سچیا مانا اوسکو وہی لوگ ہیں ڈروالے مو۔
اور وہ شخص کہ لایا دین سچے کو اور وہ لوگ کہ مان لیا اوسکو یہ جماعت وہ ہیں پرہیزگار۔ فتیہ تفسیریں وَالَّذِي جَاءَ
بِالصَّدَقِ وَصَدَّقَ بِهِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کہ لائق کو اور ایمان لائے اوسپر اور مراد ہیں اس آنحضرت ﷺ اور متبعین اؤیک

غیر مجلس حکم میں حال میں چاروں اما سو کے نزدیک اور مجلس حکم میں فقط امام ابو حنیفہ کے نزدیک صحیح ہے مگر یہ کہ مولیٰ کے
 عدم اقرار کی اپنے پر کسی کو نہیں صحیح اور اقرار وکیل کا اپنے مولیٰ پر ساتھ حدود اور قصاص کے غیر قبول ہی بالاتفاق مجلس حکم
 میں ہی اور غیر مجلس حکم میں ہی ان کی قبول اور قول وکیل کا مقبول ہی نصف مال میں ساتھ میں اس کی کے اور وکیل کو جائز نہیں کہ خرید کرے ساتھ
 مول زیادہ کے مول میں سے اور ایسے ہی خریدنا ساتھ شرط تا جمل ہول کے روانہ میں ہی اور وکالت حاضر کی روانہ میں ہی سوا رکنہ خصم
 یعنی مدعی علیہ کے مگر کہ مولیٰ رضیٰ اور پر سافت میں دیکھ کے رائے کے ہو تو ہر نوع جائز ہی اور اگر کوئی شخص کسی کو وکیل کرے اپنے حقوق کے
 وصول کرنے کے لیے ایک شخص معین سے اور سامنے حاکم کے ہو تو اس کے ثبوت کالت کے لیے احتیاج گواہوں کی نہیں ہی اور حضور مدعی علیہ کا
 بھی شرط نہیں ہی اور اگر بیع غیر مجلس حاکم کے ہو تو دو گواہوں سے نزدیک حاکم کے ثابت ہوتی ہی مگر نزدیک ابی حنیفہ کے کہ اگر مدعی علیہ ایک ہو
 تو حضور اس کا اور اگر کوئی ہوں تو حضور ایک گواہ نہیں سے واسطے صحیح ہونے ثبوت کالت کے شرط ہی اور وکیل کو معزول کرنا اپنا سوا روبرو
 مولیٰ کے جائز نہیں ہی اور اگر مولیٰ وکیل کو معزول کرے تو بعد جاسنے وکیل کے ساتھ غزل کے معزول ہوتا ہی اور گواہ شفعہ وکالت پر سوا
 حضور خصم کے روانہ میں اور وکیل کرنا رائے کے تمیز دار قریب بلوغ کا صحیح ہے۔ **مسئلہ** مضاربت قریب کالت کے ہی اور اس کو
 قراض بھی کہتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ کوئی شخص مال کسی کو دیوے تجارت کرے اور نفع اس کی مشترک دونوں میں ہو پس جائز ہی اور
 اگر کچھ سہا با و سکو دیوے اور کہے کہ اس کے مولیٰ کی مضاربت کر تو صحیح ہی اور عامل جب کسی مال مضاربت کا ساتھ گواہوں کے
 تو بری ہوتا ہی وقت انکار کے ساتھ قسم کھانے کے پس قول اس کا ساتھ میں کے مقبول ہی اور ایسے ہی قول اس کا ساتھ پھر دینے
 مال کے اس کے مالک کو ساتھ میں کے مقبول ہی اور جب عامل کچھ سہا با ساتھ مال مضاربت کے خرید کرے اور وہ مال پہلے دینے کے بائع کو
 ہلاک ہو جاوے تو مضارب پر کچھ نہیں آتا ہی اور وہ اسباب عامل کا ہوتا ہی اور مولیٰ اس کا اوپر ہوگا مگر نزدیک ابی حنیفہ کے کہ رجوع کرے
 ساتھ مولیٰ اس کے صاحب مال پر اور جائز ہی مضاربت ایک ت معین تک کہ پہلے اس کے فسخ کرے یا یہ کہ جب وہ مدت تمام ہو جاوے
 عامل بیع و شرا سے منع کیا جاوے پس اس شرط سے جائز ہی اور اگر مالک مال شرط کرے عامل پر کہ سوا فلا شخص کے خرید یا فروخت کرے
 تو اس شرط پر مضاربت صحیح ہی اور جب عامل ساتھ مال مضاربت کے مسافری کرے تو نفع عامل کا مال قراض میں ہوگا اور عامل مالک سے یعنی
 نفع کا ساتھ طور رجوع کے ہوتا ہی اور مالک اور شافعی کے نزدیک تقسیم کرنے سے اور خریدنا مالک مال کا کسی چیز کو مال مضاربت میں سے
 صحیح ہی اور اگر مضارب غوی کرے کہ مالک مال سے مجبواً ذن بیع اور شرا کا ساتھ نقد اور نہ دیوے ہی اور مالک مال کے کہ سوا نقد کے
 اذن نہیں دیا ہی مینے تو قول مضارب کا ساتھ میں کے مقبول ہوگا اور مضارب اگر ساتھ دوسرے کے اوس مال سے مضاربت کرے
 اور دوسرے کو نفع حاصل ہو تو اوس نفع کو مضارب مال کے تئیں دیکھے

عامل و مضارب ایک ہی ہونے
 منہ یک

اللّٰهُ يَتَوَفَّى الْأَنفُسَ حِينَ مَوْتِهَا وَالَّتِي لَمْ كُتِبَ فِي مِيزَانِهَا فِي مِيزَانِ الْقِيَامَةِ ۚ ۝۱۰
 اور دوسرے کو نفع حاصل ہو تو اوس نفع کو مضارب مال کے تئیں دیکھے
 ۝۱۰ وَيُرْسِلُ الْآخَرَىٰ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ۝۱۱
 اور بھیجتا ہی دوسرے کو ایک ٹھہرے وعدہ تک ۝۱۱ اس میں ہے ہن اون لوگوں کو جو دھیان کریں

تعالیٰ بار و احون کو قبض کرنا ہی نزدیک کے ان کے کے اور دوسرے کے نہیں مری ہی اس کو قبض کرنا ہی نزدیک کے اس کے کے پس
 نگاہ رکھتا ہی اس کا کہ حکم موت کا کیا ہی اور سپر اور چھوڑ دیتا ہی اوس دوسرے کو ایک وقت میں تک تحقیق اس مقدس نشانیاں ہیں
 اوس قوم کے کہ نامل کرتے ہیں ۝۱۱ تفہیم یعنی نیند میں ہر روز جان کھینچتا ہی پھر بھیجی ہی سی نشان ہی آخرت کا معلوم ہوا

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر بند کرے اور چراغ بجھا دے اور آگ بجھا دے یا دبا دے اور بائیں ہاتھ سے کھڑکے
 اور گلی یا دھوپ پور کرے اور بسم اللہ اور سورۃ فاتحہ اور پیرات اور دعائیں کہ سونے کے وقت کی حدیث شریف میں آئیں اور
 دائیں کروٹ رو قبیلہ لیٹے اور اگر خواب ڈوٹا اور بڑا دیکھے تو کسی سے کہے نہیں اور اچھا اور بہم اپنے دوست کہ عالم ظاہر
 اور تعبیر اوس سے پوچھے اور اگر خوش خواب ہے اوس وقت بیدار ہو تو پناہ خدا سے مانگے اور تین بلربائیں طرف متحرک رہے اور
 اللہ عزوجل قہنی خیر مرقیایہ والکفنی شرہا اور آیتہ الکرسی اور قل هو اللہ اور قل اعوذ برب الفلق
 اور قل اعوذ برب الناس پڑھے اور اگر نہ سنے کی حاجت ہو تو قرآن پڑھے اور حیووت کہ غلبہ نینکا جاتا ہے اور
 جگہ جلدی لوٹھٹھے اور دعائیں جگہ کی جو حدیث میں آئی ہیں اور کھلیب اور بسم اللہ وغیرہ ذکر خدا کا زبان پھاری کرے
 تو کہ کاہلی اور شیطان کو دفع کرے فلا شیطان فریب سے کر بھرافل کر کرسلا دیتا ہے بعد اسکے اوٹھ کر وضو اور نماز باجاعت
 اور اگر ذکر و اور اومین مشغول ہو اور اگر وقت ہو اور خدا تعالیٰ توفیق دے تو نماز تہجد پڑھے اور تہجد پڑھ کر یا یعنی دو پھر کو
 سونا ہو جب فرشتے آنحضرت علیہ السلام کے قیام کیا فان الشیطان کا یقین اور گروہ ہو سونا اول روز زمین اور غرب
 اور عشا کے درمیان میں اور حضرت علی عشا کے بعد سونے کو بہت دوست رکھتے تھے اور دائیں ہتھیلی زحسار کے نیچے رکھ کر
 سو کو اور یاد کرے کہ عنقریب لیٹو گا قبر میں اسی طرح تن تنہا کوئی میرے ساتھ نہیں ہے گا سو اس عمل کے اور کما جاتا ہے
 کہ ابتدا دائیں کروٹ موہر کا لیٹنا ہی اور بائیں کروٹ لیٹنا بادشاہوں کا اور آسمان کی طرف موند کر کے لیٹنا انبیاء علیہم السلام کا اور
 موند کے بل لیٹنا کفار کا اور اگر درد و دوا و پیٹ میں اور تکیہ پیٹ کے نیچے رکھ کر اوپر سو کو تو مضایفہ نہیں اور سو وقت تحلیل
 اور تہجد اور تہجد کرے یہاں تک کہ پڑھتے پڑھتے سو جاوے اس لیے کہ سونے والا اوٹھایا جاتا ہی اوس حالت پر کہ رات گزاریے اوپر او
 ریت اوٹھایا جاوے اوس حالت پر کہ اگر آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ کو تعلیم کیا کہ سو سو وقت تہجد تہجد
 اور تہجد بار اچھڑا دے اور چوتیس بار اللہ اکبر کہیں جب کہ آپ خادم طلب کیا کہ چکے پیستے پیستے گھٹے پڑ گئے تھے آپ فرمایا
 کہ یہ پڑھ لیا کر سوئے وقت میری حق میں خادم سے بہتر ہو اور جگہ چھ صبح کے اس لیے کہ زمین شکوہ کرتی ہو اللہ تعالیٰ سزا دے کہ ہمارے
 سے اور خوریزی حرام یعنی ناحق اور سونے سے بعد صبح کے اور بیدار ہو اللہ کو یاد کرتا ہوا اور قصہ رکھنے والا تقویٰ کا اور سچ چیز کہ حرام
 کی بے اللہ اوپر اور نیت رکھنے والا اس کا کہ علم نہیں کریگا کہ کسی بے اللہ کے بندوں میں سے ہے **عالم گیس ہے**

قُلْ اِنْتُمْ رَاٰی دُوْنَ اللّٰهِ شَفَاعَةُ قُلْ اَوْ لَوْ كَانُوا لَا یَسْئَلُوْنَ شَیْئًا وَلَا یَعْقِلُوْنَ

یہاں کہیں ہیں اللہ کے سوا کوئی شافع تو کہ اگر ہو انکو اختیار نہ ہو کسی چیز کا نہ بوجہ تو ہی ہو

کیا شفاعت کرنے والے پر ہے ہن سو اللہ کے کہہ دے کو کہے تھے اگرچہ نہ کر سکتے ہوں کچھ کام اور نہ جانتے ہوں **فتیہ**
 نفس میں ام اتھو والو یعنی بلکہ کیا پر ہے ہن قریش نے بدون اذن خدا سفارش کرنے والے حیووت کہ کہا اوٹھوں سے یہ
 سفارش کرنے والے ہن ہمارے نزدیک خدا کے حال انکہ نہیں سفارش کریگا نزدیک اوس کے کوئی مگر ساتھ اذن اوس کے کہہ کیا سفارش کرے
 وہ اگرچہ اختیار رکھتے ہوں کسی چیز کا اور نہ عقل ہوا تو کہ **صلی**

قُلْ لِلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِیْعًا لَّهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَللّٰهُ اَلِیُّ الرَّحْمٰنِ

تو کہ اللہ کے اختیار ہر سفارش کی اسی کا ہر آسمان و زمین میں پھر اسی کی طرف پھر جاوے **بصق**

کہ ہر اختیار خدا کے ہر سفارش ساری اسی کے لیے ہر بادشاہی آسمانوں کی اور زمین کی پھر طرف اوس کے پھر جاوے **فتیہ**

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر بند کرے اور چراغ بجھا دے اور آگ بجھا دے یا دبا دے اور بائیں ہاتھ سے کھڑکے اور گلی یا دھوپ پور کرے اور بسم اللہ اور سورۃ فاتحہ اور پیرات اور دعائیں کہ سونے کے وقت کی حدیث شریف میں آئیں اور دائیں کروٹ رو قبیلہ لیٹے اور اگر خواب ڈوٹا اور بڑا دیکھے تو کسی سے کہے نہیں اور اچھا اور بہم اپنے دوست کہ عالم ظاہر اور تعبیر اوس سے پوچھے اور اگر خوش خواب ہے اوس وقت بیدار ہو تو پناہ خدا سے مانگے اور تین بلربائیں طرف متحرک رہے اور اللہ عزوجل قہنی خیر مرقیایہ والکفنی شرہا اور آیتہ الکرسی اور قل هو اللہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھے اور اگر نہ سنے کی حاجت ہو تو قرآن پڑھے اور حیووت کہ غلبہ نینکا جاتا ہے اور جگہ جلدی لوٹھٹھے اور دعائیں جگہ کی جو حدیث میں آئی ہیں اور کھلیب اور بسم اللہ وغیرہ ذکر خدا کا زبان پھاری کرے تو کہ کاہلی اور شیطان کو دفع کرے فلا شیطان فریب سے کر بھرافل کر کرسلا دیتا ہے بعد اسکے اوٹھ کر وضو اور نماز باجاعت اور اگر ذکر و اور اومین مشغول ہو اور اگر وقت ہو اور خدا تعالیٰ توفیق دے تو نماز تہجد پڑھے اور تہجد پڑھ کر یا یعنی دو پھر کو سونا ہو جب فرشتے آنحضرت علیہ السلام کے قیام کیا فان الشیطان کا یقین اور گروہ ہو سونا اول روز زمین اور غرب اور عشا کے درمیان میں اور حضرت علی عشا کے بعد سونے کو بہت دوست رکھتے تھے اور دائیں ہتھیلی زحسار کے نیچے رکھ کر سو کو اور یاد کرے کہ عنقریب لیٹو گا قبر میں اسی طرح تن تنہا کوئی میرے ساتھ نہیں ہے گا سو اس عمل کے اور کما جاتا ہے کہ ابتدا دائیں کروٹ موہر کا لیٹنا ہی اور بائیں کروٹ لیٹنا بادشاہوں کا اور آسمان کی طرف موند کر کے لیٹنا انبیاء علیہم السلام کا اور موند کے بل لیٹنا کفار کا اور اگر درد و دوا و پیٹ میں اور تکیہ پیٹ کے نیچے رکھ کر اوپر سو کو تو مضایفہ نہیں اور سو وقت تحلیل اور تہجد اور تہجد کرے یہاں تک کہ پڑھتے پڑھتے سو جاوے اس لیے کہ سونے والا اوٹھایا جاتا ہی اوس حالت پر کہ رات گزاریے اوپر اور ریت اوٹھایا جاوے اوس حالت پر کہ اگر آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ کو تعلیم کیا کہ سو سو وقت تہجد تہجد اور تہجد بار اچھڑا دے اور چوتیس بار اللہ اکبر کہیں جب کہ آپ خادم طلب کیا کہ چکے پیستے پیستے گھٹے پڑ گئے تھے آپ فرمایا کہ یہ پڑھ لیا کر سوئے وقت میری حق میں خادم سے بہتر ہو اور جگہ چھ صبح کے اس لیے کہ زمین شکوہ کرتی ہو اللہ تعالیٰ سزا دے کہ ہمارے سے اور خوریزی حرام یعنی ناحق اور سونے سے بعد صبح کے اور بیدار ہو اللہ کو یاد کرتا ہوا اور قصہ رکھنے والا تقویٰ کا اور سچ چیز کہ حرام کی بے اللہ اوپر اور نیت رکھنے والا اس کا کہ علم نہیں کریگا کہ کسی بے اللہ کے بندوں میں سے ہے **عالم گیس ہے**

قُلْ اِنْتُمْ رَاٰی دُوْنَ اللّٰهِ شَفَاعَةُ قُلْ اَوْ لَوْ كَانُوا لَا یَسْئَلُوْنَ شَیْئًا وَلَا یَعْقِلُوْنَ

[illegible]

قُلِ اللَّهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَلِّمْنَا الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ
تو کہ اللہ پیدا کرنے والا آسمان و زمین کے مابین کے اور کھلم کے تو ہی فیصلہ کرنے والے بندوں میں
فِي مَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ○
جس چیز میں وہ جھگڑ رہے تھے صوفی

کلمہ یا خود لیا اس پر اگر نے عالمی آسمانوں اور زمین کے جاننے والے پوشیدہ اور ظاہر کے تو حکم کر گیارہ میان بندوں اپنے کے
بیچ اوس چیز کے کہ وہ اوس میں اختلاف کرتے تھے۔ **تفسیر** یعنی ہدایت و گمراہی میں آیا ہو کہ جب نہایت تنگ آئے
آنحضرت کفار کے ہاتھ سے اور سب نہایت سرکشی ہونے کے کفر و عناد میں تو کہا گیا آنحضرت کو کہ دعا کرو اللہ سے ساتھ ہونے پر
اوس کے کہ اور کہہ کہ تو ہی قادر ہی حکم کرنے پر درمیان ہیں اور درمیان اوس کے اور اس میں بیان ہر ایک کے حال کا اور وعید ہر ایک کے لیے
اور تسلی ہر رسول خدا اصلی اللہ علیہ وسلم کی اور ابن مسیب سے منقول ہے کہ کہا نہیں جاتا میں کوئی آیت کہ پڑھی جاوے پھر دعا کی جاوے نزدیک
اس کے مگر قبول کیا جاوے سو اس آیت کے اور ربیع بن خثیم سے منقول ہے اور وہ کلام کہ کیا کرتے تھے یہ کہ اذکذا خبر دی گئی حسین کے
قتل ہوئی پس انھیں ہوشوہ لے کر قاتل پر اور لوگ منتظر ہوئے اس کے کہ اب کلام کرینگے پس زیادہ کیا اس پر کہ کہا ایسی حرکت کی
اور پڑھی یہ آیت اور یہ بھی روایت کیا گیا ہے کہ اذکذا خبر دی گئی حسین کے قتل کیا گیا وہ شخص کہ جس کو آنحضرت اپنی اودھن میں جھانکتے
اور رکھتے تھے موندنا یا ان کے موندنا پر اور حضرت عائشہ روایت کرتی ہیں کہ جب آنحضرت اٹھتے تھے رات کو شروع کرتے تھے نماز ہی
ساتھ اس دعا کے یعنی سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ کے اس کو پڑھتے تھے یا وہ بھی اس کے ساتھ پڑھتے ہوں اللَّهُمَّ رَبِّ جَبْرَائِيلَ
وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ فَاطْلُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ عَلَيَا الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ
فَيَسِّرْ لَنَا أَمْوَالَنَا بِحَتْلِفُونِ اهْدِنِي لِمَا اخْتَلَفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ إِنَّكَ تَهْدِي مَنْ تَشَاءُ إِلَى
صراط مستقیم۔ **علا کثرون**۔ **دہ منقول**

وَلَوْ أَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا وَمِثْلَهُ مَعَهُ لَافْتَدَوْا بِهِ مِنْ سُوءِ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ

اور اگر گنہگاروں کے پاس جو جتنا کچھ کہ زمین میں ہوسارا اور اتنا ہی اور اس کے ساتھ سب مثالیں پھر ہوں گی جس کی مار سے دن

الْقِيَامَةِ ۚ وَبَكَاهُمْ فِي اللَّهِ مَا لَهُمْ يَكُونُوا يَحْتَسِبُونَ ۝

قیامت کے اور نظر آیا ان کو اللہ کی طرف سے جو خیال نہ رکھتے تھے + صوفی

اور اگر ہوا ہون لوگوں کے لیے کہ ظلم کیا چکے کہ زمین میں ہر سب اور مانند اس کے عمارتوں کے تو البتہ عوض اپنے دین اور اس کے سبب سختی عذاب کے روز قیامت میں اور ظاہر ہو گا ان کے لیے خدا کی طرف سے جو کچھ گمان نہیں رکھتے تھے فقہ * تفسیر میں آیات و عید کی مانند اس آیت و عید ہر فلا تعلم نفس ما آخضیٰ لهم یعنی پس نہیں جانتا کوئی نفس اس چیز کو کہ پوشیدہ رکھی گئی ہو ان کے لیے اور معنی یہاں کی آیت کے یہ ہیں کہ ظاہر ہو گا ان کے لیے غضب الہی اور عذاب اس کے سے وہ کچھ کہ

[illegible]

البتہ زائد دولت کو قسمت اپنی اور اگر ناشکری کی تین بلا شہید عذاب میرا تحت ہی ہیں جسکو اللہ تعالیٰ دولت کا چھپی ہوا مین
صرف کرے بجا صرف کرے مصرع گزید دولت بڑی مست نگریدی ہر دیش

قَدْ قَالُوا الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فِيمَا نَعْتَمِيهِمْ تَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ يَكْسِبُونَ ○

کہ چکین یہ بات اویسے اگلے پھر کچھ کانٹا آیا اونکو جو کساتے تھے۔

تشخیص کی تھی یہی بات اُن لوگوں نے کہ پہلے ان سے تھے پس دفع کیا ان کے سر سے بلا کہ اوس خیر نے کہ کہاتے تھے + فتح
تفسیر میں یہی بات یعنی اِنَّمَا اَوْتَيْنَاهُ عَلٰی عِلْمٍ اُن لوگوں نے کہ پہلے ان سے تھے یعنی قارون نے اور اوس کی قوم نے کہ کہاتارون نے اِنَّمَا
اَوْتَيْنَاهُ عَلٰی عِلْمٍ عِنْدِي اور قوم اوس کی راضی تھی ساتھ اس بات کے پس گو یا کہ کئی اونھوں نے بھی یہ بات اور جائزہ کیا اعلیٰ ہوتوں
میں سے ہر لوگ ہوں کہ اونھوں نے کہا ہوشل اسکے کہاتے تھے یعنی سلع دنیا او جمع کرتے تھے اوس سے + صل

فَاَصَابَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوا وَالَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْ هَؤُلَاءِ سَيُصِيبُهُمْ سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوا
 پھر پڑیں ان پر بُرائیاں جو کائنات میں اور جو گنہگار ہیں انہیں سے ان پر ہی اب پڑتی ہیں بُرائیاں جو کائنات میں

وما لهم بمعجزتين ○

اور وہ نہیں تھکا نے والے پرمش

پس پونچے اونکو عذاباوس خیر کے کہ گئی اور اون لوگوں نے کہ ظلم کیا اس جماعت میں پونچیکا اونکو عذاباوس خیر کا کہ کیا ہی اور زمین میں یہ عاجز کرنے والے۔ فقہ۔ تفسیر سیئات ماکسبو یعنی جزا بد کرداروں انکے کی اور ظلم کیا یعنی کفر کیا اور اس جماعت میں یعنی تیری قوم کے مشرکوں میں پونچیکا انہر یعنی قریب ہی کہ پونچیکا اونکو مانند اوس خیر کے کہ پونچیکا انکو کو پس قتل کیے گئے سوارانک بدر میں اور روگا گیا اونسے رزق پس قحط زدہ کے سات برس تک اور زمین میں یہ عاجز کرنے والے یعنی ہمارے عذاب سے نکل نہیں سکتے پھر فراخی کی گئی اونکے لیے پس منیہ برائے گئے سات برس لیکن کیا اونکے لیے اور کم عذاباوس خیر کا کہ

أَوْ كُمْ يَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ فَتُوقَدِ الشَّجَرَةُ فِي ذَلِكَ لَا يَتَّبِعُكُمْ يُحْمَلُونَ ۝

اور کیا نہیں جان چکے کہ اللہ پھیلا تاہی روزی جسکو چاہے اور ماہ کردیتا ہی البتہ اس میں پتے ہیں اور لوگوں کو جو مانتے ہیں مشق

کیا نہیں جانتا ہو کفار نے کہ خدا کشادہ کرتا ہو رزق کو واسطے جسکے پاس ہا ورتنگ کرتا ہو واسطے جسکے چاہے تحقیق اسکا زمین بہتہ
 نشانیاں ہیں واسطے اوس قوم کے کہ ایمان لاتے ہیں فتح و تفسیق یعنی عقل دوڑانے میں تدبیر کرنے میں کوئی تنگی نہیں کرتا
 پھر ایک کوروزی کشادہ ہی ایک کو تنگ جانے کو کہ عقل کا کام نہیں صحت یقین کے ایک معنی تو مذکور ہوئے اور بعضوں نے کہا
 کرتا ہو اوسکو بقدر قوت کے اور بعضوں نے کہا مانپ کر دیتا ہو ایمان لاتے ہیں یعنی ساتھ اسکے کہ نہیں ہی کوئی تنگ کرنے والا اور
 نہ فراخ کرنے والا اسکو اسد غر و جل کے صحت

قُلْ يَبَادِي الَّذِينَ اسْرِفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ

کہہ دے اور بندوبست میرے چھوٹے زیادتی کی اپنی جان پر نہ آس تو طوطو اند کی مہر سے بیشک اندختا ہوں سب

جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ○

گناہ وہ جو ہی وہی ہی معاف کرنے والا معرباٹ صفتا

کہ میری طرف سے ای بندوں کے لئے کہ تجا و رحمت کی اوپر اپنے نام امید مت ہو و خدا کی رحمت سے تحقیق خدا بخشتا ہی گناہوں کو سارے تحقیق بخاوی

[illegible]

١٥

بخشنے والا اور ایمان و تقویٰ میں تجاوز نہ کرے۔ یعنی گناہ بہت کیے ہیں۔ بخشتا ہوں۔ یعنی میرا شرک کے اور گناہوں کے
کے کہا کہ سچ قرار تے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور فاطمہؓ کے جو یغفر الذنوب جیسا کہ لایا گیا ہے اور غفور کے معنی ہیں کہ
کدھا نکلتا ہے بڑے بڑے گناہ رحیم ہے کہ دور کرتا ہے بڑی بڑی سختیاں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں دوست
میں سے کہ میرے لیے دنیا اور دنیا کی چیزیں ہوں پس اس آیت کے پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ اور جو شخص شرک کیسے پس جب کہ
حضرت ایک ساعت پھر فرمایا اکر و من אשרک یعنی آگاہ رہو اور جو شرک کرے اس کے لیے بھی یہی حکم ہو یعنی بخشتا ہوں
بھی لیکن بد تو ہے اور اور گناہوں کو بغیر توبہ کے بھی چاہا تو جنت کما قال الشیخ ثم فی من جملة المشکوکہ اور روایت
کیا گیا ہے کہ کتنے ایک گولہ لے کر شرک میں لگا کر فکروا کہ یعنی قتل و زنا اور بہت گناہوں کے مرتکب تھے انہوں نے آنحضرت کے پاس
حاضر ہو کر عرض کیا کہ جس دین کی طرف تم بلا تے ہو تو اچھا لیکن ہم اس شرط سے قبول کرتے ہیں کہ خبر دو تم کو اس کی گناہ ہمارے
بخشنے جاویں یہ آیت نازل ہوئی کہ ای محمد میری طرف سے میرے بندوں کے گناہوں کو تم نا اسید ہو و خدا سب گناہ بخشتا ہے یعنی جب تم
اسلام لاؤ گے اور بعضوں نے کہا کہ یہ نازل ہوئی تیج حق وحشی قاتل حضرت امیر حمزہ کے اور وہ سلمان ہوا بعد اسکے پس کہا سلمانوں نے
یا رسول اللہ یہ حکم خاص اسی کے لیے ہوا عام ہے سب سلمانوں کے لیے فرمایا بلکہ سب سلمانوں کے لیے جو ابن عباس سے منقول ہے کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا کسی کو طرف وحشی بیٹے صحر کے کہ جو قاتل تھا امیر حمزہ کا تاکہ بلاؤ اس کو طرف اسلام کے پس کہا ابھی آؤ
خدمت بابرکت میں کہ تم مجھ کو نہ بلاتے ہو تم مجھ کو اسلام کی طرف اس حال میں کہ تم کہتے ہو کہ جسے قتل کیا یا شرک کیا یا دنا کیا یا لڑا یا بگا
دو چند کیا جاوے گا اس کے لیے عذاب اور عیشہ رہی گا اوسین لعل اور میں نے کیا ہے یہ سب کچھ پس آیا پاتے ہو تم میرے لیے رخصت پس
اوتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اراکم من تاب وامن وعمل عملا صالحا فاولئک یتوب اللہ علیہم حسنہ
وکان اللہ غفورا ارحیما یعنی مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور کیا عمل صالح پس یہ جماعت تھی کہ بدل گیا اللہ ان کی برائیوں کو
حسنات سے اور یہ اپنے بخشنے والا اور ایمان پس کہا وحشی نے یہ شرط شدیدہ اراکم من تاب وامن وعمل عملا صالحا
پس شاید کہ میں قادر ہوں اس پر یعنی تینوں باتوں پر پس اوتاری اللہ تعالیٰ نے اراکم من تاب وامن وعمل عملا صالحا
مادون ذلک لمن یشاء یعنی بلاشبہ انہیں بخشتا ہے شرک کو اور بخشتا ہے گناہوں کو پس کہہ سکتا ہے جس کے لیے چاہے گا
کہا وحشی نے یہ دیکھتا ہوں بعد مشیت اس کی کہ یعنی مغفرت کو موقوف ہے چاہے پر رکھا پس نہیں جانتا میں کہ بخشتا ہے مجھ کو یا نہیں یا نہ
اس کے سوا کچھ اور بھی ہے پس اوتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت قل لعلبادی الذین آمنوا علی انفسہم ساری آیت ہیں کہ
وحشی نے ان یہ سیر ڈھب کی ہے پھر سلمان ہوا پس کہا لوگوں نے بلاشبہ کہتے بھی کیا ہے جو کچھ کیا وحشی نے فرمایا کہ یہ سب سلمانوں کے
لیے ہے اور منقول ہے ابن عمر سے کہ کہا نازل ہوئی یہ آیت سچ حق عیاش بن ابی ریحہ اور ولید بن لید اور ایک جماعت کے مسلمانوں میں
سے کہ اسلام لائے تھے پھر مرتد ہو گئے بسبب مار پیٹ کے پس ہم کہتے تھے کہ نہیں قبول کرے گا اللہ ان سے فرض اور نہ نفل بھی اس لیے کہ یہ سلمان
ہوئے تھے پھر چھوڑ دیا انھوں نے دین اپنا بسبب عذاب و بے جانے کے پس اوتارین اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں پس لکھا ان کو عمر بن الخطاب نے اپنے
ہاتھ سے پھر بھیجا ان کو طرف عیاش بن ریحہ اور ولید وغیرہ کے پس اسلام لائے وہ اور ہجرت کی اور یہ بھی ابن عمر سے روایت ہے کہ
کہا تھے ہم گروہ صحابہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گمان کرتے اور کہتے کہ نہیں ہو کوئی چیز حسنات ہماری سے مگر کہ وہ قبول ہی ہو یا ان کے
نازل ہوئی یہ آیت اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم فان طاعت اللہ والطاعة للرسول والاطاعة لاولی الامر منکم
کر و رسول کی اور نہ باطل کرو تم اعمال اپنے پس جب کہ اتوری یہ آیت کہا ہم نے کیا ہے یہ ایسی چیز کہ باطل کرے گی ہمارے اعمال کو پھر کہتے

کہ وہ گناہ اور فواحش میں کہا ابن عمرؓ نے پس تھے ہم جب دیکھتے اس شخص کو کہ کیا اون گناہوں میں سے کچھ ہیں کہ ہم تحقیق
 بلاک چاہیں پس نازل ہوئی یہ آیت یعنی قل یٰٰھذا دی الذین استرفوا پس باز ہے ہم اس کہنے سے پس تھے ہم جب دیکھتے
 کسی کو کہ کیا وہ انہیں سے خوف کرتے ہم اوپر یعنی عذاب کا اور اگر نکلیا انہیں سے کچھ امید دیکھتے ہم واسطہ اس کے بھی حضرت کی
 اور اسراف سے اگر کتاب کا اثر کا ہو اور ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ نکلتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ایک جماعت کے اصحاب اپنے
 کہ ہنس رہے تھے اور باتیں کر رہے تھے پس فرمایا آنحضرتؐ نے قسم ہوس ذات کی کہ جہاں میری اوسکی بات تھیں وہاں اگر جانو تم
 اوس چیز کو کہ جانتا ہوں میں البتہ ہنسو تم تھوڑا اور دو تم بہت پھر پھر حضرتؐ اور رونے لگے لو کہیں جی بھی اللہ تعالیٰ نے طرف
 آنحضرتؐ کے کسی حکم کیوں نہ امید کرنا ہی تو میرے بندوں کو پس پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا خوش ہو تم اور اپنا حال
 مستقیم کرو راہ حق پر اور نزدیکی ڈھونڈو تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ سچا لگاؤ اور اس سے خوش رہو جسے منقول ہے کہ وہ داخل ہو
 مسجد میں پس نگاہان کھیا اگر وہ غلط کو وہ ڈرا رہا تھا اگل روز سے پس کھیا ہی ڈرتے والے اگل کے نہ امید کر تو لوگوں کو پھر
 پڑھی یہ آیت یٰٰھذا دی الذین استرفوا علی انفسہم لا یفلحون وحۃ اللہ اور کہا حضرت علیؓ نے کہ
 کون سی آیت وسیع تر ہے پیش رو کیا لوگوں نے ذکر کرنا آیتوں کا قرآن میں من یفلح سوا اللہ و یظلم نفسہ المر اور مانند
 اس کے پس کہا حضرت علیؓ نے کہ نہیں یہ قرآن میں کوئی آیت وسیع تر قل یٰٰھذا دی الذین استرفوا اللہ سے اور اس
 سے ہر چیز تفسیر آیت یٰٰھذا دی الذین استرفوا اللہ کے کہ کہا بلا یا اللہ تعالیٰ نے اپنی حضرت کی طرف اُن لوگوں کو کہتے
 تھے مسیح و مسیحی اور ان کو کہتے تھے مسیح بیٹا اسکا ہی اور ان کو کہتے تھے عذیر بیٹا اسکا ہی اور ان کو کہتے تھے
 فقیر اور ان کو کہتے تھے ہاتھ اس کا بند کیا گیا ہے یعنی عیا ذابا بعد مسک ہی کہ دیتا نہیں اور ان کو کہتے تھے اللہ قیصر
 میں میں کا ہو فرمایا اللہ تعالیٰ ان سب کو کہ آیا تو بنیں کرتے تم طرف اللہ اور شش نہیں مانگتے تم اوس سے حال ان کو اللہ غفور رحیم
 پھر لایا طرف توبہ کے اوس کو کہ جس نے بہت بڑی بات کو کہ انکار کچھ کچھ لایا یعنی یہ فرعون تھا کہ کہا میں اب اعلیٰ
 تھا اور ہوں اور کہا ما علمت لکم حقن لانی غیبی یعنی یہ بھی فرعون کے کہا کہ نہیں جانتا میں تمہارے لیے کوئی معبود
 سوا اپنے کے کہا ابن عباسؓ نے کہ جس نے نا امید کیا بندوں کو توبہ سے بعد اسکے پس تحقیق انکار کیا اوس نے کتاب اللہ کا ولیکن نہیں
 قادر ہوتا بندہ توبہ کرنے پر یہاں تک کہ توفیق کے توبہ کی اللہ اور سکو اور عبید بن عمرؓ سے روایت ہے کہ کہا ابلیس نے کہا ای رب
 میرے توفیق نکالا مجھ کو جسے بسبب آدم کے اور میں نہیں طاقت رکھتا ہوں اوپر یعنی اون کے بہکانے وغیرہ پر مگر ساتھ حکومت
 و قدرت تیری کے فرمایا اللہ تعالیٰ نے پس تو مسلط ہی اوپر کہا ابلیس نے ای رب میرے زیادہ کچھ اور فرمایا نہیں یہ کہ کیا جاو
 اوس کے لیے کوئی فرزند مگر کہ پیدا کیا جاو گیاتیرے لیے مثل اوس کے کہا ابلیس نے ای رب میرے زیادہ دے چکا فرمایا سینے اون کے رہنے کی
 جگہ میں تمہارے لیے اور جاری ہوئے تم اون کے خون کے جاری ہو گئی جگہ کہا ابلیس نے ای رب میرے زیادہ کچھ فرمایا چکارا اوپر اپنے
 سوار اور پیادے اور سنا بھا کر اوسے مال اور اولاد میں اور وعدے دے اون کو اور کچھ نہیں وعدہ دیا اون کو شیطان مگر غما بازی کہا آدم
 علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہ ای رب میرے تحقیق مسلط کیا تو اوس کو مجھ پر اور میں نہیں بیچ سکتا ہوں اوس کے مگر ساتھ مدد تیرے کی فرمایا کہ
 نہیں پیدا کیا جاو گیاتیرے لیے کوئی فرزند مگر کہ متعین کرو گامیں اوپر اوس کو کہ محفوظ رکھیا اوس کو ہنشین ہے یعنی فرشتہ متعین
 کرو گنا کہ شیطان سے بچا و گیا اوس کو کہا حضرت آدمؑ نے ای رب میرے زیادہ کچھ فرمایا کیا ایک نیکی برابر دے یا زیادہ اور برائی ایک کی ایک
 یا سدا و گنا اوس کو کہا ای رب میرے زیادہ کچھ فرمایا دروازہ توبہ کا کھلا ہوا ہے جب تک کہ روح بدن میں ہی کہا ای رب میرے اور زیادہ

یہ آیت وسیع تر ہے پیش رو کیا لوگوں نے ذکر کرنا آیتوں کا قرآن میں من یفلح سوا اللہ و یظلم نفسہ المر اور مانند اس کے پس کہا حضرت علیؓ نے کہ نہیں یہ قرآن میں کوئی آیت وسیع تر قل یٰٰھذا دی الذین استرفوا اللہ سے اور اس سے ہر چیز تفسیر آیت یٰٰھذا دی الذین استرفوا اللہ کے کہ کہا بلا یا اللہ تعالیٰ نے اپنی حضرت کی طرف اُن لوگوں کو کہتے تھے مسیح و مسیحی اور ان کو کہتے تھے مسیح بیٹا اسکا ہی اور ان کو کہتے تھے فقیر اور ان کو کہتے تھے ہاتھ اس کا بند کیا گیا ہے یعنی عیا ذابا بعد مسک ہی کہ دیتا نہیں اور ان کو کہتے تھے اللہ قیصر میں میں کا ہو فرمایا اللہ تعالیٰ ان سب کو کہ آیا تو بنیں کرتے تم طرف اللہ اور شش نہیں مانگتے تم اوس سے حال ان کو اللہ غفور رحیم پھر لایا طرف توبہ کے اوس کو کہ جس نے بہت بڑی بات کو کہ انکار کچھ کچھ لایا یعنی یہ فرعون تھا کہ کہا میں اب اعلیٰ تھا اور ہوں اور کہا ما علمت لکم حقن لانی غیبی یعنی یہ بھی فرعون کے کہا کہ نہیں جانتا میں تمہارے لیے کوئی معبود سوا اپنے کے کہا ابن عباسؓ نے کہ جس نے نا امید کیا بندوں کو توبہ سے بعد اسکے پس تحقیق انکار کیا اوس نے کتاب اللہ کا ولیکن نہیں قادر ہوتا بندہ توبہ کرنے پر یہاں تک کہ توفیق کے توبہ کی اللہ اور سکو اور عبید بن عمرؓ سے روایت ہے کہ کہا ابلیس نے کہا ای رب میرے توفیق نکالا مجھ کو جسے بسبب آدم کے اور میں نہیں طاقت رکھتا ہوں اوپر یعنی اون کے بہکانے وغیرہ پر مگر ساتھ حکومت و قدرت تیری کے فرمایا اللہ تعالیٰ نے پس تو مسلط ہی اوپر کہا ابلیس نے ای رب میرے زیادہ کچھ اور فرمایا نہیں یہ کہ کیا جاو اوس کے لیے کوئی فرزند مگر کہ پیدا کیا جاو گیاتیرے لیے مثل اوس کے کہا ابلیس نے ای رب میرے زیادہ دے چکا فرمایا سینے اون کے رہنے کی جگہ میں تمہارے لیے اور جاری ہوئے تم اون کے خون کے جاری ہو گئی جگہ کہا ابلیس نے ای رب میرے زیادہ کچھ فرمایا چکارا اوپر اپنے سوار اور پیادے اور سنا بھا کر اوسے مال اور اولاد میں اور وعدے دے اون کو اور کچھ نہیں وعدہ دیا اون کو شیطان مگر غما بازی کہا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہ ای رب میرے تحقیق مسلط کیا تو اوس کو مجھ پر اور میں نہیں بیچ سکتا ہوں اوس کے مگر ساتھ مدد تیرے کی فرمایا کہ نہیں پیدا کیا جاو گیاتیرے لیے کوئی فرزند مگر کہ متعین کرو گامیں اوپر اوس کو کہ محفوظ رکھیا اوس کو ہنشین ہے یعنی فرشتہ متعین کرو گنا کہ شیطان سے بچا و گیا اوس کو کہا حضرت آدمؑ نے ای رب میرے زیادہ کچھ فرمایا کیا ایک نیکی برابر دے یا زیادہ اور برائی ایک کی ایک یا سدا و گنا اوس کو کہا ای رب میرے زیادہ کچھ فرمایا دروازہ توبہ کا کھلا ہوا ہے جب تک کہ روح بدن میں ہی کہا ای رب میرے اور زیادہ

یہ آیت وسیع تر ہے پیش رو کیا لوگوں نے ذکر کرنا آیتوں کا قرآن میں من یفلح سوا اللہ و یظلم نفسہ المر اور مانند اس کے پس کہا حضرت علیؓ نے کہ نہیں یہ قرآن میں کوئی آیت وسیع تر قل یٰٰھذا دی الذین استرفوا اللہ سے اور اس سے ہر چیز تفسیر آیت یٰٰھذا دی الذین استرفوا اللہ کے کہ کہا بلا یا اللہ تعالیٰ نے اپنی حضرت کی طرف اُن لوگوں کو کہتے تھے مسیح و مسیحی اور ان کو کہتے تھے مسیح بیٹا اسکا ہی اور ان کو کہتے تھے فقیر اور ان کو کہتے تھے ہاتھ اس کا بند کیا گیا ہے یعنی عیا ذابا بعد مسک ہی کہ دیتا نہیں اور ان کو کہتے تھے اللہ قیصر میں میں کا ہو فرمایا اللہ تعالیٰ ان سب کو کہ آیا تو بنیں کرتے تم طرف اللہ اور شش نہیں مانگتے تم اوس سے حال ان کو اللہ غفور رحیم پھر لایا طرف توبہ کے اوس کو کہ جس نے بہت بڑی بات کو کہ انکار کچھ کچھ لایا یعنی یہ فرعون تھا کہ کہا میں اب اعلیٰ تھا اور ہوں اور کہا ما علمت لکم حقن لانی غیبی یعنی یہ بھی فرعون کے کہا کہ نہیں جانتا میں تمہارے لیے کوئی معبود سوا اپنے کے کہا ابن عباسؓ نے کہ جس نے نا امید کیا بندوں کو توبہ سے بعد اسکے پس تحقیق انکار کیا اوس نے کتاب اللہ کا ولیکن نہیں قادر ہوتا بندہ توبہ کرنے پر یہاں تک کہ توفیق کے توبہ کی اللہ اور سکو اور عبید بن عمرؓ سے روایت ہے کہ کہا ابلیس نے کہا ای رب میرے توفیق نکالا مجھ کو جسے بسبب آدم کے اور میں نہیں طاقت رکھتا ہوں اوپر یعنی اون کے بہکانے وغیرہ پر مگر ساتھ حکومت و قدرت تیری کے فرمایا اللہ تعالیٰ نے پس تو مسلط ہی اوپر کہا ابلیس نے ای رب میرے زیادہ کچھ اور فرمایا نہیں یہ کہ کیا جاو اوس کے لیے کوئی فرزند مگر کہ پیدا کیا جاو گیاتیرے لیے مثل اوس کے کہا ابلیس نے ای رب میرے زیادہ دے چکا فرمایا سینے اون کے رہنے کی جگہ میں تمہارے لیے اور جاری ہوئے تم اون کے خون کے جاری ہو گئی جگہ کہا ابلیس نے ای رب میرے زیادہ کچھ فرمایا چکارا اوپر اپنے سوار اور پیادے اور سنا بھا کر اوسے مال اور اولاد میں اور وعدے دے اون کو اور کچھ نہیں وعدہ دیا اون کو شیطان مگر غما بازی کہا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہ ای رب میرے تحقیق مسلط کیا تو اوس کو مجھ پر اور میں نہیں بیچ سکتا ہوں اوس کے مگر ساتھ مدد تیرے کی فرمایا کہ نہیں پیدا کیا جاو گیاتیرے لیے کوئی فرزند مگر کہ متعین کرو گامیں اوپر اوس کو کہ محفوظ رکھیا اوس کو ہنشین ہے یعنی فرشتہ متعین کرو گنا کہ شیطان سے بچا و گیا اوس کو کہا حضرت آدمؑ نے ای رب میرے زیادہ کچھ فرمایا کیا ایک نیکی برابر دے یا زیادہ اور برائی ایک کی ایک یا سدا و گنا اوس کو کہا ای رب میرے زیادہ کچھ فرمایا دروازہ توبہ کا کھلا ہوا ہے جب تک کہ روح بدن میں ہی کہا ای رب میرے اور زیادہ

خبر ہوگی کہ میں نے جو کتاب جاری کیا ہے اس کی ہر جگہ کی طرف اشارہ ہے جہاں میں نے اس کتاب کو لکھا ہے
 کوئی نہیں جس کی قیادت اللہ تعالیٰ کرے نہ اس پر دست ہو تو نہ کرو اور رجوع ہو تو ہجرت نہ کرو اور رجوع ہو تو ہجرت نہ کرو
 تب تک کہ قیامت نہیں آئے۔ یہاں تک کہ ہر بندہ اگر سختی آبروی خود بصیانت و محتاطہ و احتیاطی اور ہر طرف سے
 و احتیاطی اور محتاطہ کرے اور اس کے لیے عمل چھوڑ دے تو اس کے لیے ہر طرف سے احتیاط و احتیاطی اور ہر طرف سے

وَأَمَّا مَنِ احْسَنَ مَا آتَاهُ الْيَكْفُورُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَهُ الْعَذَابُ بِمَا كُفِّرَ عَنْهُ
 اور چلو بہترات پر جو اور ہی محو ہوتے ہیں پہلے سے پہلے سے بہتر عذاب پہنچا اور نہ خیر و صفا

اور پیروی کرو بہترین اور پیروی کی طرف اشارہ ہے اور اگر تمہارے لیے اس کے لیے کہ تمہارے عذاب ناگہان آئے
 خیر و صفا ہو تو بہتر ہے کہ تمہاری پیروی کرو بہترین اور پیروی کی طرف اشارہ ہے اور اگر تمہارے لیے اس کے لیے کہ تمہارے عذاب ناگہان آئے
 الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ الْحَسَنَةَ نَاجِيًا مِّنْ عَذَابِ سُلَيْمَانَ مِّنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَهُ الْعَذَابُ بِمَا كُفِّرَ عَنْهُ
 مزید اتنی غفلت کے بہتر ہے اور پیروی کی طرف اشارہ ہے اور اگر تمہارے لیے اس کے لیے کہ تمہارے عذاب ناگہان آئے
 جس پر تمہاری پیروی کرو بہترین اور پیروی کی طرف اشارہ ہے اور اگر تمہارے لیے اس کے لیے کہ تمہارے عذاب ناگہان آئے
 اور ذکر آؤ تو ان میں حقیر چیزوں کا ہی تاکہ نہ رغبت کرے اور ذکر احسن یعنی بہت اچھی چیزوں کا ہی تاکہ اختیار کرے اور نہ غفلت
 خیر و صفا ہو تو بہتر ہے کہ تمہاری پیروی کرو بہترین اور پیروی کی طرف اشارہ ہے اور اگر تمہارے لیے اس کے لیے کہ تمہارے عذاب ناگہان آئے
 طاعت کے اور نہ غفلت کے گناہوں سے والا تمام قرآن حسن ہے اس لیے کہ کلام آئی ہو اگر چاہو زمین کلام قبیح کفار کا وغیرہ ملک کو چھوڑو

بَحْسُ جِلْدِ*

أَنْ تَقُولَ نَفْسٌ لِّحَسْرَتِي عَلَى مَا فَرَّطْتُ فِي جَنْبِ اللَّهِ وَإِنْ كُنْتُ لَمِنَ السَّآخِزِينَ ۝ أَوْ تَقُولَ لَوْ أَنَّ اللَّهَ هَدَانِي لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِينَ ۝ أَوْ تَقُولَ لَوْ أَنَّ اللَّهَ هَدَانِي لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِينَ ۝
 کہیں کہنے لگے کوئی ہی افسوس جس سے سینہ کی اس کی طرف سے اور میں تو ہفتا ہوا یا کہنے لگے
 لَوْ أَنَّ اللَّهَ هَدَانِي لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِينَ ۝ اَوْ تَقُولَ لَوْ أَنَّ اللَّهَ هَدَانِي لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِينَ ۝
 اگر اللہ مجھ کو راہ دیتا تو میں ہوتا ڈر والوں میں یا کہنے لگے جب دیکھ عذاب کسی طرح مجھ کو پہنچا ہے

فَاكُونَ مِنَ الْحَسَنِينَ ۝

تو میں ہوں نیک والوں میں صوفی

رجوع خدا کی طرف کرو اور اتباع قرآن کا کرو بہت خوف اس کے کہ کوئی شخص افسوس اور اس کے کہ تقصیر کی بیخبر
 حق خدا کے اور تحقیق میں تھا تھا کرے والوں سے بلکہ اگر خدا ہدایت کرتا تھا تو البتہ ہوتا میں پرہیزگاروں سے یا کہ جس وقت
 دیکھ عذاب کو کاشکے ہو مجھ کو پہنچا جاتا یعنی دنیا میں تو کہ ہو زمین نیک کرے والوں سے بہتر ہے کہ تقصیر میں فی جنب اللہ
 یعنی حق خدا کے یا بیچ طاعت خدا کے یا بیچ ذات خدا کے یا بیچ طرف خدا کے اور وہ توحید اور کسی ہی اور اقرار کرتا تھا نبوت نبی
 اس کے کہ یعنی محمد علیہ السلام کے یا بیچ حق خدا کے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں بھی کوئی قوم کسی مجلس میں نہ آیا
 اس کو اوس میں مگر کہ ہوگی وہ مجلس اوپر حسرت ان قیامت کے اگرچہ ہوں وہ اہل حسرت عرض کیا صحابہ کہ کیوں ہوگی حسرت فرمایا
 دیکھیں گے تو اب ہر مجلس کا کہ یاد کیا تھا اوس مجلس والوں نے اس کو اوس میں اور زمین دیکھیں گے تو اب اس مجلس کا کہ جس میں میں تھا
 ہیں وہی حسرت اوپر آؤ تو اس سے ہر بیچ تفسیر ان تَقُولَ نَفْسٌ لِّحَسْرَتِي عَلَى مَا فَرَّطْتُ فِي جَنْبِ اللَّهِ وَإِنْ كُنْتُ لَمِنَ السَّآخِزِينَ

یہاں تک کہ قیامت نہیں آئے۔ یہاں تک کہ ہر بندہ اگر سختی آبروی خود بصیانت و محتاطہ و احتیاطی اور ہر طرف سے
 و احتیاطی اور محتاطہ کرے اور اس کے لیے عمل چھوڑ دے تو اس کے لیے ہر طرف سے احتیاط و احتیاطی اور ہر طرف سے
 وَالْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ الْحَسَنَةَ نَاجِيًا مِّنْ عَذَابِ سُلَيْمَانَ مِّنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَهُ الْعَذَابُ بِمَا كُفِّرَ عَنْهُ
 مزید اتنی غفلت کے بہتر ہے اور پیروی کی طرف اشارہ ہے اور اگر تمہارے لیے اس کے لیے کہ تمہارے عذاب ناگہان آئے
 جس پر تمہاری پیروی کرو بہترین اور پیروی کی طرف اشارہ ہے اور اگر تمہارے لیے اس کے لیے کہ تمہارے عذاب ناگہان آئے
 اور ذکر آؤ تو ان میں حقیر چیزوں کا ہی تاکہ نہ رغبت کرے اور ذکر احسن یعنی بہت اچھی چیزوں کا ہی تاکہ اختیار کرے اور نہ غفلت
 خیر و صفا ہو تو بہتر ہے کہ تمہاری پیروی کرو بہترین اور پیروی کی طرف اشارہ ہے اور اگر تمہارے لیے اس کے لیے کہ تمہارے عذاب ناگہان آئے
 طاعت کے اور نہ غفلت کے گناہوں سے والا تمام قرآن حسن ہے اس لیے کہ کلام آئی ہو اگر چاہو زمین کلام قبیح کفار کا وغیرہ ملک کو چھوڑو

یہاں تک کہ قیامت نہیں آئے۔ یہاں تک کہ ہر بندہ اگر سختی آبروی خود بصیانت و محتاطہ و احتیاطی اور ہر طرف سے
 و احتیاطی اور محتاطہ کرے اور اس کے لیے عمل چھوڑ دے تو اس کے لیے ہر طرف سے احتیاط و احتیاطی اور ہر طرف سے

۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

اور بچاؤ کیلئے اور بچوں کے ڈر رکھا اور بچے بچاؤ کی حکمت نہ لگے اور نہ کو برائی اور نہ وہ غم کھا وین مشق

قُلْ أَفَغَيْرَ اللَّهِ تَأْمُرُونِي أَعْبُدُ أَيُّهَا الْمُجْرِمُونَ ۝

لوگ اب اللہ کے سوا کسی کو بتاتے ہیں کہ پوچھیں اسی ناموں میں جی

کہ کیا حکم کرتے ہو جبکہ ہر شخص کو زمین غیر خدا کو ای نادانوں + فتنہ + نفس دین کہہ یعنی باؤ کو کہ بلاستے ہیں جبکہ طرف دین باپ دادوں شیر کے کہ کیا غیر خدا کو پوجوں میں تمہارے کہنے سے بعد اس بیان کے ای نادانوں ساتھ تعجید خدا نزول اس کے ساتھ بیچ جواب کفار قریش کے یہ کہ آنحضرت کو باپ دادا کے دین کی طرف بلاستے تھے :

وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ الْكِتَابَ فَذَكَرْ فِيهِ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا مِن قَبْلِكَ فَكَفَرُوا بِهِ ثُمَّ لَا غَرْوًا لَهُمْ ۖ ذَكَرْ فِيهِ عَمَلَكُمُ اللَّائِي لَا تُغْنِي عَنْكُمْ كُفْرًا وَلَا تَنفَعُكُمْ فِيهِ ۚ وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ الْكِتَابَ فَذَكَرْ فِيهِ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا مِن قَبْلِكَ فَكَفَرُوا بِهِ ثُمَّ لَا غَرْوًا لَهُمْ ۖ ذَكَرْ فِيهِ عَمَلَكُمُ اللَّائِي لَا تُغْنِي عَنْكُمْ كُفْرًا وَلَا تَنفَعُكُمْ فِيهِ ۚ

اور حکم پہ کچا ہی ٹھکو اور تجھے اگلوں کو اگر تونے شریک بنا اکارت جاوین تیرے کیے اور تو ہوگا

اور حکم پڑ چکا ہو شکو اور تجھے اگلون کو اگر حق نے شریک مانا اکارت جاوین تیرے کیے اور تو ہوگا

○ من الخبيرين

ٹوٹے مین آیا : مسیح

اور تحقیق وحی بھی گئی اسی طرف تیرے اور طرفوں لوگوں کے کہ پہلے تجھے تھے یعنی اور انبیاء کہ اگر شرک خدا کا سقر کرے تو
البتہ نابود ہوں اے تیرے اور البتہ ہو کہ تو ٹاپا نے والوں سے فتنہ و تقسین باوجودیکہ اللہ تعالیٰ جانتا تھا کہ اوسکے رسول
شرک نہیں کرنے کے اور پھر جو یوں فرمایا اسلیے کہ خطاب آنحضرت کو ہو اور اوس سے غیر اُن کے ہیں اور یا یہ کہ یہ بطریق فرس کے فرمایا
یعنی بالافرض و التقدير اگر شرک کرو یوں ہو جائے گا

بَلِّغِ اللَّهَ فَأَعْبُدْ وَكَفَى مِنَ الشُّكْرِ مَعْنَى ۝

حق ماننے والوں میں + صوفی

بلکہ خدا ہی کو عبادت کرو اور ہوشکر کرنے والوں سے فتنہ و نفس میں کفار جو حضرت کو اپنے بتوں کے پوجنے کے لیے کہتے تھے یہ رو انکا ہی گویا کہ فرمایا نہ عبادت کرو اس چیز کو کہ یہ کفر راو سکی عبادت کرنے کو کہتے ہیں بلکہ اگر عبادت کرے تو تو اللہ ہی کو عبادت کرو ہوشکر کرنے والوں سے اور جن چیز پر کہ انعام کیا ساتھ اس کے اللہ تعالیٰ نے تجویز کیا جگو سوار اور اولاد آدم کا یہ منہ تنبیہ اور پر کی آیت میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وڑ گا دیا شرک کرنے پر اور مقصود سنا نا اونکی امت کو ہی اس طرح کے بیان فرماتے ہیں اہتمام منع کا امت ہونا ہی حبیبہ بلاشبہ بادشاہ اپنے وزیر کو ایک بات منع کرے اور مقصود منع کرنا رعایا کا ہو تو رعایا کو وڑ زیادہ ہوتا ہی کہ جب بادشاہ نے اپنے وزیر کو اس طرح منع کیا تو ہماری کیا حقیقت ہی ہوگا بالضرور اس بات بچنا چاہیے پس ایسی ہی یہاں سمجھنا چاہیے کہ جب اپنے بند خاص اور حبیب کو شرک سے اس طرح منع فرمایا تو اونکی امت کو بہت بچنا چاہیے شرک سے والا کیا کرایا سب برباد ہوگا پھر آنحضرت کو اس طرح منع فرما کر مشرکوں کی نصیحت پر اور اوپر بیان کرنے نا قدر دانی اونکی کے اور بیان فرماتے قدرت کاملہ انہی کے متوجہ ہو کر جو حکم ملتا ہے انہی اپنے بتوں کی طرف پیٹھ کر کے نہ دیکھتے تھے کہ فرمایا و مافات کی رو اللہ

وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَالسَّمَوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ

اور زمین سمجھے اندکو جتنا کچھ وہ ہے ساری ایک ٹھنی ہلو کی دن قیامت کے اور آسمان لپٹے ہیں اوسکے چاہنے ہاتھ زمین

سُبْحَانَكَ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ ○

وہ پاک ہو اور بتا دو پھر اس کے شریک بنائیں موقوف

اور پہچاننا خود کو حق پہچاننے اور اسکے کار اور زمین ساری اور سکی ٹٹھی میں ہوگی روز قیامت کے اور آسمان لپٹے ہوئے ہوں گے اور اسکے دین

[illegible]

نیکان میں

بیت فی اللہ
بیت فی اللہ
بیت فی اللہ

کہ نہیں کرتا اور جانتا کہ کیسا معاملہ کر دے گا میں ساتھ خلق اپنی کے جب کہ اٹھا اٹھا اور کو قہر و سب اور کھٹا کر دے گا آسمانوں کو اپنے
میں پھر سمیٹوں گا زمینوں کو پھر کھونگا میں کہ میں ہوں بادشاہ کون جو وہ کہ اس کے لیے بادشاہت ہو سکتا ہے وہ جسے جنت کو پہنچا
کھا ہی سینے اگر دکھاتا میں اور جو کچھ کہ بھلائیوں طیار کین میں سینے اٹکے لیے اوسمیں پس یقین کرتے اوسکا اور تیسرے
دو رخ کو پوشیدہ رکھا ہی سینے اگر دکھاتا میں اور کو دو رخ اور جو کچھ کہ بھلائیوں طیار کین میں سینے اٹکے لیے اوسمیں پس یقین کرتے اوسکا
ولیکن قصہ پوشیدہ رکھا ہی سینے ان چیزوں کو اونسے تاکہ جانوں میں کہ کیسے عمل کرتے ہیں اور تحقیق بیان کرو یا میں اونسے اٹکے لیے
اور ابو ذرؓ روایت ہے کہ کہا فرمایا واسطے میرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا تو جانتا ہے کہ کس قدر ہی کسی پس کہ سینے
نہیں فرمایا میں میں آسمان اور زمین اور جو کچھ کہ اوٹھیں ہو مقابلے میں کرسی کے گرماند ایک کڑے کے کہ ڈالے اوسکو کوئی ڈالے والا
بیچ ہوا زمین چٹیل کے اور زمین ہی کسی مقابلے میں عرش کے گرماند ایک کڑے کے کہ ڈالے اوسکو کوئی ڈالے والا بیچ زمین ہوا چٹیل کے
چٹیل کے اور زمین ہی عرش مقابلے میں بانی کے گرماند ایک کڑے کے کہ ڈالے اوسکو کوئی ڈالے والا بیچ زمین ہوا چٹیل کے
اور زمین ہی مقابلے میں ہول کے گرماند ایک کڑے کے کہ ڈالے اوسکو کوئی ڈالے والا بیچ زمین ہوا چٹیل کے اور زمین میں یہ
اسد عزوجل کی تضحی میں گرماند ایک کڑے کے یاد آئے سے بھی زیادہ چھوٹے کہ ہوا نہ بیچ ہٹیل ایک تھار کے اور یہی ہی تفسیر قول
اللہ تعالیٰ کی وَاللّٰهُ رَاضٍ جَمِيعًا قَبَضَتْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ کہا ابو جحی سینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے تفسیر قول اللہ تعالیٰ کی وَاللّٰهُ رَاضٍ جَمِيعًا قَبَضَتْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ کہ گمان ہوئے لوگ اوسدن فرمایا ہیں صراطیوں ہوں
اور پائی ہو اوسکے لیے یعنی بہت ہی بعید ہوا اس شریعت سے قدرت اوسکی اور عظمت اوسکی اور بہت ہی بزرگوں وہ اس سے کہ نسبت
کیے جاویں طرف اوسکے شرکاء جل جلالہ در مسئلہ تبیہ قطعہ کسی صفا و زمین پر
بی زبان بی نشان چکویں بازہ عاشقان شکان عشق اندہ بنیاد زکشتگان آواز بد آس آیت کہ یہ سے معلوم ہوا کہ جو لوگ
اس کے حکم پر اور وہ حکم کو مقدم رکھتے ہیں یا شعائر اسلام اور سنون چیزوں پر اور وہ کی سمون کو ترجیح دیتے ہیں اس
کے نام پر کیودین سے تعلیمی سمون اور جیسا تیسار دیدین اور کسی بزرگ کے نام کا کرین تو اوسمیں بڑے بڑے تکلفات کرین
وہ اسکی قدرت و عظمت کو نہیں پہچانتے ہیں اور میں جب اس آیت کے مصداق ہیں مومن کی شان یہ ہے کہ اسد اور رسول کے حکم کو
اور سمون کو سب پر مقدم رکھیں اور اوسکی قدرت و عظمت کے برابر کسی قدر عظمت نہ سمجھیں

وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصُوعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ
اور پھونکا گیا زرنگا پھر ہونٹوں کو کوئی ہی آسمانوں میں اور زمین میں مگر جسکو اللہ نے چاہا پھر پھونکا گیا
اٰخِرٰی فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّخْشَوْنَ
دوسری بار پھر بھی وہ کھڑے ہوئے دیکھتے ہوئے

اور پھونکا جاوے گا صور میں پس مہر جاوے گا جو کہ آسمانوں میں ہو اور جو کہ زمین میں ہو مگر وہ کہ خدا چاہا ہی پھر پھونکا جاوے گا صور میں
دوسری بار پس گمان کہ کھڑے ہوں دیکھتے ہوئے تبیہ قطعہ ایک بار نفع صور جو عالم کی فنا کا دوسرا ہوزندہ ہونے کا
یہ تیسری ہوشی کا بعد شریکے جو تھا ہوزندہ ہونے کا اسکے بعد اس کے سامنے ہو جاوے گا صوفی نفع فی الصور سے
پہلا نفع مراد ہے کہ اوسمیں سب مہر جاوے گا اور شریکے نفع فیہ اٰخِرٰی سے نفع دوسرا جلانے کے لیے مگر وہ کہ خدا چاہا ہی ہوشی
جبریل اور میکائیل اور اسرافیل اور ملک الموت اور بعضوں نے کہا کہ وہ اٹھانے والے عرش کے ہیں یا ضوان کہ نام جنت دار خود کا ہے

نفع فی الصور
نفع فی الصور
نفع فی الصور

ایک کثرت میں
چرخِ کائنات کے
بعد تو کچھ اور
پیمانہ ملک الموت کا
مقام ہے چوتھا
کسی راوی کو نہ
پہچانواں نہ
مستند ملاحظہ

حق میں پس حکم کر در میان اونکے فرماوے گا اللہ تعالیٰ شفاعت قبول کی مینے تیری اور حکم کر دو گا میں در میان اونکے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں ہر دو گناہین اور کھڑا ہوں گا ساتھ لوگوں کے پس حکم کرے گا اللہ در میان خلایق کے پس اہل حکم کیا جاوے گا اور باہر خون کے اور آوے گا ہر شہید کہ قتل کیا گیا تھا اللہ کی راہ میں اور حکم کرے گا اللہ کہ اس کا سر اٹھا کر لایا جاوے اور اس کی گردن کی گردن میں سے خون جاری ہوگا پس کہیں شہید کہ ایسے قتل کیا ہو فلاں فلاں شخصوں نے پس فرماوے گا اللہ حال انکو وہ خوب جانتا ہو کیون قتل کیے گئے تم پس کہیں ایسے قتل کیے گئے ہم تاکہ ہو غلبہ تیرے لیے یعنی لڑے تھے تو اسلام غالب ہوئے گئے پس فرماوے گا اللہ تعالیٰ کہ سچ کہا تھے پس کرے گا اللہ انکے مومنوں کے لیے روشنی مانند روشنی آفتاب کے پھر ساتھ ساتھ جلیں گے اونکے فرشتے جنت تک اور اونکے وہ کہ قتل کیے گئے ہیں غیر راہ خدا میں اٹھا کر لائے جاویں گے سر اونکے اور اونکی گردنوں کی گردن میں سے خون جاری ہوگا پس کہیں وہ ایسے قتل کیا ہو فلاں فلاں شخصوں نے پس فرماوے گا اللہ تعالیٰ کیون حال انکو وہ خوب جانتا ہوگا پس کہیں تاکہ ہو غرت ہمارے لیے یعنی اپنے غالب ہونے کے لیے لڑے تھے مارے گئے پس فرماوے گا اللہ تعالیٰ ہلاک ہو جو تو پھر نہیں باقی رہے گا کوئی شخص کہ قتل کیا گیا ہو مگر قتل کیا جاوے گا پھر اس کے اور نہ حق تلفی کی ہوگی کیسے کیسی مگر کہ ماخوذ ہوگا پھر اس کے اور ہوگا اللہ کی مشیت میں اگر چاہے عذاب کرے اوپر اور چاہے رحم کرے اوپر پھر حکم کرے گا اللہ در میان باقی مخلوق اپنی کے یہاں تک کہ زمین باقی رہے گا حق کیا نزدیک کیسے مگر کہ یوگا و سکو اللہ واسطے مظلوم کے ظالم سے یہاں تک کہ تکلیف دیا جاوے گا او سدن و دھوین پانی ملا کر بیچنے والا یہ کمال کرے بانی کو دودھ پھر بارخ ہوگا اللہ اس سے پکارے گا بھارنا کہ سناوے گا ساری خلایق کو آگاہ ہووے چاہیے کہ مل جاوے ہر قوم ساتھ معبودوں اپنے کے یعنی بتوں کے اور ان چیزوں کے کہ تھے پوجتے سو اللہ کے پس میں باقی رہے گا کوئی کہ پوجتا ہی سو اللہ کے کسی چیز کو مگر کہ صورت بنا کر لائے جائیں گے اس کے لیے معبود اس کے سامنے اس کے اور بنا یا جاوے گا ایک فرشتہ فرشتوں میں سے بصورت عزیز کے اور بنا یا جاوے گا ایک فرشتہ فرشتوں میں سے بصورت عیسیٰ کے پس ساتھ ہو جائیں گے اول کے یہود اور ساتھ ہو جائیں گے دوسرے کے نصاریٰ پھر کھینچ کر لیا جائیں گے انکو معبود ان کے یعنی بت اور مانند ان کے کے طرف دوزخ کے پس یہ مذکور ہی اس آیت میں کہ فرمائی اللہ تعالیٰ نے لَوْ كَانَ هَؤُلَاءِ اِلهًا مَّا وَدَّوْهُمُ وَلَا يَخَافُهُمْ فَخَلَّدُوْنَهُمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ لَا يَبْعَدُ اُولٰٓئِكَ عَنْ عَذَابِ اللّٰهِ وَلَٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ اور پھر فرمائی کہ میں نے انکو دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے پس جب کہ نہیں باقی رہیں گے مگر مومن اور انھیں میں منافق بھی ہونگے تو کہا جاوے گا انکو کہ یہ کہ ای لوگوں گئے اور لوگ پس تم بھی مل جاؤ ساتھ معبودوں اپنے کے اور ان چیزوں کے کہ پوجتے تھے تم انکو پس کہیں وہ قسم خدا کی نہیں تھے ہم پوجتے کسی معبود کو سو اللہ کے پھر کہا جاوے گا ان سے اسی طرح کہ مل جاؤ تم اپنے معبودوں کے ساتھ اور ان چیزوں کے ساتھ کہ تھے تم پوجتے پس کہیں وہ قسم خدا کی نہیں ہی ہمارے لیے کوئی معبود سو اللہ کے اور نہیں پوجتے تھے ہم اس کے غیر کو پھر کہا جاوے گا یہی اون سے میری بار پس کہیں وہ مانند اسی کے پس فرماوے گا اللہ تعالیٰ کہ میں اب تمہارا ہوں پس آیا ہو در میان تمہارے اور در میان ہر تمہارے کے کوئی نشان کہ پہچانو تم اسکو اور نشانی سے پس کہیں ہاں پھر کہو لیگا اللہ تعالیٰ ہنڈلی اور دکھاوے گا انکو کچھ نشانی پس پہچانیں گے کہ یہ رب ہمارا تو پس گریں گے لوگ اپنے مومنوں کے بل سجدہ کرتے ہوئے اور گریں گے ہر منافق اپنی بیٹھ کے بل کر دیگا اللہ بتدیان انکو کی بیٹوں کی گاؤں کے سینکوں کے مانند پھر حکم کرے گا اللہ واسطے انکے سر اٹھانے کا پس سر اٹھاویں گے اپنے اور رکھا جاوے گا بل صراط پست دوزخ پر مانند ال کے باریک نور مانند دھاتلو اس کے تیز اوپر آنکڑے ہونگے اور نیچے کہ جنکے سر مڑے ہوں اور تیز اور کا لوہے کے مانند کانٹوں سعدان کے کہ نام ایک گھانس کا ہو ور اس کے بل ہوگا پھسلنا کہ جس پر قدم نہ جے پس گزریں گے اوپر سے بعضے ناہلک مارنے کے اور بعضے مانند چکنے بھلی کے اور بعضے مانند گھوڑوں تیزوں کے اور بعضے مانند تیز روا اور سوار یوں کے

اللہ تعالیٰ نے انکو دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے پس جب کہ نہیں باقی رہیں گے مگر مومن اور انھیں میں منافق بھی ہونگے تو کہا جاوے گا انکو کہ یہ کہ ای لوگوں گئے اور لوگ پس تم بھی مل جاؤ ساتھ معبودوں اپنے کے اور ان چیزوں کے کہ پوجتے تھے تم انکو پس کہیں وہ قسم خدا کی نہیں تھے ہم پوجتے کسی معبود کو سو اللہ کے پھر کہا جاوے گا ان سے اسی طرح کہ مل جاؤ تم اپنے معبودوں کے ساتھ اور ان چیزوں کے ساتھ کہ تھے تم پوجتے پس کہیں وہ قسم خدا کی نہیں ہی ہمارے لیے کوئی معبود سو اللہ کے اور نہیں پوجتے تھے ہم اس کے غیر کو پھر کہا جاوے گا یہی اون سے میری بار پس کہیں وہ مانند اسی کے پس فرماوے گا اللہ تعالیٰ کہ میں اب تمہارا ہوں پس آیا ہو در میان تمہارے اور در میان ہر تمہارے کے کوئی نشان کہ پہچانو تم اسکو اور نشانی سے پس کہیں ہاں پھر کہو لیگا اللہ تعالیٰ ہنڈلی اور دکھاوے گا انکو کچھ نشانی پس پہچانیں گے کہ یہ رب ہمارا تو پس گریں گے لوگ اپنے مومنوں کے بل سجدہ کرتے ہوئے اور گریں گے ہر منافق اپنی بیٹھ کے بل کر دیگا اللہ بتدیان انکو کی بیٹوں کی گاؤں کے سینکوں کے مانند پھر حکم کرے گا اللہ واسطے انکے سر اٹھانے کا پس سر اٹھاویں گے اپنے اور رکھا جاوے گا بل صراط پست دوزخ پر مانند ال کے باریک نور مانند دھاتلو اس کے تیز اوپر آنکڑے ہونگے اور نیچے کہ جنکے سر مڑے ہوں اور تیز اور کا لوہے کے مانند کانٹوں سعدان کے کہ نام ایک گھانس کا ہو ور اس کے بل ہوگا پھسلنا کہ جس پر قدم نہ جے پس گزریں گے اوپر سے بعضے ناہلک مارنے کے اور بعضے مانند چکنے بھلی کے اور بعضے مانند گھوڑوں تیزوں کے اور بعضے مانند تیز روا اور سوار یوں کے

یعنی مانند خیم و غیرہ کے اور بعضے مانند تیر و پیادہ پا چلنے والوں کے پس بعضے نجات پانے والے صحیح سالم ہون کے اور بعضے اس سچ
نجات پاوین کے کہ زخمی ہونگے اور کھڑے نہیں لگیں گی انکے مومنوں پر جنہم میں پس جبکہ پوچھیں اہل جنت طرف جسکے پس داخل ہوں
اوس میں پس قسم ہوا و سنات کی کہ بھیجا جگہ ساتھ حق کے نہیں ہوتے دنیا میں زیادہ پہچانتے تھے اپنی بیویوں اور مکانوں میں جنت
اپنی بیویوں اور مکانوں کو جب کہ داخل ہونگے وہ جنت میں یعنی جیسے یہاں اپنی بیویوں اور مکانوں کو لوگ پہچانتے ہیں اس سے زیادہ
جنت میں جنتی اپنے مکانوں اور بیویوں کو کہ انکے لیے طیار ہیں پہچان لیں گے کہ یہ ہمارے ہی مکان ہیں اور یہ ہماری ہی بیویاں ہیں پس
داخل ہونگا ایک شخص سے بہتر بیویوں پر اور بیویوں میں سے کہ جو یہاں لیں ہیں اللہ نے جنت میں اور دو بیویاں آدمی تراد ہونگی اور انکی
ہونگی وہاں کی بیویوں پر بسبب عبادت کرنے کے دنیا میں پس داخل ہونگا وہ پہلی بیوی پر اور نہیں کہ بیٹھی ہوگی بیچ بالاحسن یا قوت اور جنت
سوفے کے کھڑا ہوگا ساتھ موتیوں کے اور اوپر سر جوڑے ہونگے لاہی اور اطلس کے پھر یہ رکھیں گے ہاتھ پانہ در میان دونوں بیویوں کے
پس دیکھیں گے ہاتھ پانہ اوسکے سینے میں سے اوسکے کپڑوں اور جلد اور گوشے کے پچھلے سے اور وہ جنتی دیکھیں گے طرف کوڑے پٹلی اوسکی کے
جیسے کہ دیکھتا ہے ایک تمھارا طرف ڈو کے کہ ہوتا ہے یا قوت میں پرویا ہوا جگر اوس عورت کا آئینہ ہوگا اوس مرد کا اور جگر مرد کا اوس
عورت کے لیے آئینہ ہوگا یعنی آپس میں ایک دوسرے کے جگر میں صورت اپنی دیکھیں گے مانند آئینے کے پس اوس وقت کہ وہ مرد اوس عورت
کے پاس ہونگا نہیں ملے کہ یہ مرد اوس عورت کو اور نہ وہ عورت اس مرد کو یعنی خوش باخوش آپس میں ہوں گے اور ایک کی سہمی دوسرے
سے نہیں ہونگی اور جب صحبت کرے گا جنتی اوس سے پاویگا اوسکو باکرہ اور نہیں سست ہونگے دونوں اور نہ رنج اوٹھاویں گے پس
اوس وقت کہ وہ جنتی اس حالت میں ہوگا کہ ناگہان بچا جاوے گا اوسکو پس کہا جاوے گا اوسکو کہ ہم جانتے ہیں کہ تو نہیں ملے ہو اور نہ
ملے ہو لیکن ہمارے لیے اور بیویاں بھی ہیں سو اس کے پس نکالے گا پھر وہ جاوے گا اور بیویوں کے پاس ایک ایک باہر سے جاوے گا
اور نہیں ایک کے پاس کیگی اوسکو قسم خدا کی نہیں دیکھی میں جنت میں کوئی چیز بہتر تجسے اور نہیں پیدا ہوئی جنت میں کوئی چیز جو
طرف سے تجسے فرمایا آنحضرت نے اور جب کہ پڑے دوزخی یعنی کافر دوزخ میں پڑے گی ایک خلق خلق خدا کے ڈالیں گے انکو اعمال انکے
یعنی ہونگے مومن لیکن اعمال کے سبب پرین گے پس بعضے ان میں سے وہ ہونگے کہ پڑے گی انکو آگ جہنم کی دونوں گھٹنوں تک اور
بعضے وہ ہونگے کہ پڑے گی انکو آگ کہ تک اور بعضے وہ ہونگے کہ لگی انکے آگ سار بدن میں سو اوسوئے کے حرام کرے گا اللہ انکو صورتوں کو
آگ پرین گے آپس میں سچ دوزخ کے کہیں گے کون شفاعت کرے ہمارے لیے طرف رب ہمارے کے یہاں تک کہ نکالے ہلو آگ سے
پس کہیں گے یعنی بعضے کہ کون لائق تر ہے ساتھ شفاعت کرنے کے تمھارے با و آدم سے پس جاویں گے مومن طرف آدم کے اور کہیں گے پیدا کیا
تھو اللہ نے اپنے ماتھے سے اور پھونکی تجھ میں روح اپنی اور کلام کیا تجھے سامنے پس ذکر کریں آدم گناہ اپنا اور کہیں گے میں نہیں لائق ہوں کہ
ولیکن لازم ہے تمکو کہ نوح کے پاس جاؤ اس لیے کہ وہ اول ہیں اللہ کے سب سولوں میں پس جاویں گے وہ لوگ نوح کے پاس اور طلب کریں گے
شفاعت اوشے پس ذکر کریں گے وہ گناہ اور کہیں گے کہ نہیں ہوں میں لائق اسکے ولیکن لازم ہے تمکو جانا ابراہیم کے پاس کہ اللہ نے پڑا تھا
اوسکو خلیل پس آویں گے ابراہیم کے پاس اور طلب کریں گے شفاعت اوشے پس ذکر کریں گے وہ گناہ اپنا اور کہیں گے نہ نہیں ہوں میں لائق ہوں
ولیکن لازم ہے تمکو جانا موسیٰ کے پاس کہ اللہ نے مقرب کیا تھا اوسکو در حالیکہ سرگوشی کی اوست اور کلام کیا اس سے اور اتاری اور پھر
نوریت پڑے اور وہ تو نے باہر اللہ کے شفاعت اوشے پس ذکر کریں گے وہ بھی گناہ اپنا اور کہیں گے نہ نہیں ہوں میں لائق ہوں
ولیکن لازم ہے تمکو جانا ہارون کے اور طلب کریں گے شفاعت اوشے پس ذکر کریں گے وہ عیسیٰ بیٹے مریم کے پاس اور طلب کریں گے
شفاعت پس کہیں گے وہ کہ نہیں ہوں میں لائق اسکے ولیکن لازم ہے تمکو جانا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

۴
کہ دیکھا گیا بیویوں نے
اوسکے کاوت سے منظر
۵
یعنی اول سے اول
۶
یعنی اول سے اول
۷
یعنی اول سے اول
۸
یعنی اول سے اول
۹
یعنی اول سے اول
۱۰
یعنی اول سے اول
۱۱
یعنی اول سے اول
۱۲
یعنی اول سے اول
۱۳
یعنی اول سے اول
۱۴
یعنی اول سے اول
۱۵
یعنی اول سے اول
۱۶
یعنی اول سے اول
۱۷
یعنی اول سے اول
۱۸
یعنی اول سے اول
۱۹
یعنی اول سے اول
۲۰
یعنی اول سے اول
۲۱
یعنی اول سے اول
۲۲
یعنی اول سے اول
۲۳
یعنی اول سے اول
۲۴
یعنی اول سے اول
۲۵
یعنی اول سے اول
۲۶
یعنی اول سے اول
۲۷
یعنی اول سے اول
۲۸
یعنی اول سے اول
۲۹
یعنی اول سے اول
۳۰
یعنی اول سے اول
۳۱
یعنی اول سے اول
۳۲
یعنی اول سے اول
۳۳
یعنی اول سے اول
۳۴
یعنی اول سے اول
۳۵
یعنی اول سے اول
۳۶
یعنی اول سے اول
۳۷
یعنی اول سے اول
۳۸
یعنی اول سے اول
۳۹
یعنی اول سے اول
۴۰
یعنی اول سے اول
۴۱
یعنی اول سے اول
۴۲
یعنی اول سے اول
۴۳
یعنی اول سے اول
۴۴
یعنی اول سے اول
۴۵
یعنی اول سے اول
۴۶
یعنی اول سے اول
۴۷
یعنی اول سے اول
۴۸
یعنی اول سے اول
۴۹
یعنی اول سے اول
۵۰
یعنی اول سے اول
۵۱
یعنی اول سے اول
۵۲
یعنی اول سے اول
۵۳
یعنی اول سے اول
۵۴
یعنی اول سے اول
۵۵
یعنی اول سے اول
۵۶
یعنی اول سے اول
۵۷
یعنی اول سے اول
۵۸
یعنی اول سے اول
۵۹
یعنی اول سے اول
۶۰
یعنی اول سے اول
۶۱
یعنی اول سے اول
۶۲
یعنی اول سے اول
۶۳
یعنی اول سے اول
۶۴
یعنی اول سے اول
۶۵
یعنی اول سے اول
۶۶
یعنی اول سے اول
۶۷
یعنی اول سے اول
۶۸
یعنی اول سے اول
۶۹
یعنی اول سے اول
۷۰
یعنی اول سے اول
۷۱
یعنی اول سے اول
۷۲
یعنی اول سے اول
۷۳
یعنی اول سے اول
۷۴
یعنی اول سے اول
۷۵
یعنی اول سے اول
۷۶
یعنی اول سے اول
۷۷
یعنی اول سے اول
۷۸
یعنی اول سے اول
۷۹
یعنی اول سے اول
۸۰
یعنی اول سے اول
۸۱
یعنی اول سے اول
۸۲
یعنی اول سے اول
۸۳
یعنی اول سے اول
۸۴
یعنی اول سے اول
۸۵
یعنی اول سے اول
۸۶
یعنی اول سے اول
۸۷
یعنی اول سے اول
۸۸
یعنی اول سے اول
۸۹
یعنی اول سے اول
۹۰
یعنی اول سے اول
۹۱
یعنی اول سے اول
۹۲
یعنی اول سے اول
۹۳
یعنی اول سے اول
۹۴
یعنی اول سے اول
۹۵
یعنی اول سے اول
۹۶
یعنی اول سے اول
۹۷
یعنی اول سے اول
۹۸
یعنی اول سے اول
۹۹
یعنی اول سے اول
۱۰۰
یعنی اول سے اول

تفسیر تیسری کہ ہے میں نے سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ
 فَكُلُّ مَنْ لَبَّى الْحُكْمَ وَالْقُرْآنَ يَا سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ اور یہ واسطے تہذیب کے ہے تیسرے کہ وہ کلمہ ہے
 اور حکم کیا جاوے گی اور میان ان کے یعنی درمیان انبیاء اور امتوں کے یا درمیان اہل جنت و نار کے ساتھ راستی کے یعنی عدل کے پس اہل حق
 نوس جنت میں اور کافر و فاجر میں اور کما جائے گی کہیں اہل جنت ازراہ شکر کے جسوقت کہ داخل ہوئے بہشت میں اور پورا ہوگا وعدہ
 اللہ کا اُن کے لیا اَلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَاخِرُ دَعْوَاهُمْ اِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
 یعنی آخر قول ہوگا اَلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ○ منقول ہے قناد سے یہی تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے وَفَضَّلَ بَيْنَهُمْ
 بِالْحَقِّ وَقِيلَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ○ کہ اگر شروع کی اللہ تعالیٰ نے اول پیدائش ساتھ حمد کے اور ختم بھی
 کی ساتھ حمد کے یعنی شروع کی ساتھ قول اپنے کے اَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضَ وَخَلَقَ
 سَامِعُ قَوْلِ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَقِيلَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ○ وہی منقول ہے کہ جو کوئی
 چاہے کہ پہلے حکم کرے اللہ کا اور سب خلق میں تو چاہے کہ پڑھے آخر سورۃ زمر کا اور آخرت صلی اللہ علیہ وسلم سے رِقَا
 کیا گیا ہو کہ جسے پڑھی سورۃ زمر نہیں منقطع کرے گا اللہ امید اور سب روز قیامت کے اور دیگا اور سب کو اب ڈرنے والوں کا جو کہتے ہیں
 اللہ تعالیٰ سے اور پڑھتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہر شب سورۃ نبی اسرائیل اور سورۃ زمر ○ در منقول
 کشاف ○ تنبیہ ○ ان آیات کریمہ سے بُرائی کفر و بدکاری کی اور خوبی ایمان پر ہیزگاری کی معلوم ہوئی اور یہ بھی
 معلوم ہوا کہ کفر و بدکاری کیا کچھ خرابیاں جھگٹے گا اور ایمان پر ہیزگاری سے کیا کچھ نعمتیں اور چین آخرت کے پاوے گا پس اقتضا عقل
 یہ ہے کہ ایسی باتیں کرے کہ آخرت میں خراب ہو بلکہ ایسی باتیں کرے کہ وہ ان چین کرے یہاں چین کی فکر کرنی عاقل کا کام نہیں
 کیا خوب کہا ہے عباد اللہ کہ حق ہے عاقل پر اختیار کرے ساتھ چیزیں بات چیزوں پر اختیار کرے فقر و غنا پر اور ذلت و عزت پر اور توں کو
 کبر پر اور جھوک کو سیری پر اور غم کو خوشی پر اور کم ترے کو بلند مرتبے پر اور موت کو حیات پر ○ منبہات

سُورَةُ الْمُؤْمِنِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ خَمْسُونَ آيَةً ثَمَانُونَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی

اس سورۃ کا نام سورۃ المؤمن ہے اس لیے کہ اس میں ہی آگ دو فرخ سے اور ان حاسموں کو لباب القرآن اور عراش القرآن
 بھی کہتے ہیں اور سورۃ خاف بھی کہتے ہیں اس لیے کہ اول ہی سورت میں خَافِ الذَّنْبَ الْمَذْكُورَ اور یہ سورت کی ہی آیت اَلَّذِينَ
 يُجَادِلُونَ دُوَائِيْنَ هَآءِ کہ یہ مدنی ہیں اور کما حسن نے سوا آیت وَسَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّكَ کے کہ یہ مدنی ہی اور ابن عباس سے منقول
 ہے کہ حاسموں سب کی ہیں اور آیتیں اسمیں پچاسی ہیں اور کلمات ایک ہزار ایک سو ننانوین اور حروف چار ہزار نو سو ساٹھ اور جمع نو
 اور اوٹری ہے سورت بعد سورۃ زمر کے اسی لیے بعد اس کے لکھی گئی اور اس لیے بھی بعد اس کے لکھی گئی کہ ابتدا نہم کا اور اس کا قریب ہوا
 کہ زمر کا سہا پہر تَنْزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ اور اس کا سہا پہر تَنْزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ
 اور زمر کے اخیر میں مَا لَكُمْ لِي تَسْبِیْحَ وَتَحْمِیْدُ ذَکَرُ ہُو کہ فرمایا وَتَقَى الْمَلَائِكَةُ حَافِیْنَ مِنْ حَوَالِ الْعَرْشِ یُسَبِّحُونَ
 بِحَمْدِ رَبِّهِمْ اور اس کی ابتدا میں اَوَّلُ تَسْبِیْحٍ وَتَحْمِیْدٍ ذَکَرُ ہُو کہ فرمایا اَلَّذِیْنَ یَخْلُقْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهُ یُسَبِّحُونَ
 بِحَمْدِ رَبِّهِمْ اور بہت مضمون آپس میں ایک دوسرے کے مناسب ہیں اور ان حاسموں کی بہت فضیلت آئی ہے حدیث شریف
 و آثار میں فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہ اللہ نے دین مجھ کو سات سورتیں یعنی بڑی بڑی اول کی کہ انفال آیت کی ہیں

۴
 سورۃ المؤمن
 مکیہ
 ۵۰ آیات
 ۸۰ حرف
 ۱۰۰۰ کلمہ
 ۱۰۰۰۰ حرف
 ۱۰۰۰۰۰ کلمہ
 ۱۰۰۰۰۰۰ حرف

جنگہ نور سے کہہ دین جیسا کہ آیت ملو اس میں تک جگہ انجیل کے اور دین جگہ بائبل کے مایمون تک جگہ زبور کے اور فصلت جی جگہ ساتھ مایمون اور فصل کے نہیں پڑھا اور کو کسی نبی نے پہلے میرے اور ابن عباس سے کہ ہر چیز کے لیے لہا یعنی خلاصہ ہر اور باب قرآن کا حایمیں ہیں اور ابن جود سے بطریق مرفوع کے ہر یعنی منقول آنحضرت سے کہ حایمیں باغ ہین باغون جنت کے سے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ حایمیں سات ہین اور دروازہ جہنم کے بھی سات ہین اکثر علی ہر جہم انیس سے ایک ایک دروازہ پاون دروازوں میں سے کسی یا اللہ نہ داخل کر تو اس دروازے سے اس شخص کو کہ ایمان لکھا تھا جہر اور پڑھتا تھا جگہ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ ہر درخت کے لیے پھل ہر اور پھل قرآن کے حایمیں ہیں وہ باغ ہین ارزانی کرنے کے سیر کرنے والے گھن کے پس جو کوئی دوست سکھے یہ کہ یہ وہ خوری کرے جنت کے باغون میں پس پچا کہ پڑھے حایمیں اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی پڑھے تم کہ او کو سورہ نمون کہتے ہیں والیہ الصلوات تک اور آیت الکرسی وقت صبح کے محفوظ رہتا ہو بسبب برکت الکی کے یعنی سب آفات و بلیات ظاہر و باطن کے سے شام تک اور جو پڑھے انکو وقت شام کے محفوظ رہتا ہو بسبب برکت الکی کے صبح تک در منثور جلد کشاف

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع کرتا ہوں میں سے ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان
 حَمْدُ تَنْزِيلِ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ يُدْرِكُ الْغُيُوبَ

اوتارا کتاب کا اللہ سے ہی جو زبردست ہی خیر دار گناہ بخشنے والا اور توبہ قبول کرتا سخت
 مار دیتا مقدور کا صاحب کسی بندگی نہیں دیتا اس کے اسی کی طرف پھر جانا ہی صریح

اوتارا کتاب کا جانب خدا غالب دانا کے سے ہی بخشنے والا گناہ کا قبول کرنے والا توبہ کا سخت کرنے والا عذاب کا صاحب گہری نہیں ہر کوئی سجدہ و گروہ اوسی کی طرف ہی پھر جانا ہر قسم تقسیم حسم ان حروف مقطعات کے معنی اللہ ہی حاشا کچھ معلوم نہیں کہ کیا مراد ہی انس اور ابن عباس سے منقول ہے کہ یہ اسم اعظم ہی اور بعضوں نے کہا کہ ہر حرف اشارہ ہی خدا تعالیٰ کے نام کی طرف مانند حکیم اور مجید اور مانند ان کے اور بعضوں نے کہا کہ حروف تقسیم کے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ نام سورت کا ہی اور آیا ہی کہ جنگ حنین میں آنحضرت نے کنکریاں ہاتھ میں لین اور کفار کے مونہوں پر پھینکتے تھے اور کہتے تھے شَهِتَ الْوُجُوهُ حَمْدُ لَا يَنْصُرُونَ یعنی ذلیل ہو مونہہ برکت حم کے نہیں مدد کیے جائینگا اور روایت میں آیا ہی کہ پس شکست پائی کافروں نے حال ان کے تیر و نیزہ ادھر سے نہیں ہلا اللہ علیہ جاننے والا ہر اس کو کہ تصدیق کی اس کی اور تکذیب کی پس یہ تہا ہی شکر کوں کے لیے اور بشارت ہی مومنوں کے لیے غَافِرِ الذَّنْبِ وَحَاسِنُ الْعِلْمِ گناہ نہ گاروں کے وَقَابِلِ التَّوْبِ قبول کرنے والا ہی توبہ رجوع کرنے والوں کی شَدِيدِ الْعِقَابِ یعنی سخت عذاب کرنے والا ہی مخالفین پر ذی الطَّوْلِ صاحب فضل کا ہی عارفین پر یا صاحب غمی کا ہی یعنی بے پروا سے اور ابن عباس سے ہو کہ غافر الذنب اور قبول کرنے والا توبہ کا واسطے اس کے ہو کہ کہا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اور شَدِيدِ الْعِقَابِ اس کے لیے ہو کہ نہیں ممتا ہر لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اور حسن پوری جس سے منقول ہے سچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ کہ مہ بخشنے والا ہو گناہ مہر کا اس کے لیے کہ نہ توبہ کی و قبول کرنے والا توبہ کا ہی اوستہ یہ کہ توبہ کا اور قبول توبہ کا ہر شام میں آنحضرت نے شہادت تہا ترنا خوب تھا

اور بعضوں نے کہا کہ حروف مقطعات کے معنی اللہ ہی حاشا کچھ معلوم نہیں کہ کیا مراد ہی انس اور ابن عباس سے منقول ہے کہ یہ اسم اعظم ہی اور بعضوں نے کہا کہ حروف تقسیم کے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ نام سورت کا ہی اور آیا ہی کہ جنگ حنین میں آنحضرت نے کنکریاں ہاتھ میں لین اور کفار کے مونہوں پر پھینکتے تھے اور کہتے تھے شَهِتَ الْوُجُوهُ حَمْدُ لَا يَنْصُرُونَ یعنی ذلیل ہو مونہہ برکت حم کے نہیں مدد کیے جائینگا اور روایت میں آیا ہی کہ پس شکست پائی کافروں نے حال ان کے تیر و نیزہ ادھر سے نہیں ہلا اللہ علیہ جاننے والا ہر اس کو کہ تصدیق کی اس کی اور تکذیب کی پس یہ تہا ہی شکر کوں کے لیے اور بشارت ہی مومنوں کے لیے غَافِرِ الذَّنْبِ وَحَاسِنُ الْعِلْمِ گناہ نہ گاروں کے وَقَابِلِ التَّوْبِ قبول کرنے والا ہی توبہ رجوع کرنے والوں کی شَدِيدِ الْعِقَابِ یعنی سخت عذاب کرنے والا ہی مخالفین پر ذی الطَّوْلِ صاحب فضل کا ہی عارفین پر یا صاحب غمی کا ہی یعنی بے پروا سے اور ابن عباس سے ہو کہ غافر الذنب اور قبول کرنے والا توبہ کا واسطے اس کے ہو کہ کہا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اور شَدِيدِ الْعِقَابِ اس کے لیے ہو کہ نہیں ممتا ہر لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اور حسن پوری جس سے منقول ہے سچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ کہ مہ بخشنے والا ہو گناہ مہر کا اس کے لیے کہ نہ توبہ کی و قبول کرنے والا توبہ کا ہی اوستہ یہ کہ توبہ کا اور قبول توبہ کا ہر شام میں آنحضرت نے شہادت تہا ترنا خوب تھا

[illegible]

یہ جگہ تین اندکی باتوں میں جو سنکیرین سو تو نہ بہک اسپر کہ چلتے پھرین شہرون میں مو

فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ نَارٍ مَوْجِدَةٍ ۖ يَصْعَدُ فِيهَا دُخانٌ مُسَوِّجٌ ۚ يَأْخُذُ بِهِ وَجُوهٌ ۚ يَسْتَكْبِرُونَ فِيهِ ۚ إِنَّهُمْ فِيهَا مُنْجَبُونَ ۚ

جھٹلایا تھا پہلے اسے قوم نوح نے یعنی نوح کو اور اور جاعتون نے بعد قوم نوح کے اور قصد کیا ہر ایک اس کے ساتھ غیر اپنے کے تو کہ بکریوں اور سکو اور مکارہ کیا ساتھ شبہات یہودہ کے تو کہ ناچیز کریں ساتھ اس کے سخن درست کو پس بکریاں انکو پسین کر تھا عذاب میرا فتح و تفسیق اور جاعتون نے یعنی اون لوگوں نے کہ جمع ہو کر خیر ہیاے رسولون پر اور مقابلہ کیا اونکا اور وہ عاد و ثمود اور قوم لوط وغیرہم تھے اور قصد کیا ہر ایک اس نے یعنی ان امتون میں کہ وہ قوم نوح اور احزاب تھی تو کہ بکریاں اسکو پھر قتل کریں اسکو اور باطل سے مراد کفر ہو اور حق سے ایمان پس معنی لیڈ حصواۃ الحق کے یہ ہیں تو کہ باطل کریں ساتھ کفر کے ایمان کو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مدکرے باطل کو کہ نابود کرے

ساتھ باطل کے حق کو پس تحقیق بری ہوا اوس سے ذمہ اس کا اور ذمہ اوس کے رسول کا پس کچھ لیا سینے او کو کوئی اور نہ ہونے
 قصد کیا اپنے رسول کے پکڑنے کا پس گردانی سینے جزا کوئی اور پر آد پکڑنے رسولوں کے یہ کہ کچھ لیا سینے او کو پس نہ ہونے
 سینے او کو پس کہو نہ تھا عذاب میرا یعنی تم گزرتے ہو ان کے شہروں پس کہتے ہو نہ تھا عذاب میرا پس نہ ہونے
 وَلَٰكِنَّ حَقَّ كَلِمَتِ رَبِّكَ عَلَى الَّذِينَ يُكْفَرُونَ اَنْتُمْ اَصْحَابُ النَّارِ

اور یہی ہی ٹھیک ہے اے تیرے رب کی سزا دینے پر کہ یہ ہیں دوزخ والے صاف

اور اسی طرح ثابت ہوا حکم پروردگار تیرے کافروں پر کہ وہ دہننے والے دوزخ کے ہیں ہفتہ: تفسیر اَلْاٰیٰتِ
 اَصْحَابُ النَّارِ پہنچ محل رفع کے ہی ہل کلمۃ ربّک سے یعنی شل اس جو کہ واجب ہوا کافروں پر ہونا او کا
 اصحاب ہمارے اور معنی اسکے یہ ہیں کہ جیسے کہ واجب ہوا ہلاک کرنا او کا دنیا میں ساتھ عذاب جڑ پیر سے او کو پیرنے والے کے ایسے ہی
 واجب ہوا ہلاک کرنا او کا ساتھ عذاب دوزخ کے آخرت میں ہوا اب اس کے تفسیر ہی کافروں کو کہ دیکھو عظمت ہماری اپنی
 اور پھر تم ہمارا شریک اور دنگو کرتے ہو اور ہمارا اور ہمارے رسول کا کتنا نہیں مانتے

لَٰكِنَّ يَوْمَ يَكُوْنُ النَّارُ خِطًّا مِّنْ جُحُشٍ اَلَّذِيْنَ يَسْتَحْسِنُ اَلَّذِيْنَ يَكْفُرُ بِهِمْ وَيَقُوْلُ مِثْلَ اٰیٰتِنَا وَلَٰكِنَّ تَغْفِرُ وَاَنْتَ
 جو لوگ اوشٹھا ہے ہر عرش اور جو اس کے گرد ہیں پاکی مانتے ہیں اپنے رب کی خوبیاں اور اوسے حقین کہتے ہیں اور گناہ بخش دیتے ہیں
 لَٰكِنَّ يَوْمَ اَمْثَلُ رَبَّنَا سَعَتِ كُلِّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ
 ایسا لوگ کے اور ہمارے ہر چیز ساری ہی تیری جہر اور خبر میں سوسماں کر لوگو جو توبہ کریں اور طہین تیری راہ

وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ

اور بچاؤ انکو آگ کی مایہ سے صاف

وہ جو اوشٹھا ہے ہر عرش کو اور جو گرد اگر دوزخ کے ہیں پاکی بیان کرتے ہیں ہمراہ تعریف پروردگار اپنے کے اور ایمان لائے ہیں
 ساتھ اوس کے نور بخشش جانتے ہیں واسطے مومنوں کے کہتے ہیں ای پروردگار ہمارے گھیر لیا ہی تو نے سب چیزوں کو اور رو
 حرت و علم کے پیشکش او کو کہ توبہ کی اور پیروی کی تیری راہ کی اور نگاہ رکھ او کو عذاب دوزخ سے ہفتہ: تفسیر وَاَنْتَ
 اوشٹھا ہے ہر عرش کو یعنی اوشٹھا ہے والے عرش کے اور گرد اگر دوزخ کے کہ توبہ کی ہیں اور یہ سب سردار فرشتوں کے ہیں اور روایت
 کیا گیا ہے کہ عرش کے اوشٹھا ہے والوں کے پاؤں نیچے کی زمین میں ہیں اور سر پہ عرش کے اور جھکے ہوئے ہیں نہیں اوشٹھا ہے نظر
 اپنی اور وہ نسبت ساتویں آسمان کے فرشتوں کے نہایت خوف الہی رکھتے ہیں اور ساتویں آسمان کے فرشتے زیادہ خوف رکھتے ہیں
 اوس آسمان والوں کے کہ نیچے اوس کے ہی اور اوس آسمان والے زیادہ خوف رکھتے ہیں نسبت اوس آسمان والوں کے کہ نیچے اوس کے
 اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عرش کے اوشٹھا ہے والوں کے قانون کی لوسے او کے موٹھوں تک سافت سات سو برس کی
 راہ کی ہو اور ایک روایت میں آیا ہے کہ باہرین ٹخنے ایک کے مابین عرش سے اوس کے قدم کے نیچے تک سافت پانسو برس کی راہ کی ہو اور
 ایک روایت میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حکم کر رکھا ہے تمام فرشتوں کو یہ کہ صبح اور شام کو سلام کیا کریں عرش کے اوشٹھا ہے والوں کو
 بسبب بزرگی دینے کے واسطے او کے تمام فرشتوں پر اور بعضوں کے کہ اگر دوزخ کے ستر ہزار صغیر فرشتوں کی ہیں کہ طوف
 کرتے ہیں عرش کا لا الہ الا اللہ کہتے ہو اللہ اکبر کہتے ہو اور پر او کے ستر ہزار صغیر ہیں کہ طوفی کہ لا الہ الا اللہ
 کہتے ہیں اور اللہ اکبر کہتے ہیں اور پر او کے لاکھ صغیر ہیں بائیں ہاتھ رکھے ہوئے بائیں ہاتھ پر یعنی جیسے نماز میں کہتے رہتے ہیں

فہم اظہار
 عذاب اللہ علیہ
 علی الذین کفروا من
 قلوبہم
 اور یہی ہی ٹھیک ہے اے
 تیرے رب کی سزا دینے پر
 کہ یہ ہیں دوزخ والے
 صاف
 اور اسی طرح ثابت ہوا
 حکم پروردگار تیرے
 کافروں پر کہ وہ دہننے
 والے دوزخ کے ہیں
 ہفتہ: تفسیر اَلْاٰیٰتِ
 اَصْحَابُ النَّارِ پہنچ
 محل رفع کے ہی ہل
 کلمۃ ربّک سے یعنی
 شل اس جو کہ واجب
 ہوا کافروں پر ہونا
 او کا
 اصحاب ہمارے اور
 معنی اسکے یہ ہیں
 کہ جیسے کہ واجب
 ہوا ہلاک کرنا او کا
 دنیا میں ساتھ
 عذاب جڑ پیر سے
 او کو پیرنے والے
 کے ایسے ہی
 واجب ہوا ہلاک
 کرنا او کا ساتھ
 عذاب دوزخ کے
 آخرت میں ہوا
 اب اس کے تفسیر
 ہی کافروں کو کہ
 دیکھو عظمت
 ہماری اپنی
 اور پھر تم ہمارا
 شریک اور دنگو
 کرتے ہو اور ہمارا
 اور ہمارے رسول
 کا کتنا نہیں
 مانتے
 وَلَٰكِنَّ حَقَّ
 كَلِمَتِ رَبِّكَ
 عَلَى الَّذِينَ
 يُكْفَرُونَ
 اَنْتُمْ
 اَصْحَابُ
 النَّارِ
 اور یہی ہی
 ٹھیک ہے اے
 تیرے رب کی
 سزا دینے پر
 کہ یہ ہیں
 دوزخ والے
 صاف
 اور اسی طرح
 ثابت ہوا حکم
 پروردگار تیرے
 کافروں پر کہ
 وہ دہننے والے
 دوزخ کے ہیں
 ہفتہ: تفسیر
 اَلْاٰیٰتِ
 اَصْحَابُ
 النَّارِ پہنچ
 محل رفع کے
 ہی ہل کلمۃ
 ربّک سے یعنی
 شل اس جو کہ
 واجب ہوا
 کافروں پر
 ہونا او کا
 اصحاب ہمارے
 اور معنی اسکے
 یہ ہیں کہ
 جیسے کہ واجب
 ہوا ہلاک
 کرنا او کا
 دنیا میں
 ساتھ عذاب
 جڑ پیر سے
 او کو پیرنے
 والے کے ایسے
 ہی واجب ہوا
 ہلاک کرنا او
 کا ساتھ عذاب
 دوزخ کے آخرت
 میں ہوا اب اس
 کے تفسیر ہی
 کافروں کو کہ
 دیکھو عظمت
 ہماری اپنی
 اور پھر تم
 ہمارا شریک
 اور دنگو کرتے
 ہو اور ہمارا
 اور ہمارے رسول
 کا کتنا نہیں
 مانتے

نہیں ہر ایک سے کوئی نہ کہ وہ تسبیح کر رہا ہو ساتھ اس مضمون کے کہ ہمیں تسبیح کرنا ہی ساتھ اس کے دوسرا یعنی ہر ایک سے تسبیح کرنا ہی اور قبول مجاہد کے درمیان اوٹھانے والوں عرش کے اور عرش کے ستر پر کون کے ہیں اور امام جعفر سے منقول ہے کہ ہر دو دو پانچ عرش کے درمیان میں اس قدر مسافت ہے کہ پرند چار سو ستر ستر یس عرش میں ایک پہنچے دوسرے پہنچے تک پہنچے اور عرش کے آٹھ پائے ہیں اور عرش ہر روز ساتھ ستر ہزار رنگوں یعنی رانی کے منور ہوتا ہے کسی چیز کو مخلوق میں طاقت نظر کرنے کی طرف اس کے نہیں ہے اور تمام چیزیں عرش کے آگے مانند ایک کڑے کے ہو چکے ہیں اور کہا ہے جلالت کہ ہر ایک عرش کے اوٹھانے والوں میں سے اور ان میں سے گھر عرش کے ہیں چار چار سو ہزار ایک ہونہ بیل کا سا اور ایک ہونہ شیکو کا سا اور ایک ہونہ گر کا سا اور ایک ہونہ انسان کا سا اور ہر ایک ان میں سے چار چار ہزار دو دو ہزار دو ہونہ پر شہر کے ہیں تو عرش کو دیکھ کر ہوش نہ ہوں اور دو ہزار و سو اوڑتا ہے اور کلام اوٹھانے کے تسبیح اور تملیل اور تحمید اور تحمید اور تحمید کے اور چہ نہیں ہے ہر ایک بیان کرتے ہیں ان شہر میں جوش سے روایت ہے کہ اوٹھانے والے عرش کے آٹھ ہیں چار ان میں سے کہتے ہیں سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْحَمْدُ عَلَيْكَ وَأَعِزُّكَ بِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ عَلَى عَفْوِكَ بَعْدَ قَدْ نَسَاكَ أَوْ يَاقُوتَ عَرْشِكَ أَوْ يَاقُوتَ عَرْشِكَ أَوْ يَاقُوتَ عَرْشِكَ أَوْ يَاقُوتَ عَرْشِكَ

کہ عرش کے اوٹھانے والے اب تو چار ہیں بھر جب ہوگا روز قیامت کا تو نو ہونگے ان کے چار فرشتے اور ایک فرشتہ ان میں سے بصورت انسان کے ہو تو کہ سفارش کرے بنی آدم کی در باب رزقون ان کے کہ اور ایک فرشتہ بصورت شیر کے ہو تو کہ سفارش کرے ورنہ وہی در باب رزقون ان کے کہ پس جب اوٹھایا اوٹھونے عرش کو تو گر پڑے زانوؤں کے بل غلت خدا سے پس یقین کیسے کہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ پس سید اوٹھ کھڑے ہوئے اپنے پانوں پر اور روایت کیا گیا ہے کہ قدم عرش کے اوٹھانے والوں کے زمینوں کی زمین ہیں اور زمینیں اور آسمان اوٹھ کر ہون تک ہیں اور وہ کہتے ہیں سُبْحَانَكَ ذِي الْعِزَّةِ وَالْجَبَرُوتِ سُبْحَانَكَ ذِي الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوتِ سُبْحَانَكَ الْحَيُّ الَّذِي لَا يَمُوتُ سُبْحَانَكَ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ أَوْرِيَامَانِ لَاتے ہیں ساتھ اس کے یعنی مدیق کرتے ہیں اس کی کہ وہ وحدہ لا شریک لہ ہے اور قائمہ اس بیان فرماتے کا باوجود جاننے ہمارے کے اس بات کو کہ اوٹھانے والے عرش کے اور وہ فرشتہ کہ گرد اس کے ہیں جو کہ تسبیح و تحمید کر رہے ہیں مومن ہیں ظاہر کرنا شرف و فضل ایمان کا ہے اور غیبت دانی او سمین جیسے کہ وہ بیان فرمایا انبیاء کا اگر جگہ ساتھ صلاح کے اسی لیے اور جیسے کہ اعمال خیر کے بعد بیان فرمایا یعنی سورہ بلد میں شَمَّ كَانَ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا پس ظاہر کیا ساتھ اس کے فضل ایمان کا اور رعایت کیا گیا مناسب ہے قول اس کے وَتُؤْتِي مَن يَشَاءُ وَكَسْتَغْفِرُ ذُنُوبَ الَّذِينَ آمَنُوا كَمَا كَسَاكَ اللَّهُ كَرَامَةً لِّاِيَانِ لَاتے ہیں ساتھ اس کے اور استغفار کرتے ہیں ان کے لیے کہ تم مثل حال ان کے کہ ہیں اور اس میں دلیل ہے اس پر کہ سبب اشتراک کے ایمان میں واجب ہوتا ہے یہ کہ اس میں ایک دوسرے کی فرخواری کرے اور شفقت کرے ایک دوسرے پر اگرچہ بعید ہوں مگر کہ اس طرح سے ہر ایک کے لیے خیر خواہا اللہ کے مومن بندوں کے فرشتے ہیں کیسی کسی دعائیں کرتے ہیں اور بڑے بدخواہ مومنوں کے شیطاں ہیں کہ طرح طرح سے ہر ایک کے لیے اور جگہ وسیعت کلی شئی ہر ایک کا مطلب یہ ہے کہ رحمت تیری چار ہی ہے سب چیزوں پر اور علم تیرا محیط ہے سب چیزوں کو کہ کوئی چیز تیرے علم سے باہر نہیں ہے پس شش اوٹھ کر تو بکی یعنی جانا تو نے اس سے تو بکرنا اور پیروی کی تیری راہ کی یعنی راہ حق کی کہ جس کی طرف بلایا تو نے اوٹھ کر

تسبیح و تحمید

فہیات الاول

فہیات الاول
 ۱۔ اے اللہ تعالیٰ میں تسبیح و تحمید
 ۲۔ اے اللہ تعالیٰ میں تسبیح و تحمید
 ۳۔ اے اللہ تعالیٰ میں تسبیح و تحمید
 ۴۔ اے اللہ تعالیٰ میں تسبیح و تحمید
 ۵۔ اے اللہ تعالیٰ میں تسبیح و تحمید
 ۶۔ اے اللہ تعالیٰ میں تسبیح و تحمید
 ۷۔ اے اللہ تعالیٰ میں تسبیح و تحمید
 ۸۔ اے اللہ تعالیٰ میں تسبیح و تحمید
 ۹۔ اے اللہ تعالیٰ میں تسبیح و تحمید
 ۱۰۔ اے اللہ تعالیٰ میں تسبیح و تحمید

من فی موضع التفسیر
علیہم فی دواخلہم اویس
دعوتہم والحقی دعوتہم وادع
من صلی من ابائہم
صل

رَبَّنَا وَاَدْخُلْنَاهُ جَنَّاتٍ عَدْنٍ الَّتِي وَعَدْنَا الْمُحْسِنِينَ وَارْحَمُوهُمْ ذُرِّيَّتَهُمْ
اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

بیشک تو ہی ہر ذریت حکمت والا ہو

اوپر ہر دو گاہے اور داخل کرو انکو بہشتوں ہمیشہ رہنے کی میں وہ جو وعدہ کیا ہے تو نے ساتھ انکے اور داخل کرو انکو بھی کہ جو
شایستہ کار ہوں باپوں انکے سے اور بیویوں انکی سے اور فرزندوں انکے سے تحقیق تو ہی غالب با حکمت تفسیر
یعنی اگرچہ بہشت ملتی ہی اپنے عمل سے جو رویت اور ایمان باپ نہیں کام آتے لیکن تیری حکمتیں ایسی بھی ہیں کہ ایک کے
سبب کتنوں کو اعلیٰ درجے میں پہنچا دے اپنے عمل سے زیادہ اور بدلا ہو اپنے بھی عمل کا وہ عمل یہ کہ آرزو رکھتے ہوں کہ ہم
بھی اوسی کی چال چلیں یہ نیت قبول پڑ جائے۔ موصوفہ کا سعید بن جبر نے کہ داخل ہو گا مومن جنت میں پس کیگا کمان ہی
باپ میرا کمان ہی مان میری کمان ہی فرزند میرا کمان ہی بیوی میری پس کہیں گے فرشتے کہ انھوں نے عمل نہیں کیا مانند عمل تیرے
پس کیگا مومن کہ سینے عمل کیا تھا اپنے لیے بھی اور انکے لیے بھی پس فرماوے گا اللہ تعالیٰ کہ داخل کرو انکو بھی جنت میں تو وہ غالب
با حکمت یعنی تو ایسا بادشاہ ہو کہ تو سب پر غالب ہو تجھ کو فی غالب نہیں آسکتا اور تو باوجود بادشاہت و عزت اپنی کے نہیں کرتا ہی
ایسی کہ خالی ہو حکمت سے اور موجب حکمت تیری کا یہ ہو کہ وفا کرے تو اپنے وعدے کو۔ موصوفہ

ج

وَقِهِمُ السَّيِّئَاتِ وَمَنْ تَقِ السَّيِّئَاتِ يَوْماً مُّثْقَلًا فَقَدْ رَحِمْتَهُ ۖ وَذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ
اور بچاؤ انکو بُرائیوں سے اور جسکو تو بچاؤ بُرائیوں سے اوس دن اوپر مہر کی تو اور یہ جو ہی یہی ہر بڑی مراد بانی موصوفہ

اور نگاہ رکھاؤ انکو عذابوں سے اور جسکو نگاہ رکھے تو عذابوں سے اوس دن پس تحقیق مہربانی کی تو نے اوس پر اور یہ مقدمہ نگاہ رکھنے کا
وہی ہر مطلب بانی بڑی۔ تفسیر یعنی تیری مہر سے ہو کہ بُرائیوں سے بچے اپنے عمل سے کوئی نہیں بچ سکتا تھوڑی بہت
بُرائی سے کوئی خالی ہے۔ موصوفہ وقہم السَّيِّئَاتِ کے معنی یہ ہیں کہ بچاؤ انکو جبراسیات سے اور وہ خداوندی نیکو کار
اور یعنی دفع کرنا عذاب کا۔ موصوفہ تنبیہ۔ ان آیات کریمہ سے معلوم ہوا کہ دولت ایمان اور پیروی راہ حق کی
ایسی چیز ہیں کہ جبکہ سب سے فرشتے بخشش مانگتے ہیں انکے حاصل کرنے والوں کے لیے بلکہ انکے متعلقوں کے لیے بھی اور
کیونکہ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوتا ہی اور جس سے وہ راضی ہو اوس کے سب خیر خواہ ہوا چاہیں مصرع دشمن چہ کن چہ
مہربان بادوست۔ حضرت عمرؓ سے منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سات چیزوں کو سات چیزوں میں پوشیدہ رکھا ہی رضا کو پوشیدہ رکھا
طاعت میں اور غضب کو پوشیدہ رکھا ہی معصیت میں اور اس عظم کو پوشیدہ رکھا ہی قرآن میں اور لیلۃ القدر کو پوشیدہ رکھا ہی
 رمضان کے مہینے میں اور صلوة وسطیٰ کو پوشیدہ رکھا ہی یا نچون نماز میں اور اولیا کو پوشیدہ رکھا ہی خلق میں اور موت کو پوشیدہ
رکھا ہی عمر میں۔ موصوفہ

اِنَّ الَّذِي يَنْفَرُ وَيُتَارِدُ وَلَنْ يَكُنَّ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۚ اِنَّ الَّذِي يَنْفَرُ وَيُتَارِدُ وَلَنْ يَكُنَّ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۚ
جو لوگ سکرہ ہیں انکو بچاؤ کہیں اللہ بیزار ہوتا تھا زیادہ اسے جو تم بیزار ہو اپنے جی سے جسوقت نکلتے تھے قیدیں انکو پھر تم نکلتے تھے

تحقیق جو لوگ کہ کافر ہوئے آواز دیا جو انکو کہ تحقیق دشمن رکھنا خدا کا تم کو جسوقت کہ بلائے جاتے تھے تم دنیا میں
طرف ایمان کے پس کافر رہتے تھے تم زیادہ تر ہی دشمن رکھنے تھے اسے اپنے تئیں یعنی دوزخ میں اپنے اوپر بددعا کرینے

آج کے دن بدلا دیا جاوے گا ہر شخص بحسب اوس چیز کے کہ کی یہ کچھ ظلم نہیں ہی آج تحقیق خدا جلد حساب کرنے والا ہے۔ و تقسیب
جب کہ ثابت ہوئی یہ بات کہ اوس دن بادشاہت اسد و خدہ ہی کے لیے ہوگی تو بیان فرمائے نتیجے اسکے اور وہ یہ ہیں کہ ہر نفس
بدلا دیا جاوے گا ساٹھ اوس چیز کے کہ کی یہ دنیا میں قسم بھلائی اور بُرائی سے اور ظلم سے اس ہوگا اس لیے کہ وہ ظلم کرنے والا نہیں
ہندون پر اور حساب میں یہ نہیں لگنے کی اس لیے کہ نہیں باز رکھیگا اوس کو ایک کا حساب لینا دوسرے کے حساب لینے سے پس تمام
خلق سے حساب لیا وقت واحد میں کہ وہ امرع الحاسبین ہی جا رہے روایت ہے کہ کہا پونہی محکوم ایک حدیث ایک شخص سے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں در باب قصاص کے پس خریدا مینے ایک اونٹ اور باندھا مینے اوس پر کیا واپس چلا میں طرف
اوس کے ایک چیتے بھر بیان تک کہ آیا میں ہر من پس آیا میں عبد اللہ بن ابیسیس کے پاس اور کہا مینے اوس سے کہ ایک حدیث پونہی ہو محکو

[illegible]

وہاں سے
میں نے
اللہ تعالیٰ سے
دعا کی ہے

وَاللّٰهُ يَقُوۡمُ بِالۡحَقِّ ۝ وَالَّذِيۡنَ يَدۡعُوۡنَ مِنْ دُوۡنِہٖ لَا يَفۡضُلُوۡنَ شَيْۡئًا ۚ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِیۡعُ الْعَلِیۡمُ ۝

اور خدا حکم کرتا ہے سچ کے اور جو لوگ دوسرے سے مدد کرتے ہیں ان کے ساتھ کسی چیز کے تحقیق خدا سے ہوتے ہیں
دیکھتے والا ہے نفس میں اور خدا حکم کرتا ہے یعنی وہ ذات پاک کہ جسکی صفیں میں نہیں حکم کرتا مگر ساتھ عدل کے اور عبودیت کے
نہیں حکم کرتے کچھ وہ ہوتے والا ہے یہ تقرر اللہ تعالیٰ کے اس قول کی یہ حکم حاکمیت الاعداء و ما تخفی الصدور اور
وہید کافروں کے لیے کہ وہ منہا ہو اوس چیز کو کہ وہ کہتے ہیں اور دیکھتا ہو اوس چیز کو کہ کہتے ہیں لوگ اور وہ نہرا دیکھا اوکو
اوپر اور قریب ہونے کے لیے کہ جو کہتے ہیں سوا خدا کے کہ وہ نہیں سنتے اور نہیں دیکھتے ۝

اَوَلَمْ یَسِیۡرُوۡا فِی الْاَرْضِ فَمَنۡ نَّظَرُوۡا کَیۡفَ کَانَ عَاقِبَةُ الَّذِیۡنَ کَانُوۡا مِنْ قَبۡلِہُمۡ ۚ کَانُوۡا هُمُ الشَّکَکَۃُ ۝

کیا نہیں گئے ہیں ملک میں کہ دیکھتے آخر کیا ہوا اذکجا جو تھے انہی پہلے وہ تھے انہی
مِنْہُمْ قَوۡۃٌ ۙ وَاَثَارُ فِی الْاَرْضِ فَاَخَذَہُمُ اللّٰهُ بِۡلُغۡۡہُمۡ ۙ وَمَا کَانَ لَہُمۡ مِنَ اللّٰہِ مِنْ دَاقٍ ۝
سخت زمین اور نشان چھوٹے زمین میں پھر اوکو پکڑا اللہ نے انکے گناہوں پر اور نہ ہوا اوکو اللہ سے کوئی بچانے والا ہو
کیا نہیں سیر کی ہے انھوں نے زمین میں تو دیکھیں کہ کیونکر ہوا آخر کاموں لوگوں کا کہ تھے پہلے انہی تھے وہ زیادہ تر انہی قوت میں
اور نشانوں میں سچ زمین کے یعنی محل اور قلعے بہت بنا کر چھوڑ گئے ہیں گرفتار کیا یعنی سزا اوکو دی خدا نے بسبب گناہوں انکے
اور نہ تھا واسطے انکے خدا سے یعنی اوسکے عذاب سے کوئی پناہ دینے والا ہے ۝ نفس میں آخر کاموں لوگوں کا کہ تھے پہلے انہی
یعنی اسوقت کے کفار سے پہلے جنھوں نے رسولوں کو جھٹلایا اوکا انجام کار کیا او انھوں نے نہیں دیکھا ۝

ذٰلِکَ بِاَنَّهُمْ کَانُوۡۤا یَکۡفُرُوۡۤا سُلٰتِیۡہِمۡ بِالۡبَیِّنٰتِ ۙ فَکَفَرُوۡۤا فَاَخَذَہُمُ اللّٰهُ بِۡلُغٰتِہٖ ۙ قَوٰیۡۃً شَدِیۡدَۃً ۝

یہاں کہ ان پاس آتے تھے انکے رسول کے نشان بے کر پھر انکو پکڑا اللہ نے بیشک زور آور ہی سخت
الْعِصَابِ ۝

بارہین والا ۝ ص ۱۳۴

یہ عذاب بسبب اسکے تھا کہ آتے تھے انکے پاس پیغمبر انکے ساتھ دلیلوں ظاہر کے پس کفر کیا او انھوں نے پس گرفتار کیا اوکو
خدا کے تحقیق خدا زور آور ہی یعنی قادر ہی ہر چیز پر سخت عذاب کرنے والا یعنی جب عذاب کرے ۝

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوۡسٰی بِآیٰتِنَا وَسُلٰطِنٍ مُّبِیۡنٍ ۙ اِلٰی فِرْعَوۡنَ وَہٰٓمُنَ وَقَارُوۡنَ ۙ فَعَاوٰۤا

اور جنے سمجھا موسیٰ کو اپنی نشانیاں بکرا اور کھلی سند فرعون اور ہامان اور قارون پاس پھر کہنے لگے
سِحْرٌ کَذٰبٌ ۝
یہ جادوگر ہی جھوٹا ۝ ص ۱۳۴

اور تحقیق بھیجا ہم نے موسیٰ کو ساتھ نشانوں اپنی کے اور ساتھ حجت ظاہر کے طرف فرعون اور ہامان اور قارون کے پس انھوں نے
وہ جادوگر ہی جھوٹا ۝ نفس میں نشانوں سے مراد ہیں نو معجزے انکے جیسے کہ اور جگہ فرمایا وَلَقَدْ اَتٰیۡنَا مُوۡسٰی تِسْعَ
آیٰۃٍ بَیِّنٰتٍ اور وہ یہ ہیں عصا اور طوفان اور تندی اور چھ پران اور یہ بیضا اور کثرت سینہ کون کی اور خون کہ تمام اپنی
خون ہی خون ہو گیا تھا اور خط اور نقصان بچلوں کا اور فرعون بادشاہ مصر کا اور مدعی ربوبیت کا تھا اور ہامان وزیر اوسکا

پس سیب ادرہ نے
یہاں سے
میں نے
اللہ تعالیٰ سے
دعا کی ہے

بیان آیات

عادت قدیم پر تو پایا تو ٹھکانا ہر بس جاگ نیند غفلت سے اس لیے کہ موت وعدہ گاہ تیری ہر اور قبر گہری اور شہی بھڑکتی
 اور ہول قیامت کے تیرے اور لشکر موتی کا باہر شہر کے منتظر اور یہ سب کھائے ہیں زمین میں خلط اسکی کہ نہیں ٹھنسنے کی ہی
 جگہ سے یہاں تک کہ لیوین کے جگہ اور ملاوین کے جگہ سنا تھپینے کیا نہیں جانتا ہے تو کہ اموات آرزو رکھتے ہیں پھر آنے کی طرف دنیا
 ایک دن کو تاکہ مشغول ہوں اور میں ساتھ تبارک اوس جنیز کے کہ رہ گئی ہر اوسے اور تو ضائع کر رہا ہے دنوں کو اور گمان کر رہا ہے کہ وہ بگا
 ہیں طرف آخر کے اور تو ہمیشہ رہنے والا ہے یعنی دنیا میں افسوس صد افسوس تو اپنی عمر کے ٹھکانے میں ملک باری جیسے کہ نکلا ہے اپنی
 ماں کے پیٹ سے بنانا ہی تو نشت زمین پر محل اپنا اور غریب ہو گا پیٹ زمین کا قبر تیری خوش ہوتا ہی تو ہر روز ساتھ دنیا قیامتی مال اپنے کے
 اور زمین نگین ہوتا ساتھ نقصان عمر اپنی کے موندھ موڑتا ہی تو آخر کے اور وہ توجہ ہی تجر اور متوجہ ہوتا ہی تو دنیا پر اور وہ موندھ موڑنے
 والی ہی تجھے پس کیا عجیب ہی حال تیرا کہ تو باوجود گرفتار رہنے کے طرح طرح کے گناہوں میں نہیں کوشش کرتا ہی اپنی آخرت کے بنانے کی
 بلکہ مشغول ہو تو دنیا کے بنانے میں گو یکہ تو کو بیچ ہی نہیں کرنے کا اوس سے پیش ہی سکین اوس دن کے کہ حاضر ہو گیا تو اوس میں اسکی بارگاہ
 میں اور وہ نہیں چھوڑے گا کسی بند کو کہ حکم کیا تھا اوس کو دنیا میں اور منع کیا تھا اوس کو اوس میں یہاں تک کہ پوچھے گا اوس سے اس کے
 عمل سے خواہ قلیل ہو یا کثیر چھوڑا ہو یا بڑا ہو پوشیدہ ہو یا ظاہر ہر بس سوچ ہی غافل کہ کس دل سے کھڑا ہو گیا تو سامنے اس کے اور کس
 زبان سے جواب دے گا تو اس کے سوال کا اور طیار کر دے واسطے سوال کے جواب اور واسطے جواب کے صواب اور صرف کر دے عمر اپنی عمل صالح میں بیچ
 چھوٹے دنوں کے واسطے ایام دراز کے بیچ دار فنا کے واسطے دار بقا کے پس اگر کہے تو کہ نفس میرا ستابت میری نہیں کر تا چاہے
 اور طاعتوں کی مو اطبت پر پس کیا ہی علاج اس کا تو جان لے کہ نافع ترین سبب علاج اوس کے کا وہ ہے کہ جو ذکر کیا ہی امام غزالی حیرت انگیز
 نے احیائین کے اختیار کر تو صحبت اوس کے کی کہ کوشش کر تا ہی طاعت خدا میں اور ملاحظہ کر احوال اوس کا اور پیروی کر اوس کی لیکن علاج
 مستعد ہر اس نے مافیہ میں واسطے مفقود ہوئے اوس شخص کے کہ کوشش کرے عبادت میں اگلوں کی ہی پس نہیں ہر کوئی علاج نافع تر ہے لیے
 اس نے مافیہ میں سنے احوال اوس سے اور مطالعہ کرنے خبروں اور احوال اوس کے سے کہ کیا کیا کوششیں اور ریاضتیں اور زہد کیلین
 اونھونے اور رنج اونھو موقوف ہو اور ثواب باقی رہا اور چین اوس کا ابد الابد کو نہیں منقطع ہو گا اور کیا اشت جہرت ہی اوس پر کہ نہ پر ہی
 کرے اونکی پس ہر مند کرے اپنے نفس کو ایام قلیل میں ساتھ شہوات مگدرہ کے پھر آجائے اوس کو موت اور حامل ہو دریاں اوس کے
 اور دریاں اوس جنیز کے کہ نفس چاہتا ہی اوس کو پس لازم ہی تج کو یہ کہ مطالعہ کرے تو احوال صحابہ اور تابعین کا اور ان مجاہد کرنا اوس کا
 کہ بعد اوس کے گذرے ہیں اور سبب واقف ہونے کے اور ہر احوال اوس کے ظاہر ہو گیا تج کو بعد تیر اور بعد اہل عصر تیرے کا اہل بیت سے پھر اگر کہے
 نفس تیرا تجھے کہ خیر آسان ہوتی تھی اوس نے مافیہ میں بسبب کثرت مددگاروں کے اور اس نے مافیہ میں اگر مخالفت کر گیا تو اہل نہ مانہ اپنے زمانے والوں کی
 تو متسمک کرے تجھے اوس میں کہ دیوانہ ہی پس موافقت کر تو اونکی بیچ اوس حال کے کہ وہ اوس میں ہیں پس نہیں جاری ہوگی تجربہ مکروہ چیز کہ
 جاری ہوگی اون پر اور بلا جب کہ عام ہوتی ہی گوارا ہوتی ہی تو بچا تو اپنے تئیں حال فریب نفس اپنے کے سے اور کہ اوس سے کہ بھلا بتاؤ اگر کہے
 رونے کی ڈوب جاوے گا جو کہ سامنے آوے گا اوس کے اور ٹھہرے رہے شہر والے اپنی جگہ اور نہ بچایا اونھوں نے اپنے تئیں اور تو قادر ہی اس پر کہ لاکھوں
 اوسے اور سوار ہو کشتی بہ اور نجات پاوے تو بسبب اوس کے غرق سے پس آیا خلیان ہو گا تیرے دل میں یہ کہ صیبت جب نام ہوتی ہی گوارا
 ہوتی ہی یا چھوڑو گا تو موافقت اونکی اور صیبت جہل کی کر گیا تو اونکی طرف اونکا سکام کرنے میں اور بچا وے گا تو اپنے تئیں اوس چیز
 کہ پیش آوے گی تج کو پس جب کہ نہیں موافقت کر تا ہی تو اونکی بخون غرق کے حال انکہ عذاب غرق کا دراز نہیں ہوتا سو ایک ساعت کے رات یا دن سے
 تو کیونکر نہیں بھاگتا ہر عذاب ہمیشہ سے اور تو پیش ہی اوس کے لیے ہر حال میں اور کہاں گوارا ہوتی ہی صیبت جب کہ عام ہوتی ہی پس بلا سبب

ہیں ہلاک ہونے کو سبب و افتعال زمانہ اپنے کے اس شیت سے کہ کمال و حسن انکار خدا کا انا مٹا کے امتداد
علی آثار ہم مقتدر کون ○ یعنی پاپا اپنے باپ اور اولاد کے طریق پر اور ہم اپنے قدم بقدم چلتے ہیں اور جاتے ہیں نہیں پھر
اپنے نہیں اس کے لئے تو طرقت اہل حشر اپنے کے اور طرقت اہل کفر اپنے کے گزرتے ہیں پہلے تیرے یعنی بدین اس لیے کہ اگر طرقت کے کمال کثرت میں ان کی
تو کہہ کر دین کے چکو اندکی راہ سے یا اسد بجا ہو کر اسی سے اور آسان کر حساب یہم حساب کا مجالس الابرار

وقال رجل مؤمن من آل فرعون ان یاکثر ایمانہ اقتلوا سر جارا ان یقول ربی اللہ وقد
اور وہ ایک مرد ایمان دار فرعون کو کہوں میں جو چھپاتا تھا اپنا ایمان کیا مارے ڈالتے ہو ایک مرد کو سپر کہ کتا ہی میرا پسند ہے اور
جاءکم بالبیت من دیکم صوان یک کاذباً فلیک کذبا و ان یت صا د قایحکم بعض
لایا ہی تم پاس کھلی نشانیاں تھامے سب کی اور اگر وہ جھوٹا ہو گا تو او سپر پڑ گا اور کچھوٹھ اور اگر وہ سچا ہو گا تو تم پر پڑ گا کوئی
الذی بعد کور ان اللہ لا یهدی من هو مشرک کذاب
وعدہ جو دیتا ہی بیشک لہذا نہیں دیتا او سکو جو ہو بے لحاظ جو چھوٹا ہو

اور کہا ایک مسلمان فرعون کے تاتے دارون میں کہ پوشیدہ رکھتا تھا ایمان اپنے کو کیا بار ڈالو گے تم ایک مرد کو سبب اس کے کہ کثرت
پروردگار میرا خدا ہی اور تحقیق لایا ہی آگے تمہارے دلیلین تمام تمہارے پروردگار کی طرف سے اور اگر بالفرض ہی جھوٹا تو او سپر
وہاں اس کے جھوٹ کا اور اگر یہ سچا تو البتہ پوچھ گیا تو کو بعض اور چیز کا کہ وعدہ دیتا ہی تو کو تحقیق متدارا نہیں دیتا ہی او سکو کہ ہوسکتا
گذرنے والا جھوٹا ہے تقسیم میں یعنی اگر جھوٹا ہی تو جس پر جھوٹ پڑتا ہی وہی سزا دے دے گی کھڑے شاید سچا ہو تو پنا فکر کر دے موث
مرا اس مرحلے ایک قطبی فرعون کے چچا کا بیٹا کہ وہ وہی علیہ السلام پر ایمان لایا تھا خفیہ اور بعضوں نے کہا کہ وہ بنی اسرائیل میں سے تھا
اور نام اس کا ہنحان ہی یا حبیب یا خزیمیل یا خزیمیل یا خزیمیل اور ظاہر اول ہی یعنی وہ قطبی تھا فرعون کا چچا اور ہنحان کہ جس کا ذکر کمالی
نے سورہ میں فرمایا ہی اس بیت میں وجاء رجل من اقصاب المکہ ینذرسعی کیا مار ڈالو گے تم انہی انہما رہنایت جبرا
جانتے گا ہی او کی جانب سے گویا کہ کہا اس نے کہ کیا کر گئے تم ایسا فعل شنیع کہ وہ قتل کرنا نفس محمد کا ہی اور نہیں ہی تمہارے لیے کوئی سبب اور نہ
قتل کرنے کا کہ کہنا او سکا کلمہ حق کو کہ وہ ربی اللہ ہی حال انکہ وہ رب تمہارا بھی ہو نہ رب نرا او سیکا ہی اور تحقیق لایا ہی آگے تمہارے الہ یعنی میں
لایا ہی واسطے صحیح کرے نقول اپنے کے ایک دلیل بلکہ لایا ہی کہتی ہی دلیلین تمہارے پروردگار کی طرف سے تو کہ تم راہ جھوٹ اور حق پاؤ اور اگر
بالفرض ہی جھوٹا تو دلیل لایا وہ شخص او سپر بطریق تقسیم کے کہ موسیٰ علیہ السلام خانی نہیں ہو اس سے کہ جھوٹا پاس او سپر ہو وہاں اس کے
جھوٹ کا نہ اور پروردگار کو وہ سچا اور جھوٹا لایا تمہارا سکو تو پوچھ گیا تو کو بعض اور چیز کا کہ وعدہ دیتا ہی تو کو یعنی عذاب اگر کوئی کہے کہ کیوں کہا
بعض اور چیز کا کہ وعدہ دیتا ہی تو کو حال انکہ وہ بنی صادق تھے ضرورت تھا کہ جو وعدہ دیتے تھے سب ہی ظہور میں آتا بعض جواب یہ کہ یہ وعدہ
کس از راہ مدارات او کی کے او کی تسلی کے لیے کہ پریشان خاطر نہوں اور نہیں اور اسمین نفی کل وعدے کے ظہور کی نہیں ہو پس گویا کہ
اونہوں نے کہا او کو کہ اقل اور چیز کا کہ ہو چھ صدق موسیٰ کے یہ کہ پوچھ گیا تو کو بعض اور چیز کا کہ وعدہ دیتا ہی تو کو اور وہ عذاب عاجل یعنی
دنیا کا ہی اور اسمین ہلاک تمہارا ہی اور تھے موسیٰ وعدہ دیتے او کو عذاب دنیا اور آخرت کا جھوٹا یعنی اپنے دعوے میں اور معنی یہ ہیں کہ اگر
وہ سرف کذاب ہی تو تباہ و ہلاک کر گیا او سکو اللہ اور خلاصی پا گئے تم اس سے یا یہ معنی ہیں کہ اگر ہوتا وہ سرف جھوٹا تو کا ہیکہ راہ بتاتا او سکو اللہ
نبوت کی اور کا ہیکہ او کی تائید کے لیے مجھے عطا فرماتا اور بعضوں نے کہا کہ وہ ہم لایا لوگوں کو کہ وہ شخص مومن مراد سرف سے موسیٰ کہتے ہیں
اور واقع میں یہ مراد کہتے تھے اس سے فرعون اور کہنا بعضوں نے کہ جو کچھ خدمت گذاری اور خیر خواہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی

دن کا فرعون
صفہ بعل و قیل
کان اسرئیل
دن کا فرعون
صلتہ ای بیغم
ایمان من آل
فرعون
دوت ہوا کرم
الحوال
ابو حنیفہ رحمہ اللہ
بالجہل الملک
بجائے نقول
وہو صا د کرم
اس کے ہاں
بہین ہنحان
میں
نہاں
بجائے نقول

حضرت کیا ہیں کچھ اور زیادہ کہیے فرمایا جیسے کہ بازار کے ٹھکانوں کو گون کی عیب گیری سے قویب کیا جاتا ہے اس جیسے میں اتنی جادو اور کٹر
اہل حق کا یہی حال ہے کہ انہماک اٹھارتی میں کسی بلا سے ڈرتے نہیں ہیں اور ان روایتوں سے فضیلت حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بھی معلوم
ہوتی تاہل کو یہاں جیسے کہ آنحضرت کے پیرو خواہ اور مددگار سے ہر ایسی سبب سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی برتری انکی بیان کی ہے
اشتیاء انکو بجا کہتے ہیں کیا نادان ہیں اللہ سبحانہ اس عقیدہ پر ہے +

يَقُولُ لَكَ اللَّهُمَّ الْيَوْمَ ظَاهِرِي فِي الْأَرْضِ وَخَلْفِي يَنْصُرُنِي بِأَمْرِ اللَّهِ وَإِنْ جَاءَ نَاءُ قَالَ
وَقَوْمِي نَحَارُ رَاجِ هُوَ آجِ چو منہ پہ ہو ملک میں بھڑکوں مدد کریگا ہماری اللہ کا نام ہے اگر کوئی بھیجے بولا
فَرَعُونَ مَا آتَاكَمَ اللَّهُ مَا آتَاكُمْ وَمَا هَدَيْكُمْ إِلَّا سَبِيلَ الرَّشَادِ ○
فرعون میں ہی نجاتا ہوں جو جو چاہا تم کو اور وہی راہ بتاتا ہوں جس میں جلتا ہی ہے حق

ایہ قوم میری واسطے تمھارے ہی بادشاہی آج غالب ہو زمین میں پس کون بدو گیا ہو کو عذاب خدا سے اگر آجائے ہم پر کہنا فرعون نے
مصلحت نہیں دیتا ہوں میں تم کو گلو کچھ کہ اور اک کرتا ہوں میں اور نہیں بتا میں تم کو گمراہ بھلائی کی ۔ تقسیم زمین میں یعنی
زمین مصر میں پس کون بدو گیا الخ یعنی تمھارے لیے ملک مصر اور تم غالب آئے ہو لوگوں پر اور جبر کیا ہو تم نے اون پر پس نہ بگاڑو اپنے
امور کہ ضرر یا فائدے اور نہ سختی ہو و عذاب خدا کی اس لیے کہ نہیں طاقت ہو تم کو اوسکی اگر ان پڑے تم پر اور نہیں بچا سکیا تم کو اوس سے کوئی
اور مصلحت نہیں دیتا ہوں میں الخ یعنی مشورہ نہیں دیتا ہوں میں تم کو گلو کچھ کہ مناسب جانتا ہوں کہ وہ قتل کرنا موسیٰ علیہ السلام کا یعنی
نہیں مناسب جانتا میں مگر قتل کرنا اوس کا اور یہ جو تم کہتے ہو اچھا نہیں اور نہیں بتاتا میں تم کو الخ یعنی یہ بات گمراہ عیوان و صلاح کی یا نہیں
تعلیم کرتا میں تم کو گلو کچھ کہ میں ثواب جانتا ہوں اور نہیں باقی رکھتا میں اوس سے کچھ اور نہیں پوشیدہ رکھتا میں تم سے خلاف اوس چیز
کہ ظاہر کرتا ہوں یعنی زبان دل میرے موافق ہیں اوس چیز پر کہ کہتا ہوں اور یہ جھوٹ کہا اوس نے اس لیے کہ وہ تدبیر جو چاہا کرتا تھا اپنے لوگوں
میں علیہ السلام کے قتل کے مار کو لیکر ۔ لہذا جو اندوہ جھوٹ کہتا تھا اگر اسی اندوہ کا اس کا کہتا ہے مشہور کہ اتنا اندوہ تو نہ تھا کہ وہ اپنے لوگوں

وَقَالَ الَّذِي آمَنَ يَوْمَئِذٍ أَخَافُ عَلَيْكُمْ مِثْلَ يَوْمِ الْأَحْزَابِ ۚ مِثْلَ دَأْبِ قَوْمِ نُوحٍ وَعَادٍ ۚ قَالُوا

اور کہا اوس شخص کے کہ ایمان لایا تھا ہی قوم میری تحقیق میں ڈرتا ہوں تیرا تذکرہ جماعتوں اگلے کے سے مانند مصورت حال قوم فوج اور عدا
اور شہر کے اور ان کے کہ بعد اسے تھے اور خدا ارادہ ستم کا نہیں کرتا بند و نیر و قفس میں مانند روز المیعنی مانند دنوں ان کے کے مانند
صورت حال المیعنی جیسے او کی عادت تھی کھڑا و رنگ زیب اور تمام گناہ کرتے کی کہ ہمیشہ اسی طور پر رہے یہاں تک کہ آیا او پر عذاب ایسی ہی
تھاری عادت ہو ڈرتا ہوں میں کہ سب او انجیل کا سا حال تھا را بھی ہو اور خدا ارادہ ستم کا نہیں کرتا المیعنی نہیں چاہتا اللہ کی ظلم
کرے اپنے بندوں پر پس عذاب کرے او پر بغیر گناہ کے یا زیادہ عذاب کرے اور قدر عذاب پر کہ مستحق ہیں اوس کے یعنی ہلاک کرے
اونکا عدل تھا اس لیے کہ وہ خود تھے اوس کے سبب اعمال اپنے کے اور ڈرتا تھا ستم عذاب نہ کرے یا انکا عذاب آخرت کے ساتھ ان کے و یقیناً

وَيَعْلَمُ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ ۝ يَوْمَ تَتَالَوْنَ مُدْبِرِينَ مَلَائِكَةُ مُنْ أَلَلٍ مِّنْ عَاصِيَةٍ
اور ان کو تم پر عیاں کر رہا ہوں کہ تم پر آئے دن لڑنے والے جباروں کا جس دن تم لوگ پیٹھ دے کر کوئی نہیں ہو سکتے ہو بچانے والا

[illegible]

میں نافرمانی کرنے کا میں اوسکی اور یہ اسلیئے کہ ایمان کے معنی ہیں قبول کرنا اور لازم کرنا یعنی جو کوئی کہتا ہو کہ لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ اور وہ کہتا ہو کہ بلاشبہ میں نے جانا اور اعتقاد کیا کہ اللہ تعالیٰ ایک ہی ذات اور صفات اور افعال میں اور نہیں ظاہر ہوتی عالم کوئی نیز سرساختہ علم اور ارادہ اور خلق اوسکے اور نہیں ہو کوئی مستحق عبادت کا گروہی اور میں نے لازم کی عبادت اوسکی اور نہیں عبادت کرنے کا میں نکر اوسکی کو پس بعد اس عہد کرنے کے حرام ہے اوسپر نافرمانی کرنی اوسکی کسی چیز میں قسم اوامرو نواہی اوسکے سے یہاں تک کہ جب بلا کہ اوسکو نفس اوسکا طرف تو میں نے عہد دیا اوسکے کے تو لازم ہے اوسکو یہ کہہ اوسکو جیسے کہ کہا پیغمبر نبی علیہ السلام نے غزیر کی بوی سیجی جسوقت کہ بلایا اوسنے اوسکو طرف نفس کے معاذ اللہ **رَبِّیْ اَحْسَنُ مِمَّا اَمَرْتُ بِاَنْ لَا یَفْعَلَ الظَّالِمُونَ** یعنی سپاہ مانگتا ہوں میں ساتھ اللہ کے اس فعل سے بلاشبہ جسے خرید اہی مجھ کو یعنی غزیر مالک میرا ہوا اچھی طرح رکھا اوسنے مجھ کو یعنی میں نے نہایت کرنا میں اوسکے اہل میں بلاشبہ نہیں طلب کیا ہوتا یعنی زنا کار بد پس جس کا نفس بہت راغب ہوا اوس غزیر کی طرف کہ خواہش کرتا ہو اوسکی مثلاً زنا وغیر ذلک اور پھر ترک کیا اوسکو باوجود قدرت رکھنے کی اوسپر اوس جہد میں کہ نہیں مطلع ہو اوسپر کوئی مگر اللہ تعالیٰ ہو گا فیصلہ دلیل اور صحت عہد کرنے اوسکے کے ساتھ رب اپنے کے بیچ ایمان اپنے کے اسلیئے کہ مومن نے جب جانا کہ رضا ہے مولیٰ کی ہوائی کے ترک میں ہو تو مقدم رکھے رضا اپنے مولیٰ کی اپنی ہوائی پر اور ہو ک لذت و محبت اوسکی بیچ اوس چیز کے کہ پسند کرے مولیٰ اوسکا اگر چہ مخالفت ہو اپنی ہوائی کی اور ہو رنج و جفا اوسکا بیچ اوس چیز کے کہ پسند کرے اوسکو مولیٰ اوسکا اگر چہ ہو موافق ہوئی اوسکی کے بلکہ ہو ک لذت اوسکی بیچ ترک کرے نشوونما بیچ واسطہ اللہ تعالیٰ کے بہت زیادہ اوسکی لذت سے بیچ کرنے اوسکے کے بلکہ ہو ک نزدیک اوسکے کراہت اوسکے کرنے کی خلوت میں سخت تر مکر وہ جاننے اوسکے سے جھوٹ و جس کے کدھ کو کیا نہیں جانتا تو کہ جسوقت کہ غزیر کی بوی سیجی یوسف علیہ السلام کے حق میں **وَلَا اَنْتَ لَمْ یَفْعَلْ مَا اَمَرْتُ** لیس جہنم و لیس کوا تاقین الضعیرین یعنی اور اگر نہ کر گیا یوسف جو کچھ کہتی ہوں میں اوسکو تو البتہ قید کیا جاوے گا وہ اور البتہ ہو و گیا وہ ذلیل و پس کما عورتوں نے اطاعت کر اپنے مالک کی چکیوں کر گیا یوسف علیہ السلام **رَبِّیْ السَّجُنُ احَبُّ اِلَیَّ وَحَمَلَا** **یَدْعُوْنِیْ اِلَیْہِ** یعنی اے رب میری قید خانہ محبوب تر ہے میری طرف سے کہ بلاتی ہیں عورتیں مجھ کو طرف اوسکے پس غزیر کی بوی کا دل چون کہ خالی تھا ایمان مائل ہوئی طرف برائی اور بھائی کے باوجود ہونے اوسکے کے خاوند والی اور یوسف علیہ السلام دل میں چونکہ ایمان غالب تھا اعراض کیا اوسھوں نے اوس چیز سے کہ ارادہ کیا اوسنے اوسنے باوجود ہونے اوسکے کے جو ان بن بوی والے پس کوئی عمل کرنا ہو مقتضای ایمان کے آئی ہو لذت اوسکو بیچ باز رہنے کے اوس چیز سے کہ مائل ہوتا ہو طرف اوسکے نفس اوسکا جب کہ ہوا اوس میں غضب اللہ تعالیٰ کا اور عقیدہ ہوتا ہو سچا محاسبہ اپنے کے تو کہ ہو حسابا و سپر آسان کل کو اور طریق محاسبہ کا یہ ہے کہ دیکھے اپنے احوال میں کہ آیا مجھ پر اللہ تعالیٰ کے حقوق میں سے اور لوگوں کے حقوق میں سے کچھ ہو نہیں پس تیار کرے اللہ تعالیٰ کے فرائض کا کہ جو فوت ہوئے ہوں اوس سے یعنی قضا بھیے اوکی اور پوچھا کہ حقوق لوگوں کے ایک ایک دانا اور جنکو ہاتھ وزبان سے ستایا ہوا و نشہ بخشوائے اور خوش کرے دل اوسکے ساتھ احسان کرنے کے اور یہاں تک کہ جب کونہ باقی رہے اوسپر کوئی فرض اللہ تعالیٰ کا اور نہ حق کسی کا اور داخل ہو جنت میں بلا حساب اسلیئے کہ اگر مر گیا پہلے ادا کرے حقوق کے تو پھر مرے اوسکو مدعی اوسکے اور گریہاں گیر ہو پس کوئی کہیگا کہ یا تھا تو نے مجھ کو اور کوئی کہیگا کہ برکات تھا تو نے مجھ کو اور کوئی کہیگا کہ جگر تھا تو مجھے اور کوئی کہیگا کہ لہا تھا تو نے مال میرا اور کوئی کہیگا کہ یا تھا تو نے مجھ کو مظلوم اور تو قادر تھا ظلم دفع کرنے پر اور پھر نہ دفع کیا تو نے مجھے ظلم کو اور کوئی کہیگا کہ دیکھا تھا تو نے مجھ کو خلاف شرع بات پر پس منع کیا تو نے مجھ کو اوس سے پس آسوقت کہ وہ اسطرح مبہوت و متحیر ہو گا جسب کثرت مدعیوں کے اور عاجز ہو گا اوکی جواب نہ ہی سے اور مہد کرتا ہو مولیٰ غفار سے کہ شاید وہ چھٹا ہو اوسکے ہاتھوں نہ لکھان سننے کا آواز جبار کی کہ **فَرَاوْکَا اَلْیَوْمَ نَجْزِیْ کُلَّ نَفْسٍ بِمَا کَسَبَتْ**

بہل النون الفانی دیکھو

اور کہا فرعون نے امی ہامان بنامیر کے لیے ایک محل تو کہ جاپو نہ چون میں بسبب اس کے رستون کو آسمانوں کے رستون کو تو کہ جہانکون میں
 پروردگار موسیٰ کے اور تحقیق میں جھوٹا گمان کرتا ہوں اس کو اور اسی طرح آراستہ ہو فرعون کی نظر میں عمل بد اس کے اور باز رکھا گیا راہ
 صواب سے اور زمین تھی حید سازی فرعون کی مگر تباہی و ہلاکت میں نفس میں اور کہا فرعون نے یعنی از راہ فریب دینے قوم انبی کے
 یا از راہ جمل حماقت کے اپنے وزیر سے کہ نام اس کا ہامان تھا کہ بنامیر کے لیے ایک صرح یعنی محل اور بعضوں نے کہا کہ صرح کہتے ہیں ایک عمارت
 ظاہر کو دیکھنے والے پر پوشیدہ ہو اگرچہ دور دیکھے یعنی نہایت اونچی عمارت مانند منارہ وغیرہ کے اور آیا ہی کہ جب حکم کیا فرعون نے ہامان کو
 محل بنوانے کا تو اس نے پچاس ہزار بنانے والے سو کمزوروں کے جمع کیے اور بڑی اونچی عمارت بنائی کہ اس کے برابر کوئی عمارت تھی پس جب
 بنا چکے تو فرعون چڑھا اوپر اور تیر بچھا آسمان کی طرف دھان سے وہ تیر لوگ بھرا ہوا پتھر اس کی زیادتی گمراہی کے لیے پس کہا اس نے کہ
 قبل کیا سینا کہ موسیٰ کو عیا و اباسد نہ کیا ہی احمق تھا اور آیا ہی کہ جب وہ محل بنا تو موسیٰ علیہ السلام نے مناجات کی وحی آئی کہ غم مت کہا
 کہ میں اس کے ساتھ کیا معاملہ کرتا ہوں چنانچہ جب وہ پلید چڑھ چکا تو جبریل کو حکم ہوا انھوں نے انکر ایک پر بار پس تین ٹکڑے ہوئے اس کے

وَقَالَ فِرْعَوْنُ يُعَاذُ ابْنِ لِي صِرَاطًا عَلَيَّ اَلْبَلَّغُ الْاَسْبَابُ ۝ اَسْبَابُ السَّمَوَاتِ فَاطْلَعَ اِلَى
 اور بولا فرعون کراسی ہامان بنا میرے واسطے ایک محل شاید میں پہنچوں رستون میں رستون میں آسمانوں کے پھر جہانکون
 اَلْمَوْسَىٰ وَآلِيَّ كَاظِمَةٌ كَاذِبًا وَلَئِنْ زُتُّنَ لِفِرْعَوْنَ سُوءُ عَمَلٍ وَصُدَّ عَنِ السَّبِيلِ وَمَا
 موسیٰ کے سبب کو اور میری شکل میں وہ جھوٹا ہی اور اسی طرح بھلے دکھائے تھے تو کہ اس کے بڑے کام اور روکا گیا راہ سے اور جو
كَذِبٌ فِرْعَوْنُ اِلَّا فِي تَبَابٍ ۝
 اور تھا فرعون کا سو کھسنے کے واسطے صوفی

اور کہا فرعون نے امی ہامان بنامیر کے لیے ایک محل تو کہ جاپو نہ چون میں بسبب اس کے رستون کو آسمانوں کے رستون کو تو کہ جہانکون میں
 پروردگار موسیٰ کے اور تحقیق میں جھوٹا گمان کرتا ہوں اس کو اور اسی طرح آراستہ ہو فرعون کی نظر میں عمل بد اس کے اور باز رکھا گیا راہ
 صواب سے اور زمین تھی حید سازی فرعون کی مگر تباہی و ہلاکت میں نفس میں اور کہا فرعون نے یعنی از راہ فریب دینے قوم انبی کے
 یا از راہ جمل حماقت کے اپنے وزیر سے کہ نام اس کا ہامان تھا کہ بنامیر کے لیے ایک صرح یعنی محل اور بعضوں نے کہا کہ صرح کہتے ہیں ایک عمارت
 ظاہر کو دیکھنے والے پر پوشیدہ ہو اگرچہ دور دیکھے یعنی نہایت اونچی عمارت مانند منارہ وغیرہ کے اور آیا ہی کہ جب حکم کیا فرعون نے ہامان کو
 محل بنوانے کا تو اس نے پچاس ہزار بنانے والے سو کمزوروں کے جمع کیے اور بڑی اونچی عمارت بنائی کہ اس کے برابر کوئی عمارت تھی پس جب
 بنا چکے تو فرعون چڑھا اوپر اور تیر بچھا آسمان کی طرف دھان سے وہ تیر لوگ بھرا ہوا پتھر اس کی زیادتی گمراہی کے لیے پس کہا اس نے کہ
 قبل کیا سینا کہ موسیٰ کو عیا و اباسد نہ کیا ہی احمق تھا اور آیا ہی کہ جب وہ محل بنا تو موسیٰ علیہ السلام نے مناجات کی وحی آئی کہ غم مت کہا
 کہ میں اس کے ساتھ کیا معاملہ کرتا ہوں چنانچہ جب وہ پلید چڑھ چکا تو جبریل کو حکم ہوا انھوں نے انکر ایک پر بار پس تین ٹکڑے ہوئے اس کے

[illegible]

[illegible]

اور کوئی کہیگا جھوٹ بولا تھا تو جھپٹا ہی چیز کے بھاؤ بنائے میں اور کوئی کہیگا کہ بڑا تھا تو بے جھکو غلام اور تو قادر تھا ظالم کو
 کرنے پر پسند دینے کیا تو نے مجھے ظلم کیا اور کوئی کہیگا کہ دیکھا تھا تو بے جھکو خلافت شریعہ کرتے اور نہ منع کیا تو بے جھکو اوس سے پیر آئے تو بے
 وہ اسی طرح مہموت و تخریب ہوگا بسبب کثرت رعیتوں کے اس لیے کہ نہیں باقی رہا تھا اسکی زمین کوئی شخص اور نہ خصوص میں کہ معاملہ کیا تھا
 اوس کے ساتھ رہم کے با بیٹھا تھا اوس کے ساتھ مجلس میں گر کر اس پر کھینچ کر اوس کا آٹا ہنگا کہ غیبت کی تھی اوسکی یا بیٹھا کیا تھا اوس
 یا حیات کی تھی یا نظر حیات سے دیکھا تھا اوس کو اور عاجز ہوگا اوسکی جواب ہی سے اور امیدوار ہوگا سولی غفار سے کہ شاید وہ جھکاؤ
 اوس کو اٹکے ہاتھ سے کہ ناگمان سنیگا آواز مبارکی کہ فرماویگا اکیوم نخرجہ فی کل نفسی ہما کسبت لا ظلم الیوم یعنی آج کے دن
 بدلا دیا جاویگا ہر شخص اوس کا کہ کیا تھا نہیں بظلم آج کے دن پس وسوقت کھنے لگے گا دل اوس کا اور نصیب کرے گا اپنی ہلاکت کا پس
 سوچا غافل اوس مضمون کو کہ دیکھا تھا اوس کے ساتھ اوس کے اپنی کتاب میں کہ فرمایا و لا تحسبن اللہ عافاً لا یعلم الغیوب
 یعنی اور نہ گمان کر اللہ کو غافل اوس چیز سے کہ کرتے ہیں ظالم پس کیا بہت خوش ہوتا تو آج کے دن ساتھ آبروریزی لوگوں کے
 اور نہ لینا مال اٹکے کے اور کیا سخت حسرت ہوگی جھکو اوس دن جب وقت کہ کھڑا ہوویگا تو بساط عدل پر اور بالمشافہ کیا جاویگا
 جسے خطاب سیاست کا اس حال میں کہ تو مغلس فقیر عاجز ہوگا نہیں قادر ہوگا تو اس پر کرا داکرے کسید کا حق یا ظاہر کرے تو عذر پس
 اوس وقت لیا جاویگا تیرے حسنات کے جن میں صرف کی تھی تو نے عمر اپنی اور دی جاوے گی تیرے مدعیوں کو عوض حقوق اٹکے کے جیسے کہ
 وارد ہوا ہی حدیثوں میں پس دیکھ طرف مصیبت اپنی کے ایسے دن میں اس لیے کہ بہت ہی کم پائی جاوے گی تیرے لیے نیکیاں کے خاص ہیں
 ریاست اور شیطان کے مکر و نیر اور اگر خاص بھی ہوگی کوئی ایک آدھ نیکی مدت دراز میں تو دور ہیں اوسکی طرف مدعی تیرے اور اسیوں کے
 اوس کو اور کہا گیا ہوگا اگر ہوگا کسی شخص کے لیے ثواب شریعوں کا اور ایک مدعی ہوگا اوس کا بسبب آٹکے دافع کے کہ مقدار ایک ٹکڑے
 تو نہیں داخل ہوگا بہشت میں یہاں تک کہ راضی کرے اپنے مدعی کو اور مضمون کہما ہو کہیگا وینگی اجوز ایک انق کے سات شوناز میں قبول
 اور دی جاوے گی مدعی کو ذکر کیا اسکو شیریں نے بھرمین اور کہا امام غزالی نے احیاء میں کہ شاید کہ اگر تو می سبب لیتا اپنے نفس سے اس حال
 کہ تو مواظبت کرتا ہوتا قیام اللیل اور صیام النہار پر تو البتہ جانتا تو کہ نہیں گذر تاجر کوئی دن مگر اس حال میں کہ جاری ہوئی تیری زبان پر
 مسلمان کی کہ جو لے لے لے لے تمام نیکیوں تیری کو پس کیا حال ہوگا باقی سیات کا کہ وہ کھانا حرام کا پھاوش بہات کا اور تقصیر کرنی عبادتوں
 میں اور کیوں کر خلاصی ہوگی حقوق اوس دن کہ بدلا لیا جاویگا اوس میں اسطے بکری سنیگا الی بکری اور کہیگا کافر یا لکھتینی کثرت
 مگر آبا یعنی ای کا شے ہو جاوے گا میں مٹی پس اس سے ای سکین بندوں کے حقوق میں اس لیے کہ جو اللہ کے حقوق میں خاص کر پس حضرت افی ہل
 اور جو کہ تیرے حقوق بندوں کے ہیں پس ضرور ہی بخشوانا اوس کا اونسے کہ جسے حق ہیں پس چہر شوار ہو بخشوانا تو لازم ہو اوس کو یہ کہ بہت کرے اعمال صالحہ
 بخشش سے اکثر اوقات اوس کے لیے کہ ظلم کیا ہو پس خواہ مومن ہو خواہ مومن عورت پس بلاشبہ وہ جب کہ کرے یا امید ہو اللہ تعالیٰ کے فضل و
 کرم سے یہ کہ راضی کر دے اوس کے مدعی کو ورنہ قیامت ہو جو با وس وایت کے کہ روایت کی گئی ہو اپنی ہر جہہ کہ آنحضرت علیہ السلام اوس وقت کہ
 بیٹھے تھے ناگمان ہنسے یہاں تک کہ ظاہر ہوئے نہ منے کے دندان مبارک آپ کے پس عرض کیا گیا اونسے کہ کیوں ہنستے ہیں آپ یا رسول اللہ
 پس فرمایا کہ دشمن میری ہمت میں سے دوزخو بیٹھیں گے آگ رب العزت کے پس کہیگا ایک اون دنوں میں سے یعنی مظلوم کہ ای رب میرے تو حقیر
 اس بھائی سے یعنی ظالم سے پس فرماویگا اللہ تعالیٰ یعنی ظالم کو کہہ دے تو اپنے بھائی مسلمان کو یعنی مظلوم کو حق اوس کا پس کہیگا ظالم ای رب میرے
 نہیں باقی را میر حسنات میں سے کچھ پس فرماویگا اللہ تعالیٰ یعنی مظلوم کو کہ کہیگا تو ساتھ بھائی اپنے کے اس حال میں کہ نہیں باقی را او کے حسنات
 سے کچھ پس کہیگا مظلوم ای رب میرے پس چاہے کہ لاد بجاوین ہو جھگڑا سیر کے سپر پس جاری ہو نہیں دنوں آنکھیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی

یعنی اس سے بڑا ناگمان نہ ہو
 میں جاوے گی تیرے مدعیوں کو
 عافاً لا یعلم الغیوب
 عافاً لا یعلم الغیوب

مَا لَيْسَ لِي بِهِ عِلْمٌ وَأَنَا أَدْعُوكُمْ إِلَى الْعَيْنِ بِنُورِ الْغَيْثِ ۝

جسکی مجھ کو خبر نہیں اور میں بلاتا ہوں تم کو اوس نبرد گتہ بخشنے والی طرف صوفی

اور اسی قوم میری کیا ہی مجھ کو کہ بلاتا ہوں میں کو طرف نجات یعنی جنت اور تم بلاتے ہو مجھ کو طرف دوزخ کے بلاتے ہو مجھ کو طرف اسکے کافر ہوؤں میں ساتھ خدا کے اور شریک اوسکا مقرر کروں اوس چیز کو کہ نہیں ہے مجھ کو اوسکی حقیقت کا علم اور میں بلاتا ہوں کو طرف خدا غالب بخشنے والے کے بد تفسید میں مالیس لی بہ علم یعنی مجھ کو اوسکی ربوبیت کا علم نہیں ہے اور مراد نفی علم سے نفی معلوم کی ہے گو یا کہ اوسنے کہا بلاتے ہو مجھ کو کہ کافر ہوؤں ساتھ خدا کے اور شریک مقرر کروں اوس چیز کو کہ نہیں ہے موجود اور جو چیز کہ نہیں ہے موجود کیونکر صحیح ہو یہ کہ جانا جاوے اوسکو موجود اور ایک بار کہا اودھو کم الی النجاة اور پھر مکرر کہا وانا اذعوکم الی العزیز الغفار واسطے زیادتی تنبیہ کے اور ہوشیار کرنے کے نوم غفلت سے اور پہلے جملے میں اشارہ تھا اسکی طرف بھی کہ جسکو پکارتا ہو وہ قوم اوسکی ہے اور یہی آل فرعون تھے یہ ص

لَا جَرَمَ أَنتَ تَدْعُونَنِي إِلَيْهِ لَيْسَ لَهُ دَعْوَةٌ فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْآخِرَةِ وَأَنْ مَرَدُّنَا إِلَى اللَّهِ أَتَىٰ عَلَىٰ كُلِّ بِرٍّ وَفَاسِقٍ وَنُفِخَ فِي الصُّورِ هَٰذَا يَوْمُ الدِّينِ ۝

وَأَنَّ الشَّرِيفِينَ هُمْ أَصْحَابُ الْبَقَارِ ۝

اور یہ کہ زیادتی والے وہی ہیں دوزخ کے لوگ بد صوفی

بے شہرہ جو چیز کہ تم بلاتے ہو مجھ کو طرف اوسکے نہیں ہے اوس چیز کو قبول کرنا دعا کا نہ دنیا میں اور نہ آخرت میں اور بے شہرہ باز گشت ستاری طرف خدا کے ہر وہ بے شہرہ سے نکلنے والا وہی ہیں بے شہرہ والے آگ کے بد تفسید میں معنی اسکے یہ ہیں کہ جو چیز کی طرف تم مجھ کو بلاتے یعنی بتوں کی طرف نہیں ہے واسطے اوسکے بلانا طرف نفس اپنے کے کبھی یعنی حق معبود برحق سے یہ کہ بلاتا ہو بندوں کو طرف طاعت اپنی کے اور جو چیز کی طرف تم بلاتے ہو اور اوسکی عبادت کی طرف نہیں بلاتے وہ طرف اسکے اور نہیں دعویٰ کرتے ربوبیت کا یا معنی اسکے یہ ہیں کہ نہیں اوسکے لیے قبول کرنا دعا کا دنیا اور آخرت میں یا نہیں ہے دعا مستجاب اور سر فرین کے معنی قنات سے منقول ہیں شریکین اور مجاہد ناخو خیزی کہ نہ والے اور بعضوں نے کہا جسکی شر غالب ہو خیر بر وہ سرف ہیں ص

فَسَتَدْرِكُنَّ مَا اقْكُلُوا فَوْقَ رُءُوسِهِمْ يَوْمَ ذَٰلِكَ ۝

سو گے یاد کر کے جو میں کتا ہوں تم کو اور میں پتا ہوں میں میں مقدمہ اپنا خدا کو تحقیق خدا میں یا ہی ساتھ احوال بندوں کے بد تفسید میں یعنی میں تم کو نصیحت کرتا ہوں اور تم نہیں تھے جب خدا اب اور یہ گاتب یاد کر کے میری نصیحت کو اور اوسوقت کا یاد کرنا کچھ فائدہ دیتے گاہین اور وہ جو ڈراتے تھے خز قیل کو بسبب مخالفت دین اوسپر انھوں نے کہا کہ میں اپنا امر سپرد خدا کرتا ہوں تمہاری شر سے مجھ کو بچاؤ گا بد ص مسئلہ جانا چاہیے کہ مقام تفویض اعلیٰ مقامات ہی اور تشویشیں دل اور نفس کی قسم اندیشہ انجام امور سو اسپر کرنے امور طرف اسکے اور کون لے کے تھے اوسکے زائل نہیں ہوتے ہیں چنانچہ اسی سے تفویض جملہ واجبات سے ہے اور چونکہ بجلائی اور برائی امور آئندہ کی بعد پر پوشیدہ ہے اکثر ہوتا ہے کہ ایک چیز کو اچھا جان کر در پی اوسکے ہوتا ہے اور آخر کار میں وہ چیز مہلکات دین سے نکلتی ہے اور جب بند نے تمام امور خدا کو سپرد کیے خاطر جمع ہوئی اور تشویش سے چھوٹا اور خدا تعالیٰ کہ حکیم مطلق اور جاننے والا انجام امور کا ہے جو کچھ کہ بند کے لیے مناسب ہوگا ظہور میں لاوے گا لیکن یہ بات ضرور سمجھنی چاہیے کہ جگہ تفویض کی اوس امر میں ہے کہ قطعاً صلاح و فساد اوسکا معلوم نہواو متیقن الفساد میں مانند کفر اور عاصی اور متیقن الصلاح میں مانند ایمان طاعت کے تفویض نہ کرنی چاہیے یعنی کفر و گناہ کرے اور پھر سپرد خدا کرے کہ جو وہ چاہے

وہی کہ بلاتا ہوں میں کو طرف نجات یعنی جنت اور تم بلاتے ہو مجھ کو طرف دوزخ کے بلاتے ہو مجھ کو طرف اسکے کافر ہوؤں میں ساتھ خدا کے اور شریک اوسکا مقرر کروں اوس چیز کو کہ نہیں ہے مجھ کو اوسکی حقیقت کا علم اور میں بلاتا ہوں کو طرف خدا غالب بخشنے والے کے بد تفسید میں مالیس لی بہ علم یعنی مجھ کو اوسکی ربوبیت کا علم نہیں ہے اور مراد نفی علم سے نفی معلوم کی ہے گو یا کہ اوسنے کہا بلاتے ہو مجھ کو کہ کافر ہوؤں ساتھ خدا کے اور شریک مقرر کروں اوس چیز کو کہ نہیں ہے موجود اور جو چیز کہ نہیں ہے موجود کیونکر صحیح ہو یہ کہ جانا جاوے اوسکو موجود اور ایک بار کہا اودھو کم الی النجاة اور پھر مکرر کہا وانا اذعوکم الی العزیز الغفار واسطے زیادتی تنبیہ کے اور ہوشیار کرنے کے نوم غفلت سے اور پہلے جملے میں اشارہ تھا اسکی طرف بھی کہ جسکو پکارتا ہو وہ قوم اوسکی ہے اور یہی آل فرعون تھے یہ ص

سو کہ گویا ایمان لائے اور طاعت بجا لائے اور سپرد بخدا کرے کہ جو وہ چاہیگا سو کرے بلکہ اول میں یعنی کفر و عصیان میں کہیں نہ
ہیں کوشش کرنی بیچ بچنے کے اندھے واجب ہے اور ثانی میں یعنی ایمان طاعت میں کہ ماسور بہین کوشش کرنی تاکہ بجا لائے اور واجب
اور علاج حاصل کرے مقام تقویٰ کا یہ ہے کہ یاد کرے اندیشہ انجام امور کا اور امکان ہلاک و فساد لٹکے کا اور یاد کرے عاجز ہونا اپنا نہ پرے
سے اندیشوں میں اور یاد کرے پہنچنا اور نہ پہنچنا اور نہ تک اور یقین کرے بیچ فساد و صلاح اونکی سے جب یہ اندیشے بعد پر غالب آئیں
تو بجا تقویٰ یعنی سپرد بخدا کرے اور سب چیزوں کی طلب سے باز رہے گا مگر بشرط خیر و صلاح کے یعنی حسین خیر و صلاح ہوگا البتہ اسکا طلب ہوگا
اور حق کے لیے پر راضی و صابر رہے گا اور اسکو عین حکمت و مصلحت جانے گا اگر یہ موافق طبیعت کے نہو اور ضد تقویٰ کی طمع ہو اور وہ دو قسم ہے
ایک تو محمود اور وہ بھی رجا کے ہو اور وہ طلب کرنا ایک چیز کا ہے کہ وہ ہمیں اندیشہ نہو اور یا طلب ساتھ استنساخ کرے چنانچہ قول تعالیٰ
میں اَطْعَمَ اَنْ يُّقْرِئَ خَطِيْبَتِيْ کہ مقولہ ابراہیم علیہ السلام کا یہی مراد ہے یعنی اس میں طمع بمعنی رجا کے ہے یعنی اسیدوار ہونے کے
نخشہ اند میرے خطا میری اور دوسری مذموم ہے کہ وہ سکون لے کا ایک نفع یا شک پر شک ہو بیچ خیریت اور حیل اس کے اور طلب کرنا
ایک چیز کا بطریق قطع کے چنانچہ رسول علیہ السلام کے قول میں کہ بر میر کر و طمع سے کہ وہ خضر حاضر ہو یہی مراد ہے بیچ

فَوَقَّهٗ اللّٰهُ سَيِّئَاتِ مَا مَكَرَ وَاَوْحٰٓى اِلٰی فِرْعَوْنَ سُوًۤا الْعَذَابِ

پھر بچا لیا سو کہ نہ بڑے داؤد سے بچ کر تھے اور اول فرعون مالون پر بُری طرح کا عذاب مقرر

پس بچا لیا او کو خدا نے نختیوں بدخواہی اونکی سے اور کھیر لیا فرعون کو گون کو عذاب سخت بد نفسان نختیوں اور یعنی فرعون نے
جوارادہ کیا تھا کہ طرح طرح کی تکلیفیں اور عذابوں کا انداز کو پونچا وین اسکا اسراؤہ وداور شدائد مکر سے اندھے او کو بچایا اور
اونکو خبر کیا کہ غرق ہو گیا میں اور دوزخی ہوئے آخرت میں جیسے کہ آگے فرمایا اَلَا تَرٰۤی فِرْعَوْنَ عَلٰی عَرْۡسِہٖ کہ وہ کون
نکلا اونکے پاس سے بھاگ کر طرف ایک بہاؤ کے پس جیسے فرعون نے قریب ہزار آدمیوں کے او کی طلب میں پس بعضوں کو نوہ پر بٹھا گئے اور جو نہ
پھر کر آئے اونہیں سے اونکو فرعون نے سولی دی بد صلی تنبیہ اس سے معلوم ہوا کہ جو کوئی اپنے امور خدا تعالیٰ کے سپرد کرے تو وہ
او کو دین دنیا کی تحفہ سے بچاتا ہے اور اس کے دشمنوں کو تباہ و خراب کرتا ہے شہر سپرد بتو مایہ خویش ابد تو دانی حساب کہ پیش را
شہر کا خود را بخدا باز کرد کہ نہ کشت نہ نیم ازین تر کار بدیت فکر مادر کار آزار را بد کار سلیمان بشارت کار ماہ اور یہ بھی ہے معلوم
کہ اچھی بات نصیحت کی نہ ماننی بہت بُری بات ہے اور انجام او کا نہایت بد ہے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ضائع ترین چیزوں کی
دس چیزیں ہیں علم کہ نہ سوال کیا جاوے اور اس سے اور حکم کہ نہ عمل کیا جاوے اور سپر اور اسے جواب کہ نہ قبول کیا واور تیار کہ نہ استعمال کیا جاوے
اور سبکہ کہ نہ نماز پڑھی جاوے اور سمین اور مصحف کہ نہ پڑھا جاوے اور مین اور مال کہ نہ خرچ کیا جاوے اور گور کہ نہ سوار ہو کوئی کو
اور علم زہا و س شخص کے پیٹ میں کہ مراد کرے دنیا کا اور عمر طویل کہ نہ توشہ طیار کیا جاوے اور سمین سفر آخرت کے لیے ہلکے اَوَالِصْنَعِ
اور حقیر ابواللیث نے بستان میں نقل کیا ہے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ اونھوں نے کہا تعجب کرتا ہوں میں اس سے کہ
جو مبتلا ہو چار مصیبتوں میں کہ کیونکر غافل ہوتا ہے چار چیزوں سے تعجب کرتا ہوں میں اس سے کہ مبتلا ہو غم میں پس کیوں نہیں کہتے ہر کالہر کہ
اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ یعنی نہیں کوئی معبود مگر تو پاک ہے تو بلاشبہ میں ظالموں سے ہوں بد اس لیے کہ
اللہ تعالیٰ اپنی کتاب ہاکم میں فرماتا ہے فَاَسْتَجِبْۤ اِلَیْہِ وَبُخْبِتْۤ اِلَیْہِ وَکَذٰلِکَ نُنَبِّیُ الْمُؤْمِنِیْنَ یعنی یوں ہے
نے یہ آیت پر طبعی پس قبول کی ہم نے دعا او کی اور نجات دی ہم نے او کو غم سے اور اسی طرح نجات دیتے ہیں ہم مومنوں کو یعنی جب
فریاد دعا کرتے ہیں غم سے نجات دیتے ہم اور تعجب کرتا ہوں میں اس سے کہ ڈرتا ہو کسی چیز سے کیوں نہیں کہتا حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ

احوال و عجز و غنا و شہادت از کلام محمد

تو تارک ہر ایک کا کرے پس اگر نماز و روزہ اور حج و زکوٰۃ ترک ہوئے ہوں تو او کی قضا کرے اور سستی کرے اور کلمہ پڑھے
 ساتھ صرف کلمہ نوافل میں اور فرض کا یا میں کہ نہ متعین یعنی نہ موقوف ہو اور سپر اور جو خلاف شرع منع چیز میں یا نہ متعین
 شراب پیتے لباس حریر وغیرہ کے اتنے سے درگاہ خدا تعالیٰ میں توبہ و استغفار کرے اور بہت عمل خیر کرے اور سداً کہ تو توبہ و سستی قبول ہو
 اور بخشا جائے چنانچہ وعدہ کیا ہوا اللہ تعالیٰ نے ﴿هُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَعْفُو عَنِ السَّيِّئَاتِ﴾
 یعنی وہ ایسا ہی کہ قبول کرتا ہے توبہ اپنے بندوں اور معاف کرتا ہے برائیوں اور یہ توبہ یا اللہ تعالیٰ سے کرنی اور گناہوں کی محض
 خدا کے ہن اور جو گناہ کہ بسبب توبہ ہو حقوق بندوں کے ہوں تو اللہ تعالیٰ سے بھی بخشش چاہا اس لیے کہ نافرمانی ہو سکی کی ہے اور او نشہ بھی
 تارک اور سکا کرے کہ اگر حق قسم ال سے ہو تو ادا کرے یا بخشا کرے اگر مقدور ہو واکا نہیں لکھتا ہے اور اگر حق سو کمال کے ہوں اندھیت وغیرہ
 تو او سے بخشا کرے اگر فتنہ نہ رہا ہو تو نام لے اور قصور کا اور نہیں توبہ یعنی نام کے مطلق گناہ معاف کرے اور اگر اس میں بھی توبہ
 فتنہ کا ہو تو بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے توبہ و ناری اور اعمال خیر کرے اور سداً کہ تو اللہ تعالیٰ سے راضی ہو اور اپنے فضل سے اس کے
 دشمنوں کو ساتھ دینے اجر کے اپنے پاس سے راضی کرے اور اگر صاحب حق ہو تو وراثت اس کے قائم مقام اس کے ہن پس اگر فرض ہو
 یا اور حقوق مال یہ تو ادا کرے اس کے وارثوں کو اگر مقدور رکھتا ہے والا او نشہ بخشا کرے اور سلوک کرے اور سداً کہ توبہ بھی کچھ سداً
 اور توبہ و استغفار میں بڑ کرے اور بسبب سو سداً نفس و شیطان کے یہ نہ کہے کہ میں توبہ پر ثابت نہیں رہنے کا توبہ کیونکر کروں اس لیے کہ جب
 بندہ توبہ کرتا ہے تو گناہ اگلے اس کے بخشے جاتے ہیں اگر آئندہ پھر بسبب بشری گناہ ہو جائے تو پھر توبہ کرے اگر چہ دن میں کئی بار ہو
 بشرطیکہ وقت توبہ کے اس کے دل میں یہ نہ ہو کہ پھر گناہ کروں گا اور توبہ کر لوں گا بلکہ خیال کرے کہ شاید پہلے گناہ کرنے کے مر جاؤں تو جب
 توبہ کرے تو نہا کر پال کپڑے پہن کر دو رکعت پڑھے حضور دل سے اور سجدہ میں جاوے اور بہت تضرع و زاری اور ملاست اپنے نفس کو
 کرے اور گناہوں گزشتہ کو یاد کرے عذاب الہی سے ڈر کر نادم ہو اور توبہ و استغفار کرے بعدہ ہاتھ اوٹھا کرے یا الہی غلام بھاگا ہوا
 گنہگار تیرے دروازے پر حاضر ہوا ہی اور عذر کرتا ہی گناہ میرے بخشے اور اپنے فضل سے عذر میرا قبول کر اور ساتھ تضرع و
 میری طرف دیکھ اور میرے گناہ گزشتہ بخش اور مرتے دم تک مجھ کو اپنے گناہوں سے گناہ رکھ کہ خیر میرے ہی دست قدرت میں ہے اور توبہ بخشے
 ہو بعدہ درود پڑھے اور مسلمانوں کے لیے بھی بخشش چاہے یہ توبہ عوام کی ہے کہ صاحب اس کا مستحق بشارت راق اللہ یحبہ الثَّوَابُ
 وَ يَحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ کا ہوتا ہے یعنی بلاشبہ اللہ دوست رکھتا ہے توبہ کرنے والوں کو اور دوست رکھتا ہے طہارت کرنے والوں کو
 اور توبہ خواص کی یہ ہے کہ بڑے اخلاق سے کہ واجب ہے ایک کرنا دل کا او نشہ توبہ کریں اور توبہ مجتہد کی غفلت خدا اور شغول ہونے
 ماسوی اللہ ہوتی ہے اور جانا چاہیے کہ گناہ کبیرہ ایمان سے تو خارج نہیں کرتا لیکن فاسق و عاصی کر دیتا ہے اور گناہ کبیرہ اور صغیرہ کا بیان
 مظاہر حق میں بیچ باب الکبائر و علامات النفاق کے تفصیل سے کیا گیا ہے جو چاہے وہاں سے دیکھ لے اور صغیرہ گناہ بے انتہا ہیں
 اور پرہیز کرنا بھی اتنے دشوار ہے اور محسب بہبختار کے تقویٰ میں بھی خلل نہیں لگتے ہیں بشرطیکہ اصرار نہ ہو او نہ اس لیے کہ صغیرہ
 بسبب اصرار کے کبیرہ ہو جاتا ہے پس مومن کو واجب ہے کہ کبائر سے بلکہ حتی المقدور صغائر سے بھی پرہیز کرے اور چاہے گناہ اگرچہ
 ایمان سے خارج نہیں کرتے لیکن خوف اس کا ہے کہ رفتہ رفتہ انجام کار کو کفر و دوزخ کو نہ پہنچا دیں اور سہل تر علاج گناہوں سے بچنے کا یہ ہے
 کہ ہر چیز میں ضرورت پر ٹھہرے اور وہ یہ ہے لقمہ دفع کرنے والا بھوک کو اور کپڑا ڈھانکنے والا ستر کا اور مکان بچانے والا گرمی سردی سے
 اور ہن ضروری اور ایک بیوی اگر ضرورت ہو اور جانا چاہیے کہ بسبب مجاوز کرنے کے ضرورت سے اور وسعت کرنے کے مباح میں نہ ہو
 شہوات اور مکروہات میں ترک ہر مکرہ چیز کا ہوتا ہے اور یہاں ہر حد اسلام کی تمام ہوتی ہے اور میں بعد اس کے

۲
غیر متعلق
اور جو کوئی
سے اور اس کے
سے اور اس کے

گھر کو آگ کا ہر تھوڑا سا حصہ جمع ہو جاتا ہے اور جانا چاہیے کہ فائدہ سے استغفار کے حدیث شریفین میں بہت آیتیں ہیں
 فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے من کرم الا ستغفارا جعل اللہ لہ من کل شیء خیرا
 و من کل شیء فرجا و سرکہ فکون حیث لا یحسب یعنی جو کوئی لازم کرے استغفار کو گدانا ہو اس واسطے اس کے ہر
 سے راہ نکلنے کی اور ہر غم سے خلاصی اور روزی دینا ہو اس کو مہین حلال و طیب اور جاگہ سے گمان نہیں کرنا وہ فائدہ لازم کرے
 وقت صلاہ ہو گناہ کے اور ظاہر ہو بلکہ پڑھا کرے یعنی یہ ہیں کہ بدوست کرے اور اس لیے کہ ہر دم میں محتاج ہو اس کا اور اس لیے
 فرمایا غیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طوئی لمن و جدائی صحیفۃ استغفار اکتیثا یعنی خوش حالی ہو اس کے لیے کہ
 اپنے اعمال میں سے استغفار بہت اور فضیلت مذکور اس لیے کہ جو کوئی لازم کرنا ہو استغفار کو تو تعلق دل کا اور اعتماد اللہ تعالیٰ پر
 اور نشتہ جاتے ہیں گناہ اس کے پس حق حکم متقی اور متوکل کے ہوتا ہو اور ان کی شان میں یہ آیت وارد ہوئی ہو و من یتق اللہ یجعل
 لہ مخرجا و یرزقہ من حیث لا یحسب و من یتق اللہ یجعل لہ مخرجا و یرزقہ من حیث لا یحسب یعنی جو کوئی ڈرتا ہو اللہ
 گدانا ہو اس کے لیے راہ نکلنے کی اور رزق دینا ہو اس کو اس جاگہ سے کہ نہیں گمان کرتا اور جو کوئی اعتماد کرنا ہو اللہ پر پس وہ کافی ہو
 اس کو پس حدیث اس آیت سے نکالی گئی ہو اور فضیلت استغفار کی اور فائدہ مند ہونا اس کا اس آیت سے بھی ثابت ہوتا ہو فقالت
 استغفر مولیٰ کما انک کان عفا الذنوب السیئۃ علیکم محمد اے اراؤ مجھے کچھ موعظا یا موعظا الی و بنین و یجعل
 لکم مخرجا و یجعل لکم انھما اچھ یعنی کہا حضرت نوح علیہ السلام نے کہ پس کہا میں نے بخشش مانگو اپنے رب سے تحقیق وہ ہر
 بہت بخشنے والا بھیجے گا میں نے تم پر کثرت اور دیکھا تم کو مال و اولاد اور بناو گناہ سے لیے باغ اور جاری کر گیا تھا ہے یہ نہرین
 مشقول ہو جس بھری رحمت اللہ مدیہ سے کہ ایک شخص نے شکوہ کیا اس نے قحط سالی کا پس کہا استغفار کر اللہ سے پھر شکوہ کیا ایک اور شخص نے
 محتاجی کا پھر ایک اور نے کمی اولاد کا پھر ایک اور نے کمی پیداواری کا زمین اپنی میں پس سمجھو کہ حکم کیا استغفار کا پس کہا گیا اس نے
 کہ شکوہ کیا لوگوں سے کسی چیزوں کا اور حکم کیا اس نے ان سمجھو کہ استغفار ہی کر کے کا پس پڑھی اور انھوں نے یہی آیت فقلت استغفر
 یعنی جتنے جواب میں نے دیے ہیں سب اس آیت سے ثابت ہیں ہم سب چاہتے ہیں کہ استغفار اور تقویٰ اور توکل کے کیا کیا فائدے ہیں پس
 افسوس ہو کہ اور اعمال لوگ ڈھونڈتے پھرتے ہیں اور ان اعمال مجرب کی طرف کچھ بھی خیال نہیں کرتے تو اس استغفار کے ترک کرنے سے
 بندہ بڑی خرابی میں گرفتار ہوتا ہو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہ میں جگناہ کرتا ہوں تو ہوتا ہوں ایک نکتہ سیاہ اس کے
 دل میں پھر اگر توبہ کرنا ہو اور طلب بخشش کی کرنا ہو تو صاف کیا جاتا ہو دل اس کا اور اگر زیادہ کیا گناہ زیادہ ہوتا ہو وہ نکتہ سیاہ ہوتا ہو
 اس کے دل پر پس ہر ان یعنی رنگ کہ ذکر کیا اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں کلا بل ان علی اقلوب یحکم ما کانوا یکسبون
 یعنی ہرگز نہیں ہوں بلکہ رنگ لگایا ہو ان کے دلوں پر اس چیز سے کہ تھے کرتے یعنی گناہ سیاہان تک کہ نہیں باقی رہی اور زمین پر گرو
 چھا جاتا ہو یعنی ٹھانپ لیتا ہو نور دل کو پس اندھا ہوتا ہو دل کی بینائی سے پس نہیں دیکھتا کوئی خیر علموں نفع دینے والوں اور
 حکمتوں فائدہ مند اور جاتی رہتی ہو شفقت و رحمت کہ نہ اپنے پر رحم کرتا ہو نہ اور و نہ اور ثابت ہوتا ہو اس کے دل میں اتنا ظلم و قسوت
 اور جبرأت کرنا ہو گناہ پر جمع ہو اور بڑا فائدہ استغفار کا یہ ہی کہ شیطان کی برکسی ہوتی ہو اور وہ نہایت رنجیدہ ہوتا ہو پس کہ استغفار
 فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہ شیطان نے عرض کیا پروردگار سے کہ قسم ہوتی میری عزت کی ایسی ہے ہمیشہ گمراہ کرتا ہو گنا
 میں تیرے بند کو جب تک کہ ارواح ان کے دلوں میں ہو وینگی پس فرمایا پروردگار غر و جل نے قسم ہو اپنی عزت اور بزرگی کی
 اور بندی مرتبہ اپنے کی کہ ہمیشہ شتا رہے گا میں ان کو جب تک کہ بخشش مانگتے رہیں وہ مجھ سے ہوا اور بڑا فائدہ استغفار کا یہ ہی کہ استغفار

کی سنت ادا ہوتی ہے کہ آنحضرت مجلس میں استغفار کثرت کرتے تھے چنانچہ ابن عمر روایت کرتے ہیں کہ تحقیق مجھے ہم البتہ گنتے واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک مجلس میں کہتے تھے سو بار سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَنْتَ أَعْلَى السَّمَوَاتِ وَأَنْتَ الْغَفُورُ الْكَرِيمُ یعنی اے پروردگار میرے بخشش واسطے میرے گناہ اور قبول کردہ توبہ میری بلاشبہ توبہ ہی توبہ قبول کرنے والا بخشنے والا اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص کہے اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي كَذَّبَ كَلَامَهُ فَهُوَ الْحَقُّ الْقَيُّومُ وَأَنْتَ الْيَكْبَرُ بخشش کیجاتی ہے تو اس کے اگرچہ بھگا ہو کفار کی لڑائی سے کہ کبیر گناہ ہوں مگر چاہیے کہ وقت استغفار کے حضور دل بھی ہو حضرت رابعہ کا قول ہے کہ استغفار ہمارا محتاج ہے بہت سے استغفار کا صحیح حصہ راجحہ ہی آئندہ استغفار مابعد خدا سے ہے اور استغفار کو چھٹی ستر شہر کے مومنوں نے میں داخل نہ کیا اور باطن کچھ پس جب استغفار پڑھے تو صدق دل سے پڑھے چنانچہ آیا ہے کہ استغفار کرنے والا گناہ سے اوس حال میں کہ توبہ گناہ پر مانند ٹھٹھا کرنے والے کے ہوتا ہے رب اپنے کے عباد ابابادہ سے دعا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہ اللہ غفور رحیم بلند کرتا ہے درجہ واسطے سچے بندے کے بہشت میں پس کہتا ہے بندہ میری پروردگار میرے کہاں سے حاصل ہوا مجھ کو یہ درجہ فرمایا ہے اللہ تعالیٰ کہ حال ہوا یہ درجہ بسبب استغفار فرزند تیرے کے تیرے لیے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہوتا ہے مردہ قبر میں مگر مانند ڈوبنے والے فریاد کرنے والے کے کہ کوئی ہاتھ اوس کا پکڑے منتظر رہتا ہے دعا کا کہ پونچھا و سکواپ کی طرف یا ملن کی طرف یا بھائی کی طرف یا دوست کی طرف پس جس وقت کہ چوٹی ہو دعا اور سکواپ ہوتا ہے پونچھا دعا کا بہت پیارا طرف اوس کے دنیا سے اور دنیا کی چیزوں سے اوتھو حق اللہ تعالیٰ البتہ پونچھا ہوتا ہے قبر والوں کو بسبب دعا زمین والوں کے مانند پہاڑوں کے یعنی ثواب بڑا اور رحمت و بخشش اور بلاشبہ شخص زندون کا طرف مردوں کے استغفار کرتا ہے اوس کے لیے اور روایت کی ہزار نے انس سے بطریق مرفوع کے کہ نہیں دونوں فرشتے اعمال لکھنے والے اوتھا لیجاتے ہیں اعمال نامہ سچے کا ہر دن چکر چکھتا اللہ تعالیٰ اول اعمال نامے میں اور اخیر میں استغفار مگر کہ فرماتا ہے اللہ تبارک و تعالیٰ بخشے سینے واسطے سچے اپنے کے وہ گناہ کہ درمیان دونوں طرفوں اعمال نامے کے ہیں حاصل یہ صبح و شام کے استغفار سے یہ مرتبہ حاصل ہوتا ہے اور روایت ہے عائشہؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہتے یا آئی کر مجھ کو اون لوگوں میں سے کہ جب نیکی کریں خوش ہوں اور جب بُرائی کریں استغفار کریں اور روایت ہے حارث بن یزید کہ کہا بیان کہین مجھے عبد اللہ بن مسعودؓ نے دو حدیثیں ایک تو اوئیں سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور دوسری نقل کی اپنی طرف کہ وہ یہ کہ تحقیق مومن بچتا ہے اپنے گناہوں کو گویا کہ بیٹھا ہوا ہے نیچے پہاڑ کے ڈرتا ہے اس سے کہ گر پڑے پہاڑ اوس پر اور تحقیق فاجر بچتا ہے اپنے گناہوں کو مانند ٹھی کے کہ اوڑھی اوس کی ناک پر پس اشارہ کیا ساتھ اوس بھی کے اس طرح سے یعنی اپنے ہاتھ سے پس اوڑھ لیا و سکواپنی ناک سے یعنی مومن گناہ سے بہت ڈرتا ہے اور خوف کرتا ہے اس کا کہ پکڑا نہ جاؤں اور فاجر کو اپنے گناہ کرنے کی پروا نہیں ہوتی پھر کہ عبد اللہ نے یہی حدیث جو حضرت عیسیٰ تھی وہ بیان کی کہ سنائیں نبی خیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے البتہ اللہ تعالیٰ بہت خوش ہوتا ہے بسبب کہ اپنے بندے مومن کے نسبت اوس شخص کے کہ آوتر ایک میدان میں کہ خالی ہو درخت اور گھانسی سے جگہ ہر طاقت کی ساتھ اوس کے تھی سواری اوسکی اوپر تھا کھانا اوسکا اور پانی اوسکا پس کھاسنا یعنی بہتر احوال کے لیے زمین پر اور سویرا کچھ سونا بچھا گا اوس حال میں کہ تحقیق جاتی رہی تھی اوسکی اوپر پھر تلاش کیا اوسکو بیان تک کہ جس وقت سخت ہوئی اوس پر گرمی اور پیاس اور چوچا اللہ تعالیٰ نے یعنی رنج و بلا سوا گرمی اور پیاس کہا پھر جاؤں میں طرف مکان اپنے کے کہ تھا میں اوس میں پس رہوں یہاں تک کہ مر جاؤں پس کھا اوسنے سر اپنا اپنے بازو پر تو کہ مر رہے پھر جاگا پس گمان سواری اوسکی اوس کے پاس حاضر ہوا سپر تو شہ راہ اوسکا اور پانی اوسکا پس اللہ تعالیٰ بہت خوش ہوتا ہے بسبب کہ کرنے سے مومن کے اوس شخص سے ساتھ سواری اپنی کے اور تو شہ راہ اپنے کے یعنی جیسے شخص اپنی سواری اور تو شہ راہ کے ملنے سے خوش ہوتا ہے اوس سے زیادہ اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے سچے کی توبہ کرنے سے اور اور فائدہ استغفار کا یہ ہے کہ جو کوئی بد زبان اور لازم کرے استغفار کو توبہ

محبت پادشہی ہو جاتی ہے چنانچہ خدیجہ صحابی نقل کرتے ہیں کہ شکرہ کیا یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے تیز زبانی یعنی ہنرمانی
 اپنی کا پس فرمایا آپ کے گمان پر تو استغفار سے یعنی استغفار کیوں نہیں پڑھتا کہ اوس سے بیانات ظاہر جامن کی دفع ہوتی ہیں تحقیق میں استغفار
 کرتا ہوں اللہ سے ہر دن میں سب از قیل کی یہ حدیث حسن جبین میں سنائی ابن ماجہ حاکم ابن ابی شیبہ ابن سیسی سے اور اور فائدہ استغفار کا
 یہ کہ جس مجلس میں نورو گناہ کی باتیں صادر ہوں اور پھر استغفار پڑھے تو معاف ہو جاتی ہیں چنانچہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 جو شخص کسی مجلس میں بیٹھا اور نگو کلام اوس سے بہت صادر ہو پھر اٹھنے کے پہلے یہ دعا پڑھی تو بخشے جاتے ہیں کلام بلکہ اوس مجلس میں
 اوس سے واقع ہوئے اور وہ دعا یہ ہے سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ
 إِلَيْكَ أُرِيدُكَ وَارْتِمَانِي يَا أَيُّهَا رَبِّ جِبْرِائِيلَ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَتُبَّ عَلَى الْعَالَمِينَ
 وَحَسْبُكَ كَلَامُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فائدہ اس کا پوچھا
 فرمایا اگر کوئی ایسا کلام کرتا ہے تو ہوتا ہے پڑھنا اس کا مہر اور سیر یعنی اسکے پڑھنے سے ثواب اچھے کلام کا ثواب بہت ہی ضائع نہیں ہوتا
 کسی گناہ سے اور اگر پڑھے کلام کے بعد پڑھتا ہے تو اوس کلام کا گناہ بخشا جاتا ہے تمام ہوا علاقہ استغفار کا مشکوۃ وغیرہ اب کچھ فضائل
 صبح و شام کی تسبیح و تحمید وغیرہ کے سنا چاہیے حدیث شریف میں آیا ہے کہ جسے صبح و شام کو سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ پڑھا
 تو نہیں لے گا کوئی قیامت کو عمل بہتر اوس عمل سے کہ لاویگا یہ اوس کو لیکن وہ شخص کہ مثل اسکے پڑھے یعنی وہ برابر اسکے ہوگا یا زیادہ اس
 پڑھے یعنی اس سے فضل اس سے ہوگا اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی صبح و شام کو سو سو بار سبحان اللہ پڑھے ہوگا اس سے ثواب
 مانند سوچ کر نہ ملے اور جو صبح و شام کو سو سو بار الْحَمْدُ لِلَّهِ پڑھے ہوگا مانند ثواب اوس شخص کے کہ سو گھوڑے جلا کے لیے دیے
 یا فرمایا مسنون کی جگہ یک سو جاد کیے اور جو کَلَامُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ صبح و شام کو سو سو بار پڑھے ہوگا ثواب مانند سو غلام آزاد کرنے والے
 کے کہ وہ غلام حضرت یحییٰ علیہ السلام کی اولاد سے ہوں اور جو اللَّهُ أَكْبَرُ سو سو بار صبح و شام کو پڑھے نہیں ہوگا کوئی بہتر عمل میں اور دن
 اس شخص سے لیکن وہ شخص کہ مثل اسکے پڑھے یعنی وہ برابر اسکے ہوگا یا زیادہ اس سے پڑھے یعنی وہ فضل اس سے ہوگا اور حدیث شریف میں آیا ہے
 کہ جس نے یہ دعا صبح کو پڑھی شام تک محفوظ رہا اور جس نے شام کو پڑھی صبح تک محفوظ رہا سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
 مَا شَاءَ اللَّهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ عَلِمُوا أَنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا
 یعنی ہاں اللہ اور ہاں کی بیان کرتا ہوں ساتھ تعریف اوسکی کے نہیں ہر قوت بہتہ کو حرکت و سکون کی مگر ساتھ قوت دینا اللہ کے جو چاہا
 اللہ نے ہوا اور جو چاہا ہوا جانتا ہوں نہیں کہ بلاشبہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور بلاشبہ اللہ ہر چیز کو جانتا ہے حسن جبین میں میں پھر آیت
 حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم صبر وغیرہ کا فرما کر بعد ان میں کی برائی بیان فرماتے ہیں :-

إِنَّ الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِ اللَّهِ يَعْدُونَ سُلْطَانِ أَتَقْتُلُونَ فِي صُدُورِهِمْ إِلَّا كَذِبًا مَّا هُمْ بِبَالِيَةٍ
 جو لوگ جھگڑتے ہیں اسکی باتوں میں بنیر کچھ سند کے جو پوچھی ہوا کو اور کچھ نہیں انکے جی میں ضرور ہے کہ کبھی نہ پوچھینگے اوس تک
 فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ
 سو تو پناہ مانگ اسکی بیشک ہی سنتا دیکھتا ہے

بلاشبہ وہ لوگ کہ جھگڑا کرتے ہیں خدا کی آیتوں میں بغیر دلیل کے کہ آئی ہو انکے پاس نہیں ہر انکے سینوں میں مگر ارادہ ملے گا کہ نہیں ہیں
 وہ پوچھنے والے اوسکو سپناہ طلب کر خدا سے تحقیق خدا وہی ہے سننے والا دیکھنے والا نفیسین کبر کے معنی میں برائی ٹھہرے
 اور او وہ چاہتا ہے تقدیم اور ریاست کا اور یہ کہ نہ کوئی بالاتر اسے پس اسلیے عداوت رکھتے ہیں مجھے اور دفع کرتے ہیں تیری

قول اللہ تعالیٰ فی صبر و صبر
 صبر

ایوں کو بخوف اسکے کہ بڑھ جائے تو اوشے اور ہونہ و نہیر دست تیرے اور باغ تیرے امر و نہی کے اسلئے کہ ہوئے تیرے حکم
 ملک ریاست ہونی چاہتا اسکا ہر کہ ہوائے لیے نبوت نہ چکا آزاد حسد و سرکشی کے اور دلائل کے تیرے قول اس قدر
 لو کان خلیا امنا سبقتنا لک یا ماردفع کرنا آیات کا ہر ساتھ جہال کے نہیں ہیں وہ ہونچنے والے اسکو یعنی موجب
 اور مقتضی اسکی کہ پس پناہ مانگ یعنی اسکی کہ سے کہ حسد کریں تجھ اور سرکشی کریں تجھے سننے والا ہی یعنی اون باتوں کو کہ تو کھانا
 اور وہ کہتے ہیں دیکھنے والا ہی یعنی اون اعمال کو کہ کرتا ہی تو اور کہتے ہیں وہ پس مدد کریں تیری اون پر اور بچاؤ گناہوں کے شر سے
 نہیں ہر اسکی سینوں میں یعنی اسکی دلوں میں اور مراد کہ سے عظمت اور سرداری یا غلبہ محمد پر ہی کہنا ابن عباس نے نہیں دعوت ہوتی
 اونکو تیری تکذیب پر گروہ چیز کہ اسکی سینوں میں ہر قسم کی عظمت نہیں ہیں وہ ہونچنے والے اسکو یعنی مقتضی اس کی کہ اس لیے
 کہ اللہ تعالیٰ نے دلیل کیا ہی اونکو اور کہا اہل نفسیر نے کہ نزول اس آیت کا یہودی کی شان میں ہر کہ رسول علیہ السلام سے انھوں نے کہا کہ
 مسیح یعنی دجال اخیر زمانے میں خروج کرے گا اور سلطنت اوسکی ہو بھر میں پونچھے گی اور بادشاہی ہماری طرف رجوع کرے گی خدا تعالیٰ
 نے ساتھ اتارے اس آیت کی خبری کہ یہ اپنی ہر او کو نہیں پونچھیں گے پس پناہ مانگ تو ساتھ اسکی فتنے و قتال کے سے اور بعضوں نے کہا کہ گنا
 کہتے تھے کہ قرآن کلام خدا کا نہیں ہے اور بحث محال ہی اوس پر آیت آئی معاہدہ

قد اقرہم من خلق الارض
 من الیاست والنبیذ
 دفع الایات ۱۲

سید احمد رضا
 فی ۲۰ من الثقب
 انوار ۳۳

کھتے تھے کہ قرآن کلام خدا کا نہیں ہے اور بحث محال ہی اوس پر آیت آئی معاہدہ

مَخْلُوقَاتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَلَمْ يَخْلُقِ النَّاسَ وَلٰكِنْ اَكْثَرُ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ

البتہ پیدا کرنا آسمانوں کا اور زمین کا بڑا ہی لوگوں کے بندے سے لیکن بہت لوگ نہیں سمجھتے
 الہتہ پیدا کرنا آسمانوں اور زمین کا بہت بڑا ہی پیدا کرنے آدمیوں کے سے یعنی اعداد و شک سے واللہ اعلم ولیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ہیں
 نفسیں یعنی دوسری بار پیدا ہونا محال جانتے ہیں ہر گاہ کہ تھا جھگڑنا اوکا اسکی آیتوں میں مل اوپر انکا رعبت
 بلکہ اصل جھگڑنا ہی تھا دلیل لائے گئے ساتھ پیدا کرنے آسمانوں اور زمین کے اسلئے کہ وہ اسکے مقرر تھے کہ اللہ پیدا کرنے والا آسمان
 زمین کا ہی پس فرمایا کہ جو قادر آسمان زمین کے پیدا کرنے پر ہی باوجود اس بڑے پائے انکے کہ وہ انسان کے پیدا کرنے پر نہایت کم ہونے
 قادر تر ہو ولیکن اکثر لوگ نہیں جانتے اسلئے کہ نہیں مائل کرتے ہیں بسبب غلبہ غفلت کے ۱۲ اصل ۱۲ م اخلق الناس سے اعادہ بعد
 موت کے یعنی جلا اوٹھنا اور حشر کے ہر مراد کہ جو اوپر پیدا کرنے آسمان زمین کے باوجود اس عظمت انکی کے قادر ہی باوجودیکہ اول کچھ
 تھا وہ اوپر پیدا کرنے اور جلا اوٹھانے مردوں کو بوجہ حسن و سہل تر قادر ہوگا اکثر لوگ اسکو نہیں جانتے ہیں اور بعضوں نے نزدیک مراد
 الناس اول سے دجال ہی اور الناس م و سر سے یہود کہ دریا و قتال کے جھگڑتے تھے اور اسکو آیت اللہ اور عظیم الجثہ کہتے تھے
 یہ آیت آئی کہ وہ ایک اونی معلومات خدا تعالیٰ کے سے ہر جو کہ خالق آسمانوں اور زمین کا ہی اور جانا چاہیے کہ دجال ایک شریر و بلیغ
 عظیم الجثہ و امین آگے سے کانا او نظور اوسکا ایک علامات قیامت ہے اور حدیث میں آیا ہے کہ دجال کے کھنے سے تین برس بچے لوگ
 خطمین مبتلا ہونگے پہلے سال تہائی حصہ سینہ اور رویہ کی کم ہوگی اور دوسرے سال دو تہائی کم ہوگی اور تیسرے سال کچھ بھی نہیں
 برسنے کا اور کچھ بھی رویہ کی نہیں اوگے گی اور تمام حیوانات و چار پائے ہلاک ہو جائینگے اوسوقت میں دجال ظاہر ہوگا اور ہر مرقوم
 یعنی دھوکے کی چیزیں اوسکے ساتھ ہونگی اور شیاطین اوسکے حکم میں ہونگے حتی کہ جب ایک شخص کو کہیگا کہ اگر تو چاہے تو تیرے مان باپ
 میں زندہ کر دوں اوسوقت مجھ کو رب جائیگا تو اور اسی وقت شیاطین اوسکے مان باپ کی صورت میں جاویں گے اور اوسکو کہیں گے ای فرزند
 میرے متابعت اسکی کر کہ یہ پیدا کرنے والا تیرا ہی اس سبب بہت خلق متابعت اوسکی کر کہ کافر ہوں مگر جبکہ اللہ بچاؤے اور کہتے ہیں
 بعضے ہلاک رہنے والے مسجدوں کے اوسکے شر سے ان میں ہیں اور تمام شہروں میں بھر گیا مگر کہ اور مدینہ کے کہ ملائکہ نگہبانی اونکی کریں گے

سید احمد رضا
 فی ۲۰ من الثقب
 انوار ۳۳

حوالہ دجال

اور مجال کو نہان میں دینے دیں گے اور اسکے ساتھ ایک شہر اور ایک دوزخ یا ایک گنگ ہوگی جسکو وہ بہشت یا پانی کو کو
دکھا دیگا وہ حقیقت میں دوزخ یا آگ ہوگی اور جسکو وہ دوزخ یا آگ دکھا دیگا وہ بہشت یا پانی شیریں ہوگا اگر کوئی مومن گرفتار ہوگا
تو جانے گا کہ وہ کافر ہو خدا نہیں ہی اسلئے کہ خدا بشر کا سا جسم نہیں رکھتا اور کافرانہیں اور چاہے کہ مومن آگ و سکی اختیار کرے کہ وہ پانی
شیریں ہوگا اور یہ بھی حدیث میں آیا ہے کہ دجال مشرق کی طرف سے خروج کرے دینے کی طرف متوجہ ہوگا اور کوہ اُحد کے پیچھے اترے گا مالک اور
شام کی طرف متوجہ کر دیں گے اور شام میں ہلاک ہوگا اور جب مومن تنگ ہوئے تو عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نزدیک سناہ بیضا کے جانب شرقی
و مشرق کے اتریں گے اور وہ کبرے رنگین پہنے ہوئے اور دونوں ہاتھ اپنے دونوں شتوں کے اوپر رکھیں گے دم اوکا جس کافر کو پوچھا کہ وہ
مرا ہوگا اور جس طرف کہ نظر اوکی پڑے گی جسکو دیکھیں گے وہ دھاوے گا پھر دجال کی طلب میں وائے ہوں گے چچ باب لہ کے کہ ایک موضع ہو لایٹ شام
دجال کے پاس پہنچیں گے اور اسکو ماریں گے اور لشکر دجال کا کہ او میں اکثر یہودی ہونگے تباہ ہوگا حدیث میں آیا ہے کہ دجال کے ساتھ چھیری
امت میں سے ستر ہزار کہ او پر تاج ہونگے اور ایک وایت میں ہے کہ دجال کے ساتھ اوس وز ستر ہزار یہودی ہونگے سب حاج تاج اور تلوار چلی کے
اور بعد قتل دجال کے یا حوج و اوجج باہر نکلیں گے اور عیسیٰ علیہ السلام مومنوں کو کوہ طور پر لیاویں گے اور وہاں بچاؤ کریں گے اور رسول علیہ السلام
نے فرمایا ہے کہ دجال کا زمین میں چھپس رہے گا کہ برس ماند چھینے کے ہوگا اور عیدہ ماند چھینے کے اور جبہ ماند دکن اور دن ماند
پھر کئے شنی کھجور کا گل میں اور آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دھاکیا کرتے تھے اَلْمُشْرِكِيْنَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ
اَلَّذِيْ جَالٍ اَوْ فَرَمَا يَا كَ جَبَّاشِدُ بِنِي الْحَيَاتِ پڑھے ایک تمہارا تو چاہیے کہ پناہ مانگے شرفتنے مسیح دجال کے سے معا درمنشور
منسرایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص پڑھے دس آیتیں آخر سورہ کہف یعنی وعرضا جہنم سے آخر تک پس نکلے دجال تو
نہ مستط کیا جاوے گا اور سپر اور فرمایا کہ جو کوئی یاد کرے دس آیتیں اول سورہ کہف یعنی حین اَمْرًا نَادَسْكَ اَلْمَلِكُ بچا یا جاوے گا دجال
کے فتنے سے اور فرمایا جو کوئی پڑھے تین آیتیں اول کہف کی بچا یا جاوے گا فتنہ دجال کے سے اور فرمایا کہ جو کوئی پڑھے دجال کو پس چھپے
کہ پڑھے اور سپر اول آیتیں سورہ کہف کی یعنی تین یا دس اسلئے کہ وہ آیتیں نگہبان میں تحارثی حال کے فتنے سے **مشکوٰۃ**
وَمَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰی وَالْبَصِيْرُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّٰلِحٰتِ وَلَا الْمَسِيْحُ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ
اور برابر نہیں اندھا اور دیکھتا اور نہ ایماندار جو بھلے کام کرتے ہیں اور نہ بدکار تم تھوڑا سوچ کرے ہو مومن
اور برابر نہیں ہیں نابینا اور آنکھوں والے اور برابر نہیں ہیں وہ لوگ کہ ایمان لائے ہیں اور کام کیے ہیں اچھے اور بگاڑے ہوئے نصیحت
پکڑتے ہوئے تفسیریں نابینا اور بینا کو مثل لائے واسطے بدکار اور نیک کار کے **کشاف**
اِنَّ السَّاعَةَ لَا تِيْءُ لَا رَيْبَ فِيْهَا وَلٰكِنْ اَكْثَرُ النَّٰسِ لَا يَعْلَمُوْنَ
تحقیق وہ گھڑی آنی ہی اوسمیں دھوکا نہیں سیکن بہت لوگ نہیں مانتے **مولد**
بلاشبہ قیامت آنی ہی نہیں شک اوسمیں و لیکن اکثر لوگ باور نہیں رکھتے تفسیر میں یعنی ضرور ہی آقا قیامت کا کچھ شک
نہیں اوسمیں اسلئے کہ ضرور ہی بدلائنا اعمال کا تاکہ نہو پیدا کرنا خلق کا واسطے فنا کے خامس کردہ ص ۱۱۱ اور ذکر تھا قیامت کے آنے کا
اب آگے ایسی چیز بیان فرماتے ہیں کہ جو قیامت میں ہمید ہو وہ توحید و عبادت رب کی ہے
وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ طٰٓئِفًا مِّنَ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ
اور کہتا ہے تمہارا رب جو پکارو کہ پوچھوں تجاری پکارو بیشک جو لوگ بڑائی کرتے ہیں میری بندگی سے اب بیٹھیں گے دوزخ میں ذلیل ہو کر
اور کہتا ہے رو رو دگا تمہارے نے دعا کرو میری جناب میں تو قبول کروں میں عاتھاری بلاشبہ جو لوگ کہ کبر کرتے ہیں میری عبادت سے

۲۰
اور برابر نہیں ہیں نابینا اور آنکھوں والے اور برابر نہیں ہیں وہ لوگ کہ ایمان لائے ہیں اور کام کیے ہیں اچھے اور بگاڑے ہوئے نصیحت پکڑتے ہوئے تفسیریں نابینا اور بینا کو مثل لائے واسطے بدکار اور نیک کار کے کشاف
اِنَّ السَّاعَةَ لَا تِيْءُ لَا رَيْبَ فِيْهَا وَلٰكِنْ اَكْثَرُ النَّٰسِ لَا يَعْلَمُوْنَ
تحقیق وہ گھڑی آنی ہی اوسمیں دھوکا نہیں سیکن بہت لوگ نہیں مانتے مولد
بلاشبہ قیامت آنی ہی نہیں شک اوسمیں و لیکن اکثر لوگ باور نہیں رکھتے تفسیر میں یعنی ضرور ہی آقا قیامت کا کچھ شک
نہیں اوسمیں اسلئے کہ ضرور ہی بدلائنا اعمال کا تاکہ نہو پیدا کرنا خلق کا واسطے فنا کے خامس کردہ ص ۱۱۱ اور ذکر تھا قیامت کے آنے کا
اب آگے ایسی چیز بیان فرماتے ہیں کہ جو قیامت میں ہمید ہو وہ توحید و عبادت رب کی ہے
وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ طٰٓئِفًا مِّنَ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ
اور کہتا ہے تمہارا رب جو پکارو کہ پوچھوں تجاری پکارو بیشک جو لوگ بڑائی کرتے ہیں میری بندگی سے اب بیٹھیں گے دوزخ میں ذلیل ہو کر
اور کہتا ہے رو رو دگا تمہارے نے دعا کرو میری جناب میں تو قبول کروں میں عاتھاری بلاشبہ جو لوگ کہ کبر کرتے ہیں میری عبادت سے

کشت میں یہ کہیں ہو کہ لوح محفوظ میں لکھا جاتا ہے کہ فلاں شخص اگر حج کرے گا تو عمل کی جاسے جس کی پہلی اور دوسری کشتیں
 برس کی پس گرد و نوں کیے عمر ساٹھ برس کی ہوئی یہ زیادتی عمر کی ہوئی اور اگر ایک کیا چالیس برس کی ہوئی یہ کمی ہوئی اور عمر
 اور فرمایا آنحضرتؐ نے نہیں فائدہ کرنا اور تقدیر سے یعنی دوزخا وترنے ہلاکو کہ مقدّر ہی دفع نہیں کرتا اور دعا منع کرتی ہو تو اس بلا سے
 کہ اوتری یعنی دفع ہو جاتی ہو یا صبر آجاتا ہو اور اس بلا سے کہ نہیں اوتری یعنی بارادہ اوترنے کا رکھتی ہو اور سکو بھی دعا دے کر تری ہو
 یا آسان کر دیتی ہو اور تحقیق بلا البتہ ارادہ اوترنے کا کرتی ہو مگر دعا پس لڑتی ہیں دونوں قیامت تک یعنی کشتی کرتی
 ہیں یعنی دعا بلا کو نہیں اوترنے دیتی پس عا سبب رو ملائی ہوئی ہو اور بچائی ہو جیسے سپر تھکوروکتی ہو اور فرمایا آنحضرتؐ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے نہیں ہو کوئی چیز بزرگ قدر نزدیک اللہ تعالیٰ کے دعا سے یعنی عبادتوں قولی میں پس نماز و روزہ و نفل و ہاشم اور
 فرمایا جو کوئی نہ مانگے اللہ تعالیٰ سے یعنی ساتھ زبان حال کے یا قال کے ازراہ بے پروائی کے تو غصے ہوتا ہو اور دعا سے یعنی غصے سے
 ہوتا ہو دعا محبوب چیز ہو اللہ تعالیٰ کی پس جسے دعا کی ازراہ کبر کے متکبر و من گنا گیارہ اور روایت میں آیا ہے کہ جو کوئی
 نہ دعا کرے اللہ تعالیٰ سے غصے ہوتا ہو وہ او سپر اور فرمایا نہ شکوہ یعنی کالی اور قصور نہ کرو دعا میں اسلئے کہ تحقیق ہرگز نہیں ہلاک ہوتا ساتھ
 دعا کے کوئی دعا اور فرمایا جسکو خوش لگے قبول کرے اللہ تعالیٰ دعا او سکی وقت سختیوں اور غموں کے پس چاہیے کہ بہت کرے دعا فرما
 و عین کی حالت میں و اسلئے کہ مومن کی شان سے یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ سے التوا کرے پہلے صراط کے بخلاف کفار و مجاہد کے کہ جب کو
 سختی اور غم پہونچتا ہو تو دعا کرتے ہیں اور فراموشی میں اصرار کرتے ہیں اور دعا چھوڑ دیتے ہیں جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَاِذَا الْاَنْفُسُ
 عَلَى الْاَسْكَانِ اَعْرَضَ وَنَأْيَ بِجَانِبِهِ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَوَدَّ عَاكِعًا عَرِّيضًا ۝ یعنی جبا نعام کرتے ہیں ہم آدمی
 مومنہ پھر لیتا ہی اور دور کر لیتا ہی گردن اپنی اور جب پہونچتی ہو او سکو ہوائی پس صاحب عاجز و بی کافرتا ہی بہت دعا کرتا ہی
 اور فرمایا دعا اختیار مومن کا ہی یعنی دور کرتا ہی او س بلا اپنے سے اور غیر سے اور ستون دین کا ہی اور روشنی آسمانوں کی اور
 زمین کی یعنی او س تاریکیاں ظاہر و باطن آسمان زمین و لون کی جاتی ہیں اور گردے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم پر کہ گرفتار تھی
 کسی بلامین پس فرمایا کیا نہیں تھے یہ یعنی حالت حین میں کہ مانگتے خدا سے عافیت ائمہ و فادائین اشارہ ہی اس پر کہ جس نے لازم کیا
 دعا کو عین میں محفوظ رہا بلا سے اور جس نے ترک کی دعا اور غافل ہوا اقتصر رب العالمین کے سے ہوتی ہی بلا سزا او سکی ہم ہر فرد ہر فرد
 روز مصیبت خواہ وہ گود درایام سلامت بچان مری کو شش دعا اور فرمایا نہیں کوئی مسلمان کہ قائم کرے مومنہ اپنا واسطے خدا تعالیٰ کے
 دعا میں اگر کہی ہو او سکو اللہ سوال او سکا یا یہ کہ جلدی دیتا ہی سوال او سکو یعنی دنیا میں اور یا یہ کہ ذخیرہ کرتا ہی او سکو او سکے لیے و ف
 یعنی آخرت میں بہت سا ثواب و سکا دیگا یا شہ کا کچھ گناہ او سکے عرض کہ اللہ تعالیٰ ضائع نہیں کرتا اجر نیک کار کا پس تاخیر کی صورت
 طالب کو دعا کا چھوڑنا چاہیے اسلئے کہ کلام اللہ میں آیا ہو عَسَىٰ اَنْ تَكُوْنُوْا شَيْعًا وَّهُوَ خَيْرٌ لِّكُمْ وَّعَسَىٰ اَنْ تَكُوْنُوْا شَيْعًا
 وَهُوَ شَرٌّ لِّكُمْ وَاَللّٰهُ يُعْلَمُ ۝ یعنی بعضی چیز تم کو رہ رکھتے ہو اور واقعہ میں وہ تمہارے لیے بہتر ہوتی ہو
 اور بعضی چیز تم دوست رکھتے ہو اور وہ بُری ہوتی ہو تمہارے لیے اور اللہ جانتا ہی اور تم نہیں جانتے پس آدمی بھلائی بُرائی اپنی
 نہیں جانتا سو اللہ تعالیٰ کے پس لازم ہی بندے کو کہ قائم ہو و حق بندگی میں اور سوئے او سکو امر و نہایت کا یہ حدیث دلیل ہی اس پر کہ
 دعا بندگی قبول ہی ہوتی ہو چنانچہ حاکم نے روایت کی ہے ایک حدیث کہ بلا و یگا اللہ تعالیٰ ایک مومن کو قیامت میں اور سامنے کھڑا کرے پوچھا
 اے بند میرے حکم کیا تھا میں نے تجھ کو دعا کرے تو مجھے اور میں نے وعدہ کیا تھا کہ قبول کرو گے گا پس آیا تو نے دعا کی تھی کہ یگانا ہو رب میرے
 پس فرمایا یگا اللہ تعالیٰ کہ تحقیق نہیں کی تھی کوئی دعا کہ قبول کی میں نے تیرے لیے کیا فلاں دن نہیں دعا کی تھی تو کہ دور گردون غم تیرا کہ اور دعا

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

۱۰۸۸
 ۱۰۸۹
 ۱۰۹۰
 ۱۰۹۱
 ۱۰۹۲
 ۱۰۹۳
 ۱۰۹۴
 ۱۰۹۵
 ۱۰۹۶
 ۱۰۹۷
 ۱۰۹۸
 ۱۰۹۹
 ۱۱۰۰
 ۱۱۰۱
 ۱۱۰۲
 ۱۱۰۳
 ۱۱۰۴
 ۱۱۰۵
 ۱۱۰۶
 ۱۱۰۷
 ۱۱۰۸
 ۱۱۰۹
 ۱۱۱۰
 ۱۱۱۱
 ۱۱۱۲
 ۱۱۱۳
 ۱۱۱۴
 ۱۱۱۵
 ۱۱۱۶
 ۱۱۱۷
 ۱۱۱۸
 ۱۱۱۹
 ۱۱۲۰
 ۱۱۲۱
 ۱۱۲۲
 ۱۱۲۳
 ۱۱۲۴
 ۱۱۲۵
 ۱۱۲۶
 ۱۱۲۷
 ۱۱۲۸
 ۱۱۲۹
 ۱۱۳۰
 ۱۱۳۱
 ۱۱۳۲
 ۱۱۳۳
 ۱۱۳۴
 ۱۱۳۵
 ۱۱۳۶
 ۱۱۳۷
 ۱۱۳۸
 ۱۱۳۹
 ۱۱۴۰
 ۱۱۴۱
 ۱۱۴۲
 ۱۱۴۳
 ۱۱۴۴
 ۱۱۴۵
 ۱۱۴۶
 ۱۱۴۷
 ۱۱۴۸
 ۱۱۴۹
 ۱۱۵۰
 ۱۱۵۱
 ۱۱۵۲
 ۱۱۵۳
 ۱۱۵۴
 ۱۱۵۵
 ۱۱۵۶
 ۱۱۵۷
 ۱۱۵۸
 ۱۱۵۹
 ۱۱۶۰
 ۱۱۶۱
 ۱۱۶۲
 ۱۱۶۳
 ۱۱۶۴
 ۱۱۶۵
 ۱۱۶۶
 ۱۱۶۷
 ۱۱۶۸
 ۱۱۶۹
 ۱۱۷۰
 ۱۱۷۱
 ۱۱۷۲
 ۱۱۷۳
 ۱۱۷۴
 ۱۱۷۵
 ۱۱۷۶
 ۱۱۷۷
 ۱۱۷۸
 ۱۱۷۹
 ۱۱۸۰
 ۱۱۸۱
 ۱۱۸۲
 ۱۱۸۳
 ۱۱۸۴
 ۱۱۸۵
 ۱۱۸۶
 ۱۱۸۷
 ۱۱۸۸
 ۱۱۸۹
 ۱۱۹۰
 ۱۱۹۱
 ۱۱۹۲
 ۱۱۹۳
 ۱۱۹۴
 ۱۱۹۵
 ۱۱۹۶
 ۱۱۹۷
 ۱۱۹۸
 ۱۱۹۹
 ۱۲۰۰
 ۱۲۰۱
 ۱۲۰۲
 ۱۲۰۳
 ۱۲۰۴
 ۱۲۰۵
 ۱۲۰۶
 ۱۲۰۷
 ۱۲۰۸
 ۱۲۰۹
 ۱۲۱۰
 ۱۲۱۱
 ۱۲۱۲
 ۱۲۱۳
 ۱۲۱۴
 ۱۲۱۵
 ۱۲۱۶
 ۱۲۱۷
 ۱۲۱۸
 ۱۲۱۹
 ۱۲۲۰
 ۱۲۲۱
 ۱۲۲۲
 ۱۲۲۳
 ۱۲۲۴
 ۱۲۲۵
 ۱۲۲۶
 ۱۲۲۷
 ۱۲۲۸
 ۱۲۲۹
 ۱۲۳۰
 ۱۲۳۱
 ۱۲۳۲
 ۱۲۳۳
 ۱۲۳۴
 ۱۲۳۵
 ۱۲۳۶
 ۱۲۳۷
 ۱۲۳۸
 ۱۲۳۹
 ۱۲۴۰
 ۱۲۴۱
 ۱۲۴۲
 ۱۲۴۳
 ۱۲۴۴
 ۱۲۴۵
 ۱۲۴۶
 ۱۲۴۷
 ۱۲۴۸
 ۱۲۴۹
 ۱۲۵۰
 ۱۲۵۱
 ۱۲۵۲
 ۱۲۵۳
 ۱۲۵۴
 ۱۲۵۵
 ۱۲۵۶
 ۱۲۵۷
 ۱۲۵۸
 ۱۲۵۹
 ۱۲۶۰
 ۱۲۶۱
 ۱۲۶۲
 ۱۲۶۳
 ۱۲۶۴
 ۱۲۶۵
 ۱۲۶۶
 ۱۲۶۷
 ۱۲۶۸
 ۱۲۶۹
 ۱۲۷۰
 ۱۲۷۱
 ۱۲۷۲
 ۱۲۷۳
 ۱۲۷۴
 ۱۲۷۵
 ۱۲۷۶
 ۱۲۷۷
 ۱۲۷۸
 ۱۲۷۹
 ۱۲۸۰
 ۱۲۸۱
 ۱۲۸۲
 ۱۲۸۳
 ۱۲۸۴
 ۱۲۸۵
 ۱۲۸۶
 ۱۲۸۷
 ۱۲۸۸
 ۱۲۸۹
 ۱۲۹۰
 ۱۲۹۱
 ۱۲۹۲
 ۱۲۹۳
 ۱۲۹۴
 ۱۲۹۵
 ۱۲۹۶
 ۱۲۹۷
 ۱۲۹۸
 ۱۲۹۹
 ۱۳۰۰
 ۱۳۰۱
 ۱۳۰۲
 ۱۳۰۳
 ۱۳۰۴
 ۱۳۰۵
 ۱۳۰۶
 ۱۳۰۷
 ۱۳۰۸
 ۱۳۰۹
 ۱۳۱۰
 ۱۳۱۱
 ۱۳۱۲
 ۱۳۱۳
 ۱۳۱۴
 ۱۳۱۵
 ۱۳۱۶
 ۱۳۱۷
 ۱۳۱۸
 ۱۳۱۹
 ۱۳۲۰
 ۱۳۲۱
 ۱۳۲۲
 ۱۳۲۳
 ۱۳۲۴
 ۱۳۲۵
 ۱۳۲۶
 ۱۳۲۷
 ۱۳۲۸
 ۱۳۲۹
 ۱۳۳۰
 ۱۳۳۱
 ۱۳۳۲
 ۱۳۳۳
 ۱۳۳۴
 ۱۳۳۵
 ۱۳۳۶
 ۱۳۳۷
 ۱۳۳۸
 ۱۳۳۹
 ۱۳۴۰
 ۱۳۴۱
 ۱۳۴۲
 ۱۳۴۳
 ۱۳۴۴
 ۱۳۴۵
 ۱۳۴۶
 ۱۳۴۷
 ۱۳۴۸
 ۱۳۴۹
 ۱۳۵۰
 ۱۳۵۱
 ۱۳۵۲
 ۱۳۵۳
 ۱۳۵۴
 ۱۳۵۵
 ۱۳۵۶
 ۱۳۵۷
 ۱۳۵۸
 ۱۳۵۹
 ۱۳۶۰
 ۱۳۶۱
 ۱۳۶۲
 ۱۳۶۳
 ۱۳۶۴
 ۱۳۶۵
 ۱۳۶۶
 ۱۳۶۷
 ۱۳۶۸
 ۱۳۶۹
 ۱۳۷۰
 ۱۳۷۱
 ۱۳۷۲
 ۱۳۷۳
 ۱۳۷۴
 ۱۳۷۵
 ۱۳۷۶
 ۱۳۷۷
 ۱۳۷۸
 ۱۳۷۹
 ۱۳۸۰
 ۱۳۸۱
 ۱۳۸۲
 ۱۳۸۳
 ۱۳۸۴
 ۱۳۸۵
 ۱۳۸۶
 ۱۳۸۷
 ۱۳۸۸
 ۱۳۸۹
 ۱۳۹۰
 ۱۳۹۱
 ۱۳۹۲
 ۱۳۹۳
 ۱۳۹۴
 ۱۳۹۵
 ۱۳۹۶
 ۱۳۹۷
 ۱۳۹۸
 ۱۳۹۹
 ۱۴۰۰
 ۱۴۰۱
 ۱۴۰۲

وقت مقرر کو معنی اسکے یہ ہیں اور کرتا ہی یہ تو کہ پونہچو وقت مقرر کو کہ وہ وقت موت کا ہے اور تو کہ سمجھو تم توحید رب اپنے کی اور قدرت
اوسکی اور یہ کہ بعد مرنے کے جلاو کا کو **مَوْعِدًا مَّوْعَدًا**

هُوَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ فَإِذَا قُضِيَ أَمْرُ فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ۝

وہ ہی جو جلاتا ہے اور مارتا ہے پھر جب حکم کرے کسی کام کو تو یہی کہے اوسکو کہ ہو وہ ہوتا ہے **مَوْعِدًا مَّوْعَدًا**

وہ ہی جو جلاتا ہے اور مارتا ہے اور جب مقرر کرتا ہے کچھ کام پس اسکے نہیں کہ کتا ہے اوسکو ہو پس ہوتا ہے یعنی جلدی ہوتا ہے اور کلفت
تنبیہ اللہ تعالیٰ کو غرض ان اپنی صفاتوں کے بیان کرنے سے یہ ہے کہ جب میں ایسا ہوا تو تم مجھ کو عبادت کرو اور میری عبادت میں
کیسویں شریک کرو اور میری اور میرے رسول کی محبت رکھو لیکن پوری حاتم ام رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ انھوں نے کہا کہ جو کوئی دعویٰ
کرے چاہیوں کا بغیر چار چیزوں کے پس دعویٰ اوسکا جھوٹا ہے جو کوئی دعویٰ کرے محبت خدا تعالیٰ کا اور نہ از سر ہے خدا کی حرام کی ہوئی چیز
سے پس دعویٰ اوسکا جھوٹا ہے اور جو کوئی دعویٰ کرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا اور کراہت کے فقر اور سالیق سے پس دعویٰ اوسکا
جھوٹا ہے اور جو کوئی دعویٰ کرے جنت کی محبت کا اور تصدق نہ کرے پس دعویٰ اوسکا جھوٹا ہے اور جو کوئی دعویٰ کرے خوف دوزخ کا اور
نہ باز رہے گناہوں سے پس دعویٰ اوسکا جھوٹا ہے **مِنْهَا**

الَّذِينَ يَبْذُلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَالَهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يُوقِنُونَ ۝

تو نہ بیکے جو جھگڑتے ہیں اسکی: تو میں کہان سے پھرے جائیں جنھوں نے جھٹلائی یہ کتاب اور جو بھیجا ہئے
یہ رُسُلَنَا فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ۝ إِذَا الْأَغْلَىٰ فِي أَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلَاسِلُ يُسْحَبُونَ ۝ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا
اپنے رسولوں کے ساتھ سواخر جان لیں گے جب طوق پڑے ہیں اوکلی گردنوں میں اور زنجیریں گھسیٹے جاتے ہیں جتنی پانی میں پھر

فِي النَّارِ يُسْحَبُونَ ۝

آگ میں اوکلی جھونکتے ہیں **مَوْعِدًا مَّوْعَدًا**

کیا نہ دیکھا تو نے طرف ان لوگوں کے کہ جھگڑتے ہیں خدا کی آیتوں میں کہان سے پھرے جاتے ہیں لوگ کہ جھٹلاتے ہیں کتاب کو اور اوس چیز کو
کہ بھیجا ہئے ساتھ اوسکے اپنے پیغمبروں کو پس جانیں حقیقت حال حقیقت کہ طوق پہنچے گردنوں اوکلی کے اور زنجیریں بھی گھسیٹے
جاویں سچ پانی گرم کے پھر آگ میں جھونکے جاویں **نَفْسًا** جھگڑتے ہیں خدا کی آیتوں میں یعنی قرآن میں کہتے ہیں کہ نہ میں نے
اللہ کے پاس سے کہان سے پھرے گئے یعنی کیونکر پھرے گئے دین حق سے مشرک اور ذکر جھگڑنے کا اس حدت میں تین جگہ ہے پس جائز ہے
یہ کہ جھگڑنا تین قسموں میں یا تین قسموں پر یا تاکید کے لیے مکر فرمایا اور کتاب سے مراد قرآن ہے اور مراد اوس چیز سے کہ بھیجا ساتھ اوسکے
رسولوں کو اور کتاب میں ہیں جھونکے جاویں معنی اسکے یہ ہیں کہ وہ آگ میں پہنچے پس آگ گھیرے ہو ہوگی اوکلی اور وہ جھونکے ہوئے ہونگے
آگ میں بھرتی ہونگے ساتھ آگ کے پیٹ اٹکے اور اسی قسم سے ہر قول اللہ تعالیٰ کا نَارُ اللَّهِ الْمُوقَدَةُ الَّتِي تَطْلُعُ عَلَيْهَا الْفُتُوحُ
یعنی آگ اللہ کی بھرتی وہ جو پھرے گی دلون پر **اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْ نَارِكَ إِنَّا عَائِدُونَ بِجَوَارِكَ** **مَوْعِدًا مَّوْعَدًا**

کہا عبد اللہ بن عمر کہ نے کہ پڑھی رسوخہ اصلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت **إِذَا الْأَغْلَىٰ فِي أَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلَاسِلُ يُسْحَبُونَ** تک پھر
فرمایا اگر مکر شیشے کا مانند اسکے یعنی اشارہ کیا طرف ایک چیز محسوس میں جسے کہ اشارہ کیا طرف اوسکے راوی نے ساتھ قول اپنے کے
اور اشارہ کیا آنحضرت ﷺ واسطے بیان کرنے اشارہ ہند کے کہ حدیث میں ہر طرف مانند کھوپری کے **ف** ح یعنی اگر شیشہ گول مقدار
کھوپری کے کہ وزنی اور گران ہے اور گول اور یہ دونوں صفتیں بہت حرکت اور نہایت جلدی کرنے کی ہیں **ت** چھوڑا جاوے

فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ يَدْعُونَ
رَبَّهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ
يَوْمَ تَكُونُ السَّمَاءُ
دُخَانًا وَمِزًّا
وَالْأَرْضُ سَائِلًا
وَالْجِبَالُ كُفًّا
وَالْخَلْقُ كَافًّا
وَالْخَلْقُ كَافًّا

فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ يَدْعُونَ
رَبَّهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ
يَوْمَ تَكُونُ السَّمَاءُ
دُخَانًا وَمِزًّا
وَالْأَرْضُ سَائِلًا
وَالْجِبَالُ كُفًّا
وَالْخَلْقُ كَافًّا
وَالْخَلْقُ كَافًّا

فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ يَدْعُونَ
رَبَّهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ
يَوْمَ تَكُونُ السَّمَاءُ
دُخَانًا وَمِزًّا
وَالْأَرْضُ سَائِلًا
وَالْجِبَالُ كُفًّا
وَالْخَلْقُ كَافًّا
وَالْخَلْقُ كَافًّا

فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ يَدْعُونَ
رَبَّهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ
يَوْمَ تَكُونُ السَّمَاءُ
دُخَانًا وَمِزًّا
وَالْأَرْضُ سَائِلًا
وَالْجِبَالُ كُفًّا
وَالْخَلْقُ كَافًّا
وَالْخَلْقُ كَافًّا

فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ يَدْعُونَ
رَبَّهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ
يَوْمَ تَكُونُ السَّمَاءُ
دُخَانًا وَمِزًّا
وَالْأَرْضُ سَائِلًا
وَالْجِبَالُ كُفًّا
وَالْخَلْقُ كَافًّا
وَالْخَلْقُ كَافًّا

فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ يَدْعُونَ
رَبَّهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ
يَوْمَ تَكُونُ السَّمَاءُ
دُخَانًا وَمِزًّا
وَالْأَرْضُ سَائِلًا
وَالْجِبَالُ كُفًّا
وَالْخَلْقُ كَافًّا
وَالْخَلْقُ كَافًّا

فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ يَدْعُونَ
رَبَّهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ
يَوْمَ تَكُونُ السَّمَاءُ
دُخَانًا وَمِزًّا
وَالْأَرْضُ سَائِلًا
وَالْجِبَالُ كُفًّا
وَالْخَلْقُ كَافًّا
وَالْخَلْقُ كَافًّا

فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ يَدْعُونَ
رَبَّهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ
يَوْمَ تَكُونُ السَّمَاءُ
دُخَانًا وَمِزًّا
وَالْأَرْضُ سَائِلًا
وَالْجِبَالُ كُفًّا
وَالْخَلْقُ كَافًّا
وَالْخَلْقُ كَافًّا

فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ يَدْعُونَ
رَبَّهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ
يَوْمَ تَكُونُ السَّمَاءُ
دُخَانًا وَمِزًّا
وَالْأَرْضُ سَائِلًا
وَالْجِبَالُ كُفًّا
وَالْخَلْقُ كَافًّا
وَالْخَلْقُ كَافًّا

فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ يَدْعُونَ
رَبَّهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ
يَوْمَ تَكُونُ السَّمَاءُ
دُخَانًا وَمِزًّا
وَالْأَرْضُ سَائِلًا
وَالْجِبَالُ كُفًّا
وَالْخَلْقُ كَافًّا
وَالْخَلْقُ كَافًّا

فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ يَدْعُونَ
رَبَّهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ
يَوْمَ تَكُونُ السَّمَاءُ
دُخَانًا وَمِزًّا
وَالْأَرْضُ سَائِلًا
وَالْجِبَالُ كُفًّا
وَالْخَلْقُ كَافًّا
وَالْخَلْقُ كَافًّا

ہم اوسے بر لائیں والے ہیں یاد رکھا دین چھو وہ چیز کہ وعدہ کیا تھے اوسے پس بلاشبہ ہم اونپر قدرت پانے والے ہیں **فل**
تنبیہ بتا دل کرنا چاہیے آیات قرآنی میں کہ جا بجا پاک پروردگار نے صبر کرنے کو حکم فرمایا ہو کہ میں اپنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم
 کو اور کہیں سب مومنوں کو پس سلمان کو ضرور اسکا اہتمام کرنا چاہیے اسی لیے بعض بزرگوں نے منقول ہو کہ شعائر اسلام سے چار چیزیں
 ہیں قوی اور جہاد اور شکر اور صبر **منہیات**

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ وَ
 اور پہلے بھیجے ہیں بہت رسول تجھے پہلے کوئی انہیں ہیں کہ سنایا تجھ کو انکا احوال اور کوئی ہیں کہ نہیں سنایا اور
 مَا كَانَ لِرَسُولٍ أَنْ يَأْتِيَ بِآيَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ فَإِذَا جَاءَهُمْ اللَّهُ بِقُضْيَا بِالْحَقِّ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْكَافِرُونَ
 کسی رسول کو قدرت نہ تھا کہ آتا کوئی نشانی مگر اسی حکم سے پھر جب آیا حکم اللہ کا فیصلہ پہلے انصاف اور تھے میں اور جس کے جسے مقرر

اور تحقیق بھیجے تھے کتنے پیغمبر پہلے تجھے انہیں سے وہ ہیں کہ قصہ انکا بیان کیا ہے تمہیں یعنی قرآن میں اور بعض انہیں سے وہ ہیں کہ
 قصہ انکا نہیں بیان کیا ہے تمہیں چھو اور تمہا مقدور کسی پیغمبر کو کہ آئے کوئی نشانی مگر ساتھ حکم خدا کے پس جب آیا حکم خدا کا فیصلہ کیا گیا
 ساتھ حق کے اور زیان میں پڑے اوسوقت یہود کو یہ نفسیں کہتے پیغمبر کہا بے فتنوں کہ بھیجے اللہ تعالیٰ نے اسٹھ ہزار نبی پیکار
 تو نبی اسرائیل میں اور چار ہزار اور تمام لوگوں میں اور علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ منقول ہو کہ اللہ تعالیٰ نے بھیجا ایک نبی کا لاپس انہیں سے
 ہو کہ نہیں ذکر کئے گئے قرآن میں اور تمہا مقدور انہیں جواب ہو سکا کہ کفار فرمائش کرتے تھے آنحضرت پر معجزوں کی ازراہ عنان کے
 پس فرمایا کہ تمہیں رسول بھیجے ہیں اس حال میں کہ نہیں تمہا مقدور کسی کو انہیں سے یہ کہ لاؤ گے کوئی معجزہ مگر خدا کے حکم سے حاصل ہو گیا
 آنحضرت کو یہ جواب سمجھا یا کہ تم یہ جواب دے دو کہ جب در رسولوں کا یہ حال رہا ہو تو مجھ کو مان مقدور ہو سکا کہ لاؤں کوئی معجزہ جو تم فرمائش کرتے ہو
 اوسکی مگر یہ کہ چاہے اللہ اور حکم دے اوسکے لائے کا پس جب آیا حکم یعنی قیامت اور یہ وعید اور روئے بھیجے فرمائش کرتے معجزوں کے اور پکڑوں
 سے مراد ہیں معاند جو فرمائش کرتے تھے معجزوں کی حاصل ہو گیا جب قیامت آگئی فیصلہ ٹھیک کیا جاوے گا اور وہ ان کفار کو تباہ پائے گا

اللَّهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْكُنُوزَ أَنْتُمْ لَا تَكُونُونَ فِيهَا وَمِنْهَا تُأْكُلُونَ

اللہ جسے بنائے تمکو چوپائے تم ساری کو کھاتے ہو اور کھاتے ہو نہ تم

خدا وہ جسے پیدا کیے تمہارے لیے چار پائے تو کہ سوار ہو اوپر بعض انکے کے اور بعض انکے کو کھاتے ہو * * *
 وَلَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ وَلِتَبْلُغُوا عَلَيْهَا حَاجَةً فِي صُدُورِكُمْ وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُونَ
 اور انہیں تمکو بہت فائدہ ہیں اور تپونچھو اوپر چڑھ کر کسی تک جو تمہارے جہین ہو اور اوپر اور کشتی پر لے پھرتے ہو
 وَيُنَزِّلُكُمْ إِلَيْهِمْ فَايَ آيَاتِ اللَّهِ تَتْلُونَ
 اور دکھاتا ہو کوئی نشانی پھر کون کون نشانی اپنے رب کی نہ مانو گے مٹھا

اور واسطے تمہارے سچ چار پائوں کے بہت فائدہ ہیں یعنی انکے دو ڈاؤر شتر سے فائدے اوٹھاتے ہو اور تو کہ پونچھو تم سوار ہو
 اوپر مقصد کو کہ سچ سینوں تمہارے کے ٹھہرا یعنی جس کام کی حاجت رکھتے ہو اوپر سوار ہو کر اوسکے لیے باؤا در چار پائوں پر اور نیز
 کشتیوں پر اوٹھاتے جاتے ہو یعنی نہ چار پائوں ہی پر نہیں سوار کیے جاتے ہو ولیکن اوپر اور کشتیوں پر برو پھر میں سوار ہو
 کار براری کے لیے اور خدا دکھاتا ہو تمکو نشانیاں اپنی یعنی دلائل اپنی قدرت کے پس اس نشانی کا اللہ کی نشانیاں میں سے انکار
 کرتے ہو کہ نہیں ہو وہ اللہ کے پاس سے *

ع

ای کوئی انصاف و احسان
 بنیاد اصل

ای کوئی انصاف و احسان
 بنیاد اصل

اَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ كَانُوا أَكْثَرًا مِنْهُمْ وَأَشَدَّ
 كَيْدًا مِنْهُمْ لَكِنِ مِنْكُمْ مَنْ يَسْمَعُ آيَاتِ اللَّهِ مُخْلِطَةً مَعَ الْكُفْرِ ثُمَّ يَنْفَعُ الْكُفْرَ الْيُسْرَىٰ ۖ وَأَشَدُّ
 كَيْدًا مِنْ الْيُسْرَىٰ ۖ وَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ بِمَا لَا تَهْتَكُونَ ۖ فَعَزَّوْتُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعَزَّوْنَ ۖ فَاثْبِرُوا ۖ

سخت اور نشانیں میں جو زمین میں پر ہر کام نہ آیا اوکو جو کاتے تھے۔ صوفی

کیا سیر نہ کی زمین میں تو دیکھیں کہ یوں نہ ہو آخر کام اون لوگوں کا کہ پہلے انہی تھے وہ زیادہ تر انہی یعنی کفر سے اور زیادہ قوت میں
 یعنی بدن میں اور نشانوں میں پس دفع کیا عذاب کو انہی سے اور جس چیز کے تھے کہ انہی نے تقسید میں یعنی کرتے تھے جمع کر کے
 اور بہتایت سپاہ اور تفاخر اور مانند ان کے سے اور مراد نشانوں سے محل اور قلعے میں کہ عادی و نمود و غیرہ رکھتے تھے کوئی چیز یا عذاب
 کو ہونی پس اہل کہ کس چیز پر سرور میں۔ بحس۔

فَلَمَّا جَاءَهُمْ رَسُولٌ بِمَا لَا تَهْتَكُونَ ۖ فَعَزَّوْتُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعَزَّوْنَ ۖ فَاثْبِرُوا ۖ
 پھر جب انہیں رسول آیا کہ جس چیز کے تھے کہ انہی نے تقسید میں یعنی کرتے تھے جمع کر کے اور مراد نشانوں سے محل اور قلعے میں کہ عادی و نمود و غیرہ رکھتے تھے کوئی چیز یا عذاب

پس جب کہ آئے انہی کے پاس پیغمبر ان کے ساتھ جو خوش ہوئے ساتھ اس چیز کے کہ نزدیک ان کے تھے یعنی علم معاش سے اور
 گھیر لیا اوکو اور جس چیز کے تھے کہ انہی نے تقسید میں یعنی کرتے تھے جمع کر کے اور مراد نشانوں سے محل اور قلعے میں کہ عادی و نمود و غیرہ رکھتے تھے کوئی چیز یا عذاب
 ساتھ تدبیر دنیا کے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے يَعْلَمُونَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ عَنِ الْآخِرَةِ هُمْ غٰفِلُونَ
 یعنی جانتے ہیں ظاہر کو زندگی دنیا سے اور وہ آخرت سے غافل ہیں اور فرمایا فَاثْبِرُوا ۖ فَاثْبِرُوا ۖ فَاثْبِرُوا ۖ
 اَلَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا كَذٰلِكَ مَبْلُغُهُمْ ۖ فَمِنَ الْعِلْمِ يَسْتَبِينَ ۖ فَاثْبِرُوا ۖ فَاثْبِرُوا ۖ فَاثْبِرُوا ۖ
 مگر دنیا کا جینا یہاں ہی تک پہنچاؤں گی ان کے پاس رسول علوم دینی اور وہ نہایت دور تھے ان کے علموں سے ایسے
 علوم دینی تھے واسطے ترک کرنے دنیا کے اور باز رکھنے کے لذتوں اور شہوات سے نالذات کیا، و نحوں نے طرف ان علوم کے اصرار کیا جانا
 اور ان علوم کو اور ٹھٹھا کیا ساتھ ان کے اور اعتقاد کیا اس کا کہ نہیں ہی کوئی علم بہت نافع اور بہت حاصل کرنے والا فوائد کا علم ہے سے پس
 خوش ہوئے ساتھ علم اپنے کے یا مراد ہی علم فلاسفہ کا اور دہریوں کا نبی یونان سے پس جب سنتے تھے وحی اللہ کی رد کرتے تھے اب کیلئے
 حقیر جانتے تھے علم انبیاء کو نسبت اپنے علم کے اور سقراط سے کہ نام حکیم کا ہی مقبول ہی کہ اس نے سنا سبوت ہونا حضرت موسیٰ علیہ السلام
 اور لوگوں نے اس کا اگر جہت کو تو طرف ان کے تو بہتر ہی کیا اس نے کہ ہم قوم مذہب ہیں پس نہیں حاجت ہم کو طرف وں شخص کے
 کہ مذہب کرے ہو یا مراد ہی کہ خوش ہوئے کافر ساتھ اس علم کے کہ رسولوں کے پاس تھا ازراہ ہنسی اور ٹھٹھا کرنے کے ساتھ اب
 علم کے کو بلا فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ ٹھٹھا کیا او نحوں نے ساتھ جو خوش ہوئے اور ساتھ علم وحی کے کہ لائے اس کو رسول ذرا لیکر غشی کر دیا
 تھے اترنے والے تھے اور دلالت کرتا ہی اس پر قول اللہ تعالیٰ کا وَحَاقٍ يَّجْعَلُ مَا كَانُوا يُكْسِبُونَ ۖ فَاثْبِرُوا ۖ فَاثْبِرُوا ۖ فَاثْبِرُوا ۖ
 مراد ہی نبی رسولوں نے جب کچھ اہل اوکا اور استہزاء کرنا اوکا ساتھ حق کے اور جانا انجام بد کفار کا اور یہ کہ عذاب لاحق ہوگا اوکو ان کے
 جہل اور استہزاء پر خوش ہوئے وہ ساتھ علم کے کہ دیے گئے تھے اور شکر کیا اللہ تعالیٰ کا اس پر اور گھیر لیا کافر و کواؤں کی سزا جہل و استہزاء نے
 یا مراد علم سے جانا کفار کا ہی اس بات کو کہ ہم بعد مرنے کے بدلے نہیں جائیں گے اور سزا جہل ہی لیکن سب اون کے زعم کے اس کو علم فرمایا
 استغفر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِنَّ مِنَ الْعِلْمِ بَعْضًا يَّجْعَلُ مَا كَانُوا يُكْسِبُونَ ۖ فَاثْبِرُوا ۖ فَاثْبِرُوا ۖ فَاثْبِرُوا ۖ
 مراد ہی کہ علم پر غرور و تعجب نہ کرنا چاہیے اور اہل حقیتہ سے سمجھے اور علم آخرت کے کہ علم ہی ہی اور اوپر علم کے اس سے اس کے علم پر غرور نہ کرنا چاہیے

فَاثْبِرُوا ۖ
 یعنی غرور نہ کرنا چاہیے
 سبب اس سے کہ علم پر غرور نہ کرنا چاہیے

سورة السجدة قوی اربع وحسب اية وستة دوات

اور ہم اس کا ہم السجدة ایسے رکھا گیا کہ اسکے سرے پر لفظ حم ہو اور آیت سجدہ بھی ہر سین آیت میں آتے ہیں اور کلے سات سو چھیانو
اور حرف تین ہزار تین سو پچاس اور رکوع چھ اور ابن عباس اور جابر بن زید سے یہ کہ نازل ہوئی یہ بعد موسیٰ اور یہی مناسبت
واضح ہے اسکے لکھنے کی بعد اسکے اور اور بھی بہت وجہیں مناسبت کی گئی ہیں متناسق الدرسے تناسب
النون وغیر ذلک

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حَمْدٌ تَنْزِيلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کچھ اتارنا ہی بڑے مہربان رحم والے سے ہوا

یہ اتاری ہوئی ہے بخشنے والے مہربان کی طرف سے تفسیر لفظ حم حرف مقطعات سے ہے اللہ تعالیٰ ہی جانے کہ مراد اس
کیا ہے اور بعضوں نے کہا کہ حم نام سورت کا ہی روایت کی ابن ابی شیبہ اور عبید بن حمید اور ابو یعلیٰ اور حاکم نے تصحیح کی اسکی اور روایت
کی ابن مردویہ اور ابو نعیم اور بیہقی نے اور ابن عساکر نے جابر بن عبد اللہ کے کما جمع ہوئے قریش ایک دن اور کہا یعنی انھوں نے کہ دیکھو
اوسکو کہ بہت جانتا ہو تم میں سحر اور کمانت اور شعر پس چاہیے کہ جلے اس شخص کے پاس یعنی آنحضرت کے پاس کہ جسے تفریق والہی ہو
ہماری جماعت میں اور ترتر کر دیا ہی کام ہمارا اور عیب لگا یا ہی ہمارے دین کو پس چاہیے کہ وہ کلام کرے اس شخص سے اور دیکھے کہ کیا جواب
دیتا ہے اوسکو پس کہا بعض قریش نے کہ نہیں جانتے ہیں ہم ایسا کسی کو سوا عتبہ بن ربیعہ کے کہا او انھوں نے کہ جاتو یعنی آنحضرت کے پاس ای
ابو الولید کہ کنیت ہے عتبہ کی پس آیا وہ حضرت کے پاس اور کہا کہ اے محمد تو بہتر ہے یا عبد المطلب پس ٹھیکے رہے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کہ عتبہ نے کہ اگر گمان کرتا ہی تو کہ وہ بہتر ہے تجھے تو یا شہداء انھوں نے پوچھا ہی اوں مجودوں کو کہ جنگ تو عیب لگاتا ہی اور
اگر گمان کرتا ہی تو کہ تو بہتر ہے تو ویسا ہی کہ تو کہ سنیں ہم کلام تیرا آگاہ ہو قسم خدا کی نہیں دیکھا ہے کوئی بکری کا بچہ منہ سے پادہ شیر
قوم پر تجھے کہ تفریق ڈالی تو نے ہماری جماعت میں اور ترتر کر دیا تو نے کام ہمارا اور عیب لگایا تو نے ہمارے دین میں اور فضیحت کیا تو نے ہمارے
میں یہاں تک کہ مشہور ہو گیا ہی او نہیں کہ قریش میں ایک ساحر کا ہن ہے قسم خدا کی منتظر ہیں ہم کہ شور و غوغا جلی اٹھے یعنی اٹھ جائیں
بعض کی طرف تلوار لیکر اس شخص اگر جنگو کچھ حاجت ہے تو جمع کریں ہم تیرے لیے مال یہاں تک کہ قریش میں بڑا غنی ہو تو کہ تیرے برابر
کوئی نہواور اگر جنگو خواہش عورت کی ہو تو پسند کرے جو نسوی عورت چاہے تو قریش میں پس البتہ نکاح کر دینگے ہم تجھے دس عورتوں کا
پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہہ چکا تو جو کہنا تھا اوسنے کہا مان پس پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بِسْمِ اللّٰهِ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مُحَمَّدٌ تَنْزِيلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کِتَابٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا بَیْنَ يَدَيْهِ اِنَّهُ یَهْدِیْ اِلَیْهِ اَنْوَاعَ الْخُلُقِ اَنْزَلَ اَنْزَلَهُ
فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صَاعِقَةً مِّثْلَ صَاعِقَةِ عَادٍ وَثَمُودَ پس کہا عتبہ نے کہ پس کہ نہیں ہے تیرے پاس سوا اسکے کچھ فرمایا
حضرت نے نہیں پس ہر عتبہ طرف قریش کے پس کہا او انھوں نے کہ کیا حیلہ حوالہ کیا اوسنے تجھے کہا عتبہ کہ کہ نہیں چھوڑی سینے کوئی بات
کہ جانتا تھا میں کہ کہوے تم اوس سے مگر کہ کسی سینے کہا قریش نے کہ پس آیا کچھ جواب دیا اوسنے جنگو کہا عتبہ نے قسم اوس ذات کی کہ قائم کیا ہم
اپنا یعنی خاندان کہ نہیں سمجھائیں کچھ اوس کلام میں سے کہ کہا اوسنے سوا اسکے اَنْذَرْتُكُمْ صَاعِقَةً مِّثْلَ صَاعِقَةِ عَادٍ وَثَمُودَ
کہا قریش نے دے جنگو کہ کلام کرے تجھے ایک شخص عربی میں اور تو سمجھے کہ کیا کہا عتبہ نے قسم خدا کی نہیں سمجھائیں کچھ اوس کلام میں سے کہ

۴
ابن ابی شیبہ اور عبید بن حمید اور ابو یعلیٰ اور حاکم نے تصحیح کی اسکی اور روایت
کی ابن مردویہ اور ابو نعیم اور بیہقی نے اور ابن عساکر نے جابر بن عبد اللہ کے کما جمع ہوئے قریش ایک دن اور کہا یعنی انھوں نے کہ دیکھو
اوسکو کہ بہت جانتا ہو تم میں سحر اور کمانت اور شعر پس چاہیے کہ جلے اس شخص کے پاس یعنی آنحضرت کے پاس کہ جسے تفریق والہی ہو
ہماری جماعت میں اور ترتر کر دیا ہی کام ہمارا اور عیب لگا یا ہی ہمارے دین کو پس چاہیے کہ وہ کلام کرے اس شخص سے اور دیکھے کہ کیا جواب
دیتا ہے اوسکو پس کہا بعض قریش نے کہ نہیں جانتے ہیں ہم ایسا کسی کو سوا عتبہ بن ربیعہ کے کہا او انھوں نے کہ جاتو یعنی آنحضرت کے پاس ای
ابو الولید کہ کنیت ہے عتبہ کی پس آیا وہ حضرت کے پاس اور کہا کہ اے محمد تو بہتر ہے یا عبد المطلب پس ٹھیکے رہے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کہ عتبہ نے کہ اگر گمان کرتا ہی تو کہ وہ بہتر ہے تجھے تو یا شہداء انھوں نے پوچھا ہی اوں مجودوں کو کہ جنگ تو عیب لگاتا ہی اور
اگر گمان کرتا ہی تو کہ تو بہتر ہے تو ویسا ہی کہ تو کہ سنیں ہم کلام تیرا آگاہ ہو قسم خدا کی نہیں دیکھا ہے کوئی بکری کا بچہ منہ سے پادہ شیر
قوم پر تجھے کہ تفریق ڈالی تو نے ہماری جماعت میں اور ترتر کر دیا تو نے کام ہمارا اور عیب لگایا تو نے ہمارے دین میں اور فضیحت کیا تو نے ہمارے
میں یہاں تک کہ مشہور ہو گیا ہی او نہیں کہ قریش میں ایک ساحر کا ہن ہے قسم خدا کی منتظر ہیں ہم کہ شور و غوغا جلی اٹھے یعنی اٹھ جائیں
بعض کی طرف تلوار لیکر اس شخص اگر جنگو کچھ حاجت ہے تو جمع کریں ہم تیرے لیے مال یہاں تک کہ قریش میں بڑا غنی ہو تو کہ تیرے برابر
کوئی نہواور اگر جنگو خواہش عورت کی ہو تو پسند کرے جو نسوی عورت چاہے تو قریش میں پس البتہ نکاح کر دینگے ہم تجھے دس عورتوں کا
پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہہ چکا تو جو کہنا تھا اوسنے کہا مان پس پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بِسْمِ اللّٰهِ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مُحَمَّدٌ تَنْزِيلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کِتَابٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا بَیْنَ يَدَيْهِ اِنَّهُ یَهْدِیْ اِلَیْهِ اَنْوَاعَ الْخُلُقِ اَنْزَلَ اَنْزَلَهُ
فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صَاعِقَةً مِّثْلَ صَاعِقَةِ عَادٍ وَثَمُودَ پس کہا عتبہ نے کہ پس کہ نہیں ہے تیرے پاس سوا اسکے کچھ فرمایا
حضرت نے نہیں پس ہر عتبہ طرف قریش کے پس کہا او انھوں نے کہ کیا حیلہ حوالہ کیا اوسنے تجھے کہا عتبہ کہ کہ نہیں چھوڑی سینے کوئی بات
کہ جانتا تھا میں کہ کہوے تم اوس سے مگر کہ کسی سینے کہا قریش نے کہ پس آیا کچھ جواب دیا اوسنے جنگو کہا عتبہ نے قسم اوس ذات کی کہ قائم کیا ہم
اپنا یعنی خاندان کہ نہیں سمجھائیں کچھ اوس کلام میں سے کہ کہا اوسنے سوا اسکے اَنْذَرْتُكُمْ صَاعِقَةً مِّثْلَ صَاعِقَةِ عَادٍ وَثَمُودَ
کہا قریش نے دے جنگو کہ کلام کرے تجھے ایک شخص عربی میں اور تو سمجھے کہ کیا کہا عتبہ نے قسم خدا کی نہیں سمجھائیں کچھ اوس کلام میں سے کہ

کہا سو ذکر صاف کے انتہی بعد اور روایت میں آیا ہے کہ عقبہ ایک روز قریش کی مجلس میں بیٹھا تھا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں نماز پڑھتے ہوئے تھے کہ عقبہ نے کہا اے جماعت قریش کی کیا نہ اوٹھوں میں طرف اسکے اور کلام کروں اس سے پس پیش کروں میں اسکے کئی امور شاید کہ وہ قبول کرے تم سے کچھ اور باز رہے جسے کہا قریش نے بہت خوبای ابو الولید پس اوٹھا عقبہ یہاں تک کہ اگر بیٹھا پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کلام نکلو کہ جو اوپر کی روایت میں گذرا اور حضرت نے بعد اسکے کہ چکنے کے سوت مذکور پڑھی پس حضرت پڑھتے چلتے تھے اوٹھو اور عقبہ نے جب سنی وہ توجہ ہو کر سننے لگا اور ہاتھ اپنی پیٹھ کے پیچھے ٹیک کر بیٹھا سنتا رہا اوٹھو یہاں تک کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بوجہ سجدہ تک پس سجدہ کیا او میں پھر فرمایا کہ سنی تو نے اے ابو الولید کہا او سننے کے سنی بیٹھنے فرمایا حضرت نے پس تو اور میں نے یعنی تو کیا لیاقت رکھتا ہے اسکے سننے کی پس اوٹھا عقبہ اور آئے لگا اپنے بارون پاس پس کہا بعضے اسکے بارون نے بعضوں کے قسم خدائی کا کہ البتہ تحقیق آتا ہے تھلے پاس ابو الولید بغیر اس معززہ کے کہ گیا تھا ساتھ اسکے یعنی بٹاشیت گیا تھا اور اب بچکارا ہوا آتا ہے پس جب بیٹھا عقبہ پاس قریش کے تو کہا اوٹھو سننے کے کیا حیلہ حوالا کیا او سننے تجھے کہا عقبہ نے قسم خدائی بٹاشیت سے سنا ہی ایسا کلام کہ نہیں سنا میں نے نہ اس کے کبھی قسم خدائی نہیں ہے وہ شعرا و رنہ سحر اور نہ کمانت قسم خدائی البتہ ہو گا بوجہ قول اسکے کہ سنا ہی میں نے اس سے اور اور روایت میں آیا ہے ابن عمر سے کہ کہا جب پڑھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عقبہ بن ربیعہ پر حسم **تَنْزِيلُ قُرْآنٍ الْاَحْمَرِ الرَّحْمَنِ** تو آیا وہ اپنے باجگ پاس اور کہا اے قوم میری اطاعت کرو تم میری اس ن من اور نافرمانی کہ لینا بعد اسکے اس لیے کہ قسم خدائی البتہ تحقیق سنا ہی میں نے اس شخص سے ایسا کلام کہ نہیں سنا میرے کانوں نے کبھی ایسا کلام نہ سنا اسکے اور میں سوچا مجھ کو جواب دے گا اور اور روایت میں آیا ہے کہ بعد کلام مذکور کے عقبہ نے کہا کہ چھوڑ دو اس شخص کو اور الگ ہو اس سے پس قسم خدائی نہیں چھوڑنے والا اوس میں کو کہ وہ اوس پر اور ستر عرب کو اور اوٹھو پڑے وہ آپس میں اس لیے کہ اگر وہ غالب آوے گا اوپر تو ہو گا شرف اوس کا شرف تمہارا اور عزت اوس کی عزت تمہاری اور بادشاہت اوس کی بادشاہت تمہاری اور اگر عرب غالب آوے گی اوس پر تو وقوع ہو جاوے گا وہ تم سے بسبب غیر تمہارے کے کہ قریش نے کیا رغبت کی تو نے اوکی طرف آیا ابو الولید اور روایت کی حکیم ترمذی نے نوادر الاصول میں عبد الرحمن بن ابی بکر سے کہ کہا آیا میں ملنے کو عایشہ سے اور آنحضرت پر وحی اور تر ہی تھی پھر افاقہ ہوئی حضرت کو اوس سے کہ وقت اترنے وحی کے ہوتی تھی پس کہا اے عایشہ مجھ کو چادر میری پس دی میں نے آپ کو چادر پھر رونق افرا ہوئے آپ سجد میں پس ناگمان کوئی شخص عطا کرے ہاتھ اپنی پیٹھ گئے حضرت یہاں تک کہ جب عطا کر چکا و اعطو شروع کی آپ نے پڑھنی **تَنْزِيلُ قُرْآنٍ الْاَحْمَرِ الرَّحْمَنِ** پس سجدہ کیا یعنی جب آیت سجدہ پڑھی ہے یہاں تک کہ دراز ہو سچا آپ کا پھر سنا یہ مذکور اون لوگوں نے کہ دو کوس پر تھے اور بھر گئی اوپر سب سے یعنی لوگ جمع ہوئے سجدہ کرنے کو آپ کے ساتھ پس کہا بھجا عایشہ نے اپنے گھر یعنی اپنے گھر والوں کو یہ کہ حاضر ہوو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس لیے کہ البتہ تحقیق چکا ہی میں نے اوس سے ایک امر کہ میں دیکھا میں نے اوس سے ابتدا اوس دن کہ رہی میں ساتھ اسکے پس اوٹھا یا حضرت نے سراپنا اور کہا کہ سچو کیا میں نے ازراہ شکر رب اپنے کے عرض میں اوس نعمت کے کہ دی مجھ کو میری امت کے لیے پس عرض کیا اوس نے ابو بکر نے کہ کیا نعمت ہی انکو تمہاری امت کے لیے فرمایا کہ دی مجھ کو یہ نعمت کہ ستر ستر میری امت میں سے داخل ہونگے بہشت میں پس کہا ابو بکر نے کہ یا رسول اللہ آپ کی امت میں بہت نیک ہیں پس زیادہ مانگو فرمایا یعنی جیسے کسی کی تسلی کے لیے اشارہ کرتے ہیں کہ تحقیق کیا میں نے پس نے مجھ کو ساتھ ہر ایک کے ستر ستر ہزار میں سے ستر ستر ہزار کہا ابو بکر نے یا رسول اللہ اور زیادتی ملے اپنی امت کے لیے پس اشارہ کیا ساتھ دونوں ہاتھوں اپنے کے یعنی جیسے کسی کی تسلی کے لیے اشارہ کرتے ہیں پھر اشارہ کیا ساتھ دونوں ہاتھوں اپنے کے میں نے پھر اشارہ کیا ہوا کہ یا ربی مجھ کو حاصل دونوں اشاروں کا یہ ہوا کہ خاطر جمع رکھو مجھ کو یاد ہی پس کہا عمر نے کیا یاد رکھو یا رسول اللہ یعنی دو کارنا او یہی سنی نے روایت کی شعب الایمان میں بن مہیل بن مرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی

۴
عبارت ہے کہ یہ بلکہ
جنت میں داخل ہو جائے
اور روایت میں آیا ہے
منہ و ملکہ

لَشَيْءٍ اِذْ مَا مَحَصْنَا بِهَذَا فِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَمَنْ هَذَا الْاَخِلَآءُ الَّذِي يَزْعُمُ اَنْ عَلَيْهِ الدِّينُ كُلُّهُ مَتَّعْنَاهُ
یعنی چلو اور تقیم رہو اپنے معبودوں پر بلاشبہ اس بات میں کچھ غرض ہی نہیں مٹی جھنڈے یہ اوس بچھلے دین میں اور زمین کچھ یہ کر بنائی بانگ
کس اسی پر اوتری سمجھوتی ہم سب میں سے اور اوس جبریل پس کہا ای محمد بلاشبہ اسد فرماتا ہی ہو تو کو سلام اور فرماتا ہی کہ کیا نہیں کہتے ہیں
یہ قریش کہ لنگے دلون پر پڑے ہیں اس سے کہ سمجھیں وہ توحید کو اور ان کے قانون میں بوجھ ہی کیا پس نہیں سنتے ہیں بات تیری تو کیونکر یہ بات
کہ جب کہ کرنا ہی تو اپنے رب کا قرآن میں کیا لکھ کر چاہتے ہیں وہ اپنی پشتوں پر پڑ کر اگر ہی جیسا کہ یہ کہتے ہیں تو کیونکر چاہتے ہیں یعنی اگر ہر
ہم اور سنتے نہیں تو یہ کیونکر شکر چاہتے ہیں لیکن وہ سنتے ہیں اور نہیں نفع پاتے ساتھ اوس کے ازراہ مکر وہ جانتے کے اوس کو پس جب
ہو اکل کا دن تو آئے انہیں سے ستر شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا او نحوں نے کہ ای محمد ظاہر کو ہم پر اسلام پس جب ظاہر کیا انھیں
اوپر اسلام تو مسلمان ہو سب پس کر لے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا اللہ مدد کل تم کہتے تھے کہ ہمارے دلون پر خلاف ہیں اور ہمارے
دل پر دون میں ہیں اور جن چیز سے کہ میں نکلتا ہوں تو کو طرف اوس کے اور کہتے تھے تم کہ ہمارے قانون میں بوجھ ہی اور صبح کی تسنن کج کے دن
اس حال میں کہ مسلمان ہو پس کہا او نحوں نے یا رسول اللہ جو بھوٹ بھوٹ قسم خدا کی اگر ہوتا ایسا تو نہ ہدایت پاتے ہم کبھی لیکن اللہ سچا ہی اور سچ
جھوٹ بناتے ہیں اوس پر اور وہ غنی ہی اور ہم محتاج ہیں طرف اوس کے۔ در مسئلہ

قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحٰى اِلٰى اَنَّمَآ اَلْهَمُّ اِلٰہُ وَّاحِدٌ فَاسْتَقِمْوْا لِحَبْلِہٖ وَاسْتَغْفِرُوْا لَہٗ
تو کہ یٰ ہندی آدمی ہوں جیسے تم علم آتا ہی مجھ کو کہ تمپر ہنگام ایک حاکم کی ہو سو سید رہو اوس کی طرف اور اوس کے گناہ بخشو او
وَقَبْلِ لِلشُّرَکَآئِ ۚ الَّذِیْنَ لَا یُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَہُمْ بِالْاٰخِرَةِ ہُمْ کَفِرُوْنَ ۝
اور خدائی ہی شریک دلون کو جو نہیں دیتے زکوۃ اور وہ آخرت سے منکر ہیں۔ صوفی

کہہ سوا اسکے نہیں ہی کہ میں آدمی ہوں مانند تمہارے وحی کیا جاتا ہی طرف میرے کہ معبود تمہارا معبود اکیلا ہی پس سید ستوج ہو و طرف
اوس کے اور بخشش مانگو اوس سے اور و اوس کے اور شرکوں کہ نہیں دیتے زکوۃ اور وہ ساتھ آخرت کے نامتقد ہیں۔ جہت نفس میں آدمی
ہوں لہٰذا جواب ہی اسکے اس قول کا قلوبنا فی اکتہ اور وجہ اوس کی یہ ہی کہ آنحضرت نے کہا او لو کہ میں نہیں ہوں فرشتہ اور میں آدمی ہوں نہ
تمہارے اور تحقیق وحی بھی گئی طرف میرے طرف تمہارے پس صحیح ہوئی نبوت میری ساتھ آنے وحی کے طرف میرے اس حال میں کہ میں مشرک
اور جب صحیح ہوئی نبوت میری تو واجب ہوا تمپر اتباع میرا اور چن چکا کہ وحی کی گئی طرف میرے یہ کہ معبود تمہارا معبود اکیلا ہی پس سید چلو طرف
اوس کے ساتھ توحید کے اور خالص کرنے عبادت کے نہ جاؤ دائیں بائیں اور نہ اتعانت کرو طرف فریب دینے شیطان کے کہ وہ بت بوجھ کو اور
بتوں کے شفیع ٹھہرائے کو کہتا ہی اور بخشش مانگو اوس سے شرک سے اور لایو تو ان الزکوۃ کے یہ سخی ہیں کہ نہیں ایمان رکھتے ساتھ واجب ہوں
زکوۃ کے اور نہیں ستے زکوۃ یا یہ معنی ہیں کہ نہیں کرتے وہ چیز کہ ہوں بسبب اوس کے از کیا یعنی پاک اور وہ چیز کیا ہی کہ مان لانا ساتھ محمد صلی
علیہ وسلم اور نعت اور ثواب و عقاب کے اور ابن عباس نے یہ معنی کہے ہیں کہ نہیں کہتے وہ لا الہ الا اللہ اور یہ کہ زکوۃ یعنی سبب
پاکیزگی نفسوں کا ہی اور سخی ہیں کہ نہیں پاک کرتے اپنے نفسوں کو شرک سے بسبب حید اور کہا حسن اور قما وہ کہ نہیں اقرار کرتے
زکوۃ کا اور زمین عقلا کرنے اوس کے دینے کو واجب در کہا جاتا تھا کہ زکوۃ بل سلام کا ہی پس جس نے طے کیا اوس کو نجات پائی اور جس نے تلف کیا اوس
یعنی پیچھے رہ گیا اوس سے اور طے کیا اوس کو ہلاک ہوا اور کہا ضحاک متقال نے کہ یہ معنی ہیں نہیں خرچ کرتے طاعت میں اور نہیں سدا اور کہا مجا
نے نہیں پاک کرتے اپنے اعمال کو یعنی ریا وغیرہ سے اور وہ ساتھ آخرت کے معتقد ہیں نہ دیتے زکوۃ کو بیان کیا نزدیک کفر بلا آخرت کے اس لیے کہ بہت
پیاری چیز انسان کے نزدیک مال اوس کا ہی اور نکر اہی اوس کی جان کا پس جب کہ خرچ کیا اوس کو اللہ کی راہ میں تو یہ قوی تر دلیل ہوئی اوپر استقامت اور صفت

۴
یعنی سبب کہتے تھے
منہ جگہ

اور علوم و عمل اور زمین قابو میں آنے سے مؤلفہ القلوب مگر بسبب نفع دنیا کے پس قوی ہوئے اعضا ان کے اور نرم ہوئی شدت ہوئی
اور زمین میں رہنے سے بنو حنیفہ مگر بسبب شدت زکوٰۃ کے اور اس میں رغبت دلائی یہ مؤمنوں کو اور پروا کرنے کے زکوٰۃ کے اور ڈرنا شدید ہو نہینے
زکوٰۃ کے سے اس وجہ سے کہ اگر دانا زکوٰۃ کے نہیں دے گا وہاں مشرکین سے اور نزدیک کیا اسکو ساتھ کفر بالا آخر تک یہ وہ معاشیہ
جانا چاہیے کہ متقا سے محبت چیز ہو سفیان بیٹے عبد اللہ ثقفی کے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ قرآن مجید میرے لیے سلام
میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کامل کرے سلام کو اور رعایت کیے جاویں بسبب اس کے حقوق اسلام کے ایک قول کہ نہ سوال کرو زمین اور سے
کسی سے بعد سوال کرنے آپ کے کہ تعقیب ایک قول جامع فرما دیجیے کہ نہ احتیاج ہو بسبب اس کے سوال کرنی کی احکام شرع میں آپ کے غیر سے
فرمایا استخضر فی قل ۱ امنت یا اللہ ۲ استخضر یعنی کہ ایمان لایا میں ساتھ اللہ کے یعنی ساتھ تمام اون چیزوں کے کہ واجب ہو اور پھر
ایمان لانا پھر مستقیم رہی اور پھر بجالانے اور امر کے اور بچنے کے نواہی سے از رو قل و قال کے روایت کی یہ سلم نے اور جانا چاہیے کہ ادا کرنا
زکوٰۃ کا بنا اسلام سے ہی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بنا لیا گیا ہی اسلام اور پانچ چیزوں کے ادا کرنا ہی دینے لے سکے کہ نہیں ہو کر سچ
سوا اللہ کے اور بلاشبہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور رسول اس کے اور پھر قائم کیے نماز کے اور دینے زکوٰۃ کے اور ادا کرنے حج کے اور روئے کھنے
رمضان کے روایت کی یہ بخاری سلم نے اور زکوٰۃ کے نہیں دینے میں جبری بڑی خدیان جھگڑتی جائیگی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی
سوا کھنے والا اور نہ چاندی کھنے والا کہ نہ ادا کرے اور سے حق اس کا کہ زکوٰۃ ہی مگر جب کہ جو کا دن قیامت کا بند جاوے گا اس سے اس کے
آگ کے یعنی تختے سے نہ چاندی کے نہیں لیکر آگ میں ایسے گرم کیے جاویں گے کہ گویا آگ کے ہونگے جیسا کہ فرمایا پس گرم کیے جاویں گے آگ میں پھر
داغ و دیریاں گے ساتھ اون تختوں کے پہلو اس کے اور پیشانی اوکلی اوڑھٹھ اوکلی جب کہ جدا کیے جاویں گے خنی پر سے اور ڈالے جاویں گے آگ میں پھر
لائے جاویں گے یعنی جب ٹھک ہو جاویں گے تو آگ میں ڈالے جاویں گے گرم کرنے کے لیے اور نکال کر پھر داغ دیں گے ہمیشہ یونہی کرتے رہیں گے
اوس دن میں کہ ہر مقدار اوکلی پچاس ہزار برس کی سیان تک کہ حکم کیا جاوے گا درمیان بندوں پس لکھے راہ اپنی طرف بہشت یا طرف
دوزخ کے ساری حدیث بیان فرمائی تمتہ اسکا باقی رہا جو چنانچہ وہ سب کو دین سلم سے روایت کی گئی ہو اور مانند سی کے وارد ہوا
قول اللہ تعالیٰ کا والذین یکنزون الذہب والفضۃ ولا یففقونہا فی سبیل اللہ فبشرہم عذاب الیم یوم
یجئ علیہم فی نار جماعہم فکلوا مما جماعہم ولا یفوقونہا فی سبیل اللہ فبشرہم عذاب الیم فذلک قولہم
فذلک قولہم اما لکن یکنزون یعنی اور جو لوگ جمع کرتے رہیں اور چاندی اور نہیں خرچ کرتے اسکو اسکی زمین میں
خبر دے تو انکو عذاب دردناک کی اوس دن میں کہ گرم کیے جاویں گے سچ آگ دوزخ کے پھر داغ دی جاویں گی اون سے پیشانی اوکلی
اور پہلو ان کے اور ٹخیں اوکلی اور کہا جاوے گا کہ یہ وہی تو ہی جو جمع کیا تھا تم نے اپنے لیے پس کھو و ہاں اسکا کہ جمع کرتے تھے اور ادا نہ ادا کرنے
حق مال کے سے حدیث میں اور نہ خرچ کرنے مال کے سے راہ خدا میں سچ ایسے غنیان زکوٰۃ اسوال کا ہی پس بلاشبہ جو لوگ کہ جمع کرتے ہیں
اموال اور ذخیرہ کرتے ہیں انکو اور نہیں دیتے زکوٰۃ اوکلی عذاب دیے جاویں گے روز قیامت کے ساتھ طرح طرح کے عذاب اس کے آج یہ ایک تو
یہی جو ذکر کیا گیا اس حدیث میں اور آیت میں اور وجہ تخصیص ان اعضا کی ساتھ عذاب کے یہ ہو کہ احبال جب نادہ نہیں ہوا اللہ
نفس کو زکوٰۃ کے دینے کی اب واجب ہونے اس کے کے ساتھ آنے وقت اس کے کے توجہ جب عیسا بنی فقیر طالب کوہ کوہ توہی چڑھالیا
اور جب حال کر رہی وہ اوس سے تو مونہ پوڑ لیتا ہی اوس سے اور پھر لیتا ہی اوکلی طرف سے پہلو اپنا اور حب بانہ کرتا ہی سوال ہی تو کھٹکھٹا
رہتا ہی اپنی جگہ سے اور اوکلی طرف سے بیٹھ کر چلا جاتا ہی اور نہیں مٹیا اسکو کچھ اس کے حق میں کہ وہ زکوٰۃ ہی نہ اپنا پانا پھر بسبب
ہر ایک کے ان افعال میں پس عذاب کرے گا اسکو افعال اس طرح کہ گردے گا اس کے اموال کو کہ وہ دیندہ رہیں اور دین نہیں سنے آگ کے

برای تحقیقات در مورد این موضوع

فاضل
 دودان ایستاد از
 سلام و کرامت
 بیانی گزیند
 ایستاد از
 بقدر گزیند
 از دست
 دودان بقدر
 باز از
 ایستاد
 ۹۶

۲۰۰
غلق قسملی
بین بوشاد و بوشاد
زین بوشاد و بوشاد
اسکی طاعت و بوشاد
بوشاد و بوشاد

علم اور علم شریف عبادات پر ایمان تک کہ تھیں سلف کہ نہیں تھیں کرتے تھے کہ وہ اپنی گرفت اس علم کے اندر کھینچے تھے کہ ہم نہیں تھے
 بعد مقام نبوت کے کوئی مقام افضل مقام علم سے اور مراد اہل علم سے وہ لوگ ہیں کہ طلب کرتے ہیں علم کو واسطے آخرت کے نہ واسطے دنیا کے
 پس جو لوگ کہ طلب کرتے ہیں علم کو واسطے دنیا کے نہیں لائق ہر تصدق کرنے والے کو یہ کہ مدد کوئے اوکی ساتھ ساتھ اپنے کی اور پرگاہ دیکھنے کے
 نو کہ ہر شریک افواج استحقاق عبادت کے اور افضل صاف میں سے وہ بھی ہو کہ ہر عیالدار یا قرضدار یا بیمار یا قراہی اسلئے کہ دینا قریب کو مستحق
 بھی ہو اور صلہ بھی اور نہیں پوشیدہ ہو کسی پر جو کچھ کہ ثواب ہی صلہ رحم میں اور دوست اور برادر دینی مقدم ہیں عاریت پر یعنی اگر کسی کو
 جیسے کہ مقدم ہیں اتنا رہا جنہوں پر لیکن لائق ہر جانتا اسکا کہ ضروری نہ دینے والے کو یہ کہ احترام کرے باطل کرنے سے اپنے کے سے
 ساتھ احسان کہنے اور ایذا لینے کے اسلئے کہ فرمایا ہر اللہ تعالیٰ نے کہ لا تَسْتَوُوا اَصْحَابُ الْاُذُنِ وَالْاَعْيُنِ وَالْاَفْئِدَةِ بِمَنْ يَنْبَغِي لَكُمْ
 اپنے صدقوں کو ساتھ احسان کہنے اور ایذا لینے کے اور حقیقت احسان کہنے کی یہ کہ جانے اپنے نفس کو احسان کرنے والا فقیر نہیں
 جان کہ جانا اپنے نفس کو احسان کرنے والا اور ہر کلین کے اوس سے طرف نماہر اوس کے افعال شانے والے ثواب کے مانند بیان کرنے اور ظاہر کرنے
 اوس کے اور طلب کفایت کے اوس سے ساتھ ماورثت اور خدمت اور توقیر اور تعظیم کے اور لازم اسکو توین تھا کہ جانتا فقیر کو احسان
 کرنے والا اپنے پر اسلئے کہ کیا اوس نے اپنے ساتھ کو نائب اللہ تعالیٰ کا سچ قبض کرنے حق اوس کے کہ جس سے نہات اوس کی ہر روز سے اسلئے
 کہ روایت کیا گیا ہر ابن عباس سے کہ آنحضرت نے فرمایا صدقہ واقع ہوتا ہر اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں پہلے اس کے کہ واقع ہو سائل کے ہاتھ میں پس
 چاہیے کہ یقین کرے تصدق کرنے والا کہ میں ہوں پتا ہوں طرف اللہ تعالیٰ کے حق اوس کا اور فقیر لینے والا ہر اللہ تعالیٰ سے رزق اپنا اور
 اس پر ایذا نہیں ظاہر میں تو یہ کہ تو بیخ کرے اور عار دلائے اور سخت کلامی کرے اور مومن نہ بناو اور پردہ دری کرے اور طرح بطرح پہنچ کرے
 اوس کی اور باطن کی ایذا کہ جو منبع ظاہر کی ایذا کا ہو دو امر میں ایک وہ فون میں یہ کہ ناگوار ہوتا ہر کالنا مال کا اپنے قبضے سے اور شدت
 اس کی اوس کے نفس پر ہوتی ہو اور دوسرے جانتا اسکا کہ میں بہتر ہوں فقیر سے اور فقیر سبب حاجت اپنی کے نہایت ذلیل ہو مجھے متبہ میں
 اور نہ شاہد ایک کا ان دونوں میں جہل ہو اس پر کہ وہ جو رکھتا ہر تسلیم مال کو چھل اسلئے ہو کہ جسے مکر وہ رکھا خرچ کرنا اور ہم کا سچ مقرر
 اوس چیز کے کہ برابر ہوں ہر کے پس نہایت حق ہو اسلئے کہ وہ خرچ کرنا ہر مال اسلئے طلب نہا اللہ تعالیٰ کے اور طلب ثواب کے دار آخرت میں مال
 وہ بہتر ہو دنیا سے اور دنیا کی چیزوں سے اور اس پر اپنے نفس کو جو بہتر جانتا ہر اوس سے جہل اس لیے ہو کہ اگر پہچانتا فضیلت فقر کی غنا پر اور
 پہچانتا خطر اغنیا کا آخرت میں تو نہ حقیر جانتا اوس کو بلکہ برکت حاصل کرتا ساتھ اوس کے اور آرزو کرتا اوس کے وجہ کی اسلئے کہ صلحا اغنیا کے
 داخل ہونے جنت میں پانسو برس پہچھے فقر کے اور کیونکر حقیر جانتا ہر فقیر کو اس حال میں کہ کیا ہر اسکو اللہ تعالیٰ نے خادم فقیر کا اسلئے کہ کیا ہر
 مال کو اپنی سعی سے اور طلب کرنا ہر کثرت مال کی اوس کے سبب سے اور کوشش کرنا ہر اوس کی محافظت میں اور تکلیف دیا گیا ہو یہ کہ سپر کرے فقیر کو
 بقدر حاجت اوس کی کے اور روکے اوس سے زائد حاجت کو کہ جو ضرر کرے اوس کو اگر سپر کیا جائے اوس کو پس غنی طلب خدمت کی کیا گیا ہو واسطے
 سعی کرنے کے سچ رزق فقیر کا اور محنت کش ہر اوس کے لیے ساتھ لازم کرے مشقتوں سفر و کسب جگہوں اور دیاروں کے اور گھسانی
 کرنے فضلات کے اقسام و راہم و دناہیر سے یہاں تک کہ مرے اور کھاوین اوس کو اغیار ساتھ باقی رہنے بوجہوں گناہوں کے کہ کیے ہیں
 اوس کے حاصل کرنے میں کیس نا اللہ تعالیٰ اَعْمَالُكُمْ اَوْ فَعَالِیْكُمْ اَمْ لَمْ تَعْلَمُوْا اَنْ اَنْتُمْ رُجُلٌ مِّنْ رَّجُلٍ مِّنْكُمْ مَّا تَعْلَمُوْنَ

سورۃ التوبہ کا ترجمہ

ع

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّٰلِحٰتِ لَهٗمْ اَجْرٌ عَظِیْمٌ ۝

البتہ جو یقین لائے اور کیے بھلے کام اُنکو نیک ثواب جو بس نہ ہو

بلاشبہ جو لوگ ایمان لائے اور کام کیے اچھے واسطے اُن کے ثواب ہر غیر قطع و قفسد میں کہا ابن عباس سے کہ معنی غیر ممنون کے

غیر متعلق ہیں اور تعالیٰ نے غیر متعلق کو غیر متعلق کیا گیا اور نہ ہمارے کیا غیر متعلق یعنی اسباب اور کامادی سے کہ اور توحید کی
 بیج حق بیادوں اور بایا ہوں اور نہ ہوں جب کہ عاجز ہوا میں وہ طاعت کے لکھا ہوا ہے اور اس کے لیے ثواب جیسے خوب صحت کی حالت میں سے
 تھے عبد اللہ بن عمر روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلاشبہ بندہ جب کہ ہوا ہوا راہ نیک پر عبادت کرتا رہتا ہے
 پھر بیاہوتا ہوا تو کہا جاتا ہے واسطے اس کے فرشتے کہ متعین ہو اور سپر یعنی عمل کرنے کے لیے کہ تو واسطے اس کے تندرست عمل اس کے
 کہ کرنا تندرستی میں بیان تک کہ تندرست کروں میں اس کو یا سمیٹوں میں سکوانی طوفانی قہر میں و کروں اس کی بمعہ
 قُلْ أَتُكْفَرُونَ بِالَّذِي خَلَقَ الْأَرْضَ فِي يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُونَ لَهُ أَندَادًا ذَلِكَ رُبُّ الْعَالَمِينَ
 لکھ کر کہ تم منکرو ہو اس کے جس نے بنائی زمین دو دن میں اور برابر کرتے ہو اس کے تندرست کو وہ رب جہاں کا ہے
 کہ کیا کفر کرتے ہو تم ساتھ اس ذات پاک کے کہ جس نے پیدا کیا زمین کو دو دن میں اور تفر کر کے اس کے شریک ہو پروردگار عالموں کا
 تقسیم دو دن میں یعنی آوار اور پھر میں اور دو دن میں زمین پیدا کی لوگوں کی تعلیم کے لیے کہ کارسوا کے کیا کریں والا اگر تعالیٰ
 چاہتا پیدا کرنا اس کا ایک لمحے میں تو کر سکتا تھا یہی یعنی جس نے پیدا کی زمین پروردگار عالموں کا یعنی پیدا کرنے والا تمام موجودات کا
 اور سردار و پرورش کرنے والا اور کاہل

وَجَعَلْنَا فِيهَا رِجَالًا وَابْنًا وَبَنَاتٍ فَفِيهَا مَأْوًى لَّهَامٍ فِي أَرْبَعَةِ أَيَّامٍ سَوَاءٌ لِّلْعَالَمِينَ
 اور اس کے اوسمیں بوجھ اور برکت رکھی اس کے اندر اور پھر میں اوسمیں خوراک اور پکی چار دن میں پوری پوچھنے والوں کو
 اور پیدا کیے زمین میں پہاڑ اور اس کے اور برکت رکھی زمین میں اور اندازہ کیا اوسمیں قوت اس کے رہنے والوں کا بیج تمام جبار و پروردگار
 کے بیان واضح کیا گیا واسطے سوال کرنے والوں کے تقسیم اور اس کے پہاڑوں کو زمین پر رکھا اس لیے کہ تو مٹا دے پہاڑوں
 ظاہروں واسطے منافع کے طلب کرنے والوں کے اور تو کہ دیکھیں لوگ کہ زمین اور پہاڑ بوجھ پر بوجھ میں اور یہ سب محتاج ہیں کسی تھکنے والے
 اور وہ اندر و جبل ہو اور برکت رکھی الخ یعنی ساتھ پانی اور زراعت اور درختوں اور میوے کے اور قدر کے معنی میں تقسیم کی
 اوسمیں قوت اہل زمین کی قسم آدمیوں اور چار پاؤں وغیرہ سے اور کہا تھا کہ اور حکم سے کہ مقدر کیا قوت کو ہر شہر میں جو کچھ کہ زمین پیدا کیا
 دوسرے شہر میں تو کہ زندگانی بسر کرے بعض ایک بعض سے بسبب تجارت ایک شہر سے طرف دوسرے شہر کے اور یہ اربعۃ ایام
 سے مراد ہی فی اربعۃ ایام یعنی بیچ تمام چار دن اور مدت سے دو دن میں اور یہ تقدیر اس لیے ضروری کہ اگر جاری کیا جائے یہ
 ظاہر ہوتا تھا دن چوبیس اس لیے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے خَلَقَ الْأَرْضَ فِي يَوْمَيْنِ پھر فرمایا وَقَدْ كَفَيْتُمْ مَأْوًى لَّهَامٍ فِي أَرْبَعَةِ أَيَّامٍ
 پھر فرمایا فَتَنَّا سَمَوَاتٍ فِي يَوْمَيْنِ پس ہو گا یہ خلاف قول اللہ تعالیٰ کہ اور حکم میں سِتَّةَ أَيَّامٍ یعنی واقع میں تو
 یہ چیزیں چھ دن میں پیدا ہوئی ہیں جیسے کہ آیت میں سِتَّةَ أَيَّامٍ دلالت اس پر کرتی ہے اور اگر سِتَّةَ أَيَّامٍ ظاہر معنی پر محمول ہوتا تھا تو دن
 ہو جاتے ہیں کہ دو دن میں زمین ہوئی اور چار دن میں قوت اور دو دن میں ساتوں آسمان اور حسب تقدیر مذکور کے چھ دن ہونے
 دو دن میں زمین دو دن میں قوت دو دن میں آسمان پس سِتَّةَ أَيَّامٍ کے مطابق بڑی حساب اور ایسا ہی اس صیغہ سے معلوم ہوتا ہے
 کہ ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ یہود نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور پوچھا آپ سے حال پیدا ہو آسمانوں اور زمین کا پس فرمایا
 آپ کہ پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے زمین کو آوار اور پیر کے دن میں اور پیدا کیا پہاڑوں کو اور جو کچھ کہ اوسمیں منافع ہیں شجر کے دن اور
 پیدا کیا آدم کے دن درختوں اور پانی اور شہروں اور آبادی اور ویرانے کو پس چار دن ہو پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے قُلْ أَتُكْفَرُونَ
 لَتَكْفُرُنَّ بِالَّذِي خَلَقَ الْأَرْضَ فِي يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُونَ لَهُ أَندَادًا ذَلِكَ رُبُّ الْعَالَمِينَ وَجَعَلْنَا فِيهَا رِجَالًا وَابْنًا

۴
 کہ اس کے اندر زمین
 اور اس کے دن میں
 اور اس کے چار دن میں

اور واسطے بیان اسکے کہ قبول کرنا اور کائنات پر قدرت اور اسکی کو محال پر جیسے کہ کے تو واسطے اور اس شخص کے کہ تیرے قبضے میں ہر نفسان
 خدا ایشیت اور ابیت و کفعلتہ خلق کا اوکل تھا یعنی ابیت پر تو یہ خواہ چاہے تو یا بچا یا اور البتہ کہ تو یہ بخوشی یا ناخوشی بدعت
 انبیاء کے معنی لاؤ تم جو کچھ حکم کروں میں تم دونوں کو یعنی کرو اور اسکو جیسے کہ کہا جاتا ہے ایشیت و ما تھاوا الا الحسن یعنی کرو اور اس
 چیز کو کہ جو بہت خوب ہو اور ابن عباس سے معنی ایشیتا طافین کے یہ ہیں اطمینا یعنی فرمان برداری کی جتنے اور بخون کے کہا کہ معنی
 انینا کے یہ ہیں کہ نکالو تم دونوں وہ چیز کہ پیدا کی ہو مینے تم میں قسم منافع بندوں کے سے گویا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے آسمان نکال سوچ
 اپنا اور جاندا اپنا اور ستارے اپنے اور ارض زمین جاری کر نہ زمین اپنی اور کمال پہون اپنے اور اگنی چیزیں اور فرمایا اون دونوں کو کہ کرو بخوشی
 جو کچھ حکم کرو زمین تکوید الا مضطر کرو گامین کو طرف اسکے یہاں تک کہ کہو کہ تم اسکو بنا خوشی پس قبول کیا او بخون نے حکم خدا کا بخوشی
 اور کہا ایشیتا طافین یعنی زمین کے ہم بخوشی معا

فَقَضَاهُنَّ سَبْعَ سَمَوَاتٍ فِي يَوْمَيْنِ وَأَوْحَىٰ فِي كُلِّ سَمَاءٍ أَمْرَهَا وَزَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا

پھر پھر اے وہ سات آسمان دودن میں اور اوتارا ہر آسمان میں حکم اوسکا اور رونق دینی ورے آسمان کو

وَمَصَابِيحٌ وَحِفْظًا ذَلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ○

چراغون سے اوزنگھبانی یہ سادھا ہر زبردست خبردار کا مہم

پس کائنات آسمان و زمین اور وحی بھی ہر آسمان میں اور وحی تدبیر کی اور زمین ہی لئے آسمان دنیا کو ساتھ چرخوں کی نیکی تاروں کے اور گاہ رکھا ہے یعنی شیاطین سے یہ تدبیر خدا غالب دانا کی ہے نفس میں مقصود ہے کہ معنی میں پس حکم کیا خلقت آسمانوں کا دور روز اور زمین یعنی چھبندہ اوجھ میں اور وحی بھی الخ یعنی اور جنہ کی کہ حکم کیا اوس میں اور تدبیر کی قسم پیدا کرنے ملائکہ وغیرہ ہے۔

دو دن میں زمین بنائی اور دو دن میں پہاڑ اور درخت سبزہ و خرق کی خوراک ہی پھر آسمان سارا ایک تھا و ہوا ان ہوا و سکو بانٹ کر سات کیے اور ہر ایک کا کارخانہ جدا پھر آسمان زمین کو بلایا خوشی سے آویزاں سے یعنی ارادہ کیا کہ ان دونوں کے ملاپ دنیا بسا و اپنی طبیعت ملین تو اور روز سے ملین تو وہ دونوں کے طبیعت آسمان کی شعل سے گرمی پڑی تو باہرین اوٹھیں اٹھنے لگے اور بحباب اور چڑھی پانی ہو کر برسی چار عنصر زمین پر جمع ہوئے مخلوقات پیدا ہوئے اور پہلے زمین میں رکھیں تھیں خوراکیں یعنی اوس میں قابلیت تھی ان چیزوں کے نکلنے کی اور ہر آسمان کا حکم جدا ہر ایک کو معلوم ہو کہ وہ ان کو خلق تھے ہن کو کا کیا اسلوب ہی اتنی زمین میں ہزار ہا ہزار کارخانہ ہن اوس قدر آسمان کی خالی پر ہونے بہ موثبات ان آیتوں میں اللہ عزوجل نے اپنی قدر میں بیان فرمائیں تو لوگ اوس کے برابر کیونہ سمجھیں اور اوس کے علم کو سب کے حکموں پر مقدم رکھیں سو چین کہ زمین آسمان کیسے فرمان داہن باوجود لای عقل ہونے کے اور ہم باوجود اس عقل و تیز کے اوس سے اور اوس کے حکموں اور عظمت اور کبریائی سے کیسے غافل ہیں اور حقیقت میں جسے کچھ مرتبہ پایا ہو اوس کی طرف رجوع ہونے سے اور اوس کی فرمان برداری پایا ہی آیا ہو حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہیںے پوچھا کہ تم کو اللہ کس چیز سے خلیل ٹھہرایا اوں خون کے کہا کہ سبب تین چیزوں کے ایک تو یہ کہ غالب رکھا سینے اللہ تعالیٰ کے حکم کو اوس کے غیر کے حکم پر اور دوسری یہ کہ نہیں انتہام یعنی سعی کی سینے ساتھ اوس چیز کے کہ کفیل ہو اوہ میرے کہ وہ رزق ہو اور تیسری یہ کہ نہیں کھا یا سینے کھا نا صبح کا اور نہ شام کا مگر ساتھ حجاب کے انتہی آور آیا ہو کہ لگے بزرگوں اور جسم اللہ تعالیٰ پر ملاحظت کرتے تھے اور آپس میں ایک دوسرے کو بطور نصیحت کے انکو لکھا کرتے تھے ایک تو یہ کہ جس نے عمل کیا آخرت کے لیے کفایت کریگا اوس کو اللہ امر دنیا اوس کے کو اور دوسری یہ کہ جس نے نیک کیا باطن اپنا اچھا کریگا اللہ ظاہر اوس کا اور تیسری یہ کہ جس نے درست کیے وہ سب کے درمیان اسکے اور درمیان اللہ تعالیٰ کے ہیں درست کریگا اللہ تعالیٰ اول معاملات کو کہ درمیان اسکے اور درمیان لوگوں کے ہیں یعنی اوس کی طاعت اور

اور ذرا ان پر سوال کیا تو ان کا جواب یہ تھا کہ

سید احمد علی

فرمان برداری سے سب کام دنیا کے درست ہو جاتے ہیں انتہی اور اس کی طرف رجوع اور فرمان برداری اور اس کی رضا میں رہنا
 حاصل ہوتا ہے مگر ساتھ ترک کرنے خواہش نفسانی اور دنیا کے چنانچہ بعض حکما یعنی دانایان دین سے منقول ہے کہ زمین باقی جاتی ہیں چار چیزیں
 مگر چار چیزوں کے ترک کرنے سے زمین پایا جاتا ہے داری یعنی آخرت ترک کرنے فانی یعنی دنیا کے سے اور اس کو کھربا جاتی ہونا اور اس کا فانی ہونا مذکور ہے قرآن
 میں کہ فرمایا مَا عَمَدُ كُوفٍ يَنْفَعُ وَمَا عَمَدُ اللَّهِ بَاقٍ یعنی تمہارے پاس جو کچھ ہو چکنے والا ہو اور اللہ کے پاس کچھ ہی باقی ہو اور
 زمین باقی جاتی ہو رضا مولیٰ کی مگر ترک کرنے ہو یعنی خواہش نفسانی کے سے کہ فرمایا ہو اللہ تعالیٰ نے وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ
 رَبِّهِ وَهَيَّ النَّفْسَ عَلَى الْحَقْوَىٰ ۖ فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَىٰ یعنی جو خدا اپنے رب کے سامنے کھڑے رہنے سے اور وہ
 نفس کو خواہش نفسانی سے پس بلاشبہ جنت اور سکاتھ کا نام ہو اور زمین پایا جاتا ہو درجہ عقیقی کا مگر ترک کرنے راحت کے سے دنیا میں کہ
 فرمایا ہو اللہ تعالیٰ تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ ۖ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا ۚ وَالْعَاقِبَةُ
 لِلْمُتَّقِينَ یعنی یہ دار آخرت مقرر کرتے ہیں ہم اور ان لوگوں کے لیے کہ زمین چاہتے ہیں زمین میں اور فساد اور بھلائی ان عاقبت کی
 پر ہمیں کاروں کے لیے ہیں اور زمین باقی جاتی جنت مگر شفقت کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا
 وَإِنَّ اللَّهَ لَكَنَ الْمُحْسِنِينَ یعنی اور جو لوگ کوشش کرتے ہیں ہماری طاعت میں اللہ دکھائے ہیں ہم اور ان کو راہیں اپنی اور بلاشبہ
 اللہ اللہ نیک کاروں کے ساتھ ہی یعنی محافظت اور مدد کرتا ہو ان کی اور جانتا ہو حال اور نکاح انتہی اور یہ باتیں حاصل ہوتی ہیں تلاوت قرآن
 اور اس پر عمل کرنے سے اور صالحین کی صحبت اور ان کی پیروی سے اسی لیے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ چار چیزیں ہیں کہ ظاہر
 اور کافضیت ہو اور باطن اور کافض مضائقہ صالحین کی فضیلت یعنی اولیٰ ہی اور پیروی اولیٰ فرض اور تلاوت قرآن کی فضیلت ہے
 اور عمل کرنا اور سپر فرض اور زیارت قبور کی فضیلت ہے اور مستعد رہنا ان کے لیے فرض اور عیادت مریض کی فضیلت ہے اور اس کو
 دیکھ کر نصیحت حاصل کرنی اور راضی کرنا خاصا یعنی مدعیوں کا فرض ہے انتہی غرض کہ جس کو اپنا بھلا منظور ہو وہ اس کی طاعت و فرمانبرداری
 میں جاری کرے حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو مشتاق ہو جنت کا جلدی کرے بھلائیوں کی طرف اور جو ڈرے دوزخ سے باز رہے
 خواہش نفسانی سے اور جو ڈر موت سے حرام ہو زمین اور سپر لذتیں اور جس نے بچاؤ دنیا کو کوفتانی ہی سہل ہو زمین اور سپر نصیبیتیں
 فَإِنَّ أَعْرَضُوا فَقُلْ أَنَذَرْتُكُمْ صَاعِقَةً مِّثْلَ صَاعِقَةِ عَادٍ وَتَسْمُوكُمْ ۚ إِذْ جَاءَهُمُ السُّلُوكُ مِنْ بَيْنِ
 بھرا گروہ ملاوین تو کہہ میں نے خبرنا دی کہ ایک کڑا کی جیسے کڑا آگیا عداور نمودہ جب آئے ان کے پاس رسول آگے
 آئیں اِیْمَهُمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ أَلَا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ ۚ قَالُوا لَوْ كُنَّا نَعْلَمُ رَبَّنَا لَا تَنْزِلَ مَلَائِكَةٌ فَإِنَّا لَمَّا آمَرُ سَلَامًا
 سے اور پیچھے سے کہ پوچھو کہ سو اللہ کہنے لگے اگر ہمارا بچاؤ تا تو اتارا فرشتے سو ہم تمہارے ہاتھ بچھا

بہ کفر و نفاق

ہیں مانتے نفاق و کفر

پس اگر مومن ہو زمین یعنی ایمان سے بعد اس ایمان کے پس کہہ دیا میں نے تم کو ایک عذاب سے مانند عذاب عاد و ثمود کے جس وقت کہ آئے ان کے پاس
 پیغمبر ان کے موزہ کے سامنے سے اور ان کی بیٹھ کے پیچھے سے ساتھ اس بات کے عبادت کرو مگر خدا کو کہا انھوں نے اگر چاہتا ہر دگر ہمارا
 بھیجا رسولوں کا تو بھیجتا فرشتوں کو پس تحقیق ہم ساتھ اور چیز کے کہ بھیجے گئے تم ہمراہ اس کے ناسقہ ہیں بہ نفس میں صاعقہ سے
 مراد ہے عذاب سخت واقع ہونا گویا کہ وہ صاعقہ تھا اور اصل صاعقہ کی رمز یعنی گرجنا ہو کہ اس کے ساتھ آگ ہو مانند عذاب عاد و ثمود کے کہا
 کہ ان کی ہول سے ہلاک ہوئے اور ثمود جب نیل کی ایک بیخ سے کہ سبوں کے کلے نکل پڑا اس سے اور خاص انھیں دونوں قوموں کا ذکر اس لیے کیا کہ گذشتہ

رسول خدا سے اور پیچھے سے
 نبی پرانے سے شایع ہوا
 ان کے ہونے شایع ہوا
 میں حضرت ہود اور حضرت صالح
 تھا

قدرون اپنی کے آوتھے وہ الخ یعنی جانتے تھے وہ کہ یہ آیتیں حق میں لیکن انھوں نے انکار کیا اور ان آیتوں کا جیسے کہ انکار کرنا امانت
امانت سے حاصل ہوا

فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا فِي أَيَّامٍ لَّحِيشَاتٍ لِّتَذِيقَهُمْ عَذَابِ الْخِزْيَانِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا
پھر بھیجئے اونپر اور وہ نہر دیکھ جاویں گے بد نفسیوں میں صرصر کہتے ہیں جھلکی ہو اگو کہ جسمیں وقت جلنے کے آواز ہوتی ہو اور بعضوں

وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَخْزَىٰ وَهُمْ لَا يُنصَرُونَ ○

اور آخرت کی مار میں تو پوری رسوائی ہو اور انکو کبھی نہ بچے گا

میں بھیجئے اونپر ایک ہوا تندہج دونوں کے لوگ چکھاویں ہم انکو عذاب رسوائی کا سچ زندگی دنیا کے اور البتہ عذاب آخرت کا سچ
رسوا کرنے والا ہی اور وہ نہر دیکھ جاویں گے بد نفسیوں میں صرصر کہتے ہیں جھلکی ہو اگو کہ جسمیں وقت جلنے کے آواز ہوتی ہو اور بعضوں
نے کہا ٹھنڈی ہوا کو کہتے ہیں کہ جو کھیتی کو جلا دیکو بسبب شدت سردی کے کہا گیا ہو کہ وہ ہوا پھوٹا تھی اور جس نقص میں تھی وہ دنیا
منحوس اور وہ ہوا انھیں بدی صبح سے دو سر پہلے کے آخر تک سچ اخیر وہ مشوال کے اونپر چلی اور سبکو بڑھ پیر سے اوکھیر ڈالا
اور زمین عذاب دی گئی ہو کوئی قوم مگر بدہ دن اور کہا صفا ک نے کہ روکا اللہ تعالیٰ نے اونسے مینہ کو تین برس تک اور جیتی رہی ہو اور اونپر
بہتر مینہ کے اور نہر دیکھ جاویں گے یعنی انہوں کو جو بوجہ تھے مدد کرنے کی اسید وہ مدد انکی نہیں کریں گے حاصل معاہدہ اور کا زور
توڑنے کو کم زور مخلوق سے انکو تباہ کروا دیا کہتے ہیں لوگ مینہ میں آخر کے اسٹھ دن تھے جن میں ہوا آتی ہو موش تبیہ آیا ہو کہ
ہوا قوم ماد پر ایسی تندہج تھی کہ مائے ڈن کے زمین میں گرے کھود کھود کو چھپتے تھے اور اوپر وہ ہوا اگر ہون میں اوکھار کالتی تھی اور اونپر
لیجا کر زمین پر سر کے بل کے پختی تھی اور اگر زمین اونکی ٹوٹ باتیں تھیں اور سر پہلے جدا ہو جاتا تھا جیسا کہ جلالین میں مذکور ہے سچ تفسیر اس آیت کے
اَنَّا اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا فِي أَيَّامٍ لَّحِيشَاتٍ لِّتَذِيقَهُمْ عَذَابِ الْخِزْيَانِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا
عَذَابِ الْآخِرَةِ اِذْ يَنْفَخُ الْفُجَارُ فِي يَوْمٍ مَّحْضٍ مُّسْتَسِيحًا تَذِيقُ النَّاسِ كَانُفُومُهُمْ اَعْجَازُ فُجَارٍ مُّسْتَقْفُونَ فَكَيْفَ كَانَ
عَذَابِي وَنُذْرِي یعنی بھیجئے قوم ماد پر ہوا تندہج دن سخت کے کہ وہ بدہ کادن تھا کہ اونپر سخت تھا کمال لاتی تھی لوگوں کو نبی کو
میں سے اور بد پختی تھی سر کے بل کو یا کہ وہ تھے جڑیں کھجور کی جڑ سے اوکھڑی پڑی ہو تین میں پر پس کیسا ہوا عذاب میر اور ڈانا میل یعنی انکو تباہ
عذاب کے یہ جو اس میں ذکر نفس کا ایک کوئی اس سے کسی دن کا نفس ہونا سب کے حق میں سمجھ لے بلکہ وہ دن خاص انھیں کے حق میں تھے اس لیے کہ وہ اسٹھ
دن تھے اگر سب کے حق میں تھے تو کوئی دن مبارک ہی نہو پس یہ جو عوام میں مشہور ہو کہ فلان نادان نفس ہو اور فلان مسبارک یہ حقیقہ کہ نہیں الیوم
یَوْمَ اللّٰهِ سب دن الہی کے ہیں مان نحوست و مبارکی باعتبار افعال بد اور اچھوں کے ہیں جس دن میں جو کوئی گناہ کرے وہ اس کے حق میں
نفس ہو جس دن میں طاعت اللہ تعالیٰ کی کرے وہ مبارک ہی اور عوام اس بات کا وجود ہی نہیں سمجھتے بلکہ اولنا سمجھتے ہیں کہ جن دنوں میں ناجی
ورنگ میں ہیں انکو مبارک سمجھتے ہیں اور جن دنوں میں فقر و فاقے کے ساتھ طاعت میں مصروف ہیں انکو منحوس جانتے ہیں حال انکہ حکم شرع
یہ دن کہ باعث کنتساب جو آخروی کے ہیں نہایت مبارک ہیں اور گناہ کرنے کے دن منحوس ہیں یہاں مفصل اسکا مجالس ہے اور گذر چکا ہے
اور تفسیر بحر العلوم میں لکھا ہے کہ یہ جو بعضوں نے کہا ہے کہ بدہ روز نفس مستمر اور شوم ہے اور روز بخشنہ روز قصا حوائج اور داخل ہونے کا
سلاطین کے پاس اور جمعہ روز خطبہ اور نکاح کا اور روز ہفتہ روز مکر و بدعت کا اور انوار دن درخت لگانے اور عمارت کا اور جمعہ
روز سفر اور تجارت کا اور منگل روز غنہ کھولنے کا یہ سب روایتیں ضعیف ہیں حقیقت میں تمام ایام اخذ کی طرف جاننا چاہیے
اور ساتھ کسی چیز کے کہ عوام میں مشہور ہی مقید نہونا چاہیے کچھ ان چیزوں میں سے حدیث صحیح سے ثابت نہیں ہے مگر اخصیلت روز
جمعہ کی مطلقاً البتہ حدیث میں مذکور ہے

فصل من الصلوة والاعمال
المعصیۃ

امانت سے حاصل ہوا

وَأَمَّا شَوْكُ فَعَدَّيْنَهُمْ فَاَسْتَوَىٰ عَلَىٰ الْغُلَّةِ فَخِذًا فَهُم مُّصِيعَةُ الْعَذَابِ الْمَعْمُورِ وَمَا

اور وہ جو شوک تھے سو ہننے اور کورہ تائی پھر انکو خوش گانڈے رہنا سو جھن سے پھر پکڑا انکو کورہ کے ذلت کی بار کے بدلا

كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝ وَبَجَيْنَا الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ ۝

اوسکا جو کماتے تھے اور بجا دیے ہننے جو تین لاکھ تھے اور پنج جلتے تھے + موث

اور ایسے فرمود پس راہ دکھائی ہننے اور کورہ اختیار کیا اور ہننے نے نابینائی کو راہ یابی پر پس پکڑا انکو عقوبت سخت عذاب خواری کے نے

بسبب اوس چیز کے کرتے تھے اور نجات ہی ہننے ان لوگوں کو کہ ایمان لائے اور پھر پھر گاری کرتے تھے + نفسین راہ دکھائی

ہننے یعنی بیان کی انکو یہ راہ ہدایت کی اور اختیار کیا نابینائی کو راہ یعنی اختیار کیا کفر کو ایمان پر اور کما شیخ ابو منصور رحمہ اللہ نے

یہ جو فرمایا راہ دکھائی ہننے احتمال پر کہ مراد اس سے بیان کرنا ہدایت کا ہو اور یہ بھی احتمال ہو کہ پیدا کی ہدایت یعنی راہ یابی انہیں پس پکڑا

وہ راہ پانچ والے پھر کافر ہوئے بعد اسکے اور کو پنجین کاٹن اوٹنی کی اسلئے کہ ہدایت جو مضاف طرف خالق کے ہوتی ہو تو ہوتی ہی بمعنی بیان

اور توفیق اور پیدا کرنے فعل راہ یابی کے اور ہدایت جو مضاف خلق کی طرف ہوتی ہو تو ہوتی ہی بمعنی بیان کرنے راہ ہدایت کے بناور کچھ

پھر پکڑا انکو راہ یعنی زلزلہ آیا ساتھ ایک آواز تیرے کے اوس آواز سے جگر چٹ گئے بسبب اوس چیز کے کہ کرتے تھے یعنی شرک گناہ ایمان کا

یعنی جنہوں نے انہیں اختیار کیا راہ یابی کو نابینائی پر انکو نجات دی ہننا اوس عذاب سے اور پھر پھر گاری کرتے تھے یعنی پختہ تھے نابینائی

کے اختیار کرنے سے ہدایت پر یا یقین کے یہ معنی ہیں کہ ڈرتے تھے خدا تعالیٰ سے **مَوْحِلًا تَنْبِيهًا**

یقین بھی اللہ جل و علا نے اسی لئے سنائے کہ دیکھو نافرمانی ہماری بہت ہی بُری چیز ہے کہ اوس سختی عذاب ارین کا ہوتا ہی اور خوف اور

پھر پھر گاری سبب نجات کی پس عاقل کو چلیے کہ گناہ سے بچے خواہ چھوٹا ہو خواہ بڑا کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے وحی بھی حضرت عمر رضی علیہ

السلام کو کہ جب گناہ کرے تو پس نظر کر اوس کے چھٹاپے پر اور نظر کر طرف اوس ذات پاک کے کہ گناہ کیا تو نے اوسکا اور جب بونچے جب کو

تھوڑی سی خیر تو نہ نظر کر اوس کے چھٹاپے کی طرف اور نظر کر طرف اوس ذات با صفا کے کہ جس نے دی تجکو وہ خیر اور جب بونچے تجکو کوئی بلا

تو نہ شکوہ کر میرا طرف خلق میری جیسے کہ نہیں شکوہ کیا ہوں میں تیرا اپنے فرشتوں سے جسوقت کہ چوتھی ہیں طرف میرا بیان تیرے جیسا

وَبُؤْمٍ يَّخْشَىٰ أَعْدَاءَ اللَّهِ إِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوزَعُونَ ۝

اور جس دن جمع ہونگے دشمن اللہ کے دوزخ پر پھر انکی شلین بنیں گے + موث

اور اوس دن کہ اوٹھائے جاوین دشمنان خدا روانہ کیے ہونے طرف آگ کے پس وہ ساتھ اس صف کے ہونگے کہ بعضوں کو بعضوں کے پہنچنے

کھر آگیا جاوے گا بد نفسین یعنی روعے جاوین کے اول انکو آخروں کے لیے یعنی ٹھہرائے جاوین کے اگھے آئے ہونے یہاں تک کہ طین

ساتھ انکو پہنچے اور یہ عبارت ہر کثرت دوزخوں اور ابن عباس نے کہا کہ یُوْذَعُونَ کے معنی ہیں نیو یعنی ڈھکیلے جاوین کے اور بعضوں نے

یوزعون کے معنی کہے ہیں ہانکے جاوین کے فرشتے ہانک کر لیاوین کے دوزخ میں **مَعًا**

حَتَّىٰ إِذَا مَا كَانُوا يَمْسَحُونَ بِأَعْيُنِهِمْ فَابْصَارُهُمْ وُجُوهُهُمْ يَمْسَحُونَ بِأَعْيُنِهِمْ ۝

بیان کہ جب ہننے اوپر بناوین گے انکو کان اور انکی آنکھیں اور انکے چہرے جو کچھ وہ کرتے تھے + موث

تا وقتیکہ آوین نزدیک دوزخ کے گواہی دیں اور نہر کان انکو اور آنکھیں انکی اوچھیرے انکو ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے +

نفسین گواہی چہروں کی ساتھ چہروں نے عام وجہ کے ہوگی پھر اگر کہے تو کہ کیونکہ گواہی دیں اوپر اعضا اوس کے اوکینا پر دین کے

تو جواب اسکا یہ کہ اللہ عز و جل کو یا کرے گا انکو اسی طرح کہ پیدا کرے گا انہیں کا نام کو اور کما مسدی لور ایک جماعت کے مراد جلود یعنی چہروں کے

سورة الاحزاب

یوزعون کے معنی کہے ہیں ہانکے جاوین کے فرشتے ہانک کر لیاوین کے دوزخ میں

[illegible]

أَوَّلُ مَرَّةٍ تَقْرَأُ الْكِتَابَ تَرْجُمُون ۝

پہلی بار اور اوس کی طرف پھر جاتا ہوں۔

اور کہیں گے یعنی وہ کفار کج کہے جاویں گے طرف دوزخ کے اپنے چٹروں کو کیوں گواہی دی تھیں ہم پر کہیں گے کہ گویا کیا ہوا اس حدیث کہ گویا کیا ہو
ہر چیز کو اور اوسنے پیدا کیا تمکو اول بار اور اوس کی طرف پھر سے جاؤ گے۔ نفیسین کافر کے اعمال جب فرشتے لاویں گے لکھے ہوئے
وہ ٹکڑے ہونگے کہ یہ ہمارے دشمن ہیں دشمنی سے ہم پر جھوٹ لکھ دیا تب آسمان و زمین سے گواہی دلو اور گواہ کیا یہ بھی دشمن ہیں یا رب ترے ہاں
ظلم نہیں کوئی ہمارا دوست گواہی دے تو سند ہی تب افکے ہاتھ پانوں بولیں گے۔ صیغہ کہیں گے یعنی جب کہ گران اور ناگوار گزرنے کی گواہی
اونکی ہر چیز کو یعنی حیوان ہیں اور معنی یہ ہیں کہ بولنا ہمارا عجب نہیں ہوا اس خدا کی قدرت کے جو قادر ہوا پر گویا کرنے ہر حیوان کے۔ ۴
گویا کیا ہر چیز کو یعنی اوس چیز کو کہ ارادہ کیا اوسکے بولنے کا اور اسنے پیدا کیا تمکو اللہ بعضوں نے کہا کہ یہ بھی کلام چٹروں ہیں کلامی اور بعضوں
نے کہا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہی مانند کلام مابعد اسکے کے کہ وہ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَرْفُونَ الخ ہوا اور یہ تقریب اپنے ماقبل کی ہوا سطح
کہ جو قادر ہی تمہارے پیدا کرنے پر پہلی بار اور تمہارے پھر پیدا کرنے پر بعد موع کے وہ قادر ہوا اور گویا کرنے چٹروں تمہارے کے اور عقلاً
تمہارے کے۔ ۵ چار۔ ابن عباس سے روایت ہو کہ انھوں نے کہا ابن ارق کو کہ روز قیامت کے آگیا لوگوں پر اوس سے ایک وقت کہ نہیں ہیں
اور نہیں غز کر رہے اور نہیں کلام کریں یہاں تک کہ اذن دیا جاوے گا انکو پس جھگڑیں گے آپس میں پھر انکار کریں والا شرک کرنے کا
ساتھ اللہ کے پس قسم کھاویں اللہ تعالیٰ سے جیسے کہ قسم کھاتے ہیں تم سے پس اوشاد گواہی اللہ تعالیٰ اور نبی گواہ جسوقت کہ انکار کریں گے
انکے نفسوں اونکی جلدوں کو اور آنکھوں کو اور ہاتھوں کو اور پاتوں کو اور منہ کو اور گردن کو اور انکے منہوں پر پھر کھولے جاویں گے انکے لیے موت
جھگڑیں گے اعضا سے پس کہیں گے اعضا کہ گویا کیا ہوا اور اوسنے پیدا کیا تمکو پہلی بار اور اوس کی طرف پھر
جاؤ گے پس اقرار کریں گی زبانیں بعد انکار کرنے کے۔ ۶

اور تم پروردگار تعالیٰ سے کہہ دو کہ تمہاری ساری باتیں تمہاری ساری باتیں
وَمَا كُنْتُمْ مُسْتَعِزُّونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ وَلَكِنْ ظَنَنْتُمْ أَنَّ
اللَّهُ لَا يَعْلَمُ كَثِيرًا مِمَّا تَعْمَلُونَ ○

اور تم بہت بڑے گھر سے کہ نکلو بتاؤینگے تمہارے کان نہ تمہاری آنکھیں نہ تمہارے چہرے ہر تمکو یہ خیال تھا کہ

اللَّهُ لَا يَعْلَمُ كَثِيرٌ مِّمَّا تَعْمَلُونَ ○

اند نہیں جانتا بہت چیزیں جو کرتے ہو یہ صوفی

اور پردہ کرین نہین چھپتے تھے تم یعنی دنیا میں اسکے ڈر سے کہ گواہی دین کے تم پر کان تھلے اور آنکھیں تمہاری اور چڑے تھلے ولسکن
گمان کرتے تھے تم کہ خدا نہیں جانتا بہت اوس چیز سے کہ کرتے ہو تم : تفسیر میں یعنی غیر سے چھپ کر گناہ کرتے تھے یہ خبر تھی کہ
ہاتھ پاؤں بناوین گے ان سے بھی پردہ کرین : **موسیٰ** اور پردہ کرین نہین چھپتے تھے تم اہل یعنی تم چھپتے تھے ساتھ دیواروں اور
پردوں کے وقت کرنے فواحش کے اور نہین قادیہ پردہ کرنا تمہارا بخوف اسکے کہ گواہی دین کے تم پر اعضا تمہارے اسلئے کہ نہین جانتے تھے تم انکی

گو اسی دین کو پھر یاد تم نہ کر تھے بھٹ و جزاکے بالکل و یکساں گمان کرتے تھے تم اللہ تعالیٰ کی تم نہیں جانتے تھے کہ یہ گمان اس کے لئے نہیں تھا
 بہت خیرین جو کرتے ہو اور وہ اعمال پوشیدہ تمہارے ہیں۔ حق زادا المسیرین لکھا ہے کہ گفاریتے تھے کہ جو کچھ کہ ہم ظاہر میں کرتے ہیں
 خدا جانتا ہے اور اعمال پوشیدہ ہمارے کو نہیں جانتا یہ آیت آئی اور روادو سکا کیا اور بعضوں کے نزدیک معنی تھا کہ کثرت تشریف تو ان کے
 ہیں اور نہیں دیتے تھے تم اور بعضوں کے نزدیک میں نہیں گمان کرتے تھے۔ بعض کہا کہ میں سوچتا ہوں کہ میں جیسا ہوا تھا کعبہ کے گرد میں
 پس آئے تھیں شخص ایک تو قریشی تھا اور دو لغنی یا ایک لغنی اور دو قریشی ویش اوکے بڑے بڑے تھے اور دل اوکے کم سمجھتے تھے پس کیا اونھوں نے
 ایسا کلام کہ نہیں سنا تھا میں نے پس کہا ایک نے انھیں سے کہ کیا جانتے ہو تم اللہ کو کہ سنا ہو کلام ہمارا یہ پھر کہا دو سکرے کہ ہم جب بلند کرتے ہیں
 آواز میں اپنی تو سنا ہو اسکو اور جب کہ نہیں بلند کرتے ہیں ہم آواز نہیں سنا اسکو پھر کہا تیسرے کہ اگر سنا ہو اس کلام میں کچھ
 تو سنا ہو گل کو کہا ابن حوہ پس ذکر کیا میں نے یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پس اوتاری اللہ نے یہ آیت وَمَا كُنْتُمْ بِمُعْظِمْ
 اَنْ تَشْهَدَ عَلٰی كُمْ شَيْءٌ قَوْلِیْ مِنْ الْخَبْرِیْنَ ہمارا اور یہ بن جیتے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ
 روز محشر کے جمع کیے جاؤ گے تم اس جگہ اور اشد کیا آپ اپنے دست مبارک سے طرف شام کے پتہ پا اور سوار اور اپنے چہرہ پر اور
 سامنے لائے جاؤ گے اللہ تعالیٰ کے اس حال میں کہ تمہارے دونوں پر ٹھہرن ہونگی اور اول جو بولے گی تمہارے اعضا میں راہنہ کی اور
 ہتھیلی اور پھر ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت وَمَا كُنْتُمْ بِمُعْظِمْ اَنْ تَشْهَدَ عَلٰی كُمْ شَيْءٌ قَوْلِیْ وَلَا ابْصَاكُمْ
 وَلَا جَلْبُوْكُمْ دوسرے منقولہ

وَذَلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِي ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ اَرَادَكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ مَوَّجِنَ الْخَسِرٰیْنَ ۝

اور یہ وہی تمہارا خیال ہے جو رکھتے تھے اپنے رب کی حق بات سے کہلو کیا پھر آج رہ گئے ٹوٹے میں ہمو

اور اس گمان تمہارے نے کہ ساتھ غلط اندیشے کے کیا تم نے سچ حق پروردگار اپنے کے ہلاک کیا تلو پس یا بکار ہو تم نفسیہ
 فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مرے کوئی تم میں سے مگر اس حال میں کہ اچھا لگتا ہو گمان ساتھ اللہ تعالیٰ کے اس لیے کہ ایک قسم
 کہ ہلاک کیا گمان بد رکھنے اوکے نے ساتھ اس کے پس فرمایا اللہ عزوجل نے وَذَلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِي ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ اَرَادَكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ مَوَّجِنَ الْخَسِرٰیْنَ
 مومن پر یہ کہ نہ نکلے اوکے چہرے کہ حج اللہ تعالیٰ کے جاسوس پوشیدہ متعین ہیں یعنی ایسا کہ تھ پانوں غیرہ بمنزلہ جاسوس کو میں
 خبر دریافت کر رہے ہیں ہوز قیامت کے ملک حقیقی کے آگے سب حال اسکا کھولیں گے اسوقت کچھ غدر و جیلہ پیش چلے گا پس اس میں
 ذہن میں حاضر رکھے یہاں تک کہ غلو تون کے وقتوں میں بھی نہایت ہوش رکھے اپنے رب کی جانے کہ وہ تو بہر حال دیکھتا ہی ہو جاسوس بھی
 لگا رکھے ہیں کہ یہ کلمہ کلام عرض حال کریں اس خلوت میں مجھ میں نہ سمجھنا یا سیکر خلوت ہو کون دیکھتا ہو بلکہ ہوش دے اور بہتہ بجاو
 اپنے کو نسبت جلوس اور بدگمانی نہ رکھے اپنے دل میں تو کہ مشہد است اون دیگمانوں کے ساتھ ملازم آدھ منقولہ کشف

فَاِنْ يُّصْبِرْهُمَا قَالَا كُنَّا رُكَّوٰی لَمْ يَلْمِزْهُمَا قَوْمٌ مِّنَ الْمُتَعَبٰیْنَ ۝

پھر اگر وہ صبر کریں تو آگ انوکا گھر اور اگر وہ نہ صبر کریں تو انوکے کوئی نہیں سنا دھم

پس اگر صبر کریں کیا امکان آگ جگہ رہنے اوکے کی ہو اور اگر غلو طلب کریں پس نہیں میں وہ غلو کیے گئے۔ نفسیہ یعنی دنیا میں
 بعضی بلا صبر آسان ہوتی ہو وہاں صبر کریں یا نہ کریں دوزخ گھر ہو چکا اور بعضی بلا ملتی ہوش کرنے سے وہاں بہتیرا پاہن کہ منت کریں کوئی
 قبول نہیں کرتا۔ حق پس اگر صبر کریں اللہ تعالیٰ میں نہیں نفع دیگا انکو صبر اور نہیں جھپٹے اور وہ ان کے خیر و اللہ کے
 معنی یہ ہیں کہ اگر غلو کریں نہ صبر حق پس نہیں ہونگے وہ راضی کیے کیوں کہ اللہ راضی ہو اور یا یہ معنی ہیں کہ اگر صبر کریں پس نہ ہونگے جو کہ

وَقَيْضًا لِّهَرَفٍ نَّكَارًا مُّنِيًّا لِّهَمَّ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِي أُمَمٍ

اور گناہیہ ہنہ انہر تہانی بہر انہو نے بھلا دکھایا انکو جو انکے آگے اور جو انکے پیچھے اور ٹھیک پڑی اوپر بات کر سب فرعون

قَدْ خَلَكْتَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَبْلَ الْجَنِّ وَالْإِنْسِ أَفَلَا تَعْلَمُونَ كَانُوا خَيْرًا مِنْ

جو پہلے بنائے گئے جنوں کے اور آدمیوں کے وہ تھے ٹوٹے والے ہوش

سجۃ

یعنی اس میں بیان ہے تہذیبی
اور انکے اس کا نام ہے
جس کے اور انکے گناہ

اور متعین کیے ہیں ہنہ واسطے انکے ہنشین یعنی شیاطین میں سے واما علم پس اس سے کیا اور ہنشینوں کے واسطے انکے جو کہ آگے

موندہ اونکے کے ہی اور جو کہ انکے پیچھے کے پیچھے ہی یعنی دوسرے ڈاکہ دنیا قابل رغبت کے ہی اور آخرت قابل رغبت نہیں اسد اعلم اور

نابت ہوا واسطے انکے وعدہ عذاب کا داخل ہونے استون کے کہ پہلے انہی سے یعنی اہل کہ سے گنہ سے جن انہی سے تحقیق وہ زیادہ گارتھے

تفسیر قرناہ جمع قرین کی ہی یعنی دوست پر شیعہ شیاطین سے مانند قول اللہ تعالیٰ کے وَمَنْ يُعَشِّمْ ذِكْرًا لِّمَنْ

نَقِصٌ لِّهٖ شَيْطَانًا فَهُوَ لَهُ قَرِينٌ یعنی اور جو کوئی موندہ موڑے حرم کے ذکر سے متعین کرتے ہیں ہم اس کے لیے شیطان کی پس

وہ اس کے لیے ہنشین ہی اور ما بین اید یوم سے ملے ہیں اعمال انکے کہ جو پہلے کر چکے اور ما خلفہم وہ اعمال کہ قصد کرتے ہیں

انکے یا ما بین اید یومہ اور اتبع شہوات اور ما خلفہم امر آخرت کہ کہتے ہیں کا بخت و حساب یعنی ہلاکت

اور نہ حساب وعدہ عذاب کا کہ فرمایا کہ ملائکہ جہنم انہی یعنی البتہ بھر و گامین و زنج کو حرم انہی سے اور انہی میں ضمیر پڑتی ہے اہل کہ

کی طرف اور اگلی استون کی طرف ہن تنبیہ اس آیت شریف معلوم ہوا کہ کفار و فجار کی نظر میں شیاطین دنیا کو برونیا

کے امور کو اور گناہ و شہوات کو آہستہ کر دیکھاتے ہیں اور آخرت سے بے رغبت کرتے ہیں اور اہل اللہ کا حال خلاف اسکے ہوتا ہے یعنی

دنیا انکی نظر میں ہیچ معلوم ہوتی ہے اور زہد و تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور آخرت کا بہت اہتمام ہوتا ہے اور انکو حضرت سرور عالم علیہ الف

الف صلوات کا حال سنو کہ آپ کیسے بے رغبت تھے دنیا میں اور آخرت ہی کا اہتمام کہتے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں

کہ داخل ہوا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس ناگمان وہ لیتے ہوئے تھے چار پائی پر کہ نہیں تھا درمیان حضرت کے اور درمیان انکے

بچھونا تحقیق نشان ڈال دیتے تھے چار پائی نے انکے پاؤں میں لگا دے ہونے تھے تکیہ چڑے گا کہ بھر لو اس کا پوست خرماتھا عرض کیا میں

ای رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ فراموشی کرے آگے است پر جس تحقیق فارسی روم پر فراموشی کی گئی ہے حال انکے وہ نہیں عبادت کرتے اسکی پس

فرمایا آنحضرت کیا اسی فکر میں ہو تو ای ابن خطاب یہ قوم ہیں کہ جلدی کی گئیں ہیں انکے لیے لذتیں اولیٰ زندگانی دنیا میں اور ایک بات

آیا ہے کہ کیا انہیں اضیٰ ہو تو یہ کہ ہو کہ انکے لیے دنیا اور ہمارے لیے آخرت جاوے اسکا ہی حال حضرت کی است کہ سالین کا تھا چنانچہ آیا ہے

کیسے حضرت ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ سے پوچھا کہ کس سبب زہد اختیار کیا تھے کہا سبب تین چیزوں کے دیکھا میں قبر کو متوش اور میرے

ساتھ کوئی مونس ہو نہ کیا انہیں اور دیکھی میں راہ آخرت کی دراز اور توشہ میرے ساتھ ہی نہیں اور دیکھا میں جبار کو قاضی یعنی حاکم اور میرے

پس کچھ حجت ہی نہیں اور جا پایا ہے کہ زہد کسکو کہتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ منقول ہے کہ زہد میں تین حرف ہیں زہادہ اور زہد

ملاوے اور زہد ہوا اور دل سے ترک دنیاہ مشکوٰۃ ہو منہا

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَسْمَعُوا لِهَٰذَا الْقُرْآنِ وَالْغَوْا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ

اور کہنے لگے سنکر نہ کان دہو اس قرآن کہ سننے کو اور یک یک کر اس کے پیچھے میں شاید تم غالب ہو

اور کہنا کافروں نے کہ سنو تم اس قرآن کو اور کلام ہیودہ کو تم ہیچ اہمنا پڑنے اس کے کہ ہو کہ تم غالب ہو و تفسیر

آنحضرت جب کے میں قرآن پڑھتے تو بلند آواز سے پڑھتے پس شرک جہنم لوگوں کو اذیت پہنچا دیتے اور بعض شرک بھون کو کہتے کہ جب قرآن پڑھے تو نہ سنو تم قرآن اور وقت پڑھنے اور سننے کے شور و غلبہ کی گروہ ساتھ غراکات و ہیلان کے اور شیطان اور تالیان بھاؤ تو کہ وہ مشوش ہو اور قرآن میں متشابہ لکین پھر چکا ہو ہائے بسبب غل کے اور غالب آوتم اور کے پڑھنے میں معاہدہ

فَلَنذِيقَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا عَذَابًا شَدِيدًا وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَشْرَ الَّذِي كَانُوا يَعْمَلُونَ ○

سو کافروں کو جانی سکروں کی سخت مار اور انکو بدلا دینا جس سے جسے کافروں کو گرتے تھے

پس اللہ تعالیٰ ہم کافروں کو عذاب سخت اور سزا دیوین ہم بحسب ترین اوس چیز کے کہ کرنے تھے و تفسیر میں بائیں اور کافروں سے یہاں وہی بکک کرنے والے اور حکم کرنے والے انکو بکک کرنے کا ہون بالخصوص اور جائزہ بھی ہے کہ عام کافر ذکر کیے گئے تاکہ وہ بھی انکے ذکر کے تحت داخل ہو جائیں اور اخیر جملہ حاصل یہ ہے کہ بہت بڑا عذاب کریں گے ہم اوپر دیتے اعمال انکے کے اور وہ کفر ہو

ذَٰلِكَ جَزَاءُ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَآٰلِهِ الْيَتِيمَ الَّذِي كَانَ الْخَلْدُ جَزَاءُ مَا كَانُوا يَأْتُونَ ○

یہ سزا ہے اللہ کے دشمنوں کی آگ انکو اللہ میں گھر و سدا کو بدلاؤ سکا جو ہماری باتوں سے اٹھ کر تھے یہ ہی جزا دشمنان خدا کی کہ آگ ہی انکے لیے دوزخ میں گھر ہو ہمیشہ رہنے کا بدلاؤ یا جسے جسے کہ ہماری آیتوں کا یعنی قرآن کا انکار کرتے تھے و تفسیر میں دوزخ میں گھر ہو ہمیشہ رہنے کا یعنی دوزخ فی نفسہا گھر ہو ہمیشہ رہنے کا جیسے کہ تو لکھتے ہو ہٰذَا الَّذِي دَاوَا الشُّرُكَةَ یعنی یہ ہے اس گھر میں گھر خوشی کا اور نور اور کھتا ہو دار کو عینہا یعنی مراد یہی ہے کہ گھر سرور کا ہو و قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا رَبَّنَا اِنَّا الَّذِيْنَ اٰمَنَّا مِنَّا الْيَتِيْمَ وَالْاٰنْسُ نَجْعَلُ مَا نَحْتِ اَقْدَامَنَا اور کبھی جو لوگ مکرمین اور بھارت کو دکھا دو دو تو انکو بککایا جو جن ہی اور جو آدمی کہ اللہ میں انکو اپنے باتوں کے نیچے لیکو نا من الا سفلین ○

کہ وہ رہیں سب سے نیچے

اور کہیں گے کافر یعنی دوزخ میں اسی پروردگار ہمارے دکھا ہو وہ دو شخص یعنی دوزخ میں کہ گمراہ کیا انھوں نے ہو جنس جن اور جنس انسان سے تو کہ درلاوین ہم دونوں کو نیچے قدموں اپنے کے تو کہ ہو دین بہت نیچے ہوں میں و تفسیر میں دو شخص یعنی دو شیطان کہ جنھوں نے گمراہ کیا ہو جنس جن اور انس سے اس لیے کہ شیطان دو قسم ہے جن میں کا اور انسان میں کافر یا اللہ نے وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيَاطِيْنَ الْاٰنْسِ وَالْجِنِّ یعنی اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے لیے شیاطین انس اور جن کے یا مردان دونوں سے ابلیس و قابیل ہیں کہ کھالا انھوں نے کفر قتل کو نیچے قدموں اپنے کے یعنی آگ میں بہت نیچے ہوں میں سے یعنی اشد ہوں عذاب میں سے

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَٰٓئِكَةُ اَلَّا يَخَافُوْا وَلَا يَحْزَنُوْا

وَابَشِّرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُوْنَ ○

اور خوشی ہو اوس بہشت کی جس کا تم وعدہ سنا

تحقیق اوس لوگوں کے کہ پروردگار ہا یا خدا ہی یعنی اللہ نے توحید پر قائم رہے اور ترے میں اوس فرشتے یعنی فرشتہ کی سزا

یعنی اللہ تعالیٰ نے
ہر نبی کو اپنے
پیغمبروں میں سے

اور غم نہ کھاؤ اور خوش حال ہو و ساتھ ہر شے کے کہ ٹکودہ دیا جاتا تھا تفہیم میں پھر قائم ہے یعنی ثابت ہے ہر اقرار پر اور اس کے
 متفہمات یعنی لوازمات پر اور حضرت صدیق سے منقول ہے کہ مستقیم ہے اور دو فصل کے جیسے کہ مستقیم ہو اور دو قول کے یعنی جیسے
 اقرار اس کی بوسیت کا زبان کیا ویسے ہی فعل میں بھی استقامت کی یعنی شکر کیا اور نماز روزہ وغیرہ فرائض واجبات پر مستقیم ہے
 اور یہ بھی حضرت ابو بکر سے منقول ہے کہ انھوں نے یہ آیت پڑھی پھر کہا یعنی لوگوں سے کیا کہتے ہو تم اس کے معنی کہا لوگوں نے یہ بھی بیان
 معنی میں امتثال کیا کہ پھر گناہ کیا کہا حضرت صدیق نے کہ حمل کیا تھے امردین کو بڑی دشواری پر کہا لوگوں نے پھر کیا کہتے
 کہا صدیق نے کہ یہ مراد ہے کہ نہ رجوع کی طرف تپتی کے یعنی شکر کیا بعد اقرار توحید کے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ معنی استقامت کے منقول
 ہیں کہ مستقیم ہے امر وہی پر اور نہ فریب کیا مانڈ فریب کرنے کو مٹری کے یعنی منافق نہ ہوئے اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ کہ خاص کیا
 عمل کو اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ کہ ادا کیا انھوں نے فرائض اور ابن عباس سے کہ مستقیم ہے ہوا اور فرائض پر اور کہا سفیان
 بن عبد اللہ ثقفی نے کہ کہتا میں یا رسول اللہ بتائیے مجھ کو ایک امر کہ چنگل ماروں اور سپر فرمایا قل لی اللہ شہدا ستقیم یعنی کہ میرا
 اللہ ہے پھر استقامت کر یعنی جن باتوں سے منع فرمایا ہو اور جسے چاہوں اور جن باتوں سے کرے کہ وہاں ہوا و نہ ہوا لاکہما سفیان نے پھر کہا میں نے کیا
 ذکر کی چیز ہو کہ ڈرتے ہیں آپ مجھ پر اس سے پس پڑی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زبان اپنی پھر فرمایا یعنی اس کا بڑا ٹھہر ہے کہ اس کے کلمات
 کفر وغیرہ گناہ کی باتیں نہ نہ ہوتی ہیں اور کہا حسن بصری نے کہ مستقیم ہے اللہ کے امر پر کہ کرنا ہے طاعت اس کی اور بچے نافرمانی
 اس کی سے اور فضیل سے یہ کہ بے رغبتی کی دنیا فانیہ سے اور رغبت کی باقیہ یعنی آخرت کی اور کہا جنسوں نے کہ حقیقت استقامت کی انفس کا
 لا الفضا کا بعد الا حق کا یعنی ٹھہر رہنا اقرار توحید وغیرہ ضروریات دین پھر نہ بھاگنا بعد اقرار کرنے کے اور ترین کے اوپر فرشتے نزدیک
 موسیٰ کے ساتھ خوش خبری کے اور جنسوں نے کہا کہ خوش خبری دینی تین جگہ ہوگی نزدیک موسیٰ کے اور قبرین اور جیسک اور حنین اپنی قبروں سے
 اور حرف اق لا تخافوا میں معنی ای کے ہو یا خضی ثقیف سے اور اصل اس کی بات لا تخافوا ہی اور ابن جود کی قرأت میں لا تخافوا ہی
 یعنی خبر ان کے یعنی یقون لا تخافوا یعنی اور ترین فرشتے کہتے ہو مت ڈرو یعنی نہ ڈرو اور جنسوں نے کہا کہ پیش آنی ہی موت اور امر آخرت
 اور نہ غم کھاؤ اور جنسوں نے پھر کہ چھوڑتے ہو ام دنیا اپنے سے یعنی اہل اور اولاد یا دین پس ہم کار ساز ہیں تمہارے ان میں کذا قال المجاہد
 فی تفسیر الایۃ پس خوف اس غم کو کہتے ہیں کہ لاحق ہو سبب توقع کردہ یعنی ناگوار چیز کے اور جنسوں نے غم کو کہ لاحق ہو سبب واقع ہونے
 کردہ کے یعنی فوت ہونے چیز نافع کے یا محال ہونے ضررینے والی چیز کے اور معنی یہ ہیں کہ اللہ نے لکھ دیا ہی تمہارے لیے میں ہر غم سے پس
 نہیں چھوگے اس کو کبھی اور وعدہ دیا جاتا تھا یعنی دنیا میں اور کہا محمد بن علی ترمذی نے کہ اوپر ترین اور پھر فرشتے نزدیک ملاقات ارواح
 کے بدلوں سے ساتھ اس بات کے کہ نہ ڈرو سبب ایمان اور نہ غم کھاؤ گناہوں کا اور خوش حال ہو و ساتھ داخل ہوے اور جنسوں نے کہ وعدہ و وعظ
 تھے تم زمانہ گذشتہ میں مد معاد کشف زید بن اہم سے روایت ہے کہ کہاتے ہیں فرشتے مومن کے پاس نزدیک ہوے
 اور کہتے ہیں لا تخف و متا آنت فادم علیہ یعنی مت ڈرو جنسوں سے کہ جانے والا ہو تو اوپر پس جا تا رہتا ہی خوف اس کا
 اور کہتے ہیں فرشتے لا تخفون علی الدنیا وکلا علیا علیا و ابشیرا بالجنة یعنی نہ غم کھاؤ دنیا پر اور اہل دنیا پر اور خوشی سن
 جنت کی پس تم راہ اس حال میں کہ ٹھنڈی کی ہو اللہ نے لکھ دیا اس کی یعنی شادان فرماں تر ہو اور حضرت علی رضی اللہ عنہ منقول ہے کہ کہا حرام
 نفس پر یہ کہ نکلے دنیا سے یہاں تک کہ جانے کہ گمان باز گشت ہو اس کی یعنی دوزخ میں یاشت میں اور مجاہد سے یہ کہ کہا بلاشبہ مومن کو
 خوش خبری دی جاتی ہو ساتھ صلاحیت فرزند اس کے کے بعد مرنے کے تو کہ ٹھنڈی ہو لکھ دیا اس کی اور انس سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی دست رکھتا ہی ملنا اللہ کا دوست رکھتا ہی ملنا اس کا کہا میں یا رسول اللہ ہم تو مکر وہ کہتے ہیں موت کو

یعنی ظاہر و باطن یکسان ہو سکا
 وہ باری ہو کہ جیسے اللہ ہو
 دینی تو ویسے ہی ہونا ہرگز نہ
 کہ وہ جو کائنات میں وہ غلام

۹
 دربار منیر شان

فرمایا نہیں یہ کہ ایک موت کی دلیک ہو جس کے پاس وقت موت کے آتا ہے بشارت دینے والا اللہ کی طرف سے ساتھ اس چیز کے کہ وہ جانے والا ہو
طرف اس کے پس نہیں ہوتی ہر کوئی چیز محبوب طرف اس کے اس کے لئے اللہ سے پس دوست رکھتا ہے اللہ ملنا اس کا اور تحقیق فاجر یا کافر جب
آتا ہے وقت موت اس کی کا آتا ہے اس کے پاس فرشتہ ساتھ اس چیز کے کہ وہ جانے والا ہو طرف اس کے یعنی شہر کے پس کروہ رکھتا ہے وہ ملنا
اللہ کا پس کروہ رکھتا ہے اللہ ملنا اس کا اور ثابت ہے کہ انھوں نے پڑھی سورہ سجدہ یعنی یہی سورت یہاں تک کہ پونچھ مقام کو متنگ کر
علیہم السلام پس شہر گئے پھر کہا کہ پونچھ ہی جگہ پر کہ بندہ مومن کو جبراً لٹھا دیا اللہ اس کی قبر سے تو ملین کے اس سے دو فرشتے اس کے
وہ جس کے ساتھ اس کے دنیا میں پس کہیں کے وہ واسطے اس کے کہ مت ڈراور نہ غم کھا اور خوشی سن اور جنت کی کہ وعدہ دیا جاتا تھا تو پس
اس دنیا ہی اللہ اس کے دوسرے اور ٹھنڈی کر رہا ہے آگ لگے اس کی پس نہیں ہوگی کوئی بڑی چیز کہ ڈرین کے لوگ اس سے روز قیامت کے لگے کہ وہ
مومن کے لیے ٹھنڈک لگے کی ہوگی بسبب اس چیز کے کہ ہدایت کیا اس کو اللہ اور بسبب اس چیز کے کہ عمل کرتا تھا دنیا میں **دوست**
فَنَحْنُ أَوْلَىٰ بِكُمُ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِي أَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا

ہم ہیں تمہارے رفیق دنیا میں اور آخرت میں اور تم کو دیا ہے جو چاہتے جی تھا اور تم کو دیا ہے
مَا تَدْعُونَ ۚ لَوْلَا رَبُّنَا كُنَّا أَهْلًا بِمِثْقَلِ ذَرَّةٍ مِّنَ الْجَنَّةِ ۚ فَمَا تَدْعُونَ رَبَّنَا بِمَا لَمْ يُحَيِّهِمْ ۖ
جو مٹواؤ ممانی ہو اس شخص کے مہربان سے بھلا

اس سے سلو مومن کو
مومن سے جان بچانے کے لیے
واللہ اعلم بالصواب

۱۲

ہم دوست تمہارے تھے زندگی دنیا میں اور آخرت میں بھی اور تمہارے لیے ہر دامن جو کچھ جاہل تھے یعنی تیرے بن سے
اور تمہارے لیے ہر دامن جو کچھ کہ درخواست کرو تم بطریق ممانی کے بانب خدا بخشنے والا مہربان سے ہے **تفسیر** فرشتے
اور تیرے ہر دامن جس دن ہر سیکو اپنا فکر اور غم ہوگا یا مرنے کے وقت اور تیرے ہر دامن کہتے ہیں **موت** ہم دوست تمہارے
جیسے کہ شیاطین ہمیشہ اور بھائی گنہگاروں کے ہونگے پس اسی طرح فرشتے دوست ستیوں کے ہیں دامن بن آہ زلزل کہتے ہیں ممان کے
رزق کو تجاہ سے منقول ہے سچ تفسیر آیت حق اور لکھو گے کہ ہر رفیق تمہارے تھے دنیا میں نہیں جدا ہوں گے ہم تم سے بیان تک کہ
داخل ہو میں ہم ساتھ تمہارے جنت میں آکر رہا سیدی نے کہ کہیں کے واسطے اپنے فرشتے ہم ممان میں جو کہ تھے ساتھ تمہارے دنیا میں
اور دوست تمہارے ہیں آخرت میں نہیں جدا ہووین گے ہم تم سے یہاں تک کہ داخل ہووے **دوست** **موت** **معا**
تنبیہ بدجانا چاہیے کہ معنی استقامت کے بحسب اقوال اکثر حضرات مذکورین کے یہی معلوم ہوتے ہیں کہ احکام خدا تعالیٰ کے بجا لاوے
اور جن چیزوں سے منع کیا ہے اس سے باز رہے اور یہی معنی استقامت کے سید جمال الدین نے سچ شرح حدیث قل اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ تَوَاسْتَعِمْ
کے لکھے ہیں کہ کہ ایمان لایا میں ساتھ اللہ کے یعنی ساتھ تمام اوج چیزوں کے کہ واجب ہو ایمان لانا یہ سچ استقامت کہ اوپر بجا لاوے
اور بچنے کے ممنوعات کے اور ہر قلب و قالب کے اتنی بد اور ایسا ہی طبیعت نے لکھا ہے سچ شرح لفظ تم استقام کے کہ یہ لفظ جامع ہوا ہے
بجائے تمام اوج کے اور بچنے کے تمام منہا ہی سے اس لیے کہ مومن اگر ترک کیا ایک امر تو نہیں ہوگا مستقیم طریق مستقیم بلکہ بدل
کیا اس سے یہاں تک کہ رجوع کرے طرف اس کے انتہی یہاں ہو چنا چاہیے کہ اسد و رسول کی اطاعت کیا کچھ نہیں اور درجہ حاصل
ہونگے پس آیا اطاعت کر کر نعمتیں اور درجات عالیات حاصل کرے بہتر یا نافرمانی او کی کہ طرح طرح کی خرابیاں بھگتنی بہتر کوئی
عاقبت کہے گا کہ یہاں کی لذت فانیہ میں نہمک ہو کر دامن کی ایسی نعمتیں کہ مذکور ہوئیں ہاتھ سے دیکھیے اور حقیقت میں اگر سوچے تو
دین دنیا کی نعمتیں اسد و رسول ہی کی اطاعت سے حاصل ہوتی ہیں اور نافرمانی سے یہاں بھی فاسد حاصل ہوتا ہے کہ فاسق اور بغیرت و بدکار
کہلاتا ہے اور دامن کا بھی عذاب بھگتنے ہی پس جو لوگ کہ ترک نماز و روزہ وغیرہ فرائضات کرتے ہیں اور زنا کاری اور قمار بازی

اور شراب خواری اور چوری کرنے اور غیبت کرنے اور جھوٹ بولنے اور چیل خوری کرنے اور بیاز کھانے وغیرہ لگ گناہوں میں مشغول رہتے ہیں دنیا میں بھی فاسق اور بدکار اور بدحاش کہلاتے ہیں اور آخرت میں بھی ویسے ہی لوگوں کے ساتھ اوٹھینکے اور جو نماز اور روزے اور تلاوت قرآن اور طرح طرح کی خیران برداری میں لگے رہتے ہیں وہ یہاں بھی اچھے کہلاتے ہیں اور وہاں بھی انبیاء اور صدیقوں اور شہداء اور صلی کے زمرے میں آویں اور یہ نعمتیں باوریں کیا کہ پروردگار صریح فرماتا ہے وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالشَّاهِدِينَ وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا یعنی اگر جو لوگ مومن ہیں یا مسلمہ اور رسول کے سوا کسی کے ساتھ ہیں جنکو اللہ نے نوازانی اور صدیق اور شہداء اور شہداء اور

خوب ہونے کی رفاقت

وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا إِلَى اللَّهِ وَعِلًّا صَالِحًا وَقَالَ لَا تُغْنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ

اور اس سے بہتر کسی بات جسے کہا اس کی طرف اور کیا نیک کام اور کیا میں حکم بردار ہوں۔
اور کون شخص بہتر بات میں اس شخص سے کہ بلایا لوگوں کو طرف خدا کے اور عمل کیے اچھے اور کیا تحقیق میں مسلمانوں میں ہوں تفسیر یہ بلائے والے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میں کہ بلایا لوگوں کو توحید کی طرف اور عمل کیے اچھے یعنی خالص اسلام ہی کے لیے کیے اور کتنا مسلمانون سے ہوں یعنی ہزارہا فخر کرنے کے ساتھ اسلام کے اور اعتقاد کرنے کے واسطے اسکے اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے منقول ہے کہ کہ نہیں شک کرتے تھے ہم کہ یہ آیت اتنی ہی مؤذنون کے حق میں اور یہ عام ہے بیچ حق ہر اس شخص کے کہ جمع ہوں اوسمیں تین باتیں تھیں توحید و معتقدین اسلام کا کرنے والا ہو اچھے کام بلائے والا ہو اس کی طرف اور نہیں ہیں یہ مگر عالم باعمل اہل عمل و توحید بلائے والے طرف میں خدا کے اور کہا مکر کرنے کے بلائے والا مؤذنون ہی اور ابوامامہ ہابی نے کہا کہ مراد اچھے عمل کرنے سے دور نماز پڑھنے ہی درمیان اذان اور تکبیر کے اور فرمایا آنحضرت کے نہیں روکیا تہ دھارے میان اذان اور تکبیر کے اور عاصم سے منقول ہے کہ کہا جب فارغ ہوئے تو اپنی اذان سے تو کہہ لا الہ الا اللہ واللہ اکبر وَاَنَامِنَ الْمُسْلِمِينَ پھر ٹھہری یہ آیت وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا إِلَى اللَّهِ وَعِلًّا صَالِحًا وَقَالَ لَا تُغْنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلائے سوار مؤذنون کا ہو گا روز قیامت اور نہیں اتنا بے تبار کرتا اوسکا یعنی اذان دینے وغیرہ لگ میں مگر مومن اور مؤذن دراز ترین لوگوں ہوں گے از روگردانوں کے روز قیامت کے انتہی یہ کنایہ ہی حصول شرف اور جاہ و امتیاز سے روز قیامت کے اور فرمایا آنحضرت کے کہ مؤذن کے لیے بخشش کی جاتی ہے بقدر درازی آواز اوسکی کے اور تصدیق کریگا اوسکی ہر طبقہ باہر یعنی ترو خشک اور اس عمر سے ہی کہ اونہوں نے کہا واسطے ایک شخص کے کہ کیا ہی عمل تیرا اوسنے کہا ابن عمر نے اچھا عمل ہے تیرا عمل گواہی دینی تیرے لیے ہر چیز کہ سنی اوسنے اذان تیری اور کہا عمر بن الخطاب نے کہ اگر طاقت پاؤں میں اذان کی ساتھ خلافت تو اذان دیا کروں میں اور کہا سعید کہ قوت پانی میری اذان پر محبوب تر ہو طرف میرے اس سے کہ حج کروں میں اور عمر مکرورین اور جہاد کروں میں اور کہا کعبہ کے چہنے اذان کی گئی کہیں اوسکے لیے شترکیان اور اگر تکبیر کہیں افضل ہے اور فرمایا آنحضرت کے کہ اگر جانتے لوگ کہ کیا ثواب ہے اذان میں تو البتہ جھگڑتے آپس میں اور کہا مجاہد نے کہ کہا جاتا تھا یعنی صحابہ یا تابعین کے زمانے میں کہ دوڑو تم اذان پر اور نہ دوڑو تم امامت پر اور حسن بصری نے کہا کہ مؤذن بلند اذان دینے والا اول سہ گانوں کہ لباس پہناؤ باورین روز قیامت کے **معاذ منقول تنبیہ** سبحان اللہ اس آیت کریمہ کیا کچھ بزرگی معلوم ہوئی اس کی طرف بلائے اور عمل نیک کرنے کی اور توحید کی اور اس کی طرف بلائے کی کیونکہ نہ نو فیضیلت کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی نیک کام کی طرف بلانا ہو سیکو تو اوسکو بھی اتنا ہی ثواب ہوتا ہے جتنا عمل نیک کرنے والے کو اور ایسے ہی جو برائی

روایت کیا گیا ہے کہ جب بلال کے ہونے تو یہود کھٹکے اور پکارے اور نماز پڑھتے اور اور اب میں یہ وہ کہتے اور پھر یہ کہتے ہیں

کی طرف بھاتا ہے اور سکو بھی گناہ اور تباہی ہوتا ہے جتنا کہ نہ والوں کو ہمشکوہ

وَلَا تَسْتَوِی الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ قُلْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ مِمَّا اِذَا الَّذِیْ یَسِئُکَ وَبِیْنَهُ عَدَاوَةٌ
اور برابر نہیں نیکی نہ بدی جواب میں تو کہہ اوس سے بہتر پھر جو تو مجھے توجسین مجھن دشمنی تھی
كَانَتْهُ وَیْلًا حَمِیْدًا

جیسے دوستدار ہونے والا موصوفی

اور برابر نہیں ہونے والی اور بدی جواب دے ساتھ اس شخص کے کہ وہ بہتر ہو پس ناگہان وہ شخص کہ درمیان تیرے اور درمیان اوس کے
دشمنی ہو پس گویا وہ ایک کار ساز قرابتی ہوا ہو و بنفسین برابر نہیں نیکی بُرائی کے نہ بُرائی نیکی کے کوئی سخت کلام کہ یہ اس کے
کے تو اوس کے مقابل کہ جو اوس سے بہتر ہو اس کے سے دشمن ہو جاتے ہیں جیسے دوست اگرچہ دل میں ہنوں و موصوفی یعنی سیار اور
حسنہ یعنی بُرائی اور بھلائی متفاوت ہیں نہ اتنا پس تو یعنی اختیار کہ اوس حسنہ یعنی بھلائی کو کہ آسن یعنی بہتر ہونے سے یعنی حسنہ سے
جب کہ پیش آوین تجھ کو و حسنہ یعنی بھلائی پس جواب دے ساتھ اوس حسنہ آسن یعنی بھلائی بہتر کے اوس بُرائی کا کہ وارد ہو تجھ پر بعض
دشمن کی طرف سے جیسے کہ اگر بُرائی پونہ چاہے کوئی شخص طرف سے تو حسنہ یعنی بھلائی یہ کہ غصہ کرے تو اوس سے اور حسنہ آسن یعنی بھلائی بہتر سے کہ
احسان کرے تو طرف اوس کے مجھ بُرائی پونہ چاہے اوس کی طرف تیرے مثلاً اگر وہ مذمت کرے تیری تو تو تعریف کر اوس کی پورا اگر قتل کرے وہ تیرے
فرزند کو تو قتل کر دیکر چھٹانے اوس کے فرزند کا جس کے دشمن کے ہاتھ سے پس ناگہان اوس یعنی پس تو جب یہ کر گیا تو ہو جاوے گا دشمن مخالف تیرا
مانند دوست قرابتی کے صاف تجھے بہر حال کشف بہر حال جس سے ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے وَلَا تَسْتَوِی الْحَسَنَةُ
وَلَا السَّيِّئَةُ قُلْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ کہ حکم کیا اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو ساتھ صبر کرنے کے وقت غصہ کرے اور ساتھ صبر کرے
وقت صبر کرنے کیسے اور ساتھ غصہ کے نزدیک بُرائی پونہ چاہے کیسے پس جب کریں گے یہ تو جاوے گا اوس و حسنہ یعنی اوس و حسنہ کا ہونا
لیے دشمن اوس کا گو یا کہ وہ دوست قرابتی ہو بہر حال جس سے ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے وَلَا تَسْتَوِی الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ قُلْ بِالَّتِیْ
بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ کہ ملاقات کرو دشمن سے ساتھ سلام کے فاذا الَّذِیْ یَسِئُکَ وَبِیْنَهُ عَدَاوَةٌ کَانَ وَیْلًا حَمِیْدًا
عکس ہے ہو کہ کہ اوس قرابتی اور ولی دوست بہر حال جس سے ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے وَلَا تَسْتَوِی الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ قُلْ بِالَّتِیْ
بیچ آیت مذکورہ کے یہ ہو کہ کوئی بُرائی کرے تو تو اوس کے جواب میں مقابلہ میں سلوک کر اوس سے اور واقع میں الفاظ آیت سے بھی یہی سمجھا جاتا ہے اور
یہ بڑی عالی جوصلگی کی بات ہے اور شیخ سعدی رحمہ اللہ اسی ضمن میں کو اس بیت میں لکھا ہے بیت بدی را بدی سہلانی نہ جز
اگر مردی حسن الی من اسانہ اور ابن عباس اور صاحب عالم اور جلال الدین کے نزدیک معنی دفع بالی کے یہ ہیں کہ دفع کر سید یعنی بُرائی کو سا
اوس شخص کے کہ وہ بہتر ہو جیسے کہ غصہ کو دفع کر ساتھ صبر کے اور جمل کو ساتھ صلہ کے اور بُرائی پونہ چاہے کو مایہ غصہ کر کے اور
صاحب ارک اور کشف نے بھی یہ اقوال بعد تحقیق اپنی کے لکھے ہیں سبحان اللہ یہ بھی عجیب صفتیں ہیں اور بڑا فائدہ صبر اور تحمل اور
در گذر کرے کا یہ کہ اللہ تعالیٰ مددگار اوس کا ہوتا ہے والا شیطان درمیان میں آجاتا ہے جتنا کہ آجائے ایک شخص حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو
بڑا کہہ رہا تھا اور آنحضرت ﷺ ہوئے تعجب کرتے تھے اور سُکراتے تھے پس جب بہتر کر اوس سے تو جواب دے اوس کی بعض بات کا پس
غصہ ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اٹھ کھڑے رہے پس پونہ چاہے اوس کے پاس ابوبکر اور کہا اے رسول خدا کے بڑا کہتا تھا وہ مجھ کو آپ ﷺ تھے
پس جب کہ جواب دیا ہے اوس کو اوس کی بعض بات کا تو غصہ ہوئے آپ اور اٹھ کھڑے رہے فرمایا آنحضرت ﷺ کہ تمہارے ساتھ فرشتہ جواب دیتا
اوس کو پس جب جواب دیا تو نے اوس کو تو پھر شیطان پھر فرمایا اے ابوبکر میں جبرین ہیں کہ وہ بہت حق ہیں میں کوئی ہندہ نہ ملے کہ اے سپہر کوئی

یعنی بدی سلوک میں بدی
یعنی سہلانی نہ جز
تو احسان اور سپہر کہ بدی
کسی نہ

پس عفو کرے وہ اوس سے واسطے اللہ عزوجل کے مگر کہ قوی کرنا ہی اللہ بسبب ظلم کے مدد اوسکی اور نہیں کھولتا کوئی شخص دروازہ بخشش کا کہ چاہتا ہو ساتھ اوسکے سلوک کرنا اقریب سے مگر کہ زیادہ کرنا ہی اللہ بسبب اوسکے کثرت مال کی اور نہیں کھولتا کوئی شخص دروازہ سوال کا کہ چاہتا ہو ساتھ اوسکے کثرت مال کی مگر کہ زیادہ کرنا ہی اللہ بسبب اوسکے کمی مال کی انتہی تو حدیث میں آیا ہے کہ عرض کیا موسیٰ بن عمران علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہ اے رب میرے کون بہت عزیز ہیں میرے بندوں میں خیر نزدیک فرمایا وہ شخص کہ جب قادر ہو بدلائینے پر ظالم سے اور بخشدے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی محفوظ رکھے اپنی زبان کو یعنی لوگوں کی عیب گیری سے ڈھانچے گا اللہ تعالیٰ عیب اوسکا اور جو کوئی روئے خصلہ پھارے گا اللہ تعالیٰ اوس سے عذاب اپنا دن قیامت کے اور جو کوئی عذر کرے طرف اللہ کے قبول کرنا ہی اللہ تعالیٰ عذر اوسکا انتہی اور بعض دانا یان میں سے منقول ہے کہ زہد پر پانچ چیزوں پر موقوف ہے اعتقاد کہ اللہ تعالیٰ پر اور بیزاری ہونا خلق سے اور اخلاص عمل میں اور اٹھانا ظلم کا اور قناعت کرنی اور سچ خیر کرنا اوسکے ہاتھ میں ہمیشہ مشکوٰۃ مستبہر

وَمَا يُلْقِهَا إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا وَمَا يُلْقِهَا إِلَّا ذُو حِظٍّ عَظِيمٍ

اور یہ بات ملتی ہے انھیں کہ جو سہار رکھتے ہیں اور یہ بات ملتی ہے انھیں کہ بڑی قسمت پر ہوتا

اور نہیں نزدیک کیے جاتے ہیں ساتھ اس خصلت کے مگر وہ لوگ کہ صبر کیا اور نہ خون اور نہیں نزدیک کیا جاتا ساتھ اس خصلت کے مگر بڑے نصیب والا ہے نفس میں یعنی حوصلہ کشاں چاہیے کہ بری بات سہار کر سامنے سے چلی کہے یہ اقبال مندوں کو جملہ آہو مشق نہیں نزدیک کیے جاتے یعنی نہیں بڑے جاتے یہ خصلت یعنی احسان کرنا مقابلہ میں برائی کرنے کے مگر صبر والا اور نہیں دیا جاتا یہ خصلت مگر وہ شخص کہ بہت نیک ہو اور توفیق دیا جائے بڑے حصے کی خیر سے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث کی ساتھ ثواب کے اور حسن برائی سے ہر کہ کہا قسم خدا کی نہیں بڑا ہو کوئی حصہ سوا جنت کے اور قبول مقابل کے نزول اس آیت کا ہیچ شان ابوسفیان بن حرب کے ہر کہ پہلے اسلام کے دشمن ایذا دہندہ تھا آنحضرت کا چہرہ بیٹی اوسکی یعنی ام حبیبہ آنحضرت کے نکاح میں آئی تو وہ مسلمانوں سے بزمی ملنے لگا پھر حبیب اسلام لایا تو ولی یعنی دوست بسبب اسلام کے اور ہم یعنی قرابتی بسبب قرابت کے ہوا۔

وَلَا تَأْكُلْ مِمَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُونَ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

اور کچھ چوک لگے تجھ کو شیطان کے جو کہنے سے تو پناہ پڑ اللہ کی بیشک وہی ہر سنتا جانتا۔

اور اگر پھر نہ تجھ کو وسوسہ پھیرے والا آیا ہو شیطان کو جانتے ہیں پناہ طلب کر ساتھ خدا کے تحقیق خدا وہی ہر سنتنے والا جانتے والا ہے نفس میں معنی اس کے یہ ہیں کہ اور اگر پھر نہ تجھ کو شیطان اور سچ خیر سے کہ وصیت کی سینے اوسکی کہ وہ نہ کرنا ساتھ خصلت احسن کے ہو تو پناہ مانگ اللہ سے اوسکی شر سے اور جاری ہو اپنے ظلم پر اور نہ اعانت کر شیطان کی وہ سنتنے والا ہی تیرے پناہ مانگنے کو جانتے والا ہے شیطان کے وسوسے کو سلیمان بن حور سے منقول ہے کہ کہا بت کیا دیکھا وہ شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس زیادہ ہوا غصہ ایک کا اون دنوں میں سے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہ میں جانتا ہوں ایک کلمہ اگر کہے یہ اوسکو تو البتہ جاتا ہے اوس سے غصہ یہ ہر اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پس کہا اوس شخص نے کہ کیا مجھ کو جانتا ہو مجھ کو پھر بڑی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت وَلَا تَأْكُلْ مِمَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُونَ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ اور فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو غصہ سے اسلئے کہ وہ ایک انگا ایہ کہ روشن کیا جاتا ہے ابن آدم کے دل میں کیا نہیں دیکھتا تو اوسکی رگ کے پھولنے کو اور اوسکی آنکھوں کی سرخی کو پس جو کوئی باجے جس غصے سے کچھ تو چاہیے کہ چپٹ جاوے ساتھ زمین کے اور آیا ہے کہ کہا جاتا تھا یعنی صحابہ کے زمانہ میں کہ شیطان کہتا ہے کہ نوکر غالب آگیا مجھ پر ابن آدم جبے اضی ہو گا تو آگیا میں ہاں تک

اور یہ بات ملتی ہے انھیں کہ جو سہار رکھتے ہیں اور یہ بات ملتی ہے انھیں کہ بڑی قسمت پر ہوتا

فہم اظہار
یعنی کچھ چوک لگے تجھ کو
شیطان کے جو کہنے سے تو پناہ پڑ
اللہ کی بیشک وہی ہر سنتا جانتا۔
اور اگر پھر نہ تجھ کو وسوسہ پھیرے
اللا آیا ہو شیطان کو جانتے ہیں
پناہ طلب کر ساتھ خدا کے تحقیق
خدا وہی ہر سنتنے والا جانتے والا
ہے نفس میں معنی اس کے یہ ہیں کہ
اور اگر پھر نہ تجھ کو شیطان اور
سچ خیر سے کہ وصیت کی سینے
اوسکی کہ وہ نہ کرنا ساتھ خصلت
احسن کے ہو تو پناہ مانگ اللہ سے
اوسکی شر سے اور جاری ہو اپنے
ظلم پر اور نہ اعانت کر شیطان کی
وہ سنتنے والا ہی تیرے پناہ
مانگنے کو جانتے والا ہے شیطان
کے وسوسے کو سلیمان بن حور سے
منقول ہے کہ کہا بت کیا دیکھا وہ
شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس پس زیادہ ہوا غصہ ایک
کا اون دنوں میں سے پس فرمایا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہ
میں جانتا ہوں ایک کلمہ اگر کہے
یہ اوسکو تو البتہ جاتا ہے اوس
سے غصہ یہ ہر اعوذ باللہ من
الشیطان الرجیم پس کہا اوس
شخص نے کہ کیا مجھ کو جانتا ہو
مجھ کو پھر بڑی رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت وَلَا
تَأْكُلْ مِمَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُونَ
فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ اور فرمایا رسول
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو غصہ
سے اسلئے کہ وہ ایک انگا ایہ کہ
روشن کیا جاتا ہے ابن آدم کے دل
میں کیا نہیں دیکھتا تو اوسکی
رگ کے پھولنے کو اور اوسکی
آنکھوں کی سرخی کو پس جو کوئی
باجے جس غصے سے کچھ تو چاہیے
کہ چپٹ جاوے ساتھ زمین کے
اور آیا ہے کہ کہا جاتا تھا یعنی
صحابہ کے زمانہ میں کہ شیطان
کہتا ہے کہ نوکر غالب آگیا مجھ
پر ابن آدم جبے اضی ہو گا تو
آگیا میں ہاں تک

کہ ہو گا میں اوس کے دل میں اور جب غصہ ہو گا تو اوس کا میں بیان تک کہ ہو گا اوس کے سر پہ **در منقول** اپنے نبی ہائے کو کچھ طریقہ عمل میں کیا تعلیم فرما کر پھر مشرکوں کو سمجھانا شروع کیا اپنی قدرت کی نشانیاں بیان کرے

وَمِنْ آيَاتِهِ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۚ لَا تَسْجُدُوا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوا لِلَّهِ

اور اوس کی قدرت کے نمونے ہیں رات اور دن اور سورج اور چاند سجدہ کرو سورج کو نہ چاند کو اور سجدہ کرو اللہ کو
الَّذِي خَلَقَهُنَّ إِنَّا لَنَرَاهُنَّ تَعْبُدُونَ
جسے وہ بنائے اگر تم اوس کو پوجتے ہو

اور اوس کی نشانیاں میں سے ہر شب روز اور آفتاب و چاند سجدہ کرو سورج اور چاند کو اور سجدہ کرو اوس خدا کو کہ پیدا کیا ان چیزوں کو اگر اوس کی فقط عبادت کرتے ہو تو نفس میں اور اوس کی نشانیاں میں کد لالت کرتی ہیں اوس کی قدرت و وحدانیت پر رات و دن ہیں کہ دیکھو کیسے ایک دوسرے کے آگے آتے ہیں ایک اندازہ معلوم پر اور سورج و چاند بھی نشانیاں اوس کی قدرت و وحدانیت کی ہیں کہ دیکھو کیسے روشن ہیں اور سیر مقرر ہوئے ہیں سجدہ کرو سورج و چاند کو اس لیے کہ وہ بھی پیدا کیے ہوئے اوس کے ہیں اگرچہ بہت ہیں منافع افسانے اور شاید کہ کتنے ایک لوگ اوس مشرکوں میں سے سجدہ کرتے تھے سورج و چاند کو جیسے کہ صبا بی پوجتے تھے ستاروں کو اور کتنے تھے وہ کہ تم قصد کرتے ہیں چاند و سورج کے سجدہ کرنے سے سجدہ کرنا اللہ کو پس منع کیے گئے اس واسطے کہ ٹھہرنے سے اور حکم کیے گئے یہ کہ قصد کریں اپنے سجدہ کرنے سے خدا سنی اللہ تعالیٰ ہی کی فقط اگر ہیں اوس کو عبادت کرتے اور میں صریح شریک اس لیے کہ جو پوجے اس کے ساتھ ہی نہ کو پوجے وہ عبادت کرنے والا اللہ کا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ نہ بڑا کھڑا ہے اور نہ سوج اور نہ پڑا ہے یہ وہ ہیں اس لیے کہ ہوا میں چھوٹی جاتی ہیں واسطے رحمت ایک قوم کے اور واسطے عذاب ایک قوم کے **در منقول**

وَإِنِ اسْتَكْبَرُوا فَالَّذِينَ عِنْدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُونَكَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْأَمُونَ

بہر اگر غرور کریں تو جو لوگ تیرے پاس ہیں بالی غنہ میں اوس کی رات اور دن اور وہ نہیں تھکتے **در منقول**
پھر اگر کہیں کافر تو کیا پرواہی جو لوگ کہ نزدیک پروردگار تیرے کہ بنی ملائکہ ساتھ پاک کے یاد کرتے ہیں اوس کا شب و روز اور وہ تھکتے نہیں نہ نفس میں معنی اس کے یہ ہیں کہ پھر اگر کافر اندر کریں اور نہ تھکتے نہ چننے نہ کھانے نہ پینے نہ سوتے اور وہ تھکتے نہیں ٹھہراؤں تو چھوڑ دے اؤ کہ بحال خود اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کے مان ہی نہیں خاص عبادت کرنے والوں اور جو کہنے والوں کی اوس کے بیتے بیکے مقرب ایسے ہیں کہ پاکی سے یاد کرتے ہیں اوس کو رات و دن کہ وہ پاک ہی مشرکوں سے اور تمام عیبوں نقصانوں سے اور نزدیک پروردگار اپنے کے عبادت ہی قرب اور مرتبہ اور بزرگی سے اور جبکہ سجدہ کی ہمارے نزدیک لفظ یسعون پر ہی اور یہ معقول ہوا میں عباس اور ابن عمر اور سعید بن جبیر اور امتیاط بھی ہمیں خوب ہوا اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک لفظ تعبدون یہ کہ کثافت **در منقول**

وَمِنْ آيَاتِهِ أَنَّا نُرِي الْأَرْضَ خَاشِعَةً فَإِذَا أَنزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاءَ اهْزَلَتْ وَرَبَّتْ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَرْحِيمٌ رَحِيمٌ

اور ایک اوس کی نشانی ہے کہ تو دیکھتا ہی زمین کو دینی پڑی پھر پ اتار لیتے اوس پر پانی تانی ہوتی اور اوجہی بینک جسے اوس کو چاہی **لَحْيُ الْمَوْتَىٰ ۖ إِنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ**
وہ خدا کا مہربان ہے سب سے بڑا ہر چیز پر قادر ہے

اور اوس کی قدرت کی نشانیاں میں سے ہر شب و روز اور آفتاب و چاند سجدہ کرو سورج اور چاند کو اور سجدہ کرو اوس خدا کو کہ پیدا کیا ان چیزوں کو اگر اوس کی فقط عبادت کرتے ہو تو نفس میں اور اوس کی نشانیاں میں کد لالت کرتی ہیں اوس کی قدرت و وحدانیت پر رات و دن ہیں کہ دیکھو کیسے ایک دوسرے کے آگے آتے ہیں ایک اندازہ معلوم پر اور سورج و چاند بھی نشانیاں اوس کی قدرت و وحدانیت کی ہیں کہ دیکھو کیسے روشن ہیں اور سیر مقرر ہوئے ہیں سجدہ کرو سورج و چاند کو اس لیے کہ وہ بھی پیدا کیے ہوئے اوس کے ہیں اگرچہ بہت ہیں منافع افسانے اور شاید کہ کتنے ایک لوگ اوس مشرکوں میں سے سجدہ کرتے تھے سورج و چاند کو جیسے کہ صبا بی پوجتے تھے ستاروں کو اور کتنے تھے وہ کہ تم قصد کرتے ہیں چاند و سورج کے سجدہ کرنے سے سجدہ کرنا اللہ کو پس منع کیے گئے اس واسطے کہ ٹھہرنے سے اور حکم کیے گئے یہ کہ قصد کریں اپنے سجدہ کرنے سے خدا سنی اللہ تعالیٰ ہی کی فقط اگر ہیں اوس کو عبادت کرتے اور میں صریح شریک اس لیے کہ جو پوجے اس کے ساتھ ہی نہ کو پوجے وہ عبادت کرنے والا اللہ کا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ نہ بڑا کھڑا ہے اور نہ سوج اور نہ پڑا ہے یہ وہ ہیں اس لیے کہ ہوا میں چھوٹی جاتی ہیں واسطے رحمت ایک قوم کے اور واسطے عذاب ایک قوم کے **در منقول**

سجدة

سجدة
یعنی سجدہ کرنا
یعنی سجدہ کرنا
یعنی سجدہ کرنا

ساتھ رویدگی کے یعنی اہل ایمان نے لگی اور رب ہر پوسے یعنی بھولی اور فرین ہوئی ساتھ رویدگی کے گویا کہ وہ پوزے اترنے والے کے ہو کہ وہ پھولتا اور اترتا ہی اپنے لباس میں اور وہ پہلے اسکے مانند ذلیل کیسٹ پر اپنے پیچھے کیوں نہ لے کے تھی کشف
 اِنَّ الَّذِیْنَ یُحٰدِثُوْنَ فِیْ اٰیٰتِنَا لَا یَخْفَوْنَ عَلَیْکُمْ اَکْثَرُ یُلْقٰی فِی النَّارِ خٰیۡمٌ اَمَّ مِنْ یَّآتِیْ اَمَّا یَوْمَکُمْ
 جو لوگ دھستے پھاری باتوں میں جسے چھپے نہیں بھلا ایک جو پڑتا ہو آگ میں ہتر یا ایک جو آویگا اس کے دن
 اَلْعَمَلُ مَا شِئْتُمْ اِنَّہٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیۡرٌ
 قیامت کرنے جاؤ جو چاہو بیشک جو کرتے ہو وہ دیکھتا ہو حق

بلاشبہ جو لوگ کہجروی کرتے ہیں ہماری باتوں میں پوشیدہ نہیں ہیں جسے کیا جو کوئی کہ ڈالا جاوے آگ میں ہتر یا وہ شخص کہ آئے ہیں
 روز قیامت کے کہ لو جو چاہو تم تحقیق خدا ساتھ اوس چیز لگا کرتے ہو تم دیکھنے والا ہو و تفسیر میں کہجروی کرتے ہیں الزمینی ہاں تہیں
 حق سے ہماری دلیلوں میں پوشیدہ نہیں یہ وعید ہے انکے لیے تحریف کرنے پر کیا جو کوئی ڈالا جاوے الزمینی ہاں واسطے کافر و مومن کے
 کہ لو الزمینی نہایت ہی تندید میں اور سبالتہ یہ وعید میں دیکھنے والا ہو پس جزا دیگا تم کو اوپر حد ابن عباس سے ہے سچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے
 اِنَّ الَّذِیْنَ یُحٰدِثُوْنَ فِیْ اٰیٰتِنَا کما وہ یہ کہ رکھا ہاوسے کلام اوپر غیر موضع اوس کے کہ کما مجاہد نے یحٰدِثُوْنَ فِیْ اٰیٰتِنَا
 کی تفسیر میں کہ سببیاں بجاتے ہیں اور شور و شغب اور کلام ہر وہ کرتے ہیں ہماری باتوں کے پڑھنے میں قنادہ نے کما یحٰدِثُوْنَ سے یہ کہ
 کہ جھلاستے ہیں شہادی نے کما عناد و مخالفت کرتے ہیں کیا جو کوئی ڈالا جاوے وہ ابوہبل ہے وہ شخص کہ آئے ہیں بعضوں
 نے کما وہ اسیر حمزہ میں بعضوں نے کما وہ ابو بکر میں بعضوں نے کما وہ عثمان میں بعضوں نے کما وہ عمار بن یاسر میں اور ابن عباس سے ہے سچ
 تفسیر غلوا ما شئتم کے کہ کما یہ خاص اہل بدر کے لیے ہے معا در منقول

لَئِیْ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا یَاۡلِ الدِّیْنِ لَمَّا جَاءَہُمْ وَاِنَّہٗ لَکِتٰبٌ عَرِیۡنٌ لَا یَاۡتِیۡہِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَیۡنِ
 جو لوگ منکر پڑے سمجھتی سے جب ان پاس آئی او یہ کتاب ہو نادر اسیر جو ٹھکا کا دخل نہیں آگے سے
 یٰۤاِیُّہٗ وَکَلٰہُمْ خَافِیۡہٗ مُتَنَزِّلٌ مِّنۡ حٰکِیۡمٍ حَمِیۡدٍ
 نہ بھیجے سے اتاری ہی حکمتوں والے سب مہیوں پر ہے کہ چٹو

بلاشبہ جو لوگ کہ کافر ہوئے ساتھ قرآن کے جب آیا انکے پاس بھیجے نہیں ہیں جسے اور تحقیق وہ ایک کتاب ہے گرامی قدر راہ نہیں پاتا
 اوس کے پاس جھوٹ آگے اوس کے سے اور نہ جھجھک اوس کے سے بھیجی گئی ہے خدا وانا تعریف کیے گئے کی طرف سے تفسیر میں مراد ذکر سے
 قرآن ہی اس لیے کہ اوں نے بسبب کفر کرنے کے ساتھ اوس کے طعن کیا اوس میں اور تحریف کی یعنی بدل ڈالی ہوں نے تاویل اوس کی اور باطل سے
 مراد ہی تبدیل یا ناقص آگے اوس کے سے الزمینی باطل نہیں راہ پاتا طرف اوس کے کسی جہت میں سے تو کہ پونچھ طرف اوس کے اور متعلق ہو
 ساتھ اوس کے پھر اگر کوئی کہے کہ طعن ہو گیا ہو اوس میں طعن کرنے والوں نے اور تاویل کی ہو اوس میں اہل باطل نے تو جواب
 اوس کا یہ ہے کہ ہاں کیا ہو لیکن اللہ تعالیٰ نے بچایا ہو اوس کو تعلق باطل کے سے ساتھ اوس کے اس طرح کہ ستین کیا ایک جماعت کو کہ مقابلہ کیا
 ساتھ باطل کرنے تاویل اوس کے اور بگاڑ ڈالنے قولوں انکے کے حامل یہ کہ کسی کا طعن و نق پذیر نہیں ہوا بلکہ مٹ ہی گیا اور اسی
 مانند ہی قول اللہ تعالیٰ کا اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا کَآءِلَہٗ حٰفِظُوْنَ یعنی بلاشبہ ہم نے اتارا قرآن اور بلاشبہ ہم ہی
 اوس کے نگہبان ہیں و کشف حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کما پوچھا گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ
 آپ کی امت فتنے میں پڑے گی بعد آپ کے پس پوچھا گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یا پوچھا گیا آپ سے کہ کیا چیز نکال لیگی اوس فتنے سے

۴
 فہم اظہار

پس فرما کہ کتاب اللہ العزیز الذی لا یأتیہ الباطل من بین یدینہ ولا من خلفہ تنزیل من حکمہ حیدر
اور عقبہ بن عامر کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی آیت ان الذین کفرُوا بِالذِّکْرِ لَمَّا جَاءَهُمْ تفسیر میں
پھر فرمایا کہ ہرگز نہیں پھر کے تم طرف اللہ کے ساتھ کسی چیز کے اخلاص اور چیز سے کفر علی اوس سے یعنی قرآن اور فرمایا انھیں کہ نہیں ہو
بہر کوئی کلام کہ بت پیارا ہو طرف اللہ کے اوس کے کلام سے اور نہیں جو جمع کی بندہ کے طرف اللہ کے ساتھ کلام کے کہ بت محبوب ہوت
اوس کے اوس کے کلام سے اور مجاہد سے ہی صحیح تفسیر باطل کے کہ اس سے شیطان مراد ہی اور یہ بھی مجاہد سے ہی صحیح تفسیر آیت لا یأتیہ
الباطل کے کہ کہ نہیں داخل کر سکتا اور میں شیطان اوس چیز کو کہ نہیں ہو اوس سے اور نہ کوئی اور کافر داخل کر سکتا ہر دوسرے منقول
پھر تسلی ہی اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار کے ہتھلکے میں سے فرمایا مایقال الا حق

مَا یَقَالُ لَكَ اَلَا مَا قَدْ قِيلَ لِلَّذِیْ سَلَ مِنْ قَبْلِكَ مَا نَسَبَ لَكَ اَلَا مَا قَدْ قِيلَ لِلَّذِیْ سَلَ مِنْ قَبْلِكَ لَدُوْهُ مَغْفِرًا وَّ ذُوْ عِقَابٍ اَلَمْ یَعْلَمِ

تجسہ ہی کہتے ہیں جو کہ باہر سب رسولوں سے تجسہ پہلے تیرے رب کے ان سانی ہی اور سزا ہی ہر دیکھ والی جموع
ای محمد نہیں کہا جاتا ہی بلکہ جو کچھ کہہ لیا گیا تھا پیغمبروں کو پہلے تجسہ بلاشبہ پروردگار تیرا صاحب شش کا ہی اور صاحب عذاب
در دینے والے کا۔ تفسیر میں نہیں کہا جاتا ہی البتہ نہیں کہتے بلکہ کفار تیری قوم کے گرجیسا کہ کہا لگے رسولوں کو او کی قوم کے
کافروں نے یعنی کلمات اذینے والے کہتے اور طرح طرح کے طعن کرتے آسمان کی اوتری ہوئی کتابوں میں پس تو صبر کر جیسا اونھوں نے
صبر کیا صاحب خیرت اور رحمت کا ہی واسطہ انبیا اپنے کے اور عذاب دینے والا ہی اپنے دشمنوں کو اور جائز ہی کہ یہ بھی ہوں کہ نہیں کہتا بلکہ
اللہ کر مثل اوس کلام کے کہ کہا رسولوں کو پہلے تجسہ اور وہ کلام یہ قول اللہ تعالیٰ کا ہر ان ذبک لَدُوْهُ مَغْفِرًا وَّ ذُوْ عِقَابٍ اَلَمْ یَعْلَمِ

وَلَوْ حَسِبْنَاهُ قُرْآنًا اَعْجَمًا لَّقَالُوْا لَا فَصْلَتْ اٰیٰتُہٗۤ اَعْجَمٰی وَعَمْرٰیۤ اَیُّ طَیْلٰنٍ هٰذَا الَّذِیْۤ اٰمَنُوْا بِہٖ
اگر ہم اس کو کہتے قرآن ادبی زبان کا تو کہتے اسکی باتیں کہیں کہوں گئیں ادبی زبان اور عرب کا آدمی تو کہہ
وَشِفَاۃٌ لِّلَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ فِیْۤ اٰذَانِہُمْ وَفِیْۤ اُذُنِہُمْ عَلٰیۤ اُولٰٓئِکَ یُنَادُوْنَ
اور لوگ کانغ اور جو یقین نہیں لگاتے ان کے کانوں میں بوجھری اور یہ انکو اندھا انکو بھاری ہی ہر

مِنْ مَّکَانَ بَعِیْدٍ

دور کی جگہ سے ہوا

اور اگر کہتے ہم اس کتاب کو قرآن زبان عجم میں البتہ کہتے کافر عرب کیوں نہ واضح کی گئیں آیتیں اوسکی کیا قرآن عجمی ہی اور مخاب
عربی کہ قرآن مسلمانوں کے لیے ہدایت اور شفا ہی اور وہ لوگ کہ ایمان نہیں رکھتے ان کے کان میں گرائی ہی اور وہ قرآن اور نہ اندھا ہی یہ
جاعت ثل میں ایسے ہیں کہ آواز دینے جلتے ہیں دور جگہ سے یہ تفسیر میں شرک کہتے تھے ازراہ سرکشی کے کہ کیوں نہ اوتارا گیا
قرآن زبان عجم میں پس کہا گیا کہ اگر یوں ہیں تو جیسا کہ یہ فرمایش کرتے ہیں تو بھی نہ چھوڑتے اعتراض سرکشی اور کہتے کیوں نہ واضح
کی گئیں آیتیں اوسکی ایسی زبان میں کہ سمجھتے ہم اوسکو اور لفظا عجمی ساتھ دو ہم دونے پڑھا ہی کو فیون اور تفرہ الحار کے لیے ہی یعنی
البتہ انکار کرتے اور کہتے کیا قرآن عجمی ہی اور رسول عربی یا مرسل الیہ یعنی قوم عربی اور باقیوں نے ایک تفرہ محمد و وہ مستغنیہ سے پڑھا ہی او
عجمی ہو کہ نہ فصیح ہوئے اور نہ سمجھا جاوے کلام اوسکا برابر ہو کہ جو عجم سے یا عرب سے اور عجمی منسوب ہی طرف امت یعنی ہدایت عجم کہنیو
یا غیر فصیح اور سنی یہ ہیں کہ آیتیں قرآن کی جس طریق پر آتیں ان کے پاس پڑھتے انھیں سرکشی کرنے والے ایسے کہ وہ طالب حق
نہیں ہیں بلکہ اپنی خواہشوں کے پیرو ہیں تو اس میں اشارہ ہر طرف اس کے کہ اگر اوتارا اوسکو اللہ زبان عجم میں تو بھی بتو قرآن ہی

وَلَوْ حَسِبْنَاهُ قُرْآنًا اَعْجَمًا لَّقَالُوْا لَا فَصْلَتْ اٰیٰتُہٗۤ اَعْجَمٰی وَعَمْرٰیۤ اَیُّ طَیْلٰنٍ هٰذَا الَّذِیْۤ اٰمَنُوْا بِہٖ

۵۰۰

ولیل الی حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے لیے بیچ جائز ہونے نماز کے جب کہ پڑھا جائے قرآن فارسی میں ہر آیت یعنی رہنمای طوطی کے اور
شفا اور خیر کے لیے کہ سینے میں ہی یعنی شک اس لیے کہ شک مرض ہو اور انہما یا یعنی تاریکی اور شہید ہو کہ مقتول کے اندر ہے میں
کافر قرآن سے اور ہر کہ میں اوس سے پس نہیں نفع باقی اوس سے یہ جماعت مثل میں ایسے ہیں الخ یعنی یہ کافر نسبت قبول کرنے قرآن کے
اور نہ منتفع ہونے کے اوس سے گو یا کہ پکارے جاتے ہیں طرف ایمان کے ساتھ قرآن کے ایسی جگہ سے کہ نہیں سنتے بسبب جہل و غفلت کے
اور بعضوں نے کہا کہ پکارے جاویں گے کافر قیامت میں مکان دوسرے ساتھ بدترین ناموں کے کہ مقابل نے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
تشریف لیا کرتے تھے یہاں غلام عامر بن جضری کے پاس اور تھا وہ یہودی بھی اور کنیت اوسکی تھی ابو قیس کہ مشرکوں نے کہ
یسار محمد کو تعلیم کرتا ہے عامر نے اپنے غلام کو مارا اور کہا تو تعلیم کرتا ہے محمد کو یسار نے کہا کہ محمد ہی مجھ کو سکھاتے ہیں پس اوماری تعالیٰ
نے یہ آیت وَلَوْ جَعَلْنَاهُ قُرْآنًا لَّجَعَلْنَاهُ آيَةً ۚ عَلَّمَكَ مَا لَمْ يَكُن لَكَ بِهِ شَرْعًا ۚ تَبَيَّنَ مَا اسْتَلَمُوا ۚ تَعْلَمُونَ ہوا کہ قرآن شریف سے
فائدہ اٹھانا صفت مومن کی ہے اور اس سے فائدہ نہ اٹھانا صفت کفار کی پس سلمان کو چاہیے کہ سوچے اس کے معانی کو اور دل سے
مستوح ہو اس کے پڑھنے میں جلسے کرے شہنشاہ کا کلام پاک کہ نہیں یہ سمجھے اور عمل کرے اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نہیں
خیر اوس نماز میں کہ نہیں شروع یعنی حضور قلب و سمین اور نہیں خیر ہی اوس روک دین کہ نہ باز رہنا ہوا غلو سے اوس میں اور نہیں خیر ہوا
قرأت قرآن میں کہ نہ تدریجی سوچنا سمجھنا اوس میں اور نہیں خیر اوس علم میں کہ نہ پورے گاری اوس میں اور نہیں خیر ہوا اوس میں
کہ نہ سناوت اوس میں اور نہ خیر ہی اوس میں کہ نہ سناوت اوس میں یعنی اوس کے مال اور آبرو وغیرہ کی حفاظت
اور رعایت کرنی چاہیے اور نہیں خیر ہی اوس نعمت میں کہ نہ سناوت اوس کے لیے اور نہیں خیر ہی اوس میں کہ نہ اخلاص ہو اوس میں اور تعلیم

خدا تعالیٰ کی منہات

وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ فَاخْتَلَفَ فِيهِ ۚ وَلَوْ لَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَبِّكَ لَقُضِيَ

اور پہنچے دی تھی موسیٰ کو کتاب پھر اوس میں بھڑک پڑی اور اگر نہ ہوتی ایک بات جو پہلے نکل چکی تیرے رب سے تو اوس میں

بَيْنَهُمْ ۚ وَارْتُفِعَتْ فِي شَاكٍ مِّنْهُ ۖ مَرْهَبٌ

فیصلہ ہو جانا اور وہ دو کھمبے میں ہیں اوس میں جو میں نہیں تینہ صوفی

اور تحقیق دی پہنچے موسیٰ کو کتاب پس اختلاف کیا گیا اوس میں اور اگر نہ ہوتی ایک بات کہ پہلے گذری ہو ردگار تیرے سے البتہ فیصل

کیا جاتا وریاں اُنکے اور تحقیق کفار البتہ شک قوی میں ہیں قرآن کی طرف سے نفس میں اختلاف کیا گیا اوس میں پس کہا

بعضوں نے کہ جتنی ہو اور بعضوں نے کہا یہ باطل ہے جیسے کہ اختلاف کیا تیری قوم نے اسی محمد تیری کتاب میں ایک بات کہ پہلے گذری یعنی

ساتھ تاخیر عذاب فیصل کیا جاتا یعنی البتہ ہلاک کرتا اونکو کہ جڑ پھڑ سے اٹھاتا اور بعضوں نے کہا کلمہ سابقہ وعدہ قیامت کا ہے

اور یہ فیصل کیے جاویں خصوصاً اوس دن میں اور اگر یہ نہ ہوتا تو البتہ فیصل کیا جاتا وریاں اُنکے دنیا ہی میں فرمایا اللہ تعالیٰ نے بَلِ السَّاعَةُ

مَوْعِدُهُمْ وَلَٰكِنْ لَّا تُؤَخِّرُهُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ يَعْنِي بَلْكَ قِيَامَتِ وَعَدَهُ ۚ اَوْنَكِي هُوَ وَلَٰكِنْ مُّهِيلٌ دِيَا هُوَ اَوْنَكُو

ایک وقت قرآن میں کشف

مَنْ عَمِلْ صَالِحًا فَلِنَفْسِهِ ۖ وَمَنْ أَسَاءَ فَعَلَيْهَا ۚ وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَمَلِ

جنہ کی بھلائی سہل ہے واسطے اور جنہ کی بُرائی وہی ہوتی ہے اور تیرا رب ایسا نہیں کہ ظلم کرے بندوں پر حق

جو کوئی کرے کام نیک پس نفع اُس کے لیے ہو اور جو کوئی کرے کام بُرے پس وبال اُس پر ہو اور نہیں ہو ردگار یہ اظہار کرنے والا ہے

نہ جگہ کہ میں نے غلو سے تینہ صوفی

یعنی تو کہ مذابکے غیر کا کہہ کر کہہ دے اس کوئی یہ نہ سمجھے کہ کسی کی بُرائی سے اس کے غیر کو ضرر نہیں پہونچتا جیسے
عوام میں شور و غوغا مچا دے اور کسی کوئی کچھ ہی کہے بلکہ کیا یہ نہ کہنا چاہیے بلکہ حتی الامکان بدکار کو بدی سے روکے
والا یہ بھی اس کے وبال میں گرفتار ہونے کا چناغہ آیا ہو کیا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے سنا ایک شخص کو کہ کہتا ہے ظالم نہیں ضرر کر تا مگر اپنی ہی
جان پر پس کہا ابو ہریرہؓ ان قسم ہر آدمی کو بھی ضرر کر تا ہے یہاں تک کہ جباری البتہ مرنے پر گھونٹنے اپنے میں تھیلے ہیں
بسبب ظلم ظالم کے جہاں جباری ایک جانور ہی تھوڑے کہ آپ دانہ کے لیے چند روز کی راہ پر جاتا ہے پس اس پر بھی ظلم ظالم کا
کار کرتا ہے کہ اس کی شامت اعمال سے مینہ نہیں برستا اور وہ ہلاک ہو جاتا ہے جھوک سے پس جب اس کا یہ حال ہوا تو اور وں پر کیوں
نہ تاثیر کرے یہ سچ ہے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی شخص کہ ہو و ایک قوم میں کرتا ہے اور نہیں گناہ در حالیکہ وہ
قادر ہیں اس پر کہ منع کریں اس کو اور نہیں منع کرتے وہ اس کو مگر کہ پوچھا گیا ان کو اس سبب اس کے مذاب پہلے مرنے افکے کہ اور فرمایا اے
تو کہ اللہ تعالیٰ نہیں مذاب کرتا ہے سب کو سبب عمل کرنے بعضوں کے یہاں تک کہ دیکھیں وہ باتیں خلاف شرع در میان اپنے یعنی جو بعض
کرتے ہیں اور یہ قادر ہوں اس کے بگاڑنے پر اور نہ بگاڑیں پس جب کرتے ہیں اکثر یعنی سکوت و سستی تو عذاب کرتا ہے اللہ سب کو یعنی جو اس کو
سبب کرتے گناہ اور عوام کو سبب نہ منع کرنے کے انتہی جہاں اور علما اور صلحا جو فاسقوں کے ہم نوا رہے یہاں ہوتے ہیں یہ سمجھیں کہ ہم سچ ہیں
نہ یہ بھی افکے ساتھ تباہ ہوں فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہ پڑھے بنی اسرائیل گناہوں میں تو منع کیا ان کو افکے علما نہیں باز آئے
وہ پھر عیشینی کی افکے عالموں نے ان کی مجلسوں میں اور شریک رہے ساتھ افکے کھانے اور پیئے میں یعنی سستی کرنے لگے منع کرنے میں اور
اختلاف کیا آپس میں پس یہاں کی اللہ تعالیٰ نے دل بعض افکے کے سبب بعض کے وہ جہاں یعنی جو کہ پاک تھے گناہوں سے ان کو بھی سزا
کر دیا اللہ تعالیٰ نے سبب شومی گناہ گاروں کے اور غلط ہونے کے ساتھ افکے پس یہاں گناہ گاروں اور وہ قبول خیر اور حسرت ہے بغیر
کی اللہ نے ان کو اور پر زبان داؤد اور عیسیٰ بیٹے مریم کے یہ سبب اس چیز کے تھا کہ مافرمائی کی و بخوان اور تھے حد تباہ کر رہے مابین
نے پس اور تھوٹے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور تھے تکیہ لگائے ہو یعنی تکیہ کو چھوڑ کر ہونٹھے واسطے اہتمام اور اطوار سے پس نہ رہا
نہیں جن نجات پانے کے تم قسم ہر اس ذات کی کہ جان میری اس کے ماتھ میں یہاں کہ منع کرو تم کو گناہوں سے منع کرنا انتہی
اور علما کو چاہیے کہ خود بھی علم پر عمل کریں نہ کریں کہ خود رافضیت و دیگر رافضیت و مایہ رافضیت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا میں نے شریع
میں کتنے آدمیوں کو کہ کائے جان میں ہونٹ افکے اگل کی قینچوں سے کہا میں نے کون میں یہاں جبریل گماہ و اعطایں آپ کی کہ کہہ کرتے تھے
لوگوں کو ساتھ نیکی کے اور جو تھے اپنے تئیں یعنی آپ عمل کرتے تھے اور لوگوں کو عمل کرنے کو تھے تھے انتہی ہوا میری بات سنا کر
دل و جان سے مصروف ہو کر کلاؤں کے والاد سے تو راجا جاتا ہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہ پوچھیں گی میری استقامت
آخر زمانے میں افکے بادشاہ سے بلائیں سخت یعنی افعالی بدکچھیں اور بُری باتیں نہیں نجات پانے کا کوئی ایسے مگر وہ شخص کہ پہچانا اللہ
دین کو پس جہاں کو اس پر ساتھ زبان اپنی کے اور ماتھ اپنے کے اور دل اپنے کے پس یہ وہ ہے کہ پہلے سے طیار ہیں اس کے لیے معاون
دین کی اور ایک شخص کہ پہچانا اللہ کے دین کو پھر تصدیق کی اس کی یعنی جہاں کو دل اور زبان سے نہ مارتے سماور ایک شخص کہ پہچانا اللہ
دین کو پس سکون کیا اس پر یعنی اور جہاں کو اس کے دل کے پس اگر دیکھتا ہے اس شخص کو کہ کرتا ہے بھلائی دوست رکھتا ہے اس کو اس لیے
اور اگر دیکھتا ہے اس کو کہ کرتا ہے غیر حق دشمن رکھتا ہے اس کو اس لیے پس نجات پانے کا اور خیر محبت اور بغض اپنے کے سبب انتہی ہے اور
امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے ترک کرنے کو مابودہ یہ سچے مابین کہتے ہیں یہاں کہہ دے کہ یہ سچہ ہے کہ وہی ہے اللہ تعالیٰ نے
طریقہ جبریل علیہ السلام کے کہ لکھ لکھ کر دیکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہاں کہہ دے کہ یہ سچہ ہے کہ وہی ہے اللہ تعالیٰ نے

وہ سبب اللہ تعالیٰ نے نجات پانے کا

پس کہا جبریل نے اے رب سیر تحقیق انہیں فلانا بندہ تیرا جو کہ نہیں نافرمانی کی قہری ایک پلک سے کہنا حضرت نے پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہا
اولیٰ نے اوپر اور اوپر اس لیے کہ تحقیق مومنوں کا نہیں بخیر ہوا میری راہ میں ایک ساعت کبھی یعنی قہری بات کا دیکھنا اور سکوٹا کو انہیں
انتہی بہ اور حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر واجب ہے اور جس نے اس واجب کو ادا کیا اور مخالفت نہ کیا
تو واجب اس کے فتنے سے ساقط ہوا پس اگر بشرط قدرت کے امر نہی نہ کر گیا گنہگار ہو گا اور فرضیت اس کی بالکافیہ یعنی بعض کے کرنے سے
سب کے فتنے سے گناہ جاتا رہتا ہو لیکن اس صورت میں فرض عین ہے کہ ایک جاہل قہری بات ہوتی ہے اور سو ایک کے برائی اس کی کوئی نہیں جانتا
یہی ہی منع کر سکتا ہے اور کوئی مان دخل نہیں تو اب اس شخص پر فرض عین ہے نہ غیر اس کے پر انتہی بہ اس سے معلوم ہوا کہ جس گھر میں خلاف شرع
باتیں ہوتی ہوں جیسے شادی غمی میں عین اور باتیں خلاف شرع برتی جاویں یا باریک کپڑے عورتیں پہنیں یا اور شرک گناہ کی باتیں ہوتی ہوں اور
گھر والا منع کرے تو مار کر فرض کا اور سخت گنہگار ہو گا اور مقصود آیت سے یہ ہے کہ آدمی کو چاہیے کہ نیک عمل کرے کیا خیال رکھے شراب و زنا اور ہر
علم و سچ بھالے اور اس حدیث کو کہ مناسب مقام کے ہر نظر رکھے کہ فرمایا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم اوستات کی کہ جان بھر کی
اوستے ہاتھ میں ہے کہ تحقیق شرعی باتیں اور خلاف شرع بصورت آدمی کے پیدا ہونے کی قائم کی جاویں گی لوگوں کے لیے دن قیامت کے پس
اپنے شرعی باتیں پس خوش خبری دینی کرنے والے اپنے کو اور وعدہ کرینگی اوستے بھلائی کا اور اپنے خلاف شرع باتیں پس کہیں گی
دور ہو جسے دور ہو جسے اور نیک طاعت رکھیں گی وہ مگر چھٹنے کی اوستے اور مفارقت نہیں کر سکنے کی بہ مشکوٰۃ

اَلَيْهِمْ عِلْمُ السَّاعَةِ وَمَا تَخْرُجُ مِنْ شَرَاتٍ مُّرَاكِبًا

الحجرات الخاص
والعشر

اوستی کی طرف حوالہ ہے خبر قیامت کی اور کوئی میوے نہیں جو نکلے ہن اپنے خلاف سے
وَمَا تَخْلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمٍ وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ اَيْنَ شُرَكَائِيَ قَالُوْا اِذْ نٰكَ
اور گاہ نہیں رہتا کسی مادہ کو اور نہ وجہ جسکی اوستہ نہیں اور جس دن انکو پکارے گا کہ ان ہن میرے شریک بولیں گے ہنہ تجھ کو کہ سنایا
مَا مِّنَّا مِنْ شٰهِيْدٍ

ہم میں کوئی نہیں اقرار کرتا معا

خدا کی طرف حوالہ کی جاتی ہے معرفت قیامت کی اور باہر نہیں نکلتے اجناس سب کے اپنے غلافوں سے اور نہیں حاملہ ہوتی کوئی عورت اور نہ ہی
مگر ساتھ علم خدا کے اور جس دن پکارے گا اوستہ انکو کہ ان میں وہ کہ تم شریک میرے مقرر کرتے تھے کہ میں نے بتا دیا ہنہ تجھ کو کہ نہیں ہی ہم میں
کوئی ثابت کرنے والا شریکوں کا کہ نفس میں خدا کی طرف حوالہ کی جاتی ہے یعنی علم قیامت کے قائم ہونے کا اوستہ ہی کی طرف پھیرا جاتا ہے
یعنی واجب ہے سوال پر یعنی جس پوچھے حال اوستہ کا یہ کہ کہ اوستہ ہی جانتا ہے اوستہ اور نہیں حادث ہوتی کوئی چیز قسم نہ نکلتے چھان
کے سے اور نہ حمل حاملہ کا اور نہ جفا اوستہ مگر کہ اوستہ جانتا ہے اوستہ کو یعنی جانتا ہے گنتی ایام حل کی اور ساعتیں اوستہ اور احوال اوستہ کہ
ناقص ہے یا پورا نہ ہو یا مادہ اچھا ہے یا برا وغیرہ فلک اور اضافت کیا اوستہ شرک کا کو اپنی طرف بحسب گمان شرک کے اور بیان اوستہ اس
آیت میں ہے اَيْنَ شُرَكَائِيَ الَّذِيْنَ ذَعَبْتُمْ اور اسمیں سب زنش و تنبیہ ہے اور اذ ناک کہ معنی اعلانا کہ ہن یعنی معلوم کرو یا ہنہ تجھ
اور بعضوں نے کہا اخبارنا کہ یعنی خبر دی ہنہ اور یہ ظاہر ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ عالم یعنی جانتا تھا اوستہ اور معلوم کرنا عالم کا محال ہے
لیکن خبر دینی واسطے جاننے والے ایک چیز کے ملحق ہوتی ہے ساتھ اوستہ خبر کے کہ جانتا ہے اوستہ مگر یہ کہ ہو دین معنی یہ کہ تو جانتا ہے ہی ہر
دلون اور عقائد کا حال کہ ہم ایمان رکھتے ہیں یعنی اب پس نہیں دے سکتے ہن ہم یہ گواہی باطل اس لیے کہ جبنا اللہ تعالیٰ نے حال اوستہ دلور کا

ان
خبر
میں
سب
میں
میں

اور جب انعام کریں ہم آدمی پر سونے پیرے اور دروہو بطرف خود رفتہ اور جب پہنچے اوسکو کوئی بائیں جانب مابرت کا ہو تو نفسیہ
یہ بیان ہوا انسان کے نقصان کا نہ سختی میں جسے ہر ذریعہ چین میں شکر ہو یہ دوسری مثال ہر انسان کی سرکشی و بزدالی کی کہ یہ
پونچا تا ہو اوسکو اللہ نعمت تو کبر میں الہی ہی اوسکو نعمت اور ایسا ہو مابا ہو گو یا بھی محتاج درج رسیدہ تھا ہی نہیں میں حمل جانا ہی شکر کو
اور سونے پیرے اوس کے شکر سے اور نایاب کتب کے معنی ہیں اور دروہو تا ہی ذکر اللہ سے اور اوسکی دعا سے یا یہ معنی ہیں کہ دو گنہگار ہیں اپنے گنہگار
اور کبر کر تا ہی اور مابا تا ہی اپنے کو اور شکر سے اور ضرر و ضرر اور عریض سے اور کبھی کبھی تو یہ ہوتا ہی اور دوام دعا کے اور شروع کر تا ہی شکر
تصریح و زاری اور گروانے کے اور منافات نہیں ہر دو میان قول اللہ تعالیٰ کے فیق اس قنوط اور در میان قول اللہ کے قد و دعا
عریض اس لیے کہ اول ایک قوم کے حق میں ہو اور دوسرا قوم کے حق میں یا قنوط یا جمل میں اور خود و ملکہ در میان یا قنوط یا جمل کے ہو اور خود و ملکہ
ساتھ ہیں یا قنوط ہی ہوتا ہے اور خود و ملکہ ہی اللہ تعالیٰ کے لیے مل

قُلْ اَسْأَلُكُمْ لَآ اَنْتُمْ عِنْدَ اللّٰهِ تَكْفُرُ مِمَّا دَعَاكُمْ مِنْهُ مِنْ هُوَ فِي شَيْءٍ بَعِيْدٍ

تو کہ بھلا دیکھو تو اگر یہ ہو اللہ کے پاس سے پھر تم نے اوسکو مانا اوس سے بھلا کون جو دور چلتا جاوے مخالف ہو کر ہو
کہ کیا دیکھتے لگا ہو قرآن خدا کی جانب سے پھر کافر ہوئے تم ساتھ اوس کے کون ہی گمراہ زیادہ اوس شخص سے کہ ہو بیچ اس مخالفت اور
صواب سے نفی میں اے ایمان مومنین! خبر دینی کے یہ یعنی خبر دو مجھ کو اگر ہو قرآن خدا کی جانب سے جیسے کہ کہانی نے پھر نہ ماننے اوسکو
وہ اللہ کے پاس آیا ہی کون گمراہ زیادہ ہو گا تسے جلا مل

سَيُفْهَمُ اٰيَاتِنَا فِي الْاَفَاقِ وَفِيْ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَّبِعُوْنَ اٰمَاتَهُ الْحَقُّ اَوَّلُكُمْ يَكْفُرُ بِآيَاتِنَا

اب ہم دکھا دیں گے اے لوگو اپنے منہ دنیا میں اور آپ اونی جان میں جب تک کہ کھل جاوے اوپر کہ یہ ٹھیک ہی کیا تیرا رب تمہو تا ہی

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ

ہر چیز پر گواہ مق

دکھا دیں گے ہم اونی نشانیاں اپنی بیچ اطراف عالم کے اور بیچ نفسون انکے کے ہی بیان تک کہ واضح ہو جاوے گا اوپر کہ یہ بات سچ ہی آیا
پس نہیں کافی ہی پروردگار تیرا کہ وہ ہر چیز پر مطلع ہے نفی میں بیچ اطراف عالم کے یعنی فتح ہونا شہرون کا شرقا اور غربا اور بیچ
نفسون انکے کے یعنی فتح ہونا گے کا اور انہ الحق میں جو ضمیر ہو پھرتی ہی قرآن یا اسلام کی طرف پس جس صورت میں قرآن کی طرف
پھر سے تو معنی یہ ہوں گے کہ بلاشبہ قرآن حق ہی ہوتا رہا گیا اللہ کی طرف سے ساتھ بعثت اور حساب اور عقاب پس نزدیک جاوے گے سبب مانے
اوس کے اور اوس کے لاف والے کے یعنی آنحضرت کے اور اگر اسلام کی طرف پھر تو اوس کے معنی بھی ظاہر ہیں اور معنی اخیر طے کے یہ ہیں کہ یہ
چیزیں مدہ کی گئیں قسم ظاہر کرے آیات خدا اطراف عالم میں اور انکے نفسون میں قریب ہو کہ دیکھیں گے اور مشاہدہ کریں گے پس ظاہر ہو گیا اونی
ادب و وقت کے قرآن اونی ہوا اوس عالم الغیب کا اونی وہ مطلع ہے جلا مل اور بعضوں کے نزدیک ضمیر انہ کی رسول علیہ السلام کی طرف
پھرتی ہی آیات آفاق میں مکان استون گشتہ کے ہیں یا واقعہ انکے اور یا فتح ہونا شہرون کا پیغمبر اور مسلمانوں کے ہاتھ سے اور یا سورج
اور چاند اور ستارے اور نبات اور اشجار اور نہرین اور مانند انکے کے ہیں اور آیات کفار کے نفسون میں بلا اور امراض اور یا واقعہ بربک اور
یا فتح ہونا گے کا اور الطاف صنع اور مدد ملک کے ہیں اور ابن عباس سے ہی بیچ تفسیر سنو یہ ایت تانی الا فاق و فی
انفسیہ جو گے کہ کما سفر کرتے تھے کافر پس دیکھتے تھے نشان عادی و شہود کے مکانوں کے پس کہتے کہ واللہ سچ کہا ہے اور اونی ہوا اونی
نے فرمایا کہ ابو جہل نے رسول علیہ السلام سے کہا کہ کوئی نشانی اپنی نبوت کی مجھ کو دکھا اور آنحضرت نے چاند کو دیکھ کر کہا کیا ابو جہل نے کہا

۱۰
یعنی اللہ جل شانہ کا جلیل
ہر شے پر مطلع اور شہید
ہر چیز پر گواہ

و ہمت قریش کی تم لوگوں کو اطراف کہ میں یہ جو لوگوں سے جوچیں کہ دو گڑھے ہوا جاننا نہ کہانہ کھائی یا نہیں اگر اطراف کے لوگوں نے
 دیکھا ہو گا تو نشانی خدا کی ہوتی ہلا سحر و جادو قریش نے آدمی سب طرف سے سب کے لوگوں نے اس کے ویکٹ کی خبر دی ہو چکی ہے کہا
 سحر سحر ہو کہ سب طرف ہوتا ہے یہ آیت و تیری اور حنی اور عامل او کم یکفین و یات اے کہ یہ کہ کیا پس نہیں یہ جو دو گڑھے کہ وہ
 سب جنہو کو گواہ ہوا حاضر و غایب یعنی اگر گذر کا قرآن مجرب ہے کارکن تیرا تعالیٰ کو تیری حقیقت کا کافی ہے و یحییٰ دمنشوق

اَلَا تَهْتَفِيْ بِرَبِّكَ مِنْ لِّقَاءِ رَبِّهِمْ اِنَّ رَبَّكَ لَشَيْءٌ مُّحِيطٌ

ستارہ وہ دو کہ میں بن اپنے رب کی ملاقات سے ستارہ وہ گھیر رہا ہے ہر چیز کو مہم

آگاہ ہو تحقیق کا ہر شے میں بن اپنے پروردگار کی ملاقات کی طرف آگاہ ہو تحقیق ہر چیز کو گھیر رہا ہے تفسیر کا ہر شے میں بن اپنے
 یعنی انکا رعبت و خرا کا کہتے ہیں ہر چیز کو گھیر رہا ہے یعنی جانتا ہے جملہ تمام چیزوں کا اور تفصیل میں اس کی اور ظاہر و باطن اور کس
 نہیں چھپی ہو اور سپر کوئی چیز پوشیدہ پس نہ اویگا اور کو کفر پر اور شک کرتے پر پروردگار کی ملاقات میں بحث میں تنبیہ
 جاننا چاہیے کہ خلاصہ مضمون ساری سورت کا یہ ہوا کہ جو کوئی ایمان لایا اللہ پر اور اس کے کلام پاک پر اور اس کے رسول پر اور قیامت وغیرہ
 ضروریات میں پر اور عمل اچھے کیے مانند ادا کرنے زکوٰۃ کے اور نماز اور روزے اور حج کے اور ہر بلعروف اور نوحی عن المنکر وغیرہ کے اور اس کے
 ثواب بحساب ملے گا اور وہاں جن میں رہے گا و الاطرح بطرح کی خرابیاں ٹھیکے گا پس آدمی کو چاہیے کہ اچھی باتوں کی دھن یا نہ اور بری
 باتوں سے بچے اور ہر امر میں اتباع سنت و نظر رکھے اور اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ چیزوں کو اور حبیب باطن میں کی پیاری چیزوں کو اور اس کے
 صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی پیاری چیزوں کو دوست رکھے اور ان کی پیاری چیزوں میں سے جو چیزیں ہیں کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 نے دوست کی گئیں ہر طرف سیر تمہاری دنیا میں تین چیزیں خوشبو اور قسمل اور ٹھنڈک میری آنکھ کی ناز میں یہ یعنی بڑی جہن آئندہ
 محکو اولدت یا تاہون او میں اور آنحضرت کے ساتھ ان کے محبوب بھی تھے کہ ان کی کثرت کہ سچ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
 اور دوست کی گئیں ہر سیر نزدیک اور بھی تین چیزیں بکھنا ہر چہ مبارک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور خیر کرنا مال کا رسول خدا
 اور ہر نبی میری رسول خدا کے نکاح میں جو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سچ کہا ابو بکر رضی اللہ عنہ اور محبوب ہیں میرے نزدیک تین چیزیں اور بھی امر بڑا
 اور نوحی عن المنکر اور کپڑا پرانا جو عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سچ کہا عمر رضی اللہ عنہ اور سیر نزدیک محبوب ہیں دنیا میں سے تین چیزیں اور بھی تیرا کچھو کا
 اور تلاوت قرآن کی اور لباس نانا نگوں کو کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہ سچ کہا عثمان رضی اللہ عنہ اور میرے نزدیک محبوب ہیں دنیا میں سے
 تین چیزیں اور بھی اللہ صمد للضعیف والضعیف والضعیف والضعیف یعنی خدمت کرنی محافل اور روز
 رکھنا گرمی میں اور بارنا ساتھ تلوار کے یعنی جہاد کرنا پس اس وقت میں کہ صحابہ اسی گفتگو میں تھے کہ ناگمان جبریل علیہ السلام آئے
 اور کہا کہ مجھ پر حکم کرنا ہے نبی کے کہ سنی یہ گفتگو تمہاری اور حکم کیا ہے کہ یہ کہ پوچھو تم مجھے اس چیز سے کہ دوست رکھنا میں اگر ہوتا
 میں اہل دنیا سے پس فرمایا آنحضرت نے کہ کیا دوست رکھتا تو اگر ہوتا اہل دنیا سے پس کہ جبریل نے کہ میں دوست رکھتا تمہاری دنیا میں
 تین چیزیں ہنوائی گراہوں کی اور آتش کرنا غرہا فرہان برداروں سے اور بددگاری عیال اور غلوسوں کی پھر کہ جبریل علیہ السلام نے
 کہ دوست رکھتا ہے رب الغرہا جل جلالہ اپنے بندوں سے تین خصلتیں صرف کرنا ملاقات کا اللہ تعالیٰ کی طاعت میں اور روزانہ دیکھنے اس کے
 کہ گناہوں پر نام ہو کر روئے اور میرا وقت پیش آئے ملاقات کے اتنی جو پس خیال کرنا چاہیے کہ کیا کام کی چیزیں ہیں یہ ہر سناج
 دوست رکھنا چاہیے انکو اور انھیں پر کیا موقوف ہے بلکہ لازم ہوں یہ کہ سوتے جاگتے ٹھٹھے اوٹھتے بولتے چپکے چپکے پھرتے کھاتے پیتے
 وغیرہ حالات میں رضا مونی کی اور اس کے رسول قبول صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی ضابطہ غالب ہے جب پر اور دوست کہنا ہو چکا تو یا نبی صلی

سج

اور میں سے سب سے شہود و گواہی کے مرتبہ کو نہ پونچے گا وہ قاف سے تمام ہر وہ کسی کے کسی کو نہیں ملے گا اور پونچے یہ عربی قسم کے ہیں + بحشر

لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَلِیُّ

اوسکی جو کچھ آسمانوں میں اور زمین میں اور وہی ہر سب اور بڑا موصوف

اوسکی کے لیے جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں اور وہ بلند مرتبہ ہی بزرگ + نفس میں یعنی سب کچھ اوس کے ملک اور تصرف اور بادشاہت میں اور بلند ہر شان اوسکی اور بزرگ ہر شان یعنی دلیل اوسکی + صلا

لَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّنْنَ مِنْ فَوْقِهَا وَالْمَلٰئِكَةُ يَسْجُدُونَ بِحَمْدِكَ رَبُّهُمْ وَكَسْتَغْفِرُونَ قَرِیْبُكَ آسَمٰن بھٹ پڑیں اوپر سے اور فرشتے بالی بولتے ہیں خوبیاں اپنے رب کی + گناہ بخشواتے ہیں

لَمْ يَكُنْ فِي الْاَرْضِ الْاِلٰهَ اِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ

زمین والوں کے ستارہ وہی ہر شان کو فرمایا مہربان + موصوف

سورة الشرح

نزدیک ہر آسمان بھٹ جاوین اپنے اوپر کی جانب یعنی ہیبت الہی سے واسطہ علم اور فرشتے تسبیح کہتے ہیں ہمراہ حیر و درگاہ اپنے کے اور بخشش مانگتے ہیں اور لوگوں کے لیے کہ زمین میں ہر آگاہ ہو و تحقیق خدا وہ ہر شے والا مہربان + نفس میں آسمان بھٹ پڑیں ب کی عظمت کے رو سے یا فرشتوں کی کثرت و ذکر کی تاثیر ہوا اور بھٹ پڑے حضرت فرمایا آسمان میں چار محبت جاگہ نہیں جہاں کوئی فرشتہ سر نہیں کھڑا سجدہ میں + موصوف یعنی نزدیک ہر آسمان بھٹ جاوین الہی سبب بلندی شان اللہ تعالیٰ کے اور عظمت اوسکی کے دلالت کرتا ہے اور بھٹنے اُنکے کے سبب بلندی شان اور عظمت اوسکی کے آگاہ کا بعد اُنکے کے اَلْعَلِیُّ الْعَلِیُّ اور بعضوں نے کہا کہ بھٹ جاوین بسبب بچاؤ اُنکے کے اللہ تعالیٰ کے لیے اولاد جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا اِذَا كُنَّا اِلٰهًا لَّكَاذِبًا لَمْ يَكُنْ فِي السَّمٰوٰتِ يَتَفَطَّنْنَ مِنْهُ وَكَسَتْ اِلَیْهِ اِلْجِبَالُ هَذَا اَنْ دَعَا اِلَیْهِمْ وَلَدًا یعنی اور لوگ کہتے رہیں کہتا ہے اولاد تم آگے ہو بھاری جبریں یعنی بھاری گناہا بھی آسمان بھٹ پڑیں اسباب اور گناہ ہوں زمین اور گہ پڑیں ہمارے ڈھکرا سپر کھاتے ہیں جس کے نام پر اولاد + موصوف اور حسی میں تو فقیہ کے یہ ہو کہ شروع ہو پہلے بھٹا اُنکے اوپر کی جانب سے اور قیاس چاہتا ہے کہ کہا جائے کہ بھٹ جاوین اپنے نیچے سے اوس جانب سے کہ جہ ہر کے آگاہ کر کے اس لیے کہ وہ کلمہ آیا ہے اور لوگوں کے نیچے آسمان کے ہیں لیکن مبالغہ کیا گیا اس میں پس گواہ کیا کہ مذکورہ تاثیر کرنے والا ہیچ جہاں اوپر کے گواہ کہ کہا گیا قریب ہر آسمان کہ بھٹ جاوین اوس جہ سے کہ اوپر اُنکے ہی چھوڑا اوس جہت کو کہ نیچے اُنکے ہی اور بعضوں نے کہا کہ معنی میں تو فقیہ کے ہیں کہ بھٹ جاوین آسمان زمینوں کے اوپر اور بعضوں نے کہا کہ بھٹ جاوین آسمان بسبب کثرت ملائکہ کے کہ آسمان پر ہیں فرمایا آنحضرت علیہ السلام نے چڑھ کر بولتا ہے آسمان چڑھ کر بولنا اور لائق ہی اوسکو کہ چڑھ کر بولے نہیں ہر آسمان جگہ ایک قدم کی گر کہ اوپر فرشتہ ہر کھڑا رکوع کرتا یا سجدہ کرتا اور فرشتے تسبیح کرتے ہیں الہی ازراہ عاجزی اور فروتنی کے سبب اس کے کہ دیکھتے ہیں عظمت اوسکی اور بخشش مانگتے ہیں الہی ہوں زمین والوں کے لیے جیسے کہ فرمایا سورہ ہومن میں وَكَسْتَغْفِرُونَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اور بخشش مانگنی اُنکے لیے اس لیے کہ فرشتے ہیں کہ ایسا نہ ہوا و نہر شان قتاری کا طور ہو یا معنی یہ ہیں کہ توحید بیان کرتے ہیں ملائکہ اللہ تعالیٰ کی اور ہر کی بیان کرتے ہیں اوسکی اور جنہوں سے کہ نہیں وہ ہیں اوس کے لیے اور جہاں نسبت کرتے ہیں اُنکو طرف اوس کے دھاکہ حمد کرنے والے ہیں اوس کے لیے اور الطاف اوس کے کے چھارے ہیں اور تعجب کرتے ہیں اوس کے دیکھتے ہیں

بھٹ پڑیں آسمانوں میں
فرشتوں کا تعجب
سورة الشرح

[illegible][illegible]

نہیں ہر مانند ذات اوسکی کے کوئی چیز ایسی کہ عرب کہتے ہیں مثلاً لا یجکل یعنی تجھ جیسا نکل نہیں کرتا ہی اور مراد لیتے ہیں اس
نفل نکل کی ذات اوسکی سے اور قصہ کہتے ہیں مبالغہ سمین اور وہ سننے والا ہی تمام سننے کی چیزیں بغیر کان کے اور دیکھنے والا ہی
یعنی تمام دیکھنے کی چیزیں بدون تپا آنکھ کے اور سمیع اور بصیر کو یہاں ایسی ذکر کیا کہ تو ہم نہ جانتے اس بات کا کہ اوسکے لیے کوئی
صفت بھی نہیں ہے جیسے کہ نہیں ہی مثل اوسکے لیے **صمد**

لَهُ مَقَالِيدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَمْسِكُ طَلْقَ لَمِنْ يَّشَاءُ وَيَقْدِرُ اِنَّكَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ
اوسے پاس ہیں کنجیاں آسمانوں کی اور زمین کی پھیلا دیتا ہی روزی جسکو چاہے اور پٹیتا ہی وہ ہر چیز کی خبر رکھتا ہی **صمد**
اوسکے لیے ہیں کنجیاں آسمانوں کی اور زمین کی کشادہ کرتا ہی روزی جسکے لیے چاہے اور تنگ کرتا ہی جسکے لیے چاہے تحقیق وہ
ساتھ ہر چیز کے دانا ہی **وَقَسَمٌ مِّنْ نَّفْسِیْ** کنجیاں رزق کی آسمانوں اور زمین میں کما کھلی نے مینہ ہی اور نبات کشادہ کرتا ہی اور
ایسی کہ کنجیاں رزق کی اوسکے ہاتھ میں ہیں **وَمَعَهُ رُءُوسُ الْعِزِّ** روایت کی عہد بن حمید اور ابن المنذر اور طبرانی اور ابوالشیخ نے کہا کہ
میں اور ابن مہویہ اور ابو نعیم نے حلیہ میں عبد اللہ بن مسعود کہ کہا بلاشبہ تمہارے رب کے پاس نہیں ہر بات اور ندوں و فتنی آسمانوں کا
اوسکے ہونے نور سے ہی اور بلاشبہ مقدار ہر روز کی تمہارے دنوں میں نزدیک اوسکے باران ساعتیں ہیں پس عرض کیے جاتے ہیں
عل تمہارے کل کے آج کے اول روز میں پس نظر کرتا ہی اونہیں تین ساعت تک پس مطلع ہوتا ہی اونہیں آج اوس چیز کے ناکوار معلوم ہوتی
اوسکو پس غصہ لاتی ہی اوسکو وہ اور اول جو جانتے ہیں اوسکے غصے کو وہ فرشتے ہیں کہ اوٹھائے ہوئے ہیں عرش کو پاتے ہیں عرش کو
بجاری اپنے پر پس سبج کرتے ہیں اوسکی اوٹھائے والے عرش کے کہ جو اوٹھائے ہوئے ہیں عرش کو اور سادات یعنی متعلقات عرش کو
اور فرشتے مقرب اور تمام فرشتے اور پھونکتے ہیں جبریل یعنی تسبیح یا یہ خبر سینگ میں پس نہیں باقی رہتی کوئی چیز مگر کہ سنتی ہی اوسکو
سوا تعلیم یعنی جن انس کے پس سبج کرتے ہیں اوسکی تین ساعت تک یہاں تک کہ بھر جاتا ہی حرجن حجت میں یعنی نہایت مہربان
ہوتا ہی پس آج ساعتیں ہونیں بھرا یا جاتا ہی جو کچھ کہ محمود ہونے لگا ہی پس نظر کرتا ہی اونہیں تین ساعت تک یصو کہ کوئی الا حاکم
کیف یشاء لا الہ الا ہُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ یَخْلُقُ مَا یَشَاءُ لَمِنْ یَّشَاءُ اِنَّا نَاقِدُ وَیَحْدُ لَمِنْ یَّشَاءُ
الذکور یعنی صورتیں بناتا ہی تمہاری رحمن میں جس طرح چاہتا ہی نہیں کوئی مہجود مگر وہ غالباً پیدا کرتا ہی جو کچھ چاہتا ہی
بختا ہی جسکو چاہتا ہی بیٹیاں اور خشتا ہی جسکو چاہتا ہی بیٹے یہاں تک کہ پونچھے ابن مسعود و لفظ سلیم تک پس آج ساعتیں ہونیں
پھر نظر کرتا ہی تمام خالق کے رزق میں تین ساعت **یَنْسُطُ الرِّیْقَ لَمِنْ یَّشَاءُ** و یقْدِرُ طَرَاۓہُ کُلِّ شَیْءٍ عَلَیْہِ یعنی
فراخ کرتا ہی رزق جسکے لیے چاہتا ہی اور تنگ کرتا ہی جسکے لیے چاہتا ہی بلاشبہ وہ ہر چیز کو جانتے والا ہی پس یہ باران ساعتیں ہونیں
پڑھا ابن مسعود نے کل یوم ہونے شان یعنی ہر وقت وہ پیدا کرتا ہی امور اور سننے کرتا ہی احوال پس یہ شان یعنی کام ہی تمہارے رب کا
ہر روز روایت کی ابویعلی نے اور قاضی ابوبے اپنے سن میں اور ابوالحسن قطان نے مطولات میں اور ابن سنی نے کتاب الیوم واللئے
اور ابن منذر نے اور ابن ابی حاتم اور ابن ہشام نے حضرت عثمان بن عفان کہ کہا او غول نے پوچھی سینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مراد اللہ تعالیٰ کے
اس قول کی کہ مَقَالِیْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یعنی اوس کے لیے کنجیاں آسمانوں اور زمین کی ہیں پس فرمایا کنجیاں عثمان البتہ
پوچھتا ہے مجھے کچھ پوچھنا کہ نہیں پوچھا مجھے اوسکو کہینے پہلے **مَقَالِیْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ** یہی کہ لا الہ الا اللہ
وَاللّٰہُ اَكْبَرُ وَبِسْمِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَاسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ
وَالْبَاطِنُ یُحِیْ وَیُمِیْتُ وَہُوَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ بَیْدَا الْخَیْرِ وَہُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ یعنی جیسے کنجیت

نہیں کہ یہاں سے کہہ دے
کیا وہاں ہی کہہ دے
پھر غصہ لاتی ہی اوسکو
منہ مدق
نہیں کہ یہاں سے کہہ دے
کیا وہاں ہی کہہ دے
پھر غصہ لاتی ہی اوسکو
منہ مدق

کہ جس نے اسے پہلے ہی اس کے گھنے سر پر تین آسمانوں زمین کی اس کے پھٹنے والے کو حاصل ہوتی تھی اور تھنی
اس کے یہ ہیں کہ نہیں کوئی سجدہ کر اسد اور اسد بہت بڑا ہی اور پاک ہوا اور سب تعریف ہی اس کے لیے اور خوش نشانی گناہوں میں سے
وہ جو نہیں کوئی سجدہ کر وہ اول ہی اور آخر ہی اور ظاہر ہی اور باطن جلاتا ہی اور راتا ہی اور وہ زندہ ہی کہ نہ مر گیا اس کے ہاتھ میں جلالی
اور وہ ہر چیز پر قادر ہی ای عثمان جو کوئی بڑے اسکو ہر دن میں بار تو دیا جاتا ہی بسبب اس کے دس چیزیں الٰہیہ کہ بخشے جاتے ہیں گناہ اس کے
جو پہلے کیے ہیں اور دوسری لکھی جاتی ہی اس کے لیے نجات آگ سے اور تیسری متعین ہوتے ہیں ساتھ اس کے دو فرشتے کہ محافظ کرتے
ہیں اس کی رات دن میں آفتوں اور بلاؤں سے اور چوتھی دیا جاتا ہی قنطار یعنی بہت ثواب اور پانچویں اس کے لیے ہوتا ہی ثواب اور شخص کا
سالہ آڑو کرے دس گروہ میں اول حضرت اسمعیلؑ کی سے اور ساتویں بنایا جاتا ہی اس کے لیے گھر بہشت میں اور آٹھویں حور میں سے
بیابہ کیا جاتا ہی اور نویں کھا جاتا ہی اس کے سر پر تاج وقار کا اور دسویں شفاعت قبول کیا دینی اس کی سچ حق شہر آدمیوں کے اہل بیت
اس کے سے ای عثمان اگر کر کے تو پس ناغہ ہو کوئی دن نہ ملے سے مراد یا بیگنا تو بسبب اس کے ساتھ مراد پانے والوں کے اور بیعت لیجا بیگنا تو
بسبب اس کے اولین و آخرین پر اور ابن مردودہ نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرتؐ کے پاس فرمایا اور فرمایا
کہ تعالیٰ لہم والارض سے مجھے خبر بھیجیں فرمایا سبحن اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ہو کا قول والاخر والظاهر والباطن بیکہ الخیر یحییٰ ویمیت قد
هو علی کل شیء قدير جو کوئی بڑے اسکو صبح کو دس بار اور شام کو دس بار ای عثمان دیتا ہی اسکو اللہ تعالیٰ چھ چیزیں اول
یکہ محفوظ رہتا ہی ابدیس سے اور شکر اس کے سے اور دوسری دیا جاتا ہی قنطار یعنی تو وہ ثواب بہشت میں اور تیسری نکاح کیا جاتا ہی
حور عریٰ سکھوں والی سے اور چوتھی بخشے جاتے ہیں گناہ اس کے اور پانچویں ہوگا حضرت ابراہیمؑ خلیل اللہ کے ساتھ بیعت ہونے کے اور
چھٹی حاضر ہوتے ہیں باران فرشتے وقت سے اس کے خوش خبری دیتے ہیں اسکو ساتھ حق کے اور بناؤ کر لیجا بیگنا اسکو تو اس کے
طرف ہوتے ہیں اگر پوچھی اسکو کوئی چیز ہو تو ان قیامت کے سے تو کہیں گے فرشتے کہ مرقہ تو اسن اللہ میں ہی پھر حساب کر گیا اللہ تعالیٰ
اس سے حساب آسان پھر حکم کیا جاتا ہی اسکو طرف جنت کے کہ بناؤ کر لیجا بیگنا اسکو طرف بہشت کے مرقہ اس کے سے جیسے کہ لیجا بیگنا
ولمن کو بیان تک کہ داخل کریں اسکو بہشت میں ساتھ حکم اللہ کے اس سال میں کہ لوگ شدت حساب میں ہو گئے۔ **دس منقول**

شع لکم من الدین ما وضحی بہ فواحشا والذی اوحینا الیک وما وصینا بہ ابنا ہیمو موسیٰ
راہ والذی نکو دین میں وہی جو کہ دیا تھا نوح کو اور جو حکم پہنچے تیری طرف اور وہ جو کہ دیا ہے ابراہیم کو اور موسیٰ کو
وہیسی ان اقیما الدین ولا تنفر قوا فیہ ملکب علی المسیرا لکن ماتدک عواہم الیک اللہ یحییٰ
اور موسیٰ کو یہ کہ قائم رکھو دین اور پھوٹ نہ ڈالو اس میں ہماری پڑنا ہی شریک اللہ کو جس طرف تو ہوتا ہی انکو اللہ جانتا ہی

الیک من یشاء ویہدی الیک من یشاء

اپنی طرف جسکو چاہے اور لہ دیتا ہی اپنی طرف اسکو جو چاہے لاؤ کہ پھوٹ

مفر کیا تھا سے لیے آدین سے جو کہ حکم کیا تھا ساتھ قائم کرنے اس کے نوح کو اور جو کہ حکم پہنچے تیری طرف اور وہ جو کہ دیا ہے ابراہیم کو اور موسیٰ کو
حکم کیا ہے ساتھ قائم کرنے اس کے ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ کو ساتھ اس مضمون کے کہ قائم کرو تم دین کو اور متفرق نہ ہو تم اس میں
دشوار آیا مشرکوں پر جو کہ حکم دیتا ہی تو انکو طرف اس کے اللہ کی پیروی لیتا ہی طرف اپنے جسکو چاہے اور راہ دکھاتا ہی اپنی طرف جسکو چاہے
کہ یعنی طرف حق کے حاصل یہ ہو گا نبیا علیہم السلام اصول دین میں متفق ہیں اور اختلاف شرائع کا قیام میں ہوا اور بس واسطہ

تفسیر میں مقرر کیا تھا ہے لیکن اگرچہ مقرر کیا تھا ہے لیکن دین نوح کا اور محمد کا اور ان انبیاء علیہم السلام کا کہ درمیان میں
ان دونوں کے ہن چھوڑ کر کیا دین مقرر کیے گئے کہ جس میں شریک ہیں یہ رسول نامہ ساتھ قول اپنے کے اَنْ اَقِمْوْا الدِّیْنَ یعنی یہ کہ قائم کرو
دین کو اور مقرر کیا دین اسلام کا ہے کہ وہ توحید اللہ کی ہے اور طاعت اس کی اور ایمان لانا اس کے رسولوں پر اور کتابوں پر اور روز جزا پر اور تمام وہ
چیزیں کہ ہوتا ہے آدمی اس کے قائم کرنے سے مسلمان اور نہیں ہو اور ہن شرائع اس لیے کہ وہ مختلف ہیں جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے کُلِّی جَعَلْنَا
فِیْکُمْ شَرِیْعَةً وَفَضَلْنَا جَاہِلِیَّیَہِیْ ہر ایک کے لیے مقرر کر دی ہم نے تم میں سے ایک شریعت وراہ اور تفرق ہوؤ تم یعنی مختلف ہوؤ دین میں
کہا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لَا تَتَفَرَّقُوْا فَاَلْجَاعَۃٌ دَحَیْقَةٌ عَنِ اَبْکَ یعنی تفرق ہوؤ تم پس جماعت سبب رحمت
کی ہے اور فرقت سبب عذاب کی ہے لہذا ہر قوم کو طرف اس کے کہ وہ قائم کرنا اللہ کے دین کا ہے اور توحید کھینچ لیتا ہے طرف اپنے یعنی طرف دین کے
ساتھ توفیق اور راہ حق دکھانے کے۔ **۱۔** چھوڑ کر کیا دین یعنی حکم کیا ہے جس کو ای محمد اور تمام انبیاء کو دین احمد کا اور جو کچھ کہ وحی بھی
ہم نے طرف تیسرے یعنی قرآن اور شرائع اسلام کے اور اختلاف کیا ہے علم نے پہنچ وجہ آیت کے پس کہا تھا وہ وہ حلال کرنا حلال کا ہے اور
حرام کرنا حرام کا اور حکم نے حرام کرنا مانوں کا اور شیعوں کا اور ہنوں کا اور کہا ہے کہ نہین بھیجا اللہ کوئی نبی مگر کہ حکم کیا اس کو
ساتھ قائم کرنے نماز کے اور دینے زکوٰۃ کے اور اقرار کرنے کے ساتھ اللہ کے اور ساتھ کرنے طاعت کے پس دین اس کا ہے کہ مقرر کیا
تھا ہے لیے اور بعضوں نے کہا وہ توحید ہے اور بیزاری شرک سے اور بعضوں نے کہا کہ وہ مضمون ہے کہ ذکر کیا گیا بعد اس کے یعنی اَنْ اَقِمْوْا
الدِّیْنَ الخ اور نہ تفرق ہوؤ اور میں کہ بھیجا اللہ نے تمام انبیاء کو ساتھ قائم کرنے دین اور الفت کے اور جماعت کے اور ترک کرنے فرقت و الفت
کے کھینچ لیتا ہے یعنی برگزیدہ کرتا ہے اپنے دین کے لیے اپنے بندوں میں سے جس کو چاہے۔ **۲۔**

وَمَا تَفَرَّقُوْا اَلَا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاءَہُمْ الْعِلْمُ بِیْنَہُمْ وَلَوْ لَا کَلِمَۃٌ سَبَقَتْ مِنْ رَبِّکَ اِلٰی اَجَلٍ

اور پھوٹ جو ڈالی سو سمجھ چکے تھے آپ کی مذمت سے اور اگر نہ ہوتی ایک بات جو کل گئی ہے یہ رب سے ایک شعر

لَقَسْمِیْ لَقَضِیْ بَیْنَہُمْ طَوَارِقَ الدِّیْنِ اَوْ رِغَا الْکِتَابِ مِنْۢ بَعْدِہُمْ لَفِیْ شَکٍّ مِّنْہُ مُّرِیْبٍ ۝

وعدہ تک تو فیصلہ ہو جاتا انہیں اور جنکو اتھ لگی ہر کتاب ان کے پیچھے وہ دھوکے میں ہیں اس کے جوچیں نہیں تہا موصوفہ

اور پر گندہ نہ نہیں مگر بعد اس کے کہ آیا ان کے پاس علم پر گندہ ہوا اور جو حسد کے درمیان اپنے اور اگر نہ ہوتی بات کہ پہلے صادر ہوئی
تیسرے پروردگار سے کہ ملت کے جاوین ایک مانہ معین تک البتہ فیصلہ کیا جاتا درمیان ان کے اور تحقیق وہ لوگ کہ دی گئی ان کو کتاب
بعد انبیاء کے سچ شہید قوی کے ہیں اس دین سے۔ **۳۔** تفسیر میں یعنی پہلے لوگ تو خدا سے اپنی بات ثابت کرنے کو کتاب کے معنی بدل گئے
اور پیچھے والے مختلف باتیں دیکھتے ہیں حیران ہوتے ہیں کہ معنی اوس طرح یہ اختلاف پڑے جن معنوں میں خلاف نکلتا ہوا اور اگر کئی طرح
معنی کے جن میں خلاف نہیں نکلتا اس کا منع نہیں۔ **۴۔** اور پر گندہ ہوا اہل کتاب بعد انبیاء اپنے کے مگر بعد اس کے کہ جانا انہوں نے
کہ فرق کر لیا ہے اور ایسا امر ہے کہ وعید کیا گیا ہے اوس پر انبیاء کی زبان پر سبب حسد کے حاصل ہوا درمیان ان کے اور اگر نہ ہوتی بات الخ
اور وہ یہ ہے بل السَّاعَۃُ مَوْءِدٌ لَّہُمْ یٰۤاٰمِنُوْنَ بلکہ قیامت عدہ گاہ ان کی ہے البتہ فیصلہ کیا جاتا یعنی البتہ ہلاک کیے جاتے جس وقت کہ
متفرق ہوتے تھے بسبب جرم عظیم متفرق ہونے کے حال یہ کہ اگر پہلے سے حکم تاخیر عذاب کا اونسے روز قیامت تک نہ ہوا ہوتا تو فیصلہ کیا جاتا
درمیان ہنوں اور کافروں کے یعنی جھٹلانے والوں پر دنیا ہی میں عذاب و ترنا اور تحقیق وہ لوگ کہ دی گئی ان کو کتاب الزمہ اہل کتاب
میں کہ جو رسول خدا کے زبان میں تھے البتہ سچ شک کے ہیں اپنی کتاب سے نہیں ایمان رکھتا و سپر حق ایمان رکھنے کا مریب داخل ہوا اللہ
و چیز میں کہ شک میں ڈالے اور بعضوں نے کہا معنی یہ ہیں کہ نہیں پر گندہ ہوا اہل کتاب مگر بعد اس کے کہ آیا ان کو علم رسول خدا علی علیہ وسلم

سہوٹ ہو گا جیسے کہ اور جا فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَمَا تَقْرَأُ مِنَ الذِّكْرِ إِلَّا مِنْ قَبْلِهِ مَا جَاءَ قَوْمَهُمْ الْبَیِّنَاتُ
یعنی اور یہی متفرق ہوئے وہ لوگ کہ دیے گئے کتاب مگر بعد اسکے کہ آئی ان کے پاس کھلی بات اور تحقیق وہ لوگ کہ دی گئی اور کو کتاب بعد اسکے
وہ شرک میں کہ دیے گئے قرآن بعد اسکے کہ دیے گئے اہل کتاب اوریت و انجیل ص ۱۱۱ میں بعد اہم یعنی بعد انبیاء اپنے کے اور حضرت
کہا بعد امتوں گذشتہ کے البتہ پیچ شک کے ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بمعاً

فَلَا تِلْكَ فَاتِيهِمْ وَاسْتَقِيمُ كَمَا أَفْرَتُ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ وَقُلْ آمَنْتُ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنْ كِتَابِهِ وَ
سو تو اسی طرف بلا اور قائم رہ جیسا فرمایا اور نہ چل اونکی چاؤں پر اور کہ میں یقین لایا ہر کتاب پر جو اتاری اللہ نے اور
اُفْرَتُ کا عدل بیکو اللہ دینا اور بیکو لانا اعمالنا و لکم اعمالکم لا حجة بیننا و بینکم واللہ
تجکو حکم ہو کہ انصاف کروں تمہارے حق اسد رب ہو یا اور تمہارا ہو کوئی میں ہر گاہ اور تمکو تمہارے کام کچھ جگہ انہیں ہم میں اور تم میں اللہ
یجمع بیننا و الیہ المصیر
الکثر کر مجاہد سبکو اور اوسی کی طرف پھر جانا ہو صوفی

پس واسطے اس دین کے بلا اور قائم رہ بحسب اوسکے کہ فرمایا گیا تجکو اور پیروی مت کر ان کافروں کی خواہشوں کی اور کہ ایمان لایا میں ساتھ
اوس جنہر کے کہ اتاری اللہ تعالیٰ نے جو کتاب کہ ہے اور حکم کیا گیا تجکو کہ انصاف کروں میں در میان تمہارے خدا پروردگار ہمارا پروردگار
تمہارا ہمارے لیے عمل ہمارا ہمارے لیے عمل تمہارے گفتگو نہیں ہو میان ہمارا و میان تمہارا اللہ ص ۱۱۱ اور دونوں میان تمہارے روز قیامت کے فیصلہ
کرنے کے لیے اور اوسی کی طرف ہو پھر جانا نہ نفس میں پہلے کتاب اللہ سے اسی طرح کلام کرنے چاہیے ص ۱۱۱ فَلَا تِلْكَ فَاتِيهِمْ وَاسْتَقِيمُ
کے معنی یہ ہیں پس واسطے توحید کے بلا ای محمد لوگوں کو اور یا معنی اسکے یہ ہیں پس بسبب اس تفرق کے اوسو بسبب اسکے کہ حادث ہوا اسکے
سبب سے طرح طرح کافر بلا لوگوں کو طرف اتفاق کرنے کے ملت حنیفہ قدیم پر اور مستقیم رہ اوپر اور اوپر دعوت کرنے کے طرف اوسکے
بحسب اوسکے کہ فرمایا گیا تجکو یعنی جیسے کہ حکم کیا گیا تجکو اللہ نے اور نہ پیروی کرو اونکی خواہشوں مختلفہ بلکہ کی تو کہ کہ ایمان لایا میں اللہ تعالیٰ
ساتھ جس کتاب کے کہ صحیح ہو کہ اللہ نے اتاری ہے اوسکو مراد ہی ایمان لانا ساتھ تمام کتابوں اور اتاری گئی کے اسلئے کہ تفرق کرنے والا ایمان
لے ساتھ بعض کے اور کافر ہوئے ساتھ بعض کے مانند قول اللہ تعالیٰ کے وَيَقُولُونَ نَحْنُ مِنَ الْمُتَّقِينَ وَنَكْفُرُ بِبَعْضِ مَا قَوْلُ اَوْسُ
اُولَئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ حَقًّا اِيضًا کروں میں در میان تمہارے یعنی حکم میں جہنم کہ آپس میں جگہ تو تم پھر فیصلہ
کے لیے آو میرے پاس خدا پروردگار ہمارا ہی الخ یعنی ہم سب سبکہ اوسکے ہیں ہمارے لیے عمل ہمارا ہیں الخ یہ مانند اس قول اللہ تعالیٰ
کے ہُوَ لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ یعنی تمہارے لیے دین تمہارا ہی اور میرے لیے دین میرا اور جائز ہے کہ ہوں معنی اسکے ہم نہیں
پڑے جاوین کے بسبب اعمال تمہارے کے اور تم نہیں پڑے جانے کے بسبب اعمال ہمارے کے پس ہر ایک جزا دیا جاوے گا ساتھ عمل اپنے
گفتگو نہیں الخ یعنی کچھ جگہ انہیں ہم میں اور تم میں اسلئے کہ حق ظاہر ہو چکا ہے اور تم مغلوب ہو ہو پس نہیں حاجت ہی دلیل لانے کی اور
آپس کے جھگڑنے کی اور اوسی کی طرف ہو پھر جانا یعنی واسطے فیصلہ کے پس فیصلہ کر گیا در میان ہمارے اور بدلہ لیک ہمارے لیے تمہارے
وَاسْتَقِيمُ کے معنی ہیں ثابت رہ اوس دین پر کہ حکم کیا گیا ہے تجکو اوسکا وَقُلْ آمَنْتُ بِاللَّهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ سَآئِرُ
کتابوں پر اور اُفْرَتُ کا عدل بیکو کی تفسیر میں ابن عباس نے کہا کہ حکم کیا گیا ہے تجکو یہ کہ ظلم کروں میں تیرا پس سچ کہ جو حکم
اللہ نے فرض کیے ہیں اونسے زیادہ کے کرنے کو کہوں میں اور بعضوں نے کہا کہ حکم کیا گیا ہے تجکو کہ عدل کروں میں در میان تمہارے سچ
تمام احوال و شیا کے خدا پروردگار ہمارا ہی الخ یعنی معبود ہمارا ایک ہی ہے اگرچہ مختلف ہوئے اعمال ہمارے پس ہر ایک کو جزا دیا جاوے گا بحسب عمل

یعنی سبب کفر لکھ کر اور لکھ کر لے کر عذاب سنت پر یعنی آخرت میں داخل

اللہ الذی انزل الکتب بالحق والمیزان وما یذریک لعل الساعۃ قریبۃ

الہدویہ جو جسے اتاری کتاب سچے دین پر اور ترازو اور جگہ کی خبر دے شاید وہ گھڑی پس ہر دم

خدا وہ ہے کہ اتوار کتاب کو ساتھ حق کے اور ترازو کو بھی اور کس چیز نے مطلع کیا کہ جو حقیقت ہے شاید آقا قیامت کا نزدیک ہے ہر دم
تفسیر میں ترازو فرمایا دین حق کو جس میں بات پوری ہے نہ کم نہ زیادہ ہے ہر دم مراد کتاب ہے جس کتاب سے جو یعنی سب کتب میں کہ دنیا
بھیجیں گئیں ساتھ حق کے یعنی ساتھ صدق کے اور ترازو سے مراد عدل ہے اور معنی اتوار نے عدل کے یکے اور جسے اتوار عدل کو
اپنی کتابوں اتاری گئی ہیں اور بعضوں نے کہا وہ میں ترازو ہے کہ اتاری گئی حضرت نوح علیہ السلام کے زمانے میں آقا قیامت کا
تو ایک ہفتی تھے اور تو نہ جانتا ہوا اور وہ سبابت قریب ہو قیامت کی ساتھ اتوار نے کتابوں اور میزان کے یہ ہے قیامت
دن حساب کا اور رکھنے ترازو و عدل کا ہوگا پس گویا کہ کہا گیا کہ حکم کیا تھا تو عدل کرنے کا اور عمل کرنے کا ساتھ شرائط کے
پس عمل کرو تم ساتھ کتاب اور عدل کے پہلے اسکے کہ یکا یک آجائے تمہارے حساب تمہارے کا اور وزن اعمال تمہارے کا ہر دم
عمل کو میزان فرمایا اس لیے کہ میزان آکے انصاف اور تسویہ کی ہے گویا کہ عباد اللہ کے حکم کیا اللہ کے ساتھ پورا تو لے کے اور منع فرما
کہ تو لے سے ہر دم مراد میزان ہے یہی ترازو ہے کہ اتاری تا بسبب تو لے چہ چیز کے ستم ہر خرید و فروخت لوگوں کے ہادی ہو
اور بعضوں نے نزدیک میزان ذات محمد کی ہے کہ قانون عدل بسبب اس کے مضبوط و راستہ ہوا ہے بحسن روایت کی حاکم نے اور
تصحیح کی اوسکی ابن عمر سے کہ وہ کھڑے تھے عرفات میں پس نظر کی طرف آفتاب کے جوق کے قریب غروب ہوا اور ہوا مانند سپر کے
پھر روشنی شدت سے اور پڑھا قول اللہ تعالیٰ کا اللہ الذی انزل الکتب بالحق والمیزان ان لفظ قریب تک میں لوگوں نے
اسکا سبب پوچھا اونسے پس کہا اونسوں نے کہ یاد آئے مجھ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس حال میں کہ وہ کھڑے ہوئے تھے جگہ میری میں کہ پھر
پس فرمایا اے لوگوں نہیں باقی رہا اس دنیا تمہاری سے نسبت زمانہ گذشتہ کے مگر جیسا کہ باقی رہا اس دن تمہارے نسبت اوس وقت کے
کہ گذر چکا اوس سے اور روایت کی ابن مردودہ نے انس بن مالک سے کہ کہا تحقیق ہم میں سے ایک شخص داخل ہوتا تھا پائٹانے میں پس طیار کھتا
چھا گل پانی کی پھر جبکہ نکلتا تھا وضو کر لیتا تھا بخوف اسکے کہ قائم ہو قیامت اور ہوگا نزدیک اوس کے بغیر طعام سے پس کہیں گاہ البتہ
کہا تو گلا و سکو یہاں تک کہ برہا ہوگی قیامت اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا گیا میں اور قیامت مانند ان دونوں کے
یعنی سمجھانے کے لیے اونگلی شہادت کی اور پچھلی کھڑی کر کر کلام مذکور فرمایا کہ جیسے ایک اونگلی دوسری اونگلی سے تھوڑی سی بڑھی
ہوئی ہے ایسے وہ قیامت سے کچھ پہلے آیا ہوں اور وہ تریب آنے والی ہے در منقول

یہی خبر نہیں ہوئی
ہوئی افسانہ اور شنی لکھی
ہوئی افسانہ کی سند نہیں
مذکور

یَسْتَعِجِلُ بِهَا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِهَا وَالَّذِينَ آمَنُوا مُشْفِقُونَ مِنْهَا لَا يَخَافُونَ أَنَّهَا الْحَقُّ ط

شتابی کرتے ہیں اسکی جو یقین نہیں رکھتے اوسپر اور جو یقین رکھتے ہیں اوسکو اوسکا ڈر ہے اور جانتے ہیں کہ وہ ٹھیک ہے

اَلَا اِنَّ الَّذِیْنَ یُسَارِدُوْنَ فِی السَّاعَةِ لَفِی ضَلَالٍ بَعِیْدٍ

سنا ہے جو لوگ جھگڑتے ہیں اوس گھڑی کے آئینہ وہ جگہ ہیں صریح ہر دم

جلدی طلب کرتے ہیں قیامت کو وہ لوگ کہ ایمان نہیں رکھتے ساتھ اوس کے اور جنہوں نے باور رکھا ہے دور میں اوس اور جانتے ہیں کہ وہ
سچ ہے اگاہ ہو تحقیق ہو لوگ کہ جھگڑتے ہیں قیامت کے آئینہ البتہ گمراہی دور میں ہیں ہر دم تفسیر میں جلدی طلب کرتے ہیں یعنی
ازراہ استہزاء کے کرتے ہیں اور دل لے کر کانپتے ہیں اوس سبب ہول اسکے کہ سچ ہی یعنی ہونے والی ہے باظہور گمراہی دور میں ہیں

یعنی حق سے اس لیے کہ قائم ہونا قیامت کا بے شک نہیں ہوا تعالیٰ کی قدرت سے اور ولایت کرتی ہو کتاب سنت اور واقع ہونے اور سننے کے
 اور عقلمند گواہی دیتی ہیں آپ پر ضرور ہوا راہِ انجرا کہا سقا لے کہ ذکر کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کا حال میں کہا کہ آپ
 ایک جماعت مشرکوں کی بھی تھی پس کہا انھوں نے کہ جھوٹ بولتا ہو تو کب ہوگی قیامت میں اتاری تعالیٰ نے یہ آیت **مَعَهُ**
مسئلہ جاننا چاہیے کہ اہل ضلال دو قسم ہیں ایک قسم تو وہ ہیں کہ ساتھ عقائد باطلہ اور کفر کے مبتلا ہیں اور وہ بیشتر فرقے ہیں
 کہ جو مذکور ہیں اس حدیث میں **سَتَفْتَرِقُ اُمَمِي عَلَى ثَلَاثَةِ وَسَعِينَ فِرْقَةً كُلُّهَا فِي التَّارِكِ الْاَوَّلِ وَاحِدَةٌ الْاٰخِرَةُ**
 یعنی میری امت متفرق ہوگی تتر فرقوں پر وہ سب فرقہ من گھڑت ہوئے سو ایک کے صحابہ نے عرض کیا کہ وہ ایک کون ہیں فرمایا جو کہ ہوا اس
 راہ پر کہ جس پر میں جس اور صاحب سیر اور تعداد ان فرقوں کے ناموں کی بحسب کہنے حضرت سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے
 خفیہ الطالبین میں یہ ہیں جو اس کے جنھوں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر خروج کیا پندرہ فرقے ہیں نجدات تیم ازادہ فرقہ غریب عطویش
 عیار وہ حارمہ جھوکیہ صلیبیہ ایشیہ بنسیہ شترانیہ بدعیہ اور شیعہ اور رفسہ کہ جنھوں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو سب صحابہ پر
 فضیلت دی تین قسم ہیں ایک قسم تو غالبہ کہ باران فرقے ہیں بنانیہ طیارہ حریریہ معیریہ خطابیہ عمریہ برقیہ مفضلہ متناخیہ سرپیہ
 سبائیہ مغربیہ قسم دوسری زیدیہ کہ چھ فرقے ہیں جباریہ سلیمانیہ تبریزیہ یعقوبیہ اور ایک اور تیسری قسم رفسہ کہ جو ان فرقے
 پرین طحیہ کیسانیہ کریمیریہ غنیہ ناشیہ اسماعیلیہ قرطبیہ مبارکیہ شمریہ عماریہ مطوریہ موسویہ امامیہ اور مہدیہ کہ رجا کو غالب
 سمجھتے ہیں اور کلمہ گو کے لیے داخل ہونا کاکانین تجوز کرتے ہیں باران فرقے ہیں ہند کیہ جھیمیہ صائمیہ عمریہ پوشینیہ یونانیہ بخاریہ
 غیلانیہ تبعیدیہ مہدیہ کرامیہ حنفیہ یعنی جو کہ اپنے تئیں نسبت حنفی کی طرف کرتے ہیں اور ان کے اصل عقائد پر نہیں ہیں چنانچہ ذکر
 ان کا شرح مواقف وغیرہ میں لکھا ہے اور معتزلہ قدریہ چھ فرقے ہیں ہذلیہ نظامیہ عمریہ جہانیہ کعبیہ ہشمیہ اور یہ بھی حق تعالیٰ کی سفتوں کی
 کرتے ہیں اور شیعہ ترین فرقے ہیں ہشامیہ مقاتلہ و اسمیہ اور یہ خد کے لیے جسم ثابت کرتے ہیں اور ایک فرقہ جہمیہ اور ایک ضاریہ اور
 ایک کجاریہ اور ایک کلابیہ اور عقائد باطلہ تمام ان فرقوں کے مع ردوائے کے خفیہ میں مذکور ہیں جو چاہے اس میں سے کچھ لے اور بطلان اور
 کفر و کمال کے عقائد سے ظاہر ہو اور فرقہ ناجیہ کہ حدیث میں ذکر ہوا اہل حق کے نزدیک فرقہ اہل سنت و جماعت کا ہے کہ مذہب حقیقی اور شامی
 اور حبشی اور مالکی کہتے ہیں اور مسئلہ زیادہ اس سورہ ہونوں میں بھی گزرا ہے قسم دوسری اہل ضلال سے ہیں منکر حساب اور عذاب و نوا
 کے اور تحریف کے واقع ہونے میں اور مقدم کہنے والے دنیا کو آخرت پر اور غرور و سبب نعیم دنیاوی اپنی کے اور غرور و حمت الہی پر ہیں سب
 مسلمانوں کو ان تمام عقائد باطلہ سے بچنا واجب ہے تو بھیج توبہ اور حجاب و غضب خد کے نہ پڑیں اور ایمان و اعمال نالوں ہوں لغو و بے فائدہ ہوں

فواج ۵۱ روافض فار
 زیدیہ ۶ رفسہ ۱۱
 معتزلہ ۲ شیعہ ۲ جہمیہ ۱
 ہزاریہ ۱ بخاریہ ۱ کلابیہ ۱

اللَّهُ لَطِيفٌ بِعِبَادِهِ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ

اللہ نرم رکھتا ہے اپنے بندوں پر روزی دیتا ہے جسکو چاہے اور وہ ہی زور آور زبردست و موقر

خدا مہربان ہے اپنے بندوں پر روزی دیتا ہے جسکو چاہے اور وہ ہی تو انا غالب و نفس میں مہربان ہی بیچ پونچاے نفقوں کے
 اور پھر نے بلاؤں کے ایسی وجہ کہ دشوار ہی معلوم کرنا او سکا یا بڑا ہی احسان کرنے والا ہے اپنے بندوں پر کہ او سکا احسان سبکو پہنچتا
 اور بعضوں کے لطیف وہ ہے کہ غواض امور کو ساتھ علم کے جانے اور جبرائیم جہور کے ساتھ حلم کے معاف کرے اور بعضوں کے
 لطیف یعنی پوشیدہ کار کے ہے کہ کوئی اس کے سر قضا و قدر کی طرف راہ نہ پائے اور اس کے کار میں چون چر داخل نہ کرے اور سب سے
 نے کہا لطیف بمعنی رفیق کے ہے یعنی نرمی کرنے والا ہے اپنے بندوں پر اور بعضوں کے لطیف وہ ہے کہ پھیلاؤ کے مناقبے گوں کے
 اور چھپاؤ کے عیوب ان کے یا لطیف وہ ہے کہ غفور کے گنہگار سے یا لطیف وہ ہے کہ دیکھو سب کو زیادہ قدر گفایت سے اور تکلیف دے

اللہ لطف بعبادہ
 جیسے کہ حدیث میں آیا ہے
 ان کے سب سے بڑے رفیق
 اور نہایت مہربان ہے

اوسکو طاعت کی تمام حالت اور جہت سے ہر کہ لطف یا قلیاۃ مقرر ہو گا تو لطف یا عذاب مآخذ و مہرانی کی جتنی اپنے دوستوں پر پس پھانا اور نفع دینے اور اوسکو اور اگر مہرانی کرنا اپنے دشمنوں پر عذاب کر کے اوسکا کما مقابل نے لطف کر یعنی مہرانی نیک کار و بہ کار پر اس جہت کہ نہیں ہلاک کیا اوسکو بھوک سے بسبب گناہوں اور نیک کے روزی دیتا ہی اور یعنی فراخ کراہے رزق اوسکا کہ چاہتا ہی جب جانتا ہی مصلحت اوسکی اور ہمیں حدیث شریف میں ہے کہ بلاشبہ بعضے میرے دوستوں سے وہ ہیں کہ نہیں غارتا ہی اوسکا ایمان کو مگر غنی یعنی تو نگری اگر محتاج کروں میں اوسکو تو تباہ کر دے اوسکا ایمان کو محتاجی اور بلاشبہ بعضے میرے دوستوں سے ہیں کہ نہیں غنی اور تباہ کر دے ایمان کو مگر فقر یعنی محتاجی اگر غنی کروں میں اوسکو تو البتہ تباہ کر دے اوسکا ایمان کو غنی یعنی تو نگری اور قوی کے یعنی ہیں کہ وہ بڑی ہی قدرت رکھتا ہی اور غالب ہی ہر چیز پر اور عزیز وہ غالب ہی کہ کبھی مغلوب ہی نہو یا قوی الغریز کے معنی یہ ہیں کہ قوی ہی اپنی مراد پر اور غالب ہی اپنے امر پر **معا جلا**

مَنْ كَانَ يَرْيدُ حُرَاتِ الْآخِرَةِ مِنْ خُلُقِهِ فِي حُرَاتِهِ وَمَنْ كَانَ يَرْيدُ حُرَاتِ الدُّنْيَا نَوَاتِهِ وَمَنْهَا
جو کوئی چاہتا ہو آخرت کی کھیتی بڑھاوین ہم اوسکو اوسکی کھیتی اور جو کوئی ہو چاہتا دنیا کی کھیتی اوسکو دین ہم کچھ اوس سے
وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ نَصِيبٍ
اور اوسکو نہیں آخرت میں کچھ حصہ ملے گا

جو کوئی چاہتا ہو کھیتی آخرت کی بڑھاوین ہم اوسکے لیے بیج کھیتی اوسکی کے اور جو کوئی چاہتا ہو کھیتی دنیا کی دین ہم اوسکو کچھ دنیا نہیں دے اوسکے لیے آخرت میں کچھ حصہ نہیں دے دنیا کے واسطے جو حُرَاتِ کے معنی قسمت کے ہیں پھر اوسکو محنت کا فائدہ آخرت میں نہیں دے **مصل**
حُرَاتِ میں کھیتے ہیں کسب یعنی کمائی کو یعنی جو کوئی چاہے ساتھ عمل اپنے کے کمائی آخرت کی کہ وہ ثواب ہی بڑھاوین ہم اوسکی کھیتی میں یعنی ساتھ توفیق دینے کے عمل اوسکے میں یا تضعیف کے اوسکے حسنات میں کہ ایک نیکی کا وہ چند اور زیادہ ثواب میں جتنا چاہیں یا بڑھانا یہ ہی کہ دنیا اور آخرت دونوں میں اور جو کوئی چاہتا ہو کھیتی دنیا کی یعنی جو شخص کہ ہو عمل اوسکا دنیا کے لیے اور نہ ایمان لایا ساتھ آخرت کے دین ہم اوسکو کچھ دنیا سے اور وہ رزق اوسکا ہی کہ جو مقدر ہو اوسکے لیے نہ جو کچھ چاہتا ہی اور ڈھونڈتا ہی اور نہیں ہی اوسکے لیے آخرت میں کچھ حصہ یعنی نہیں ہی اوسکے لیے حصہ ہرگز آخرت میں اور نہ ذکر کیا عامل آخرت کے حق میں وَلَهُ فِي الدُّنْيَا نَصِيبٌ مِمَّا جُودَ رِزْقِ مَقْسُومِ اوسکا پہونچتا ہی طرف اوسکے واسطے حیر جانتے اوسکے کے مقابلے میں اوس چیز کے کہ وہ در پی اوسکے ہی کہ وہ پاک کرنا عمل اپنے کا ہی اور طلب یا بہونا دار آخرت میں ابن عباس سے روایت ہے بیج تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے مَنْ كَانَ يَرْيدُ حُرَاتِ الْآخِرَةِ جو کوئی چاہے عیش آخرت کا زیادہ کریں ہم بیج کھیتی اوسکی کے اور کہا بیج تفسیر وَمَنْ كَانَ يَرْيدُ حُرَاتِ الدُّنْيَا نَوَاتِهِ کے کہ جو کوئی ترجیح دے اپنی دنیا کو آخرت پر نہیں مقرر رکھا ہی اس نے اوسکے لیے حصہ آخرت میں مگر آگ اور نہیں زیادہ کرنا ہی بسبب اوسکے دنیا سے کچھ مگر رزق کہ فراغت کی گئی اوس سے اور قسمت میں کیا گیا اوسکے لیے اور اسی کے مانند روایت ہو قنادہ سے اور انس سے کہ اوس مَنْ كَانَ يَرْيدُ حُرَاتِ الدُّنْيَا نَوَاتِهِ وَمَنْهَا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ نَصِيبٍ نازل ہوئی یہ یوحنا کی روایت کی احمد اور حاکم نے اور تصحیح کی اوسکی حاکم نے اور روایت کی ابن مردودہ اور ابن حبان نے ابی بن کعب سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بَشِّرْ هَذِهِ الْأُمَّةَ بِالسَّخَاوَةِ وَالْقِلَّةِ وَالنَّصْرِ وَالْمُكَلِّينَ فِي الْأَعْدَاءِ مَا لَمْ يَطْلُبُوا الدُّنْيَا بِعَمَلِ الْآخِرَةِ الخ یعنی خوش خبری دے اس ہمت کو ساتھ نور اور رفعت درجات کے اور ہمت کے اور قدرت پانے کے زمین میں جب تک کہ نہ طلب کریں دنیا ساتھ عمل آخرت کے بیج کوئی کرے اوس میں سے عمل آخرت کا واسطے دنیا کے نہیں ہو گا اوسکے لیے آخرت میں کچھ حصہ اور روایت کی حاکم نے اور تصحیح کی اوسکی اور بیہقی نے شعب الایمان میں ابی ہریرہ سے کہ ما پڑھی ہول

اور جو کوئی چاہتا ہو کھیتی آخرت کی بڑھاوین ہم اوسکے لیے بیج کھیتی اوسکی کے اور جو کوئی چاہتا ہو کھیتی دنیا کی دین ہم اوسکو کچھ دنیا نہیں دے اوسکے لیے آخرت میں کچھ حصہ نہیں دے دنیا کے واسطے جو حُرَاتِ کے معنی قسمت کے ہیں پھر اوسکو محنت کا فائدہ آخرت میں نہیں دے حُرَاتِ میں کھیتے ہیں کسب یعنی کمائی کو یعنی جو کوئی چاہے ساتھ عمل اپنے کے کمائی آخرت کی کہ وہ ثواب ہی بڑھاوین ہم اوسکی کھیتی میں یعنی ساتھ توفیق دینے کے عمل اوسکے میں یا تضعیف کے اوسکے حسنات میں کہ ایک نیکی کا وہ چند اور زیادہ ثواب میں جتنا چاہیں یا بڑھانا یہ ہی کہ دنیا اور آخرت دونوں میں اور جو کوئی چاہتا ہو کھیتی دنیا کی یعنی جو شخص کہ ہو عمل اوسکا دنیا کے لیے اور نہ ایمان لایا ساتھ آخرت کے دین ہم اوسکو کچھ دنیا سے اور وہ رزق اوسکا ہی کہ جو مقدر ہو اوسکے لیے نہ جو کچھ چاہتا ہی اور ڈھونڈتا ہی اور نہیں ہی اوسکے لیے آخرت میں کچھ حصہ یعنی نہیں ہی اوسکے لیے حصہ ہرگز آخرت میں اور نہ ذکر کیا عامل آخرت کے حق میں وَلَهُ فِي الدُّنْيَا نَصِيبٌ مِمَّا جُودَ رِزْقِ مَقْسُومِ اوسکا پہونچتا ہی طرف اوسکے واسطے حیر جانتے اوسکے کے مقابلے میں اوس چیز کے کہ وہ در پی اوسکے ہی کہ وہ پاک کرنا عمل اپنے کا ہی اور طلب یا بہونا دار آخرت میں ابن عباس سے روایت ہے بیج تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے مَنْ كَانَ يَرْيدُ حُرَاتِ الْآخِرَةِ جو کوئی چاہے عیش آخرت کا زیادہ کریں ہم بیج کھیتی اوسکی کے اور کہا بیج تفسیر وَمَنْ كَانَ يَرْيدُ حُرَاتِ الدُّنْيَا نَوَاتِهِ کے کہ جو کوئی ترجیح دے اپنی دنیا کو آخرت پر نہیں مقرر رکھا ہی اس نے اوسکے لیے حصہ آخرت میں مگر آگ اور نہیں زیادہ کرنا ہی بسبب اوسکے دنیا سے کچھ مگر رزق کہ فراغت کی گئی اوس سے اور قسمت میں کیا گیا اوسکے لیے اور اسی کے مانند روایت ہو قنادہ سے اور انس سے کہ اوس مَنْ كَانَ يَرْيدُ حُرَاتِ الدُّنْيَا نَوَاتِهِ وَمَنْهَا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ نَصِيبٍ نازل ہوئی یہ یوحنا کی روایت کی احمد اور حاکم نے اور تصحیح کی اوسکی حاکم نے اور روایت کی ابن مردودہ اور ابن حبان نے ابی بن کعب سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بَشِّرْ هَذِهِ الْأُمَّةَ بِالسَّخَاوَةِ وَالْقِلَّةِ وَالنَّصْرِ وَالْمُكَلِّينَ فِي الْأَعْدَاءِ مَا لَمْ يَطْلُبُوا الدُّنْيَا بِعَمَلِ الْآخِرَةِ الخ یعنی خوش خبری دے اس ہمت کو ساتھ نور اور رفعت درجات کے اور ہمت کے اور قدرت پانے کے زمین میں جب تک کہ نہ طلب کریں دنیا ساتھ عمل آخرت کے بیج کوئی کرے اوس میں سے عمل آخرت کا واسطے دنیا کے نہیں ہو گا اوسکے لیے آخرت میں کچھ حصہ اور روایت کی حاکم نے اور تصحیح کی اوسکی اور بیہقی نے شعب الایمان میں ابی ہریرہ سے کہ ما پڑھی ہول

دنیا میں اور تحقیق عالم یعنی مشرک افکے لیے عذاب دردناک ہوگا آخرت میں اگر چہ توبہ کیا ہو اور دنیا میں بہت جلد
مسئلہ جو کوئی منکر شریعت کا اور تارک عمل کا اوپر ہو کافر ہو اگر چہ ظاہر میں دعویٰ اسلام کا بھی رکھے جیسے کہ لمحہ ہوتے ہیں
 عذاب کرنا اور دنیا اور آخرت میں لازم ہے اس لئے ہمارے میں ایسے لوگ بہت ہیں کہ ظاہر میں صورت و روش کی سکتے ہیں اور
 تارک شرع کے بلکہ منکر اور سکے میں اب عوام کا لانا نام کو کیا گنا چاہیے پس کہتے ہیں کہ ہم ساتھ اعمال قلبی اور شاہد کے مستغرق ہیں
 احتیاج اعمال ظاہری کی نہیں رکھتے یہ تمام فریب نفسانی اور ہر کا وہ شیطانی ہے یہ بدعت قطع نظر غم اور ہفتے و لائل قتل اور قتل اور احوال
 باطنی کے اس قدر بھی نہیں سمجھتے ہیں کہ اتنے انبیاء اور اولیاء اور مومن گذرے ہیں باوجود اس قرب خدا اور کشف و کرامات کوئی قید
 تکلیف شرعی سے باہر نہیں ہوا ہی اور مرتے دم تک اوپر ثابت رہے ہیں خصوصاً بنو ہاشم صلی اللہ علیہ وسلم کہ سب پیدا ہوئے مخلوق
 کے ہیں اور مومن العاقبہ ہیں بموجب خبر فیہ خدا تعالیٰ کے وقت انتقال تک عبادات باز رہے اور عبادت ہی کا حکم رہا آپ کو کہ
 فرمایا اللہ تعالیٰ نے **وَاعْبُدُوا رَبَّكُمُ الْيَقِينِ** یعنی عبادت کرتا رہنے رب کو یہاں تک کہ کئے مخلوق ہوتے ہیں کہ
 یہ مقرب بالتحقیق ایسے رہے ہوں تو اوروں کو کیا مجال دم زدن ہے کسی سے جب تک کہ دنیا میں ہی تکلیفیں شرعی ساتھ نہیں ہوں
 اور نہ ہوں جو کوئی معتقد سقوط تکالیف شرعی کا ہو کافر ہی اور ترک کرنا عمل کا سبب سبک و سہل جانے شرع کے بھی کفر ہو مگر جو کہ
 مجذوب و سلب العقل ہیں البتہ وہ معذور شرعی ہیں پس ہوں کو خصوصاً سالک کو چاہیے کہ کسی وقت تلبی شریعت کو یا تھمتے
 کہ اصل بنیاد تمام چیزوں کی اور راہ مستقیم اللہ کے پاس پہنچنے کی یہی شریعت ہی اور طریقت اور معرفت اور حقیقت تمام نتائج اور ثمرات
 شریعت کے ہیں کسی طرح انہیں جدا نہیں اگرچہ کچھ بینوں کی سمجھ میں نہ آوے اس لیے کہ شریعت اقوال اور احکام الہی اور نبوی ہیں اور
 معانی حقائق الہی ہیں اور اسی لیے اتفاق سب محققین اولیاء کا اسپر ہے کہ جو حقیقت کہ خلاف شرع ہو مردود ہی اور حقائق نہیں ہو بلکہ
 تخیلات نفسانی اور وساوس شیطانی ہیں اگرچہ ان کے اہل سے خوارق بھی ظاہر ہوں قاعدہ کلیہ سب بزرگواروں جمہم اللہ نے یہی
 بیان کیا ہے **كُلُّ حَقِيقَةٍ لَا يَشْهَدُ لَهَا الشَّرِيعَةُ فِي زَنْدَقَةٍ** یعنی جو حقیقت کہ نگواری ہے اس کی شریعت پس وہ زندقہ
 یعنی تھیت کفر ہے اور اجماع ہے اسپر کہ اصل خدا ہونا اور پہنچنا تمام کمالات ظاہری و باطنی کو سو راہ شریعت میں سر نہیں آتا اور شریعت
 صورت حقیقت کی اور حقیقت باطن شریعت کا ہی جب تک کہ بندہ عالم صورت میں ہی ہو سکو تلبس سے ساتھ صورت حقیقت کے چارہ نہیں
 ملے خلاف ہمیں کسی رہ گزیدہ کہ ہرگز منزل خواہر رسید فرمایا اللہ تعالیٰ نے **قُلْ هَذِهِ سَبِيلِي اَدْعُوْا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى**
هَدْيٍ اَنَا وَمَنْ اَتَّبَعَنِيْ یہ راہ میری ہے اور تفسیر کیا اس کو ساتھ قول اپنے کے کہ بلانا ہوں میں طرف دین اللہ اور حجت و حجت
 کے متن اور جو کہ ایمان لائے ساتھ سیر اور فرمایا **قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحِبِّکُمُ اللّٰهُ** اور کہ اگر ہو تم دوست
 اللہ کو پس ہر وی کرو میری دوست رکھے گا تم کو اللہ اور حضرت سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فتوح الغیب میں فرمایا
فَتَكُوْنُ مَحَبَّتُکُمْ قَدْ كَسَبَتْ بِاللهِ وَتَحَقُّقُ بِاللهِ وَتَقَبُّلُ بِاللهِ وَتَطْمَیْنُ بِاللهِ فَتَسْكُنُ بِاللهِ فَتَمَعُ
عَمَّا سِوَاهُ وَتَوْفِقُ عَنْهُ فَلَا تَنْتَهِیْ لِعَیْشٍ وَجُودًا لِّحِفْظِ الْحُدُوْدِ وَلَنْ تَوْفِقَ الْاَمْرَ وَالنَّوْا اِهْمِ فَاِنَّ
الْحُفْظَ فِیْکَ شَیْءٌ مِّنَ الْحُدُوْدِ فَاَعْلَمُ اَنَّکَ مَعْنُوْنٌ مِّنْ اَعْبَادِکَ الشَّیْطَانِیْنَ فَادْجِعْ اِلَى الْحُكْمِ الشَّرْعِ
وَالْزَمَهُ وَدَعْ عَنْکَ الْهَوَا سَ کُلِّ حَقِيقَةٍ لَا يَشْهَدُ لَهَا الشَّرْعُ فِيْ زَنْدَقَةٍ یعنی پس ہوگا سارا وجود تیرا
 قدرت خدا کی شے گا تو خدا ہی کی قدرت سے اور دیکھے گا تو خدا ہی کی قدرت سے اور بولے گا تو خدا ہی کی قدرت سے اور پکڑے گا تو کسی چیز کو
 خدا ہی کی قدرت سے اور سمجھے گا تو خدا ہی کی قدرت سے اور میں تسکین پاؤں گا تو ساتھ اللہ کے پس اندھا ہو جائیگا تو اون چیزوں کو سوا اللہ کے

اسی طرح صورت و روش کی سکتے ہیں اور

نیکو قرنی یعنی تقرب الی اللہ کے ہو یعنی اگر یہ کہ دوست رکھو اللہ کو اور اس کے رسول کو پیچ نزدیک کی ڈھونڈنے اپنی طرف اس کے ساتھ
در عمل صالح کے اور جو کوئی کرے بھلائی سندی سے منقول ہو کہ مراد بھلائی سے محبت رکھنی ہے آل رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے تامل
ہوئی یہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کے حق میں کہ وہ محبت رکھتے تھے آل رسول سے ان کے لیے یہ ثواب فرمایا اور غلام یہ کہ عام ہو جس کی کہ حق میں
جس سے نیکی کہ ہو کر یہ کہ وہ نیکی شامل ہو ان کی محبت کو بھی واسطے ذکر ہو اس نیکی کے پیچھے ذکر ہو ان کی محبت کے بڑھاد میں ہم قرینی وہ چند
فیہو کرین ہم اس کو جیسے کہ اور جا فرمایا من ذل الذین یقرض اللہ قرضاً حسناً فیضوفاً لہ اضعافاً کثیراً یعنی
لوں جو وہ جو قرض سے اللہ کو قرض حسن یعنی عمل نیک کرے پس بڑھائے اللہ اس کو اس کے لیے کسی حصہ بہت بخشے اللہ اس کے
کہ گناہ کرے قدر شناس ہو اس کے لیے کہ اطاعت کرے ساتھ فضل اپنے کے اور بعضوں نے کہا شکوہ کے معنی ہیں تو قبول کرنے والے کے
اور باعث ہونے کے تو بربر اور بعضوں نے کہا شکوہ یہ صفت اللہ تعالیٰ کے عبارت ہے اس سے کہ معتبر رکھتا ہو طاعت کو اور بیت نیا ہو ثواب
اس کا اور فضل کرے تا ہی اوپر کہ ثواب نیا ہی اس کو دے یعنی قریش کو چاہیے کہ مجھ کو دوست رکھیں بسبب اس کے کہ اقامت رکھا اور پر عمل صبر
پہننے کے بہت ہو اور کوئی اہل قریش سے نہیں ہو کہ مجھ کو اس کے ساتھ قرابت ہو پس لازم ہے کہ حق صلہ رحم کا ساتھ میرے بھالاد میں اور میرے ساتھ
دشمنی نہ کریں اور میری مدد کریں دشمنوں کے مقابلے میں امام غزالی نے نقل کیا کہ مشرکوں نے جمع ہو کر آپس میں کہا کہ کچھ دریافت کیا تنے کہ غرض تو
اوس اس سال سے ہر جگہ گمان پہننے کے یہ ہو کہ کچھ مزدوری چاہتا ہو پس آیت نازل ہوئی اور بیان میں ابن عباس سے منقول ہو کہ جب خبر پہنچا
علیہ وسلم ہجرت کر رہے تھے میں نے کہا کہ آپ ہماری بہن کی بیٹی ہیں اور راہ دین میں ہماری بہن ہیں مداخل آپ کا طویل ہوا
مخرج بہت اگر فرماؤ تو کچھ اپنے سوال میں جمع کر کر آپ کے سامنے لاویں ہم تو آپ کی خاطر مبارک کو فراغت معیشت کی طرف سے سال ہو یہ آیت شری
اور تفسیر ثعلبی میں ہے کہ قرابتی آنحضرت کے بنو ہاشم اور بنو مطلب ہیں کہ جبیر بن شہیم کرنی چاہیے اور بقول آل علی اور آل عقیل اور آل جعفر
اور آل عباس مراد ہیں قرنی سے اور بعضوں نے نزدیک مراد قرنی سے تقرب ہو ساتھ خدا تعالیٰ کے یعنی دوست رکھو کہ تقرب حاصل کرو ساتھ
خدا کے بسبب اعمال صالحہ کے اور بقول معنی آیت کے یہ ہیں کہ دوست رکھو میری قرابت و حرمت کو اور نگاہ رکھو میری حرمت کو پیچ حرمت محبت
اونکی کے اور وہ علی اور حسن اور حسین ہیں اور اور حدیث میں آیا ہے کہ انی تادیک فیکم التقلید کتاب اللہ و اهل بیتی اکلہم
اللہ فی اهل بیتی یعنی میں چھوڑنے والا ہوں تم میں دو بھاری و بزرگ چیزیں کتاب اللہ اور اہل بیت اپنے ڈراما ہوں میں نکو اللہ سے
پیچ حق اہل بیت اپنے کے اور حضرت جنسین کے حق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہم انی احبکم فاحببکم ما و احب
من احبکم ما یعنی یا اللہ میں ان دونوں کو دوست رکھتا ہوں پس تم بھی دوست رکھو ان کو اور دوست رکھو ان کو کہ دوست رکھا
اونھوں نے ان کو اور یہ بھی فرمایا کہ حسن حسین ہر دار میں جو جوانان بہشت کے اور باپ ان دونوں کا بہتر ہے ان سے اور حضرت عایشہ نے فرمایا
محبوب ترین لوگوں کی معنی عورتوں میں طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فاطمہ رضی اللہ عنہا ہیں اور مردوں میں خاندان کا اور بہت
حدیثیں ان کی محبت فضائل میں آئی ہیں اللہم احبنا علی محبة نبيك و آل نبيك و امنا علیہما و احبنا
علیہما آمین اور لازم ہونا ان کی محبت کا مومنوں پر کتنی ہی خصوصیت ہے ہر ہر اور محبت اونکی ساتھ دعا پیغمبر خدا کے استجاب الدعوات
ہیں خدا کے محبوبوں اور نجات پانے والوں میں جیسا کہ اوپر کی حدیث سے معلوم ہوا لیکن مراد ان اہل بیت کے محبوبوں سے وہ ہیں کہ سیکے ساتھ
آنحضرت کے صحابہ سے بغض نہ کہتے ہوں اور بے ادبی نہ کرتے ہوں خصوصاً اصحاب کبار سے کہ قول رسول علیہ السلام کا حب ابی بکر
و عمر من الخواتم یعنی محبت ابی بکر کی اور عمر کی ایمان سے ہو اور مانند اس کے اونکی شان میں ارد ہیں الا کچھ مغیہ نہیں اس لیے
اہل بیت بھی بغض ان صحابہ سے بیزار ہیں چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خود فرمایا ہو کہ ساتی حوض کوثر کا میں ہو گا جس کے دل میں حب ہو گا

یَقْبِلُ النَّاسُ عَنْ عِبَادَةِ عِبَادِهِ لَمَّا كَرِهُوا لِمَا رَأَوْا مِنْهُ مِنْ كَيْدِهِمْ وَكَانَ اللَّهُ بِمَا يَفْعَلُونَ بَصِيرًا
 ساتھ ہی بتکاپنے کے ایک تھلے سے کپڑے سواری کر ہوئی اپنی اوس جگہ میں کھڑا ہوا جس کے ہاتھ لگا کرے ہو سکواو میں پائے تھے
 اور رگڑ کر تارائیوں سے یعنی سوا مشرک کے معاف کر تارائی جسکے لیے چاہتا ہی۔ ورنہ جسکے بھی آور جاتا ہو جو کچھ کہہ کرے ہو یعنی قسم تو یہ
 اور مصیبت اور لفظ ما ففعلون پر وقت نہیں ہو یعنی آیت میں اسطے علت کے اور اتصال سے وہ کشف و منقول

منہیات

وَيَسْتَجِيبُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَيَزِيدُهُمْ مِمَّنْ قَبْلُ فَضْلًا ۚ وَالْكَافِرُونَ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ

اور دعا مستجاب اور دعا لوں کی جو پہلے کام کرتے ہیں اور بڑھتی دینا ہو انکو اپنے فضل سے اور جو منکر ہیں انکو سخت مار ہو

اور قبول کر تارائی دعاوں لوگوں کی کہ ایمان لائے ہیں اور کام کیے ہیں اچھے اور زیادہ دیتا ہی انکو اپنے فضل سے اور کافروں کے لیے اور
 عذاب سخت و تقسیم دینا یعنی جب دیکھتے ہیں کہ اوس سے قبول کر تارائی دعا اونکی اور دیتا ہی انکو جو کچھ کہہ کرے ہیں اور زیادہ دیتا
 انکے مطلوب سے ازراہ فضل کے اور بعضوں کے کہ معنی اسکے یہ ہیں و یستجیب للذین پس حذف کیا گیا لام احسان کہا اللہ اونکو
 قبول کر تارائی تو یہ اونکی جب تو یہ کرتے ہیں اور معاف کر تارائی گناہ انکے اور قبول کر تارائی دعا انکے لیے جب عا کرتے ہیں اوس اور زیادہ دیتا
 انکو اور جو چیز سے کہ مانگتے ہیں اور ابراہیم بن ادم سے منقول ہو کہ کہا لوگوں نے اونکے کہ کیا حال ہے چار کر دھا کرتے ہیں ہم اس سے پس
 نہیں قبول کیا ہی کہا ابراہیم نے اسلیے کہ اوسنے پکارا انکو پس نہ جواب دیا تنے اوسکو یعنی اوسنے اچھے کاموں کے کرتے کو اور بری باتوں
 بانٹنے کو کہا پس نہ کہانا تنے اوسکا پھر پڑھی یا آیت وَاللَّهُ يَدْعُو إِلَى دَارِ الْإِيمَانِ وَيَسْتَجِيبُ الَّذِينَ آمَنُوا
 یعنی اور اللہ بلاتا ہی حکم طرف دار السلام کے یعنی بہشت کے کاموں کے اور قبول کر تارائی دعاوں لوگوں کی کہ ایمان لائے ہیں پہلی آیت
 اسکا پکارنا ثابت ہو اور دوسری آیت سے قبول کرنا اسکا دعا اونکی کہ ایمان لائے اور عمل کیے اچھے حاصل دونوں آیتوں سے یہ ہوا کہ اللہ
 کے کاموں کی طرف بلاتا ہی جو اوسکا کہانا تنے اوسکی دعا قبول کر تارائی اور جو اوسکا کہانا تنے کیا توقع رکھے قبولیت دعا کی تکرار سے
 روایت ہو کہ کہا دعا کا ہر کلمہ کے معاد پس کہ تم مومن ہو اور تم اہل جنت و اللہ بلاشبہ میں امید رکھتا ہوں کہ ہووین بہشت میں نام
 وہ لوگ کہ اچھے کام کرتے ہیں فارسی مومن میں اسلیے کہ ایک دعا کر تارائی عمل خیر نہیں کہتا ہی دوسرا احسن باری اللہ فیک احسن
 و جہاں اللہ یعنی اچھا کام کیا تو نے برکت و سادہ تھیں اچھا کام کیا تو نے رحم کرے تجھ اسدا اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہی و یستجیب للذین
 امنوا و عملوا الصالحات و یزیدہم مِمَّنْ قَبْلُ فَضْلًا اور ابراہیم نخعی سے ہی سچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے و یزیدہم مِمَّنْ قَبْلُ فَضْلًا
 کہ کہا شفاعت قبول کیا و کی اونکی بھائیوں کے بھائیوں کے حق میں یعنی اونکے بھائیوں کے جو بھائی رشتے کے یا دو وہ مشرک ہوں انکے
 حق میں بھی شفاعت اونکی قبول کیا و کی پس مراد ہو و یزیدہم مِمَّنْ قَبْلُ فَضْلًا سے عذاب سخت ہی یعنی آخرت میں حد کشف و منقول
 کافر اور مومن کی بھلائی برائی وغیرہ بیان کر کر اب ایک اور مطلب بیان کرتے ہیں مومنوں کی تسلی کے لیے کہ یہ کفار کی فراغت کیلئے
 مکرین اللہ کا فضل خالی حکمت سے نہیں

وَلَوْ بَسَطَ اللَّهُ الرِّقَابَ لَبِغُوا فِي الْأَرْضِ وَلَكِنْ يَنْزِلُ بِقَدَرِ مَا يُنَازِلُ عِبَادَهُ خَيْرٌ تَصَدَّقُوا

اور اگر بھلا دے اللہ روزی اپنے بندوں کو تو دھوم اٹھاوین ملک میں پر اوتار تارائی پاپ کر جتنی چاہتا ہی مشرک و اپنے جتن کی خبر نہ کرنا چھوڑنا

اور اگر فراخ کر تارائی روزی اپنے بندوں پر تو البتہ فساد کرتے زمین میں لیکن اوتار تارائی موافق انداز سے جو کچھ چاہے تحقیق خدا اپنے
 بندوں کے حال کا داننا ہی ہوتا تقسیم میں اگر فراخ کر تارائی یعنی اگر غنی کر تارائی بندوں کو اور کبھی ابھی سے ہی یعنی ظلم کے یعنی

اہم کرتے آپس میں ایک دوسرے پر اس لیے کہ غنا سبب کوشش اور ظلم کا ہی اور کفایت کو تا ہی حال فرعون و یونس کا عبرت ہو میں اور
 اسی لیے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اَشْقٰوُ مَا اَشْقٰوُ عَلٰی اُمَّتٍ ذَہَبَ الدُّنْيَا وَکَلَّ شَہْمَہَا بَیْزَہَا دُرِّہَا
 چیرکہ جس ڈٹا ہوں میں اپنی امت کے حق میں زینت و تازگی دنیا کی ہی اور کثرت اور سکی یا کثرت کا اپنی سب سے بڑی تکبر کثرت کر
 زمین پر یہ اور کرتے وہ کام کہ کبر سے پیدا ہوتے ہیں یعنی فساد کرتے اور نام و نمود و عالی قدری کے طالب ہو کر ابر عیاس سے کہ اپنی لوگوں کی
 طلب کرنا مکان کا ہی بعد مکان کے اور طلب کرنا سواری کا بعد سواری کا اور لباس کا بعد لباس کے اور کہا بعضوں نے کہ اتوری یہ آیت
 اہل ثقل کے حق میں آرزو کی تھی او نحوں نے وسعت رزق اور تو نگہ کی کہا خلیفہ بنی اسرائیل نے کہ ہمارے حق میں نازل ہوئی یہ آیت اور
 اس کا یہ ہوا کہ ہم نے نظر کی طرف اموال بنی قریظہ اور بنی نضیر اور بنی قینقل کے پس آرزو کی ہم نے اپنی اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت
 داتا مینا ہی یعنی جانتا ہی احوال ان کا پس مافوق انما سے کہ دیتا ہی ان کو جو بقدر مقتضی ہوتی ہو حکمت اور سکی پس محتاج بھی کرتا ہی اور
 غنی بھی کرتا ہی اور باز رکھتا ہی روزی اور دیتا بھی ہی اور تنگی رزق کی کرتا ہی اور فراخی بھی کرتا ہی غرض کہ جو مناسب لگے حال کے اور سکی
 حکمت ربانہ کے نزدیک ہوتا ہی اور سقدر دیتا ہی اور اگر سب کو غنی کرتا تو ظلم اور فساد اور گناہ کرتے اور اگر محتاج کرتا تو ہلاک ہو جاتا پھر اگر
 کوئی کہہ کہ ہم دیکھتے ہیں بعض لوگوں کو کہ فراخ رزق ہو ہیں باوجود بیانی کے اور بعضوں کو دیکھتے ہیں کہ بھی بکھتے ہیں بدون فراخی کے
 پس شرط نہ کو کیوں لگائی تو جواب اس کا یہ ہے کہ یہ بات ہم جانتی ہی اور اس میں کچھ شک نہیں کہ اپنی ساتھ فقر کے بہت ہی کم ہوتی ہی اور ساتھ فراخی
 کے اکثر و اغلب ہوتی ہی غرض کہ یہ فرمایا بنا برا اکثر و اغلب کے اور قلیل کا کچھ اعتبار نہیں بلکہ کشف و معارف فرمایا رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم نے پس قسم یہ اس کی نہیں محتاج کی کا اور رکھتا ہوں میں تم پر و لیکن ڈرتا ہوں میں تم پر کہ فراخ کیجا و تم پر نیا جیسے کہ
 فراخ کی گئی اوپر کہ تھے پہلے تمہارے پس غبت کرو تم او میں جیسے کہ غبت کی او نحوں نے اس کی اور ہلاک کرے وہ تم کو جیسے کہ ہلاک کیا
 ان کو یہ اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھلاؤن چیزوں سے کہ ڈرتا ہوں میں تم پر یہ صحابہ ای است مجھے وفات اپنی کے وہ چیز
 کہ کھولی جاوے گی تم پر تازگی اور خوبی دنیا کی اور زینت اور سکی پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ کیا لاویگی بھلائی بڑائی کو یعنی حاصل ہونا
 غنیمت کا اور اس سوال کا بھلائی ہی پس کو نہ و سید اور سبب بڑائی اور ترک طاعت کا ہو پس چپ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
 بانٹنا روحی کے دیر تک یہاں تک کہ گمان کیا ہے کہ تحقیق اتاری جاتی ہی وحی حضرت پر کہا ابو سعید راوی نے پس پوچھا آنحضرت
 نے اپنے چہرہ مبارک سے پسینا کہ وقت او ترنے وحی کے آتا تھا اور فرمایا کہ ان سے پوچھنے والا اور گویا کہ آنحضرت نے تعریف کی یا سکی
 یعنی اور اچھا مانا او سکو اس حال میں اس لیے کہ لوگوں کو اس سے فائدہ ہوگا پس فرمایا تحقیق شان یہ ہے کہ نہیں لاتی بھلائی بڑائی کو یعنی رزق
 اگر بہت ہو بھلائی سے ہی اور اس سے بڑائی پیش نہیں آتی مگر بعارض نخل و ہرات کے اور تجاوز کرنے کے حد اعتدال سے مانند بار کے کہ نہیں
 اگائی مگر جو کچھ خیر فی نفسہ اور ہلاک اور ضرر سبب یادہ کھانے کے ہوتا ہی جیسے کہ بیان فرمایا بقول خود اور تحقیق جس جس چیز سے کا گالی
 بہا قسم کھانے سے وہ چیز ہو کہ بار ڈالتی ہی جانور کو پیٹ ٹھلا کر یا قریب ہلاک کے ہو جاتا ہی یعنی اگر ما نہیں قریب مرنے کے پہونچتا ہی مگر کھانے والا
 جانور کھانے سبز کا اس طرح کہ کھانے کھانے بیان تاک کہ تن گئیں کو کین اور سکی بیشاس سے تکیہ آفتاب کے یعنی عادت ہی جانور کی کہ جب بھی
 پیٹ اور سکا پھول جا ہی تو آفتاب کے سامنے بیٹھتا ہی جب گرم ہوتا ہی پیٹ نرم ہوتا ہی اور جو کچھ اس کے پیٹ میں ہوتا ہی کھاتا ہی جیسے کہ فرمایا پس
 پتلا گو بر کیا اور پشاب کیا یعنی پس اچھا پیٹ کا جاتا رہا پھر پھر اطراف چرگا مے کے پس کھایا اور تحقیق یہاں دنیا کا سرسبز اور تروتازہ اور
 نرم و رنگین ہے کہ آنکھ میں اچھا معلوم ہوتا ہی اور لذت اور خوش مزہ ہو کہ لینا او سکا دل میں لذت یادہ کرتا ہی پس جو کوئی کہ کیسے مال کو
 ساتھ حق اس کے یعنی بقدر احتیاج کے وجہ حلال سے اور رکھے اس کو چھ حق یعنی مصرف اس کے کہ واجب ہو یا تحب ہیں اچھا

مذکورہ بالا کی وضاحت دینی دین پر اور جو کوئی کہیوے اوکو بغیر حق اور سچ کے ہوتا ہی مانند اوس شخص کے کہ کھانا ہی اور سیر نہیں ہوتا اور جو
وہ مال گواہ اور دلیل اور سپر یعنی اوس کے اسراف اور حرص پر دن قیامت کے نفل کہیں یہ دونوں حدیثیں بخاری سلم نے حدیث تانگی
اور خوبی اور زینت دینا کی جو کہی شدہ ہوا سپر کہ ابتدا اوسکی شیریں اور سبز اور پھر جلدی فنا ہو جاتی ہے اور معنی یہ ہیں کہ میں رہتا ہوں تپ
اس کے کہ کثرت تحاسن اموال کی وقت فتح ہوئے شہر دکن باز رکھی گئی تھو اچھے اچھے اور علوم نافحہ سے اور پیدا ہوئے تم میں اعلیٰ
مانند تکر اور عجب اور غرور اور محبت مال و جاہ کے اور اون چیزوں کے کہ متعلق ہیں ساتھ ان دونوں کے لوازم امور دنیاویہ اور مانند روکر دانی
سامان طیار کرنے موت کے سے اور پھر پھر الہ یعنی کھانا ہی اور بدھمی ہوتی ہے اور بیٹ سے نکال دالتا ہی اور پھر کھانا ہی پر تمثیل حال اوس
شخص کی کہ بعض اوقات میں افرار اور حد سے تجاوز کرتا ہی اور قریب ہلاکت پہنچتا ہی بسبب غلبہ شہوت اور حرص کے کہ مرکز ہوا آدمی اور
کی طبیعت میں لیکن جلدی اوس سے رجوع کرتا ہی اور ہمیشہ گناہ پرستقیم نہیں رہتا اور بسبب دشمنی آفتاب ہدایت کے توبہ اور زب
کرتا ہی اور واسطے پاک کرنے نفس کے گناہوں سے علاج اپنے نفس کا کرتا ہی اور قسم پہلی کہ کہی وہ چیز ہی کہ ارڈالتی ہی اور اشارہ ہی
حال اوس شخص کے کہ گناہ اور شہوات پر اصرار کیا اور اوس سے ہلاک ہوا اور توفیق توبہ کی اور رجوع اور استغفار کی نہائی اور ساتھ
قیامت دونوں قسموں کی گنہگار کے ایک اور قسم بھی معلوم ہوتی ہے کہ ایک ہی کمال گناہ پر نہ مارا اور گرفتار شہوت نفس کا نہا
اور دنیا سے بے رغبتی کی اول عالم ہو اور دوسرا مقصد یعنی یا نہ رو اور تیسرا سابق یعنی سبقت پونچانے والا اہلایوں کے کرنے میں ایک
یعنی سابق نے اہلایاتھ دنیا میں آودہ کیا اور دوسرے نے یعنی مقصد آودہ کیا لیکن دھو والا اور تیسرا یعنی ظالم ہاتھ آودہ ہی دنیا سے
گیا نفوذ باسد من ذلک پھر اشارہ کیا طرف تفاوت احوال آدمیوں کے سچ محبت مال اور عزت کرنے اوس کے کے پس فرمایا تحقیق پیل سبز
اور بغیر حق اوس کے کے یعنی پھر امتیاج طرف اوس کے اور سچ کیا اور کو حرام اور نہ خرچ کیا اپنے رب کی رضا مندی میں اور مانند اوس شخص کے کہ کھانا ہی اور
سیر نہیں ہوتا یعنی بسبب طلب حرص کے مانند اوس شخص کے کہ اوسکو جو عالبقر ہوئی اور مانند اوس بیمار کے کہ اوسکو ہتسقا ہو کہ یراب
نہیر تاجون جون پانی پیتا ہی زیادہ بھڑک ہوتی ہے پیاس کی اور پیٹ بہت بھول جاتا ہی کما خواجہ عبید اللہ نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ نے
کہ دنیا مانند سانپ کے ہے پس جو شخص کہ جلے منتر اوسکا جائز ہی اوسکو لینا اوسکا والا نہیں جائز پس لوگوں کے کہا کہ منتر اوسکا کب ہی
کہا اونھوں نے وہ یہی کہ معلوم کرے کہ کہاں سے لیتا ہی اوسکو اور کہاں سے خرچ کرتا ہی اوسکو کہ حد حد روایت ہی انیس سے کہ انھوں نے نقل کی
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اونھوں نے جبریل سے اونھوں نے اللہ تعالیٰ سے کہا جبریل نے کہ فرماتا ہی اللہ عز وجل کہ جس نے امانت کی میری ولی کی
پس تحقیق نکلا وہ مجھے اٹنے کو اور بلاشبہ میں غصے ہوتا ہوں اپنے اولیا کے لیے جیسے کہ غصے ہوتا ہی شہر کے کے پچہ بر اور نہیں تقریب ہوتا
طرف میرے پیر سے سوچنے مانند او کرنے اوس چیز کے کہ فرض کیا سینے اوسپر اور ہمیشہ میرا بندہ ہوں تقریب ٹھونڈتا ہی طرف میرے
ساتھ فوافل کے ایمان تک کہ دوست رکھتا ہوں میں اوسکو پس جب کہ دوست رکھتا ہوں میں اوسکو ہوتا ہوں میں اوس کے لیے سماعت
اور بصارت اور ماتھ اور تائید کرنے والا اگر دعا کرتا ہی مجھے قبول کرتا ہوں میں دعا اوسکی اور اگر سوال کرتا ہی مجھے کچھ دیتا ہوں اوسکو اور
نہیں تردد کرتا میں اپنے بیک کے کیسی چیز میں کہ میں کرنے والا ہوں اوسکو مانند تردد کرنے اپنے کے سچ قبض کرنے اپنے بیک سے ہونے کی
روح کے مگر وہ رکھتا ہی وہ موت کو اور مجھ کو ناکوار ہوتا ہی آزدہ ہونا اوسکا اور سحر سے چارہ ہی نہیں اوسکو اور بلاشبہ بعضے پیر مومن بندوں
میں سے البتہ وہ ہو کہ مانگتا ہی مجھے پاک قسم عبادت پس باز رکھتا ہوں میں اوسکو اوس سے اس سبب کہ نہ داخل ہوا اوس کے دل میں جب
پس خراب کرنے اوسکو اور بعضے پیر مومن بندوں میں سے البتہ وہ ہی کہ نہیں سنوارتا اوس کے ایمان کو مگر غنا اور اگر محتاج کروں میں اوسکو
توالبتہ کا پڑنے اوس کے ایمان کو یہ اور تحقیق بعضے پیر مومن بندوں میں سے وہ ہی کہ نہیں سنوارتا اوس کے ایمان کو مگر فقر اور اگر غنی کروں میں اوسکو

۵۴
مجلس تفسیری

۴۰
قسم دوسری پر ایک کتب خانہ کے
تیار کیا جیسا کہ فہرست میں
مقرر بیان کیا اور قسم پر
کتاب خانہ کو مقررہ وقت پر

تو البتہ بگاڑ دے اور اسکے ایمان کو یہ اور بلاشبہ بعض سے کہیں بندوں میں سے وہ ہو کہ نہیں سنواری اور اسکے ایمان کو مگر صحت اور اگر بیکار نہ ہو
 اور اسکو تو خراب کر دے اور اسکے ایمان کو یہ اور بلاشبہ بعض سے کہیں بندوں میں سے وہ ہو کہ نہیں سنواری اور اسکے ایمان کو مگر صحت اور اگر بیکار نہ ہو
 نذرست کردوں میں اور اسکو تو البتہ خراب کر دے اور اسکے ایمان کو یہ بلاشبہ میں ہی تدبیر کرتا ہوں اپنے بندوں کی امر کی بسبب جاننے لے
 اور انکے دایک محل کو بلاشبہ میں عظیم خیر ہوں **دھنثو** **تنبیہ** **صدق اللہ وصدق الرسول فراخی**
 رزق میں ثابت قدم رہنا ہے مردوں کا کام ہی اکثر تو یہی ہوتا ہے کہ خدا اور رسول کو بھی بھول جاتے ہیں پس بقدر حاجت ہی کے ملے تو تو
 جمع رہتا ہے خدا کی طرف والا کیا ٹھکانا ہی اسی لیے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں نکلتا آفتاب مگر کہ اس کے دونوں طرف
 فرشتے ہوتے ہیں بکارتے ہیں سناتے ہیں خلافت کو سوا جن انس کے **یا ایہا الناس هل سمعوا لی دیکھو مآقل وکفی خیر**
مستاکش واطعی یعنی اے لوگوں! اطاعت کرو اپنے رب اپنے کے جوہل کہ کم ہوا اور کفایت کرے بہتر ہی اوس مال سے کہ بہت ہوا اور غافل کر دے
 یا داتھی سے بد اور فرمایا گیا ہے کہ نبی کے پیچھے اپنی پر بغیر پیچھے نہ ہوں چنے کے عرض کیا صحابہ نے نہیں یا رسول اللہ فرمایا ایسے ہی دنیا دار نہیں سالم
 رہتا گا یہ کہ آنے اور فرمایا جب دوست رکھتا ہی اللہ ایک سجدہ کو تو روکتا ہی اور اسکو دنیا سے جیسے کہ ہوتا ہی ایک تم میں کا کہ روکتا ہی چار اپنے کو
 یعنی اسفغانی کے کہ بانی سے بد اور فرمایا دوحیرین ہیں کہ بڑا جانتا ہی اولکوان آدم بڑا جانتا ہی موت کو اور موت بہتر ہی مومن کے لیے فتنے سے اور
 بڑا جانتا ہی کئی مال اور کئی مال کی بات کی ساس کی ہے بد اور فرمایا جو کوئی راضی ہو اللہ سے ساتھ تھوڑے رزق کے راضی ہوتا ہی اللہ تعالیٰ
 اوس سے ساتھ تھوڑے عمل کے **مشکوٰۃ** **مومنون کو تسلی دے کہ اب گویا فرماتے ہیں کہ موافق اندازے کے دینا**
 یہ تمہارے سی بھلے کے لیے ہی والا ہمارے کا خائنہ قدرت میں کچھ کمی نہیں ہماری رحمت عامہ اور قدرت کاملہ کا بیان سنو

وَهُوَ الَّذِي يَنْزِلُ الْغَيْثَ مِنْ بَعْدِ مَا قُنْطُوا وَنَحْنُ رَحْمَةٌ وَهُوَ الْوَلِيُّ الْمُحْمَدُ

اور جو اتار دے مینہ پیچھے سن کہ آخر تھکے اور پیلے واپس مر اور ہی تر کا بہا والا جو ہیں برابہ صفتی

اور یہ وہاں کہ اتار دے مینہ بعد اسکے کہ نا امید ہوئے اور پھیلانا ہی رحمت اپنی اور وہ ہو کر سارے ستودہ کا تفسیر
 بعد اسکے کہ نا امید ہوئے لوگ اوس سے اور یہ بہت باعث ہی انکے لیے کہ مآقل نے کہ روکا اللہ تعالیٰ نے مینہ اہل کفر سے
 سات برس یہاں تک کہ نا امید ہوئے پھر اتار دے اللہ تعالیٰ نے مینہ پس یاد دہانی اور کوفہ مینہ ہی اور پھیلانا ہی رحمت اپنی یعنی برکتیں مینہ کی
 اور نافع اوس کے اور وہ چیز کہ حاصل ہوئی ہی بسبب اوس کے قسم ازانی وغیرہ اور کہ مالوگون نے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ سخت ہو قحط
 اور نا امید ہو لوگ پس کما عمر رضی اللہ عنہ کہ برسائے گئے اب یعنی غمگین ہو کہ بہت ہی موجب اسی آیت کے یہ فرمایا اور اور روایت میں
 آبا ہی کہ ایک شخص نے کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ یا امیر المومنین روکا گیا مینہ اور نا امید ہوئے لوگ پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ تم اب
 پھر ٹھہری ہی آیت **وَهُوَ الَّذِي يَنْزِلُ الْغَيْثَ مِنْ بَعْدِ مَا قُنْطُوا** اور جانتے ہی یہ کہ مراد ہو رحمت اوس کی سے رحمت اوس کی ہر چیز
 میں گویا کہ فرمایا کہ اتار دے اللہ رحمت کہ وہ مینہ ہی اور پھیلانا ہی سوا اوس کے اور رحمت واسعہ اپنی تحسین یعنی تعریف کیا گیا ہی اس پر تعریف
 کرتے ہیں اوس کی اطاعت اوس کے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دودعا میں نہیں دیکھائی میں ایک تو دعا مردیک ان کے کہ تو دو دو
 دعا نیچے مینہ نے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کھولے جاتے ہیں دروازہ آسمان کے اور قبول کی جاتی ہی دعا چار جگہ نزدیک صلوٰۃ
 کے اس کی راہ میں اور وقت ماوترے مینہ کے اور نزدیک اقامت صلوٰۃ کے اور نزدیک دیکھنے کے **دھنثو**

وَمِنْ آيَاتِهِ خَلْقُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فَيَرَاكُمْ فِي هَذِهِ مِمَّا قُنْتُمْ

اور کیک اور اسکی نشانی ہی بنانا آسمانوں کا اور زمین کا اور جتنے کچھ ہیں ان میں جانور اور وہ جب چاہے ان کے کھٹا کر سکتا ہی چھ

اور اسکی نشانی

ربیع

اور نشانہ قدرت و سکی سے پیدا کرنا آسمانوں اور زمین کا ہی اور پیدا کرنا اور جن چیز کا کہ پھیلائی ہو دریاں اور دونوں کے قسم جانوروں سے
اور وہ اور جمع کرنے اور ان کے جس وقت کہ چاہیگا یعنی روز قیامت کے تو انہیں نفسیاتی داتا لیتے ہیں اور جن چیز کو کہ چاہیے زمین
قسم انسان وغیرہ اور مجاہدہ ہی سچ تفسیر مابین فیہ امر داتا کے کہ گناہ ہے مراد آدمی اور فرشتے ہیں جلد در منقول

فَمَا أَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيبَةٍ فَمِمَّا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُوا عَنْ كَثِيرٍ

اور جو بڑے تیر کوئی سختی ہو بلا اور سکا جو کیا تھا یا تمہارے ہاتھوں اور عفو کرنا بہت

اور جو کچھ کہ پونچے تم کو قسم مصیبتوں سے پس سبب اس کا کہ ہر عمل میں لائے ہاتھ تھا راستہ اور گذر کر تا ہی اللہ بہت تفسیر
یخطاب عاقل بالغ لوگوں کو ہر گناہوں یا نیک گزینی داخل نہیں اور ان کے انکو اور کچھ واسطہ ہوگا اور سختی دنیا بھی لگتی اور قہر کی
اور آخرت کی ہر قسم مصیبت مراد ہم اور الم اور ناگوار چیزیں ہیں اور خطاب فَمَا أَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيبَةٍ مِّنْ شَيْءٍ مِّنْ شَيْءٍ
یعنی سبب تفسیر و گناہوں کے ہر کیے تم نے اور نسبت کیا اوکے ہاتھوں کی طرف اس لیے کہ اکثر افعال ہاتھوں سے ہوتے ہیں اور ہر
اس آیت کے پیچھے جو کہ قائل ہیں یعنی آواگوں کے پس کہتے ہیں کہ اگر ہوتی افعال کے لیے ایک حالت کہ تھے اس پر پہلے اس حالت کے
تو ثواب رنج نہ اٹھاتے اور ہم کہتے ہیں کہ یہ آیت مخصوص ہر ساتھ کفایت کے ساتھ سیاق و سباق اور وہ یہ ہو یَعْفُوا عَنْ كَثِيرٍ
اور در گذر کر تا ہی بہت یعنی بہت گناہوں سے پس میں جذب کرنا اور پیرا بہت لوگوں سے پس میں ہر اذیتا اوکو جلدی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے منقول ہے کہ نہیں ہر گناہ کا اور نہ کھینچ لکڑی کی اور نہ زخم پھر کا مگر سبب گناہ کے اور بدتہ وہ گناہ کہ در گذر کر تا ہی اللہ و نہ بہت
اور کہا ابن عطاء کہ جس نے نہ جانا یہ کہ جو کچھ پونچے او کو فتنے اور مصیبتیں سبب کر توت او سکے کے ہیں اور جو کچھ کہ غفہ کر دیا او سے او سکے نہ لگے
بہت ہی ہوا وہ کہ نظر کرنے والا ہیج احسان ب اپنے کے طرف اپنے اور کہا محمد بن حامد نے کہ بندہ ملازم ہو واسطے تفسیر اس کے ہر وقت یعنی
بہر حال ہر وقت تصور نہ ہی اور تفسیرات او سکی طاعات او سکی میں بہت ہیں نسبت تفسیرات او سکی کے وقت گناہوں او سکے میں سے
کہ تفسیر عصیت میں ایک دم کر ہی اور تفسیر طاعت میں کئی وجوہ کر ہی مانند ریا اور عجب اور مکر و فریب وغیرہ کے اور اللہ ہی پاک کر تا ہی اپنے
سبب کو او سکی تفسیرات سے ساتھ طرح طرح کی مصیبتوں کے تو کہ ہلکا کرے او سے بوجہ گناہوں او سکے کی قیامت میں او اگر نہ تو غفہ
ورحمۃ او سکی البتہ تو ہلاک ہو جاتا اول قدم میں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہ او انھوں نے نقل کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جس سے
غفوا کیا گیا گناہ دنیا میں غفوا کیا گیا او سے آخرت میں اور جو کوئی عذاب کیا گیا دنیا میں نہیں دوبارہ دیا جاتا اور پھر عذاب آخرت میں
اور یہ بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ منقول ہے کہ یہ آیت قرآن میں بڑی ہی امید کی ہو مومن کے لیے اس لیے کہ کریم نے جب ہر اذیتا الیکبار نہیں
دیگا دوبارہ اور جب غفوا کیا نہیں پھر بانی کا وہ گناہ ہلکا کرے او سے بوجہ گناہوں او سکے کی قیامت میں او اگر نہ تو غفہ
کہ جان محمد کی او سکے ہاتھ میں ہی نہیں کھینچ لکڑی کی اور نہ پھسلنا فتنہ کا اور نہ پھر گناہ کا مگر سبب گناہ کے اور جو کچھ کہ در گذر کر تا ہی
اللہ او سے بہت ہی کہا علی بن ابی طالب نے کہ کیا نہ خبر دون میں تم کو فضل آیت کی اللہ عزوجل کی کتاب سے کہ بیان کیا ہے او سکے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ یہ ہی فَمَا أَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيبَةٍ فَمِمَّا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ اور فرمایا آنحضرت نے اور تفسیر کر تا ہوں میں اس کی تفسیر علی بن ابی طالب نے کہ پھر پونچتا ہو تم کو
یا عذاب یا بلا دنیا میں پس سبب گناہوں کے ہر کیے ہاتھوں کے اور اللہ عزوجل کریم سے کہ دوبارہ کرے او پھر عذاب آخرت میں
اور جو کچھ کہ غفوا کیا اللہ او سے دنیا میں پس اللہ بڑا بردبار ہو اس سے کہ عذاب کرے بعد غفوا او سکے کے اور ابی موسیٰ سے کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں پونچتی کسی سبب کو سختی زیادہ یا کم مگر سبب گناہ کے اور جو کچھ کہ غفوا کر تا ہی اللہ او سے بہت ہی اور پھر ہی یہ آیت وَاَمَّا
أَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيبَةٍ فَمِمَّا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُوا عَنْ كَثِيرٍ اور عمران بن حصین سے روایت ہے کہ داخل ہوئے او سکے پا

کوئی بارش کے اس حال میں کہ مبتلا کیے گئے تھے وہ بدنی بیماری میں پس کہا ہم غمگین ہیں تمھارے لیے سبب دیکھنے جاری ہے کیا پس گمراہ
ہوں اس لیے کہ دیکھتے ہیں ہم گناہ اور جو کچھ کہہ کرنا ہو اس سے بہت ہی بڑی بات و ما اصابکم من مصیبة فمما کسبت
ایڈیکو ویعقوبوا عن کثیر اور نہ خاک سے ہو کہ گناہ کیلئے قرآن پھر بھول گیا اور سکوگر سبب کر کے گناہ کے پھر یہی
آیت و ما اصابکم من مصیبة فمما کسبت اور کہا اور کونسی مصیبت بہت بڑی ہو قرآن کے بھولنے سے اور حضرت ابو بکر
کی بیٹی اسانا نام سے منقول ہے کہ ان کے سر میں درد تھا پس کھینچتے تھے ہاتھ اپنا اپنے سر پر اور کتنی تھیں یہ درد سبب گناہ کی ہے اور جو کچھ کہہ
بخشا ہے اس سے بہت بڑی بات و ما اصابکم من مصیبة فمما کسبت گناہوں سے اور گزر کر تاہو اب بیان فرماتے ہیں کہ یہ گزر کرنا کچھ ازراہ عاجزی کے
نہیں ہے بلکہ محض عنایت پرورش ہی جاری اگر ہم گرفت ہر بات پر کریں تو کون سا ساری کار سازی اور مدد گاری کر سکتا ہو +

وَمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ فِي الْآلَاءِ وَمَا لَكُمْ مِمَّنْ دُورِ اللَّهِ مِنْ قُرْبَىٰ وَلَا تَنْصِبُوا

اور تم تمھارے والے نہیں بھاگ کر زمین میں اور کوئی نہیں اللہ کے سوا کام بنانے والا نہ مددگار +

اور زمین جو تم عاجز کرنے والے زمین میں اور نہیں ہے تمھارے لیے سوا خدا کے کوئی کار ساز اور نہ مددگار + تفسیر میں عاجز کرنے والے
یعنی جو کچھ ہم نے مصیبتیں بھڑکین میں چاہیے تم ان سے بھاگ سکو اور ہو تو تمھارا دوسو ممکن نہیں اور نہ مددگار کہ دفع کرے تم سے عذاب
جب کہ اور نہ وہ تم پر مدد دے +

وَمِمَّنْ آتَاهُ الْجُحَارُ فِي الْبَحْرِ كَالْأَعْلَامِ ۚ إِنَّ يَتَشَاءُ يَشْكُرِ الْإِنْسَانُ فَيُظْلَمُونَ ۚ وَكَذَلِكَ عَلَىٰ ظَهْرِهِ لِرِثَانِ
اور ایک اس کی نشانی ہے جلتے جہاز دریا میں جیسے پہاڑ اگر چاہے تمام دے باو پھر رہ جاوین سار کون ٹھہرے اس کی بیٹھ پر مقرر

فِي ذَٰلِكَ لَا يَتْلُو صَبْرًا شَكْوًا ۚ

اس میں بہتے ہیں ہر شہر فدا کو جو حق مانے +

اور نشانیاں قدرت اس کی سے جہاز میں چلنے والے دریا میں مانند پہاڑوں کے اگر چاہے تمھارے باو کو پس جو جاوین جہاز تمھارے
دریا کی بیٹھ پر تحقیق اس قسم میں البتہ نشانیاں میں واسطے ہر صبر کرنے والے شکر کرنے والے کہ تفسیر میں ہر صبر کرنے والے
اس کی بلا پر اور شکر کرنے والے کے نعمتوں پر مراد اس سے مومن جنہیں ہے کہ صبر کرنا ہی سختی پر اور شکر کرنا ہی نرمی میں پس ایمان کے دو ٹوکے ہیں
ایک ٹکڑا شکر ہو اور ایک ٹکڑا صبر کہ شاعری نے کہ شکر آدھا ٹکڑا ہی ایمان کا اور صبر آدھا ٹکڑا ہی ایمان کا اور یقین سارا ایمان ہو اور
پہاڑ شاعری نے یہاں آیت کا ان فی ذلک لا یبطل صبرا شکوا میں + اور یہ جملہ اور آیت کا وَاٰیٰتِ السُّوْفٰتِیْنَ
یعنی اور نشانیاں میں یقین کرنے والوں کے لیے یا صبرا اس کی طاعت پر اور شکر اس کی نعمت کے لیے جہاں جملہ درستی +

أَوْ يُؤْمِنُ بِمَا كَسَبُوا وَيَعْفُ عَنْ كَثِيرٍ ۚ

یا تہلکے اذکو لوگوں کی کمائی سے اور سنا بھی کرے بہتوں کو +

یا اگر چاہے ہلاک کر دے اہل جہازوں کو سبب اس چیز کے کہ کیا اور درگزر کرنا ہی تفسیر بہت + تفسیر اور یو یو یو کا مطلب
یہ کہ اگر چاہے کہ اگر چاہے تمھارے ہوا کو پس ٹھہر جاوین جہاز یا پہاڑ سے ہوا تیز پس غرق ہو جاوین جہاز سبب
جھک رہوں گے سبب اس چیز کے کہ کیا یعنی گناہوں سے اور درگزر کرنا ہی بہت گناہوں سے پس سزا دے اوپر +

وَالَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِنَا مَا لَهُمْ مِنْ حِجْبٍ ۚ

اور جان لیوین جو جھگڑتے ہیں ہمارے قوتوں میں کہ نہیں اذکو جگہ کی جگہ +

اور فاجر خیانت کو نہ دیکھ سکتے تھے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے یہ دعائی اور سحر کر لیا اسے وہ سحر میں گرفتار ہے
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جو شخص اس کو پڑھا تو اس کو سب سے بڑا شکر ہے کہ اس نے اس کو پڑھا اور اس کو پڑھنے والے کو سزا دی جائے گی
یعنی اس کو گناہ سب سے بڑا ہے کہ اس نے اس کو پڑھا اور اس کو پڑھنے والے کو سزا دی جائے گی
اس کے لئے ہیں جو اس کو پڑھ کر ہر گالی کے کہ نہ واجب کرے حد کو ترک کرنا اس کا فاضل ہے اور حد واجب آتی ہو یا زانی یا مانند
اس کے کہ کہتے ہیں یہ سندرہ المتحرک کی کتاب الکریمین میں ہے یہ سچ آخر فصل بیع وغیرہ کے ہے

نور الدینی جلیل القدر
دوسری طبع اور سحر کرنا

إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْتَدُونَ فِي الْأَنْفُسِ يَكْفُرُونَ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ
اولاہٹا - قادیان پر ظلم کرنے ہیں لوگوں پر اور دھوم اٹھاتے ہیں ملک میں ناحق ان لوگوں کو برا بھلا کہہ کر اور سحر
سوا اس کے نہیں ہو کہ راہ راست کی اوس جماعت پر یہ ظلم کرتے ہیں لوگوں پر اور فساد طلب کرتے ہیں میں میں ناحق جماعت کے
لیے یہ عذاب درودینے والا ہے نفس میں ظلم کرتے ہیں یعنی ابتدا کرتے ہیں اوپر ساتھ ظلم کے اور کھینچنے کے معنی ہیں کہ
کرتے ہیں اور ملنے دی ڈھونڈتے ہیں اور فساد کرتے ہیں اور تفسیر کی گئی ہے سبیل ساتھ قتل کر کے اور ضمان لینے اور جھگڑے یعنی
جو کوئی قتل کرے کسی کو اس کو قتل کرنا پونچتا ہے اور اگر کچھ قصان کرے ضمان یعنی تاوان لینا پونچتا ہے اور اس سے اور اگر جھگڑے وہ
تو یہ بھی دلیل انہی غیبت کی قائم کرے

وَلَكِنَّ صَدْرًا وَغَفْرًا ذَٰلِكَ لَيْسَ عَنِ الْاُمُودِ

اور البتہ جس نے سہا اور معاف کیا یہ کام ہمت کے ہیں ہمو

سچ

اور جو کوئی صبر کرے اور غشہ تحقیق صفت کار کا مقصود ہے وہ نفس میں صبر کرے ایذا اور ظلم پر اور غشہ اور بد لائے تحقیق
یہ صبر اور غشہ دینا اوس کاموں میں ہے جو کہ رغبت دلائی گئی ہو طرف اٹکے یا اون کاموں میں ہے جو کہ لائق ہے کہ واجب کرے ان کو
حافل اپنے نفس پر اور سہولت کرے ان کے ترک کرنے میں اور کہا ابو سعید قرشی نے کہ صبر کرنا کارہ پر یعنی ناگوار چیزوں پر انہی کی حالت میں
میں ہے پس جس نے صبر کرنا ناگوار چیز پر اور جزع فرغ کیا نصیب کرنا ہی اس کو اللہ تعالیٰ حال رضا کا یعنی راضی برضا سولی ہوتا ہے اور وہ بزر
احوال سے ہے اور جس نے جزع فرغ کیا نصیب تو ہے اور شکوہ کیا سو نہتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ طرف نفس اس کے کے پھر نہیں نفع دیتا اس کو
شکوہ کرنا اس کا دھن اور صاحب محرم نے ترجمہ ان ذلک لیس عنکم الاممود کا یہ کیا ہے کہ یہ کام بہترین کاموں میں سے ہے
مسئلہ سالک کو لازم ہے کہ سچ تمام احوال ظاہری اور باطنی اپنے کے غزیت کو اختیار کرے اور رخصت کو ترک کرے حضرت سید عبد القادر
جیلانی رحمۃ اللہ علیہ تین المراس میں فرماتے ہیں کہ غزیت مردوں کے لیے ہے اور رخصت عورتوں کے لیے اور غزیت اس کو کہتے ہیں کہ ہر امر اور
فعل میں وہ کام اختیار کرے کہ اس کو علی ظاہر اور باطن اور شریعت اور طریقت کے سے اوپر انکار اور اعتراض نہ پہنچے اور سچ دلی فاعل
سچ اولیت اور حقیقت اس فعل کے کچھ شبہ نہ ہو اور اس کے ظاہر کرنے میں خوف اور حیا اس کو لاحق نہ ہو اور رخصت اس کو کہتے ہیں
کہ جواز کرنے اس کے کا شرع سے معلوم ہو اور فاعل اس کا معاتب اور مواخذہ ہو لیکن عند اس کی اولیٰ اور راجح اور اکثر ثواب میں ہو جیسے جھوٹا
بلی کا کہ کھانا اس کا رخصت ہے اور کھانا اس کا غزیت اور لینا ایک چیز کا اس شخص سے کہ علت اور حرمت اس کے مال کی معلوم نہ ہو رخصت
اور ترک کرنا اس کا جب تک کہ علت مال اس کے کی تحقیق نہ ہو غزیت ہی اور ہی معنی ہیں اس کے کہ مشہور ہو ان شوق فی کامن حب کہ
یعنی ہونی صادق مفید ایک حکم کا نہیں ہر کام میں صح اور احوط اور اس کو اختیار کرنا ہی نہ یہ کہ جو بعضے کو فہم سمجھتے ہیں کہ صوفی قید
شرع اور مذہب ربی نہیں لکھتا ہے نعوذ باللہ نہ جو کوئی ایسا ہو صوفی کیا بلکہ مسلمان بھی نہیں ہوتا ہے حال یہ کہ غزیت کا رانہا ہو

نہایت کا مومن ہے

اولیاء کا یہ حال جب تک کہ اختیار عزیمت کو کسے حاصل نہ ہوتا اور رخصت کو اختیار نہ کرتا ہو ایک نوہ کہ اگر کوئی ایسی گم ہو تو حرام اور شیعہ میں ہر جاوگا اور قید شرع سے کل جاوگا بخلاف عزیمت کے کہ اگر اوس سے الگ ہو تو رخصت میں رہیگا اور خارج شرع سے نہیں ہوگا پس عزیمت نند ایک قلعے کے ہر کہ کوئی چور اور زہرنا اوس تک نہیں پہنچتا بھین تنبیہ ہے جہاں تک کہ حدیث شریف میں آیا ہو کہ حق تعالیٰ دوست رکھتا ہے یہ کہ عمل کیا جائے رخصتوں اوسکی پر جیسا کہ دوست رکھتا ہے یہ کہ عمل کیا جائے عزیمتوں اور بموجب اسی حدیث کے عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ نہ مقرر کرے ایک تمہارا واسطے شیطان حصہ نماز اپنی میں سے اعتقاد کیا ہے یہ کہ لازم ہو اور سپر کہ نہ پھرے مگر دائیں اپنے سے یعنی بعد نماز کے تحقیق دیکھا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اکثر بار کہ پھرتے تھے بائیں طرف اپنی سے بوقت حال یہ کہ حضرت بعد سلام پھیرنے کے کبھی تو پھرتے تھے دائیں طرف سے اور پھرتے بائیں طرف اور ان وقت ایسا ہوتا تھا کہ سلام پھیرتے اور دھانکتے اور جانب حجۃ شریف کے کہ بائیں طرف ہو تشریف لیجاتے اور کبھی برعکس اسکے کرتے کہ بائیں طرف سے پھرتے اور دائیں طرف پھرتے اول کو عزیمت یعنی اولویت پر عمل کیا ہو کہ اوس میں دائیں طرف سے شروع کرنا ہوتا ہو اور اول شخص کا اکثر اسی طرح تھا لیکن ابن مسعود کہتے ہیں کہ دوسری صورت یعنی بائیں طرف سے پھرنا اگر رخصت یعنی جائز ہو اور کم تھی لیکن سنت میں عقدا واجب ہو گا کہ یعنی پہلی صورت کو واجب سمجھا اور رخصت شارع کی سے کہ دوسری صورت ہو اعراض کرے اور حصہ شیطان کا میں اسلئے کہ اگر جب ایک چیز غیر لازم کو اپنے پر لازم اعتقاد کیا تو تابع شیطان کا ہوا پس جاتا رہا کمال نماز اوسکی کا ہو کہ اسطیعی کہ اگر ایسا ہو اسپر کہ جسے مہر کیا ایک امر مستحب پر اور کیا اوسکو لازم اور نہ عمل کیا رخصت پر تو بلاشبہ اوسپر پونچا شیطان گمراہ کرنے کو پس کیا حال ہو اوسکا کہ اصرار کرے بدعت اور خلاف شرع پر یہ حضرت شیخ اور ملا علی قاری اور سید رحمہ اللہ لکھا ہے یہ غرض اس فقرے طویل سے یہ کہ ظاہر اس مسئلہ صاحب محرم کہ حضرت سید عبدالقادر سے نقل کیا خلاف اس حدیث خیر کے معلوم ہوتا ہے اور حقیقت میں خلاف نہیں اسلئے کہ مراد اوش اسکی یہ ہو کہ اکثر عزیمت پر عمل کیا کرے بغیر اعتقاد وجوب لزوم کے اور حدیث وغیرہ میں یہ مراد ہو کہ اگر اعتقاد وجوب کا کرے اور اوسکو لازم کرے اور رخصت کو بالکل ترک کرے تو مراد ہی واللہ علم بالصواب ہوتو متوہن کے انعام اور احسان اور خوبوں کو بیان فرما کر اب ان کے مقابل میں کفار فاجر کا بیان ہوتا ہے۔

۱
کہ حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص رخصت کرے اسکو اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے یہ کہ عمل کیا جائے رخصتوں اور اوسکی پر جیسا کہ دوست رکھتا ہے یہ کہ عمل کیا جائے عزیمتوں

وَمَنْ يُضِلَّ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ قُوَّةٍ وَلَا يَهْدِي اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ سَبِيلٍ
اور جسکو راہ دے اللہ تو کوئی نہیں اسکا کام بچا والا اسکے سوا اور تو دیکھے گنہگاروں کو جسوقت دیکھیں گے عذاب کہیں گے

هَلْ إِلَى مَرَدٍّ مِنْ سَبِيلٍ

کسی طرح پھر جانے کی نہ ہوگی کوئی راہ صحت

اور جسکو گمراہ کرے اللہ پس نہیں ہو اوسکے لیے کوئی کار ساز بعد اوسکے اور دیکھیں گے ان کو کلام جسوقت دیکھیں گے عذاب کو کہیں گے کیا ہو طرف پھر جانے کے کوئی راہ نہ قفس میں کوئی کار ساز یعنی کوئی اوسکو ہدایت نہیں کر سکتا بعد گمراہ کرے اللہ اوسکو اور کوئی اوسکو اللہ عذاب ہی نہیں کیا اور دیکھے گا تو یہی روز قیامت کے کہیں گے یعنی سوال کریں اپنے رب سے پھر ان طرف دنیا کو کہ ایمان لاوین اور سپر۔ صل
وَتِلْكَ الْأَمْثَلُ عَلَىٰ خَشَعَيْنَ مَقْلَبِينَ الَّذِينَ يَنْظُرُونَ مِنْ ظُهُورِهِمْ إِلَىٰ ظُهُورِ الَّذِينَ الَّذِينَ آمَنُوا
اور تو دیکھے انکو سامنے لائے گئے ہیں ان کے ذوی انکھیں دانت سے دیکھتے ہیں چھپی نگاہ سے اور کہتے ہیں جو ایمان آتھے
إِنَّ الْخُسْرَىٰ لِلَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ وَأَهْلِيَهُمْ بِمَا كَانُوا الظَّالِمِينَ فِي عَذَابٍ مُّقْتَدِرٍ
مقرر ٹوٹے شے یہ ہیں جو جہنم کوئی اپنی جان اور اپنا گھر قیامت کے دن سنا ہو گئے گا کہ جسے میں سدا کی بار میں پھرتے

اور دیکھیں گے تو انکو کہ پیش لایا جاوے گا نزدیک دوزخ کے عاجزی کرتے ہوئے ڈالتے دیکھتے ہونگے یعنی دوزخ کی طرف گوشہ چشم نہ کشا دے
اور کہا اہل ایمان تحقیق زبان پانے والے وہ لوگ ہیں کہ ٹوٹے زمین والا اپنے تئیں اور اپنے قراہتیوں کو روز قیامت کے آگاہ ہو تحقیق عالم
سج عذاب ہمیشگی کے ہونگے۔ تفسیر میں خشعین کہہ دیتے ہوئے تو اضع کرتے ہوئے نظریں جھکا دے ہونگے بسبب ذلت و خواری
لاہی ہونگے من طرف خفیہ ضعیف اور چوری کی نظر سے جیسا کہ دیکھتا ہی قیدی واجب القتل طرف تلوار کے اور اسی طرح
دیکھتا ہی دیکھنے والا طرف ناگوار چہرے کے نہیں کھول سکتا بلکہ اپنی اونیر اور کہا بعضوں نے کہ اوٹھائے جاویں گے کافر ابد نہیں
نہیں دیکھیں گے مگر اپنے دلوں سے اور یہ نظر کرنی ہی طرف خفی سے اور لفظ یوم القیامت یا تو متعلق ہے خاصہ ذاک کے اور اس وقت
میں ہوگا قتل ہونوں کا واقع دنیا میں اور یہاں ہی قال کے یعنی کہیں مومن روز قیامت کے جب کہ دیکھیں گے کفار کو ٹوٹے زمین
ٹوٹا اونکا یہ ہے کہ وہ ہمیشہ کو دوزخ میں رہے اور یہ پورے طرف جنت کے اور جنت کی حوروں وغیرہ کے کہ طیار تھیں انکے لیے جنت میں اگر
ایمان لائے اور ظالم یعنی کافر اور الا ان الظالمین انہم مقولہ اللہ تعالیٰ کا ہے۔ **جل جلالہ**
یہ جو فرمایا کہ اہل ایمان کلام مذکور یعنی دنیا میں جو انکو دیکھا کہ نافرمان اللہ تعالیٰ کے ہیں آپ بھی اور انکے اہل بھی کہ نہ آپ براہیوں سے بچے اور نہ
اہل کو بچا یا باوجودیکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا۔ **یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ مَا أَتَاكُمْ وَأَهْلُوا إِلَيْكُمْ نَادًا أَوْ قَوْلًا هَٰذَا النَّاسُ وَالْجَنَادُ**
عَلَيْكُمْ مَلَائِكَةٌ غُلَظٌ شِدَادًا لَا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ یعنی ای ایمان والوں بجا اپنے
فسون کو اور اپنے گمراہوں کو اس آگ سے کہ ایندھن اسکا آدمی او تو تھرہونگے متعین ہیں او سپر فرشتے سخت خود رشت گنہگار تھے اللہ کا کہا
اور کرتے ہیں جو کچھ حکم کیے جاتے ہیں پس انکی اور انکے اہل کی نافرمانیاں طرح طرح کی دیکھ کر یا تو دنیا میں کلام مذکور کہا یا روز قیامت کے کہیں گے
جب طرح طرح کی دار و گیر میں دیکھیں گے انکو بھی اور انکے اہل کو بھی بسبب نافرمانی پران کی کے پس بڑی تنبیہ ہے اس آیت میں ہر شخص کو سوجنا
چاہیے سوچے اور آپ بھی بچے براہیوں سے اور اپنے اہل کو بھی بچا دے براہیوں سے اور تعلیم کرے طریقہ سنت کا تو یہ ستحق اس گنہ گار نہوہ۔

وَمَا كَانَ لَهُمْ مِنَ الْيُسْرِ يَصْرِوْنَ وَمِنْهُمْ مَّنْ دُونِ اللَّهِ وَمَنْ يَضِلَّ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ سَبِيلٍ

اور کوئی نہوے انکے حمایتی جو مدد کرتے انکی اللہ کے سوا اور جسکو بھٹکائے اللہ اسکو کہیں نہیں راہ ہدایت

اور نہیں ہونگے انکے لیے کار ساز کہ مدد کریں انکی سوا خدا اور جسکو گمراہ کرے خدا نہیں ہوا اسکے لیے کوئی راہ۔ **تفسیر میں دُونِ اللَّهِ**
یعنی غیر خدا کے کہ دفع کرے اسکے عذاب کو اور نہ کوئی راہ یعنی طرف حق کے دنیا میں اور طرف نجات کے آخرت میں۔ **جل جلالہ**

لَا يَجِئُكَ إِلَيْكَ مِّنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ يَوْمًا لَّا مَرَدَّ لَهُ مِنَ اللَّهِ مَا لَكُم مِّنْ جَلِيٍّ تَأْتِيكُم مِّنْ بَيْنِ يَدَيْكُمْ وَمِنْ مَّرْثِلِكُمْ وَمِنْ يَدَيْكُمْ وَمِنْ مَّرْثِلِكُمْ
مانوسنے رب کا حکم اس سے پہلے کہ آئے ایک دن جو پھر ناہنیں اللہ کے ہاں سے نہیگا انکو بجاؤ اس دن اور شعلے گا الوپ بوجانہ صو

حکم قبول کرو اپنے پروردگار کا پہلے اسکے کہ آئے وہ روز کہ پھر ناہنیں ہوا اسکو خدا کی طرف سے نہیں ہوتا ہے لیے کوئی پناہ اس روز
اور نہیں ہوتا ہے لیے کچھ انکار۔ **تفسیر میں** حکم مانو یعنی توحید و عبادت وغیرہ کا وہ روز یعنی دن قیامت کا اور لفظ مِّنْ بَيْنِ يَدَيْكُمْ
میں متصل ہے ساتھ لاکھڑا کے یعنی نہیں پھیرے گا اسکو اللہ بعد اسکے کہ حکم کر چکا ہو سکے آئے کا یا میں متصل ہے ساتھ یاتے کے یعنی
فرمان برداری کہ اللہ تعالیٰ کی پہلے اسکے کہ آئے اللہ کی جانب سے ایسا دن کہ نہ پھیر سکے کوئی اسکو اور نیکائی یعنی انکار کے ہونے نہیں
ہوگی تمہارے لیے خلاصی یا جگہ خلاصی کی عذاب سے اور نہیں انکار کر سکے تم کسی چیز کا اون اعمال میں سے کہ کر چکے ہو اس لیے
کہ تمہارے نامہ اعمال میں جمع ہیں اور نامہ اعمال تمہارے اور صفت تمہارے فعل پر گواہ ہوں گے انکار کیونکر کر سکو

جل جلالہ

فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَاِنَّآ اَرْسَلْنَاكَ عَلَیْكُمْ حَفِیْظًا ۚ اِنَّ الْبَلٰغَ عَلٰی وَاِنَّا اِذَا دَفَعْنَا الْاَنْشٰتَ
 پھر اگر وہ ٹکڑے ہو جائیں تو تجھ کو ہمیں بھیج دینے اور پھر نگہبان تیرا دیکھ رہا ہو پونچا دینا اور ہم جب چاہتے ہیں ۴۰ آدمی کو
 مِّنْ اَدْحٰثِہٖ فَرِحَ بِہَا ۚ وَاِنْ تُصِبْہُمْ سَیِّئَةٌ مِّنْ سَیِّئٰتِہٖ اَوْ اَیُّ یَوْمٍ فَاِنَّ الْاِنْسَانَ کَفُوْرٌ
 اپنی طرف سے اور اگر بگڑتا ہو اور اگر پہنچتی ہو اور کچھ برائی بلا اپنی کمانی کا تو انسان بڑا ناشکر ہے ۴۱

پس اگر مومن بھیچے لیون پس نہیں بھیج دینے تجھ کو اور نگہبان نہیں ہی تجھ کو پیغام پونچانا اور تحقیق ہم حسب وقت چکھاوین آدمی کو اپنی باب
 سے رحمت خوش ہوو ساتھ اوسکے اور اگر پہنچے آدمیوں کو مصیبت بسبب اوسکے کہ آگے بھیجا ہی یا تھون اوسکے نے پس آدمی
 ناشکر گزار ہے ۴۲ تفسیر مومن بھیچے یعنی فرمان برداری سے نگہبان کہ نگہانی کرے تو اوسکے اعمال کی کہ موافق مطلوب ہی کے
 کریں کہ پیغام پونچانا سو تو پونچا ہی چکا ہی اور یہ پہلے حکم ہونے نہاد کے تھا اور انسان کے مراد جمع ہی رحمت یعنی نعمت مانند رحمت
 اور امن اور رحمت کے خوش ہوو یعنی اتارنے کے بسبب ملنے نعمت کے مصیبت یعنی بلا مانند مرض اور قحط اور فقر اور مانند انکے کے آگے
 بھیجا ہی یا تھون اوسکے یعنی بسبب گناہوں اوسکے کے اور کفور کے معنی مرنے کے ناشکر کے اور معنی اسکے یہ ہیں کہ وہ یاد کرتا ہی بلا کو اور کھول
 جاتا ہی غمغیم کو اور غمغیم جاتا ہی اوسکے بعضوں نے کہ مراد ہی اس کے کفران نعمت اور بعضوں نے کہ مراد ہی اس کے کفر بابتعالی ۴۳ جارا ۴۴

لِلّٰہِ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ ۚ یُخْتَلَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ اِنَّا نَآؤُفِیْکُمْ لَیْسَ تَشَآءُ لِّلْاِنْسٰنِ
 اسکا راج ہی آسمانوں میں اور زمین میں پیدا کرتا ہی جو چاہے ۴۵ بختا ہی جسکو چاہے بیٹیاں اور بختا ہی جسکو چاہے بیٹے
 اَوْ یُنْزِلُہٗ ذَکْرًا اَوْ اُنْثٰی ۚ وَیَجْعَلُ مَنْ یَّشَآءُ مَعْقِبًا ۚ اِنَّہٗ عَلِیْمٌ وَدٰیۡرٌ ۚ
 یا اؤ کو دیتا ہی جو چاہے بیٹے اور بیٹیاں اور کرتا ہی جسکو چاہے بانجھ وہ ہی سب جانتا کر سکتا ۴۶

خدا کے لیے ہی بادشاہی آسمانوں اور زمین کی پیدا کرے جو چاہے دیتا ہی بیٹیاں جسکو چاہے اور دیتا ہی بیٹے جسکو چاہے یا ملا دیتا
 اولاد کو بیٹے اور بیٹیاں اور کرتا ہی جسکو چاہے بانجھ تحقیق وہ ہی جانتے والا قادر ۴۷ تفسیر بادشاہی یعنی اوس کی تصرف ہو سکتی
 و زمین میں جو چاہتا ہی سو کرتا ہی دیتا ہی بیٹیاں ۴۸ پس نہیں ہوتا اوسکے ہاں بیٹا کہا بعضوں نے کہ عورت کی برکت سے ہی بیٹے سے پہلے جننا ہی
 اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے بھی پہلے بیٹی کو ذکر کیا اور جب کہ ذکر کیا حکیمانہ انسان کے تئیں رحمت کو اور پونچا اوسکے تئیں مصیبت کو اوسکے
 بعد ذکر فرمایا کہ اللہ کے لیے بادشاہی ہی اور وہ تقسیم کرتا ہی نعمت اور بلا کو جس طرح چاہتا ہی اور بختا ہی اپنے بندوں کو اولاد جو کچھ
 کہ مقتضی ہوتی ہی اوسکو شیت اوسکی پس بعضوں کو بیٹیاں ہی دیتا ہی اور بعضوں کو بیٹے ہی اور بعضوں کو بیٹے بھی اور بیٹیاں بھی
 بطوان جلو ان اور بعضوں کو بانجھ ہی کرتا ہی کہ نہیں دیتا اوسکو اولاد کچھ بھی اور عقیم اوس عورت کو بھی کہتے ہیں کہ جو نہیں جننی اور اوس
 مرد کو بھی عقیم کہتے ہیں کہ جسکے ہاں اولاد نہیں ہوتی چھر اگر کوئی کہے کہ کیوں پہلے ذکر کیا بیٹیوں کو پھر بیٹوں کو باوجودیکہ مرد مقدم ہیں
 عورتوں پر تو جواب اسکا یہ ہی کہ اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا تھا بلا کا پہلی آیت کے آخر میں اور انسان کی ناشکری کا ساتھ بھول جاتا
 رحمت بقدر کے پھر اوسکے بعد ذکر کیا اپنی بادشاہت اور شیت کا اور تقسیم کرنے اولاد کا پس پہلے ذکر کیا بیٹیوں کو اس لیے کہ سیاق کلام
 یہ تھا کہ وہ کرنے والا ہی اوس خیر کو کہ وہ چاہتا ہی جو کچھ چاہتا ہی انسان پس ذکر کرتا ہی بیٹیوں کا کہ جو بلا اوس چیز ہیں کہ نہیں چاہتا ہی اوس کو انسان
 اہم اور اہم واجب تقدیم ہی اور بعضوں نے کہا کہ پہلے ذکر کیا بیٹیوں کو اوسکے باپوں کے دل خوش کرنے کے لیے اور بعضوں نے کہا کہ ناز
 ہوئی یہ آیت انبیا صلوات اللہ علیہم کے حق میں اس جہت سے کہ دین حضرت شعیب اور لوط علیہما السلام کو بیٹیاں اور ابراہیم علیہ السلام
 کو بیٹے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹے اور بیٹیاں اور کیا بھی اور عیسیٰ علیہما السلام کو بانجھ اور یہ بنا تمثیل کے ہی اور آیت عام

تمام لوگوں کے حق میں شکاف * من معا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ بلاشبہ برکت عورت کی ہے پہلے جننا اور سکا بیٹی کو کیا نہیں سنا تو نے اللہ تعالیٰ سے فرماتے یَحَبُّ لِمَنْ تَشَاءُ اَنَا نَا وَیَحَبُّ لِمَنْ تَشَاءُ الذُّكُورُ پس پہلے ذکر کیا عورت کا نقل کی یہ ابن مردویہ اور ابن عساکر نے واثق بن اسحق سے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اولاد تمھاری بہت اس کی ہے تمھارے لیے نخواستہ ہی عورت جس کے لیے چاہتا ہو اور نخواستہ ہی مرد جس کے لیے چاہتا ہو * **مسئلہ** مذکور سب کالفاظ بہت سے مناسبت رکھتا ہے جانا چاہیے کہ صحیح ہوتا ہو ساتھ ایجاب قبول کے اور پورا ہوتا ہو ساتھ قبض کامل کے یعنی جہاں ہے کہ جہاں ہو سب کی سینے اور ہو سب کے قبول کی سینے اور اپنے قبضے میں لادو سب صحیح و تمام ہو اور بغیر میں یہ پوری اور معتبر نہیں اور بغیر از جن اس کے بھی قبضہ ہو سب کا صحیح ہوتا ہو اور سب شاع اور سب چیز کا کہ بٹ سکے جیسے زمین وغیرہ جائز نہیں کہ اور جو بٹ نہ سکے مانند غلام اور جوہر اور کنوین وغیرہ کے جائز ہو اور سب شاع اس کو کہتے ہیں کہ ایک چیز کی کوئی بن جائے اور باپ کو سب کو کہ اپنی اولاد میں بہر کرے زمین برابر ہی کرے کہ بیٹی کو بھی بیٹے کے برابر اور خاص یا ایک ہی کو دینا یا زیادہ دینا بعض کو نسبت بعض کے کر دہ ہے چاروں اماموں کے نزدیک اور باقی مسائل اسکے فقہ کی کتابوں میں مذکور ہیں * **بحث**

وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُكَلِّمَهُ اللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ أَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا فَیَعْلَمُ حَیَّ یَاذُنُهُ
اور کسی آدمی کی مدح میں کہ اس سے باتیں کرے مگر اشارے سے یا پرے کے پیچھے سے یا بھیجے کوئی پیغام لانے والا پھر پوچھا وَاوَسَّكُم
مَا یَسْأَلُ عَمَلًا ۖ عَلَیٰ حَكَمٍ

جو چاہے وہ سب اور ہر حکمتوں والا ہو

اور ممکن نہیں ہے کسی آدمی کو کہ بات کرے اس سے خدا مگر ساتھ اشارے کے یا پرے کے پیچھے سے یا بھیجے فرشتے کو پس نازل کرے ساتھ حکم خدا کے جو کچھ کہ خدا نے چاہا ہو تحقیق خدا بلند مرتبہ باحکمت ہی مترجم کرتا ہے اشارت عبارت ہی خواب کے دیکھنے سے اور علم کے ڈالنے سے پیچ خاطر کے بطریق الامام کے اور پرے کے پیچھے سے عبارت ہی اس سے کہ آواز سننے اور سیکونہ کے اور تفسیر قسم یہ ہے کہ فرشتہ بصورت آدمی کے بن کر آئے اور بات کرے واللہ اعلم * **تفسیر** اَلَا وَحْيًا سے الامام مراد ہی جیسے کہ روایت کیا گیا ہے نفث فی ذوق یعنی پھونکا اور ڈالا میر جی میں یا خواب مراد ہی بموجب فرمائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رَأٰیَا اَلَا نُبَیِّا ۚ وَحِّی یعنی خواب انبیاء کا وحی ہو جیسے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دیکھا فرزند کو ذبح کرتے یا پرے کے پیچھے سے یعنی سننے کلام اللہ تعالیٰ سے بغیر اس کے کہ سننے والا اس کو کلام کرے اس سے جیسے کہ سنا موسیٰ علیہ السلام نے اور مراد اس سے پر دہ میں ہونا اللہ تعالیٰ کا نہیں ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ حق میں نہیں جائز ہے جو کچھ کہ جائز ہی اجسام کے حق میں کہ پر دہ میں ہو تا ہو و لیکن مراد اس سے یہ ہے کہ سننے والا پر دہ میں ہی نہیں ہے نہ فرشتے کو جیسے جبریل آتے تھے وحی لیکر یا یا یہ کہ یہود آنحضرت سے کہا کہ کس واسطے تیرا خدا تجھے بالمواجہہ کلام نہیں کرتا اگر بغیر جوہر جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کلام کرتا تھا رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ موسیٰ کے ساتھ بھی بالمواجہہ تھا پیچھے جواب نور سے تھا وَاوَسَّكُم

تصدیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ آیت اور تری کہ کسی بشر کے ساتھ کلام بالمواجہہ نہیں ہوا * **من معا**

وَلَا تِلْكَ اَوْحَيْنَا لِكَرَّ وَحَاۤمِیْنَ اَهْرَآءَ مَا كُنْتَ تَدْرِیْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِیْمَانُ وَلٰكِنْ جَعَلْنَا
اور اسی طرح بھیجا ہے تیری طرف ایک فرشتہ اپنے حکم سے تو نہ جانتا تھا کہ کیا ہے کتاب نہ ایمان پر چھو کر
نُفُوًا ۚ اِهْدِنِیْ بِہٖ مَن تَشَاءُ مِنْ عِبَادِنَا ۚ اِنَّكَ لَتَهْدِیْۤیْ اِلَی صِرَاطٍ مُسْتَقِیْمٍ

یہ رہی اس آیت میں جس کو چاہیں اپنے بندوں میں اور تو اللہ جہاں سیدھی راہ * **من معا**

اور اسی طرح وحی بھیجی تیرے قرآن کو کلام اپنے سے نہیں جانتا تھا تو کیا ہو کتاب اور نہیں جانتا تھا تو کیا ہو ایمان لیکر گیا
وحی کو روشنی راہ دکھانے میں ہم ساتھ اس کے جسکو چاہتے ہیں ہم اپنے بندوں میں سے اور تحقیق تو ہدایت کرتا ہے طرف راہ سیدھی
تفسیر اور اسی طرح یعنی جیسے کہ وحی بھیجی تیرے طرف رسولوں کے کہ پہلے تجھے تھے ایسے ہی وحی بھیجی تیرے طرف تیرے قرآن
قرآن کو ایمان وح اسلئے فرمایا کہ اس سے خلق زندہ ہوتے ہیں اپنے دین میں جیسا کہ زندہ ہوتا ہے بدن بسبب روح کے اور کتاب
مراد قرآن ہے اور ایمان سے مراد شرع ایمان کے ہیں یا یہ مراد ہے کہ نہیں جانتا تھا تو ایمان لانا ساتھ کتاب کے اسلئے کہ آنحضرت جب
نہیں جانتے تھے کہ نازل ہوگی کتاب مجھ پر نہیں تھے جانتے والے اس کتاب کو پس نمونے جانتے والے ایمان کو کتاب پر بحضور
ہدایت کرتا ہے یعنی بلاتا ہے ساتھ یوحی الیک کے یعنی قرآن کی طرف راہ سیدھی کے یعنی دین اسلام کے بھلا

صراط اللہ الذی لہ ما فی السموات وما فی الارض الہ الا الہ لا یشعلہ فیہ النار ۝

۱۰۔ اسکی جگہ پر جو کچھ ہے آسمانوں میں اور زمین میں سنتا ہے اسی تک پہنچ کر کاموں کی صفائی

راہ خدا کی جسکے لیے جو کچھ ہے آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے ہر دو طرف خدا کے پھیر جاتے ہیں کا وہ تفسیر جسکے لیے ہے
یعنی یہاں اسی کے ملک اور مخلوق اور لوہی غلام ہیں اور آخرت میں عید یعنی دگر گاہی دوزخ کا اور وعدہ ہے جنت کا چنانچہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ فرمایا جس نے پڑھی اے عسقی ہوا اون لوگوں میں کہ شاہدین کرتے ہیں اپنے فرشتے اور فرشتے
مانگتے ہیں انکے لیے اور رحمت طلب کرتے ہیں انکے لیے **تنبیہ** خدا کی قتالی کی اس راہ سیدھی کی
مثال حدیث شریف میں ہے کہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ کما خط کھینچا ہمارے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خط
یعنی سیدھا پھر فرمایا یہ راہ اسکی ہے پھر کھینچ کر خط دائیں اوسکے اور بائیں اوسکے یعنی سات خط چھوٹے ہیں دائیں طرف اور اسی طرح بائیں
طرف اور فرمایا یہ راہیں ہیں اوپر ہر راہ کے انہیں سے شیطان ہر کارتا ہے طرف اوس کے اور پڑھی یہ آیت **وَاِنَّ هَذِهِ صِرَاطٌ مُسْتَقِیْمٌ**
فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِیْلِہٖ یعنی اور تحقیق یہ راہ سیدھی پس پیروی کرو اسکی اور
نہ پیروی کرو اور راہوں کی تانہ پریشان کر دین انہیں گمراہ اسکی سے یہ روایت ہے ابن مسعود سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا بیان کی اسنے ایک مثل راہ سیدھی اور دونوں طرف راہ دو دیوار ہیں اور بیچ دیواروں دروازے کھلے ہوئے اور اوپر دروازوں
کے پر دے پڑے ہوئے ہیں اور راستے کے سرے پر کپڑے والے پکارتا ہے کہ سیدھے رہو راہ پر اور پیڑھے مت چلو اور اوپر اوپر کپڑے
والے کے ایک پکارنے والا اور جب کہ قصد کرتا ہے بندہ یہ کہ کھولے کچھ اون دروازوں میں کہتا ہے پکارنے والا وہی حکومت کھول
اسکو اسلئے کہ تحقیق تو اگر کھولے گا اسکو داخل ہو گا اسمین یعنی پھر وہاں برا دکھ پاوے گا پھر تفسیر کی یعنی کھولا حضرت نے اس مثال کو پس اسکا
مراد راہ اسلام یعنی اوس سے جنت کو پہنچتے ہیں اور مراد دروازوں کھلے ہوئے چیزیں حرام کی ہو میں اسکی یعنی انکے کرنے سے کما
اسلام سے باہر نکلتا ہے اور مراد پر دے ہوئے حدیں اسکی اور مراد پکارنے والے سے کہ رستے کے سرے پر قرآن ہو اور
مراد پکارنے والے سے کہ اوپر اوسکے ہے وضاحت دینے والا ہے اسکی طرف سے ہر مومن دل میں نبی فرشتہ ملہم خیر اور مثال آنحضرت کے
بلانے کی طرف دین اسلام کے یوں آئی ہے روایت ہے بیو جبرشی سے کہ کہا دکھائے گئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی خواب میں فرشتے
کہا گیا انکو چاہیے کہ سوویں کچھیں تمہاری یعنی نہ کچھ اپنی آنکھوں سے کچھ دوسرین کان تمہارے یعنی کان نہ کچھ کسی بات پر اور سمجھنے
تمہاری یعنی دل میں کچھ خیال نہ لائے کہ غم اور حضور دل سے اس مثال کو تو خوب سمجھے جس نے جواب دیا کہ سوئیں آنکھیں سیری
اور کانوں میں سے اور سمجھنا دل میں سے پس فرمایا کہا گیا واسطے سیر یعنی فرشتوں بطریق تمثیل کے کہا کہ ایک سیر بنایا گھر اور طیار کیا گھر

سیدہ



صوت اور خط مثال ہو
تنبیہ خدا کی کہ وہ خدا حق اور

صوت اور خط مثال ہو
تنبیہ خدا کی کہ وہ خدا حق اور

صوت اور خط مثال ہو
تنبیہ خدا کی کہ وہ خدا حق اور

صوت اور خط مثال ہو
تنبیہ خدا کی کہ وہ خدا حق اور

صوت اور خط مثال ہو
تنبیہ خدا کی کہ وہ خدا حق اور

صوت اور خط مثال ہو
تنبیہ خدا کی کہ وہ خدا حق اور

اور بھیجا بدلتے والے کو پس جس نے کہا مانا بلانے والے کا داخل ہوا گھر میں اور کھایا کھانے میں سے اور راضی ہوا اوس سے سردار اور جس نے کہا مانا بلانے والے کا داخل ہوا گھر میں اور کھایا کھانے میں سے اور راضی ہوا اوس سردار فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس اس کے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بلانے والے اور گھر اسلام اور کھانا بہشت مشکوۃ

سورة الزخرف كثير هي تسع وثمانون اية وسبعة وعشرون

اس سورت کا نام سورہ زخرف ہے زخرف کہتے ہیں تھل کو بھاؤ اور بعضوں نے کہا سونے کو چنانچہ تحقیق اس کی آئیگی انشاء اللہ تعالیٰ پس زخرف کا اس سورت میں آیا ہے کہ فرمایا و لو ان کل کون من الناس امة واحدة لجعلنا لمن یکفر بالکتاب لیسویہم سقفا من فضة و معارج علیہا یطھرون و لیلعنہم ائبوا با و سرر علیہا یتکفون و کخس فاء حال اس آیت کا یہ ہے کہ اگر لحاظ اسکا نہوتا کہ سب لوگ ایک دین پر یعنی کفر پر ہوجائیں تو ہم کفار کے گھروں کی چھتوں اور پٹھروں کو اور دروازوں اور تختوں کو کہ اوپر تکیے لگا کر بیٹھتے ہیں چاندی سونے کا کر دیتے یعنی یہ دنیا کا مال و منال اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایسا برا اور ناپسند ہے کہ اگر لحاظ سب لوگوں کے بڑھ جانے کا مار حسد سرت نہوتا تو ایسا مالدار کر دیتا اپنے دشمنوں کو چنانچہ بیان مفصل اسکا آگے آدیکھا عرض کہ اس سورت میں جو ذکر زخرف کا آیا ہے اور بیان اسکا مہتمم بالشان ہے اوس پر نام اسکا رکھا گیا ہے اور زخرف اسکا بعد سورہ شوری کے ہے اسی لیے بعد اس کے لکھی گئی اور سو اس کے بھی بہت وجہیں مناسبت کی ہیں بیان ان دونوں سورتوں کے اور یہ سورت کی ہے آیتیں اس میں نو اسی اور کلے آٹھ سو تینتیس اور حروف تین ہزار چار سو اور رکوع سات ***

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حَمْدٌ وَالْكِتَابِ الْمُبِينِ ۝ اِنَّا جَعَلْنَاهُ قُرْءَانًا عَرَبِيًّا لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ۝

قسم ہے اس کتاب واضح کی کہ ہم نے رکھا اس کو قرآن عربی زبان کا شاید تم بوجھو صفا

قسم کتاب واضح کی کہ تحقیق ہم نے کیا ہے اس کتاب کو کلام عربی تو کہ تم سمجھو نفس میں حروف مقطعات کے معنی میں صحیح قول نہیں ہے کہ اس ہی جاکہ مراد اسے کیا ہو کفار کے عاجز کرنے کے لیے اور ترے تھے اور بعضوں کے نزدیک ہر حرف اشارہ ہر طرف عطا حق کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جیسے سے حوض کوثر اور ہم سے ملک محدود چنانچہ بیان مفصل اسکا اوپر کی سورت میں ہو چکا ہے اور میں نے معنی میں یہ کہ واضح کر دیتی ہے اوس مضمون کو کہ اوتا را گیا ہے اوپر اس لیے کہ اون کے لغت اور اسلوب پر یہ یا یہ معنی ہیں واضح ہے متدبرین کے لیے یا یہ معنی ہیں کہ یہ ایسی ہے کہ واضح اور جدا کردین ہیں اسنے راہین ہدایت کی گمراہی کی راہوں سے اور واضح کر اسنے تمام اون چیزوں کو کہ محتاج ہے اون کی است در بابین کے اور یہ جو فرمایا اِنَّا جَعَلْنَاهُ عَرَبِيًّا اس کے یہ ہیں کہ گردانی ہم نے قراوت اس کتاب کی عربی ہے اور بعضوں نے کہا بیان کیا ہم نے اوس کو اور بعضوں نے کہا نام رکھا ہم نے اوس کا اور بعضوں نے کہا وصف کیا اوس کا کہا جاتا ہے جَعَلَ فَلَانٌ زَيْدًا اَعْلَمَ النَّاسِ یعنی وصف کیا زید کا ساتھ بہت علم کے اور یہ ایسا ہے جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ وَجَعَلُوا السَّلَاطَةَ الَّذِينَ هُمْ عِبْدُ الرَّحْمَنِ اِنَّا تَوَجَّعَلُوا الْقُرْآنَ عِضِينَ ۝ اور فرمایا اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ بِسَبْعٍ مَعْنَى وَصَفِ اَوْزَانٍ کہنے کے ہیں اور روایت کی ابن مردويه طاووس سے کہ کہا آیا شخص ابن عباس کے پاس حضور سے اور کہا اونسے ابن عباس خبر دے مجھ کو قرآن کے حال سے کہ آیا کلام ہے اللہ تعالیٰ کے کلاموں میں یا مخلوق ہے اللہ کی مخلوق میں انہوں نے کہا بلکہ کلام ہے اللہ کے کلاموں میں کیا نہیں سنا تو نے اللہ تعالیٰ سے فرماتے وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ

صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل سے اونکی ہمت اہل حق کے لیے بھی اس میں تسلی ہو کر اگر کوئی گمراہ و بدعتی تھے ٹھٹھا کرے اور زیادہ تو بدول و درنجیبہ کہ وہ بیکہ خوش ہو کہ وہ کومان نصیب ہمارے زب سے طالع کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی میراث ہاتھ لگے

فَاَهْلَكَكَ اَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا وَمِثْلًا وَلَئِنْ

پھر کھپا دیے ہمنے اسے سخت زور دے اور جلی آئی حقیقت پہلون کی صوٹ

پس ہلاک کیا ہمنے سخت تر کو قریش سے یعنی عاد و ثمود کو کہ قریش سے قوی تر تھے باعتبار دست درازی کے اور مذکور ہوئے تھے پہلون کے تفسیر میں قرآن میں بہت جگہ مذکور ہوئے قصے اور حال اونکی ہلاکت اور تباہی کے بسبب جھٹکانے رسولوں کے پس حکام تیری قوم کے کفار کا بھی ایسا ہی ہوتا ہے پس اس میں وہ ہر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اور وعید پر مشرکوں کے لیے مثل

وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ خَلَقْنَهُنَّ الْعَزِيزُ الْعَلِيْمُ ۝ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ

اور اگر تو ان سے پوچھے کہنے بنائے آسمان و زمین تو کہیں بنائے اور اس پر دست خیموارنے وہی ہے جس نے بنادی کو

الْاَرْضَ مَحَدًا ۝ وَجَعَلَ لَكُمُ فِيْهَا سَبِيْلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝

زمین بچھونا اور رکھ دین کو اس میں راہیں شاید تم راہ پاؤ

اور اگر پوچھے تو مشرکوں سے کہ کہنے پیدا کیے ہیں آسمان و زمین البتہ کہیں کے پیدا کیا انکو خدا غالب بنانے وہ ایسا ہی کہ کیا تمہارے لیے زمین بچھونا یعنی جگہ قرار کی اور کہیں اسطے تمہارے زمین میں راہیں تو کہ تم راہ پاؤ تفسیر میں یعنی طرف مقاصد اپنے کے اپنے سفروں میں اقرار کیا مشرکوں نے اسکا کہ اللہ خالق آسمانوں اور زمین کا ہی اور اقرار کیا اوکی عزت و علم کا پھر عبادت کی اس کے غیر کی اور انکار کیا اوکی قدرت کا باعث پر سبب یا تو جہل اپنے کے پس الْعَزِيزُ الْعَلِيْمُ تک نام ہوئی خبر دینی اوکی طرف سے پھر بیان فرمیں شروع عکین استغالی نے صفتیں اپنی بذات پاک خود پس فرمایا الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ خَرَجًا ۝

وَالَّذِي نَزَّلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً يَّعْدِيْكَ فَاَنْتَ نَابِهٌ بَلَدًا ۝ مَّيْمَنًا كَذٰلِكَ تَخْرُجُوْنَ ۝

اور جس نے اتارا آسمان سے پانی ماپ کر پھرا و بھارا مے اس کی دس مردہ اسی طرح نکو نکالیں گے موٹ

اور وہ ایسا ہی کہ اتارا آسمان سے پانی ساتھ انداز کے پس نہ نہ کیا ہمنے ساتھ اس کے شہر مردہ کو اسی طرح نکالے جاؤ کے تم یعنی قبروں سے زندہ کر کے تفسیر میں ساتھ انداز کے کہ جس میں سبک سالم رہیں اور حاجت ہو اوکی شہروں کو اور لفظ علیم پر وقف نہیں ہو اس لیے کہ الٰہی صفت اوکی ہو اور ابو حاتم نے وقف کیا ہی بنا بر تقدیر هو الَّذِي کے اس لیے کہ یہ اوصاف کفار کے ہوتے نہیں اس لیے کہ انکو کہتے تھے نکالنے کے قبروں کی طرح نکالتے کَذٰلِكَ تَخْرُجُوْنَ بکرات حجت بر او نیز حج انکا باعث ہے

وَالَّذِي خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا وَجَعَلَ لَكُمُ فِيْنَ الْفَلَکِ وَالْاَنْعَامِ مَا تَرْكَبُوْنَ ۝

اور جس نے بنائے سب چیز کے جوڑے اور بنادیے نکو کشتی اور چوہائے حیر سوار ہونے ہوٹ

اور وہ ایسا ہی کہ پیدا کیے طرح طرح کے حیوانات سارے اور کیا واسطے تمہارے کشتیوں اور چار پاؤں کے اور جن چیز کو کہ اوپر سوار ہوتے ہو

لَسْتُمْ عَلٰی ظَهْرٍ ۝ ثُمَّ تَذْكُرُوْنَ اَنْعَمَ رَبُّكُمْ اِذَا اسْتَقْوَيْتُمْ عَلٰی وُتُقُوْا ۝ اَسْبَحْنَ الَّذِي

آپڑے پیٹھ اوکی پیٹھ پر پھر یاد کرو اپنے رب کا احسان جب بیٹھ چکو اوپر اور کہو پاؤں ات ہو وہ جس نے

سَخَّرَ لَنَا مٰذَا اَوْمَرْنَاكَ اِيَّاكَ مُقَرِّبِيْنَ ۝ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ۝

بس بن دہا کہ یہ اور ہم نے اس کے مقابل ہونے والے اور ہلو اپنے رب کی طرف پھر جانا ہوٹ

تو کہ سیدھے بیٹھو تم اور بیٹھو سواری کے پھر یاد کرو تم اپنے پروردگار کی نعمت کو جو وقت کہ سیدھے بیٹھو تم اور سپر اور کہو ہاکی خدا کو کہ جس نے
 مسخر کیا ہمارے لیے اس سواری کا اور ہرگز نہ تھے ہم اس کی طاقت پانے والا اور تحقیق ہم طرف پروردگار اپنے کے رجوع کریں کہ بتقسیم
 اس سفر سے آخرت کا سفر یاد کرو حضرت سوار ہو تو یہی تسبیح کہتے ہیں علی اظہر من یوم علیٰ سنی میں پڑھیں اور جنہوں اور جنہ کے سوار
 ہوتے ہو اور وہ کشتی اور چارپائے ہیں پھر یاد کرو تم یعنی ساتھ دونوں اپنے کے اور کو تم یعنی ساتھ زبانوں اپنی کے طرف پروردگار اپنے کے
 رجوع کریں کہ اب بعضوں نے یاد کرتے ہیں نیک سید وقت سوار ہونے اپنے کے دنیا کی سواری پر آخری سواری اپنی کو دنیا سے کہ وہ جنازہ
 اور منقول ہوئی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وہ جب رکھتے بانوں اپنا رکھتے بسم اللہ پھر جب بیٹھتے سواری پر کہتے الحمد للہ علی
 کل حال سبحن الذی سبح کنا هذا لفظ کہ منقلبوں کا اور کبیر کہتے تین بار اور کالہ الا اللہ کہ تین بار اور کالہ
 جب سوار ہو آخرت کشتی میں کہتے یشی اللہ ہجر ہما و ہما سہا ان ربی لغفور رحیم یعنی ساتھ نام کہ چلنا
 کشتی کا ہو اور ٹھہرنا اس کا بلاشبہ ربیر البتہ بخشنے والا ہرمان ہو اور منقول ہو کہ کہتے ایک لوگ سوار ہو اور کہا انہو فی سبحن
 الذی سبح کنا آخرت تک اور انہیں ایک شخص سوار تھا ایک اونٹنی پر کہ نہیں جنبش کرتی تھی وہ مارے دبا پس کے
 پس کہا اس نے بلاشبہ میں طاقت پانے والا ہوں اس پر پس کو نے لگی وہ اونٹنی اور وہ گریڑا اس سے اور ٹوٹ گئی گردن اس کی پس اس
 یہ معلوم ہو کہ سواری کیسی ہی ضعیف ہو اللہ ہی کی مدد سے اوپر قادر ہوتا ہو اور لائق ہو کہ نہ سوار ہونا ماحقل کا واسطے اترے اور نہ
 اوٹھانے کے بلکہ واسطے عبرت حاصل کرنے کے کہ اس سے سواری جاننے کی یاد کرے کہ اسی طرح ایک وز اوپر سوار ہونا ہوتا بلکہ اگر
 اس وقت کہ میں مرنے والا ہوں بالضرور اور جانے والا ہوں طرف اللہ تعالیٰ کے نہیں بازگشت اس کی قصا سے یہ روایت ہے
 حضرت علی رضی اللہ عنہ کہ حاضر کیا گیا اس کے پاس جانور تو کہ سوار ہوں اوپر پس جب کہ رکھا بانوں اپنا رکاب میں یعنی ارادہ کیا بانوں
 کہ بسم اللہ پس جب کہ چڑھے اس کی بیٹھ کر کہا الحمد للہ یعنی شکر ہو اور نعمتوں ہوا ہو کے اور سوائے اس کے کہ پھر کہا سبحن الذی
 سبح کنا لفظ منقلبوں کا پھر کہا الحمد للہ تین بار اور اللہ اکبر تین بار سبحنک ربی فکلت نفسی فاعف عني فاست
 لا یغفر الذنوب الا انت یعنی یا کہ ہو تو بلاشبہ ظلم کیا میں نے اپنی جان پر بخشش سے لیے گناہ میرے تھیں تحقیق نہیں بخشا گناہوں کو
 کوئی سوا تیرے پھر ہنسے حضرت علیؑ پس کہا گیا کہ واسطے ہنسے تم ای امیر المؤمنین کہ حضرت علیؑ نے کہ دیکھا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 کہ کیا جیسا کیا میں پھر ہنسے پس کہا میں نے کس چیز سے ہنسے آپ یا رسول اللہ فرمایا تحقیق پروردگار تیرا البتہ راضی ہوتا ہے اسے سب سے
 جب کہتا ہے رب اغفر لی ذنوبی یعنی ای رب میرے بخشش سے لیے گناہ میرے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ جانتا ہے یہ بندہ کہ نہیں بخشا گناہوں کو
 کوئی سوا میرے مشکوک معاویہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے راضی ہونے سے ہنسے اور حضرت علی رضی اللہ
 عنہ بسبب پیروی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہنسے یہ ہمہ اور جملہ وانما الی ربنا لک منقلبوں کو پہلی عبارت سے یہ لگاؤ کہ
 سوار ہونے میں انتقال ایک جگہ سے طرف دوسری جگہ کے ہو اور بڑا انتقال پروردگار جل شانہ کی طرف جانا ہو اور سواری جگہ خط اور ہلاکت کی
 بھی ہو پس گویا اشارہ ہے اس پر کہ سوار کو چاہیے کہ اس سے غافل نہ ہو اور مستعد اللہ تعالیٰ کے ملنے کے لیے ہو کہ شیار اور باگ کھینچ کر چلے کہ
 آخر کار سواری چوبی یعنی چکر پر اس جہان فانی سے جاوے گا اس وقت کو نہ بھولے اور چاک اسی طرح ایک وز اس سواری پر جانا ہو پس کا کہ
 کہ اوپر روئے ہی ہو پس اشارہ ہے کہ چل میں ت کو نہ بھولا کرے یاد کرنا موت کا بڑی ہی نعمت ہے اور بڑا ثواب پانا ہو یاد کرنے والا اس کا بخشش

وَجَعَلُوا لَهُ مِنْ عِبَادٍ خِطَاءً اِنْ اِلَّا نَكَانَ لَكُمْ فَوْقَهُ مُمْبِیْنٌ

اور ٹھہرائی ہر انھوں نے اس کو اولاد اس کے بندوں تحقیق انسان بڑا شکر ہو مریجہ مو

یعنی دانا کی بنا پر تسبیح
 کہتے ہیں کہ سواری پروردگار
 چاک بڑا شکر ہو کہ
 ایک وز اوپر سوار ہونا
 اس سے بڑا شکر ہو
 اس وقت کہ میں مرنے والا ہوں

۱

نہیں لائیں کہ مقابلے کے نہیں کلام کرتی عورت مگر کہ لاتی ہو دلیل اپنے ضرر پر یعنی اولیٰ ہی دلیل لاتی ہو پس فرماتے ہیں کہ چاہیے ہی صفتیں
 رکھتی ہوں انکو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرتے ہیں جو اسی احمق ہیں اور جمع کیے انھوں نے اپنے کفر میں کہ ایک تو سبک کی طرف
 اللہ کے فرزند کو حال اندوہ پاک و بے پرواہی اور لگاؤ اور دوسرے سبک نسبت کی طرف اور اسکے خسیس کو دوسروں میں یعنی بیٹا اور بیٹی دونوں
 میں اور خسیس بیٹی پر اسکو منسوب کیا اللہ تعالیٰ کی طرف کہتے ہیں ملائکہ بیٹیاں ہیں اسکی اور خسیس یہ کہ گردانا اور خسیس ترکوں ملائکہ
 سے پس حثارت کی اونکی اور اس آیت میں اشارہ ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے گردانا پرورش پانے کو زینت میں عیون سے پس لازم ہی مرد کو کہ پرہیز کرے
 اسے اور زینت حاصل کرے ساتھ لباس تقویٰ کے اور مجاہد سے کہ کہا انھوں نے نصرت ہی اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو حیرا اور سونا
 پہننے کی اور پڑھی یہ آیت **أَوْ مِنْ يُكْشِفُ عَنْكَ الْحُلِيَّةَ ۖ مَا دَمْنَتْ**

وَجَعَلُوا الْمَلَائِكَةَ الَّذِينَ هُمْ عِبَادُ الرَّحْمَنِ أَنْثَىٰ وَأَخْلَفَهُمْ شَهَادَتَهُمْ فَذُكِّرُوا
 اور ٹھہرا فرشتوں کو جو سیدہ بین جن کے عورت کیا دیکھتے تھے اونکا بتا اب کہہ کہیں گے انکی گواہی اور ان سے پوچھو گے
 اور بیٹیاں مقرر کیا ہر شر کو فرشتوں کو کہ وہ بے خدا ہیں کیا حاضر تھے وہ نزدیک پیدا ہو انکے کے لکھی جاویں گی گواہی اونکی اور پوچھو گے
 وہ نفس میں یہ جو فرمایا کہ سیدہ جن کے ہیں یعنی بیٹیاں نہیں اور معلوم ہوا کہ فرشتے اگرچہ مرد نہ عورت پر بولی مردانی بولے **ۖ ص**
 عباد جمع عبد کی ہے یعنی سیدہ کے یعنی فرشتے سیدہ کے ہیں اور شرک و کفر خدا کی بیٹیاں کہتے ہیں اور سیدہ نے میں اور اولاد ہونے میں
 سادات کلی ہی پس اہل عباد کے الزام دینے کے لیے بڑی دلیل ہے کہ تم ایسے احمق ہو کہ بندوں کو بیٹیاں بتا ہو اور کلی اور مدنی اور شامیوں
 نے عباد الرحمن کی جگہ عبد الرحمن پڑھا ہے یعنی نزدیک جن کے ہیں منزلات و مرتبہ میں منزل مکان میں کیا حاضر تھے انویز جبر و توحید
 انکے لیے یعنی وہ کہتے ہیں یہ بات بغیر علم رکھنے اسکے کے نہ انکو خبر ہو چچی ہاں سکی کہ موجب علم کی ہو اور نہ حاضر تھے وقت پیدا ہونے
 انکے کے تو کہ خبر میں مشاہد سے گواہی اونکی کہتے ہیں ملائکہ بیٹیاں ہیں جھوٹی ہے اور پوچھے جاوینگے اس گواہی سے آخرت میں پس
 مرتب ہوگا اور یہ عذاب اور یہ وعید ہی انکے لیے **ۖ ج**

وَقَالُوا الْوَيْلَ لَنَا مَنْ مَعْبُدُ نَحْنُ مَا لَهْ عَزِيدُ لَكَ مِنْ آلِهَةٍ يُحْصُونَ ۚ
 اور کہتے ہیں اگر چاہتا الرحمن ہم نہ پوجتے انکو کچھ خبر نہیں انکو اسکی یہ سب ممکن ہو رہے ہیں **ۚ**
 اور کہا کافروں نے اگر چاہتا خدا نہ پوجتے ہم ان فرشتوں کو نہیں ہی انکو ساتھ اس مقدمے کے علم نہیں ہیں مگر دروغ غلوئی تفسیر
 خبر نہیں یعنی یہ قہر کہ پوجنے کے کوئی چیز نہیں پر اسکا بہتر ہونا نہیں نکلتا اوسنی قوت بھی پیدا کیا اور نہ بھی زہر کون کھاتا ہے
 وحی اگر چاہتا خدا اگرچہ ہیں معتزلہ ساتھ ظاہر اس آیت کے اس بات پر نہ اتنا حال نے نہیں تپا ہا کافر سے کفر اور نہیں چاہا ہوں
 مگر ایمان اس لیے کہ کفار نے دعویٰ کیا اسکا کہ اللہ تعالیٰ نے چاہا اوسے کفر اور نہیں چاہا اوسے ترک کرنا عبادت بتوں کا اس جہت سے کہ کہا
 انھوں نے **وَالَّذِينَ هُمْ عِبَادُ الرَّحْمَنِ** یعنی اگر چاہتا اسے یہ کہ ترک کرے ہم عبادت بتوں کی تو اہلہ باز رکھتا انکو انکی عبادت
 لیکن چاہا ہے پوجنا بتوں کا اور اللہ تعالیٰ نے رد کیا انکے قول کو اور انکے اعتقاد کو ساتھ قول اپنے کے **مَا لَكُمْ بِذَلِكَ مِنْ عِلْمٍ**
 یعنی نہیں ہی انکو ساتھ اس بات کے علم سے نہیں ہیں وہ مگر جھوٹے پس اس سے معتزلہ نے یہ کالا کہ کفر اسکا چاہا نہیں ہوا انکے قول
 کو کا ہیکر درکار اور معنی آیت کے ہمارے نزدیک یہ ہیں کہ انھوں نے ارادہ کیا ساتھ مشیت کے رضی اور کہا مگر رضی ہونا اللہ ساتھ اسکے تو اہلہ
 جلدی کرتا ہیکر عذاب یا باز رکھتا انکی عبادت زیر دستی اور خواہ مخواہ اور جب نکلیا اوسنے یہ قول لا شہد راضی ہوا ساتھ اسکے پس
 کیا اللہ تعالیٰ نے انکے قول کو ساتھ قول اپنے کے **مَا لَهْ عَزِيدُ لَكَ مِنْ آلِهَةٍ يُحْصُونَ** یا کہ کفار نے یہ قول ازراہ ہمت نہ قہر و عقاد

دین کی شقتوں اور تکلیفوں سے اور اس میں تبدیلی برائی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اور بیان پر اس کا تفسیر یا پادون کی قیام کی عادی حد
 قُلْ اَوْ كُفِّرُوا بَاغْدٰى سَمٰوٰتٍ وَّ اَرْضٍ عَلٰیہٗ اَبَآءُكُمْ مَّقَالُوْا اِلَآئِہٖمَا اَدِسِلَاۡتُہٗمۡ کُفْرًا ۝۱۰
 ۱۰۔ بولا اور جو میں لادوں مجھ کو اس سے زیادہ جھگڑا کہ جس پر تھے اپنے اپنے باپ اور تہی کھٹے تھے نہ کہ نہ ماننا + صحت

کہا اور میں غیر ٹھیک اپنے باپوں ہی کی متابعت پر اٹھے رہو گے اگر چہ لایا ہوں میں تمہارے پاس میں کہ زیادہ تر راہ دکھانے والا ہوں
 چیز سے کہ اوپر پایا تھے اپنے باپوں کو کہا اور انہوں نے بلاشبہ ہم ساتھ اوس چیز کے کہ بھیجا گیا تھو ہمراہ اوس کے بہت قدر میں تفسیر
 یعنی ہم اپنے باپے ادون ہی کے دین پر ثابت رہیں گے اگر چہ لایا ہو تو ہمارے پاس میں زیادہ تر راہ دکھانے والا اور اچھا بہ صحت

فَاَنْتُمْ مِّنْہُمْ فَاَنْظُرْ کَیْفَ کَانَ عَاقِبَةُ الْمُکَذِّبِیْنَ ۝۱۱

پھر جن سے اوس سے لایا ہوا سو دیکھ آخر کیسا ہوا جھٹلانے والوں کا پھر

پس لایا تھے اوس سے میں دیکھ کیونکر ہوا انجام کار جھٹلانے والوں کا + تفسیر میں یہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 کی اس کفار کے قتل کے لیے کہ اسی محمد تمہارے پہلے جنہوں نے رسولوں کو جھٹلایا تھے اوس سے بدل لایا پس دیکھو کہ کیا انجام کار اوس کا
 ہوا کہ بعضے زمین میں دھسائے گئے بعضے سو بند رو غیر مٹائے گئے بعضوں پر تھہرے سائے گئے وغیرہ فلک میں جو تھو جھٹلاتے ہیں لوگو بھی
 ڈرنا چاہیے کہ مبادا ایسا ہی حال اوس کا بھی نہ ہو + صحت تنبیہ + ان آیتوں سے معلوم ہوا کہ جو باپے ادا اخلاق اللہ رسول کے
 ہوں اونکی راہ بھی نہ اختیار کیجیے کہ موجب خرابی داریں کی ہی پس کیا بری بات ہو جو بعضے شادی غمی میں طریقہ سنون جھٹکے
 باپے ادون کی پیروی کرتے ہیں کہ کوئی شادی میں لنگنا باندھتا ہی کہ رسوم جو جس و مہودے اور ان کے بیابان کے شعائر سے یہ چنانچہ
 عند تحقیق بعضے میں تو سن سے معلوم ہوا کہ لنگنا باندھنا حکم شایستہ ہی مانند بیابان کے اسی لیے حضرت سید آدم ہنوری رحمۃ اللہ تعالیٰ
 نے کتاب علم الہدی لکھا ہی کہ لنگنا باندھنا کفر ہی انتہی + اور کوئی سٹھا اور بندھن ہمارا باندھتا ہی اور گھوم چلا پے مینہ ہی
 وغیرہ کے دیتا ہی اور ناچ و گانا وغیرہ کرنا ہی اور اسی طرح کفار کی رسمیں شادی میں برتا ہی بات باپے ادون کے اور علیٰ ہذا القیاس غمی
 میں کہیں نہ چھری اور کہیں نیچا اور دسوان وغیرہ یہ اکثر رسوم کفار ہی سے ان کے باپے ادون نے اخذ کیں ہیں اونکی پیروی میں یہ بھی + صحت
 مومن کو چاہیے کہ تمام وہابیات و مخرجات سے پرہیز کرے شادی غمی میں اور وہی باتیں اختیار کرے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 اور صحابہ کرام اور اہل بیت عظام سے ثابت ہوں + الاستحقاق میں خرابیوں کا ہوگا جو مذکور ہو میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منہج
 اَبْغَضُ النَّاسِ اِلَیَّ اللّٰہُ سَکَنَہٗ اَوْ سَکُوْہُ جَوَاسِلَامٍ مِّنْہُمْ یُطِیْعُوْنَ طَرِیْقَہٗ اِلَیَّ کَانَ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ ذٰلِکَ +

وَ اِذْ قَالَ اِبْنُ ہٰیوَمَکَیْدَہٗ وَ قَوْمُہٗ اِنِّیْۤ اَنَا نَبِیُّکُمْ فَکُفِّرُوْا ۝۱۲ اِلَآ الَّذِیْ فُطِّرَ نِیْ فَاِنَّہٗ سَیِّدِیْ ۝۱۳
 اور جب کہا ابراہیم نے اپنے باپ کو اور اوسکی قوم کو میں الگ ہوں اون پر جس کو پوجتے ہو مگر جس نے مجھ کو بنا یا سو وہ مجھ کو اور دیکھا

اور یاد کر جب کہا ابراہیم نے اپنے باپ کو اور اپنی قوم کو تحقیق میں بے تعلق و بیزاری ہوں اوس چیز سے کہ تم پوجتے ہو مگر وہ ذات پاک
 پیدا کیا مجھ کو پس بلاشبہ وہ ہدایت کریگا مجھ کو + تفسیر میں بیان یہ قصد ہے کہ تمہارے پیشوں نے باپ کی راہ غلط دیکھ کر چھوٹی
 تم بھی ہی کرو + صحت اس آیت کو اوپر کی آیتوں سے یہ ربط ہی کہ جو اپنے باپے ادون کی تقلید کرتے ہیں اونکو قصہ سناؤ کہ تمہارے
 جو خدا علی تھے حضرت ابراہیم علیہ السلام دیکھو اونہوں نے کیسی بیزاری اختیار کی باپے ادا کی تقلید سے اور نہ سک کیا ساتھ دیں گے تھو
 بھی ایسا ہی کرنا چاہیے یا اونکو اس سے یہ قصہ سنایا کہ اگر تھو تقلید ہی کرنی ہو تو حضرت ابراہیم کی کرو کہ وہ تمہارے سارے باپے ادون میں شرف
 دیکھو کیسے بیزاری اپنے باپے ادون سے تم بھی ایسے ہی بیزاری ہو + صحت لکھا یعنی ثابت کیا کہ باپے ادون کی تقلید ہی + صحت

وَجَعَلْنَا كَلِمَةً بَاقِيَةً فِي عَقِبِهِ لَعَلَّكُمْ تَجْعَلُونَ

اور یہی بات چھپ چھپ گیا اپنی اولاد میں شاید وہ جمع کر لیں

اور کیا خدا تعالیٰ نے کلمہ توحید کو بات باقی رہی ہوئی بیچ فرزندوں اور سکے کے تو ہو گا کہ کافر جمع کریں یعنی انبیاء اور اولیاء حضرت
ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں پیدا ہوئے تفسیر میں بیٹا وی میں لکھا ہے اور کیا ابراہیم نے یا خدا تعالیٰ نے اتنی بات اور
کیا ابراہیم علیہ السلام نے کلمہ توحید کو جو اپنے گھر پر رکھا تھا اس سے لیکر سیدہ کنان تک بات باقی رہی ہوئی اپنی اولاد میں
پس ہمیشہ رہتا ہے کوئی نہ کوئی انہیں ایسا کہ توحید بیان کرتا ہے اور خدا تعالیٰ کی اور بتاتا ہے لوگوں کو اس کی توحید کی طرف تو کہ جو شرک
ہو گئے ہیں انہیں جمع کریں بسبب بلا نمود کے انہیں سے اور یا ضمیر لَعَلَّكُمْ اور میں تَجْعَلُونَ کی پھر تہی ہوا بلکہ اس کی طرف
کہ وہ پھرین کفر و شرک سے طرف دین باپ اپنے ابراہیم کے اور مراد کلمہ توحید سے یا تو یہی کلمہ ہو جو انہوں نے کہا یا کہ لا الہ الا اللہ
ہو کہ جو سمجھا ماری اور کلمہ قول رائی بنی بنی سے

بَلْ مَتَّعْتُ سُلَٰلَةَ وَاٰبَاءِ هُمْ حَتَّىٰ جَاءَهُمُ الْحَقُّ وَرَسُولٌ مُّبِينٌ وَلَمَّا جَاءَهُمُ الْحَقُّ قَالُوا
کوئی نہیں پہنچے ہر دین کو اور کلمہ ہاں تو کہ یہاں تک کہ پہنچا انکو دین سچا اور رسول کھول ستار والا اور جب پونجا انکو سچا دین کہنے لگے
هٰذَا سِحْرٌ وَاٰتَاٰنَا كُفْرًا

یہ جادو ہے اور ہم اس کو نہ مانیں

بلکہ بہرہ مند کیا سینے انکو اور انکے باپوں کو تا وقتیکہ آیا انکے پاس دین سچا اور پیغامبر ظاہر اور پیغامبر ظاہر
کہا انہوں نے یہ جادو ہے اور ہم ساتھ اس کے نامتقد ہیں تفسیر میں بہرہ مند کیا سینے انکو اور انکے باپوں کو یعنی انکے مشرکوں
اور یہی وہ ہیں کہ جنکو باقی چھوڑا ابراہیم علیہ السلام نے پس انکو بہرہ مند کیا ساتھ درانگی عمر کے اور نعمت کے اور زبردستی گرفتار کیا
میں نے انکو عذاب میں پس غرور ہوئے بسبب ہمت کے اور شہنشاہوں سے چین میں اور اتباع شہوات میں اور طاعت شیطان میں اور
باز رہے کلمہ توحید سے اور حق سے مراد دونوں کا قرآن ہے اور پیغامبر یعنی محمد علیہ السلام ظاہر یعنی کھلی رسالت لیکر آئے کہ حق ہونا
اس کا ظاہر ہے ساتھ آیتوں اخراج کے کہ اپنے ساتھ رکھتے ہیں

وَقَالُوا لَوْلَا نُنَزِّلُ هَٰذَا الْقُرْآنَ عَلٰٓی رَجُلٍ مِّنَ الْقُرْآنِ عَظِيْمٍ

اور کہتے ہیں کیوں نہ اترے یہ قرآن کسی بڑے مرد پر ان دو بستیوں کے

اور کہا مشرکوں نے کیوں نہ بھیجا گیا یہ قرآن اوپر ایک مرد بزرگ کے ان دو گانوں میں سے یعنی سگہ اور طائف کے رہنے والوں میں سے
کسی پر اترنا یہ تفسیر میں اور کہا یعنی ازراہ حکومت باطل کے اور ہذا القرآن کہتے ہیں حقارت قرآن کی منظور تھی کفار کو
اور علی رَجُلٍ مِّنَ الْقُرْآنِ عَظِيْمٍ کی تقدیر یہ ہے علی رَجُلٍ عَظِيْمٍ مِّنَ الْقُرْآنِ عَظِيْمٍ یعنی ان دونوں گانوں
میں ایک گانوں کے سردار و رئیس پر کیوں نہ اترے قرآن اور یہ ایسا ہی جیسے فرمایا یحییٰ مِّنْهُمُ الْقُلُوبُ یعنی ایک راجہ جو لوگوں کو
دریاؤں میں سے اوس میں سے کہتے ہیں ہوتی اور دونوں گانوں میں سے مراد مکہ اور طائف میں اور مراد عظیم کہ سے ولید بن مغیرہ اور عظیم طائف
سے عروہ بن مسعود ثقفی اور مراد عظیم سے صاحبان جاہ کا یہ فہم ناقص کا تھا عظیم حقیقت میں یہ کہ اس کے نزدیک عظیم یعنی بڑا ہو گا
اٰهَمُّ يَسْمُوْنَ رَحْمَتِ رَبِّكَ هُوَ الَّذِي قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيشَتَهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا
کیا وہ باندھے ہیں تیرے رب کی مہر بنے بانٹے ہیں ان میں روزی انکی دنیا کے جیتے اور اونچے کیے

جب قبر میں جاتا تو وہ محبوب ہوا جاتا اور اس سے پس سینے خیال کیا کہ اس فانی کو کیا محبوب کھون پسینے چوں کو سینا پنا محبوب کیا کہ جب میں قبر میں جاؤں گا تو میرا محبوب بھی میرے ساتھ جائیگا پس کہا شقیق نے کہ خوب کیا تو نے یعنی واقعی تھی انیکیاں یعنی نماز روزہ حج زکوٰۃ صدقہ علم دین پڑھنا پڑھنا وغیرہ ذلک ساتھ جائیں گی اور جو روئے مال سنال آدم زلیست ہی محبوب ہیں سر پر کون کیلے کام آتا ہو پھر کہا شقیق نے کہ دوسرا مسئلہ کیا ہو کہا حاتم نے کہ نظر کی سینا اللہ تعالیٰ کے اس قول میں **وَأَمَّا مَنْ خَلَفَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَىٰ ۖ فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَىٰ** یعنی اور جو کوئی ڈرا اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے ہونے سے اور باز رکھا نفس کو خواہش نفسانی سے پس بلاشبہ اس کا ٹھکانا جنت ہو پس کہا سینے اپنے دل میں کہ قول حق سبحانہ و تعالیٰ کا حق ہی کچھ نہیں سمجھتا میں اس کو شش کی سینے اپنے نفس پر بیچ دفع کرنے خواہش نفسانی کے یہاں تک کہ خوب چاہتا ہوں میں طاعت آئی پرست جان اس کی ابھی سمجھ نہ سکا ہوں کہ خواہش نفسانی کو دفع کروں گا تو اس کے عوض میں جنت پاؤں گا اور واقعی میں بات یہی ہے کہ جو کوئی خاوند حقیقی کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرے گا اور خواہش نفسانی کو دفع کرے گا خواہ مخواہ اچھی باتوں کے کرنے پر مستعد ہوگا اور بری باتوں سے بچے گا اور حق جنت کا ہوگا حیف ہو کہ ایسی دولت بے زوال کو ہاتھ سے دے اور اس کے مال کرنے کی فکر کرے پھر کہا حاتم نے کہ تیسرا مسئلہ یہ ہے کہ سینے جو نظر کی خلق کی طرف توجہ دیکھا کہ جس شخص کے پاس کوئی چیز قیمتی اور ذی قدر ہوتی ہو تو اس کو بہت عزیز رکھتا ہو اور محافظت کرتا ہو اس کی پھر نظر کی سینا اللہ تعالیٰ کے اس قول میں **مَا عِنْدَ كُمْ يَنْفَدُ ۚ وَمَا عِنْدَ اللَّهِ بَاقٍ ۚ** یعنی جو کچھ تمہارے پاس ہے فانی ہو اور جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے باقی ہو پس جب کچھ قیمتی اور ذی قدر چیزیں ہاں تھیں تو اس کو بہت عزیز رکھنا چاہیے تو کہ باقی ہے میرے لیے اس کے پاس حال یہ کہ لوگ جو کسی چیز کو عزیز رکھتے ہیں اور محافظت کرتے ہیں اس کی محض یہ بات کہ فانی کو کیا عزیز رکھنا چاہیے جو کچھ ہوا اس کے نام پر دیکھتے تو کہ اس کے خزانہ غیب میں رہے اور بعد مرنے کے اس کا کام کو ابدال آباد کو کیا خوب کہا ہے **سَعِدَ مَنْ دَارَىٰ مَرْفَعَتَهُ ۚ لَنْ تَنَالُوا الْبَيْتَ حَتَّىٰ تُنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاكُمْ** سید یہ کہ سینے جو دیکھا اس خلق کی طرف توجہ دیکھا کہ ہر ایک جو عکرا ہوا مال کی طرف اور حسب اور شرف نسب کی طرف پس سینے جو خیال کیا تو جانا کہ یہ سب بھی پھر نظر کی سینا اللہ تعالیٰ کے اس قول کی طرف کہ **فَرَمَّا هُوَ اَنْ اَكُلْ مِنْكُمْ مِمَّا عِنْدَ اللَّهِ اَنْفُسُكُمْ** یعنی ہر ایک بزرگ و عزیز میں اللہ کے نزدیک بہت پرہیزگار تم میں کا ہو پس شش کی سینے نفوس کے حال کرنے میں تو کہ ہوں میں اللہ کے نزدیک بزرگ و عزیز حاصل یک مال و جاہ وغیرہ کی کچھ حقیقت نہیں اس سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک عزیز و ذی قدر نہیں ہوتا بلکہ مبتلا تقویٰ زیادہ ہوگا اوتنا ہی اللہ کا پیارا ہوگا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم **مَنْ بَطَّأ بِهٖ عَمَلًا لَمْ يَسْرِعْ بِهٖ نَسَبًا** یعنی جس کے عمل نے تاخیر کی اس کا نسب کچھ کام نہیں آتا اسی مضمون کا کہ سینے ہندی میں شعر کہا ہے **شعر ذات بھات پوچھے نہیں کہ سب ہر کو بھی سو ہر کا سو** یا چوان سید یہ کہ دیکھا سینے خلق کو کہ بعض بعضوں پر لعن طعن کرتے ہیں اور اصل اس سب کی حسد ہی پھر نظر کی سینے طرف قول اللہ تعالیٰ کے **لَا تَحْسَبُوهُمْ شَرًّا فَمِنْهُمْ قَوْمٌ مُّؤْمِنُونَ** یعنی انہیں کہ تم نے دشمن کی عورت بیان ہو سیتا ان کی زندگانی دنیا میں پس چھوڑ دیا سینے حسد اور دوست رکھتا ہوں خلق کو اور جانتا ہوں کہ بلاشبہ قسمت اللہ تعالیٰ کی جانتا ہے کہ ہر ایک کے لیے جو کچھ مقدر ہو وہ پہونچتا ہو پھر حسد کر کر کیوں کیوں طعن کیجیے اور چھٹا سید یہ کہ سینے دیکھا خلق کو کہ ظلم زیادہ کرتے ہیں بعضے ان کے بعض پر اور جنگ و جدال کرتے ہیں بعضے بعضوں سے پس رجوع کی سینے اللہ تعالیٰ کے اس قول کی طرف **اِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا ۚ وَابْنُ اٰدَمَ لَكُمْ شَيْطَانٌ مُّبِينٌ** یعنی بلاشبہ شیطان تمہارے لیے دشمن ہے پس پڑو اس کو دشمن پس فقط اسی دشمنی باندھی سینے اور کوشش کرتا ہوں میں اس سے بچنے میں اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے لوہی دی ہے کہ وہ دشمن میرا ہی پس ترک کی سینے

تو اس مسئلہ

تو اس مسئلہ

۵
بزرگ و عزیز میں اللہ کے نزدیک بہت پرہیزگار تم میں کا ہو پس شش کی سینے نفوس کے حال کرنے میں تو کہ ہوں میں اللہ کے نزدیک بزرگ و عزیز حاصل یک مال و جاہ وغیرہ کی کچھ حقیقت نہیں اس سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک عزیز و ذی قدر نہیں ہوتا بلکہ مبتلا تقویٰ زیادہ ہوگا

یا چوان سید

یا چوان سید

تو ان کے

تو ان کے

عداوت خلق کی ہو اسلئے اور ساتھ ان سلسلہ جو کہ سینے جو خلق کو دیکھا تو دیکھا کہ ہر ایک اور نہیں ہے بلکہ ہر ایک کا پس و پیش اور اپنے نفس کو اور داخل ہوتا ہے اور چیز میں کہ نہیں جلال کے لیے یعنی جو ہر عمام سے مال کھاتا ہے پھر نظر کی سینے طرف تو ان کے کے و مامون ذابنہ فی الاکثرین علی اللہ و علی اللہ و علی اللہ یعنی اور نہیں ہر کوئی چلنے والا زمین میں مگر کہ اس پر ہر ایک اور کا پس و پیش میں کہ میں بھی تو ایک اور نہیں میں پر چلنے والوں میں ہوں کہ چکار زرق ہو اسلئے تعالیٰ پر پس شغول ہو امین اور حق میں کہ اسلئے کہ یہ جو چیز میں کہ محیر لازم ہے شغول ہو امین اور ترک کی سینے وہ چیز کہ میرے لیے اس کے پاس ہے یعنی ہر رزق کا وہ شغل ہے اس کے لیے کچھ سی نہیں کرتا میں اور ساتھ ان سلسلہ یہ کہ سینے جو خلق کی طرف نظر کی تو دیکھا او کو کہ کوئی بھروسہ کرتا ہے اپنی زمین پر اور کوئی اپنی تجارت پر اور کوئی اپنی کاریگری پر اور کوئی اپنے بدن کی صحت پر پس تمام مخلوق بھروسہ کرتے ہیں مخلوق پر یعنی زمین وغیرہ سب چیزیں اسلئے تعالیٰ کی پیدائی ہوئی ہیں اور پھر بھروسہ کرتے ہیں پس سینے رجوع کی اسلئے تعالیٰ کے اس قول کی طرف و من یتق کل علی اللہ فحق حبس یعنی اور جو کوئی بھروسہ کرتا ہے اسلئے تعالیٰ پر پس وہ کافی ہے اور اسلئے بھروسہ کیا سینے اسلئے ہی پر پس وہ کافی ہے جو کہ پس جب حاتم مسائل بیان کر چکے تو شقیق حتمی علیہ نے فرمایا کہ اسی حاتم تو نیک نیک ہو اسلئے تعالیٰ سینے نظر کی علم تورات اور انجیل اور زبور اور فرقان عظیم میں یہ مسائل خلاصہ اسلئے ہیں پس جس نے عمل کیا ان مسائل پر عمل کیا چاروں کتابوں کو پڑھ کر تمام ہوئے مسائل حیات العلوم میں کہ اور ہر گاہ کہ قلیل حقیر فرمایا امر دنیا کو اس کے بعد ایسا مضمون بیان فرمایا کہ جسے ثابت ہو قلیل و حقیر ہو نہ دنیا کا نزدیک اس کے پس نہ فرمایا۔

وَلَوْ كُنَّا نَسْكُنُ اَرْضًا لَّكُنَّا مِنْ يَكْفُرٍ بِالَّذِينَ هُم بِآيَاتِنَا مُتَكِبُونَ
اور اگر یہ نہ ہوتا کہ لوگ ہوا زمین ایک زمین پر تو ہم دیتے تو کو جو سرکین رحمت سے ان کے گھر و گھر چھت روپے کی
وَمَعَادِجَ عَلَيْهِمْ أَنْظَرُوا مِنْ رَبِّهِمْ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ
اور اسلئے ان کے گھر و گھر دروازے اور تخت جن پر گنیمتیں اور سونے کی

اور اگر نہ ہوتا یہ خسرو کہ ہوا زمین سب لوگ ایک گروہ یعنی غیر جمع جو جائیں گے تو امت کرتے ہم اسلئے ان لوگوں کے کفر کرتے ہیں اسلئے اس کے واسطے گھر و گھر کے چھتین چاندی کی اور سیرھیاں بھی کہ اور ان کے چھتے ہیں اسلئے گھروں ان کے کے دروازے بھی چاندی اور تخت بھی کہ ان کے اوپر کیا گیا کرتے ہیں کہ ہم تمہیں ان کے نفس میں اگر نہ ہوتا زمین اگر نہ ہوتا اسکا نہ ہوتا کہ سب لوگ کفر جمع ہو جائیں گے تو کہ ہم سب جہالت دنیا کے نزدیک اسے کافروں کے لیے چھتین اور سیرھیاں اور دروازے اور تخت تمام چاندی سے اور کرتے ہم ان کے لیے زخرف یعنی زینت ہر چیز سے اور زخرف کہتے ہیں سونے کو اور زینت کو اور جائز ہے کہ ہر ہر اسلئے سقفا من فضة و زخرف یعنی بعضی چھتین چاندی سے اور بعضی سونے سے
وَمِنْ ثَمَرَاتِ الْجَنَّاتِ الْمَوْصِيئَاتِ فِي ظُلُمٍ لَّيَالٍ مَسْجُودٍ
یعنی یہ سب چیزیں چاندی اور سونے کی کرتے اور یہ یعنی میں کہ باوجود اس کے سونا بھی دیتا میں اور یا تجلست دیتا میں یعنی اگر خوف ہوتا سب لوگوں کے جمع ہونے کا کفر پر اور طلب دنیا پر تو میں کافروں کو ایسی آرائش اور مال دیتا اور اس میں تحقیر اور بیان مردود ہونے میں چیزیں کا ہی نزدیک حق تعالیٰ کے کہ سبب نہایت مردود اور بڑے ہونے کے سوا کافروں کے لیے نچا میں چنانچہ اسی لیے فرمایا کہ دنیا اتنی کافروں کے لیے دیتا کہ چھتین اور سیرھیاں اور دروازے اور تخت ان کے تمام سونے اور چاندی کے ہوتے لیکن نہیں دیتا میں تو سب لغزش اور باز رہنے بعض اہل ایمان کے عبادت و اطاعت میرے سبب بل کہ نے کہ طرف ان کے عبادت و اطاعت میرے سبب

فَلَنْ يَكُنَّ لَهُمْ فِيهَا نِكَاحٌ وَلَا فِيهَا زِينَةٌ وَلَا تُمْسِكُ بِهُنَّ
اور یہ سب کچھ نہیں مگر رتنا دنیا کے جیتے اور بھلا گھر تیرے رب کے ان میں ہر وہ چیز جو

اور نہیں ہے سب یہ مگر تھوڑی سی بہرہ مندی زندگی دنیا کی اور آخرت نزدیک پروردگار تیس کے پرہیزگاروں کے لیے ہے تفسیر
 آخرت یعنی ثواب آخرت پرہیزگاروں کے لیے ہے یعنی جو کہ بچتے ہیں شرک سے ۱۱ مراد آخرت سے بہشت ہے اور جنہیں اوسکا کہ پرہیز
 کرنے والوں کو شرک اور گناہوں اور طلب دنیا سے بوجھ گیا اس لیے کہ انہوں نے سرعت زوال متاع حیات دنیا کی اور بیوفائی دنیا کی
 اوسکو دور کرنے والا خدا جان کر اور اللہ دنیا جیفۃ و طالیحہا کلا حب کو سنکر اوس بیزار ہوئیں جو سچ حدیث میں آیا کہ فرمایا استغفر علی اللہ وسلم
 اگر قدر ہوئی دنیا کی نزدیک اللہ برابر پریشہ کے تو نہ پلاتا کسی کافر کو اس ایک قطرہ پانی کا اور یہ بھی آیا کہ کہا راوی تھا میں نے کون کون سے
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک بکری کے بچے مردار پر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا دیکھتے ہو تم اس بکری کے بچے کو کہ ذلیل و خوار
 اپنے مالک کے نزدیک جس وقت کہ ڈال دیا اوسنے اسکو پس لیا انہوں نے اس کے ذلیل و خوار ہی ہونے سے تو ڈال دیا ہوا اسکو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 پس دنیا خوار تر ہے اللہ کے نزدیک اس بکری کے بچے سے اپنے مالک کے نزدیک روایت کثیرہ دونوں حدیثیں مع اسناد کے اور کچھ احوال دنیا کا
 اور مسئلہ اوسکا سورۃ نسائین میں مذکور ہے اور حاصل یہ کہ اہل دنیا کو سلامتی گناہوں سے ممکن نہیں مگر جسکو محفوظ رکھے اللہ تعالیٰ اور یہ بہت نادر ہے کیونکہ
 حب اللہ دنیا اس کل خطیئۃ قول مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور طالب حق کو خود محال ہے کہ باوجود حب دنیا کے وہیں گراست خیر کو چھوڑے
 پس اجتناب اوس سے ضرور ہے رسول علیہ السلام ساتھ اوس کمال وقوت کے و عافیت تھے اللہم اجعل رزق الی محمد کفافا
 یعنی یا اللہ رزق آل محمد کا اسقدر کہ جس سے جان بچ رہے اور سبکی کیا حقیقت ہے اور یہ غرور شیطان اور نفس کا ہے کہ لوگ بلکہ اکثر
 فقر دنیا کو مذموم نہیں سمجھتے اور اوسکو عمل راہ حق کا نہیں سمجھتے اور اسی لیے کمال حقیقی سے بے بہرہ رہتے ہیں نکتہ ۱۱ ایک
 فرماتے ہیں کہ آیت وَاذْ قَالِ اٰتٰیَا ھِیْجُو سے بیان تک اشارہ ہر طرف اس کے کہ طریقہ مقربوں کا ترک کرنا شرک ظاہری اور ظہنی
 اور بے غیرتی کا ہے تو راہ خدا کی پاویں اور آیت وَاَلَا لَوْ کَا نُنٰلَ ھٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰی رَجُلٍ مِّنَ الْقُرٰیئٰتِ عَظِیْمَہٗ
 سے معلوم ہوا کہ عظیم وہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک عظیم یعنی بزرگ ہو جسے کہ اور سب فرمایا اِنْ اَکَلْتُمْ مِمَّا عِنْدَ اللّٰهِ اَتَشْكُرُوْنَ
 یعنی بہت بزرگ و عزیز تم میں نزدیک اللہ کے وہ ہے کہ جو بہت پرہیزگار ہو تم میں اگرچہ ظاہر میں خیمت اور ذلیل اور محتاج ہو اور اھم
 یَقْسِمُوْنَ اِنّہٗ سَعٰیءٌ مَّعْلُوْمٌ ہوا کہ تقسیم رحمت قرب اور کمال اور وصال کی اور عیشت ظاہری اور باطنی کی قسم توکل اور قناعت
 اور رضا اور رفیع درجات عالیہ اور مانند ان کے سے سب من جانب اللہ اور فضل اوس کے سے ہے جسکو مستحق جس چیز کا جانتا ہے عطا فرماتا ہے
 اور رحمت اور قرب بہتر تمام فضائل و کمالات سے ہیں اور آیت لَوْ کَا نَ الْیٰکُوْنُ النَّاسُ اِنّہٗ سَعٰیءٌ مَّعْلُوْمٌ ہوا کہ ہر نجات
 کمالات کو مشروط ہے ساتھ ترک کرنے جب دنیا اور اختیار کرنے تقویٰ کے ماسوی اللہ سے کیا خوب کہا جس کیسے کہا اعظم کہیں
 رخ از متاع فانی بر تافت ۱۱ و اندر طلب دولت باقی بشتافت ۱۱ آنجا کہ کمال ہمتش بوجہ وسیعہ وان چیز کہ مقصود لہو و دنیا ۱۱ بحسب
 ابن سعید آیت یَقْسِمُوْنَ دَحْمَتِ سَرَابٍ اَلَمْ یَزَلِیْ تَفْسِیْرُ مَن یَقُوْلُ ہُوَ کَا سَا نَیْنِیْ سَعُوْلُ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اللہ تعالیٰ نے
 تقسیم کیا در میان تمہارے اخلاق تمہارے کو جیسا کہ تقسیم کیا در میان تمہارے رزقون تمہارے کو اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ دیتا ہے
 دنیا اوسکو کہ دوست رکھتا ہے اور اوسکو کہ نہیں دوست رکھتا ہے اور نہیں دیتا ہوسن مگر اوس کو کہ دوست رکھتا ہے اور اوسکو جس کو دیا اللہ نے
 دین پس تحقیق دوست رکھا اوسکو ۱۱ دینش ۱۱ دنیا کا فانی ہونا اور برائی اوسکی اور ثواب آخرت کا ملنا مستقیق کے لیے بیان کیا
 اب کہ یہ فرماتے ہیں کہ اس فانی کو چھوڑو اور ذکر اللہ کو کہ اوسکا ثمرہ ابدال آباد حاصل رہیگا اور آخرت میں اوس کے سبب جہنم کے اختیار کرو

وَمِنْ یُعْشِیْ عَنْ ذِکْرِ اللّٰحْمٰنِ یُفِضْ لَہٗ شَیْطٰنًا فَمَہْوَاۃٌ فَرِیْنٌ ۝

۱۱ بدیہی عین دنیا ۱۱ جہنم کی یاد سے ۱۱ ہم اوپر تعذیب کرین اب شیطان چھوڑ دے اوسکا مٹھی مٹھو

اور جو کوئی غافل ہو یا خدا سے متعین کرتے ہیں ہم اس کے لیے ایک شیطان پسند شیطان اس کے لیے ہمیشہ ہوتا ہے۔ نفس میں
معنی منّ یغش کے یہ ہیں کہ دیدہ و دانستہ اندھا ہوتا ہے ذکر خدا سے کہ قرآن ہی یعنی جانتا ہے کہ وہ حق ہے اور پھر کجاہل کرتا ہے یا خدا کو
استغالی کے و یحکد و ایحا و استیقتنجا انفسہم یعنی انکار کیا اس کا حال انکہ بالیقین جانا اس کو نہ سوائے ان کے
سائل یہ کہ جو کوئی قرآن سے اور اس چیز سے کہ او میں ہر قسم حلال اور حرام اور احکام سے کو نہ سوائے ان کے عذاب سے نہیں کرتا اور
اس کی رحمت کا امیدوار نہیں ہوتا ایک شیطان ساتھ اس کا ہمیشہ کو رہتا ہے اور اس کو ہر کتا رہتا ہے تو کہ مستحق اس کے عذاب کا ہے
کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے یعنی بیچ تفسیر نقیض کے کہ سبط کرتے ہیں ہم اس پر شیطان کو پس وہ اس کے ساتھ رہتا ہے دنیا
اور آخرت میں باعث ہوتا ہے اس کو گناہوں پر اور اس میں اشارہ ہے کہ جو خدا و مت کرتا ہے قرآن پر نہیں پاس آتا اس کے اور نہیں
ہوتا اس کا شیطان اور روایت ہے محمد بن عثمان مخزومی سے کہ قریش نے کہا یعنی آپس میں کہتے ہیں کہ وہ اس کے شخص کے صاحب محمد سے
ایک شخص کو کہ پڑے اس کو نہیں کین کیا اوں نے واسطے ابی بکر کے طلحہ بن عبید اس کو پس آیا وہ ابو بکر کے پاس کتنے ایک ایسے کے ساتھ
کہ ابو بکر نے طرف کس چیز کے بلاتا ہے تو مجھ کو کہ طلحہ نے کہ بلاتا ہوں میں تجھ کو طرف عبادت لات وغری کے کہ نام توں کا ہے کہ ابو بکر نے کون ہے
لات کہ طلحہ نے کہ وہ رہا ہے کہ ابو بکر نے اور کون ہے عمری کہا شیطان اس کی کہا ابو بکر نے پس ان ہر مان و لی اس چہ پور طلحہ اور
نہ جواب دیا ابو بکر کو پھر کہا طلحہ نے اپنے یاروں کے جواب دے واسطے اس شخص کو پس کوت کیا قوم نے پس کہا طلحہ نے اوٹھای ابو بکر اشھد ان
لا الہ الا اللہ وان محمدًا ترسل اللہ پس اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ومن یغش عن ذکر الرحمن
نقیض لہ شیطانا الخ یعنی صدق آیت کے اور باقی کافر تھے کہ اوں نے حق سے دیدہ و دانستہ اعراض کیا اوں پر
شیطان سبط تھے کہ وہ راہ حق پر نہیں آنے دیتے تھے ان کو مدد معاہدہ میں مشور

وَالَّذِينَ يَصِلُونَ إِلَهُم مِّنَ السَّبِيلِ وَكَانُوا مُصِئِينَ

اور وہ ان کو روکتے ہیں راہ سے اور سمجھتے ہیں کہ ہم راہ پر ہیں صوفی

اور تحقیق شیاطین باز رکھتے ہیں ان کو سیون کو با خدا سے اور آدمی جانتے ہیں کہ وہ راہ پا نے والے ہیں کاہد

حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ نَا قَالْ لِيْلَيْتَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ بَعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ فَيَبْسُ الْقَرَيْنِ

یہاں تک کہ جب آئے ہر کہا کسی طرح مجھ میں اور تجھ میں فرق ہو شرق مغرب کا سا کہ کیا ہوا تھی یہ صوفی

اس وقت تک کہ آدمی آئے یعنی روز قیامت کے آگے ہمارے کہیگا ساتھ شیطان اپنے کے ایک شکر دریاں میر اور دریاں تیر سافیت شرق

اور مغرب کی ہوتی پس ہر ہمیشہ ہی تو بہ نفس میں یعنی دنیا میں شیطان کے مشورے پر چلتا ہے اور وہاں اس کی صحبت سے

ہوتا و یگا اس طرح کا ساتھ شیطان کیو جن ملتا ہے کسی کو آدمی بہ صوفی سعید جبریتی منقول ہے بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے

نقیض لہ شیطان کہ کہا پو نہی ہما کہ کافر جہا وٹھایا جاوے گا اپنی قبر سے ہاتھ میں ہاتھ ہو گیا اس کے شیطان کا اوں میں

جدا ہو گیا اس سے یہاں تک کہ لیجا و یگا اوں دونوں کو اللہ تعالیٰ طرف دوزخ کے پس وہ وقت ہوگا کہ کہیگا لیلیت بیتی و

بیکناک بعد المشرقین فیکس القریین کہہ راہی اور اپنے دونوں میں نہیں ہوگا اوں پر نہ رہے نہ کہ کہیگا

درمیان لوگوں کے اور لیجا یا جاوے طرف جہنم کے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں ہی تم سے کوئی گراہیگا

شیطان ہی کہہ صاحب نے اور آپ کے ساتھ بھی ہے یا رسول اللہ فرمایا اور میرے ساتھ بھی ہے لیکن اللہ تعالیٰ سے نہ کہہ راہیگا

ہر سوائے رہتا ہوں میں ہر مان و لی اس چہ پور طلحہ اور کون ہے عمری کہا شیطان اس کی کہا ابو بکر نے پس ان ہر مان و لی اس چہ پور طلحہ اور

انت میں کوئی چیز نہ آگوار معلوم ہوا و نہ کو بیان تک کہ وفات پائی اور نہیں تھا کہ فی نبی کہی مگر کہ دیکھا عذاب اپنی است میں مگر نبی صغار
صلی اللہ علیہ وسلم اور روایت کیا گیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دکھائے گئے اور چیز کو کہ پوچھی است اون کی کو بعد اوفات نہیں دیکھے گئے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہشتے شے کہتے یہاں تک کہ وفات ہوئی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم

فَاَسْمِكُ بِالَّذِي اَوْحِيَ إِلَيْكَ، إِنَّكَ عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ.

سبوت مضبوط راوی کے جو تجلو حکم آیا ہی تو ہر جہ شک سیدی راوی + ص ۱۰۰

پس محکم کراؤں چیز کو کہ وہی مسیحی گئی طرف پیر یعنی مسک کہ قرآن پر اہل کراؤ کچھ تحقیق تو اور بہت برعین ایسے دین پر پڑے ہیں جنہیں

وَأَنذِرْ لَكَ الْبَاقِيَ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْفَرَسِ ۖ قُلْ يُسْأَلُ عَنِ الْفَرَسِ ۖ لَكُمُ الْغَيْبُ مَعَهُ ۖ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ۝

اور یہ مذکور بیگ تیار اور تیری قوم کا اور آگے سنسے عجیب گاہی

اور تحقیق قرآن نصیحت ہر تیرے لیے اور تیری قوم کے لیے اور تم لوہے جاؤ گے۔ نفسانیوں پر مایہ نشی ہیں لیکن ان کے لیے جو بے
شرف کا ہر تیرے لیے اور تیری قوم کے لیے اس لیے کہ او ترای او نکی لغت میں اور یہ چھہ ہو۔ لہذا یعنی تیرا امت وہ چھہ ماوگا
کہ تمہا سکا حق کیسا ادا کیا اور کیسی تعظیم کی تمہا سکی اور کیسا شکر ادا کیا اس نعمت کا کما عدی بن حاتم نے کہ تمہا میں نے چھہ ہو
نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا آگاہ ہو بلاشبہ اللہ نے جانا جو کچھ کہ میرے دل میں ہے یعنی محبت اپنی قوم کی پس جس کی جگہ
اونکے حق میں پس فرمایا وَاِنَّكَ لَن تَخْلُقُ وَلِقَاقُ مَا تَسْؤَىٰ وَتَسْؤَىٰ لِمَا تَسْؤَىٰ بِہِ پس کیا ذکر و شرف میری قوم ہے یہ اپنی
کتاب میں پھر فرمایا وَاِنَّكَ لَن تَخْلُقُ وَلِقَاقُ مَا تَسْؤَىٰ وَتَسْؤَىٰ لِمَا تَسْؤَىٰ بِہِ پس کیا ذکر و شرف میری قوم ہے یہ اپنی
ڈرا گئے اپنے کو کہ بہت قریب ہیں اور بہت کر بازو اپنے کو واسطے اونکے کہ اتباع کریں تیرے ان مومنوں میں سے مراد ہی قوم میری پس نہ کہ
اللہ کا کہ نکالا صدیق میری قوم سے اور امام میری قوم سے بلاشبہ اللہ نے اولٹ لیٹ کیا بندوں کو پیٹھ کے بل او پیٹھ کے بل نبی خود
غور سے انکو ملاحظہ فرمایا پس ہو بہترین عرب قریش از وہ درخت بارک ہیں جب کا ذکر کیا اللہ نے اپنی کتاب میں وَمَثَلُ كَلِمَةٍ
طَيِّبَةٍ كَتَبَتْ لَهَا طَئِيفٌ مِّنْ عَشْرَةِ اَلْفِ مِائَةٍ اَلْفِ مِائَةٍ مِّنْ اَشْجَارٍ اَوْ اَكْثَرُ مِمَّا تُحِصُّونَ اَوْ اَلْفِ مِائَةٍ مِّنْ اَشْجَارٍ اَوْ اَكْثَرُ مِمَّا تُحِصُّونَ
یعنی جڑ او سکی ثابت ہے یعنی فرمانا ہی کہ جڑ او سکی گرم ہے کہ وہ ثابت ہے وَفِي عَصَا فِی السَّمَاءِ اِیْنِی اَوْ شَآخِیْنِ اَوْ سَکِی اَسْمَانِ
میں میں یعنی فرمانا ہی وہ شرف ہی کہ مشرف کیا اونکو اللہ نے بسبب اس سلام کے کہ ہدایت کیا اونکو وہ واسطے اسکے اور گردانا اونکو اول
اوسکا پھر و تازی اونکے حق میں ایک سورت کتاب اللہ سے ملے میں کہ وہ لایلا کون قریش پر آخر تک لکھا ہے مگر مگر سے کہ نہیں لکھا
یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ذکر کیے گئے ہوں اونکے سامنے قریش ساتھ خبر کے کبھی مگر کہ خوش کر دیا اونکا کہ نے حضرت کو یہاں
کتاب ہو تھی تھی وہ خوشی سب لوگوں کے لیے سامنے حضرت کے اور تھے حضرت کثر اوقات پڑھتے یہ آیت وَاِنَّكَ لَن تَخْلُقُ وَلِقَاقُ مَا تَسْؤَىٰ
لِقَاقُ مَا تَسْؤَىٰ وَتَسْؤَىٰ لِمَا تَسْؤَىٰ بِہِ

يَقُولُ مَلِكٌ وَسُوءَ نَسَبٍ لَمَّا بَلَغَ مِنْ عَمَلِهِ مِثْلًا شَدِيدًا

وَسَلِّ مَنْ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُسُلِنَا أَجْعَلْنَا مِنْ دُونِ الرَّحْمَنِ الْإِلَهَ يُعْبَدُ لَكَ

۱۰ رپوچہ پلہ جو رسول بھیجے ہنسنے بخشد میلے کبھی ہنسنے کے میں رحمن کے سوا اور حال کہ پوچھ دو پوچھو

و پوچھ احوال انکے کہ کچھ تو ہم نے پہلے تجھے میٹھا مہر پہ یہ امر کیے تھے ہم نے سوچا کہ عہدہ دربار پر کیا جاؤ گے؟ سنیں
جنہی کا دین میں شکر نبدیج دار کھا اور پوچھ دیکھ یعنی بزوفہ انکار ۱۰ اح سے ملاقات ہو یا انکے احوال کہ ابونہ تحقیق کہہ دو
نہیں میرے درباروں کے سوال کرنے سے تحقیق سوال کرنے کی بلکہین یہ پھر رہی ہے کہ نہ۔ انکے اہلین میں اور دریافت کرنے سے ابونہ

ج
میرزا حسن خان
میرزا حسن خان

دین الوسیع کہ آیا عبادت بتوں کی کبھی کسی ملت میں ملتوں انبیاء کے سے ہوئی بھی ہو اور حضرت کو کفایت کیا نظر کرنے اور شخص کے سے
 نظر کرنا کتاب الہدیین کہ معجز اور صدق ہوا گلی کتابوں کی اور کافی ہوئی حضرت کو خبر دینی اللہ تعالیٰ کی اس بات میں ساتھ اس آیت کے
 وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَكُم بِسُلْطَانٍ بِهٖ كَفَّارِ عِبَادَتِ كَرْتے ہین سو اللہ کے اوس چیز کو کہ نہیں اور تارسی تھا
 اوسکے دلیل اور خود یہ آیت کافی ہر حاجت اور آیت کی نہیں اور ابن عباس سے ہی کہ جب آنحضرت کو معراج ہوئی تو بھیجا اللہ تعالیٰ نے آنحضرت
 کے لیے آدم کو اور رسولوں کو کہ اولاد میں ہین پھر اذان ہی جبریل نے پھر تکبیر کہی اور کہا اے محمد آگے بڑھو اور نماز پڑھاؤ اونکو
 پس نماز پڑھائی آنحضرت نے اونکو پھر جبار غ ہوئے نماز سے تو کہا اونسے جبریل نے سَلِّ يَا مُحَمَّدُ مِنْ اَدَسْكَتَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ
 وَ سَلِّتَا اَلَمْ تَسْ فَرَمَا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں پوچھا میں کفایت کرتا ہی مجھ کو یعنی فرمانا اللہ تعالیٰ کا اور یہی قول زہری اور سید
 بن جبیر اور ابن زید کا ہے کہ کہا اوخون نے جمع کیے گئے حضرت کے لیے رسول شب معراج میں اور حکم کیا سوال کرتے کا اونسے پس نہیں شک کیا
 حضرت اور نہیں پوچھا اور بعضوں نے کہا کہ معنی اسکے یہ ہیں سَلِّ اَقْمِ مِنْ اَمْرٍ سَلِّتَا یعنی رسولوں کی امتوں سے کہ وہ یہود و نصاریٰ ہیں
 پوچھو کہ اونسے پوچھنا گویا انبیاء سے پوچھنا ہے کہ وہ رسولوں کی کتابوں سے خبر دین کے اور معنی اس سوال کے ثابت کرنا اس بات کا ہے کہ بتوں
 کے لیے کہ وہ باطل پر ہیں **معاد تنبیہ** مقصود تمام کوع کا یہ ہے کہ آدمی کو چاہیے کہ اللہ کے ذکر اور قرآن پر عمل کرے کہ کچھ
 پکا موصدا و متبع سنت کا ہوا رہن اپنی اوقات ایسی باتوں میں مصروف نہ کھے کہ جنہ کرنے سے غاوند حقیقی راضی ہے اور ہر دم و ہر عت
 لرزان ترسان اور امیدوار اوسکی رحمت کا ہے اور اوسکی یاد میں بخول اور شیطان سے بیزار اور اوسکو دشمن سمجھتا اور عزت کو یاد کرتا ہے
 والا شیطان سدا ہو گا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماو گیک اللہ جل کرہ کالود و زخ سے اوسکو کہ یاد کیا مجھ کو ایک وقت یعنی نماز
 و توحید سے یاد رکھو جسے کسی جگہ میں یعنی باز رکھا نفس کو گناہ کرنے سے کہا عایشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہ پوچھے میں رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم سے معنی اس آیت کے وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوْا وَقُلُوبُهُمْ وَجَلَةٌ اَلَمْ یَعْنِ اور وہ لوگ کہ دیتے ہین اور دل انکی
 ڈرتے ہین کیا یہ وہ لوگ ہین کہ پیتے ہین شراب اور خمر پاتے ہین فرمایا نہیں ای بیٹی صدیق کی لیکن یہ وہ لوگ ہین کہ روزہ رکھتے ہین
 اور نماز پڑھتے ہین اور خیرات کرتے ہین اور وہ ڈرتے ہین یہ کہ نہ قبول کیا جاوے اونسے یہ وہ لوگ ہین کہ جلدی کرتے ہین بھلائیوں میں
 اور آیا ہی کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب حاتی دو تہائی رات کھڑے ہوتے پس کہتے یَا أَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا اللَّهَ اذْكُرُوا اللَّهَ
 جَاءَتْ لَنَا حِفْظٌ تَتَّبَعَهَا الْاِدْفَةُ جَاءَتْ الْمَوْتُ بِمَا فِيْهِ جَاءَتْ الْمَوْتُ بِمَا فِيْهِ یعنی ای لوگوں یاد کرو اللہ
 کو یاد کرو اللہ کو آیا پھلا نفخہ ہے آو گیک اوسکے نفخہ دوسرا آئی موت ساتھ اوس چیز کے کہ اوس میں آئی موت ساتھ اوس چیز کے کہ اوس میں آئی
 اور آیا ہی کہ نکلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے پس نکھا لوگوں کو کہ وہ ہنس رہے ہین فرمایا آگاہ ہو و تحقیق تم اگر بت کرتے یا دلہ تون کی
 توڑنے والی کی کہ وہ موت ہی تو البتہ باز رکھتی تھو اوس چیز سے کہ دیکھتا ہوں ہین یعنی ہنسنا چھوڑ دیتے پس موت کو یاد دلہ تون کی توڑنے والی
 کہ موت ہی تحقیق نہیں گذرنا قبر پر کوئی دن مگر کہ بولتی ہی پس کہتی ہین غریبی کا ہوں اور میں گھر سہائی کا ہوں او میں گھر
 کا ہوں اور میں گھر کیوں کا ہوں اور جب دفن کیا جاتا ہوں نہ مومن تو کہتی ہی اوسکے لیے قبر مہم حجاب و اہلا یعنی فراغت
 آیا تو اور اپنے اہل میں آیا آگاہ ہو بلاشبہ تو تھا بہت محبوب میرے نزدیک اونہین سے کہ چلتے ہین مجھ پر جس جگہ کہم ہوئی میں تھجرت اور آیا تو
 میرے پس قریب ہی کہ دیکھ گیک تو سلوک میرا ساتھ اپنے فرمایا پس فرار ہوئی قبر اوسکے لیے بندہ پہونچنے نظر اسکی کے اور کھولا جاتا ہوا
 لیے دروازہ طرحت جس کے اور جب دفن کیا جاتا ہوں نہ مومن تو کہتی ہی اوسکے لیے قبر کا دیکھنا و کھانا و کھانا یعنی نہ فراغت
 میرے لیے اور نہ اپنے اہل میں آیا تو آگاہ ہو تحقیق تھا تو میرے نزدیک بہت دشمن اونہین کہ چلتے ہین مجھ پر جس جگہ کہم ہوئی میں تھجرت اور آیا تو

وہ لوگ کہ روزہ رکھتے ہین اور نماز پڑھتے ہین اور خیرات کرتے ہین اور وہ ڈرتے ہین یہ کہ نہ قبول کیا جاوے اونسے یہ وہ لوگ ہین کہ جلدی کرتے ہین بھلائیوں میں اور آیا ہی کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب حاتی دو تہائی رات کھڑے ہوتے پس کہتے یَا أَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا اللَّهَ اذْكُرُوا اللَّهَ جَاءَتْ لَنَا حِفْظٌ تَتَّبَعَهَا الْاِدْفَةُ جَاءَتْ الْمَوْتُ بِمَا فِيْهِ جَاءَتْ الْمَوْتُ بِمَا فِيْهِ یعنی ای لوگوں یاد کرو اللہ کو یاد کرو اللہ کو آیا پھلا نفخہ ہے آو گیک اوسکے نفخہ دوسرا آئی موت ساتھ اوس چیز کے کہ اوس میں آئی موت ساتھ اوس چیز کے کہ اوس میں آئی اور آیا ہی کہ نکلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے پس نکھا لوگوں کو کہ وہ ہنس رہے ہین فرمایا آگاہ ہو و تحقیق تم اگر بت کرتے یا دلہ تون کی توڑنے والی کی کہ وہ موت ہی تو البتہ باز رکھتی تھو اوس چیز سے کہ دیکھتا ہوں ہین یعنی ہنسنا چھوڑ دیتے پس موت کو یاد دلہ تون کی توڑنے والی کہ موت ہی تحقیق نہیں گذرنا قبر پر کوئی دن مگر کہ بولتی ہی پس کہتی ہین غریبی کا ہوں اور میں گھر سہائی کا ہوں او میں گھر کا ہوں اور میں گھر کیوں کا ہوں اور جب دفن کیا جاتا ہوں نہ مومن تو کہتی ہی اوسکے لیے قبر مہم حجاب و اہلا یعنی فراغت آیا تو اور اپنے اہل میں آیا آگاہ ہو بلاشبہ تو تھا بہت محبوب میرے نزدیک اونہین سے کہ چلتے ہین مجھ پر جس جگہ کہم ہوئی میں تھجرت اور آیا تو میرے پس قریب ہی کہ دیکھ گیک تو سلوک میرا ساتھ اپنے فرمایا پس فرار ہوئی قبر اوسکے لیے بندہ پہونچنے نظر اسکی کے اور کھولا جاتا ہوا لیے دروازہ طرحت جس کے اور جب دفن کیا جاتا ہوں نہ مومن تو کہتی ہی اوسکے لیے قبر کا دیکھنا و کھانا و کھانا یعنی نہ فراغت میرے لیے اور نہ اپنے اہل میں آیا تو آگاہ ہو تحقیق تھا تو میرے نزدیک بہت دشمن اونہین کہ چلتے ہین مجھ پر جس جگہ کہم ہوئی میں تھجرت اور آیا تو

پس قریب ہو کر دیکھیں گے کہ کام میرا ساتھ اپنے فرمایا حضرت نے پس ملتی تو قبر اوپر بیان تک کہ اوہر کی اوہر نکلیا تھی ہرین پس بیان اوہر کی
کہا راوی نے اور اشارہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ اوہر کیوں اپنی کے پس داخل کیا بعض اونکی کو اندر بعض کے فرمایا آنحضرت
نے اور تعین ہوئے ہرین اسکے لیے شہر ہزاراڑھے اگر تحقیق ایک اونہیں سے پھنکارا ہاڑے زمین ہرین تو نہ اگاڑے زمین کچھ جب تک باقی
ہے دنیا پس کاٹتے ہرین اوہر اور ڈستے ہرین اوہر بیان تک کہ لایا جاوے اوہر کو طرف حساب کے کہا راوی نے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے ائمتہ القبر روضۃ من روض الجنۃ او حفرة من حفرة النار یعنی موائے کے نہیں کہ قبر ایک باغی
جس کے باغوں میں سے ایک گھر ہر دوزخ کے گرموں میں ہے کہا انس نے کہ تحقیق تم البتہ کرتے ہو عمل کہ وہ تعاری آکھوں میں بال سے
زیادہ باریک میں گنتے تھے ہم اوہر کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں موبقات سے معنی ہلاک کرنے والے یعنی منیہ گناہوں کو ہم
اور چھوٹا جانتے ہو اور ہم اوہر کو ہلاک سے گنتے تھے فرمایا آنحضرت نے اسی عایشہ بجا تو اپنے تئیں منیہ گناہوں سے اس لیے کہ واسطے اللہ
کی طرف سے مطالبہ کرنے والا یعنی ہلاک فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا مجھ کو میرے ساتھ نو باتوں کے ساتھ خوف خدا پوشیدہ
اور ظاہر میں اور ساتھ باطل کے غصہ اور خوشی میں اور ساتھ میانہ روی کے فقر اور غنائم میں اور ساتھ اس بات کے کہ ملہ رحم کرو ان میں
اوس کے کلمے مجھے اور دوزخ میں اوہر کو محروم رکھے بلکہ اوہر غفور و رحیم اوس کے ظلم کرے مجھ اور ساتھ اس کے کہ سو خانہ و شی میری فکر
اور گویا میری ذکر خدا اور نظر میری عبرت اور حکم کرو نہیں ساتھ اچھی باتوں کے **مشکوۃ** تنبیہ اب کچھ دعائیں ہا
منیہ تقریب کر اللہ کے کہ اس کو میں اسکے اعراض پر تنبیہ فرمائی لکھی جاتی ہیں تو ربانی مسلمانوں کو فائدہ دین فرمایا رسول خدا صلی
علیہ وسلم نے جو کوئی کہے وقت شام اور صبح کے تین تین بار رخصیت باللہ ربنا یا لا سلام دینا اور بحمد اللہ ربنا
کسوقا ہو تا ہی حق اس پر یہ کہ راضی کرے اوہر کو یعنی روز قیامت کہ اور روایت کی طبرانی نے ساتھ سند حسن مندری سے
کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی کہے وقت صبح کے رخصیت باللہ ربنا یا لا سلام دینا اور بحمد اللہ ربنا
پس میں حاضر ہوں کہ البتہ پڑھو گامین ہاتھ اوہر کا بیان تک کہ داخل کرو گامین اوہر کو خبت میں اور ابن ابی شیبہ نے روایت کی خطا
بن سیر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے کہا وقت شام کے رخصیت باللہ ربنا یا لا سلام دینا
بحمد اللہ ربنا کہ پس تحقیق پونہا تحقیق ایمان کو نہ اور روایت کی مستخری نے علی بنی اسعد سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ کہہ وقت کہ صبح کرے تو تین بار اور بوقت کہ شام کرے تو تین بار بسم اللہ الرحمن الرحیم کا حق و لا
قولا لا اکر باللہ العلی العظیم پس بلاشبہ یہ کلمہ شفا ہو نینا تو تین بار چوبیس اور ادنی ہاؤ کا ہم یعنی فکر ہو اور روایت کی
طبرانی نے اوسط میں اوہر سے سند حسن سمعہ بن جب سے کہ کہا سائینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جس نے کہا وقت
صبح کے اور شام کے اللهم انت خلقتنی وانت تغفر لنی وانت تطہر لنی وانت تسقیننی وانت تمیتنی
وانت تحیی لنی نہیں تاکہ اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز کر کہ دیتا ہو وہ اوہر کو پس ملا میں عبد اللہ بن سلام سے پس بیان کی سے ہے
یہ حدیث پس کہا اوہر کو کہ یہ کلمے بخیر تھے اللہ تعالیٰ۔ موسی علیہ السلام کو دعا کرتے تھے ساتھ ان کے ہر روز سات بار پس نہیں
اللہ سے کچھ کر کہ دیتا تھا اوہر کو وہ دعا فی الفلاح فی اذکار المساء والصباح للسیوطی رحمۃ اللہ علیہ
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی صبح و شام کو تین بار یہ دعا پڑھتا ہو تو اوہر کو سات رات میں نانی ہاؤ نہیں پہنچتی اوہر کو
بسم اللہ الذی لا ینفک عن شئ فی الارض والسماء وهو السميع العظیم اور روایت
ہر معقل ہر صحابی سے کہ جس نے یہ دعا پڑھی تعین ہوئے ہرین اوہر شہر ہزاراڑھے کہ دعا بخشش کی کرتے ہیں اوہر کے لیے

چھلنے تو زمین چار کر میں
سب جلاؤں کو ہا

یا اسعد بن ہرین
نور اللہ علیہ
یہ حدیث پس کہا
اور روایت کی
اور روایت کی

اور اگر مبراہی شہید مبراہی اور صبح سلمین ہر ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آج کی اتار ایک تپو کے گاتے سے کیا ایسا اور تعالیٰ نے فرمایا اگر گاتے تو جس وقت کہ شام کرنا عودا آخر تک ضرر نہ پہنچا تا جبکہ اور جو کوئی منزل پر و ترکہ پڑے تو ضرر نہیں کرتی کوئی چیز جب تک کہ کوچ کرے وہ عودا یہ ہر عودا و حکیمات اللہ التامات میں شتر ما خلق اور تین تین بار پڑھے صبح و شام آعوذ باللہ السميع العليم من الشیطان الرجیم پڑھے یہ آیتیں ہوا اللہ الذی لا الہ الا ہوا علیہ العیب والشہادۃ ہوا اللہ من الشیطان الرجیم آخر سورہ حشر تک تو اسکی فضیلت یہ آئی ہر کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص عود مذکور مع تین آیتوں اخیر سورہ حشر کے پڑھتا ہر صبح کو تو ستعین کرنا ہر اللہ تعالیٰ ما و سپر شہرہ فرشتے کہ دعا بخشش کی کرتے ہیں اوسکے لیے شام تک اور اگر اوس دن میں مبراہی شہید مبراہی اور جو شام کو پڑھے ہی درجہ پائے اور فرمایا کہ قل ہوا اللہ اور قل آعوذ برب الفلق اور قل آعوذ برب الناس کا صبح و شام تین تین بار پڑھنا کفایت کرنا ہر چیز سے یعنی دفع کرنا ہر برائی کو اور فرمایا کہ جو کوئی یہ دونوں آیتیں یعنی آیت الکرسی اور آیت ابتدا سورہ غافر کی صبح کو پڑھتا ہر محفوظ رہتا ہر یعنی سب بلیات اور شیطانوں سے بسبب کت انکی کہ شام تک اور جو شام کو پڑھتا ہر محفوظ رہتا ہر بسبب کت انکی کہ آیت الکرسی شہور ہو اور آیت ابتدا غافر کی یہ رسم تنزیل الکتب صلی اللہ علیہ وسلم غافرا الذی وقابل النوح شیدا العقاب فی الطول لا الہ الا ہوا الیہ المصدیر اور فرمایا کہ جو کوئی صبح و شام یہ آیت سات سات بار پڑھے تو کفایت کرنا ہر اللہ تعالیٰ غم دنیا اور آخرت اسکے کو وہ یہ ہر حسیب اللہ لا الہ الا ہوا علیہ تو کلت و ہوا رب العرش العظیم یہ سب و استین شکوہ اور صحن حصین وغیرہ حدیث کی کتابوں میں ہیں اور جسکو زیادہ شوق ذکر اللہ کا ہو وہ طہر حلیل اور وظیفہ مسنونہ میں دیکھ کر و مقرر کرے رد شکر کون کا کر کر اب انکے قصہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا بیان ہوتا ہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلی کے لیے اور اوسوقت کے یود وغیرہ کے قائل کرنے کے لیے کہ تم جیسے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں مانتے ہو باوجود جانتے حقیقت انکی کے اور دیکھنے معجزات انکی کے ایسے ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ معاملہ کرتے تھے اور انکے گناہ باوجود دیکھنے معجزات انکی کے لیکن اوس نے مانے سے تباہ و خراب اور معذب ہوئے ایسے ہی تمہارا حال بھی ہو تو کب عجب ہو

وَلَقَدْ ارسلنا موسیٰ بآیتنا الیٰ فرعون و ملائکہ فقال ائی رسول رب العالمین

اور پہنچے بھیجا موسیٰ اپنی نشانیاں فرعون اور اوسکے سرداروں سے تو کہا میں بھیجا ہوں جہان کے صاحبان ہوا

اور تحقیق بھیجا ہم نے موسیٰ کو ساتھ نشانیاں اپنی کے طرف فرعون کے اور شراف قوم اوسکی کے پس کہا موسیٰ نے تحقیق میں پیغمبر ہوں پروردگار عالمین کا نفس میں نشانیاں سے مراد بیدیا اور عصا وغیرہ معجزات موسیٰ علیہ السلام کے ہیں ملائکہ سے قبضہ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب کلام مذکور کہا ماندا و نخون نے اؤکو یہ محذوف ہر دلالت کرتا ہر اسے قول اللہ تعالیٰ کا صل

فَلَمَّا جَاءَهُمْ بِآیَاتِنَا إِذْ هُمْ مِنْهَا يَضْحَكُونَ

پھر جب لایا ان پاس ہمارے نشانیاں وہ تو سہلے اونپر ہنسنے ہو

پس جب کہ آیا موسیٰ انکے پاس ساتھ نشانیاں ہمارے کے ناگہان وہ اون نشانیاں سے ہنستے تھے نفس میں یعنی مسخر کرتے تھے ساتھ انکے اؤ کہتے تھے اؤکو سمجھ صل

وَمَا يُرِيهِمْ مِنَ آیَاتِ الْاٰھِی الْاٰلِیٰ مِنْ اٰخِیَارِ وَاَخَذْنٰھُمْ بِالْعَذَابِ لَعَلَّھُمْ یَرْجِعُونَ

اور جو بھی نے گئے ہم اؤکو نشانیاں سودہ سری سے بھی اور پکڑا ہم اؤکو تکلیف میں شاید وہ باز آویں صل

اور نہیں کہلتے تھے ہم اؤکو کوئی نشانیاں کہ وہ بزرگتر تھے ترین اپنے سے اور گرفتار کیا ہم اؤکو ساتھ عذاب کے تو کہ وہ پھر آویں نفس

قہر یعنی سختی پہننے سے کہ ہوتی تھی پہلے اس کے اور بزرگتر یعنی بہت بڑی ہوتی تھی سوچ نقص عادت کے اور ظاہر ظلم و لالچ کرنا اور
اس پر کہ لاحقہ بزرگتر ہوتی تھی سابقہ سے لیکن یہ مراد نہیں ہے بلکہ مراد یہ ہے اس کلام سے کہ وہ موصوفہ تھیں ساتھ بڑائی کے تفاوت نہیں
بڑائی میں یعنی سب بڑی ہی تھیں اور اس پر معمول ہی کلام لوگوں کا کہہ جاتا ہے **هَٰؤُلَاءِ شِئَانُ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُم مَّا آتٰهُم مِّنْ رَّبِّهِمْ**
یعنی وہ دو بھائی ہیں کہ ہر ایک ان دونوں میں سے بزرگتر ہی دوسرے سے ساتھ عذاب کے وہ طوفان اور بڑیاں اور چھپڑیاں اور بیدنگ اور خون جو جانا
پانی کا اور نقصان سیوون کا اور قحط پس تھیں یہ چیزیں نشانیاں اسے موسیٰ کے اور عذاب کفار کے لیے اور تھیں یہ ہر ایک بزرگتر دوسرے
اور تو کہ رجوع کریں یعنی کفر سے مٹ جائیں **مِنْ مَّوَدِّعِهِمْ**

وَقَالُوا يَا آيَةُ الشَّيْطٰنِ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عٰمَدَ عِنْدَكَ اِنَّا لَمُهْتَدُوْنَ

اور کہنے لگے اے جادوگر بچار ہمارا سٹاپنے رب کو جیسا سکھا کھا ہے تجھ کو ہم مقرر راہ پر آویں گے **مو**

اور کہا انھوں نے اے جادوگر دعا کر ہمارے لیے اپنے پروردگار کی جناب میں ساتھ اون ناموں کے کہ وحی کی ہی نزدیک تیرے تحقیق ہم
راہ پر آویں گے یعنی مسلمان ہو دیں گے **نفسدین** اے جادوگر کہتے تھے وہ عالم ہمارے جادوگر اس لیے کہ وہ بڑھانتے تھے علم جادو کو اور وحی
عَمَّا عِنْدَ عٰمَدِكَ کے یہ ہیں ساتھ عداوت کے کے نزدیک تیرے کہ عداوت تھی جسے کہ دعائیں ہی تجاہد ہی یا یہ خفی ہیں ساتھ عداوت کے کے
نزدیک تیرے اور وہ نبوت ہی یا یہ خفی ہیں ساتھ اس چیز کے کہ عداوت نزدیک تیرے کہ وہ دو کر عداوت کا ہی اور اس شخص سے کہ ہدایت پائے **مِنْ**

فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمْ الْعَذَابَ اِذَا هُمْ يَسْتَكْبِرُوْنَ

پھر جب اوتھالی بنے اون پرستے تکلیف تبھی وہ وعدہ توڑ ڈالتے **مِنْ**

پھر جب وہ کر گیا ہننے اون سے عذاب کو یعنی موسیٰ کی دعا سے ناگمان ہو عداوت توڑ ڈالتے یعنی ایمان لانے کا جو عداوت کرتے وفا کرتے اور سکو

وَنَادٰى فِرْعَوْنُ فِيْ قَوْمِهٖ قَالَ يَبْعُوْكُمْ اِلَيْكَ لِیْ مُلْكٌ مِّصْرَ وَهٰذِهِ اَکْثَرُ جُنُودِیْ

اور بکا! فرعون! اپنی قوم میں بولا اے قوم میری بھلا بھلو نہیں حکومت مصر کی اور یہ نہیں چلتی ہیں

تَحْتِیْ اَفْلا تَبْصُرُوْنَ

میرے نیچے کیا تم نہیں دیکھتے **مو**

اور بکا فرعون اپنی قوم میں کہ اے قوم میری کیا نہیں ہے میرے ہاتھ میں بدشاہی مصر کی اور یہ نہیں چلتی ہیں میرے محل کے نیچے کیا
نہیں دیکھتے تم **نفسدین** اوس گرد پیش کے ملکوں میں مصر کا حاکم بڑا ہوتا تھا اور نہ میں اسے بنائیں تھیں دریا نیل کا پانی
اپنے باغ میں لایا تھا کاٹ کر **مِنْ** بچار یعنی فرعون نے آپ بچار قبیلہ کے سرداروں کو ازراہ افتخار کے یا حکم کیا سنا دی کو اپنے بچار
اور کارون شیعہ منقول ہے کہ اس نے جب پڑھی یہ آیت کہ حاکم کرو گامیں مصر کا خدیس تر کو اپنے غلامان میں سے پس حاکم کیا اور اس کا
خصیب نام کو کہ وہ وضو کروایا کرتا تھا اور سکو اور عبد اسد بن غلاہ سے منقول ہے کہ کارون شیعہ نام کو اس مصر کا پس بکاروں کے
پس جب قریب پونچا اوس کے تو کہا آیا یہ وہی شہر ہے کہ افتخار کیا ساتھ اوس کے فرعون نے ایمان لیا کہ کہا اے **اَلِیْسَ لِیْ مُلْكٌ مِّصْرَ**
دعا کہ میرے نزدیک حقیر تر ہے اس سے کہ داخل ہوؤ نہیں اسمیں پس پھر میری اوسے باگ اپنی انتہی **مِنْ** کہ نہیں دیکھتے تم

یعنی قوت میری اور ضعف موسیٰ کا اور غنا میری اور فقر اس کا **مِنْ**

اَمْ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ هٰذَا الَّذِیْ هُوَ اَکْثَرُ جُنُودِیْ

بھلا میں بہتر اس شخص سے جس کو عزت نہیں اور صاف نہیں بول سکتا **مو**

وَلَا يَصْدُقُ كَلِمَةُ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكَاذِبٌ وَهَيِّئْ

لَهُ رُوحَكَ تَكُو شَيْطَانٌ مِّنْ تَحْزَانِ شَيْطَانِ مِّنْ مَّوَدِّ

اور جو کہ شیطانی توفیق دے تمہارے حق میں دشمن ظاہر ہو۔ نفس میں نہ روکھنی قیامت پر ایمان لانے سے یا رسول کی بروی کرنے سے دشمن ظاہر ہو یعنی ہو سکی دشمنی تم سے ظاہر ہو اس لیے کہ کلام تمہارے باپ آدم کو جنت اور اوتروایا وہ نے ہاں کہہ دیا۔

وَلَمَّا كَامَرَ عِيسَىٰ بِالْبَيْتِ قَالَ قَدْ جِئْتُكُمْ بِالْحِكْمَةِ وَلَكِنَّ كَوْمًا مِّنَ الَّذِينَ هُمْ يُحِبُّونَ فِتْنَةً

اور جب آیا عیسیٰ نشانیاں لیکر یوں لایا ہوں تمہارے پاس کئی باتیں اور بتائے کہ بعض پیرو میں تم جھگڑتے تھے

فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا أَمْرَ اللَّهِ هُوَ رَبِّي وَمَا بِكُمْ فَاَعْبُدُوا هَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ

سو ڈرو اللہ سے اور میرا کمانو بیشک تمہاری ہی رہبر اور رب تمہارا اور کئی بندگی کرو یہ ایک سیدھی راہ ہے۔ صوفی

اور جب کہ آئے عیسیٰ علیہ السلام ساتھ مجروح کہ لایا ہوں میں تمہارے واسطے حکمت کو اور آسائشوں میں تو بیان کروں میں واسطے

تمہارے بعض وہ چیز کہ اختلاف کرتے ہو تم پہنچاؤں اسکے پس ڈرو اللہ سے اور کہ مانو میرا تحقیق خدا وہی پروردگار میرا اور پروردگار

تمہارا پس عبادت کرو اس کو یہی راہ سیدھی ہے۔ نفس میں بہشت سے ملو جہنم میں یا آئیں انجیل کی اور شرائع اور کتب سے

مراؤ انجیل اور شرائع بعض وہ چیز جو ہر دین کا ہر نام دنیا کا اور آخرت تک کلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ہو۔ ص

فَلتَخْتَلَفْ الْأَحْزَابُ مِنْ بَيْنِهِمْ فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْ عَذَابٍ يَوْمَ الْقِيَامِ

پھر بحث گئے فرقہ انگے بچے سوجھائی ہو گندگاروں کے آفت سے کہ وہ دن کی صوفی

پس اختلاف کیا جماعتوں فور میان اپنے پس آؤ کہ ستم کیا عذاب دن در دینے والے کے سے۔ نفس میں۔ یہود اور

منکر ہوئے اور نصاریٰ قائل ہوئے پھر نصاریٰ بھی کئی فرقے ہوئے کوئی خدا کا بیٹا بنائے کوئی خدا کو تین جگہ کرے اور کچھ کہیں صوفی

جماعتوں نے یعنی فرقوں نے بعد عیسیٰ کے اور وہ یعقوبیہ میں اور شیطوریہ اور ملکائیہ اور شیعونیہ پس ان فرقوں نے نصاریٰ میں اختلاف کیا

عیسیٰ حق میں کہ آیا وہ اللہ ہی یا ابن اللہ یا ثالث ثالث یعنی تیسرے میں کا ستم کیا یعنی کہ کیا بسبب اس چیز کے کہ کوی عیسیٰ حق

میں اور دن در دینے والا دن قیامت کا ہو۔ ص

هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَنْ تَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ

ابھی راہ دیکھتے ہیں اور گھڑی کی کہ اگر گھڑی ہو اپنی اچانک اور انکو خبر نہ ہو۔ صوفی

انتظار نہیں کرتے ہیں مگر قیامت کا یہ کہ آوے انکے پاس ناگهان اور یہ خبر دار نہ ہوں۔ نفس میں۔ ص

قوم عیسیٰ کے یا ان کے اور یہ خبر دار نہ ہوں یعنی ماریہ غافل ہوں بسبب مشغول ہونے اپنے کے امور دنیا اپنی میں جیسے کہ اور جگہ فرمایا

تَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ یعنی کہ انکو قیامت اس حال میں کہ وہ جھگڑتے ہوئے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

قام ہوگی قیامت اس حال میں کہ دو شخص دوہتے ہوئے آؤتے کو اور دو شخص بیٹھے ہوئے کہہ رہے کو پھر بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے یہ آیت ہَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَنْ تَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ۔ ص

الْأَخِلَاءُ يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ إِلَّا الْمُتَّقِينَ

جتنے دوست ہیں اس دن دشمن ہوں گے مگر جو ہیں ڈر والے۔ صوفی

دوست اس دن بعض انکے واسطے بعض کے دشمن ہوں گے مگر یہ نیز گارہ۔ نفس میں۔ اس دن دوست دوست بھاگے گا اسکے سبب

بہشتی عذاب

یعنی اس دور میں ظاہر عیسیٰ

۱۳

آنکھیں اور تم وہاں ہمیشہ رہو گے۔ یہ قسمیں لذت و شہادین الخ یہ صریح واسطے انواع نعمتوں کے لیسے کہ وہ یا تو ایسے ہوں گے
 کہ دلوں میں خوشی ہو تو ہی ہوا کی بالذات پائی جاتی ہو اور انکی آنکھوں میں اور روایت کی ابن مبارک نے اور ابن ابی الدنیا نے بھی صفت جنت کے
 اور طبرانی نے اوسط میں بتا دیا کہ راوی ہوسکے ثقیل بن انس سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے کہ تحقیق کمترین
 تمام اہل جنت کا درجہ میں البتہ وہ ہوگا کہ کھڑے ہوئے اور کھڑے ہوئے ہر ایک کے ہاتھ میں دو طباق ہونگے ایک حوت کا
 اور دوسرا چاندی کا ہر ایک میں ایک ایک رنگ کا کھانا ہوگا کہ نہیں ہوگا دوسرے میں شل اور کھانے کا اور ایک آخر میں سے مانند دوسرے کے لکھا
 اور ایک اول میں سے یعنی خوب فرحت سے سب میں کھاویگا نہیں کہ ایک ہی سے سیر ہو جاوے اور باقی قائل یہ جائیں یا دیگر اور کئے آخر میں خوشبو
 اور لذت مانند دوسرے کے کہ پاویگا اور ایک اول میں سے پھر ہوگا خوشبو مشک تیز کی یعنی وہ طعام ہضم ہو کر ڈکار کی راحہ نہ ہو شک کے کھلیگا
 نہ پشاب کرینگے جنتی اور نہ پانچا نہ پھرینگے اور نہ تنگیں گے مانند بھائیوں کے تختوں پر آٹنے سے نہ ہونگے روایت کی احمد نے ابی ہریرہ
 کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلاشبہ اہل جنت کا مرتبہ میں وہ ہوگا کہ اس کے لیے سات درجے ہونگے اور وہ جنت
 پر ہوگا اور اوپر اس کے ساتواں ہوگا یعنی چھت اور بلاشبہ اس کے لیے تین ہو خادم ہونگے اور صبح و شام لائے جاویں گے اور اس کے سامنے
 تین طباق ہونگے ہر طباق میں ایک ایک طرح کا کھانا ہوگا کہ نہیں ہوگا ویسا دوسرے میں اور وہ لذت پاویگا اور کئے آخر سے جیسے
 لذت پاویگا اور کئے اول سے اور وہ البتہ کہیگا ای رب میرا اگر اذن دیتا تو مجھ کو تو البتہ کھاتا میں اہل جنت کو اور پلا تا میں او کو نہ کہ ہوتا ہوں
 چیز سے کہ نزدیک میری ہو اور بلاشبہ اس کے لیے حور عین بھر پوریاں ہونگی سو کہ دنیا کی بیویوں کے اور تحقیق ایک اور نہیں سے البتہ
 لیوگی جگہ اپنی دس کوں نہیج اور روایت کی عبد بن حمید نے عکرمہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق سول ترین
 دوزخیوں کا اور عذاب کے ایک شخص ہوگا کہ پانوں کھیا اور پراگارسے کے جوش مارے گا اور اس کے داغ اس کا کہا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور
 کیا ہوگا جرم اس کا یا رسول اللہ فرمایا تھے اس کے لیے ہواشی کہ چھپاتا تھا اس سے کہیتی کہ اور ایدادیتا تھا اس کو یعنی لوگوں کی کھیتیاں بٹھا
 کر دیتا تھا اور نہ حال انکہ حرام کیا ہی اس نے کہیتی کو یعنی اس کے روندنے کو اور اس کے گردیکو بقدر سنگ انداز کے پس کر ویہ کہ زندہ رکھنا چاہا
 اپنے مالوں کو یعنی ہواشی کو دنیا میں اور ہلاک کر واپسے نفسوں کہ آخرت میں یعنی اسبب چرانے اور خراب کرنے کہیتی کہ سستی عذاب کا اور
 اپنے نفسوں کو اور فرمایا کہ تحقیق اہل جنت کا مرتبہ میں اور اسفل و کا درجہ میں البتہ وہ شخص ہوگا کہ نہیں اہل ہوگا بعد اس کے کوئی فراموشی
 اس کے لیے سامنے اس کے بقدر سافت ایک سال کے ہوگا وہ ہونے کے محلوں میں اور موتیوں کے خیموں میں نہیں ہوگی اور نہیں جگہ ایک بالشت کی مگر آباہر
 صبح اور شام لائے جائیں گے اس کے سامنے شتر ہر طباق ہونے کے نہیج کا اور میں سے کوئی طباق مگر کہ ہوگا اور میں ایک رنگ کا کھانا کہ نہیں ہوگا
 دوسرے میں مانند دوسرے خوشی اس کی اور کئے آخر میں مانند خوشی اس کی کے ہوگی بیچ اول اور کئے کے اگر او ترین اور پھر تمام اہل میں البتہ کہایت کر
 او کو جو کچھ کہ دیا گیا نہ ناقص کرے یہ کچھ دوسرے چیز میں سے کہ دیا گیا ابوامامہ سے منقول ہے کہ کہا ایک شخص اہل جنت میں سے خوشی کرے گا اور
 جا فور سے کھانے کی پس گرے گی گاہ پچا پچا یا اس کے ہاتھ میں پس کھاویگا اور اسے جب تک کہ چاہیگا دل دے گا پھر اوڑ جاویگا اور دل چاہیگا اس کا
 پانی کے پینے کو پس آجاوگی جھاکل اس کے ہاتھ میں پس پویگا اور اسے جس قدر چاہیگا پھر چلی جاوگی وہ طرف اپنی جگہ کے ابوامامہ سے روایت
 یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث بیان کی صحابہ سے جنت کے ذکر کی پس فرمایا قسم ہو اوس فرات کی کہ جان میری اس کے ہاتھ میں ہے
 البتہ لیوگی ایک تھا القمہ پس کھیا اس کو اپنے مونہ میں پھر خطرہ آویگا اس کے دل میں اور کھانا کھانیکا پس دل چاہیگا وہ طعام کہ اس کے مونہ
 میں ہوگا یعنی وہ طعام وہی طعام ہو جاوے گا کہ جس کو دل چاہیگا پھر خطرہ آویگا اس کے دل میں اور طعام کا پس دل چاہیگا وہ طعام کہ اس کے مونہ میں
 ہوگا اور کھانے کے مزے پر کہ چاہتا تھا پھر چلی آئیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت و فیہما ما تشہیہ الا نفس و تلذ الا عین

یہ بیان ہو کہ لذت و شہادین
 کہ کھانا کھانے کا لذت و شہادین
 نہیں ہو چکا بلکہ لذت و شہادین
 خوشی و لذت و شہادین
 ہیں ہر ایک

یہ بیان ہو کہ لذت و شہادین
 کہ کھانا کھانے کا لذت و شہادین
 نہیں ہو چکا بلکہ لذت و شہادین
 خوشی و لذت و شہادین
 ہیں ہر ایک

علوم ہوا کہ عمل نیک کرنا عجب چیز ہے جس سے ایسی نعمت ہوتی ہے کہ اگر کسی نے اسے چھوڑ دیا تو اس کی جگہ جہنم کی آگ لگ جائے گی۔ **وَخَلَّ النَّارُ أَذْكَاءَ لَّهِ فَإِنَّ الشَّعْرَ بَعِيدٌ وَتَحْتَهُ الْجَحِيمُ فَإِنَّ الْعَصَا**
كُودٌ وَتَحْتَهُ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فَإِنَّ الشَّاقِدَ بَعِيدٌ یعنی نیا کرکشی کو یعنی ایمان صحیح حاصل کر اس لیے کہ دریا آخرت کا
 گہرا اور بڑا توشہ راہ آخرت کا پورا یعنی عمل خوب کر اس لیے کہ سفر دور و دراز ہو اور ہلکا کر بوجھ کو یعنی گناہوں کے بوجھ کو یا عطا ہو گیا
 کے بوجھ کو اس لیے کہ گناہی یعنی آخرت کی شواہد سخت ہو اور خاص کر عمل صالح کو اس لیے کہ رکھنے والا بدنام ہو۔ **مِنْهَا تَأْكُلُونَ**

لَكُمْ فِيهَا فَاكِهَةٌ كَثِيرَةٌ مِنْهَا تَأْكُلُونَ

تو وہاں میں میوے بہت اور ان میں سے کھاتے ہو، مرقا

تھارے لیے یہ ایمان ہیو بہت کہ اوس کے کھاتے ہو۔ **تَفْسِيرُهَا** میں من بعض کے لیے ہو یعنی زمین کھاتے ہو مگر
 بعض اوسکا اور دختون میں جو میوے ہوتے ہیں گے اوس سے زینت ہوگی دختون کو اور حدیث میں آیا ہے کہ زمین توڑ لگا کوئی شخص بیچ
 کے اوس کے میوے میں سے مگر کہ پیدا ہوگا جگہ اوس کے دو چندا و سکا۔ **عَلَّادٌ مِنْتَوَلَّى** مومن اور متقی کو جو جنت اور زمین
 اوس کی زمین کی اوس کا بیان نہرا کر اگلے مقابلے میں فکر کا حال بیان ہوا ہے۔

إِنَّ الْجَحِيمَ مِثْلُ نَارٍ فِي عَذَابٍ جَهَنَّمَ خَلْدُهَا لَا يَفْشَى عَنْهُمْ وَهُمْ فِيهِ مُبْلِسُونَ

ابستہ جو گنگا رہیں دوزخ کی نار میں ہمیشہ رہتے نہ ہلکی ہوتی ہو اور اسی میں رہتے ہیں نا امید۔ مرقا

تحقیق گنگا دوزخ میں ہمیشہ رہنے والے ہیں نہ ہلکتے ہیں کیا باو گے اوس سے عذاب اور عذاب میں نا امید ہو کر خاموش ہو گئے
تَفْسِيرُهَا میں کیا باو گے اوس سے عذاب اور عذاب میں نا امید ہو کر خاموش ہو گئے۔ **عَلَّادٌ مِنْتَوَلَّى**

وَمَا ظَلَمْنَاهُمْ وَلَكِنْ كَانُوا أَهْلَ الظُّلُمِ

اور ہم نے انہیں ظلم نہیں کیا لیکن تھے وہی سبب انصاف۔ مرقا

اور ظلم نہیں کیا ہم نے انہیں ظلم نہیں کیا لیکن تھے وہی سبب انصاف۔ مرقا

وَنَادَىٰ إِلَهُكَ لِيقْضِ عَلَيْكَ دِيْنُكَ وَقَالَ إِنَّمَا كُنْتُمْ بَشَرٌ لِّبَشَرٍ لِّقَدْ جَعَلَكُمُ الْبَشَرُ لَكُمُ الْآثَرُ

اور پکارے اے مالک کہیں ہو فیصلہ کر کے تیرا رب وہ کیا نکو رہنا ہو ہم نے انہیں عذاب پس سجادین پر تم بہت لو

لِلْحَقِّ كَلِمَ هَوْنٍ

سچی بات سے بڑا ہلکا ہوتا ہے

اور پکارے اے مالک چاہیے کہ مرنے کا حکم کرے ہم پر پروردگار تیرا مالک کہیں گے تحقیق تم ہمیشہ رہنے والے ہو تحقیق کہ میں ہم سب کا پناہ

بات سچی ہو لیکن اکثر تمہارے سچی بات کو ناخوش رکھنے والے ہیں۔ **تَفْسِيرُهَا** مالک نام ہی فرشتے کا جو دوزخ کا داروغہ ہی کہتے ہیں

ہزار برس چلاؤ گئے تب وہ ایک جواب دہ پکارنا امید کی کا۔ **مَرْحُومٌ** پکارنے کے موجب نا امید ہو گئے تخفیف عذاب سے تو پکارے مالک

اور معنی **لِيقْضِ عَلَيْكَ دِيْنُكَ** کے یہ ہیں کہ سوال کر اپنے رب سے کہ مار ڈالے ہو تو کہ عذاب سے چھوٹیں ہمیشہ رہنے والے ہو یعنی

عذاب میں نہیں چھٹکارا پانے کے اوس سے سبب مرنے کے اور نہ تخفیف عذاب کی۔ **وَقَالَ إِنَّمَا كُنْتُمْ بَشَرٌ لِّبَشَرٍ** میں جو قال ہوا

ضمیر مالک کی طرف پھرتی ہو اور **لَقَدْ جَعَلَكُمُ الْبَشَرُ لَكُمُ الْآثَرُ** کہ قال کی ضمیر اس کی طرف پھر کہ جب

سوال کرینگے مالک سے یہ سوال کرے اے اللہ اے اللہ کہ تو اے تعالیٰ ان کو جواب دے گا کہ **إِنَّمَا كُنْتُمْ بَشَرٌ لِّبَشَرٍ** اور بعضوں نے مالک

فرزند تھارے گمان میں نہیں ہیں اول عامرین کا ہوں یعنی توحید کرنے والوں کا واسطے اللہ کے جھٹانے والا تھارے قول کو ساتھ ساتھ
فرزند کے طرف اس کے بہ اور جنوں کے کہا کہ اگر میں نے اس کے لیے فرزند تھارے گمان میں نہیں ہیں اول انہیں یعنی انکار کرنے والوں کا ہوں
اس کے کہ ہوا اس کے لیے فرزند اور جنوں کے کہا کہ ان نافیہ ہی نہیں ہیں جس کے لیے فرزند پس میں اول ان کا ہوں کہ کیا یہ اور عبادت
توحید کی چھرا کی بیان کی اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کی نذر زند کے پڑنے سے فرمایا سبحان اللہ

سُبْحَانَ رَبِّكَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُونَ ○

مالک ذات پر وہ رب آسمانوں کا اور زمین کا صاحب تخت کا ان باتوں سے جو بتاتے ہیں موث

پاک ہو ورنہ اگر آسمانوں کا اور زمین کا صاحب عرش کا اور جن سے کہ بیان کرتے ہیں تفسیر میں یعنی وہ رب آسمانوں اور زمین کا عرش کا پس نہیں
جسم اس لیے کہ اگر ہوتا جسم تو نہ قادر ہوتا ان چیزوں کے پیکار کرنے پر اور جب کہ نہ ہوا جسم نہیں ہوتا اس کے لیے فرزند اس لیے کہ تولد صفت جسم سے نہیں

فَذَكِّرْهُمْ يَخْفَوْنَ وَيَلْعَبُوا حَتَّى يُلَاقُوا يَوْمَهُمُ الَّذِي فِيهِ يُوْعَدُونَ ○

ابھڑھنے کو بک کرین اور کھیلین جب تک ملیں اپنے اوس دن سے جس کا انکو وعدہ ہے موث

پس چھڑاؤ انکو تو باطل میں بحث کریں اور کھیلین بیان تک کہ ملیں اپنے اوس دن سے کہ وعدہ دیا جاتا ہے انکو تفسیر میں کھیلین یعنی
دنیا اپنی میں اوس دن سے کہ وہ دن قیامت کا ہے اور دلیل ہے اس پر کہ کچھ کہتے ہیں کہ فرقیل جمل اور خوض و لعب سے ہے تفسیر زیادہی میں بیان ہوا
کہ ایک دن نضر بن حارث بہت قریش کے سرداروں کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا سرداروں نے ایک آیت میں بطریق استہزا کے بحث کرنی شروع کی ولید
بن مغیرہ نے کہ ان ایام میں کچھیل اسلام کی طرف رکھتا تھا کہا اے نضر استہزا قرآن کے ساتھ کرتا ہے تو اللہ کے محمد سے کس شخص کے نہیں کہتا ہوا نضر
کہا میں بھی حق کہتا ہوں محمد کہتا ہے کہ لا الہ الا اللہ میں بھی کہتا ہوں لا الہ الا اللہ اور زیادہ کرتا ہوں کہ ملائکہ بنات اس
میں یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی آپ غمگین ہوئے جبریل آیت قُلْ اِنْ كَانَ لِلنَّاسِ خَلْقٌ وَلَدٌ فَاَنَا اَوَّلُ الْعَبْدِیْنَ
لَا تُنْصِرُنِي مِنْ دُونِ اللَّهِ اے پڑھی اور کہا خدا تعالیٰ اور محمد نے میری تصدیق کی ولید نے کہا اے حق تکذیب تیری کی ہر ان کا ن بھی

ماکان کے ہی یعنی نہیں ہیں جس کے لیے فرزند

وَهُوَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ إِلَهُ قَوْنِي الْأَرْضِ إِلَهُ وَأَهُوَ الْكَافِرُ ○

اور وہی ہے جسکی ہندگی آسمان میں اور اسکی ہندگی زمین میں اور وہی ہے کفر والا سب جاننا موث

اور وہ ہے وہ کہ آسمان میں فرمان روا ہے اور زمین میں فرمان روا ہے اور وہی باکلت دانا تفسیر میں کہتا ہے کہ معنی اس کے یہ ہیں کہ پوچھا جاتا
آسمان زمین میں لا الہ الا اللہ کا جو کلمہ یعنی باکلیت افعال میں اور نہ بیخلق میں دانا یعنی جلنے والا مخلوق کے مصباح کو یا جاننے والا
اوس چیز کو کہ ہوئی اور اوس چیز کو کہ ہوگی چارہ

وَتَبَرَّكَ الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَعِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَالْيَوْمِ ○

اور بڑی برکت ہے اسکی جس کا راج ہے آسمانوں میں اور زمین میں اور جو ان کے بیچ ہے اور اوسے پاس ہے خبر قیامت کی اور اوسے ہر ایک پھر جاؤ گے موث

اور بہت برکت والا ہے وہ کہ اس کے لیے ہر بادشاہی آسمانوں اور زمین کی اور اوس چیز کی کہ درمیان دونوں کے ہے اور نزدیک اس کے ہے

علم قیامت کا یعنی قائم ہونے اس کے کا اور طرف اس کے پھرے جاؤ گے

وَلَا يَسْمُرُ الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ الشَّفَاعَةِ إِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ○

اور اہتیا نہیں رکھتے شکو پہنچاتے ہیں سفارش کا مگر جس نے گواہی دی ہے اور انکو خبر تھی موث

اور زمین شفاعت کر سکتے وہ کہ گناہ پہنچے ہیں اور کوسو سال تک کے ولیکن وہ لوگ کہ گواہی سچ دی ہو اور وہ جاتے ہیں تو حید کو شفاعت کر سکتے
تفسیر میں یعنی اتنی سفارش کر سکتے ہیں کہ جسے کلمہ اسلام کہا انکی خبر میں اسکی گواہی دیتے ہیں بجز کلمہ اسلام کے حق میں نہیں کر سکتے
سوائے سفارش ہی نیک کر سکتے۔ صوف یعنی مشرکوں کے معبود کو جنکو یہ پہنچتے ہیں سو اس کے شفاعت نہیں کر سکتے جیسا کہ گناہ کر کے
مشرک کہ وہ شفاعت کر سکتے باری اللہ کے نزدیک ولیکن جنھوں نے گواہی سچ دی ہو یعنی اقرار کیا کلمہ توحید کا اور وہ جاتے ہیں کہ اللہ رب
ہمارا ہی بلاشبہ اور اعتقاد رکھتے ہیں اسکا وہ البتہ سفارش کر سکتے۔ صوف یعنی روز قیامت کے معبود و کفار کے بت وغیرہ شفاعت
کسی نہیں کر سکتے مگر وہ معبود جنھوں نے گواہی توحید کی دی ہو یعنی لا الہ الا اللہ کہا اور وہ جاتے ہیں اپنے دلوں سے اور جن کو کہ جسکی گواہی دی
زبانوں سے اور وہ عیسیٰ اور زبیر اور دیگر ہیں میں وہ شفاعت مومنوں کی کر سکتے اور اپنے بوجہ والوں کے بلانے پر بھی بزرگوں کے بجز جلا

وَلَكِنَّ سَأْلَهُمْ خَلْقَهُمْ لِيَقُولَ اللَّهُ فَمَا تَبِيعُوا فَلَكَوْنُ

اور اگر تو ابنت پوچھے کہ انکو کس نے بنایا تو کہیں گے اللہ نے بھر کہ ان سے اولاد نہ رہے۔ صوف

اور اگر پوچھتے تو مشرکوں کے کہتے پیدا کیا انکو البتہ کہیں گے خدا نے پیدا کیا ہی پس کہاں سے پھرے جاتے ہیں۔ تفسیر
خدا نے نہ بتوں اور فرشتوں اور فانی بقی فلو کن کے معنی ہیں پس کہ انکو کہاں سے پھرے جاتے ہیں توحید سے باوجود اس اقرار کے۔ صوف

وَقِيلَ لَهُ يٰٰرَبِّ اِنِّیْ لَهٰوَ كَاۡفٍ قَوْمٌ لَا یَعْلَمُوْنَ

قسم ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ لوگ ہیں کہ یقین نہیں لیتے۔ صوف

اور بہت ہی مایوسا بری ای پرو دکا میرے تحقیق یہ ایک گروہ ہیں کہ ایمان نہیں لیتے۔ تفسیر میں ترجمہ قیلہ الیہ کا یوں کیا ہے

کہ نزدیک اللہ کے ہر علم قیامت کا اور علم محمد کے کہنے کا یرت نہ۔ صوف

فَاَصْحٰكُم مِّنْهُمْ وَقُلْ لِّسَلٰمٍ فَاَسْقٰتْ یَعْلَمُوْنَ

سو تو مڑنا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور کہ سلام ہی اب آخر کو معلوم کریں گے۔ صوف

پس موند پھیرے اللہ اور کہ سلام نہ واع پس غصہ یہ جان لیں۔ تفسیر میں موند پھیرے یعنی ان کے اپنے اپنے طرف سے سلام

اور نا امید ہونے ایمان لانے سے اور نہت کر اور چھوڑاؤ کہ اور قل سلم کہ یہ منی میں کہ سلامتی دے۔ یعنی ہی تیسرے اور ترک بات

کرتے ہیں آپس میں ماسد قول اللہ تعالیٰ کے سلم علیکم لا یکتخی الجھلین۔ اور حکم اس اعراف کا یہ کیا آیت سیف سے نہت

ہوا اور جان لیں کہ یہ وعید بڑا کی طرف مشرکوں کے لیے اور تسلی ہو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے

بقول ہی کہ جسے پڑھی سورہ زمرت ہو اوہ اون لوگوں میں سے کہ کہا جاوے گا انکو روز قیامت کے لیے۔ بکھووف علیکم البوم

وَلَا اَنْتُمْ تَخْشَوْنَ اَدْخُلَهُ الْجَحِیْمَ سِوَ حِسَابٍ۔ صوف کشف۔ تنبیہ۔ کہ یہ نہتین نہتین نہتین

اس سورت کے سنتی جاہلین فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہ اس سورت کہتا ہی ہے متقی غنی گوشہ نشین کو یہ تحقیق اکثر

کہا ہی رسول خدا کے کو نسا آدمی بہتہ فرمایا وہ شخص کہ راز ہو عمر اسکی اور اچھے ہون عمل اس کے کہا اس شخص نے پس کو نسا آدمی بڑا ہی زیادہ

درایہ ہو عمر اسکی اور بڑے ہون عمل اس کے بھلا اور فرماتے یہ حضرت تین باتیں ہیں کہ قسم کھاتا ہوں۔ کہ جسے حق ہو پیر اور بیان کرتا ہوں۔

ایک حدیث پس یاد کرو اسکو پس وہ باتیں کہ قسم کھاتا ہوں میں ان کے حق ہونے پر یہ ہیں پس تحقیق نہیں کہ ہوا ہی مال سے کافہ دینے سے

یعنی نہیں بچھڑاتی ہر ایک مال کی سبب سے دینے کے یا نہیں قص ہوتا ہی ثواب و سکا بلکہ مضاعف ہو گا ان قیامت کے ساتھ ہونے تک بلکہ

زیادہ اور احتمال ہے یہ مراد ہو کہ نہیں باقی رہنا نقصان سے کہ مال کا دینے سے بلکہ یہ دینا سبب یا قتی مال کا ہوتا ہی۔ صوف اور پھر یہ ملک کا

بعضیوں کی موت یا شریک کرنے والا ہوتا ہے ساتھ اس کے تورا کہا ابن عباس نے کہا جاتا ہے ام الکتاب سے یعنی لوح محفوظ سے شریک
 میں جو کچھ کہ ہو گا سال میں یعنی سال آئندہ میں قسم و شہرے اور رزق اور اجلوں سے یہاں تک کہ حج کرنے والے کہ کہا جاتا ہے حج کر گیا ظاہر
 حج کر گیا ظاہر اور کہا حسن اور قنودہ اور حج ہر کہ حکم قطعی کیا جاتا ہے لیلۃ القدر میں بیچ مہینے رمضان کے ہر اجل اور عمل اور پیدائش اور رزق کا
 اور اوس چیز کا کہ ہوگی اوس سال میں اور کہا عکرمہ کہ وہ دن نصف شعبان کی ہے حکم قطعی کیا جاتا ہے اوس سال بھر کے امر کا اور لکھے جاتے ہیں
 زلفے مہرون میں پس زیادہ کیا جاتا ہے اوس میں کوئی اور نہ تھا کہ کیا جاتا ہے اوس میں سے کوئی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ منقطع
 ہوتی ہیں اجلین شعبان سے شعبان تک یہاں تک کہ ایک شخص نکاح کرتا ہے اور پیدا ہوتا ہے اوس کے ہاں بچہ حال انگہ نکالا گیا ہوتا ہے نام و کام موتی
 میں یعنی زندوں میں اوس کا نام نکال کر موتی میں لکھا جاتا ہے ابن عباس سے منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ حکم فرماتا ہے مقدمات کا بیچ رات نصف شعبان
 شعبان سے اور سوئیا ہے اور کو طرف کرنے والوں اور لکھے کے لیلۃ القدر میں اور روایت کی عبد بن حمید ابی الجعد سے کہ اوس شریف برہم علیہ السلام نے اقول
 رمضان کے اور تری ریت چھی شب رمضان کی میں اور تری نور بارہویں شب رمضان کی میں اور تری ایل اٹھارویں شب رمضان کی میں اور تری
 فرقان جو بیسویں شب میں ہے ابن عمر سے ہے بیچ تفسیر فیچا یقرق کل امر حکم کے کہ کہا لکھا جاتا ہے کام ہر دن کا برس دن تک
 مگر تفاوت اور سعادت کہ وہ کتاب اس میں میں کہ نہ متبدل ہوتے ہیں اور نہ تغیر اور روایت کی ابن جریر نے عمر سے کہ غلام آزاد غفرہ کا
 کہ کہا کہ میں نے لکھے جاتے ہیں ملک الموت کے لیے وہ کہ مر گیا اس لیلۃ القدر سے لیکر دوسری لیلۃ القدر تک اور یہ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
 اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ لَوْ كُنَّا نَعْلَمُ الْغُيُوبَ لَقَدْ كُنَّا بِمَا تَعْمَلُونَ كَاتِبِينَ پس پاتا ہے تو ایک شخص کو کہ نکاح کرتا ہے
 عورت اور ہوا ہوتا ہے گھوڑے پر اور نام اوس کا موتی میں ہوتا ہے ہلال بن سباق سے منقول ہے کہ کہا تھا کہا جاتا ہے لکھے جاتے ہیں
 اچھے لوگ کہتے تھے کہ انتظار کرو قضا کا رمضان مہینے میں **معاد منقول** رات برکت والی لیلۃ القدر ہے اور بعضوں نے
 کہا پندرہویں شب شعبان کی اور اوس کے چار نام ہیں لیلۃ المبارک لیلۃ البرت لیلۃ القدر لیلۃ الرحمة اور بعضوں نے کہا کہ وہ مختص ہے
 ساتھ بیچ بیسویں کے ایک تو یہ کہ اسمین تفریق ہر امر حکم کی ہر دوسری یکا اسمین عبادت کرنی فضیلت رکھتی ہے اور تیسری کہ رحمت
 نازل ہوتی ہے اسمین فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہ رحمت بھیجتا ہے میری است پر اس ات میں بعد گنتی بالوں بھیڑو بکریوں بنی
 کے کہ نام ایک قبیلے کا ہے کہ ان کے ہاں بکریاں وغیرہ بہت تھیں اور جو تھی حامل ہونا مغفرت کا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ
 اللہ تعالیٰ بخشتا ہے سب مسلمانوں کو اس ات میں مگر کاہن کو یا ساحر کو یا دشمنی رکھنے والے کو مسلمانوں سے یاد ائمہ انحر کو یا مان اپنے ناظر
 کو یا اصرار کرنے والے کو یا پیر اور یا پانچین یہ کہ دیے گئے اوس میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پوری شفاعت اور یہ یوں ہوا کہ آنحضرت نے سوال کیا
 شفاعت تیروین ات شعبان کی اپنی است کے حق میں پس دیے گئے تھائی حصہ شفاعت سے پھر سوال کی چودوین ات پس دیے گئے دوسری
 پھر سوال کی پندرہویں ات پس دیے گئے پوری شفاعت یعنی سب مومن کے حق میں قبول ہوگی مگر جو بھاگا اللہ سے مانند بھاگنے اونٹ کے
 یعنی کافر اور عادات اللہ سے اس ات میں یہی کہ زیادہ ہو جاتا ہے اسمین بانی زفرم کا حضرت علی سے روایت ہے کہ کافر فرمایا رسول خدا صلی اللہ
 وسلم نے جب کہ ہورات نصف شعبان کی یعنی پندرہویں رات پس قیام کرو اوس کی رات میں اور روزہ رکھو اوس کے دن میں اس لیے کہ اللہ تعالیٰ
 نزول فرماتا ہے اوس میں وقت غروب ہو آفتاب کے طرف آسمان دیکھے پس فرماتا ہے کیا نہیں ہے کوئی بخشش مانگنے والا پس بخشوں میں اوس کو کیا نہیں
 کوئی رزق مانگنے والا پس رزق دون میں اوس کو کیا نہیں ہے کوئی سبتا سے بلا پس عافیت روئیں اوس کو کیا نہیں ہے ایسا کیا نہیں ہے ایسا فرماتا
 رہتا ہے یہاں تک کہ طلوع کرے فجر روایت کی یہ ابن ماجہ اور معنی یفرق کل امر حکم کے یہ ہیں کہ فیصل کیے جاتے ہیں اور لکھے جاتے ہیں
 اہل امر حکم قسم رزق و بندوں کے سے اور اجلوں اور لکھے اوس شب قدر سے لیکر سال آئندہ کی شب قدر تک اور بعضوں نے کہا کہ

یعنی روایت ابن جریر میں
 رات بیسویں شب رمضان
 منقطع

سنی اور روایت ابن جریر میں
 منقطع

۴۴
 اور بیسویں شب رمضان
 منقطع

یہاں تک کہ ہو جاوے گا سر ایک شخص کا اونہیں سے مانند سری ہوتی کے اور موس کا اوسے ایسا حال ہوگا جیسے زکام میں ہوتا ہے اور ہو جاوے گی نہیں ساری مانند ایک مکان کے کہ جلائی گئی ہو اوسمیں آگ اور نہوا اوس مکان میں پورے کھس سے جو ان نکل جاوے یعنی گھٹ رہا ہوگا دھوان اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ اور نشانیاں قیامت کی یہ ہونگی دھوان اور اترتا جیسی بیٹے مریم کا اور آگ کے نکلنے کی درمیان میں ایسے ہلنے لگی لوگوں کو طرف محشر کے عرض کیا حدیث ہے کہ یا رسول اللہ کیا ہے دھوان پس پڑھی سورۃ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت یعنی **فَاذْ تَقُبُّ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ** فرمایا یہ دھوان بھر جاوے گا ما بین میں شرق اور غرب ٹھہرا رہے گا چالیس دن اور رات اور موس کا حال ایسا ہوگا جیسے زکام سے ہوتا ہے اور کافر مانند نشاپینے والے کے ہوگا نکلیگا دھوان اوسے دونوں تھنوں اور کانوں سے اور دیر سے اور ابن مسعود نے نزدیک اس دھوین سے مراد ہو کہ قحط سالی میں بسبب بھوک کے ہیئت دھوین کے آسمان زمین کے درمیان میں معلوم ہوگا چنانچہ روایت کیا گیا ہے سر وقت سے کہ کہا اوس وقت کہ وعظ کہہ رہا تھا ایک شخص شہر کندہ میں کہا اوسنے کہ یہ وہ دھوان ہے کہ آویگا روز قیامت کے پس بھر جاوے گا منافقوں کا خون اور آنکھوں میں اور مومنوں کی ایسی حالت ہوگی جیسے زکام میں ہوتی ہو پس ڈرے ہم اور آئے ابن مسعود کے پاس اور کہہ لگائے ہوئے بیٹھے تھے پس غصے ہوئے اور اٹھ بیٹھے پھر کہا جو کوئی جانے پس چاہے کہ کھانے جو کوئی نہ جانے پس کھانے لگے بعض علم سے یہ کہنے اور سننے پر کہ نہیر جانتا ہے اللہ اور رسول اوس کا خوب جانتے ہیں اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اپنے نبی و قریب **مَا أَشْكُم مَّا أَشْكُم مَّا أَشْكُم مَّا أَشْكُم مَّا أَشْكُم** یعنی نہیں مانگتا میں اس سے کہ پوچھنے پر اجرت اور نہیں میں تکلف کرنے والوں میں پھر کہا ابن مسعود نے آگاہ ہو بیان کرتا ہوں میں تم سے یہ کہ قریش نے جب دیر کی سلام لانے میں توبہ دعا کی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس کہا یا اللہ مدد کر میری اور پھر ساتھ قحط سالی کے مانند قحط سالی نے فانی ہو مفسد کی کے پس پوچھی اونکو مشقت یعنی بسبب قحط سالی کے یہاں تک کہ ہلاک ہوئے بعضے اوسمیں اور کھایا مردار اور ہڈیاں اور کھتا آدھی درمیان آسمان اور زمین کے دھوان اور آدمی بات کرتا تھا تو سنی جاتی تھی بات اوسکی اور نہیں دیکھتا تھا اوسکو کوئی بسبب دھوین پس آیا ابوسفیان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور فریاد کی آپ سے اور قسم دی قریش نے آنحضرت کو اللہ کی اور ناک کی اور وعدہ کیا سبھوں نے آنحضرت سے کہ اگر دعا کرے اللہ سے اور دور کیا جاوے گا جس سے عذاب قیام لاوے گا ہمیں جب دیکھا گیا اللہ سے عذاب یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے توجہ کی اونھوں نے طرف شرک اپنے کے اور اور روایت میں مانند قصہ مذکورہ کے نقل کر کے قول ابن مسعود کا یوں نقل کیا کہ کہا ابن مسعود نے بیان کرتا ہوں میں تم سے حال دھان کا کہ قریش نے جب نافرمانی کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور دیر کی سلام لانے میں تو کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ای بار خدا مدد کر میری قریش پر ساتھ قحط کے مانند قحط یوسف علیہ السلام کے پس پوچھا اونکو قحط اور مشقت یہاں تک کہ کھائیں اونھوں نے ہڈیاں پس ہوا آدمی کہ دیکھتا تھا طرف آسمان کے پس دیکھتا تھا وہاں اپنے اور وہاں آسمان ہیئت دھوین کے بسبب بھوک کے پس اتاری اللہ نے یہ آیت **فَاذْ تَقُبُّ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ** یعنی غشی الناس هذا عذاب الیم پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہ یا رسول اللہ میںہ ماگ اللہ سے واسطے قبیحہ فر کے پس عاصیہ کی کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پس میںہ برائے گئے پس اتاری اللہ نے یہ آیت **اِنَّا كَا شَفَعُوا لِلْعَذَابِ قَلِيلًا لِّمَن كَانَ يَدُّونَ** یعنی بلاشبہ ہم دور کرنے والے ہیں عذاب تمہارا ستم عود کرے گا ابن مسعود نے فرمایا دور کیا جاوے گا اوسے عذاب و قیامت کے پس جب پوچھی اونکو رفاہیت تو خود کیا اونھوں نے طرف حال اول اپنے کے یعنی کفر کے پس اتاری اللہ نے یہ آیت **يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى** اِنَّا مُنْقِمُونَ یعنی اوسدن کہ دارو گیر کرے ہم دارو گیر پڑی ہم بدلہ لینے والے ہیں لہذا اللہ اوسے روز بدر کے پس تحقیق گذر چکی بطشۃ یعنی دارو گیر اور خان اور لازم یعنی قحط لازم قریش کے لیے اور یہ بھی منقول ہے عبد اللہ بن مسعود کہ کہا دھوان بھوک ہو کہ پوچھی قریش کو یہاں تک کہ ہوا ایک اونکا کہ نہیں دیکھتا تھا آسمان کو بسبب

بھوکے کھانے کا اہل بسوئے کے ساتھ وہ نہیں کہ وہ کہیں جسے اللہ اور اس کے رسول نے پس تحقیق کی کہ میں نے کھانا کھا چھوڑنے کے طوع سے اس کتاب کا اور مغرب سے اور کھانا دجال کا اور اہل الارض اور باجوج و ما جوج کا اور سپر دھان پس تحقیق گز گیا اور ہوا کھانا نہ کھاتا اور صلی اللہ علیہ وسلم کے لوگوں کے اور ایہ جانیں وہ کہ جسے ہوا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زلفے میں اور سپر بطشۃ الکبریٰ یعنی دار و گیر شری پس دن بھر ہوئی اور یہ بھی اس کے بعد منقول ہے کہ جب کبھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لوگوں سے او بار یعنی پیچھے پھرنا اسلام سے دعا کی کہ یا اللہ قحط ڈال مانند قحط یوسف کے پس کھانا اور کھانا یہاں تک کہ کھائے اور کھونے مودار اور پھرے اور پیمان پس آیا آنحضرت کے پاس اوسفیان اور کتنے ایک لوگ اہل مکہ سے اور کھانا کھونے کیا اور محمد تم کہتے ہو کہ میں بھی جا گیا ہوں رحمت کے لیے اور قوم تمہاری ہلاک ہوئی پس دعا کرو اسے اُن کے لیے پس دعا کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس برسات گئے سینہ پس کھانا اور پھر پینہ سات دن تک پھر شکوہ کیا لوگوں نے کثرت سینہ کا پس دعا کی آنحضرت نے کہ یا اللہ گرد بہار برسا اور ہلکے ماویہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر اور برساتا سینہ لوگوں کے گرد کھانا اہل بسوئے پس تحقیق گز گیا مضمون آیت دھان کا اور وہ بھوکے تھی کہ پونجی اولوئی اسی قحط میں اور یہی مضمون ہے اس فعل میں اللہ تعالیٰ کے اِنَّا كَا شِفُو الْعَذَابِ قَلِيلًا اِنَّكُمْ عَائِدُونَ کہ وہ عذاب بھوکے کا اونسے دفع ہو گیا چند روزہ دنیا میں اور گز گیا مضمون آیت روم کا بھی یعنی غلبہ ہوا روم پر اور بطشۃ کبریٰ اور مکر وہ ہونا چاندا کا اور وہ سب یعنی ہوئی بطشۃ کبریٰ روز بدر کے ہم سلمان ہوئے یعنی قریب ہوئے ہم ایمان لاوینگے اگر دور کیا جاوے جسے عذاب ص معا کشف من ثوب اس میں ہیں اقوال بہت ہیں فقہاء مراد وہ غبار ہے کہ روز قیامت کے اوشا تھا اور بقولے مراد وہ غبار ہے کہ کافروں کی ہاتھوں کے آگے بسبب بھوک کے قحط میں کہ پیغمبر کی دعا واقع ہوا تھا معلوم ہوتا تھا اور بقولے یہ دھان علامت قیامت سے ہے کہ پہلے نکلے دجال کے ایک دھواں مشرق سے مغرب تک پیدا ہوگا اور چالیس روز یہ گاہاویہ سنوں کو ایک حالت مانند زکام کے او کافروں کو پھوٹی پیدا کر گا اور یہ حدیث آخر اُتی قیامت کے ذکر اس دھان کا وارد ہے بحسب

أَلَيْسَ لَهُمُ الذِّكْرَىٰ وَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُولٌ مُّبِينٌ ۖ وَقَالَ لِقَوْمِهِمْ لَعْنَةُ اللَّهِ لِّلَّذِينَ كَفَرُوا لَقَدْ كُنْتُمْ يَوْمًا مِّنَ الْغَافِقِينَ ۚ

کہاں سے اؤ کو سمجھنا اور آجکا اون پاس رسول کھول سنا والا پھر اوتے بیٹھے پھیری اور کہنے لگے سکھایا گیا کہ اگر بڑا لادھو
کیونکر ہوا اؤ کو نصیحت پڑنی اور تحقیق آیا تھا اؤ کے پاس پیغمبر ظاہر پھر پھر گئے اوس سے اور کہنے لگے یہ شخص سکھایا گیا ہی ہوا پھر نفسی
اس سے معلوم ہوتا ہی کہ قیامت کے دھوین کا مذکور ہی کہ اوس وقت سمجھنا کام نہیں آتا قیامت میں یہ دھوان پھر کا نیا آدمیوں کو
زکام سا ہوگا اور بد کو سر میں چڑھیکا بیہوش ہو کر گر پڑیگا بڑھو یعنی کیونکر نصیحت پڑینگے اور پورا کرینگے وعدہ ایمان لائے کا وقت
دور ہونے عذاب کے اس حال میں کہ آجکلے پاس عذاب کے دور ہونے سے بڑی چیز کہ جسکو بہت دخل تھا نصیحت ماننے کے واجب ہونے نسبت
اسکے اور بڑی چیز کیا تھی تا نا رسول کا کہ آیتیں واضح لائے اور طرح طرح کے معجزے دکھائے پس ہرگز نہ مانا اؤ کو اور موند موڑا اؤ نے اور بہتان بکھا
اوپر کہ خدا اس صحیح عالم کسی شخص کا تعین نہیں کرتا اگر اؤ کو قرآن سکھا جاتا ہی اور منسوب کیا آخرت کو جنوں کی طرف حال یہ کہ جب ایسے رسول کے آنے پر بندہ
نہوئے اور بہتان کو رگایا تو اس عذاب کے دور ہونے سے کہ نسبت اؤ کے آنے کے ادنیٰ چیز ہوگا یہ کیونکر پذیرہ ہونگے اور ایمان لاویں گے

إِنَّا كَاشِفُو الْعَذَابِ فْلْيَلِيَ لَكُمْ مَعَادُكُمْ ۖ

ہم کھولتے ہیں عذاب تھوڑا دنوں تم پھر وہی کرتا موصوف

تحقیق ہم کھولنے والے ہیں عذاب تھوڑا سا تحقیق تم پر کفر کرنے والے ہو۔ تفسیر میں قلیل لاکے منی ہیں زمان قلیل یا دور کیا قلیل
یعنی تھوڑے دنوں یا تھوڑا سا اور شاید اُن کے معنی ہیں پھر نہ والے طرف کفر کے کہ تم اوسمین یا طوف عذاب کے بہت مجبور ہو۔
قول لے کہ دھواں بسبب قیام کے تھا کہتے ہیں کہ ابوسفیان ساتھ ایک جماعت کے قریش میں سے بیٹے میں آیا اور کہا اے محمد تب صلہ رحم کا حکم کرتا ہے اور۔

اور بیوقوفان کی ہر چیز پر ۱۰

١٢٥

قوم سہری خط سے ملے کہ ہر ایک کو اس عذاب کو پہنچ کرے اس شخص نے دعا کی کہ میں نے تم کو دفع کیا کہ تم کو
 کفر پر مجبور نہ کرے اور میں نے تم کو جو اس قول کے کہ وہاں علامت قیامت سے ہے یہی کہ جب لوگ دعا و دعا
 کرینگے تو بعد چالیس روز کے وہ وہاں پہنچے ہوگا پھر کفار اپنے کفر پر رہیں گے۔ بحسب

یَوْمَ يَبْطِشُ الْبَطْشَةُ الْكَبْرَىٰ ۖ اِنَّكَ مُنتَقِمٌ ۝

جس دن بڑے گھم بڑے گھم بدلا لینے والے ہیں ہم بدلا لینے والے ہیں + موا

سیدنا ابوالحسن علی

جس دن بڑے گھم بڑے گھم بدلا لینے والے ہیں ہم بدلا لینے والے ہیں + نفس میں + ترجمہ کہتا ہے وہ جہنم ہوا اور خدا تعالیٰ نے فرشتے میں
 یہاں تک کہ شدت بھوک سے یا کثرت کھانے سے ایک دھواں محسوس ہوتا تھا اور انھوں نے خدا تعالیٰ کی طرف سے دعا کی کہ خدا تعالیٰ نے تم کو
 پھر کفر پر مجبور کیا حق تعالیٰ نے روز بدر کے اوشے بدلا لیا کہ تیرا دیون کو اپنے سر واروں میں سے مارا اور تیرا دیون کو قید کیا و اسد اعلم + موا
 یہ دن قیامت کا ہی یادن ہر کا بدلا لینے والے ہیں یعنی بدلا لینے کے ہم اوشے اوسدن میں + تنبیہ + ان آیتوں کے یہ
 معلوم ہوا کہ تقویٰ کرے کفر و شرک وغیرہ سے والا بڑی خرابی میں دنیا کی میں گرفتار ہوگا ابوذر کہتے ہیں کہ عرض کیا میں نے ای رسول خدا صلی
 کرو مجھ کو فرمایا نصیحت کر تا ہوں میں تم کو ساتھ تقویٰ اللہ کے اسلئے کہ تحقیق وہ بہت آرائش دینے والا ہے واسطے سب کا سون پیر کے کہ اسلئے
 زیادہ نصیحت کرو مجھ کو فرمایا لازم کر لینے پر تلاوت قرآن کی اور ذکر اللہ عزوجل کا اسلئے کہ تحقیق وہ سب سے بڑا کام ہے کہ یہ آسمان میں اور زمین پر
 زمین میں یعنی نور معرفت و یقین مجھے زیادہ ہوگا کہ اسلئے زیادہ نصیحت کرو مجھ کو فرمایا لازم کر لینے پر بہت چپ ہونا اسلئے کہ تحقیق وہ سب سے بڑا کام ہے
 واسطے شیطان اور مردہ کی تیرے لیے امر دین سے کہ اسلئے نصیحت زیادہ کرو مجھ کو فرمایا بچا اپنے کو بہت سننے سے اسلئے کہ تحقیق وہ ہمارا دینا ہے
 دل کو نبی سنگدل ہوتی ہے اور دل غافل ہوتا ہے یاد مولیٰ سے اور لیجاتا ہے نور و نور کا کہ اسلئے زیادہ نصیحت کرو مجھ کو فرمایا کہ حق اگر چہ ہو کر
 کہ اسلئے نصیحت زیادہ کرو مجھ کو فرمایا تیرے دل پر اللہ تعالیٰ کے اوست کرنے والے کے سے کہ اسلئے نصیحت زیادہ کرو مجھ کو فرمایا کہ بارگاہ
 مجھ کو عیب گیری لوگوں کی سے وہ چیز کہ جانتا ہے عیب نفس اپنے کا ف یعنی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کر لیکن لوگوں کے عیب
 سے دھوڑا در نصیحت اور نکی انکرا اور دل میں اپنے تئیں خوار و ناقص جان + حق + مشکوۃ

وَلَقَدْ فَتَنَّا قَبْلَهُمْ قَوْمَ فِرْعَوْنَ وَجَاءَهُمْ رَسُولٌ كَرِيمٌ ۚ اَنْ اَدُّوْا لِي عِبَادًا ۚ اِنَّيْ لَكُمْ رَسُولٌ اَمِيْنٌ ۚ

اور میں نے پہلے قوم فرعون کی قوم کو اور آیا انہیں رسول عزیز والا کہ حلقہ کو میرے بچے خدا کے میں تم پاس آگے ہوں

اَمِيْنٌ ۚ اَنْ لَا تَعْلُوْا عَلٰی اللّٰهِ ۚ اِنِّیْ اَنْتُمْ مَّبْسُطُوْنَ ۝

مستبر اور یہ کہ چڑھے نہ جاؤ اللہ کے مقابل میں لاٹا ہوں تم پاس ایک سند کھلی + موا

اور تحقیق پہلے امتحان کیا پہلے اللہ سے قوم فرعون کو اور آیا تھا اس کے پاس پیغمبر گرامی قدر کہ حلقہ کرو مجھ کو خدا کے بندوں کو یعنی بنی اسرائیل
 میرے حلقہ کرو اور بندگی مت کر لو ساتھ اس بات کے کہ تحقیق میں تم سے لیے پیغمبر با امانت ہوں اور یہ کہ سرکشی نہ کرو خدا پر تحقیق میں
 لاؤنگا تم سے آگے حجت ظاہر + تفسیر پیغمبر بنی حضرت موسیٰ علیہ السلام امتحان کیا اللہ تعالیٰ ان شرکوں کے پہلے قوم فرعون کے ساتھ
 ایسا معاملہ کیا پہلے جیسا آزمائے والا کرتا ہے تو کہ ظاہر ہوا ان کے باطن کا حال گرامی قدر یعنی اللہ کے نزدیک اور اس کے مومن بندوں کے نزدیک
 یا کہ تم وہی نفس کہ حسب و نسب خوب کھتے تھے اسلئے کہ اللہ تعالیٰ نے نہیں بھیجا کوئی نبی مگر کہ اس کی قوم کے سرداروں اور بزرگوں
 میں سے ہوتا تھا با امانت یعنی اپنی رسالت میں کیا حکام الہی چون کے تون پونچتا ہوں اور یہ کہ سرکشی نہ کرو یعنی تم کو اللہ پر ساتھ حقیر جاننے کا
 اس کے رسولوں اور وحی کو اور ساتھ ترک کرے طاعت اس کی کے یا یعنی میں کہ تم کو اللہ کے بنی رحمت ظاہر یعنی وضوح کہ دلائل کرے میری پیغمبر اور

پس لاؤ ہمارے باپوں کو اگر ہوتے رہتے تو ہم تقسیم ہوتے پس لاؤ یہ خطاب کیا مشرکوں نے آنحضرت کو اور یہ سن کر کہ وہ صبر کرتے تھے
 جیسے کہ بعد میں آئے گا اگر ہوتے رہتے تو ہم تقسیم ہوتے اس بات میں کہ ہم زندہ ہونے کے بعد ہونے کے تو بھلا جلدی چلو اور پھر ہمارے باپوں کو
 ہر حال کر اپنے رب سے تو کہہ دو دلیل اس پر کہ جو کچھ وہ کہتے ہو تم قائم ہو قیامت کا اور جو اچھے موتی کا حق ہی فرمایا اللہ تعالیٰ نے اہم قوموں پر
 اہم خدیں اہم قوم شیخ لاؤ الذین من قبلکم اھلکناھم انھم کانوا یحجر مریتکم
 اب یہ بتائیں یا تیج کی قوم اور جو ان سے پہلے تھے ہنوں کو کھپا دیا وہ تھے گنہگار و موق

کیا یہ لوگ بہترین یا قوم تیج حمیری اور وہ لوگ کہ پہلے ان سے تھے ہلاک کیا ہنوں کو بلا شہرہ گنہگار تھے تقسیم یعنی قوم تیج
 اور عاد و ثمود وغیرہ کہ قوت اور شوکت اور مال اور اتباع میں بہتر قریش سے تھے ان کو بسبب کفر اور انکار رسولوں کے ہلاک کیا ہنوں کا ہلاک
 کیا دشواری پس چاہیے کہ عبرت پڑیں اور ایمان لاویں کہ مقدمہ کہ وہ تیج حمیری تھا لوگوں میں سے نام رکھا گیا اور سکا تیج بسبب کثرت تیج
 اوسکے کے اور تھا وہ پہلے اس سے چھٹا آگ کو پھر اسلام لایا اور بلایا اپنی قوم کو کہ وہ حمیر تھی طرف اسلام کے پس بھٹلایا انھوں نے اوسکو اور
 انکار میں ہی کہ تیج ایک بادشاہ تھا قوم حمیر سے کینت اوسکی ابو کر ب و نام اوسکا سعد بن ملک کر ب شرم اور اتباع بہت رکھتا تھا اور
 نے اوسکو پیغمبر کہا ہی لیکن حدیث شریف میں آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں جانتا میں پیغمبر تھا یا تھا اور عایشہ رضی اللہ عنہا
 آیا ہے کہ بڑا نکو تیج کو کہ سلطان تھا اور اس لیے قرآن میں مذمت اوسکی قوم کی مذکور ہے نہ مذمت اوسکی اور روایت کیا گیا ہے کہ وہ سات سو برس
 پہلے ہمارے پیغمبر کی بعثت کے اور بقول ایک ہزار و تریس برس پہلے ہجرت سے ہمارے پیغمبر کی وہ ایمان لایا ہی اور کہتے ہیں کہ اوسنے ناراضی
 طرف سے ہمارے پیغمبر کو لکھ کر شامول نام دی کی سپرد کیا تھا اور کہا کہ اگر تو آنحضرت کو پاؤ تو پوچھنا دینا والا اپنی اولاد کو وصیت کرنا کہ پوچھنا
 اور شامول نے ایسا ہی کیا یہاں تک کہ ابو ایوب انصاری کو کہ اکیسواں فرزند شامول سے ہی وہ نام پوچھا اور انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 کی خدمت مبارکت میں پوچھا یا آنحضرت فرمایا ہر حبیباً بالکلیح الصلح یعنی شاہاش ہی بھائی صلح کو اور کہتے ہیں کہ تیج تمام رو زمین پر پھرا
 اور شہر حیر و اور سمرقند اوسکے بنائے ہوئے ہیں اور عالم الترتیل میں ہی کہ جب تیج مشرق کی طرف سے پھرا اور مدینہ راہ میں پڑا اور پہلے اس سے اپنے
 بیٹے کو دینے میں چھوڑ گیا تھا اوسکے پیچھے اوسکا بیٹا دینے میں مار گیا اوسنے وقت پھر نے کے بقصد خراب کرنے دینے کے لشکر جمع کیا کہ اس
 کہ بنی قریظہ کے عالموں میں سے تھے یہ سن کر تیج کے پاس گئے اور کہا اس قصد سے ہمارا کہ مدینہ بنی آخرا زبان کی ہجرت کی جگہ ہی حیرت اوسکی گامدہنی
 چاہیے تیج اوصاف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سکر اسلام لایا اور اہل مدینہ کو مٹنے سے باز رکھا اور ساتھ ایک جماعت کے اہل کتاب سے
 متوجہ میں کا ہوا کہتے ایک آدمیوں نے قبیلہ ذیل سے اوسکے پاس آکر کہا کہ تجھ کو بتاتے ہیں ہم ایک گھر کا اوسمیں خزانے ہیں تیج نے پوچھا کہاں ہے وہ
 انھوں نے کہا کہ میں ہی اور غرض انکی یہ تھی کہ تیج قصد خانہ کعبہ کا کرے اور ہلاک ہو تیج نے وہ قصد دونوں عالموں کے کہا انھوں نے کہا کہ نہ نہ
 ایسا قصد نہ کرنا کہ وہ گھر تمام رو زمین کی جگہوں میں شرف ہونے قصد اوسکا کیا ہی ہلاک ہوا ہی تجھ کو چاہیے کہ تعظیم اوس گھر کی بجائے اوسکو قریظہ
 کرے قریظہ نے ایسا ہی کیا کہ چھ ہزار اونٹ قربانی کے وہاں فوج بھیجے اور خانہ کعبہ پر غلاف پڑھایا اور حرمت بہت کی اور ان ہذیبوں کے
 ہاتھ پانوں کاٹ کر انکو سولی پر کھینچا اور وہاں سے متوجہ میں کو ہوا اوسکی قوم حمیر نے مخالفت اوسکی شریع کی اور کہتا تھا کہ دین میں کمال
 تیج نے ہر چند دلیلین توحید کی اونکے آگے بیان کیں کچھ نہوا عناد برپا ہوا ہی گیا حمیر نے کہا آؤ تو ہم اپنی آگ سے تیرا سچ آزمایں اور وہ ایک آگ
 تھی ایک پہاڑ کے دامن میں ہیں پہاڑوں میں جب دریاؤں و آدمیوں کے اختلاف ہوتا تو دونوں اوس آگ میں مٹتے اہل اہل جل جانا اور
 اہل حق سلامت باہر نکلتا تیج نے کہا انصاف کیا تھے مجھ کو بھی قبول ہی ہوسے ساتھ بتوں اور قربانیوں اپنی کے نکلے اور وہ دونوں عالم بھی
 اپنے مصحف کو دونوں میں ڈال کر نکلے اور دونوں اوپر جگہ نکلے اوس آگ کے گئے آگ تمام حمیر پر پڑی اور انکے بتوں اور قربانیوں کو جلا دیا اور وہ

تحقیق درخت زقوم یعنی میوہ کا گھانا ہو گھنگار کا مانند تھنہ چمکے ہوئے گھونگیا پھٹون میں یعنی بکھار کے مانند گھونگیا گرم پانی کے ٹپکنے
اور کٹ ڈالنے کا آئینہ اونکی اور وہ درخت بصورت درخت دنیا کے ہوگا لیکن وہ آگ کا ہوگا اور زقوم پھل اوسکا ہوگا ایشیم بدکار
برائے گھنگار اور ابودرداء آیا ہے کہ وہ پڑھاتے تھے ایک شخص کو پس کہتا تھا طعام لیتیم پس کہا ابودرداء کہ طعام الفا جری شخص یعنی اگر تیری
زبان سے الاشیم نہیں نکلتا تو اوسکے لئے الفا جری پڑھا اور دلیل ہے اس پر کہ بل کرنا ایک کلمے کا جگہ ایک کلمے کے جائز ہے جبکہ ادا ہو ہون میں کلمہ میں
معنی اوسکے اور اسی سے جائز رکھی ہے امام ابو حنیفہ اور صاحبین قرأت ساتھ فارسی کے در صورت عاجز ہونے کے عربی سے بشرط اسکے کہ قاری
فارسی میں معنی عربی کے پورے ادا کرے اور مقول کے معنی ہیں آج صحت کا لئے ٹیل کی پھر کہا جاوے گا زبانیہ کو خود و معنی زقوم نہایت بڑا
اور کھوار درخت ہوتا ہے سے ایک جانب میں آگ لگایا اوسکو اللہ تعالیٰ دوزخ میں آٹھواں جو جہل اور بار اوسکے پڑے گھنگار معنی عذاب
بن عباس سے روایت ہے کہ کافر یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی کو گونج رہا کہ حق مرنے اوسکے کا پس اگر ایک قطرہ زقوم سے چمکے زمین پر
تو البتہ تیرے اہل دنیا پر عشت اونکی کو پس کیا حال ہوا اس شخص کا کہ ہو وہ طعام اوسکا اور زمین ہوگا دوزخ چونکہ یہ طعام غیر اوسکے
ابی مالک سے ہے کہ کما تحقیق ابو جہل تھا لاکھو اور مسکا پھر کہتا تھا حق ایمنی یہ کہا و لیس ہے زقوم کہ جسکا وعدہ کرتا ہے تیسے عذاب
پس و تری یہ آیت ان شجرات الزقوم طعام الاخرین معاً دمنشوا

خَذُوهُ فاعْتَلِقُوهُ لِي سَوَّاهُ الْجَحِيمُ

پکڑو اوسکو اور پھکیل لھاؤ۔ پھر سچ دوزخ کے معنی

کہیں گے ہم اسے مشتون پکڑو اس گھنگار کو سرخسی سے کہیں جو اسکو طرف بچون ہیج دوزخ

شَرَّصُوفَا فَوْقَ رَأْسِهِ مِنْ عَذَابٍ لِّجَبَدٍ ذُقْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْكَرِيمُ

پھر ڈالو اسکے سر پر جلتے پانی کا عذاب یہ کہہ تو ہی ہر بڑھرت والا سوار معنی

پکڑو اوسکو پکڑو اسکے کپاتی گرم سکے عذاب کہیں گرم پکڑو عذاب یعنی اسے گمان میں عزت والا گرامی قدر نفسیہ ڈالو اوسکا تالے کے دار و
دوزخ کا مار چکا اوسکے سر پر سرخ ہو جائیگا اوسکے سر میں داغ کی جگہ سے پکڑا لیا اوسمین نہایت گرم پانی غرق الا یعنی نزدیک ہم ایسی اپنے گمان میں
کہا ہو گیا بطریق سحر و جادو کے اور ضیوں کے کہ اوسکو جہل کہتا تھا انا اعلم الوادی والی کھڑے یعنی میں عزیز تر ہوں ادا کی اور بزرگتر ہوں کا ہوں
پس کہیں اوسکو گھسان دوزخ کے بطریق تجارت و بیع کے معاً اور کس نے فقہانک کو زبردستی پھاہا اوس معرت میں معنی یہ کہ کچھ اوس کو پکڑو
کہ تو کہتا تھا کہ میں عزیز تر ہوں گا ہوں کوئی شخص جسے زیادہ عزیز و گرمی نہیں ہو اور قیود ابو جہل کا دنیا میں تجارت و بیع کے اوسکو پانی دلا یا جاوے گا پھر
عذاب مستقل کہ کہ اوسکو جہل نے کہہ دیا اور میں عزیز تر ہوں گا ہوں کہ چلتے ہیں و دریاں دوزخ کے پس نازل ہوئی

آیت ذُقْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْكَرِيمُ دمنشوا

إِنَّ هَذَا مَا كُنْتُمْ بِهِ تُكْفَرُونَ

یہ دہا ہر حسین تم دھوکا کھتے تھے معنی

تحقیق یعنی عذاب یا یہ امر وہی ہے جو کچھ تھے تم اوسمین شہر کرتے

إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي مَقَامٍ أَمِينٍ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ يَلْبَسُونَ مِنْ سُندُسٍ وَإِسْتَبْرَقٍ مُتَقَابِلِينَ

بیشک دروہ گرمین ہیں جہن کے باغون میں اور چشمون میں پہنتے ہیں شاک ریشمی پتی اور کاڑھی ایک دوسرے کے
تحقیق یہ ہر گارج مقام باہر کے ہو گئے ہر باغون و چشمون کے ریشمی ناز و گارھے سے ایک دوسرے کے نفسیہ مقام باہر یعنی ایسی

معنی ہر گارج مقام باہر کے ہو گئے ہر باغون و چشمون کے ریشمی ناز و گارھے سے ایک دوسرے کے نفسیہ مقام باہر یعنی ایسی

ہر ایک کو اپنے گناہوں سے معاف کر دے اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے ان کے گناہوں کو بھی معاف کر دے۔
 اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے ان کے گناہوں کو بھی معاف کر دے۔
 عذاب سے اور جہنم سے کہ گناہ ان میں ہوئے اگرچہ بڑے ہوں اور اگرچہ چھوٹے ہوں اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے ان کے گناہوں کو بھی معاف کر دے۔
 اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے ان کے گناہوں کو بھی معاف کر دے۔

كَذٰلِكَ نُوْذِرُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ

اسی طرح اور یہاں بھی گناہوں کو گواہی دے گا کہ تم نے کیا کیا

اسی طرح ہر حال اور یہاں بھی ہر ایک کو ساتھ لے کر جہنم کی آگ میں ڈال دے گا اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے ان کے گناہوں کو بھی معاف کر دے۔
 اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے ان کے گناہوں کو بھی معاف کر دے۔
 اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے ان کے گناہوں کو بھی معاف کر دے۔
 اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے ان کے گناہوں کو بھی معاف کر دے۔
 اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے ان کے گناہوں کو بھی معاف کر دے۔
 اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے ان کے گناہوں کو بھی معاف کر دے۔
 اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے ان کے گناہوں کو بھی معاف کر دے۔
 اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے ان کے گناہوں کو بھی معاف کر دے۔

يَذْكُرُونَ فَمَا يَكْفُرُ اُولٰٓئِكَ اَوْ يَتُوبُ

مگر ان کے گناہوں سے باز نہ آئے اور نہ توبہ کی

عَذَابُ النَّارِ الَّذِي يَصْلٰهُ الْقَوْمُ الْكَافِرُ

جہنم کی آگ جس میں کافروں کو جلا رہا ہے

طلب کیے جنت میں ہر ایک کو ساتھ لے کر جہنم کی آگ میں ڈال دے گا اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے ان کے گناہوں کو بھی معاف کر دے۔
 عذاب دوزخ کے سے سبب جہنم کے جانب پروردگار سے ہے یعنی پناہ عذاب اور جنت میں ہر ایک کو ساتھ لے کر جہنم کی آگ میں ڈال دے گا اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے ان کے گناہوں کو بھی معاف کر دے۔
 اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے ان کے گناہوں کو بھی معاف کر دے۔
 اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے ان کے گناہوں کو بھی معاف کر دے۔
 اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے ان کے گناہوں کو بھی معاف کر دے۔
 اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے ان کے گناہوں کو بھی معاف کر دے۔
 اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے ان کے گناہوں کو بھی معاف کر دے۔
 اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے ان کے گناہوں کو بھی معاف کر دے۔

فَاَنْتَ اَشْرَءُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّكَ تَتَذَكَّرُونَ

سو تو ان آسان کہانی تیری بولی میں شاید یاد رکھیں اب تو راہ دیکھ وہی لے لے رہے ہیں

توبہ

اس کے نہیں کہ اس کے لئے حق کو نہری زبان پر تو کہ دیکھتے ہیں میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے۔
 یعنی اوتارے خداوند کے پیروں پر ایک ہوا ہے اور اس کے واسطے ہمارے اسکے اوتارے جلالہ سب سے زیادہ
 کے لیے کیا کیا مشینیں ہیں فرما رہی ہیں حقیقی نے یہ عنایت پر میں نے کی اسکے کہ بچتے تھے ہر ایک چیز کو سب سے زیادہ
 یہ سمجھ کر کہ ہر رسول مقبول نے فرما دیا ہے کہ کوئی اپنے گارشہی کی طرف دنیا میں تو آخرت میں نہیں پہنچا اور اس کو پس لے اس میں کوئی نہ ہو
 اس نیا چند روزہ کی زینت کے لیے وہاں کے لباس شہی سے محروم رہیں گے نہ پہنے اس کو اسکے بلے میں لباس شہی جو تو کہیے گئے ہیں اس میں
 حرام کاری بچتے تھے اسکے بلے میں جہنم کے گورہ ملینگین حرام چیزوں کے کھانے پینے سے بچتے تھے اسکے عوض میں یہ اور بھی بھی پینے کی چیزیں
 دو دھار شہد وغیرہ کے ملینگین بری مجلسوں کے جانے سے اور سیلوں کے سیرتاشے سے بچتے تھے اسکے بدلے میں مجلسین با اس ملینگین ہر ایک
 نفسوں کو مارے رکھتے تھے اور فتنے اس کی راہ میں اسکے بدلے میں حیات ابدی ہاں کی پاویں گے پس غرض اس میں فرما ہے یہ ہر ایک لوگ ہاں کی
 ایسے کام کریں وہاں تک کہ ہر شخص کو سعی کرنی چاہیے اور اس کے حاصل کرنے میں کہ پاک پروردگار فرماتا ہے: **قُلْ هُوَ الْفَعُولُ الْعَظِيمُ**

سُورَةُ الْجَاثِيَةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سَبْعٌ وَثَلَاثُونَ آيَةً وَارْبَعَةٌ دُرُجَاتٌ

اس سورت کا نام سورہ جاثیہ ہے یہ نام اس کا اس لیے رکھا گیا کہ اس میں نہ کوئی و تر ای کُلُّ اُمَّةٍ جَاثِيَةٍ یعنی تو دیکھو گا ہر گروہ کو
 دوزخ کو گرسے ہو یعنی روز قیامت کے بسبب ہیبت حکم الہی کے چونکہ یہ امر متم بالشان ہی اسی لیے اس سورت کا یہ نام ٹھہرا اور یہ سورت
 مکی ہو اس آیت **قُلْ لِلَّذِينَ آمَنُوا يَغْفِرُ اللَّهُ لَهُمْ** کہ وہ مکی ہی اور یہ سورت بعد سورہ دخان کے اوتری ہے اس لیے بعد اس کے لکھی گئی اور
 اس میں پینتیس آیتیں ہیں اور کل چار سو اٹھاسی اور حروف دو ہزار ایک سو اکیانوین اور رکوع چار ہیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حَمْدٌ تَنَزَّلُ إِلَيْهِ الْكُتُبُ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ

اوتارا کتاب کا ہر اسے جو پرست حرکت اللہ حق

اوتارنا اس کتاب کا جانب خدا کا یا حکمت کے سے ہے۔ تفسیر میں اس سے خوب جانتا ہے کہ مراد خدا سے کیا ہے اور بعضوں نے کہ
 سورت کا یہ اور بعضوں نے کہا کہ شمار کرنا حرفوں کا یہ قالب ہے اپنے بدلے لینے میں یا حکمت ہی اپنی تدبیر میں۔ **جَلَامٌ**

إِنَّ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ لَآيَاتٍ لِلَّذِينَ يَتَذَكَّرُونَ

آسمانوں میں اور زمین میں بہت پتے ہیں ان کے والوں کو ہوش

تحقیق آسمانوں میں اور زمین میں نشانیاں ہیں باور رکھنے والوں کے لیے۔ تفسیر میں یعنی دلائل ہیں اسد تعالیٰ کی قدرت
 و وحدانیت پر اور جائز ہے کہ ہوں مبنی یہ کہچ پیدا کرنے آسمانوں اور زمین کے البتہ دلائل ہیں ان کے

وَفِي خَلْقِكُمْ وَمَا يَبُثُّ مِنْ ذُرِّيَّتِكُمْ آيَاتٌ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ

اور تمہارے بنانے میں اور جتنے بکھیرا ہو جانور پتے ہیں ایک لوگ جو حقین کہتے ہیں حق

اور یہ بچ پیدا ہونے تمہاری کے اور یہ بچ پیدا ہونے کے کہ اگر گندہ کرنا ہو قسم جانوروں سے نشانیاں ہیں اس قوم کے لیے کہ حقین کہتے ہیں
 تفسیر میں بچ پیدا ہونے تمہاری کے یعنی بچ پیدا ہونے کے کہ تم میں سے کہ اول نطفہ ہوتا ہے پھر خون بستہ پھر لوتھرا گونٹا ہوا ہاں تک کہ ہوا ہاں
 انسان اور دیکھتے ہیں ان چیزوں کو کہ طبی ہر زمین پر قسم آدمیوں وغیرہم سے نشانیاں ہیں یعنی بچتے ہیں کہ اس طرح ابدر کے حوا و حیل کے مجاہد

آگے اونکے دوزخ ہو اور دفع کر گیا اونسے جو کہا یا ہی او خون نے کسی چیز کو اور دفع کر گیا کسی کو جس نے کسی چیز کو
اور اونکے لیے ہی عذاب بڑا ہے نفس میں جو کہا یا ہی یعنی احوال کسی چیز کو عذاب خدا سزا عذاب یعنی بت عذاب بڑا دوزخ میں

هَذَا هُدًى وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝

یہ سہارا اور جو منکر ہیں اپنے رب کی باتوں سے اونکو مار ہی ایک ہلاکی دگھ والی جہنم

یہ قرآن ہدایت ہے اور وہ لوگ کہ کافر ہوئے ہیں ساتھ آیتوں پروردگار اپنے کے اونکے لیے ہی عذاب دردینے والا جنس عقوبت سخت ہے
تنبیہ ہے ابتدا کے مع میں جو بیان فرمایا ہی یعنی قدرتوں کا ایسا ہی ضمون کنی حکم مذکور ہی از انجھ سورہ والذاریات میں دینی کا
ایستلزام قننہ دینی انفس کو فلا تفسد فی الارض یعنی اور زمین میں قسم پہاڑوں اور دریاؤں اور درختوں اور سیوہوں اور
گھاس و زراعت وغیرہ کو لاتین میں اور قدرت و وحدانیت اللہ تعالیٰ کے یقین کرنے والوں کے لیے اور تمہارے نفسوں میں بھی لازم
ہیں ابتدا کے پیدائش تمہاری انتہا تک اور ترکیب خلقت تمہاری میں جو جو عجائب ہیں کیا کچھ اوسکی قدرت وحدانیت پر دلالت کرتے ہیں کیا تم
دیکھتے نہیں یہ تو کہ دلیل پر وساتھ اونکے اور پر مبالغہ اور قدرت اوسکی کے غرض کا آدمی کو ان چیزوں میں تامل کرنا چاہیے اور خلقت کو تمہاری
کوسے اور آدمی اگر قائل ہو تو اوسکو فقط ہی کافی ہے کہ اپنے میں قدرتیں اوسکی دیکھ کر کیا خوب کہا ہی کیسے عظمت یک نکتہ بسست گشتورست
ورچو جہان پیش کورت پس سن ای عزیز اگر ساتھ ذات و صفات پروردگار اپنے کے ایمان اسخ لایا تو اور اپنے تئیں توفیق خوار سفرہ عالم
اوسکے کا بنام تو اور کیا ارشاد چاہتا ہو تو اور مرشد کیوں ٹھونڈتا ہو توہ قطعہ دی شب بچن خواب غفلت بودم ہوتا آگے سحر شد
نگشتم پیدار ناگاہ خروش بلبلان سحری ہر وقت چو بکوش من رسید از گلزار ہر جا تم و بخو و ملاست کردم صد حیف کہ من خواب مرغان
بیدارم زمین دست شکستہ بر نیاید کاری یاران چہ توان شدن مرا آخر کار پس اگر سیر طریقت کمال معرفت ڈھونڈے تو زیادہ شرافت
الوہیت اوسکی سے اور عبودیت اپنی کے سے بھگد کو کیا اور کاری اور اگر راہ موہلت کی ڈھونڈے تو بندہ خدمتگار کو ساتھ مصاحب کے
کیا کام چاہت بی آدم یادش نباشی یک نفس بندہ خدمتگذارش ہاں پس ہر آدمی اوسکی قدرت دیکھ کر یاد رکھ اوسکو اور اوسکی یاد
اپنا دل روشن کر کیا خوب کہا ہی کسی بزرگ رحمہ اللہ کے کا آدمی بڑھا اوسوقت ہوتا ہی کہ سیاہی اوسکے دل سے جاتی ہے نہ سیاہی بالون کی واکے
اوس شخص کے حال کمال اوسکے سفید ہوں اور سیاہی اوسکے دل کی برقرار رہا عی ہر شہنشاہ سیرد کار آگاہ ہدایت کن بحال
خواب گاہ ہوا اگر شد ترا جو باز سفید چہ شد ارد الود چو زخ سیاه ہوا و روشنی ل کی حاصل ہوتی ہی خوف الہی سے بھی ظاہر باطن
اور ترک کرنے خواہش نفسانی سے بھی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزیں نجات دینے والی ہیں اور تین چیزیں ہلاک کرنے والی ہیں
اور تین چیزیں باعث درجہات کی ہیں نجات دینے والی چیزیں پس خوف الہی ہی باطن ظاہر میں اور عدل کرنا رضا و غضب میں اور مہربانی
کرنی فقر و غنی میں ہوا اور ہر ہلاک کرنے والی چیزیں پس تحمل شدید ہوا اور خواہش اتباع کی گئی اور اچھا بھلا نا آدمی کا اپنے نفس کو اور اپنے باعث
کی پیشہ اسلام ہی اور کھانا کھانے کا قدر نماز یعنی رات کو اس حال میں کہ لوگ سوئے ہوں چہ یہ روایت مہنہات میں ابوہریرہ سے منقول ہے

اللَّهُ الَّذِي سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لَتَجْزِيَ الْفُلُكُ فِيهِ بِأَمْرِ رَبِّهِ وَلِتَسْتَغْفِرُوا مِنْ ذُنُوبِكُمْ ۝

اللہ وہ جس نے بس میں دیا بحر دریا کہ میں اویں جہاز اوسکے حکم سے اور تلاش کرو اوسکے فضل سے اور شاید تم حق مانو حق

خدا وہ ہی سحر کیا تمہارے لیے دریا کو تو جاری ہووین گشتیان اوسکے حکم سے اور تو طلب عیشیت کرو اوسکے فضل سے اور ہوو کہ تم
شک گزاری کروہ نفس میں طلب عیشیت کرو وہ یعنی ساتھ تجارت کے یا غوطہ کھانے کے موتی بونگا کھانے کے لیے اور ساتھ بھگتے
گشت تازہ یعنی چھلی کے ہر شک گزاری کرو یعنی شکر ادا کرو ادا کرو اوسکی نعمتوں پر اور سحر کرنا دریا کا یہ ہی کشتی کو چلنے سے

اور تحقیق دی گئی ہے اسرائیل کو کتاب اور دین شمس اور نبوت اور روزی دی گئی ہے اور انکو نعمتوں پاکیزہ دین اور فضیلت دینی پہنچاؤں گے
 عالموں پر یہ تفسیریں کتاب یعنی تورات اور حکم سے مراد ہر حکمت اور فقہ یا فیصدہ خصوصاً کا درمیان لوگوں کے اسلیہ کہ بادشاہت نبوی
 اور نبوت کو خاص کر کیا اسلیہ کہ انبیاء کو نہیں بہت تھے اور طہیات سے مراد حلال و پاکیزہ رزق ہوئی تھی اور نبوت علیہ السلام
 یعنی انکو زمانہ کے عالموں جتلا کر کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ لوگوں کے لئے دنیا میں بزرگ و محبوب یادہ اللہ کے نزدیک اور سے بہت
 وَاسْتَنْبَحُوا مِنْهُمْ بَنِي إِسْرَءِيلَ وَمَا أَخْلَفُوا إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْوَعْدُ الْبَنِي إِسْرَءِيلَ

اور دین مانگو کھلی باتیں دین کی پھر پھر ہڈالی تو سمجھ چکے تھے اسکی نندہ سے

لَكَاتُ يُعْطِي بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ

تیرا رب چکائی کرگا انہیں قیامت کے دن جس بات میں جھگڑتے تھے وہی

اور دین ہمنے انکو نشانیاں واضح پہنچا دیں پس اختلاف کیا اگر بعد اسکے کہ آیا اوسکے پاس علم از روئے تعدی یا یکہ کر کے تحقیق پروردگار
 فیصل کرے گا درمیان انکو روز قیامت کے پہنچاؤں گے کہ اختلاف کرتے تھے اس میں تفسیریں ابیہ ثابت سے مراد ہیں آیات و شواہد
 من الاخر یعنی امروں کے پس اختلاف کیا اگر بعد اسکے کہ آیا اوسکے پاس علم از روئے تعدی یا یکہ کر کے تحقیق پروردگار
 موجب از اختلاف کما تھی اور وہ علم ہوا و نہیں اختلاف کیا انکو پہنچاؤں گے کہ پیدا ہوئی درمیان انکو یعنی سبب اس
 وحسد کے اختلاف کرتے تھے اس میں کہا بعضوں نے مراد اختلاف کرنا انکو کا ہوا اللہ تعالیٰ کے اوامر و نواہی میں بیچ تو رہے کہ از راہ حسد و طلب یا
 کے سبب جھگڑے کہ ہوتا ہے انسان سبب اس کے معذرت

یعنی بعضی صورتیں ہیں
 جو غلط ہے

لَتَجْعَلَ لَكُمُ الشَّرِيعَةَ مِنَ الْآخِرَةِ فَاتَّبِعُوا وَأَطِيعُوا الَّذِينَ لَا يَعْصُونَ

پھر تمکو رکھا ہے ایک سترہ اس کام کے سوا دوسری پہل اور نہ پہل ہاؤں پر نادانوں کی

پھر کیا ہے تمکو راہ ظاہر پر دین پس پیروی کرو اسکی اور پیروی نہ کرو انکی خواہش کی کہ نہیں جائے تفسیریں پھر کیا ہے تمکو راہ ظاہر پر دین
 اہل کتاب کے من الاخر یعنی امروں کے پس پیروی کرو اسکی اور پیروی نہ کرو انکی خواہش کی کہ نہیں جائے تفسیریں پھر کیا ہے تمکو راہ ظاہر پر دین
 کہ نہیں محبت ہوا و پیروی ہاؤں کی خواہشوں کی اور انکے دین کی کہ بناؤ اسکی خواہش نفسانی اور بدعت پر اور وہ سردار قریش کے ہیں جو قوت
 کہ کہا انکو پہنچاؤں گے رجوع کر توطون دین باپے اوون اپنے کے اسلیہ کہ وہ تھے افضل جسے من معا کہ کہتا ہے تفسیر شتم
 جَعَلْنَاكَ عَلَى شَرِيعَةٍ مِّنَ الْآخِرَةِ فَاتَّبِعُوا وَأَطِيعُوا الَّذِينَ لَا يَعْصُونَ

لَتَجْعَلَ لَكُمُ الشَّرِيعَةَ مِنَ الْآخِرَةِ فَاتَّبِعُوا وَأَطِيعُوا الَّذِينَ لَا يَعْصُونَ

وہ کام نہ آئے پس ادر کے سامنے کچھ اور سبب انصاف ایک دوسرے کے رفیق میں اور اسے رفیق ہی ڈرو ان کا ہوا

تحقیق وہ یعنی کافر دفع کر دینے جسے کچھ عذاب خدا سے یعنی اگر تو متابعت انکی کرے اور تحقیق ظالم یعنی کافر بعض انکے کار ساز بعضوں کے ہیں
 کار ساز تفسیریں اور تفسیریں کار ساز یعنی خیر خواہ ہیں اور ان دونوں کار ساز یوں میں کیا کفر فرق ہو

هَٰذَا بَصَائِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِينَ يُوْقِنُونَ

سمجھ کی باتیں ہیں لوگوں کے واسطے اور راہ کی اور مہر اور ان لوگوں کو جو یقین لائے ہیں

یہ قرآن لیلین واضح ہے لوگوں کے لیے اور ہدایت ہے اور رحمت واسطے اور قوم کے کہ یقین کرتے ہیں تفسیریں قرآن میں جو عمدہ چیزیں ہیں
 ہیں اور احکام ظہر یا انکو نمبر لکھتے ہیں یعنی لیلیوں کے جیسے کہ کیا روح حیات کو بصائر اور ہدایت ہے یعنی اگر اہل سے اور رحمت ہے یعنی عذاب

اور خدا کے لیے ہی بادشاہی آسمانوں اور زمین کی اور ہر روز کے قائم ہوگی قیامت اوس وزریاں پاؤں کے جھوٹے تفسیریں
یعنی کافر یعنی ظاہر ہوگا ٹوٹا اونکا بائیں کبجہ کے پھر نیچے طرف دونوں کے بجا رہے

وَنَدَىٰ كُلُّ أُمَّةٍ جَاشِدَةً مِّنْ عَذَابِ إِلَىٰ يَوْمِ لَا يَكْتُمُونَ لَهُ الْأَلْوَامَ تَجَرَّوْنَ مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ

اور تو دیکھے ہر فرقہ زانو پٹختے ہیں ہر فرقہ بلایا جاتا ہے اپنے اپنے دفتر پر آج بدلا پاؤں کے جیسا تم کرتے تھے

اور دیکھو گا تو ہر گروہ کو زانو پٹختے ہوئے یعنی سوال و جواب کے لیے طیار ہوئے ہر گروہ کو بلایا جادو گیا طوط نامہ اعمال اوس کے کہیں جس کے ہم جزا دی جادو کی جگہ جس کے کرتے تھے تم تفسیریں یعنی دنیا میں انو پڑھتے ہوئے اور یہ بیٹھکے ادواہ کی ہی کے حکم کے پس اس طرح بیٹھیں گے انتظار حکم کے کہا سلمان فارسی کہ بلاشبہ قیامت میں ایک ساعت ہوگی دس برس کی بیٹھیں گے لوگ اس دور میں یہاں تک کہ اگر آپ کا رنگ لے کر بکولے اس کا اس کا لاشعور یعنی نہیں مانگتا میں جس کے نفس اپنا مدد معاد

هَذَا كِتَابُنَا يَنطِقُ عَلَيْكُمْ بِأَحْوَىٰ أَلْسِنَتِهِ مَّا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ

یہ ہمارا دفتر بولتا ہے تمہارے کام ٹھیک ہم لکھواتے جاتے تھے جو کچھ تم کرتے تھے

کہیں گے ہم یہ نامہ ہمارا ہے کہ اظہار حقیقت کرنا ہی سب سے صحیح تحقیق ہم لکھتے تھے جو کچھ تم عمل کرتے تھے تفسیریں یطوق علیکم
کے یہ معنی ہیں کہ گواہی دیتا ہے تم یہ نامہ تمہارے عملوں کی ساتھ حق کے یعنی بغیر زیادتی و نقصان کے اور نہ تفسیر کے معنی یہ ہیں کہ حکم کرتے تھے ہم فرشتوں کو تمہارے اعمال لکھنے کا اور ان کے ثابت کرنے کا تمہارے بعضوں نے کہا کہ اس تفسیر لوح محفوظ سے ہوتا ہے کہ لکھتے ہیں فرشتے ہر سال جو کچھ ہوتے ہیں اعمال بنی آدم کے اور صحاح کے لکھا کہ تفسیر کے معنی ہیں تثبت یعنی ثابت رکھتے ہیں ہم اور کہا
سدی نے نکتہ یعنی لکھتے ہیں ہم اور حسن نے کہا محفوظ یعنی یاد رکھتے ہیں ہم اور الی کتبہ حاکمین اضافت کی گئی کتاب طوط
اس لیے کہ اعمال ان کے ثابت کیے گئے ہونگے اوس میں اور ہذا کتبنا میں اضافت کی گئی کتاب طرف اللہ تعالیٰ کے اس لیے کہ وہ مالک و داد
اور حکم کرنے والا اپنے فرشتوں کو کہ لکھیں اوس میں اعمال اوس کے بندوں کے معاد تنبیہ غور کرو بھائیوں ان آیتوں میں

کے مضامین میں کہ جب حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کا اور ابراہیم اور صالح کا یہ حال ہو تو ہم عوام کا لانا ہم کس قطار شاہین
ہیں ہر سلمان کو چاہیے کہ اپنے مولیٰ کی طرف ہر وقت رجوع ہے اور اوس دن کی فکر رکھے اور ذکر اعمال نامے کا حدیث شریف میں یوں
آیا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اعمال نامے تین ہیں ایک اعمال نامہ وہ ہے کہ نہیں بخشا اللہ تعالیٰ جو کچھ کہ اوس میں ہر شے کہ
کرنا ہی ساتھ اللہ کے فرمانا ہو اللہ عز و جل اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِهِ وَ یَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ

یعنی بلاشبہ اللہ نہیں بخشتا ہے کہ شرک کیا جائے ساتھ اوس کے اور دوسرا اعمال نامہ وہ ہے کہ نہیں بخشا اللہ تعالیٰ وہ ظلم کرنا بند و پاک
آپس میں بیلن ملک کہ بدلا لیا بعض انکا بعض سے پور قیسا اعمال نامہ ہے کہ نہیں پروا کرتا اللہ ساتھ اوس کے وہ ظلم کرنا بند و پاک ہر بیان
اور در بیان اللہ کے پس یہ ہر طرف اللہ کے اگر چاہے غائب کرے اوس کو اور اگر چاہے در گذر کرے اوس سے مشکوٰۃ

فَلَمَّا أَتَيْنَا أَهْلَهُم بِمَا عَمِلُوا الصَّالِحِينَ فَبَدَّلْنَاهُمْ فِي رَحْمَتِنَا وَذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِينُ

سو جو یقین لائے ہیں اور بچے کام کے سوا نیکو داخل کر گیا انکار اب اپنی ہرین یہ یہی ہی صریح مراد ملتی ہے

پس یہ وہ لوگ کہ ایمان لائے کام کیے پس داخل کر گیا انکو پور دگا انکا اپنی رحمت میں یعنی جنت میں یہی مراد ملتی ہے

وَإِنَّا لَآلِئْنَ كَفْرًا وَقَدْ أَفْلَحَ تَكُنْ أَيْحَىٰ تُشَلَّىٰ عَلَيْكَ فَاَسْتَكْبَرْتَ وَكُنتَ تَقُولُ مَا تَكْبُرُونَ

اور جو منکر ہو گیا تلو سنائی نہ جاتی تھیں تاہیں ہر جا پھر تنہ غرور کیا اور ہو ہے تم لوگ گنہگار ہو

اور پیر وہ لوگ کہ فرشتے انکو کہیں گے تم کیا نہیں پڑھی جاتیں تھیں پیر میں پیر کیا تھے اور تم تو مگر تھے ہی کہ تم نے نہیں
کیا نہیں پڑھی جاتیں تھیں پیر میں پیر کیا تھے تم تھے تمہارے پاس رسول میرے پاس نہیں پڑھی جاتیں تھیں پیر میں پیر کیا تھے نہیں
ایمان لائے سے اوپر وہ

فَاذْاَقِيلَ اِنْ وَعَدَ اللّٰهُ حَقًّا وَالسَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيْهَا قُلْتُمْ مَّا نَذَرِیْ مَا السَّاعَةُ اِنْ نَّظُنُّ اِلَّا
اور جب کہ وعدہ اسکا ٹھیکہ اور اس گھڑی میں دھوکا نہیں دھکتے ہمیں سمجھتے کیا وہ گھڑی ہو آتا ہر
ظَنَّا وَمَا فَنُیَسْتَقِیْنِ

ایک خیال سا اور ہکو یقین نہیں ہوتا ہوا
اور جب کہ جانتا کہ وعدہ خدا کا سچا ہی اور قیامت کچھ شبہ نہیں ہے سچ اس کے کہتے تھے تم نہیں جانتے ہم کیا چیز قیامت تصور نہیں کرتے تم کو
مگر ساتھ ساتھ اس وقت کے انہیں ہم یقین کرنے والے بد تفسید اور جب کہ باطنی کلمہ کاغذوں کہ وعدہ اسکا یعنی ہٹ و خبر کے ہونے کا
سچا ہی اور لفظ ساعت کو پیش سے بھی پڑھا ہی اور زبرد سے بھی اور اِنْ نَّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا اِیَّیْہِیْ قُلْتُمْ ظَنَّا اور نہیں ہم
یقین کرنے والے کہ قیامت ہونے والی ہے

وَبَدَا لَہُمْ سَیِّئَاتٌ مَّا عَلَوْا وَحَاقَ بِہُمْ مَّا کَانُوا یَسْتَعْجِلُوْنَ
اور پھلین اوپر برائیاں اعلیٰ کاموں کی کچھ تھیں اور اوپر جس چیز سے ٹھٹھا کرتے تھے ہوا
اور ظاہر ہوئیں انکو سزا میں ان چیزوں کی کہ ساتھ ان کے عمل کیا تھا اور گھیر لیا انکو اس چیز نے کہ تھے ساتھ اس کے ٹھٹھا کرتے بد تفسید
ظاہر ہوئیں انکو یعنی ان کاغذوں کے لیے یعنی آخرت میں برائیاں اعمال ان کے کی یا سزا میں مجھ علموں ان کے کی کہ دنیا میں کرتے تھے حلق
کے معنی ہیں اور اوپر ترین اوپر ترین میں ٹھٹھا کرنے ان کے کی

وَقُلِ الْیَوْمَ نَنسِفُکُمْ کَمَا نَسِفْنَا لِقَاءَ یَوْمِکُمْ ہٰذَا اَوَّامًا وَّکُمُ النَّارُ وَمَا لَکُمْ مِّنْ نَّصِیْرٍ
اور کہ ہوا آج ہم تمکو بھلا دیں گے جیسے تم نے بھلا دیا اپنے اس دن کا ملنا اور گھر تھرا دینے ہی اور کوئی نہیں تمہارے مددگار ہوا
اور کہا جاوے گا آج فراموش کرینگے ہم تمکو جیسا کہ فراموش کیا تم نے اس دن اپنے کی ملاقات کو اور جاگہ بھاری دوزخ ہی اوپر میں ہوا
تمہارے کوئی مدد دینے والا بد تفسید فراموش کرینگے ہم تم کو یعنی چھوڑینگے ہم تمکو مذاب میں جیسا کہ چھوڑا تم نے ایمان کو اور عمل کو
اس دن مٹنے کے لیے کہا ابن عباس نے اسکی تفسیر میں کہ جیسا کہ چھوڑا تم نے ذکر میر اور طاعت میری ایسے ہی چھوڑو گا میں تمکو دوزخ میں
دینے کا تنبیہ دینا چاہیے کہ اس کے ذکر و طاعت چھوڑنے کا کیا کچھ وبال ہو افسوس ہے کہ بعض صاحب اللہ کی
احکام کو پس پشت ڈالتے ہیں اور اپنی خواہش نفس کی چیزوں کو ترجیح دیتے ہیں یہ محض افسانہ غفلت ہے

ذَلِکُمْ بِاَنِّکُمْ اَخَذْتُمْ اٰیٰتِ اللّٰہِ هٰذَا وَغَرَّکُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا فَاَلِیَوْمَ لَا یُخْزِیْجُوْنَ مِنْہَا
یہ تمہارے اس لیے کہ تم نے پکڑا اسکی باتوں کو ٹھٹھا اور بکے دنیا کے جینے پر سو آج نہ انکو نکالنا ہوا
وَلَا ہُمْ یَسْتَعِیْبُوْنَ

اور نہ ان سے پوچھنا تو بہ ہوا
یہ عذاب سبب اس کے کہ پکڑا تھا تمہارا اسکی آیتوں کو ٹھٹھا اور فریفتہ کیا تمکو زندگانی دنیا نے پس آج نکالے جاوینگے دوزخ سے اور نہ
خداوند کو اخذ کا مطلب کیا جاوے گا بد تفسید فریفتہ کیا تمکو اور یہاں تک کہ تمہارے زہر کے کچھ جینا ہوا رہے اس لیے کہ تم

فولفسد الیہ الوصف الیہ
علا و فاد و مدہ بالکینین
بجاریہ

ع

رضا سند کرنا یعنی ساتھ تو پیا اور طاعت کے اس لیے کہ نہیں نفع دیگا اور سدن بجاریہ

فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

سوا اس کے ہی سب غوی جو رب ہی آسمانوں کا اور رب ہی زمین کا اور رب سارے جہان کا

پس واسطے خدا کے ہی سب تعریف پروردگار آسمانوں کا اور پروردگار زمین کا پروردگار عالموں کا ہے نفسین یعنی پس تعریف کرو اس کی رب پر تعارف اور رب پر حیرت کا قسم آسمانوں اور زمین اور عالمین کے لیے اسی بابت علامہ جب کہ فی ہر اور شتا کو ہر رب یعنی جنگو پرورش کرتا ہے

وَلَهُ الْکِبَرُ بِأَعْرَافِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَلِیْمُ

اور اوس کو بڑائی ہے آسمانوں میں اور زمین میں اور وہی ہی بڑی است مکت

اور اس کے لیے ہی بڑگی آسمانوں میں اور زمین میں اور وہ ہی غالب حاکم ہے الہ نفسین اوس کے لیے ہی بڑگی یعنی بڑائی بیا کی اوس کی اس لیے کہ ظاہر ہو کر اور عظمت اوس کی آسمانوں میں اور زمین میں غالب ہے اپنے بلا لینے میں حاکم الہ اپنے احکام میں فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہے اسد غریب الکیب یا مرد آتی والعظمة ازار می فمن کاذ عینی و احدا منہما اذخلتہ النار یعنی بڑگی ذاتی چادر میری ہے اور بڑگی صفاتی ازار میری ہے یعنی یہ دونوں صفتیں خاص میری ہیں پس جسے چھینی مجھے ایک ان دونوں میں سے یعنی نصف ہو اساتھ ایک صفت کے ان دونوں میں سے داخل کرو گا میں اوس کو دوزخ میں اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں بیٹھی کوئی قوم کہ یاد کریں اس کو مگر کہ بیٹھے ہیں ساتھ اون کے بقدر شمار اون کے کہ فرشتے پس اگر حد کی اوس کی قوم نے سمجھ کر تے ہیں فرشتے بھی اوس کی اور اگر تسبیح کرتے ہیں فرشتے بھی اوس کی اور اگر تکیہ کرتے ہیں فرشتے بھی اوس کی اور اگر بخشش مانگتے ہیں قوم اسد آئیں کہتے ہیں فرشتے پھر چڑھتے ہیں فرشتے طرف رب اپنے کے پس پوچھتا ہے اللہ اوسے یعنی مال اپنی جانے کا پس کہتے ہیں ہاں رب ہمارے ہے یہ اہل زمین یاد کرتے تھے تجھ کو پس یاد کیا ہم نے بھی تجھ کو فرماتا ہے اللہ کہ کیا کہتے ہیں کہتے ہیں ہاں رب ہمارے کرتے تھے تیری پس فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ میں اول اذکا ہوں کہ عبادت کیے جاتے ہیں اور آخر اذکا ہوں کہ تعریف کیے جاتے ہیں یعنی سب پہلے میری ہی بندگی کی ہے مخلوق نے اور تعریف میں ہر کی کوئی کر تا ہوا تھا بھی پر ہوتی ہی عرض کرتے ہیں فرشتے کہ تسبیح بھی کرتے تھے وہ تیری فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ میں میری نہیں لائق ہر کسی کے لیے سوا میرے یعنی تعریف بیا کی کے سزاوار میں ہی ہوں اور کوئی لیاقت اس کی نہیں کہتا عرض کرتے ہیں فرشتے کہ اے رب ہمارے ساتھ بڑگی کے یاد کرتے تھے تجھ کو فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ میرے ہی لیے ہی ہر کی باری یعنی بڑگی آسمانوں اور زمین میں اور میں عزیز حکیم ہوں عرض کرتے ہیں فرشتے کہ اے رب ہمارے بخشش مانگتے تھے تجھے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ رانی اشیاء کہ آتی قل عظم کرمک حکم یعنی ہاں شہد میں گواہ کرتا ہوں کہ کو کہ بخشا میں نے اون کو اور ابو ہریرہ نے بطریق مرفوع کے روایت کی آنحضرت سے کہ اللہ کے لیے میں کپڑے ہیں یعنی صفتیں خاص ہیں تہ بند باندھا عزت کا اور گرتا پنا رحمت کا اور چادر اوڑھی کبریا کی پس جسے عزت حاصل کی ساتھ غیر اوس چیز کے کہ عزت ہی اللہ نے پس ایسا شخص ہو کہ کہا جاوے گا اوس کو ذق لانت انت العزیز الکیب یعنی حکم خدا تو تو عزت والا بزرگ تھا یعنی منیا میں اپنے گمان میں اور جسے رحم کیا لوگوں پر رحم کرے گا اوس پر اللہ پس ایسا ہو کہ پنا گرتا پنا جو لائق تھا اوس کو اور جسے کبر کیا تحقیق چھینی اللہ چادر اوس کی کہ لائق اوس کے تھی پس شہد اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے نہیں لائق ہی واسطے اوس شخص کے کہ جسے چادر مجھے ہے کہ داخل کروں میں اوس کو عزت میں دل دھنوں تنبید مناسبات وغیرہ اشیاء لانت الکیب ایک بزرگ ہے کہ اللہ رحمت کرے اوپر کہ پوچھوں کہما ہو کہ یہ ایک بڑا نصیحت نامہ ہے اون کے حق میں آخرت سے خاف ہو پس میں یہاں بڑا خوب است میں لگ ہے ہیں اون کے دل کو دنیا کی محبت نے گھیر رکھا ہے آخرت کو بالکل بھول گئے ہیں اور یہاں کی ناچیز چیزوں پر

یا کل بر باد ہو گئے سو جو کوئی دنیا سے نزدیکی ڈھونڈتا ہی مقرر وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور پڑتا ہی اور جس نے دوستی کا بیج اپنے دل میں
 بویا تمام عمر کی کمائی کو ساتھ حسرت و رندہ است کھویا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ وَمَلَائِکَتُکَ
 مُتَاقِبِیْہَا اَذْکُرُ اللّٰہَ وَمَا وَاَلَاہُ مِیْنِیْ دُنِیَا رَندِیْ کُنِّیْ ہِیْ اللّٰہُ کَے دربار سے اور راندی کُنِّیْ ہِیْ جوجیز او سمین ہر مگر اللہ کا
 ذکر اور جو اس سے علاوہ رکھتا ہی۔ تنبیہ الغافلین سید احمد صاحب رحمہ اللہ

سورة الاحقاف مكية وهي خمس وثلاثون آية واربعه ركعات

اس سورت کا نام سورۃ احقاف ہی احقاف نام ہی ایک ریگستان کا ولایت یمن میں کہ حضرت ہود علیہ السلام کی استقامت و ایمان رہتی تھی
 چنانچہ بیان مفصل اسکا آگے آچکا ہے نہ ذکر اسکا اسمین ہی اور ہی وہ قصہ عجیبہ اسلیے یہ نام اسکا ٹھہرا اور یہ سورت مکی ہی سو آیت
 قُلْ اَرَايْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ آخِرَتٌ تَخْتَرِكُ اَوَّلَ الْعَرْشِ مِنْ اللّٰهِ سُبُلُ
 آخِرَتِ تَخْتَرِكُ اَوَّلَ آيَاتِ وَوَضَعْنَا الْاِنْسَانَ بِالْاَدْنٰی مِنْ سِتْرٍ اَمَّا تَتَذَكَّرُ اَنْ يَّحْمِلَ ثِقَلَهُمْ اَوْ يَّحْمِلَ ثِقَلَهُمْ اَوْ يَّحْمِلَ ثِقَلَهُمْ
 اور کئے چھ سو چوبیس اور حروف و ہزار چھ سو اور رکوع چار اور اوتری ہی یہ سورت بعد سورۃ حاشیہ کے اسی لیے بعد اس کے
 لکھی گئی اور سو اس کے اور ضامین بھی آپسمین مناسب ایک دوسرے کے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 اَحْمَدُ تَنْزِیْلُ الْکِتَابِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْحَكِیْمِ
 اوتارا کتاب کا ہی اللہ سے جو نیر دست ہی حکمت والا ہمو

بھی کتاب کا یعنی قرآن کا جانب خدا غالب حکمت کے لیے
 مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَا اِلَّا بِالْحَقِّ وَاجَلٍ مُّسَمًّیٍّ وَالَّذِیْ یُرِکُ فَرَادَیْنَا
 بنے جو بنائے آسمان اور زمین اور جو کے سچ ہی سو ایک کام پر اور ایک ٹھہر دیکھ پر اور جو
 اَنْزَلْنٰهُ وَمَعْرِضُوْنَ
 ڈسٹایا نہیں بھاری کے ہمو

نہیں کچھ عین آسمان اور زمین اور جو کچھ درمیان دونوں کے ہی مگر ساتھ تدبیر درست اور ساتھ ایک وقت مقرر کے اور جو کافر ہونے اور چر
 کہ ڈرایا گیا انکو مونہ پھیرنے والے ہیں تفہیم میں ساتھ تدبیر درست تو کہ ولالت کرے اور قدرت اور وحدانیت ہماری ساتھ ایک وقت
 مقرر کے یعنی روز قیامت اور وہ ایسا وقت ہی کہ یوحیٰ کے اوس تک آسمان زمین یعنی جب تک قیامت کے پھرنا ہو جائیگا پس اشارہ ہر طرف ہوا
 اوس کے اوس چیز سے کہ ڈرایا گیا انکو کہ وہ ہول اوسدن کا ہی کہ با ضرور ہر مخلوق کو پہونچنا ہر طرف اوس کے ہر اوبعث حساب ہی کہ ڈرایا گیا ساتھ اوس
 قرآن میں نہ پھیرنے والے ہیں یعنی ایمان لا او سپر اور نہ اہتمام کرتے ہیں اوس کے لیے سامان طلب کرنے کا۔

قُلْ اَرَايْتُمْ مَّا نَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرْؤُا اَشْیَآءَ یَّحْمِلُ عَلَیْہَا اَنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ
 تو کہ بھلا کھو تو جنکو پکارتے ہو اللہ کے سوا دکھاؤ تو جنکو اونھوں نے کیا بنایا زمین میں یا کچھ اوسکا سا جا ہی
 السَّمٰوٰتِ اَیْتُوْنِیْ بِکُتُبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَا اَوْ اَشْیَآءَ یَّحْمِلُ عَلَیْہَا اَنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ
 سمانوں میں ہو میرے پاس کوئی کتاب اس سے پہلے یا بھلا آ آ کوئی علم اگر تم سچے ہمو

اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور پڑتا ہی اور جس نے دوستی کا بیج اپنے دل میں بویا تمام عمر کی کمائی کو ساتھ حسرت و رندہ است کھویا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ وَمَلَائِکَتُکَ مُتَاقِبِیْہَا اَذْکُرُ اللّٰہَ وَمَا وَاَلَاہُ مِیْنِیْ دُنِیَا رَندِیْ کُنِّیْ ہِیْ اللّٰہُ کَے دربار سے اور راندی کُنِّیْ ہِیْ جوجیز او سمین ہر مگر اللہ کا ذکر اور جو اس سے علاوہ رکھتا ہی۔ تنبیہ الغافلین سید احمد صاحب رحمہ اللہ

یعنی عرب میں جلتے ہیں دعوت کے جب کہ سوال کرنے تو اوس سے اور استغاثہ کرنے تو اوس سے فرمایا اللہ تعالیٰ لا تدع لک انکساک ما فی سبیلہ
یعنی دعا کر ہمارے لیے اپنے رب سے یعنی سوال کرو اوس سے اور فرمایا اللہ تعالیٰ ان اسکر محمد اب اللہ او اسکر محمد انکساک ما فی سبیلہ
اللہ تدعون ان کنتم صدقین ○ بل انما تدعون ○ یعنی اگر آؤ گے تو کو عذاب لاسکا یا اس سے تمہارے پاس قیامت
کیا غیر اللہ سے سوال کرنے یعنی امان اوس سے اگر ہو تم سے نہ بلکہ اوس سے سوال کیونکہ آگاہ کیا ہلکوں کو جو پہنچتی ہر شدت تو نہیں التجا کرتے تم
مکروں اوس سے اور اوس سے فرمایا وادعون صحتنا وطمعنا یعنی مانگو اوس سے ازراہ خوف وطمع کے اور اوس سے فرمایا وادعون
شہدائکم فی دین اللہ ان کنتم صدقین ○ یعنی اور پکارو اپنے شہد کو سوا اللہ کے اگر ہو تم سے اور فرمایا وادعون
الانسان ضرا دعائیکہ منبہا لیکہ یعنی اور جب پہنچتا ہو انسان کو ضرر دعا کرتا ہی اپنے رب سے رجوع کر طرف اوس کے
اور فرمایا وادعون الانسان الضرا دعائیکہ لیکہ یعنی اور جب پہنچتا ہو انسان کو ضرر دعا کرتا ہی اپنے رب سے رجوع کر طرف اوس کے
بڑا ہولہ اور فرمایا ولا تدعون معین دین اللہ ما لا یفعلکم ولا یضلکم ○ یعنی اور نہ پکارو اللہ کے اوس کے غیر کو کہ یفلح
پونہ پکارو تجکو اور نہ ضرر اور فرمایا لا تدعون الیوم شیعرا و احدا وادعون الشیوہ الکیف ○ یعنی نہ پکارو آج کے دن
ایک حسرت اور پکارو بہت سی حسرتیں اور یہ جو آتا ہر دعا علی الشیء یا الی الشیء اوس کے معنی یہ ہو کہ میں کہ رغبت دلائی اوس کے قصد
کرنے پر جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ فی ذلک الشیء احب الی و ستا یک دعوت فی الذلک یعنی اور یہ سب سے قہر بہت پہاڑ ہو سہر
نزدیک اوس چیز سے کہ رغبت دلائی میں عورتیں مجکو اوس کے قصد کرنے پر اور فرمایا واللہ یذلک دعوت الی دار السکر یعنی اور اس دعوت
دلائی طرف قصد کرنے اعمال دار السلام یعنی خیرت کے اور فرمایا اللہ تعالیٰ فی مقولہ خزیمہ یومن ال فرعون کا کہ اوس نے یقول
مالی ادعوا کما الی الخ و تدعون الی التارکۃ یعنی کیا ہی مجکو کہ رغبت دلائی اہوں تکو طرف قصد کرنے نہا کے کاموں
کے اور رغبت دلائی ہو تم مجکو طرف قصد کرنے اعمال دوزخ کے تمام ہو قول امام راغب کا ○ اور تفسیر نیشاپوری میں تحت آیت کریمہ
احیب دعوت الی اللہ الخ کے لکھا ہے کہ جانا چاہیے کہ دعا مصدر دعوت ادعوا کا ہے اور کبھی ہوتا ہے اسم کہ کہتا ہے تو سمعت
دعا جیسے کہ کہتا ہے تو سمعت صحتا اور حقیقت دعا کی ہے استدعا کرنی سب کی اپنے رب جل جلالہ سے عنایت اور مدد کو کہتا ہے ہوا
عقل نے کہ دعا اعظم مقامات عبودیت سے ہو اور وہ شعائر صاحبین سے ہو اور ادب انبیاء اور رسولوں کے سے انتہی اور تفسیر جلالین میں
لکھا ہے وما دعوا الکفرین عبادتکم الا صنم او حقیقۃ الذ کا الی ضلی ○ یعنی نہیں یہ دعا کافروں
کی یعنی پوجنا اونکاتوں کو یا حقیقت دعا کی یعنی پکارنا کافروں کا مگر بیچ گمراہی کے اور مانندان مضامین کے تفسیر کبیر اور مدارک اور بیضاوی
وغیرہ میں بھی میں غرض اس سے ثابت ہوا کہ حقیقی دعا کے اندر استدعا کے ہیں اور معنی عبادت لازم اور مجازی ہیں اور قاعدہ ہلک
فہم کا کہ لا یضار الی المجاز الا عند تعدل الحقیقۃ یعنی نہیں بھلا جاتا ہر کلام طرف مجاز کے مگر وقت بنتے حقیقت کے اور
جہاں معنی حقیقی بنتے ہوں تو کیا ضرورت ہے کہ رجوع کریں ہم طرف معنی مجاز کے اور بعض مفسرین جو یہ دعوت کو تعبیر تفسیر کیا ہے تو اوس کی جو
یہ کہ نہادوس وقت عبادت کرنی اور دعا مانگنی بھی عبادت ہے اس واسطے حدیث شریف میں آیا ہے الذ علیہم هو العبادۃ یعنی دعا
مانگنی بڑا جز عبادت کا ہے اور اس شہدہ کو مفسرین متاخرین نے بخوبی دفع کر دیا ہے ساتھ ترجمہ کرنے الفاظ مذکورہ کے چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہ
اور حضرت مولانا عبد العزیز اور مولانا عبد القادر اور مولانا رفیع الدین علیہم الرحمۃ نے ترجمہ یہ دعوت اور مانند اوس کے کا یہ خواہند اور پکارتا ہے
وغیر ذلک کیا ہی بنظر قاعدہ مذکورہ ہوا فقہ کے اور اسی لیے قاضی شہداء الدہلانی ہی رحمہ اللہ نے بیچ ترجمہ ارشاد الطاہرین کے لکھا ہے کہ یہ
کہتے ہیں یا شیخ عبد القادر رحمہ اللہ لا شیء للہ یا خواجہ شمس الدین ترک پانی ہی یہ کہنا جائز نہیں ہے اور اگر کہے یا الہی ہرمت

ہو ان دعوت الی اللہ یا حسرتہ
و تدعون الی اللہ یا حسرتہ
امام راغب

اور کما حقہ یہ ہے کہ کیا مال و فرزند کا کہ شاہد ہوتا ہے اپنے آپ کے ایمان پس فرما کہ حضرت علیہ السلام کے پاس
قیامت کی اس گواہی کے لئے کہ میں نے اپنے رب کو دیکھا اور اس نے میری گواہی کو قبول کیا اور اس نے میری گواہی کو قبول کیا اور اس نے میری گواہی کو قبول کیا
مچلی کا جگر گوشہ کہ نہایت لذیذ ہوتا ہے اور یہ فرزند ہیں جسے بخت کرتا ہے یعنی نطفہ و کاشا ہوتا ہے فرزند اس کے اور اس کے
سبقت کرے بانی عورت کا تو شاہد ہو سکے ہوتا ہے پس کہا عبد اللہ بن سلام نے اَشْهَدُ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
تو رسول اللہ کا برحق ہو اور ایک وایت میں ہے کہ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْهَدُ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
رسول اللہ یہودیوں کے ہوتے تھے قوم میں اور وہ اگر بائیس کے اسلام پر پہلے آئے کہ جو چین آپاؤں سے یعنی احوال میں انہوں نے گواہی
محکم یعنی بعد پچھنے کے پھر آئے یہودیوں نے فرمایا آنحضرت کے کیسا شخص ہے عبد اللہ بن سلام تم میں کہا انہوں نے خیر ناواؤں
خیر ناواؤں سیدنا و ابن سیدنا یعنی نیک ہی میں اور بیٹا نیک ہمارے کا ہے اور سوار ہی ہمارا اور بیٹا سوار ہمارا فرمایا
آنحضرت نے کہ خبر دو تم اگر اسلام لاؤ عبد اللہ بن سلام تو کیسا کہا انہوں نے اَعَاذَہُ اللّٰہُ مِنْ ذٰلِكَ یعنی نگاہ رکھو اس کو نہ دیکھو
پس نکلی عبد اللہ بن سلام یعنی پھر سے اور کہا اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنْ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنْ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور کہا عبد اللہ بن سلام کہ یہ وہی چیز ہے کہ فرماتا ہے
یا رسول اللہ اور بعض کہتے ہیں کہ یہ آیت ہے سچ سچ جھگڑنے قریش کے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نازل ہوئی ہے اور مراد شاہد
موسیٰ علیہ السلام میں ہے اور علیؑ میں ضمیر قرآن کی طرف پھرتی ہے یعنی مثل اس کے سنی میں اور وہ مضمون تورات کا ہے کہ مضمون
مطابق ہے مضمون قرآن کے قسم توحید اور عید وغیرہ ایک سے اور بعضوں نے کہا کہ لفظ مثل کا زائد ہے یعنی تکیہ یعنی اوپر قرآن کے کلام
اللہ کے پاس ہے اور سرکشی کی تمکین یعنی ایمان لانے سے اوپر اور جواب شرط کا محذوف ہے تقدیر اس کی یہ ہے کہ اگر ہو قرآن اللہ کے
نزدیک سے اور نہ کرے تم اس کے کیا نہیں ہو تم عالم اور ولایت کرتا ہے اس محذوف پر جملہ اِنَّ اللّٰہَ کَیْفَ یَشَآءُ ص ۱۰۰
وَقَالَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَلَمْ یَاۡلِہٖمْ اَخْبَارًا مَّا سَبَقُوْا نَاۡلِہٖمْ وَاِذْ لَمْ یَکُنْ فَاۡیَہٗ فَاۡیَہٗ فَاۡیَہٗ
اور کہنے لگے سکر ایمان والوں کو اگر یہ کہ بہت ہوتا تو یہ نہ دھڑکتے اس پر کہ اور جب یہ پر نہیں آئے اس کے بچنے سے تو یہاں کہیں

هٰذَا لَا فَاۡتَکَ قَدِیْمٌ

یہ جو ٹھہری مدت کا معنی

اور کہا کافروں نے سچ حق ہوں گے اگر یہ دین بہتر ہوتا سبقت نہ کرتے مومن ہر طرف اس کے اور جب یہ نہ پائی ساتھ اس کے کہیں گے
یہ قرآن ایک جھوٹ ہی قدیم ہے تقسیم میں یعنی لوگ ہمیشہ ایسی باتیں کہا کرتے ہیں بدھو اگر یہ دین بہتر ہوتا الخ یہ کلام کفار
کا ہے کہ کہا انہوں نے اکثر اتباع کرتے والے محمد کے حقیر ذلیل فقیر ہیں یعنی جیسے عمار اور صہیب اور ابن مسعود اور عامل بیچ
اِذْ لَمْ یَکُنْ فَاۡیَہٗ فَاۡیَہٗ فَاۡیَہٗ محذوف ہے واسطے دلالت کرنے کلام کے اوپر تقدیر اس کی یہ ہے وَاِذْ لَمْ یَکُنْ فَاۡیَہٗ فَاۡیَہٗ فَاۡیَہٗ
جب یہ نہ پائی ساتھ قرآن کے ظاہر ہوا عباد کا جھوٹ ہی قدیم یعنی پُرانا جیسے کہا کرتے تھے اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلٰیْنَ یعنی اگلوں کی
کہانیاں ہیں ص ۱۰۱ آیا ہے جب قبیلہ بنی نہد اور قرینہ اور اسلم اور غدار ایمان لائے تو بنو عامر اور غطفان اور اسد اور اشجع نے بنو نون
پر طعن شروع کیا اور یہ بات جو آیت میں مذکور ہے کہ اور یہی سبب نزول اس آیت کا ہے اور بعضوں نے نزدیک مراد کفار سے یہودیوں اور
مومنوں سے عبد اللہ بن سلام وغیرہ اور قبول بعض کے نزول اس آیت کا کہ کے مشرکوں کے حق میں ہے کہ مسلمانوں کو کہا کہ فلا ناو فلا
ہم پر قبول اسلام میں سبقت نہ کرتا اگر اسلام ہمارا نزدیک تر ہوتا اس لیے کہ ہم بہتر اور شرف میں ہیں یا سبقت ہماری سبب اور یہ مقدم ہے بدھو

لا یوزان یون
المشائی ان کان من ہند
وہم تم یہود شاہد
خود کہتی ہیں
وہم تم یہود شاہد
سبب غلط

۵۲
 ۵۲۳
 ۵۲۴

کہ سنا میں نے بغیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے ہیں بہترین دروازہ بہشت کا ہے یعنی بہنوں کے ساتھ بہشت کے سے محافل و عرس
 باپ کی ہر چیز کوئی چاہے کہ وہ آج سے بہشت میں اس دروازے سے کہ بہترین دروازوں کا ہے یا ہے کہ رضا باپ کی نگاہ رکھے پس جو اختیار کرے
 اگر چاہے تو محافل کے اس دروازے پر یا صلح کو کہ وہ یعنی اگر طلاق دی تو رضاء والدہ کی نگاہ رکھی ہو کر صلح کی تو فیہ نور اس
 حدیث سے ابورواہن حکم مان کا یوں نکالا کہ جب باپ کے حق میں یہ فرمایا تو مان کا بطریق عملی ہی حکم ہوگا اور یا والد سے جس بھی شخص سے
 مہر اور کھایہ مناسب تر ہوگا مان باپ دونوں کو شامل ہے۔ مہر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں بلکہ مان کا بہشت میں احسان
 رکھنے والا بعد دیکھے اور نہ نافرمانی کرنے والا مان باپ کا اور نہ شراب پینے والا جو کہ یعنی جو کہ بغیر توبہ کے مہرے تو دیکر حسرت
 جتنا بہت ہوگا یا اللہ تعالیٰ نے وَلَا تَجْلُوا صَدَقَتَكُمْ بِالسَّبِيحِ وَالْآذَانِ یعنی نہ باطل کرو ثواب اپنے صدقات کا
 ساتھ احسان جتنا کہ اور ایدہ لینے کے اور مراد نہ داخل ہونے سے یہ کہ نہ نجات پانے ہو جس کے ساتھ نہیں داخل ہوگا یا بغیر عذاب کے
 نہیں داخل ہوگا لیکن اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو بغیر عذاب کے بھی داخل کرے گا بموجب حد کہ لینے کے وَيَغْفِرْ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَن يَشَاءُ
 واسطے سے توبہ یعنی کوئی عمل کہ سبب ہو جو کرنے اللہ تعالیٰ کا مجھ ساتھ رحمت اور وہ گناہ بخشا جائے اس سے فرمایا کیا ہو سٹے
 تیرے ان کہ نہیں فرمایا کیا ہو واسطے سے خالہ کہ مان فرمایا پس سلوک کر اس سے کہ وہ یعنی تو بخشا گیا و گناہ تیرا اس کے معلوم
 کہ صلا رحم سبب کفارہ ہوں گا ہر اگر چہ کبیرہ بھی ہو یا آنحضرت نے اسکا خاص اور شخص کے حق میں جس سے معلوم کیا ہو یا یہ کہ
 اس کے نزدیک سبب قوت ایمانی کے وہ گناہ بڑا معلوم ہوتا ہو اور واقع میں وہ منہو ہوا اور یہ بھی معلوم ہو اس کے خار مان کا سا
 حکم رکھتی ہے۔ مہر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت کہ تین شخص چلے جاتے تھے باہم لیا اونکو پوچھتے ہیں کہ وہ طرف
 ایک فار کے کہ ہمارے میں تھا پس اگر غار کے مونسہ پر ایک بڑا پتھر پہاڑ میں پس نہ کرو یا اونپر دروازہ غار کا پس کہا انھوں نے اسپر کہ
 دیکھو ان نیک اعمال کو کہ کیے ہیں تم نے خالص اس ہی کے لیے یعنی نہ ازراہ دنیا اور غرض کے پھر دعا مانگو اللہ تعالیٰ سے ساتھ جیسے ان
 علوی کے اسید ہی کہ کھولے اللہ اس پر تھر کو پس کہا ایک نے انہیں سے کہ یا آتی تحقیق تھے جیسے مان باپ جو چاہے اور واسطے سے
 سچے بھی تھے چھوٹے چھوٹے اور تھامیں چرتا بکریاں تو کہ خرچ کروں میں دودھ اونکا اونپر پس جب کہ شام کو آتا میں اون بچوں پاس
 اور دودھ دوہتا میں شروع کرتا میں ساتھ مان باپ اپنے کے پلا تا میں اونکو پہلے اپنی اولاد سے اور تحقیق ایک دن ورے گئے مجھ کو
 درخت یعنی ایک درخت چرگاہ بکریوں کے تھے دور پڑے پس دیکھا میں چرے کو پس آگیا میں گھر میں بیان تک کہ شام ہو گئی
 پس مانا میں نے مان باپ کو پس دودھ دوہا میں جیسا کہ تھا دوہتا پس لایا میں ہن دودھ کا بھر اہو دودھ پس کھڑا میں مان باپ
 کے سر کے پاس اس حال میں کہ مگر وہ جانا میں جگہ نا اونکا ور کر وہ جانا میں یکے دو میں بچوں کو پہلے اولاد سے اور نہ پڑے اور چلتے تھے
 مارے مجھ کے سیر پاؤں کے پاس پس ہی اصل میرا اور حال اونکا یعنی مان باپ سے تھے اور نہ پڑے فریاد کرتے تھے اور میں کھڑا تھا
 بیان تک کہ ہو گئی فجر پس اگر جاتا ہو تو یا اللہ کہ تحقیق میں کیا محض تیری رضائی طلب ہے پر تو کھولے واسطے ہمارے اس تھر میں کھولنا
 کہ دیکھیں ہم اس کشادگی سے آسمان کو پس کھول یا اللہ تعالیٰ نے واسطے ان کے بیان تک کہ دیکھا انھوں نے آسمان کو ف جگہ گویا اس
 قوم کی شریعت میں حق نفع کا مان باپ پر مقدم تھا لہذا کہ حق تبارا بر تھا اور یہ شخص مقدم کرتا تھا مان باپ کو نہ سمجھتا کہ وہ تنہا یا آتی
 تحقیق تھی سیر سچا کی بنی کہ چاہتا تھا میں اسکو چاہتا تھا بہت چاہتا تھا مگر وہ بچوں کو پس نامہ پڑا میں نے اس کے نفس
 بسکے کو یعنی خدا شہس کی میں اسکی محبت کرنے کی اور نہ پڑے کہ یہ سیر بلکہ اس کے لیے سیر بھگا کر یا جسے میں کہ کہ نہ پڑا اس کے پاس

فی سطر ذرا درج فرماد

کے نام پر ایک پندرہ سال
میں سنیں کہ وہ میں سو لاکھ
پہلے یعنی فرمایا کہ میرا
غدا تا ہی ۱۲۰۰

ذکر میں غلاموں کی بیعت
ذکر میں اور غلاموں کا
کیا یا غلاموں کو غلاموں کا
اور ایک اور روایت میں

آیا کہ اس کی مذہبی
بے بہت سی کھیل
پندرہ سال کی عمر میں
و غلام سے اور غلام

ذکر میں غلاموں کی بیعت
ذکر میں اور غلاموں کا
کیا یا غلاموں کو غلاموں کا
اور ایک اور روایت میں

ذکر میں غلاموں کی بیعت
ذکر میں اور غلاموں کا
کیا یا غلاموں کو غلاموں کا
اور ایک اور روایت میں

ذکر میں غلاموں کی بیعت
ذکر میں اور غلاموں کا
کیا یا غلاموں کو غلاموں کا
اور ایک اور روایت میں

سو دینا پس جب کام کیا سینے بیان تک کہ ہم پونچھائے سینے سو دینا پس ملازمین اس کے ساتھ اون بیارون کے پس جب تک
در بیان و لون پانوں اس کے یعنی جامع کے لیے کہا او سنہ ای بچہ کے ڈرا سے اور نہ کھول تو عمر امانت کو یعنی ازالہ بکارت کر
بغیر نکاح کے پس اوٹھ کھڑا مین اس سے یعنی بسبب خوف خدا چھوڑ دیا سینے او سکوا یا آئی اگر جانتا ہی تو کہ تحقیق کیا سینے یہ واسطے
طلب رضامندی تیری کے تو کھول دے ہمارے لیے اس تیرے پس کھولی واسطے اون کے اللہ تعالیٰ نے اور کشادگی اور کہا میں نے
یا اٹھ تحقیق سینے مزدوری کو لگایا تھا ایک مزدور بے فرق چانول کے پس جب کہ چکا وہ کام اپنا کہا نے مجھ کو حق میرا پس میں نے کیا
او سپر حق او سکوا یعنی دینے لگا او سکوا حق او سکوا پس چھوڑ گیا او سکوا اور اعراض کیا او سکوا پس ہمیشہ ملازمین رعیت کرتا اون چانولوں کی ساری
جمع کیے سینے اس سے یعنی حاصل رعیت بیل اور چلنے والے اون کے پس آیا میرے پاس مزدور یعنی عبد ایک کے اور کہا خدا سے اور نہ ظلم کر
میرا اور مجھ کو حق میرا پس کہا میں نے جانو طرف ان بیلون اور ان کے چلنے والوں کو پس لیا او سکوا اور لگے گیا سب کو پس اگر جانتا ہی تو یا اللہ کہ
میں نے تحقیق میں نہیں بنی کر تا جسے پس تو ان بیلون کو اور ان کے چلنے والوں کو پس لیا او سکوا اور لگے گیا سب کو پس اگر جانتا ہی تو یا اللہ کہ
تحقیق کیا میں نے واسطے طلب رضامندی کے تو کھول دے پھر کو کہ باقی رہا پس کھول دیا اللہ اون سے نقل کی پیاری سلم نے وہ
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سبب ہر وسیلہ پکڑنا ساتھ اعمال نیک کے سختی و کرب کی حالت میں اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے دعا اون کی قبول کی اس
اور انھوں نے او سکوا اس قوم سے ہر مرض مٹا اور ذکر فضائل کے بیان فرمایا اور اگر کس حجاب نہ تو جواز تو یعنی ہر اور اس میں فضیلت
سلوک کرنے کی مان باپ اور ترجیح دینی اون کو سبب اولاد پر اور احترام کرنا اون کی تکلیف مشقت اور یہ نظر رکھنا اون کے راحت و آرام کو
اور یہ بھی معلوم ہوا کہ بگناہ کو گروہ ہر خصوصاً جگہ ادب و تعظیم کے گرد واسطے نماز کے وقت فوت ہو فرض کے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ رات
نیند کی لذت اور خوش انداز زیادہ ہونے سے اور معلوم ہوئی اس سے فضیلت عفت و پارسائی کی اور باز رکھنے نفس کی حرمت خصوصاً
وقت قدرت کے اور ہونے مانع کے اور ہونے خواہش نفس کے خصوصاً بچ شہوت ستر کے کہ زور و شور او سکوا غالب تہ اور سرکش ترین شہوات
عقل پر اور کل ترین حالات ہر مرد پر اور یہ بھی معلوم ہوا کہ تصرف کرنا غیر کے مال میں بغیر اس کے اذن کے جائز ہو اگر اجازت دے بعد اس کے
جیسے کہ مذہب حنفی ہے کہ تصرف کرنا فضولی کا جائز اور موقوف ہونا مالک کی اجازت پر اور بعد اجازت اس کی کے نافذ ہوتا ہے اور معلوم
کہ امور نیک اور امانت اور خوش معاملی بہتر اور پونچھانے والے ہیں قرب کرمت کو نزدیک حق تعالیٰ کے اور معلوم ہوا کہ دعا میں
بعد از وقوع ہر مقبول ہو اور سبب دفع بلا کی اور کشادگی کی تنگی محنت و ابتلا سے ہو اور معلوم ہوا کہ کرمت اولیا کی حق ہے جسے
مذہب اہل سنت و جماعت کا ہے کہ آیتا حارہ صحابی پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا یا رسول اللہ ارادہ کیا میں نے یہ کہ جہاد کو
ملاؤں میں اور تحقیق آیا ہوں میں کہ مشورہ کروں آپ سے پس فرمایا کیا ہو واسطے تیرے مان کہا مان فرمایا لازم ہو تو او سکوا اس لیے کہ تحقیق
بشت نزدیک پانوں اس کے کے ہو وہ بشت یعنی مان کے پانوں پس وہ اور خدمت اس کی کر کہ باعث داخل ہونے بہشت کی ہو اور
یہ عبارت کنایہ ہے نہایت خضوع و تدلل سے کہ حکم کیا ساتھ اس کے اولاد کو و اخفیض لھما کجناح الذیل من الرحمن یعنی او
پست کر اون کے لیے باز دولت کا سبب حمت ہے کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ کیا حق ہے مان باپ کا او پر اولاد اون کی کے فرمایا
وہ دونوں بہشت میں تیری اور دوزخ میں تیری وہ یعنی حق مان باپ کا رضا اون کی ہو کہ سبب ہو داخل ہونے بہشت میں اور نہ کرنا
نافرمانی کا کہ باعث ہو داخل ہونے کی دوزخ میں کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بندہ کہ مرتے ہیں مان باپ اس کے یا ایک
اون میں سے اس حال میں کہ تحقیق وہ بندہ مان باپ اپنے کا البتہ نافرمان ہوتا ہے پس ہمیشہ رہتا ہے دعا کرتا واسطے اون کے بعد استغفار کرتا
واسطے اون کے یہاں تک کہ لکھتا ہو او سکوا اندیکو کاربہ وہ یعنی دعا و استغفار فرزند کی الدین کے لیے بعد از مرگنے کے وہ فائدہ رکھتا

کہ اگر ناراض گئے ہوں تو بھی حق تعالیٰ کو نیکو راضی کر دیکھا اور اس سے اور کھینچا نام اور سکا سچ دیکھا کہ کسی کے ساتھ ملنا باپ کے
اور رضا جو یوں افکے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ سچ کرے اس سال میں کہ فرمان برداری کرنے والا ہے خدا کی
سچ حق مان باپ اپنے کے یعنی حق کو کلاما کرنا ہی سچ کرنا ہی اس سال میں کہ ثابت ہیں اس کے لیے دو دروازے کھلے ہو بہشت اور اگر وہ
ایک مان باپ سے یعنی طاعت کیا گیا پس ایک دروازہ کھولا جائے گا اور جو شخص کہ سچ کرے اس سال میں کہ نافرمانی کرنے والا ہے خدا کی
سچ حق مان باپ کے سچ کرنا ہی اس سال میں کہ کھلے ہیں اس کے لیے دو دروازے اور اگر وہ ایک مان باپ سے یعنی نافرمانی کیا گیا
پس ایک دروازہ کھولا جائے گا یعنی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو طاعت وصیت اللہ میں کی ہو جب ضرورت حق کے ہی حقیقت میں طاعت وصیت
اللہ تعالیٰ کی ہے تو ایک شخص سے اگر یہ مان باپ اس کے اوپر ظلم کریں فرمایا اگر ظلم کریں اوپر اور اگر ظلم کریں اوپر اور اگر ظلم کریں اوپر
فردین بار فرمایا واسطے تاکید و مبالغہ کے اور مرد ظلم کرنا اور دنیویہ میں ہر دینیہ میں اس لیے کہ فرمان برداری مان باپ کی اگر
مخالفت دین ہو تو روزانہ میں ہم تحقیق فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں کوئی فرزند نیکی کہنے والا مان باپ کے دیکھے طرف
مان باپ کے یعنی ایک کے اون دونوں میں کھینچنا محبت شفقت کا کہ لکھتا ہے اللہ تعالیٰ واسطے اس کے بدلے ہر دیکھنے کے سچ قبول یعنی
ثواب قبول کا عرض کیا صحابہ اور اگر چہ ہر روز بار فرمایا ہاں اللہ بہت بڑا ہی اور بہت پاکیزہ ہے یعنی اوپر سے کہ تمہارے
گمان میں ہے کہ کینہ لکھا ہو گا عفو ہر نظر کے سچ قبول فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام گناہ یعنی سوا شکر کے بخشا ہے
اللہ تعالیٰ ان میں سے جو چاہے ہی کہ نافرمانی مان باپ کی پس تحقیق اللہ تعالیٰ ہی سزا دیتا ہے مان باپ کی نافرمانی کہنے والے کو سچ دیکھا
دنیا کے پہلے مرنے کے ہدف یعنی سچ نہ گناہ نافرمانی کرنے والے کے پہلے مرنے کے اور ممکن ہے کہ ہو تقدیر سچ زندگانی
والدین پہلے مرنے کے اور ہر صورت عذاب آخرت بھی باقی رہے گا پھر احتمال ہے کہ ہوں سچ حکم ان کے کہ تم حقیقہ میں
سے اس لیے کہ شاہس وحید کے وارد ہوا ہی سچ حق اہل ظلم اور باغی بغیر حق کے بھی اور یہ نہایت خدیر و غلیظ ہے اور نافرمانی مان
باپ کے کہ ہم یہ حدیث شریف میں ہے اب بعد سننے فضا انا خدمت گذاری والدین و حقوق ان کے کہ سننا چاہیے کہ آیت
ایسی بزرگی اور فضیلت حضرت ابوبکر صدیق اور اوس صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہمیں کی ہے معلوم ہوئی کہ اللہ جل شانہ نے فرمایا اعلیٰ حق
او لکھتے الذین یقبلون عفو اللہ یعنی یہ لوگ وہ ہیں کہ قبول کرتے ہیں ہم اچھے عمل ان کے اور درگزر کرتے ہیں ہم ان کی برائیوں سے
اور داخل کرینگے ان کو ان بہشت میں ہوا حق وعدے سچے کے کہ وعدے جاتے تھے انتہی و بعد اب خیال کرنا چاہیے کہ جن کو اللہ تعالیٰ سے
جنت فرمائے ان کو جو اشیاء بڑا اور دوزخی جانیں کیا مال ہونا ہی اور کلاما اور کوئی کوسل ہے آپ ان کے قلم میں ان کا کلام بیان ہوا ہے
وَالَّذِينَ قَالُوا لَوِ الدَّيْهَةُ لَكُنَّا أَتَعَدُّنِي أَنْ أَخْرَجَ رَفَقَاتِي خَلَّتِ الْقُرُونُ مِنْ قَبْلِي وَهَمَّ
بجزین شخص کے کہ اپنے مان باپ کو میں بزار ہوں تھے کیا مجھ کو وعدہ ہو کہ میرا کلاما بجا ہے اور اگر حکم میں راقی گشتیں سے پتے اور وہ حق
یَسْتَعِيشُ اللَّهَ وَيَبْتَغِي الْآمِنَ تِلْكَ آيَاتُ اللَّهِ حَقًّا فِيهِمْ مَا هَذَا إِلَّا آسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ
فرماتے ہیں اللہ سے کہ اس خرابی میری جان لا بیشک وعدہ اللہ کا ٹھیک ہے پھر کہتا ہے سب تعلیم میں پہلوں کی صورت
اور اس شخص کے کہ اپنے مان باپ سے تنگ آئے ہیں پس بت تھمت کیا وعدہ دیتے ہو مجھ کو کلاما بجا و جانیں اور تحقیق گزر گئے ہیں اپنے
لوگوں کے پیدہ مجھے اور وہ دونوں فرمایا کرتے ہیں جناب خدا میں اور کہتے ہیں اس کو و آہی سلیمان جو تحقیق وعدہ اللہ کا سچ ہے پس
کہتا ہے نہیں ہے وعدہ گر کہانیاں پہلوں کی و تنفس میں ملو اس شخص سے جنس ہی یعنی جو یہ بات کے مصداق اس مضمون کا
ہو گا جس بصری سے ہی کہ ایک کافر نافرمان مان باپ کا جھٹلانے والا بت کا تھا اس کے حق میں یہ آیت اور تری ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے

فولہ الامی ازینہ انہ
وہلکہ انہ منہ انہ
چوہل

سید احمد رضا

کہا کہ نازل ہوئی ہے آیت عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں پہلے اسلام لانے لکھے کے اور یہ قول ہر روایت میں
اسکو یہ قول اللہ تعالیٰ کا اُولَئِكَ الَّذِينَ هُوَ حَقُّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِي اَمْرِ الَّذِي هُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ مَّا يَخْتَلَفُ فِيهِ اُولَئِكَ هُمُ الْمُتَكَلِّفُونَ
اور عبد الرحمن فضل مسلمانوں میں ہیں پس نہیں ہونے اونسے کہ لازم ہوا اوپر کلمہ عذاب کا اور روایت میں اسکو یہ روایت بھی ہے کہ مروان
حاکم تھا حجاز پر کہ عامل کیا تھا اسکو عذابی بن ابی سفیان نے پس خطبہ پڑھا مروان نے اور شروع کیا ذکر کرنا یزید بن معاویہ کا تو کہہ دیتے کہ میں
لوگ بعد مر باپ اوسکے کے پس کہا عبد الرحمن بن ابی بکر نے کچھ یعنی طعن کیا یزید کے حق میں پس کہا مروان نے کہ پکڑو اسکو پس داخل ہوئے
عبد الرحمن عایشہ نے گھر میں پس قادی ہوئے لوگ اوسکے پکڑنے پر پس کہا مروان نے کہ یہ وہی ہے جسکے حق میں اوتری ہوئے آیت وَالَّذِي قَالَ
لِوَالِدَيْهِ اُوتُوا لِي وَلِاٰمِيٍّ اَوْ تَكْفُرَا اُولَئِكَ يَنْتَهِبُونَ اَمْوَالَهُمْ اَوْسَعُ حَرْجٍ لِّمَنۡ يَّهْتَبُ وَهُمْ لَا يَصْحَقُونَ
عذر میرا اور روایت میں آیا ہے کہ حضرت عایشہ نے پس نہ کہہا کہ اس مروان تو عبد الرحمن کو کہتا ہے ایسا اور ایسا جھوٹ بولتا ہے تو
واللہ اسکے حق میں نہیں اوتری یہ آیت ولیکن اوتری ہر فلا نے بیٹے فلا نے کے حق میں ایمان لائیںی اللہ پر اور لعنت پر وعدہ اللہ کا

یعنی بعث کا سچا ہے **در مسئلہ ثامن**

اُولَئِكَ الَّذِينَ هُوَ حَقُّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِي اَمْرِ الَّذِي هُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ مَّا يَخْتَلَفُ فِيهِ اُولَئِكَ هُمُ الْمُتَكَلِّفُونَ
وہ لوگ ہیں جن پر ثابت ہوئی بات شامل اور فرقوں میں جو گزرے ہیں انسے پہلے جنوں اور آدمیوں کے بیشک وہ

كَانُوا اَخْسِرَ اُمَّةٍ

تھے ٹوٹے میں آئے ہمو

یہ جماعت وہ ہیں کہ ثابت ہو اوپر وعدہ عذاب کا جملہ امتوں سے کہ گزر گئے ہیں پہلے انسے جنوں اور آدمیوں میں تحقیق وہ تھے ٹوٹا
پانے والا **تفسیر میں** وعدہ عذاب کا یعنی لامثلن جہنم **در مسئلہ نهم**

وَالَّذِي قَالَ لِيُطْلَعُوا اُولَئِكَ هُمُ الْمُتَكَلِّفُونَ
اور ہر ایک کے لیے مرتبے میں موافق اوس چیز کے کہ عمل کیے اور تو پورا دیو خدا اونکو بدلا علون اونکے کا اور وہ ظلم کیے جاوین **تفسیر میں**

اور ہر ایک کے لیے مرتبے میں موافق اوس چیز کے کہ عمل کیے اور تو پورا دیو خدا اونکو بدلا علون اونکے کا اور وہ ظلم کیے جاوین **تفسیر میں**
اور ہر ایک کے لیے دونوں جنوں کی کہیں سے کہ نیک اور بد ہیں مرتبے میں یعنی جنت والے بھی کئی درجے ہیں اور دوزخ والے بھی
اسی طرح اپنے اپنے اعمال سے یا یہ معنی ہیں کہ ہر ایک کے لیے جنس مومن اور کافر سے درجات ہیں پس درجات مومن کے جنت میں عالی
اور درجات کافر کے دوزخ میں نیچے ہیں **در مسئلہ دهم**

وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِينَ كَفَرُوا عَلَى النَّارِ اَاِذْ هَبَّتْ هُبَّتْ كَمَا هَبَّتْ كَمَا هَبَّتْ كَمَا هَبَّتْ كَمَا هَبَّتْ كَمَا هَبَّتْ كَمَا هَبَّتْ كَمَا هَبَّتْ
اور جس دن لائے جاویں گے سر آگ کے سر پہ ضائع کیے تھے اپنے زبے اپنے دنیا کے جیتے اور اونکو ہر
بجاء فاللہم تجزؤن عذاب الھون بما لکنتم تسکبون فی الارض بغیر الحق
اباج سزا پاؤ گے دلت کی مار بدلا اسکا جو تم غور کرتے تھے ملک میں ناحق

وَمَا لَکُمْ تَقْسُقُونَ

اور اوسکا جو تم بھکی کرتے تھے ہمو

اور اوس دن کہ پیش لائے جاوین گے کافر آگ پر کہا جاوے گا ایا ضائع کین تھے نعمتیں اپنی بیچ زندگانی دنیاوی اپنی کا اور بہرہ

یعنی ہر ایک کے لیے مرتبے میں موافق اوس چیز کے کہ عمل کیے اور تو پورا دیو خدا اونکو بدلا علون اونکے کا اور وہ ظلم کیے جاوین **تفسیر میں**
اور ہر ایک کے لیے دونوں جنوں کی کہیں سے کہ نیک اور بد ہیں مرتبے میں یعنی جنت والے بھی کئی درجے ہیں اور دوزخ والے بھی
اسی طرح اپنے اپنے اعمال سے یا یہ معنی ہیں کہ ہر ایک کے لیے جنس مومن اور کافر سے درجات ہیں پس درجات مومن کے جنت میں عالی
اور درجات کافر کے دوزخ میں نیچے ہیں **در مسئلہ دهم**
وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِينَ كَفَرُوا عَلَى النَّارِ اَاِذْ هَبَّتْ هُبَّتْ كَمَا هَبَّتْ كَمَا هَبَّتْ كَمَا هَبَّتْ كَمَا هَبَّتْ كَمَا هَبَّتْ كَمَا هَبَّتْ
اور جس دن لائے جاویں گے سر آگ کے سر پہ ضائع کیے تھے اپنے زبے اپنے دنیا کے جیتے اور اونکو ہر
بجاء فاللہم تجزؤن عذاب الھون بما لکنتم تسکبون فی الارض بغیر الحق
اباج سزا پاؤ گے دلت کی مار بدلا اسکا جو تم غور کرتے تھے ملک میں ناحق
وَمَا لَکُمْ تَقْسُقُونَ
اور اوسکا جو تم بھکی کرتے تھے ہمو
اور اوس دن کہ پیش لائے جاوین گے کافر آگ پر کہا جاوے گا ایا ضائع کین تھے نعمتیں اپنی بیچ زندگانی دنیاوی اپنی کا اور بہرہ

اور تحقیق فرماتے ہیں ہم ایک کھانہ نیک بیان ہادی جلدی کی گئیں یعنی اہل بیت کے لئے میں نے یہ نیک بیان کیا ہے اور میں نے فرمایا
 یہاں تک چھوڑ دیا کہ انہوں نے کچھ اور سکھایا اور عرض فرمایا اللہ عزوجل نے یہ کھانا کھا کر اللہ عزوجل کے لئے کرپنے ہاتھ میں لیے جاتے ہیں
 کہ یہ کھانا جو چاہئے کہ کھا دل چاہے اس کو کھا کر کھائے کو پس خیر یہ ایسا دوسکوپس کہ ہر عرضی اللہ تعالیٰ عزوجل نے کہ کیا جہنم پہاڑ ہے تیرا
 کسی چیز کو ایسا خریدتا ہو تو اس کو کیا نہیں دے رہا ہو تو اس آیت اذ ہبتموہم طیبۃ لکم فی حیاتکم واللہ یشاہد انکم علیہ
 حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پس حاضر کیا کیا پانی ملا ہوا شہد کا پس کہا کہ تحقیق یہ خوب ہے لیکن میں نے سنا ہی اللہ عزوجل کو کہ عیسا اور ایک
 قوم کے خواہشوں اور نیکو کا پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے اذ ہبتموہم طیبۃ لکم فی حیاتکم واللہ یشاہد انکم علیہ
 لے گئے تم کو آئیں اپنی بیچ زندگانی دنیا بانی کے اور فائدہ دیا تھا تمہیں ساتھ آئے پس دیا ہوں یہ کہ ہوں وہاں نیکو جان رہی
 جلدی دے گئے واسطے ہمارے پس پیادہ ف یعنی جیسے کافروں کو اللہ تعالیٰ فرما دیا کہ تم دنیا ہی میں فائدہ اور حاکم دے رہا ہو
 کہ جو بھی عرض نیکو کے نعمتیں یہاں نہ مل سکیں اور وہاں کے نواب محروم رہوں تو تو بانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ جب نواب
 صلی اللہ علیہ وسلم ارادہ سفر کا کرتے تو سب کے بعد اپنے اہل بیت میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ملنے کو آتے اور جب سفر سے آتے تو سب
 پہلے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ملنے کو آتے پس گمان آئے کہ کیا جہاد تو آئے آئے ہاں پس گمان نہ کیا ایک پرہیزگار کا اس کے
 دیوار پر اور دیکھے ن اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ہاتھ میں دو کڑے چاندی کے پس پھر گئے حضرت اور تشریف لے گئے اگلے گھر میں
 پس جب کچھ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے گمان کیا کہ بلاشبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہیں آئے آئے اس کے پاس بسبب و سبب جن کے کہ دیکھی
 پھاڑا والا انھوں نے پرہ اور اوتار ڈالے کڑے صاحبزادوں کے ہاتھوں میں پھر کاٹ ڈالے وہ کڑے پس رونے لگے صاحبزادے پس ہم کرد
 حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے وہ دونوں کو پس گئے دونوں صاحبزادے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس روئے پس یہ وہ
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور وہ لوگ اور فرمایا اے نواب لہجاس نہ پور کو طرف بنی فلاں کے یعنی نام لیا ایک شخص کا اپنے اقربائے
 کہ میں نے میں جہتے تھے اور رسول نے واسطے فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ایک ہار عصب کا اور دو کڑے ہاتھی اس کے اس لیے کہ یہ اہل بیت میر
 ہیں اور میں نہیں دوست دیکھتا یہ کہ ہادی برتین وہ طیبات یعنی نعمتیں اپنی بیچ زندگانی دنیا بانی کے تمام ہوں مومن عالم کا اور شوق
 میں کہ کہا ابو طلحہ نے کہ شکوہ لائے سہ طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بھوک کا پس کھول کر دکھائے تھے بیٹوں اپنے سے
 ایک ایک پھر یعنی ہر ایک نے پیٹ کھول کر پھر کہ سبب بھوک کے بانی تھے دکھائے پس کھول کر دکھائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 پیٹ اپنے سے دو تیرے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی کو ایاک والالتئم فان عباد اللہ لیسوف
 بالمتقیین یعنی بچا تو اپنے تئیں جیسے اس لیے کہ تحقیق ہے اللہ کے نہیں چوہ ہیں میں سولے اور فرمایا کہ جو کوئی راض ہو اللہ سے کچھ
 رزق کے راضی ہو تا ہی اللہ اس سے ساتھ تھوڑے عمل کے اور ابو ہریرہ گزرے ایک قوم پر کہ آگے ان کے رکھی تھی ایک بکری بیان پس بلایا
 انھوں نے ابو ہریرہ کو پس انکار کیا انھوں نے کھانے سے اور کہا کہ نیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے اس حال میں کہ نہیں سیر ہو جو کی
 روٹی سے اور فرمایا رشک مت لہا فاجر پر ساتھ نعمت کے گنو کہ تحقیق تو نہیں جانتا اس خیر کو کہ وہ ملنے والا ہی بعد ہر اپنے کے تحقیق ہے
 لیے اللہ کے پاس ملنے والا ہی کہ نہیں مرنے کا یعنی آگ اور فرمایا کہ جب دوست رکھتا ہی اللہ ایک بیکہ کو روکتا ہو سکودتیا جیسے کہ ہوتا
 ایک تم میں کا کہ روکتا ہی بچا اپنے کو یعنی ہمتسقا والے کو پانی سے اور فرمایا وہ چیز میں کہ بڑا جانتا ہی او کو مارن آدم بڑا جانتا ہی ہوت
 کو اور موت ہر مومن کے لیے فتنے سے اور بڑا جانتا ہی کمی مال کی اور کمی مال کی باعث کی حساب کی ہو تو آیا ایک شخص نبی صلی اللہ
 علیہ وسلم کے پاس پس کہا نصیحت کرو مجھ کو اور مختصر کرو پس فرمایا جب کھڑا ہو تو نماز اپنی میں پس ٹھہرا رخصت کرنے والے کی بیٹی

یہ سننا چاہی کہ اس کا
 بیان نہ چھوڑے کہ اس کا
 فائدہ ہو گا یا نہ ہو
 یہ سننا چاہی کہ اس کا
 بیان نہ چھوڑے کہ اس کا
 فائدہ ہو گا یا نہ ہو
 یہ سننا چاہی کہ اس کا
 بیان نہ چھوڑے کہ اس کا
 فائدہ ہو گا یا نہ ہو

انہذا اوس شخص کے چھوٹے بھائی ہیں جو نبی کریم کو اور نبیوں کے عذر کے لئے اوس کی کوئی قیامت کیلئے کیا اگر
اور قصہ کا سہی کا اوس چیز سے کہ لوگوں کے ہاتھ میں ہے یعنی طبع الہی کی طرف سے جس سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت قرآن میں فرمائی
ان یقیناً یہ یسراخ صدرا لہ لاسلوا یعنی پس جو کچھ اس سے کیا وہ دکھائے اور عکس کو دیکھنا ہی سینہ اوس کا اسلام کے لیے
پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق فرج باطل ہو تا ہی سینے میں کھل جاتا ہے وہ جتنی نفس قبول کرتا ہی اوس کو اور صاف ہو جاتا ہے
جی باتوں سے پس عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا واسطے اس حالت کے علامت ہو کہ پہچانی جاوے ساتھ اوس کے فرمایا میں دور ہو نا کھر دور
یعنی دنیا سے اور جو عکس کا طرف کھر عیشگی کے اور تہہ ہونا اوس کے لیے پہلے اوتارنے اوس کے کے اور کہا ام در دہم نے کہ کما سینہ ابی حوہ
کیا ہی مجھ کو کہ نہیں مانگتا تو حضرت سے جیسا کہ مانگتا ہی فلا نا پس کہا اونیہوں نے کہ اس لیے نہیں مانگتا میں کہ سنہ ہی سینہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کہ قرآن سے تحقیق کے تھلے رکھائی سخت ہی یعنی موت قبر شہر نہیں گذرین اوس کو جھل پس دوست رکھتا ہوں میں یہ کہ ہکا ہو و نہیں
اوس گھائی کے لیے اتھی **نکتہ** ہا یک محقق کہتا ہی کہ آیت وقضینا سے یہاں تک اشارہ ہی اس پر کہ سلک کو نصف ہے
ساتھ اخلاق حمیدہ اور ادا کرنے حقوق شرعیہ کے سے چارہ نہیں ہی بدوں اس کے درجہ صلاح اور انابت کو نہیں پہنچتا ہی اور لائق وار ہونے
الہام آتی کے نہیں ہو تا ہی اور وقت تمام ہونے نعمت ولایت اور نبوت اور کمال اوس کے کا بعد چالیس برس کے ہی اور چوٹی نصف ساتھ اس وقت کے
اور متوجہ الی اللہ ہو اور نہ تک چھ لذتوں اور شو تو نفس اور دنیا کی کے ہو تو عذاب کیا جاوے گا وہ آگ طرد اور حرمان میں اور اسی جگہ سے ہی
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اولیاء نے اجتناب لذتوں دنیا کی سے اختیار کیا ہی تو قرب الہی کو اور درجات جنت کو پہنچنے
بشر تنبیہ : غور کرو بھائیوں میں مضامین میں اور اختیار کرو زہد کو اور بچو ابلیس کے جال سے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
کہ ابلیس کے تیرے ہی اور نفس دین میں تیر اور ہوئی یعنی خوش نفسانی بائیں تیر اور دنیا پیچھے تیر اور اعضا گر تیر اور جبارا و پریر کے پس
ابلیس بلاتا ہی مجھ کو دین کے ترک کرنے کی طرف اور نفس بلاتا ہی مجھ کو معصیت کی طرف اور ہوئی بھلائی ہی مجھ کو شہوات کی طرف اور دنیا بلاتی ہی
مجھ کو اس کی طرف کہ ترجیح دیکو تو اوس کو آخرت پر اور اعضا بلاتے ہیں مجھ کو ذنوب کی طرف اور جبار بلاتا ہی مجھ کو جنت اور مغفرت کی طرف
جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اُولَئِكَ يَدْعُونَ إِلَى التَّائِبِ وَاللَّهُ يَكْفُرُ عَنِ الْإِثْمِ وَالْغَفْرَةُ بَيْنِي وَبَيْنَ كَفَارِيَّاتِ
بلاتے ہیں آگ کی طرف اور اللہ تعالیٰ بلاتا ہی جنت اور مغفرت کی طرف پس جس نے کہا مانا ابلیس کا چھوٹا اوس نے اللہ تعالیٰ اور جس نے کہا مانا
نفس کا گئی گذری ہوئی اوس سے روح اور جس نے کہا مانا ہوئی کا جاتی رہی اوس سے عقل اور جس نے کہا مانا دنیا کا جاتی رہی اوس سے آخرت اور جس نے کہا مانا
احضار کا گئی گذری ہوئی اوس سے جنت اور جس نے کہا مانا اللہ تعالیٰ کا گئیں اوس سے ساری برائیاں اور پونچا ساری بھلائیوں کو **تذکرہ** : ہر گز نہ فرمایا ہی دنیا کی شہوات
در یکی و در آخرت کی مثال کہنا کے کی ہی اور تھو کے کی مثال کشتی کی ہی جب کشتی مضبوط ہوگی تو سب بائیں درست ہونگی **بہیمیت**
شبہ تاریک و نیم موج گردابی چین جال : بجا دانند حال : با سبکساران : پس مطلق کفار کا حال بیان فرما کر اب قصہ قوم عاد کا بیان فرمایا
کفار کے سمجھانے کے لیے کہ دیکھو اونیہوں نے اپنے نبی کا کہنا مانا آخر کو خراب ہلاک ہوئے ایسے ہی تم اگر اس نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کا
کہنا مانو گے تو خراب اور ہلاک ہو گے ۔

وَإِذْ كُنَّا عَادًا مُّزَاجًا نَّزَكْنًا أَنْ ذَرَفَتْ قَوْمَهُ بِالْأَحْقَافِ وَقَدْ خَلَّتِ الْمَكَدُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ
اور یاد کر عاد کے بھائی کو جب ڈرایا اپنی قوم کو احقاف میں اور گذر چکے تھے ٹوٹنے والے لگے سے اور پیچھے سے
اَلَا تَعْبُدُونَ اَللَّهَ اَلَّذِي اَخْلَقَكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ
کہ بندگی نہ کرو کیلئے اللہ کے میں ڈرتا ہوں تیر آفت سے ایک بڑے دن کی صوفی

یہاں پر فرمایا کہ اوس شخص کے چھوٹے بھائی ہیں جو نبی کریم کو اور نبیوں کے عذر کے لئے اوس کی کوئی قیامت کیلئے کیا اگر اور قصہ کا سہی کا اوس چیز سے کہ لوگوں کے ہاتھ میں ہے یعنی طبع الہی کی طرف سے جس سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت قرآن میں فرمائی ان یقیناً یہ یسراخ صدرا لہ لاسلوا یعنی پس جو کچھ اس سے کیا وہ دکھائے اور عکس کو دیکھنا ہی سینہ اوس کا اسلام کے لیے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق فرج باطل ہو تا ہی سینے میں کھل جاتا ہے وہ جتنی نفس قبول کرتا ہی اوس کو اور صاف ہو جاتا ہے جی باتوں سے پس عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا واسطے اس حالت کے علامت ہو کہ پہچانی جاوے ساتھ اوس کے فرمایا میں دور ہو نا کھر دور یعنی دنیا سے اور جو عکس کا طرف کھر عیشگی کے اور تہہ ہونا اوس کے لیے پہلے اوتارنے اوس کے کے اور کہا ام در دہم نے کہ کما سینہ ابی حوہ کیا ہی مجھ کو کہ نہیں مانگتا تو حضرت سے جیسا کہ مانگتا ہی فلا نا پس کہا اونیہوں نے کہ اس لیے نہیں مانگتا میں کہ سنہ ہی سینہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ قرآن سے تحقیق کے تھلے رکھائی سخت ہی یعنی موت قبر شہر نہیں گذرین اوس کو جھل پس دوست رکھتا ہوں میں یہ کہ ہکا ہو و نہیں اوس گھائی کے لیے اتھی **نکتہ** ہا یک محقق کہتا ہی کہ آیت وقضینا سے یہاں تک اشارہ ہی اس پر کہ سلک کو نصف ہے ساتھ اخلاق حمیدہ اور ادا کرنے حقوق شرعیہ کے سے چارہ نہیں ہی بدوں اس کے درجہ صلاح اور انابت کو نہیں پہنچتا ہی اور لائق وار ہونے الہام آتی کے نہیں ہو تا ہی اور وقت تمام ہونے نعمت ولایت اور نبوت اور کمال اوس کے کا بعد چالیس برس کے ہی اور چوٹی نصف ساتھ اس وقت کے اور متوجہ الی اللہ ہو اور نہ تک چھ لذتوں اور شو تو نفس اور دنیا کی کے ہو تو عذاب کیا جاوے گا وہ آگ طرد اور حرمان میں اور اسی جگہ سے ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اولیاء نے اجتناب لذتوں دنیا کی سے اختیار کیا ہی تو قرب الہی کو اور درجات جنت کو پہنچنے **بشر تنبیہ** : غور کرو بھائیوں میں مضامین میں اور اختیار کرو زہد کو اور بچو ابلیس کے جال سے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابلیس کے تیرے ہی اور نفس دین میں تیر اور ہوئی یعنی خوش نفسانی بائیں تیر اور دنیا پیچھے تیر اور اعضا گر تیر اور جبارا و پریر کے پس ابلیس بلاتا ہی مجھ کو دین کے ترک کرنے کی طرف اور نفس بلاتا ہی مجھ کو معصیت کی طرف اور ہوئی بھلائی ہی مجھ کو شہوات کی طرف اور دنیا بلاتی ہی مجھ کو اس کی طرف کہ ترجیح دیکو تو اوس کو آخرت پر اور اعضا بلاتے ہیں مجھ کو ذنوب کی طرف اور جبار بلاتا ہی مجھ کو جنت اور مغفرت کی طرف جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اُولَئِكَ يَدْعُونَ إِلَى التَّائِبِ وَاللَّهُ يَكْفُرُ عَنِ الْإِثْمِ وَالْغَفْرَةُ بَيْنِي وَبَيْنَ كَفَارِيَّاتِ بلاتے ہیں آگ کی طرف اور اللہ تعالیٰ بلاتا ہی جنت اور مغفرت کی طرف پس جس نے کہا مانا ابلیس کا چھوٹا اوس نے اللہ تعالیٰ اور جس نے کہا مانا نفس کا گئی گذری ہوئی اوس سے روح اور جس نے کہا مانا ہوئی کا جاتی رہی اوس سے عقل اور جس نے کہا مانا دنیا کا جاتی رہی اوس سے آخرت اور جس نے کہا مانا احضار کا گئی گذری ہوئی اوس سے جنت اور جس نے کہا مانا اللہ تعالیٰ کا گئیں اوس سے ساری برائیاں اور پونچا ساری بھلائیوں کو **تذکرہ** : ہر گز نہ فرمایا ہی دنیا کی شہوات در یکی و در آخرت کی مثال کہنا کے کی ہی اور تھو کے کی مثال کشتی کی ہی جب کشتی مضبوط ہوگی تو سب بائیں درست ہونگی **بہیمیت** شبہ تاریک و نیم موج گردابی چین جال : بجا دانند حال : با سبکساران : پس مطلق کفار کا حال بیان فرمایا کفار کے سمجھانے کے لیے کہ دیکھو اونیہوں نے اپنے نبی کا کہنا مانا آخر کو خراب ہلاک ہوئے ایسے ہی تم اگر اس نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کا کہنا مانو گے تو خراب اور ہلاک ہو گے ۔

اور دل پس دفع کیا اون سے اُنکے کا خون نے اور او کی آنکھوں نے اور اُنکے دلوں نے کسی چیز کو اس کے پاس سے اٹھا کر دے تھے خدا کی نشانیں کا ہونا
گھیر لیا اور ان کو اس چیز سے کہ ساتھ اُس کے ٹھکانے کرتے تھے جاوے تھے مقدس دے تھے او کو جو کو مقدس نہیں دیکھ اور او کو دے تھے کھانے اور
آنکھیں اور دل پھر کام نہ لے او کو کان اُنکے نہ آنکھیں اُن کی دل اُنکے کسی چیز میں اس پر کرتے منکر ہوتے اس کی باتوں اور او کو دل پڑی چیز
جس بات سے ٹھکانے کرتے تھے نفس میں او کو دل اور کان اور آنکھ دے تھے یعنی وہ نیلے کام میں ہتھکنڈ تھے وہ چل کام نہ لے
حق پر گواہی تھی یعنی الزمینی او کو جو قوت بدن اور طول عمر اور کثرت مال کی دی تھی وہ کو نہیں دی تو کان الزمینی آلات ادراک
و قوم کے دیے تھے تا دلیلیں توحید حق کی دیکھیں اور کلمات اوس کے سنیں اور سمجھیں چونکہ نبی کے ہلاک کیا چنے او کو باوجود اوس
قوت بدیون اور طول عمر اور کثرت مال او کی کے پس ہلاک کرنا تھا ملاو قریبش کہ نسبت اُنکے بہت ضعیف ہو کیا دشوار ہے پس
اور ایمان ملاو اور گھیر لیا او کو الزمینی سزا اُنکے ٹھکانے کی اون پر اور تری کہ معذب ہو اور یہ تہدید ہی کفار کو کہ لیے پھر زیادہ کی تہدید
اُنکی ساتھ قول پاک اپنے وَلَقَدْ اَمَّا لَكَ اَنْزِلَ مِنْ سَمَاءٍ مَعَهُ

وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا مَا حَوْلَكُمْ مِنَ الْقُرَىٰ وَصَصُّنَا الْآيَةَ لَعَلَّكُمْ يَرْجِعُونَ ۝

اور ہم کھیلے گا کہ جتنی تمہارے پاس ہیں بستیوں اور پھر پھر سنائیں ان کو باتیں شایرہ پھر آویں

اور تحقیق ہلاک کیے ہوئے جو کچھ کہہ کر دیکھا ہے ہیں کانٹوں سے اور طرح طرح بیان کیں ہم نے نشانیاں جو کہ وہ پھر چڑھتا ہے اور ہم
کھپا کے ہیں جتنی دیکھا ہے اس پال میں بستیاں اور پھر پھر سائیں انکو باتیں شاید وہ پھر چڑھتا ہے وہ تو نفس میں گرو تھا
ہیں پال میں کانٹوں سے یعنی بستیاں نمود کی اور قوم لوط کی اور مانند انکے کے اور مراد بستی جو ہیں اسی کے فرمایا وصرف اکلایت یعنی بار بار
بیان کیں ہم نے اونیرو میں اور طرح طرح کی عبرتیں تھیں پھر وہ کچھ کوشی سے طرف ایمان پیش پھر وہ ہیں ہلاک کیا ہم نے انکو میں معال

فَكُونُوا لَنَا نَصْرًا مِمَّنْ يَتَّخِذُ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَهْلًا مِمَّا بَيْنَ يَدَيْهِ يَحْبِلُونَ خُيُوفًا ۖ ذَٰلِكَ يَوْمُ الْوَعْدِ ۚ

وَمَا كُنَّا بِأَعْيُنِنَا ۖ

اور جو باز مٹتے تھے وہ مٹا

پس کیوں مرد کی اونکی اونچوٹی کے سیدھے دیکھ رہے تھے سو اُن کے قریب خدا اُٹھوٹھتے ہوئے بلکہ گم ہوئے وہ اونکی نظر سے گزر رہے تھے۔
جھوٹا اُنکا اور جو کچھ کہہ کر اُترتے تھے۔ **تفسیر** : اُنھوں نے ایسی باتوں سے کہ متعبود ٹھہرایا تھا اُنکو اور

شفیع قرب خداوند ہوتے تھے ساتھ ان کے کہتے تھے ہوا کا آئینہ شفعاء ونا عند اللہ یعنی یہ سفارشی چہار ہین نزدیک اللہ کے کیونکہ مدد کی اون کی کم ہے یعنی غائب ہے اون کی مدد کرنے سے اور یہی ہی جھوٹ ہے یعنی نہ ذکرنا سجدہ و نکاح اور غائب ہونا اذ کا مدد یہی ہے

اثر اُنکے چہرے کا کہ وہ مسخور و کینا بنوں کا ہو اور شرک اُنکے کا اور افسر اُنکے کا اور پھوٹ کا۔ **نکتہ**۔ ایک محقق کہتا ہے کہ آیت وَاذْكُرْ اٰخَا عَادَ سے یہاں تک اشارہ ہے ساتھ اسکے کہ جو روگردانی کریں توحید سے اور حق کی عبادت انجام کار اُنکا بھی ہے۔

کہ ہلاک ہوں جسم اور دین اُنکے اور ہر چیز قسم دنیا اور لذتوں کے محبوب اور خوش کرنے والی اونکی جو یہی سبب عذابِ ہلاکت کی ہے اور اہم
بطلانِ اونکے قسم قوی اور نفوس اور ہنشین بددہ اونکی نہیں کر سکتے۔ بحسبِ طبیعت۔ اشک و مایم رفتہ رفتہ در گلو زنجیر شد۔

مطلوبہ گرامر یا آخر گریبان گیر شدہ تنبیہ عہد ان آیات کریمہ سے معلوم ہوا کہ ہر شخص کو چاہیے کہ اگلوں کے احوال شناسد و درے

الحمد لله الذي
 هدانا لهذا الذي
 كنا لنهتدي لولا
 أن هدانا الله

بن جبر سے منقول ہے کہ ہمیں پڑھا قرآن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جنون پر اور نہ کھا اوکو نہ کھڑکے تھے ہی نازل
 پس گذرے جن حضرت پر اور پھر کہ مستغنی کے اور حضرت کو خبر نہیں تھی اسکی پس خبر دی آپ کو اللہ تعالیٰ نے اوکو کہنے کی اور پھر
 کہا کہ حکم کیا تھا اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو یہ کہ دروین جنون کو اور پھر میں انہیں قرآن پھر متوجہ کیا اللہ تعالیٰ نے طرف حضرت ایک عجا
 کو انہیں پس فرمایا آپ نے یعنی صحابہ کہ میں حکم کیا گیا ہوں یہ کہ پڑھو میں یعنی قرآن جنون پر آج کی رات پس کون ساتھ چلتا ہی میر فرمایا
 یہ تین بار پس پچھلے سب سو عبد اللہ بن مسعود کے کہا عبد اللہ بن مسعود کہ نہیں حاضر ہوا حضرت کے ساتھ شب جن میں کوئی سوا کہ
 پس چلے ہم یہاں تک کہ جب پونچھے ہم جانب اعلیٰ ملے کے سچ درون چھون کے پس کہینچا آپ نے میر لیے ایک خط یعنی کڈل اور فرمایا کہ
 نہ نکلتا تو اس سے یہاں تک کہ پھر درون میں طرف تیر پھر شروع کیا حضرت قرآن پڑھنا اور سنا سینے شور و غوغا بہت پس فرمایا جیسے دل
 صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی بعد پھر نے کہ آیا دیکھا تو نے کچھ نہ کیا سینے کہ مان کا کالے شخص دیکھے سینے پس فرمایا یہ جن نصیبین تھے
 اور تھے وہ باران ہزار اور سورت جو پڑھی تھی اور پھر افس آریا سجدہ پڑا تھی اور ابو جعفر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آئے رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جن ربيع الاول میں سچ سن گیارہ ان کے نبوت کے **مد در منقول جلالین**
 منقول ہے کہ رسول خدا علیہ السلام بعد سے ابو طالب کے تنہا طرف طائف گئے تا وہاں کے لوگوں کو اسلام و نصرت کی طرف دعوت کی
 جب وہاں پونچے تو نے ساتھ تین شخصوں کے اشرف ثقیف سے اور اوکو بلایا اسلام کی طرف انھوں نے انکار کیا اور اپنے ہو تو فوج
 در غلامان وہ آپ کے رہنے ہو گالی گوج نے لگے اور شور و غوغا مچا یا یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پھر کہ عتبہ اور شیبہ رجب کے
 بیٹوں کے باغ میں پونچے اوس وقت وہ ہو قوف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سے پھرے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکو
 کے درختوں کے سائے میں بیٹھے اور حق تعالیٰ سے دعا کی مدد کرنے کی ربيع کے بیٹوں نے یہ تمام حال دیکھا ہی تھا بسبب صلہ رحمی اپنے کے
 تھوڑے سے انکو ایک ملاباق میں لکھ کر اپنے غلام کے ہاتھ کہ اس نام نصرانی تھا آنحضرت کے لیے بھیجے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 بسم اللہ کہ وہ انکو رتنا دل فرمائے عداس نے پھر مبارک پر نظر کر کر کہا واسیہ کلام اہل کہ کے کلاموں میں سے نہیں ہی آنحضرت اوس
 پوچھا کہ تو کس شہر کا ہی اور دین تیرا کیا ہی عداس نے کہا کہ میں مرد نصرانی نیو اولون میں سے ہوں آنحضرت نے فرمایا کہ مرد صالح یونس
 بن شعی کی ہستی میں ہی تو عداس نے کہا کہ تم یونس کو کہا جانو آنحضرت نے فرمایا کہ وہ بھائی میرا پیغمبر ہی اور میں بھی پیغمبر ہوں عداس آپ کے
 پاسے مبارک پر پڑا اور بوسہ دیا او عداس جب سامان ہو کر اپنے مالکوں کے پاس آیا کہ ربيع کے بیٹے تھے تو ربيع کے بیٹوں نے کہا اسی عداس
 کیوں اس شخص کے پانون پر پڑا تو اور بوسہ دیا تو نے عداس نے کہا اسی سردار میرے زمین پر کوئی شخص ہتراس مرد نہیں خبری جگو
 اوس چیز کی کہ سو کہ پیغمبر کے بنائے کہا او انھوں نے وہ تجھ ہی عداس نچا یہ کہ تجھ کو تیرے دین سے پھر دے تیرا دین ہتراس کے دین سے
 بعد از ان حضرت کے کی طرف متوجہ ہوئے اور رات کو ایک خلستان میں رہے جب تجھ کے لیے اوٹھے تو ایک گروہ کا جن نصیبین میں یا نیو
 میں کہ میں کو جاتے تھے آنحضرت پر گذر پڑا قرأت آنحضرت کی سن کر اپنے تئیں آنحضرت پر ظاہر کیا اور وہ سات شخص تھے شامہ ہتر
 دس سس ازو ایٹا ہترام ہوا اور بقول بعض کے ٹوٹے تھے ربيع بیٹا ابلیس کا بھی اونہیں تھا اور بقول بعض کے دس باران تھے اور بقول
 بعض کے ستر تھے اور بعد فارغ ہونے آنحضرت کے نماز سے او انھوں نے کچھ کچھ آنحضرت سے پوچھا اور آپ پر ایمان لائے اور رسول اللہ اسلام
 نے اوکو فرمایا کہ اپنی قوم میں جا کر دعوت اسلام کی طرف کرو او انھوں نے اپنی قوم میں جا کر قرآن سنایا اور اسلام کی طرف دعوت کی ایک
 جماعت اوکی قوم میں مسلمان ہو کر عراہ او کے جناب آنحضرت میں حاضر ہوئی جبریل علیہ السلام نے آنحضرت کو او کے آنے کی خبر کی آنحضرت
 نے رات کو عبد اللہ بن مسعود کے تئیں ساتھ لے کر درہ پہاڑ حجون کے میں کہ سچ احلا کہ کے ہی گئے اور ایک خط کہینچا کہ عبد اللہ کو او سنایا

نقل از حوالہ
 سند مستند
 جیم کو ہی ملک مصر

اور کہا کہ اس کے لئے سے باہر نہ نکلتا پھر آج کے دن میں جا کر قرآن پڑھنا شروع کیا عبد اللہ بن مسعود اس کے لئے سے چلے گئے
 اور وہ لوگوں کی ہمت سے اور الفاظ سخت سنتے یہاں تک کہ پھر ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور پوچھا کہ سربراہ
 عبد اللہ نے کہا سو یا نہیں ہو نہیں بلکہ جو کہ ان کے سے ایسے کرنا تھا میں اس بار باجہا تھا کہ لوگوں کو آواز دین میں جو وقت کہ اپنے
 اپنے حصا سے مارتے تھے اور فرشتے تھے پھر آنحضرت فرمایا اگر تو اس خط سے باہر نکلا تو وہ جگہ آجکے بجائے پھر فرمایا آپ نے کہ اے عبد اللہ پھر
 تو نے کہا عبد اللہ کہ مرد سیاہ سفید کپڑوں میں دیکھتے تھے فرمایا کہ یہ حاجت نصیب ہے جنوں کی تھی مجھے متاع و توشہ طلب کیا سینے ہڈیاں اور گوبر
 اور سنگیناں متاع و توشہ اوکا اور لٹے جانوروں کا مقرر کیا اور اسی وقت سے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مومنوں کو استیجا کرنے سے
 ساتھ ہی اور گوبر کے تھوڑا ک جنوں کی گھناؤنی تھا اور پھر عبد اللہ نے ان کے الفاظ سخت کا حال پوچھا فرمایا کہ وہ آپس میں بیچ و خرید کر رہے تھے
 کے نزاع رکھتے تھے ان کے درمیان میں حکم حق کیا سینے پھر آنحضرت نے حاجت انسانی قصا کی اور عبد اللہ کے پاس آکر پانی لہارت کے لیے
 طلب کیا عبد اللہ نے کہا پانی سیر پاس میں ہی چھال میں کچھ پیدا ہو فرمایا پانی پاک اور کھجور پاک ہو پس عبد اللہ نے تمیز آپ کے دست مبارک پر
 ڈالی اور وضو کر دیا ان آیتوں میں اور سورہ جن میں بیان اس قصے کا ہے بحسن المعالم مختصر

قَالُوا يَتَّقُوا اللَّهَ أَنَّا سَمِعْنَا كِتَابًا أُنزِلَ مِنْ بَعْدِ مُوسَىٰ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يُعْذِرُ
 بُولَ ائِ قَوْمِ هَارِي هِنَ سَنِي ائِ كِتَابِ جَوَاتِرِي مَوْسَىٰ كَ بَد سَاطَرَتِي سَب اَكْلِيُونِ كَو سَجَاتِي

اَلِ الْحَقِّ وَلِىَ طَرِيقٍ مُّسْتَقِيمٍ ○

سجادین اور ایک راہ سیدھی + موصوف

کہا جو نے اے قوم ہماری تحقیق سمجھنے سنی ہے ایک کتاب یعنی قرآن کہ او تاری گئی بعد موسیٰ کے باور رکھنے والی اوس چیز کی کہ پہلے
 اوس سے تھی یعنی تورات وغیرہ راہ دکھاتی ہے طرف دین راست کے اور طرف راہ درست کے + فتح + بولے اے قوم ہماری ہمت
 سنی ایک کتاب جو اتوری ہے موسیٰ کے بعد بھی کرتی ہے سب اگلیوں کو سجاتی سجادین اور ایک اہ سیدھی + نفسیت
 حضرت سلیمان کے وقت سے تورات و نبین مشہور تھی + موصوف + کہا بعد موسیٰ کے اس لیے کہ وہ تھے ملت یہودیہ پر اور ابن عباس سے منقول ہے
 کہ جنوں نے نہیں سنا تھا امر عیسیٰ کا یعنی رسول ہونا ان کا اس لیے اس طرح کہا + مصل

يَقُولُ مَا أَجِبُوا دَاعِيَ اللَّهِ وَآمَنُوا بِهِ يَغْفِرَ لَكُمُ ذُنُوبَكُمْ وَيُجْزِئْكُمْ بِحَبْلِ جُدَدٍ رَّابِعٍ ○

اے قوم ہماری مانو اللہ کے بلانے والے کو اور اوس پر یقین لاؤ کہ بخشے لگو کچھ تمہارے گناہ اور بچائے لگو ایک دگھ کی بار سے موصوف
 اے قوم ہماری قبول کرو تم بات بلائے والے کی طرف حق کے اور ایمان لاؤ اور اوس پر تو بخشے خدا تمہارے لیے بعض گناہ تمہارے
 اور پناہ دیو لگو عذاب دردینے والے سے + نفسیت + بات بلائے والے کی یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بعض گناہ یہ اس لیے
 فرمایا کہ حقوق لوگوں کے نہیں بخشے جاویں گے بدون رضاحت والوں کے کہا ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نہیں تو اب ہو چکے لیے سو
 نجاس کے آگ سے بسبب اس آیت اور کہا مالک اور ابن ابی لیلیٰ اور ابو یوسف اور محمد رحمہم اللہ نے کہ ان کے لیے ثواب اور عذاب
 اور ضحاک سے ہے کہ وہ داخل ہوئے جنت میں اور کھاویں گے اور پیویں گے بسبب قول اللہ تعالیٰ کے لَوْ يَطُوعُ شَهْنِ اَنَسْ قَبْلَ لَحْدِ
 وَ كَجَانٍ + مصل + کہا ابن عباس نے پس کہا مانا ان کا ان کی قوم میں قریب تر شخصوں نے پس پھر وہ طرف رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم کے اور حضرت بطحان میں پس پھر حضرت نے اوس قرآن اور اوس نبی کی اوکا اور اسمیرن لیل ہوا سپر آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم رسول ہو کر آئے تھے تمام جن انس کے لیے کہا مقابل نے کہ نہیں معوث ہو کوئی اور نبی پہلے حضرت کے طرف تمام جن انس کے

۱
 ۲
 ۳
 ۴
 ۵
 ۶
 ۷
 ۸
 ۹
 ۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

ہدایت اور سکے غیر میں یعنی کتا بونہیں اور علموں میں کہ نہیں نکالے گئے قرآن سے اور نہ موافق ہیں ساتھ اس کے گمراہ کر گیا اور سکواہ اور
 رتھی اس کی ہر استوار یعنی سید قوی ہر معرفت اور قربا لہی کا اور وہ ہی مذکور ہاگست اور وہ راہ سیدھی ہی وہ ایسا ہی کہ نہیں کج ہوتین
 بسبب اتباع اس کی کہ خواہشیں حق سے طرف باطل کے اور نہیں ملتیں ساتھ اس کے زبانیں نہیں سیر ہو اس سے ملے اور نہیں پراہن ہوتا
 کثرت فراوانی کے اور نہیں تمام پہنچے عجب اس کے اور وہ ایسا ہی کہ نہ توقف کیا جنوں نے اس وقت کہ سنا اس کو بیان تک کہ کہا تحقیق تھے
 سنا قرآن عجب یہ بتانا ہر طرف ہدایت کے پس ایمان لائے ہم ساتھ اس کے جسے کہا موافق اس کے اس نے سچ کہا اور جسے عمل کیا اس پر
 ثواب بگایا اور جسے حکم کیا ساتھ اس کے یعنی درمیان لوگوں کے انصاف کیا اور جسے بلایا یعنی خلق کو طرف اس کے یعنی طرف ایمان لائے اور
 عمل کرنے کے اور راہ دکھا یا لیا ہر سیدھی راہ کے **مشکوۃ** جس شکر نے چھوڑا قرآن کو یعنی ایمان نہ لایا اور پھر اور
 نہ عمل کیا اور پھر کہ جیسی کہ جس نے ترک کیا عمل کرنا قرآن کی ایک آیت پر ایک کلمے پر ایسی آیت و کلمہ کہ واجب عمل کرنا اور نہ ترک کی قرأت
 اس کی از راہ کبر کے کا فر ہو جاتا ہی تو جسے چھوڑا پڑھنا قرآن کا بسبب عجز کے یا کسل ضعیف کا وجود تھا و تعظیم اس کے کہ پس نہیں گناہ
 و لیکن وہ محرم ہی ہوتا ہے اور نہیں کج ہوتین بسبب اتباع اس کی کہ خواہشیں یعنی جو کوئی اتباع کرے اس کا محفوظ رہتا ہی گمراہی سے
 اور اگر کوئی کہے کہ اہل بدعت یعنی روافض و خوارج وغیرہ بھی تو دلیل پڑتے ہیں کلام اللہ سے وہ کہاں محفوظ ہیں بلکہ گمراہ ہیں جواب
 یہ کہ سبب فکری گمراہی کا یہ ہے کہ وہ کامل دلیل نہیں پڑتے ہیں اس لیے کہ چھوڑ دین اور نحو نے حدیثین حضرت کی کہ جس سے مقصد کلام اللہ کا
 معلوم ہوتا ہی اور تعلیم کی اور نحو نے اس کی کہ جو کامل تھے کلام اللہ کے سمجھنے میں یعنی صحابہ وغیرہم رضی اللہ عنہم پس یہاں اور نحو نے
 قرآن کو حق پہچاننے کا اس واسطے بزرگوں نے فرمایا ہی بے ہمتیت و زائل کس کہ بقرآن و خبر و زہد ہی و این ست جوابش کہ جو شہن ہی
 اور اسی لیے کہا ہی منیر رحمۃ اللہ علیہ کہ جو کوئی نہ یاد کرے قرآن اور نہ سکے حدیث نہ پیروی کیجائے اس کی اور جو کوئی داخل ہوا ہمارے
 طریقے میں بغیر علم کے اور ہمیشہ قناعت کی اپنے جبل پر پس وہ مسخر ہو شیطان کا اس لیے کہ علم ہمارا مقید ہے ساتھ کتاب و سنت کے
 اور نہیں ملتیں ساتھ اس کے زبانیں یعنی اور عبارت اس کے مانند نہیں ہو سکتی بسبب نہایت فصاحت و بکلی کے اور نہیں سیر ہو اس سے
 علم یعنی نہیں لکھا کر سکتے اس کی انہوں کو علما اس قدر کہ ٹھہر رہیں اس کی طلب سے مانند ٹھہر رہنے اس شخص کے کہ سیر ہوتا ہی کھائے
 بلکہ مطلع ہوتے ہیں ایک چیز پر حقائق اس کے سے شتاق ہوتے ہیں اور چیز کے زیادہ اول سے اور نہیں پراہن ہوتا یعنی نہیں جاتی لذت
 قرأت اس کے کی اور سننے اخبار و اذکار اس کے کی بار بار پڑھنے سے بلکہ جب پڑھتا ہی بندہ یا سنتا ہی اس کو زیادہ تر ہا ہی طاعت
 نسبت پہلی بار کے اگرچہ نہ سمجھے معنی اس کے مع اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی سِتَّةِ اَشْيَاءَ هُوَ غَرِيبٌ
 فِی سِتَّةِ مَوَاطِنَ الْمَسْجِدِ غَرِيبٌ فِیْمَا بَیْنَ قَوْمٍ لَا یَصْلُوْنَ فِیْهِ وَالْمَسْجِدِ غَرِيبٌ فِی مَنْزِلٍ
 لَا یَقْرَءُوْنَ فِیْهِ وَالْقُرْآنِ غَرِيبٌ فِیْ جَوَافٍ فَاسِقٍ وَالْعَمَاءِ الْمُسْلِمَةِ الضَّالِّکَہُ غَرِيبٌ فِی
 یَدِ جُلْ ظُلْمٍ سَیِّئِ الْخُلُقِ وَالرَّجُلِ الصَّالِحِ غَرِيبٌ فِیْ دِمَاطٍ سَیِّئٍ وَالْعَالَمِ غَرِيبٌ فِی مَآبِیْنِ
 قَوْمٍ لَا یَسْتَعِیْنُوْنَ الْقَوْلَ مِنْہُ **منہا ہات** یعنی چھ چیزیں غریب ہیں چھ گھروں میں سجدہ غریب ہی اس وقت میں
 کہ نہیں نماز پڑھتے اس میں اور ٹھہر غریب ہی اس گھر میں کہ نہیں پڑھتے اور میں اور قرآن غریب ہی فاسق کے دل میں اور عورت مسلمان
 صالحہ غریب ہی بیچ ہاتھ مرد عالم بدخلق کے اور مرد صالح غریب ہی عورت بدک کے ہاتھ میں اور عالم غریب ہی اس
 قوم کے درمیان میں کہ نہیں سستی بات اس کی **آب** کے مشرکوں کو کہ جو منکر قیامت و حشر کے تھے سمجھانا
 شروع کیا

یعنی چھ چیزیں غریب ہیں
 چھ گھروں میں

أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللَّهَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَلَمْ يَعْزُقْ بِخَلْقِهِمْ يَقْدِرُ عَلَى أَنْ يَخْلُقَ
 كَمَا نَحْنُ نَحْتَكِرُ كَذِبًا ۝

مردے کیونہیں وہ ہر چیز کر سکتا ہو
 کیا نہیں دیکھتے کہ وہ اللہ جس نے آسمان اور زمین اور نہ تھا ان کے بنانے میں وہ سکتا ہے کہ چلائے
 الموائی بلی رائے علی کل شیء قدیر ۝

وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِينَ كَفَرُوا عَلَى النَّارِ أَلَيْسَ هَذَا بِالنَّارِ الَّتِي كَانَتْ تُعْرَضُونَ عَلَيْهَا قُلْ إِنَّ اللَّهَ
 يَخْتَارُ مَا يَسِّرُ يَوْمَ يُعْرَضُ عَلَيْهَا كَافِرُونَ ۝

اور جس دن اسے پیش لائے جاویں گے کافر آگ پر کہا جاوے گا کیا نہیں یہ وعدہ درست کہیں گے کافران قسم پروردگار ہمارے کی دست پر کیا
 خدا پس کچھ عذاب بسبب اس کے کافر تھے ۝ اور جس دن اسے لائے مسکروں کو آگ کے اب یہ ٹھیک نہیں کہیں گے کیونہیں ہم
 ہمارے رب کی کہا تو کچھ بار بے اس کے جو تم منکر ہوئے تھے ۝ پاک پروردگار کفار کو سمجھا کر اب متوجہ ہوا اپنے حبیب کی طرف
 کہ ای نبی اگر یہ کافر نہیں سمجھتے ہیں او تیری ایذا رسانی سے باز نہیں آتے تو تو صبر کر جیسا کہ فرمایا ۝

فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُو الْعَرْشِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَهُمْ كَأَمْ يَقُولُ إِذَا وَعَدُوا مَأْتُوا
 كَذِبًا ۝

پس صبر کر جیسا کہ صبر کیا تھا عالی ہمت والوں نے پیغمبروں میں سے اور شاہ نگر عذاب کو واسطے اس کے جس دن کہ دیکھیں گے اور جس کو کہ وعدہ
 دیا جاتا ہو ان کو ایسے ہونگے کہ وہ نہیں سمجھتے مگر ایک ساعت دن سے یہ پیغام پونچا ناہیں ہلاک نہیں کیے جاویں گے مگر قوم بکاڑ تھے
 سو ٹھہرا رہے تھے ہمت میں ہمت والے رسول اور شاہ نگر کے واسطے یہ لوگ جس دن دیکھیں گے جس چیز کا ان سے وعدہ ہے جسے وہیل ناپی
 تھی مگر ایک گھڑی ن پونچا یا اب ہی کہیں گے جو لوگ حکم میں ۝ نفس میں ڈھیل ناپی تھی دنیا میں نبی اب تو دیر سمجھتے ہیں کہ
 عذاب کیونہیں آتا اس دن جانیں گے کہ بہت شاہ نگر یا دنیا میں ہم ایک ہی گھڑی سے یا عالم قبر کا رہنا ایک گھڑی معلوم ہو گا کہ
 کہ گزری مدت تھوڑی معلوم ہوتی ہے ۝ اب جانا چاہیے کہ من الرسل میں من بعض کے لیے ہی اور مراد اولو العزم سے وہ رسول
 ہیں کہ ذکر کیے گئے احزاب میں وَ إِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ وَمِنْهُمْ نُوْحٌ وَإِبْرَاهِيمُ وَإِسْمَاعِيلُ
 وَإِسْحَاقُ وَيَعْقُوبُ ۝

اور جس دن اسے پیش لائے جاویں گے کافر آگ پر کہا جاوے گا کیا نہیں یہ وعدہ درست کہیں گے کافران قسم پروردگار ہمارے کی دست پر کیا
 خدا پس کچھ عذاب بسبب اس کے کافر تھے ۝ اور جس دن اسے لائے مسکروں کو آگ کے اب یہ ٹھیک نہیں کہیں گے کیونہیں ہم
 ہمارے رب کی کہا تو کچھ بار بے اس کے جو تم منکر ہوئے تھے ۝ پاک پروردگار کفار کو سمجھا کر اب متوجہ ہوا اپنے حبیب کی طرف
 کہ ای نبی اگر یہ کافر نہیں سمجھتے ہیں او تیری ایذا رسانی سے باز نہیں آتے تو تو صبر کر جیسا کہ فرمایا ۝

و ايسے ايسے حالی تھی یا حین بیان کے لیے ہی پس ہوگا اولوالعزم صفت سارے رسولوں کی کتاب طلب کرنا یعنی کفار و مشرکین کے لیے عذاب یعنی دھاک لڑنے کے لیے جلد کے عذاب کی کیونکہ وہ اترنے والے ہیں اور پھر خواہ مخواہ اگرچہ پھیل سے آگے ایک ساعت دن یعنی گناہ و سوقت کم جانیں گے مدت ٹھہرے اپنے کی دنیا میں یہاں تک کہ گمان کریں گے اوسکو ایک ساعت دن سے اور لفظ بلع کی تقدیر ہو
 هذا ابلغ یعنی یہ جو وعظ کیے گئے تم کفایت ہی نصیحت میں یا یہ تقدیر ہو هذا ابلغ من الشئ یعنی یہ پوچھنا ہی رسولوں اور ہلاک کرنے کے لیے ساتھ عذاب کے مگر قوم پر کا یعنی مشرک کا خارج ہیں صحت قبول کرنے سے اور عمل کرنے سے بوجہ اس کے ہلاک نہ کر
 واسطے اور لڑنے اپنی قوم کے لیے اور ناعذاب کا اور یا حضرت تک ہو اٹھنے پر جا یا اور ناعذاب کا اور پس علم کیے گئے اس وقت تک کہ اور لڑنے جلدی چاہتے عذاب کے کیونکہ وہ اترنے والے ہیں خواہ مخواہ جس دن کہ دیکھیں اوس چیز کو کہ وعدہ دیے جاتے ہیں یعنی عذاب جو آخرت میں دیکھیں گے
 باوجود مدت دراز تک پہنچنے کے یعنی دنیا میں یہ سمجھیں گے اپنے گمان میں کہ نہیں ٹھہرے دنیا میں مگر ایک ساعت دن سے بلع یعنی قتل آن
 تبلیغ یعنی پوچھنا ہی اس کی جانب سے طرف تھا کہ پس نہیں ہلاک ہونگے وقت دیکھنے عذاب کے مگر قوم کا فریب جو اور بعضوں کا کہ
 اولوالعزم چھ ہیں نوح اور ہود اور صالح اور لوط اور ابراہیم اور موسیٰ جو مذکور ہیں سورہ اعراف اور شعرا میں اور کہا متقابل نے کہ وہ چھ
 ہیں نوح کہ صبر کیا اور نوح نے اپنی قوم کی ایذا پر اور ابراہیم کہ صبر کیا اور نوح نے آل پر اور اسحق کہ صبر کیا ذبح پر اور یعقوب کہ صبر کیا حضرت
 یوسف کے گم ہونے پر اور اپنی بیانی کے جلتے رہنے پر اور یوسف کہ صبر کیا اور نوح نے کنوین میں اور قید خانے میں اور ایوب کہ صبر کیا
 بیماری میں اور بعضوں کا کہ وہ اٹھارہ ان تن ہیں جو کہ مذکور ہیں سورہ النعام میں یعنی چھ تو یہی جواب بھی مذکور ہو اور باران یہ داود
 اور سلیمان اور یونس اور ہارون اور زکریا اور یحییٰ اور عیسیٰ اور اکیاس اور یوشع اور یونس اور لوط اور اسمعیل کلینی نے کہا کہ وہ ہیں
 کہ حکم کیے گئے ساتھ جہاد کے اور اڑے وہ دشمنان ہیں مگر ایک ساعت دن سے یعنی جب دیکھیں گے عذاب کو ہوگا دیر تک ٹھہرنا اور کا دنیا
 اور برزخ میں مانند ٹھہرنا ایک ساعت کے دنیا سے اس لیے کہ جو کچھ گذر گیا اگرچہ تھا طویل ہوگا کالعدم یعنی بسبب دیکھنے سختی عذاب کے
 نہیں ہلاک کیے جاویں گے یعنی ساتھ عذاب کے جب کہ اتر گیا مگر قوم بدکار خارج امر اللہ تعالیٰ کے سے کہ انہیں نے تاویل اس کی یہ ہو کہ نہیں
 ہلاک ہونگے ساتھ رحمت اللہ کے اور فضل اوس کے مگر قوم بدکار اور اسی لیے کہا ہی ایک قوم نے کہ نہیں ہی بیج اسید واری رحمت خدا
 کوئی آیت قوی تر اس آیت سے بمعاصر روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ کما روزہ رکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر ہے خالی
 بیت پھر روزہ رکھا پھر ہے خالی بیت پھر روزہ رکھا اور فرمایا ہے ان الدنيا لا تشبعني ولا لالا محمد يا عائشة
 لان الله لم يكمن من اولي العزم من الرسل الا بالصبر على مكر مؤهها والصبر عن محبوق بها ثم لم يرض
 مني الا ان يحلفني ما كلفهم فقال فاصبر كما صبرا اولوا العزم من الرسل واني والله لا صبر
 كما صبرا ولا جھدا ولا حوال ولا قوتا الا بالله یعنی بلا شبہ دنیا نہیں لائق ہے محمد
 کے لیے اور نہ آل محمد کے لیے اسی عائشہ بلاشبہ اللہ نہیں راضی ہوا عالی ہمت رسولوں سے مگر ساتھ
 صبر کرنے کے اور پرواہات دنیا کے اور ساتھ صبر کرنے کے اچھی چیزوں دنیا کی سے پھر نہ راضی ہوا مجھے بدون اس کے کہ تکلیف و محکوم
 اور چیز کی کہ تکلیف دی اور انبیاء کو پس فرمایا فاصبر كما صبرا اور بلاشبہ قسم اس کی میں البتہ صبر کرو گے گامیسا کہ صبر کیا اور انبیاء
 اور البتہ مشقت کرو گے گامیں یعنی طاعت میں اور نہیں ہی پھر ناگناہ سے اور زقوت طاعت پر مگر اس کی مدد ہے اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے
 منقول ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب طلب کرے تو حاجت اور دوست رکھے تو یہ کہ روکیا جائے حاجت پس کہ لا اله الا
 الله وحده لا شریک لہ العلی العظیم لا اله الا الله وحده لا شریک لہ رب السموات والارض

اور عالم میں یزدانی اللہ
 لابی من طاعة والده العزیز
 والاسلامین کا صبر و ایمان

عالمی حیات و زوال

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

لا
 کی اگر جس شخص نے
 وہ کسی قوم کی پس
 وہ اولا حقین ہیں
 یعنی اگر
 یعنی جب وہ
 جاتا ہو جس کے
 اور اگر کو
 نہیں آیا تو
 سے گنہگار
 نہیں ہوتا
 فتح العتدیر
 اس سے یہ
 کہ سارا وقت
 نماز کا گذر جائے
 تو جی جی
 بلکہ اگر
 اول وقت
 جب اور اگر
 نہیں ہو
 کہ اگر
 نہیں ہو
 وقت نہ ہو
 نہ ہو

نفل کی یہ ترمذی ہے اور فرمایا میں نے نبی اللہ بخیر انہی میں تھا کہ نبی اللہ و فیہ نکتہ زکاة القرآن صدی و انہی
یعنی جو شخص کہ میرا اللہ تعالیٰ سے بنائے کہ جہاں سے میرا اللہ تعالیٰ سے اس حال میں کہ اس کے دین میں خصلت ہو گا نفل کی یہ ترمذی
اور بن جائے۔ **ف** جہاں کہ علامت ہی نبی جو کوئی مرگا بغیر علامت کے علامات جہاں کہ زخم ہی یا غبار راہ یا رخ برین یا رخ کر
مال یا طیار کر دینا اسباب مجاہدوں کا وہ مرگا اس حال میں کہ اس کے دین میں بخیر ہو گا اور ادنیٰ درجہ یہ ہی کہ دل میں توفیق ضرور ہو گا
کہ آیا ہیئت کرنی بہتر ہو اس کے عمل سے اور ہو سکتا ہے کہ یہ حدیث محمول ہو اس شخص پر کہ فرض ہو مجاہد اور سپر اور نکلیا ارادہ طہاری
اسباب اس کے کا اور کہا طہی کہ جہاں شامل ہو ہو کفار کو اور جہاں نفس شیطان کو اور موبہ ہو اسکی حدیث الی امامہ کی کہ آئی ہے
سر **ع** اور فرمایا الشہید لا یجد الکمال الا کما یجد الکمال الا کما یجد الکمال الا کما یجد الکمال الا کما یجد الکمال الا کما یجد الکمال
قتل کا کہ جسے کہتا ہے ایک کفار کو کہ کائنات جہنمی کا **ف** یہ وہ شہید ہے کلدت پاتا ہی ساتھ دینے جان راہد امین اور خوش رہا
نفل اسکا ساتھ اس کے **ع** اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ نفل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ہو کوئی چیز بہت باری طرف اس کے
دو قطر وں اور دو نشانوں سے ایک قطر آنسو وں کا سبب **ف** خدا اور دوسرا قطر خون کا کہ گرایا جاو اسکی راہ میں اور سپر و نشان
پس ایک نشان اسکی راہ میں اور دوسرا نشان بیچ فرض کے فرائض خدا سے نفل کی یہ ترمذی نے **ف** ایک نشان انرا مانند دم کے
یا غبار یا زخم کے جہاں میں یا سیاہی دوات کی طلب علم میں اور نشان بیچ فرض کے انرا مانند بھٹ جانے یا تھرا اور پاؤں کے سبب و ضو کے جاو
میں اور گھٹے پیشانی کے سبب بچہ دون نماز کے اور بچنے پیشانی کے گرمی میں اور وزہ دار کے مونہ کی جو اور غبار اکودہ ہو تو بچوں کے
ج میں **ع** اور فرمایا **الساکن فی البحر الذی یصیبہ الفی کہ آج شہید و الغریق کہ آج شہید**
د و **ابو حنوفہ** سرچر والا دریا میں کہ بچے اسکو تو واسطے اس کے ثواب شہید ہی اور دینے والا دریا میں اس کے لیے ثواب شہید کا ہوت
ان دونوں کو ثواب شہید کا وہی رت میں کہ کشتی میں بیٹھا ہو جہاں لیے یا طلب علم یا حج یا مانند ان کے لیے اور تجارت اگر ہو واسطے حال کے موت
نفل اور نفع عیال کے اور بغیر شہدے کشتی کے حال نہوی حکم رکھتی ہے **ع** کہ کہا ابو امامہ کہ کچھ ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
بیچ ایک لشکر کے پس گدرا ایک شخص ایک غار پر کہ اوہ میں تھا کچھ پانی اور ترکاری اور سبزی پس کہا اوہ نے اپنے دل میں کہ ٹھہرے اوہ میں
اور الگ ہو گیا سے پس ان ہاں کچھ پیغمبر خدا اس میں پس فرمایا تحقیق میں نہیں بھیجا گیا ہوں ساتھ دین ہیودیت کے اور نہ ساتھ دین
نصرت کے کہ رہبانیت و مشقت کریں اور ترک کریں خطا و لذت مطلقا لیکن بھیجا گیا ہوں میں ساتھ دین خفیت کے کہ آسان ہو گیا
نہیں اوہ میں حرج اور مشقت زائدہ قسم ہی اوس ذات کی کہ جان محمد کی اس کے ماتھ میں ہی الہیہ جانا اول روز میں یا آخر روز میں بیچ راہ خدا
کے بہتر ہی دنیا سے اور اوس چیز سے کہ دنیا میں ہی الہیہ کھڑا ہونا ایک تمھار کیا بیچ صفت یعنی صفت قتال میں صفت جماعت میں بہتر
ساتھ برس کی نماز اسکی سے یعنی تنہا نماز سے نفل کی یہ احمد نے کہا ابو موسیٰ نے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق درواز
بہشت کے بیچ سایہ تلواروں کے ہیں پس کھڑا ہو ایک شخص سے سال اور کہا ای ابو موسیٰ تم نے سنا ہی پیغمبر خدا کو فرماتے یہ یعنی سنا تمھار طریق
جزم و یقین کے ہی کہ ان پس پھر اوہ شخص طرف یاروں اپنے کے اور کہا پڑھتا ہوں میں تمہیں سلام یعنی سلام خصت کا پھر تو طر اسیا لینی
تلوار کا اور بچہ نک یا اسکو یعنی بارادہ اس کے کہ اب پھر کر نہیں آئے کا پھر گیا ساتھ تلوار اپنی کے طرف دشمن کے اور مارا ساتھ اس کے یہاں
کہ شہید کیا گیا نفل کی یہ سلم نے **ع** قطعہ بیابا کہ دل جان من خدا تو باد چہ سری کہ برتن ہی ست خاک کا تو باد **ع** اگر چہ حافظہ بچارہ
درہو آ تو مردہ برای مردن و غم خور بقا تو باد **ف** درواز بہشت کے کہ یعنی ہوتا مجاہد کا لڑائی میں اس طرح کہ اوپر اس کے
تلواریں کفار کی اونچی ہوئیں ہوں سبب ہی داخل ہو بہشت کا یہاں تک کہ گویا درواز بہشت کے موجود ہیں ساتھ اس کے **ع** اور

یعنی نفل کی یہ ترمذی ہے
طرف راہ و جہاں سے
یعنی نفل کی یہ ترمذی ہے
چیزوں کا اگر مالک ہو اور
صدقہ کے فوائد کے ثواب
اسکا ثواب زیادہ ہو

اور بت گانوں کو قوی تر سے تیرے گانوں کے علاوہ کیا بلکہ کیا اپنے انکو پس نہیں کوئی مدد کرنے والا اور کا۔
 اور کتنی تھیں مستبان جو زیادہ تھیں و زمین اس تیری سستی سے جسے جگہ کا لارہ تھے انکو کھپا دیا چو کوئی نہیں انکا مددگار۔
 نفسیں انکو گانوں سے گانوں واپس اسی لیے فرمایا اھلک گنہگار یعنی کتنی ہی قومیں کہ وہ بہت قوی تھیں تیری قوم سے
 کہ انھوں نے کمال کیا چو کوئی نہیں تیرے گانوں کے علاوہ کیا اپنے انکو پس نہیں کوئی مددگار انکو اور نہ دفع کرنے والا عذاب کا اور
 کہا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ جب تک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے طرف مبارک کے التفات کیا طرف کے کہ اور
 انت احب بلاد اللہ الی ولو ان المشرقین کو بھیج دیتی کہ آخر حج منک + یعنی تو محبوب تر ہوں تیرے
 شہروں میں اور اگر شرک نکالتے جگہ تو دیکھتا میں تجھے پس نازل کی اللہ تعالیٰ نے آیات و گانوں قریب قریب معاً

افس من کان علیٰ بیتہ من قرین تریہ کمین ذین لہ سوا علیہ و اتبعوا اھواہم

بھلا ایک جو پہنچے سو چھارہ پر اپنے رہا کی برابر ایسا جگہ کو کھپا دیا اور سکتے ہیں اپنی جانوں پر۔
 کیا جو کوئی ہو اور طریقہ روشن کے پروردگار اپنے سے مانند اوس شخص کے کہ ہر کارستہ کی گئی اوسکی نظر میں بدکاری اوسکی اور
 مانند اوسکے بیروی کی خواہشوں اپنی کی۔
 اور بتے ہیں اپنی چاہوں پر۔
 مراد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور مومن کہ انکے پاس دلیل کو موجود ہو پروردگار کی طرف سے اور شخص دوسرے سے مراد کفار کہ
 کے ہیں کہ اگرستہ کرکھا تھا انکے لیے شیطان نے شرک کو اور خدا اور رسول کی عداوت کو پس وہ جانتے ہیں انکو اچھا اور بیروی کی
 خواہشوں اپنی کی بتوں کے پوجنے میں حاصل یہ کہ یہ دونوں برابر نہیں ہو سکتے۔
 کہ بڑے کاموں کو اچھا بنانا کام کفار کا ہی مومن کو چاہیے کہ بڑے کام سے بہت آزرده اور غمگین ہو اسی لیے حدیث شریف
 آیا ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا ہے علامت ایمان صحیح کی آپ نے فرمایا اذا استیت ثلک حسنتک
 و ساء ثلک سیئہ ثلک فانت مؤمن کہ جب خوش کرے جگہ بھلائی تیری یعنی باسید ملنے ثواب کے اور بد دل غمگین کر
 جگہ برائی تیری پس تو مومن صحیح یعنی پورا ہو اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ بیروی کرنی خواہش نفس کی بہت بری چیز ہے چاہا و جگہ
 پاک پروردگار نے ایسے پر اطلاق شرک ہو گا کیا ہو فرمایا اقی آیت من اتخذ اٹھ ہواۃ یعنی کیا دیکھتا ہے اوس شخص کو
 کہ کدرا اوسنے اپنی خواہش کو معبود اپنا پس مومن کو چاہیے کہ بیروی اپنی خواہش کی چھوڑے اور بیروی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی
 اختیار کرے کہ حضرت نے فرمایا کہ لا یؤمن احدکم حتی یتکون ہواۃ تبعاً لما یحییٰ + پورا مومن نہیں ہو تا یہاں تک
 کہ ہو خواہش اوسکی تابع اوس چیز کے کہ لایا میں اوسکو یعنی دین اسلام و شریعت + اور اس سے برائی شرک کی بھی معلوم ہوئی جا جا و خدا
 کا شہر ایت کے شرک کے کرنے سے بہت ہی منع فرمایا ہی اس لیے کہ مدار کار شرک سے بچنے ہی پر ہو معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ
 نصیحت کی جگہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دین باتوں کی فرمایا نہ شرک کرنا تھا اللہ کے کسی چیز کو اگر تیرا تیرا تو اور جب لایا جاوے تو اور نافرمانی
 مت کر لینے مان باپ کی اگر چہ حکم کریں جگہ بھلائے کا تیرے اہل مال سے اور مت چھوڑ نماز فرض قصد اس لیے کہ جو کوئی چھوڑ دیتا

اور بت گانوں کو قوی تر سے تیرے گانوں کے علاوہ کیا بلکہ کیا اپنے انکو پس نہیں کوئی مدد کرنے والا اور کا۔
 اور کتنی تھیں مستبان جو زیادہ تھیں و زمین اس تیری سستی سے جسے جگہ کا لارہ تھے انکو کھپا دیا چو کوئی نہیں انکا مددگار۔
 نفسیں انکو گانوں سے گانوں واپس اسی لیے فرمایا اھلک گنہگار یعنی کتنی ہی قومیں کہ وہ بہت قوی تھیں تیری قوم سے
 کہ انھوں نے کمال کیا چو کوئی نہیں تیرے گانوں کے علاوہ کیا اپنے انکو پس نہیں کوئی مددگار انکو اور نہ دفع کرنے والا عذاب کا اور
 کہا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ جب تک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے طرف مبارک کے التفات کیا طرف کے کہ اور
 انت احب بلاد اللہ الی ولو ان المشرقین کو بھیج دیتی کہ آخر حج منک + یعنی تو محبوب تر ہوں تیرے
 شہروں میں اور اگر شرک نکالتے جگہ تو دیکھتا میں تجھے پس نازل کی اللہ تعالیٰ نے آیات و گانوں قریب قریب معاً

اور دوزخ و قہر آبی سے ڈرنا بھی ہے نہ لپٹنے کو قطعاً جو دوزخ میں جلتے اور نہ مخصوص ہوا پاک و پاکیزہ ولی خدا رسید کہ ہرچہ مایوس نہ نیست
 جنت چہ مشہور ہو کہ میں کے گلے کو چھری ہوگی سب کے من نہایت باہون گریان او کی عزت کا سید ہوں کیا خوبی بزرگ نے
 کہا ہو قطعہ کہ رشک ہر فرشتہ ہر پاکی ہا کہ عار کند سے زنا پاکی ماہ ایمان جو سلامت بسب گور پریم معلوم شود پاکی ہا پاکی
 ہی کہ جنت یہ کہا اور حقیقت میں یہ ترجمہ ہر اس حدیث شریفہ کلاماً الا اعمال بالسخی آیت ہو مانظ فرماتے ہیں بیت عیب نہ ان
 اکی شیخ بزرگ کہ نہ رہا بد کنش است کہ علت بچسان خواہ بود پس عاقل کو چاہیے کہ اسکو بھی مد نظر رکھے اور نہ تھکے اور غور کرے ان
 مدنیوں کے مضمونوں میں کہ لکھی جاتی ہیں جنت و دوزخ کے احاطہ کی تہمت شہلاک ہو طاعات میں اور نہ بچے ہوے کاموں سے
 فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی اَعَدَّ ثَلَاثًا لِّاَعْيَادِي الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَ لَا أُذُنٌ سَمِعَتْ
 وَ لَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ فَاَقْبُ وَاَلَا تَشْتَوُونَ فَاَنْتُمْ تَقْلِقُونَ نَفْسًا تَحْيِي وَاْتَحْيِي لَهْدٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّعْلَنَ مَتَّقُوا عَلَيْهِ
 ملکہ کہیں پہنچنے نیک بندوں کے لیے وہ چیزیں کہ کسی آنکھ نے انکی ذات کو دیکھا اور نہ کسی کان نے انکی صفات کو سنا، مرد گذری باہیت
 او کی کسی آدمی کے دل پر پس پڑھا اگر چاہو تم یعنی تحقیق و تصدیق اسکی میں اس آیت کو پس نہیں جانتا کوئی نفس اس چیز کو پوشیدہ کی گئی
 اور نہ کبھی گئی ہو واسطے شب بیداروں اور مال خرچ کرنے والوں کے قسم اس چیز سے کہ سبب خلی آنکھ انکی کی ہو اور فرمایا جگہ ایک
 کو مے کی بہشت میں یعنی تھوڑی سی جگہ اور ادنی مکان اور ہمیں بہتر دنیا سے اور جو کچھ کہ دنیا میں ہو وہ اس کی بہشت
 اور نعمتیں اسکی باقی ہیں اور دنیا اور اسکی چیزیں فانی ہیں اور ذکر کوڑ کا محسب عادت ہے کہ سوار جب ایک جگہ اترے گا ارادہ کرے گا
 تو کوڑا پنا ڈال دیتا ہوتا علامت ہو اوپر اور دامن کوئی اترے نہیں چہ چہ اور فرمایا ایک بار اول روز میں جانا راہ خدا میں بالکلیا
 آخر روز میں جانا اور ہمیں بہتر یعنی جزا اور ثواب در مال میں دنیا سے اور جو کچھ کہ دنیا میں ہو اور اگر ایک عورت بہشتیوں کی عورتوں میں
 سے جھلنے طرف زمین کے تو البتہ روشن کرے اس کو در میان جنت اور زمین کے ہی اور البتہ بھر دے وہ عورت اس چیز کو کہ در میان
 اون دونوں کے ہو خوشبو سے اور البتہ اور مٹھنی اس کے سر کی بہتر دنیا سے اور جو کچھ کہ دنیا میں ہو وہ اول روز میں ان شخص سے
 ان دونوں وقتوں کی بطریق عادت کے ہی اور مدد مطلق وقت اور ساعت ہی اگر چہ اول و آخر وقت میں نہوا اور راہ خدا ہوا ہو
 ہجرت اور حج اور طلب علم اور جو کچھ کہ اس میں تقریباً آتی ہو اور واسطے خدا کے ہو یا نہان تک کہ سفر کرنا بتلاش رزق ملال کے نفقہ عیال
 کے لیے اور جاہل کرنے خاطر بھی اور حضور کے لیے عبادت میں راہ خدا ہی اور جب کر کے فضیلت جانے کی راہ خدا میں تو معلوم ہوا کہ ثواب
 اسکا بہشت ہی اس تقریب سے کچھ خوبیاں بہشت کی بیان کیں کہ فرمایا اور اگر ایک عورت النہدسم اور فرمایا بلاشبہ بہشت میں
 ایک درخت ہی یعنی طوبی کہ چلے سوار اس کے سائے کے نیچے سو برس ہنوز قطع نہ کرے اسکی مسافت کو اور البتہ جگہ مقدار مکان
 ایک تھمارے کی بہشت میں بہتر ہو اس چیز سے کہ کھلا او سپر آفتاب اور غروب ہونا ہی یعنی دنیا اور دنیا کی چیزیں اور فرمایا
 بلاشبہ ہر مومن کے لیے بہشت میں البتہ خیمہ ہوگا ایک موتی کا خالی درمیان چکلائی اسکی یعنی اور ایسی ہی لبنان جیسا کہ اور روایت ہیں
 ساتھ کوس کی ہی اور ہر کونے میں اس خیمے کے اہل خانہ ہونگے یعنی ہوسن کی بیویاں وغیرہ نہ دیکھیں گی یعنی ایک کونے والی اور ہر طرف
 کہ اور کونے میں ہون گی پھر اگر گیا اون سب گھر والوں پر سلمان اور دو بہشتیں ہیں یعنی سلمان کے لیے چاندی کے مین ہن اٹلے اور
 جو کچھ کہ اون میں ہی یعنی قصور اور اسباب خانگی مانند تخت اور درخت وغیرہ ان کے اور دو بہشتیں ہیں کہ سونے کے مین ہن اٹلے
 اور جو کچھ کہ اون میں ہی اور نہیں مال درمیان بہشتیوں کے اور درمیان نظر کرنے ان کے کے طرف پروردگار اپنے کے گرجا در بزرگی
 عظمت کی اور ذات پروردگار کے جنت عدن میں نقل کی یہ بخاری سلم نے ہدف بنظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ دو بہشتیں

یعنی اس جگہ کے خیمے ہیں
 اور اس جگہ کا خاتمہ ہے
 اور اس جگہ کے خیمے ہیں
 اور اس جگہ کا خاتمہ ہے
 اور اس جگہ کے خیمے ہیں
 اور اس جگہ کا خاتمہ ہے
 اور اس جگہ کے خیمے ہیں
 اور اس جگہ کا خاتمہ ہے

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

[illegible]

۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰

[illegible]

بڑی قدر ہو اور ایسے ہی ان کے نزدیک جو پہچانتے ہیں ان کو قسم عطا اور صلہ سے اور مرد و حیرت سے اکثر اغلب ہی یعنی اکثر و اغلب ایسے ہی ہونگے والا انہما اور رسول اور بادشاہ بھی اوس میں داخل ہونگے یا مرد اور کھین ضغاض سے فروتنی کرنے والے واسطے اس کے اور تو اس کے کرنے والے واسطے خلق کے اور خوار رکھنے والے انفس کو اور کرے ہو نظر اعتبار سے اپنے نزدیک اور نہیں داخل ہونگے مجھیں مگر جو کچھ قریب کہا جائے والے فرمایا اللہ تعالیٰ نے بہشت کو کہ نہیں ہو تو مگر مظهر اور محل رحمت میری کی کہ رحمت کرتا ہو مجھ میں ساتھ شیعہ جس کو چاہتا ہوں اپنے بند و عیب اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے آگ دوزخ کو کہ نہیں ہو تو مگر سبب عذاب میری کی عذاب کرتا ہو مجھ میں ساتھ شیعہ جس کو چاہتا ہوں اپنے بند و عیب سے حاصل یہ کہ جنت و دوزخ اور مومن کا فرسٹا ہرین حال و جمال کے اوپر و صف کمال کے اور ظاہر نہیں ہونی کسی کو جو تخصیص ہر ایک کی ساتھ ہر ایک کے مقام فضل میں باوجود علم اس بات کے کہ ایک اون دن و نون میں قبیل عدل سے ہی اور دوسری طریق فضل سے لایا گیا تھا یفعل و ہم یستلکون اور ہر ایک کے لیے تم میں سے بڑی اوسکی ہی یعنی ہر ایک کو بھر دو گا لوگو سے پس اس پر دوزخ پس نہیں بھر سکی بیان تک کہ رکھیا اللہ تعالیٰ اوس میں باوجود اس کی دوزخ پس بس بس اٹلائی ہاؤن کا حضرت حق سبحانہ پر متشابہات ہے جیسے کہ یہ اوس میں اور وجہ اور حکم متشابہات کا کہ قرآن اور حدیث میں آئے ہیں یہ ہے کہ اعتقاد کرے کہ جو کچھ مردی ان سے حق ہو اور در پی دریافت کرنے کیفیت اون کی کے نہ وہ نہ ہر اس علم ہی ہو اور سلف نے یہی اختیار کیا ہی اور بعض متاخرین تاویل کرنے والے کہتے ہیں کہ مرد و قدم سے قدم بعض مخلوقات اوس کی کا ہی اور بعضوں نے اور اور کچھ تاویل کی ہے ساتھ اوس چیز کے کہ مناسب بات اقدس اوس کی کے ہی تا وہ تم شبہ کا نہ لاؤ پست اوس وقت بھر جاو گی دوزخ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے اوجھ کیے جاوینگے بعض اجزا اوس کے طرف بعض کے یعنی تنگ کی جاو گی اور سمٹ یاو گی پس ظلم نہیں کرنے کا اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں کسی پر اور اس پر بہشت پس تحقیق اللہ تعالیٰ پیدا کرے گا اوس کے لیے ایک خلق جدید کہ بے سابقہ عمل کے اون کو بہشت میں داخل کرے گا فضل رحمت اون کی ہو کہ بے گناہ دوزخ میں نہ آئے اور بے طاعت بہشت میں داخل کرے اور فرمایا کہ فرماو گا اللہ تعالیٰ واسطے سہل ترین دوزخوں عذاب میں دن قیامت کے کہ اگر وہ واسطے تیرے وہ چیز کہ زمین میں ہی کیا ہو تا تو کہ بلا دیتا ساتھ اوس کے یعنی دیتا تو اوس کو اپنے تئیں عذاب دوزخ سے چھٹا تا اگر چہ تھوڑا عذاب ہو تا پس کیگا وہ دوزخی ہاں پس فرماو گا اللہ سبحانہ چاہتا ہے تیرے اور حکم کیا تھا سینے تجھ کو ایک چیز آسان تر اور کمتر کا اس قیدیہ دینے سے حال ان کو تو پست آدم میں تھا اور وہ چیز یہ ہے کہ شریک نہ کر تو ساتھ میر کسی چیز کو پس تو طاعت و عبادت و فرمان برداری کی تو میری امرونی کی اور باز نہ مانتو مگر شریک ہی کیا میرا یعنی ہوں وغیرہ کو پس اب قبول نہیں کرے گا اگرچہ لاؤ ساری چیزیں میں کی اور فرمایا کہ بعض دوزخوں میں سے وہ ہونگے کہ بڑی اون کو آگ دونوں ٹخنوں تک اور بعضے ان میں سے وہ ہونگے کہ بڑی اون کو آگ دونوں انون تک اور بعضے ان میں سے وہ ہونگے کہ بڑی اون کو آگ کمر تک اور بعضے ان میں سے وہ ہونگے کہ بڑی اون کو آگ چنبر گردن تک اور فرمایا در میان دونوں ہونڈھوں کافر کے دوزخ میں مسافت سیرتین دن کی ہو گی واسطے سوار تیز رو اور ایک دایت میں ہی کہ دانت کافر کے مانند کوہ احد کے ہونگے اور پٹا پاؤس کے چڑے کا مقدار مسافت سیرتین دن کے ہو گا یہ پھیل او واسطے زیادتی عذاب کے ہو گا اور اور روایت میں آیا ہے کہ شکر کے جاوینگے روز قیامت کے مانند چوٹیوں کے سچ صورت مردوں کے پھر مانگے جاوینگے طرف قیدیہ کے جہنم میں اتنی طاہران دونوں حدیثوں کی تطبیق میں یہ ہے کہ مرد و شکر کے گندہ گامونین میں اور ظاہر تیرے ہی کہ موقع میں مانند چوٹیوں ہونگے کہ روئے جاوینگے اوس میں پھر پڑے ہو جاوینگے اوس میں ہونگے اور داخل ہونگے دوزخ میں اور وہاں ایسے ہونگے جاوے گا فرمایا جہان کی آگ دوزخ کی ہزار برس بیان تک سرخ ہوئی پھر چلائی گئی ہزار برس بیان تک سیاہ ہوئی پس آگ دوزخ کی سیاہ تار یک ہی کہ ہمارو شنی نہیں کھٹی اور فرمایا دانت کافر کے روز قیامت کے مانند کوہ احد کے ہونگے اور ران و

مرد و حیرت سے اکثر اغلب ہی یعنی اکثر و اغلب ایسے ہی ہونگے والا انہما اور رسول اور بادشاہ بھی اوس میں داخل ہونگے یا مرد اور کھین ضغاض سے فروتنی کرنے والے واسطے اس کے اور تو اس کے کرنے والے واسطے خلق کے اور خوار رکھنے والے انفس کو اور کرے ہو نظر اعتبار سے اپنے نزدیک اور نہیں داخل ہونگے مجھیں مگر جو کچھ قریب کہا جائے والے فرمایا اللہ تعالیٰ نے بہشت کو کہ نہیں ہو تو مگر مظهر اور محل رحمت میری کی کہ رحمت کرتا ہو مجھ میں ساتھ شیعہ جس کو چاہتا ہوں اپنے بند و عیب اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے آگ دوزخ کو کہ نہیں ہو تو مگر سبب عذاب میری کی عذاب کرتا ہو مجھ میں ساتھ شیعہ جس کو چاہتا ہوں اپنے بند و عیب سے حاصل یہ کہ جنت و دوزخ اور مومن کا فرسٹا ہرین حال و جمال کے اوپر و صف کمال کے اور ظاہر نہیں ہونی کسی کو جو تخصیص ہر ایک کی ساتھ ہر ایک کے مقام فضل میں باوجود علم اس بات کے کہ ایک اون دن و نون میں قبیل عدل سے ہی اور دوسری طریق فضل سے لایا گیا تھا یفعل و ہم یستلکون اور ہر ایک کے لیے تم میں سے بڑی اوسکی ہی یعنی ہر ایک کو بھر دو گا لوگو سے پس اس پر دوزخ پس نہیں بھر سکی بیان تک کہ رکھیا اللہ تعالیٰ اوس میں باوجود اس کی دوزخ پس بس بس اٹلائی ہاؤن کا حضرت حق سبحانہ پر متشابہات ہے جیسے کہ یہ اوس میں اور وجہ اور حکم متشابہات کا کہ قرآن اور حدیث میں آئے ہیں یہ ہے کہ اعتقاد کرے کہ جو کچھ مردی ان سے حق ہو اور در پی دریافت کرنے کیفیت اون کی کے نہ وہ نہ ہر اس علم ہی ہو اور سلف نے یہی اختیار کیا ہی اور بعض متاخرین تاویل کرنے والے کہتے ہیں کہ مرد و قدم سے قدم بعض مخلوقات اوس کی کا ہی اور بعضوں نے اور اور کچھ تاویل کی ہے ساتھ اوس چیز کے کہ مناسب بات اقدس اوس کی کے ہی تا وہ تم شبہ کا نہ لاؤ پست اوس وقت بھر جاو گی دوزخ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے اوجھ کیے جاوینگے بعض اجزا اوس کے طرف بعض کے یعنی تنگ کی جاو گی اور سمٹ یاو گی پس ظلم نہیں کرنے کا اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں کسی پر اور اس پر بہشت پس تحقیق اللہ تعالیٰ پیدا کرے گا اوس کے لیے ایک خلق جدید کہ بے سابقہ عمل کے اون کو بہشت میں داخل کرے گا فضل رحمت اون کی ہو کہ بے گناہ دوزخ میں نہ آئے اور بے طاعت بہشت میں داخل کرے اور فرمایا کہ فرماو گا اللہ تعالیٰ واسطے سہل ترین دوزخوں عذاب میں دن قیامت کے کہ اگر وہ واسطے تیرے وہ چیز کہ زمین میں ہی کیا ہو تا تو کہ بلا دیتا ساتھ اوس کے یعنی دیتا تو اوس کو اپنے تئیں عذاب دوزخ سے چھٹا تا اگر چہ تھوڑا عذاب ہو تا پس کیگا وہ دوزخی ہاں پس فرماو گا اللہ سبحانہ چاہتا ہے تیرے اور حکم کیا تھا سینے تجھ کو ایک چیز آسان تر اور کمتر کا اس قیدیہ دینے سے حال ان کو تو پست آدم میں تھا اور وہ چیز یہ ہے کہ شریک نہ کر تو ساتھ میر کسی چیز کو پس تو طاعت و عبادت و فرمان برداری کی تو میری امرونی کی اور باز نہ مانتو مگر شریک ہی کیا میرا یعنی ہوں وغیرہ کو پس اب قبول نہیں کرے گا اگرچہ لاؤ ساری چیزیں میں کی اور فرمایا کہ بعض دوزخوں میں سے وہ ہونگے کہ بڑی اون کو آگ دونوں ٹخنوں تک اور بعضے ان میں سے وہ ہونگے کہ بڑی اون کو آگ دونوں انون تک اور بعضے ان میں سے وہ ہونگے کہ بڑی اون کو آگ کمر تک اور بعضے ان میں سے وہ ہونگے کہ بڑی اون کو آگ چنبر گردن تک اور فرمایا در میان دونوں ہونڈھوں کافر کے دوزخ میں مسافت سیرتین دن کی ہو گی واسطے سوار تیز رو اور ایک دایت میں ہی کہ دانت کافر کے مانند کوہ احد کے ہونگے اور پٹا پاؤس کے چڑے کا مقدار مسافت سیرتین دن کے ہو گا یہ پھیل او واسطے زیادتی عذاب کے ہو گا اور اور روایت میں آیا ہے کہ شکر کے جاوینگے روز قیامت کے مانند چوٹیوں کے سچ صورت مردوں کے پھر مانگے جاوینگے طرف قیدیہ کے جہنم میں اتنی طاہران دونوں حدیثوں کی تطبیق میں یہ ہے کہ مرد و شکر کے گندہ گامونین میں اور ظاہر تیرے ہی کہ موقع میں مانند چوٹیوں ہونگے کہ روئے جاوینگے اوس میں پھر پڑے ہو جاوینگے اوس میں ہونگے اور داخل ہونگے دوزخ میں اور وہاں ایسے ہونگے جاوے گا فرمایا جہان کی آگ دوزخ کی ہزار برس بیان تک سرخ ہوئی پھر چلائی گئی ہزار برس بیان تک سیاہ ہوئی پس آگ دوزخ کی سیاہ تار یک ہی کہ ہمارو شنی نہیں کھٹی اور فرمایا دانت کافر کے روز قیامت کے مانند کوہ احد کے ہونگے اور ران و

مرد و حیرت سے اکثر اغلب ہی یعنی اکثر و اغلب ایسے ہی ہونگے والا انہما اور رسول اور بادشاہ بھی اوس میں داخل ہونگے یا مرد اور کھین ضغاض سے فروتنی کرنے والے واسطے اس کے اور تو اس کے کرنے والے واسطے خلق کے اور خوار رکھنے والے انفس کو اور کرے ہو نظر اعتبار سے اپنے نزدیک اور نہیں داخل ہونگے مجھیں مگر جو کچھ قریب کہا جائے والے فرمایا اللہ تعالیٰ نے بہشت کو کہ نہیں ہو تو مگر مظهر اور محل رحمت میری کی کہ رحمت کرتا ہو مجھ میں ساتھ شیعہ جس کو چاہتا ہوں اپنے بند و عیب اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے آگ دوزخ کو کہ نہیں ہو تو مگر سبب عذاب میری کی عذاب کرتا ہو مجھ میں ساتھ شیعہ جس کو چاہتا ہوں اپنے بند و عیب سے حاصل یہ کہ جنت و دوزخ اور مومن کا فرسٹا ہرین حال و جمال کے اوپر و صف کمال کے اور ظاہر نہیں ہونی کسی کو جو تخصیص ہر ایک کی ساتھ ہر ایک کے مقام فضل میں باوجود علم اس بات کے کہ ایک اون دن و نون میں قبیل عدل سے ہی اور دوسری طریق فضل سے لایا گیا تھا یفعل و ہم یستلکون اور ہر ایک کے لیے تم میں سے بڑی اوسکی ہی یعنی ہر ایک کو بھر دو گا لوگو سے پس اس پر دوزخ پس نہیں بھر سکی بیان تک کہ رکھیا اللہ تعالیٰ اوس میں باوجود اس کی دوزخ پس بس بس اٹلائی ہاؤن کا حضرت حق سبحانہ پر متشابہات ہے جیسے کہ یہ اوس میں اور وجہ اور حکم متشابہات کا کہ قرآن اور حدیث میں آئے ہیں یہ ہے کہ اعتقاد کرے کہ جو کچھ مردی ان سے حق ہو اور در پی دریافت کرنے کیفیت اون کی کے نہ وہ نہ ہر اس علم ہی ہو اور سلف نے یہی اختیار کیا ہی اور بعض متاخرین تاویل کرنے والے کہتے ہیں کہ مرد و قدم سے قدم بعض مخلوقات اوس کی کا ہی اور بعضوں نے اور اور کچھ تاویل کی ہے ساتھ اوس چیز کے کہ مناسب بات اقدس اوس کی کے ہی تا وہ تم شبہ کا نہ لاؤ پست اوس وقت بھر جاو گی دوزخ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے اوجھ کیے جاوینگے بعض اجزا اوس کے طرف بعض کے یعنی تنگ کی جاو گی اور سمٹ یاو گی پس ظلم نہیں کرنے کا اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں کسی پر اور اس پر بہشت پس تحقیق اللہ تعالیٰ پیدا کرے گا اوس کے لیے ایک خلق جدید کہ بے سابقہ عمل کے اون کو بہشت میں داخل کرے گا فضل رحمت اون کی ہو کہ بے گناہ دوزخ میں نہ آئے اور بے طاعت بہشت میں داخل کرے اور فرمایا کہ فرماو گا اللہ تعالیٰ واسطے سہل ترین دوزخوں عذاب میں دن قیامت کے کہ اگر وہ واسطے تیرے وہ چیز کہ زمین میں ہی کیا ہو تا تو کہ بلا دیتا ساتھ اوس کے یعنی دیتا تو اوس کو اپنے تئیں عذاب دوزخ سے چھٹا تا اگر چہ تھوڑا عذاب ہو تا پس کیگا وہ دوزخی ہاں پس فرماو گا اللہ سبحانہ چاہتا ہے تیرے اور حکم کیا تھا سینے تجھ کو ایک چیز آسان تر اور کمتر کا اس قیدیہ دینے سے حال ان کو تو پست آدم میں تھا اور وہ چیز یہ ہے کہ شریک نہ کر تو ساتھ میر کسی چیز کو پس تو طاعت و عبادت و فرمان برداری کی تو میری امرونی کی اور باز نہ مانتو مگر شریک ہی کیا میرا یعنی ہوں وغیرہ کو پس اب قبول نہیں کرے گا اگرچہ لاؤ ساری چیزیں میں کی اور فرمایا کہ بعض دوزخوں میں سے وہ ہونگے کہ بڑی اون کو آگ دونوں ٹخنوں تک اور بعضے ان میں سے وہ ہونگے کہ بڑی اون کو آگ دونوں انون تک اور بعضے ان میں سے وہ ہونگے کہ بڑی اون کو آگ کمر تک اور بعضے ان میں سے وہ ہونگے کہ بڑی اون کو آگ چنبر گردن تک اور فرمایا در میان دونوں ہونڈھوں کافر کے دوزخ میں مسافت سیرتین دن کی ہو گی واسطے سوار تیز رو اور ایک دایت میں ہی کہ دانت کافر کے مانند کوہ احد کے ہونگے اور پٹا پاؤس کے چڑے کا مقدار مسافت سیرتین دن کے ہو گا یہ پھیل او واسطے زیادتی عذاب کے ہو گا اور اور روایت میں آیا ہے کہ شکر کے جاوینگے روز قیامت کے مانند چوٹیوں کے سچ صورت مردوں کے پھر مانگے جاوینگے طرف قیدیہ کے جہنم میں اتنی طاہران دونوں حدیثوں کی تطبیق میں یہ ہے کہ مرد و شکر کے گندہ گامونین میں اور ظاہر تیرے ہی کہ موقع میں مانند چوٹیوں ہونگے کہ روئے جاوینگے اوس میں پھر پڑے ہو جاوینگے اوس میں ہونگے اور داخل ہونگے دوزخ میں اور وہاں ایسے ہونگے جاوے گا فرمایا جہان کی آگ دوزخ کی ہزار برس بیان تک سرخ ہوئی پھر چلائی گئی ہزار برس بیان تک سیاہ ہوئی پس آگ دوزخ کی سیاہ تار یک ہی کہ ہمارو شنی نہیں کھٹی اور فرمایا دانت کافر کے روز قیامت کے مانند کوہ احد کے ہونگے اور ران و

اس سے زیادہ بھگو علم نہیں اور بعض علماء نے لکھا ہے کہ سب اذکار کے لئے جانے کا دوزخ میں یہ ہے کہ دوزخ میں کو اونکی گرمی سے خدا نے یاد دہا
 اسلئے کہ وارد ہوا ہے ابن عمر سے ساتھ روایت تلمی کے مسند فردوس میں مرفوعاً کہ اکتاب اور چاند کے موندہ عرش کی طرف میں با
 پشت دنیا کی طرف ہیں اس سے معلوم ہوا کہ اگر موندہ اذکار دنیا کی طرف ہوتے تو اہل دنیا میں کوئی متعلی اذکار کی حرارت کا ہوتا اور بعضوں نے
 کہا کہ اسلئے ڈالے جاویں گے کہ کافروں کو پہنچتے تھے اذکار کے جانے کے لیے ڈالیں گے کہ دیکھو تم جنکو پہنچتے تھے اذکار یہ حال ہو اور فرمایا کہ اذکار
 داخل ہوگا دوزخ میں مگر بہشت پہنچا لیا رسول اللہ اور کون ہی بہشت فرمایا جو شخص کہ نہ کرے خدا کی فرمانندی کے لیے طاعت
 یعنی واجبہ اور نہ بھگے خدا کے لیے یعنی اوسکے ڈر سے گناہ اور فرمایا کہ جب پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے بہشت کو تو فرمایا جبریل کو کہ جاؤ
 دیکھو طرف بہشت کے کیا اچھی اور لطیف پیدا کی ہے سینہ وہ پس گئے جبریل اور نظر کی طرف بہشت کے اور طرف اور چیز کے کہ طہر کی تھی
 اللہ تعالیٰ نے بہشتوں کے لیے بہشت میں یعنی ایسی چیزیں اچھے بندوں کے لیے طیار کر رکھیں ہیں کہ کسی آنکھ نے دیکھیں ہیں اور کسی کان
 نے سنیں ہیں اور کسی دل میں خطرہ ہو گا کہ راہی پھر آئے جبریل حضور حق میں اور عرض کیا کہ ای پروردگار میرے قسم تیری عزت کی
 نہیں سننے کا صفتیں بہشت کی کوئی مگر کہ داخل ہوگا اوسمین یعنی طمع کر گیا اوسمین داخل ہونے کی اور گوشش کر گیا اوسکے مال کرنے
 میں بسبب خوبی اور سرور اوسکے کے مقصود بیان کرنا کمال خوبی اور لطافت بہشت کا ہے کہ ایسی ہی کہ ہر کوئی چاہیگا کہ اوسمین داخل ہو
 پھر گھر اوسکو ساتھ کرو باطنی طبع کے کھلاؤ میں اتنے کالیف شرعیہ قسم ادا مروا ہی سے کہ نفس پر دشوار ہے کرنا اذکار پس اذکار و بہشت کے
 گھر کہ جب تک کوئی ناو نہیں نہ پڑے بہشت کو نہ پونچے پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ ای جبریل جا پس نگاہ کر طرف بہشت کے یعنی دوبارہ
 اسلئے کہ اب اوسمین زیادتی اور کچھ ہوئی ہے باعتبار حوالی اوسکے کے پس گئے جبریل اور نگاہ کی اوسکی طرف یعنی اور دیکھا جو کچھ کہ گرد اوسکے
 گھر آئے جبریل اور کہا ای پروردگار میرے قسم تیری عزت کی البتہ تحقیق ڈرامین یہ کہ نہ داخل ہو بہشت میں کوئی یعنی بسبب وجود
 سکارہ کے کہ کالیف شاقہ اور مخالفت نفس اور کسر شہوات ہیں یعنی بسبب انکے دشواری بہشت کو پہنچا فرمایا آنحضرت نے پس جب
 پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے آگ دوزخ کو فرمایا ای جبریل جا اور دیکھو طرف اسکے کہ کیا ڈرائی اور بری چیز پیدا کی سینے فرمایا آنحضرت نے پس گئے
 جبریل اور نظر کی طرف دوزخ کے پھر آئے جبریل اور عرض کیا کہ ای پروردگار میرے قسم تیری عزت و جلال کی نہیں سننے کا وصف لگ دوزخ
 کا کوئی مگر کہ ڈر گیا اوس اور احتراز کر گیا پس نہیں داخل ہوگا اوسمین پھر گھر اوسکو اللہ تعالیٰ نے ساتھ شہوات نفس اور خواہشوں طبعیت
 اور گناہوں کے پھر فرمایا کہ جا ای جبریل اور نظر کر طرف دوزخ کے فرمایا آنحضرت نے پس گئے جبریل اور نظر کی طرف دوزخ کے پس عرض کیا
 جبریل نے کہ ای رب میرے قسم تیری عزت کی تحقیق ڈرامین اس کے کہ باقی نہیں رہیگا کوئی مگر کہ داخل ہوگا دوزخ میں یعنی شہوات و
 معاصی اتنے شیریں ہیں کہ کوئی اہل نفس و طبعیت میں باقی نہیں رہیگا کہ سب اوسکی طرف نہ کرے اور بسبب اوسکے دوزخ میں داخل نہواوے
 حدیث تفسیر ہو حدیث صحیح کی کہ کتابا لرفاق میں اور گدڑی پر حُصْنُ الْجَنَّةِ بِالْمَكَارِهِ وَحُصْنُ النَّارِ بِالشَّهَوَاتِ یعنی ٹھکانے لگی
 اور گھیری گئی جنت ساتھ ایسی چیزوں کے کہ نفس کو نالوا ہیں ٹھکانے لگی دوزخ ساتھ خیم شہوات نفس کے تمام ہوئیں حدیث جنت اور دوزخ کے
 احوال کی مشکوٰۃ شریف ہے کہ جب پاک پروردگار بعد ذکر کرنے احوال سوسین اور کافریں کے منافعتین کا ذکر فرمایا
 وَمِنْهُمْ مَنْ يَسْتَمِعُ إِلَيْكَ حَتَّى إِذَا خَرَجُوا مِنْ عِندِكَ قَالُوا لِلَّذِينَ بَقِيَوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ أَنْفَا
 اور جس نے سوسین ہیں کان کھتے ہیں تیری طرف یہاں کہ جب نکلیں میرے پاس سے کہتے ہیں اؤںکو جنکو علم ملا کیا کہ تھا اس شخص نے

أُولَئِكَ الَّذِينَ طَبَعَ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ

یہ ہیں جنکے دل پر پھر رکھی اللہ نے اور پھر ہیں اپنی پاؤں پر مٹو

پس قبل اللہ تعالیٰ کا اچھا
 اللہ تعالیٰ کی کتاب و قول
 رسول و دراصل ہوسا
 بدوہ و خلوص
 سبب تبتیبہ
 بہشت کی چیزیں
 نہ ہوا اور نہ ہی
 کہ طالب اوسکے
 دنیا میں کوئی نا
 چھا دیکھتے ہی
 تو کسی اوسکا
 ہاتھ آجستہ کی
 باغ و فتنہ بہشت
 فتنہ اسوہ کی
 میں اور ہم اوسکے
 کہ جبریل نے نہ
 خوب گفتگو
 باز ہوا اوسکے
 نہ ہوا اور نہ ہی
 اس صورت کی
 کہ کوئی نہ
 نازل ہوئی
 خود اللہ تعالیٰ
 وہ سوسین
 رفتہ رفتہ
 ہوا

اور بعض لوگوں میں وہ لوگ ہیں کہ کہتے ہیں کہ میں تیرے سبب باہر جاتا ہوں تیرے پاس سے کہتے ہیں ساتھ لوں لوگوں کے کہ دیا گیا اذ کو علم کیا چیز تھی غم
نے اب لوگوں میں کہ مہر کھدی ہو خدا کے اذ کو علم پہنچا دی کی خواہش نفس اپنے کی ہے فتنہ اور بعض انہیں میں کہ ان کہتے ہیں تیری طرف
وہاں تک کہ جب تک کہ تیرے پاس سے کہتے ہیں ان کو جو علم ملا کیا کیا تھا اس شخص نے ابھی ہی ہیں جبکہ دل پر جو کئی اللہ اپنے میں اپنی جاؤں ہے تفسیر
یعنی کہ نہ ہوں نہ ہو مجھے یاد ہے **عالم** انفقوں کا ہے کہ ماضی کے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں اور سنتے تھے کلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
اور یاد نہیں کہتے تھے اس کو اور دل اس کی طرف متوجہ نہیں کرتے تھے سہل و سبک مگر کچھ جب نکلتے کہتے صحابیوں علم والوں کے ازراہ استہراک کہ کیا کوا آنحضرت
نے ابھی **عالم** کہا مقابل نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دیتے اور سرزنش کرتے منافقوں پر جب نکلتے منافق مسجد کو پہنچتے عبد اللہ بن مسعود
سے ازراہ استہراک کہ کیا کوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کوا ابن عباس نے کہ پوچھا گیا میں ان لوگوں میں کہ پوچھے گئے یعنی جیسے اور صحابہ پرچستے تھے منافق
اسی طرح جیسے یعنی پوچھتے تھے مگر کوی اللہ میں ایمان لا اور ہر کی خواہش نفس اپنے کی اپنی کفر اور فحاشی میں **عالم** پھر ان کے مقابل کا ذکر فرمایا ہے

وَالَّذِينَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَآتَاهُمْ تَقْوَاهُمْ ۖ

اور جو لوگ راہ پر آئے، ان کو اور بھی اس سوچہ اور ان کو اس ملا بیکر چلنا، صفا

اور وہ لوگ کہ راہ یاب ہو زیادہ کی خدمت نے اونکو ہدایت اور دیا اونکو تقویٰ اونکا فقہ ہے اور جو لوگ راہ پر گئے ہیں اونکو اور ہر مری
اوس سے مسجد اور اونکو اوس سے ملا بیکر چلنا ہے تقسیم یعنی ضرر کے کلام سے اثر پایا اور گناہوں سے بچ چلنے کے ہے ہر حق راہ یاب
ہوئے ساتھ ایمان اور سنئے قرآن کے ہدایت یعنی علم و بصیرت یا کھول دیا سینہ اونکا اور دیا اونکو علم یعنی مدد کی اونکی تقویٰ پر پاداش
اونکو جزا اونکے تقویٰ کی یا بیان کر دین واسطے انکے وہ چیزیں کہ بچیں ان سے ہے وہ لوگ کہ راہ یاب ہوئے یعنی ہر مری زیادہ کی اونکو
اوس چیز کے کہ کسی رسول نے دیا اونکو تقویٰ اونکا یعنی توفیق دی اونکو اوس چیز کے کرنے کی کہ حکم کیا اوسکا اور تقویٰ بھی انکی سعید بن
اور دیا اونکو ثواب اونکے تقویٰ کا ہے

فَهَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَنْ تَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً فَقَدْ جَاءَ أَشْرَاطُهَا فَأَنَّى يُكَذِّبُهَا

پس منظر نہیں ہیں مگر قیامت کے آئے اور کوئی ناگمان نہیں تحقیق آئی ہیں علامتیں قیامت کی پس کہ اس سے ہو واسطے ان کے نصیحت کیڑنی ہوگی
جس وقت کہ آئے قیامت ان کو وہ فتنہ چاہ ہی راہ دیکھتے ہیں اوس گھڑی کی کیا گھڑی ہوا و نہرا چانک کیونکہ آجکی بین اوسکی نشانی
سو کہ ان ملیگی انکو جب وہ ابونہجی سمجھ کیڑنی بد نفسی میں بڑی نشانی قیامت کی ہمار کی کا پیدا ہونا سب ہی راہ دیکھتے تھے
خاتم النبیین کی جب وہ آچکے اب قیامت ہی رہی باقی بد موصوفہ علامتیں الزوفہ بھیجنا محمد علیہ السلام کا اور پھٹ جانا چاند کا اور
آنا دھوین کا اور بعضوں کے کما قطع ارحام اور کمی اچھے لوگوں کی اور کثرت بدون کی بد حال مگر قیامت کی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
مَا يَنْتَظَرُ أَحَدٌ كَمَا مِنْ الدُّنْيَا إِلَّا غِنًا مُطْعِيًّا أَوْ فَقْرًا مُنْسِيًّا أَوْ مَرَضًا مُفْسِدًا أَوْ هَرَمًا مُفْنِدًا أَوْ
مَوْتًا مُجْهِزًا أَوْ الدَّجَالَ فَإِنَّ الدَّجَالَ شَرُّ عَائِبٍ يَنْتَظَرُ لَوِ السَّاعَةُ وَالسَّاعَةُ أَذْهَى وَأَمْرًا مَعَ
یعنی نہیں انتظار کیا ایک تمہارا دنیا سے مگر تو گھڑی گمراہ کرنے والی کا یا محتاجی بھلانے والی کا کہ طاعت حق کی سبب بھوکے بھلا ہو
یا بیماری فساد کرنے والی کا یا بڑھاپے سخت کا یا موت ناگمان لانے والی کا یا دجال کا پس دجال بُرا غائب ہو کہ انتظار کیا جاتا ہی انتظار کیا
قیامت کا اور قیامت بہت سخت ہو اور تلخ بد مثال یہ کہ آدمی فراغت اور فرصت کو غنیمت نہیں گنتا گویا ان آفات پر مکر و مات کا انتظار
کر تاہی یعنی حالت فخر میں کہ آسائش اور سلامت حال کو غنیمت نہیں گنتا اور فقر و صبر نہیں کرتا مگر نہا جاتا ہو کہ غنیمت کا اور مکر سے بھی

[illegible]

عقل الانفس وال
فاني لم ادر
فاني لم ادر
فاني لم ادر
فاني لم ادر
فاني لم ادر

حالت غنائم کہ شکر نہیں کرتا اور نعمت خدا کی نہیں پہچانتا اور عبادت حق کی نہیں کرتا اگر فقر چاہتا ہو کہ سب عبادتیں اور بھلائیوں کا پورا
 ایسے ہی حال اور باقی چیزوں کا بھنا پھینا ہستی ^{۱۱۰} تفسیر درمنثور و مشکوٰۃ ^{۱۱۱} اور اگر احسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے سچ تفسیر اللہ کی
 فقد جاء الشراطہ کہ تھا وجود باوجود محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا علامتوں قیامت کے سے ^{۱۱۲} فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
 بعثت انا والساعۃ ^{۱۱۳} یعنی بھجا گیا میں اور قیامت مانند ان دونوں کے اور اشارہ کیا بچنے کی اور گھلی اور شہادت کی اور گھلی ہے
 اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں قائم ہونے کی قیامت یہاں تک کہ فخر کرینگے لوگ مسجدوں میں یعنی مسجدین بنو کے لیے
 بنائیں گے اور فرمایا کہ بلاشبہ اللہ نہیں دوست رکھتا فحش کو اور نہ بھگت فحش بکنے والے کو اور قسم ہوا وس ذات کی کہ جان محمد کی اس کے
 ماتھ میں ہی نہیں قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ ظاہر ہو فحش اور بھگت فحش گوئی اور بُرائی پونچانی ہمسائے کی اور انقطاع ناتون کا
 اور یہاں تک کہ خیانت کرے امین اور امین بکڑا جائے خائن ^{۱۱۴} اور روایت کی ابو نعیم نے کتاب علیہ میں حذیفہ بن الیمان سے
 کہ کافر یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے علامتوں قیامت کے سے بہتر چیزیں میں جب بچھو تم لوگوں کو کہ فوت کریں نماز کو اور ضلع
 کریں امانت کو اور کھاویں بیاج اور حلال جانیں جھوٹ کو اور سہل جانیں خونریزی کو اور اونچے اونچے مکان بنادیں اور چھین دیں
 کو ساتھ دنیا کے اور کالے جاویں تپے اور ہو بردباری ناتوانی اور جھوٹے سچ اور حریر لباس اور ظاہر ہو علم اور بہت ہوں طلہ قین
 اور موت ناگہانی اور امانت دار کیا جاو خائن اور خائن امانت دار ٹھہرا جاو اور سچا کیا جاو جھوٹا اور جھوٹا کیا جاو سچا اور بہت
 بہتان ناکا اور مینہ سب گرمی کا اور فرزند سب غصے کا یعنی بسبب افعال کے اور بہت ہوں بلوک اور جاتے رہیں شکر نے والے
 اور ہوں امیر اور وزیر جھوٹے اور امانت دار خائن اور چودھری ظالم اور قاری فاسق جس وقت پہنچیں پستین دیکھی دل ان کے سڑے
 ہوئے زیادہ ہونگے مردارے اور تلخ زیادہ ہوں ایلوے سے ڈھانکے دیکھا کو اللہ تعالیٰ غصے میں تھیرے گا و سمن جیسے کہ تھیرے ہووے
 اور ظالم ظاہر کریں گے صفر یعنی دینار اور طلب کریں گے بیض یعنی درہم اور بہت ہوں گناہ اور کم ہوا مرام المعروف اور سنہری کیسے جاوے
 مصحف اور صورتیں کا مٹی جاوین مسجدوں میں اور لٹے بنا جاوین منابر اور خراب ہوں دل اور بی جاوین شرابین اور مہطل کیجاوے
 حدین اور جنے لوٹدی مالک اپنے کو یعنی لوٹدی بچے ہونگے اور دیکھے تونگے پانوں ننگے بنوں کو کہ ہو گئے ہیں بادشاہ اور شرکت کرے
 عورت اپنے خاوند سوداگری میں اور مشابہت کریں مرد عورتوں کی اور مشابہت کریں عورتیں مردوں کی اور قسم کھاویں غیر خدا کی
 اور گواہی دہوں غیر اس کے کہ طلب کیجاوے گواہی اور سلام کیا جاو معرفت کے لیے یعنی نہ اتباع سنت کے لیے بلکہ فقط نفع دنیوی کے لیے
 اور فتنہ حاصل کیجاوے واسطے غیر دین خدا یعنی دنیا کے لیے اور طلب کیجاوے دنیا ساتھ عمل آخرت کے اور بکری جکو غنیمت دولت اور امانت
 غنیمت اور زکوٰۃ چٹی اور ہو سردار قوم کا کہینہ اونکا اور نافرمانی کرے مرد اپنے باپ کی اور بدکے اپنی ماں کو اور نیکی کرے اپنے
 یا سے اور اطاعت کرے اپنی بیوی کی اور بلند ہووین آوازیں فاسقوں کی مسجدوں میں اور مقرر کیجاوین گائیں اور رواج ہو جاوے
 اور بی جاوین شرابین ہونیں اور ٹھہرا جاوے ظلم فخر اور بیجا جاوے حکم یعنی جسے رتوت دی اوسکی مرضی کے موافق حکم دیدیا اور بہت ہوں
 پیائے ظالموں کے اور ٹھہرا کیجاوے قرآن مزامیر یعنی راگ کے کمن پر پڑھیں اور پہنیں ہووے درندوں کے چمڑوں کے اور لعنت کریں اخیر اس کے
 اول اس کے کو یعنی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مصداق اسکے روافض اور خارج ہیں پس چاہے کہ منتظر ہوں لوگ نزدیک اسکے ہوا سچ کے
 اور جس کے اور فتنہ کے اور اور نشان ہوں کے ^{۱۱۵} اور آیا ہو کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا لوگوں نے کہ کب آوے گی قیامت حضرت علی کریمؑ
 وجہ تھا کہ بچھا تھے مجھے ایسا امر کہ نہیں تھا اوسکو جبریلؑ اور میکائیلؑ ولیکن اگر چاہو تم تو خبر دو نہیں تکو کتنی ایک چیزوں کی کہ
 جب وہ ہوگی تو قیامت کے آنے میں بہت عرصہ نہیں ہے گا وہ یہ ہیں کی زبانیں نرم اور دل متفرق اور غبت کریں گے لوگ دنیا میں اور ظاہر ہوں گے

عقبت من بعدہ
 بھنا پھینا ہستی
 فحش گوئی اور بھگت فحش
 اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں قائم ہونے کی قیامت یہاں تک کہ فخر کرینگے لوگ مسجدوں میں
 بنائیں گے اور فرمایا کہ بلاشبہ اللہ نہیں دوست رکھتا فحش کو اور نہ بھگت فحش بکنے والے کو اور قسم ہوا وس ذات کی کہ جان محمد کی اس کے
 ماتھ میں ہی نہیں قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ ظاہر ہو فحش اور بھگت فحش گوئی اور بُرائی پونچانی ہمسائے کی اور انقطاع ناتون کا
 اور یہاں تک کہ خیانت کرے امین اور امین بکڑا جائے خائن اور روایت کی ابو نعیم نے کتاب علیہ میں حذیفہ بن الیمان سے
 کہ کافر یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے علامتوں قیامت کے سے بہتر چیزیں میں جب بچھو تم لوگوں کو کہ فوت کریں نماز کو اور ضلع
 کریں امانت کو اور کھاویں بیاج اور حلال جانیں جھوٹ کو اور سہل جانیں خونریزی کو اور اونچے اونچے مکان بنادیں اور چھین دیں
 کو ساتھ دنیا کے اور کالے جاویں تپے اور ہو بردباری ناتوانی اور جھوٹے سچ اور حریر لباس اور ظاہر ہو علم اور بہت ہوں طلہ قین
 اور موت ناگہانی اور امانت دار کیا جاو خائن اور خائن امانت دار ٹھہرا جاو اور سچا کیا جاو جھوٹا اور جھوٹا کیا جاو سچا اور بہت
 بہتان ناکا اور مینہ سب گرمی کا اور فرزند سب غصے کا یعنی بسبب افعال کے اور بہت ہوں بلوک اور جاتے رہیں شکر نے والے
 اور ہوں امیر اور وزیر جھوٹے اور امانت دار خائن اور چودھری ظالم اور قاری فاسق جس وقت پہنچیں پستین دیکھی دل ان کے سڑے
 ہوئے زیادہ ہونگے مردارے اور تلخ زیادہ ہوں ایلوے سے ڈھانکے دیکھا کو اللہ تعالیٰ غصے میں تھیرے گا و سمن جیسے کہ تھیرے ہووے
 اور ظالم ظاہر کریں گے صفر یعنی دینار اور طلب کریں گے بیض یعنی درہم اور بہت ہوں گناہ اور کم ہوا مرام المعروف اور سنہری کیسے جاوے
 مصحف اور صورتیں کا مٹی جاوین مسجدوں میں اور لٹے بنا جاوین منابر اور خراب ہوں دل اور بی جاوین شرابین اور مہطل کیجاوے
 حدین اور جنے لوٹدی مالک اپنے کو یعنی لوٹدی بچے ہونگے اور دیکھے تونگے پانوں ننگے بنوں کو کہ ہو گئے ہیں بادشاہ اور شرکت کرے
 عورت اپنے خاوند سوداگری میں اور مشابہت کریں مرد عورتوں کی اور مشابہت کریں عورتیں مردوں کی اور قسم کھاویں غیر خدا کی
 اور گواہی دہوں غیر اس کے کہ طلب کیجاوے گواہی اور سلام کیا جاو معرفت کے لیے یعنی نہ اتباع سنت کے لیے بلکہ فقط نفع دنیوی کے لیے
 اور فتنہ حاصل کیجاوے واسطے غیر دین خدا یعنی دنیا کے لیے اور طلب کیجاوے دنیا ساتھ عمل آخرت کے اور بکری جکو غنیمت دولت اور امانت
 غنیمت اور زکوٰۃ چٹی اور ہو سردار قوم کا کہینہ اونکا اور نافرمانی کرے مرد اپنے باپ کی اور بدکے اپنی ماں کو اور نیکی کرے اپنے
 یا سے اور اطاعت کرے اپنی بیوی کی اور بلند ہووین آوازیں فاسقوں کی مسجدوں میں اور مقرر کیجاوین گائیں اور رواج ہو جاوے
 اور بی جاوین شرابین ہونیں اور ٹھہرا جاوے ظلم فخر اور بیجا جاوے حکم یعنی جسے رتوت دی اوسکی مرضی کے موافق حکم دیدیا اور بہت ہوں
 پیائے ظالموں کے اور ٹھہرا کیجاوے قرآن مزامیر یعنی راگ کے کمن پر پڑھیں اور پہنیں ہووے درندوں کے چمڑوں کے اور لعنت کریں اخیر اس کے
 اول اس کے کو یعنی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مصداق اسکے روافض اور خارج ہیں پس چاہے کہ منتظر ہوں لوگ نزدیک اسکے ہوا سچ کے
 اور جس کے اور فتنہ کے اور اور نشان ہوں کے اور آیا ہو کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا لوگوں نے کہ کب آوے گی قیامت حضرت علی کریمؑ
 وجہ تھا کہ بچھا تھے مجھے ایسا امر کہ نہیں تھا اوسکو جبریلؑ اور میکائیلؑ ولیکن اگر چاہو تم تو خبر دو نہیں تکو کتنی ایک چیزوں کی کہ
 جب وہ ہوگی تو قیامت کے آنے میں بہت عرصہ نہیں ہے گا وہ یہ ہیں کی زبانیں نرم اور دل متفرق اور غبت کریں گے لوگ دنیا میں اور ظاہر ہوں گے

اور شہرانی جاوگی زکوۃ تادان مینی دینا زکوۃ کالوگون پر ایسا شاق ہوگا کہ گویا ازراہ ظلم اور جحشی کے اونسے مال لیتے ہیں اور جسوقت کہ
 سیکھا جاوگا علم واسطے غیر دین اور غیر ترویج شریعت کے اور غیر قصد کرنے عمل کے اور غیر تقرب حق کے بلکہ واسطے حال کرنے دنیا اور جاہ و
 عزت اور تقرب بادشاہوں کے اور فرمان برداری کیلئے اور دینی جوگی یعنی اوس چیز میں کہ حکم کر گئی وہ اوسکو اور خجاش کر گئی اوسکی مخالفت اور خدا
 اور ہدایت اوسکی کے اور خلاف کر گیا اپنی مان کا اور رنج دیکھا اوسکو اور اپنے نزدیک کر گیا یا و دوست اپنے کو یعنی واسطے موانست اور دشمنی
 کے اور دور رکھنا اپنے باپ کو اور موانست و محبت نہیں رکھنا اوس کو اور پیدا ہو گئی یعنی بلند ہو گئی اوس میں اور تائین مسجدوں میں
 اور سردار ہوگا قوم کا وہ فاسق ہو اوس میں اور ہوگا مشکل امور قوم کا اور اوس کا رزل اور بیکینہ اور کا اور عظیم کیا جاوگا مرد و اوج
 ڈربائی اوسکی کے جیسے کہ فاسق یا ظالم حاکم اور غالب ہوتا ہی تو لوگون کو چارہ نہیں ہوتا اوسکی تعظیم اور تکریم و اطاعت سے اور ظاہر ہو
 در میان لوگون کے اور اختلاف کرینگی ساتھ اونکے گانے والیان یعنی کچنیاں اور ڈومنیان اور گائیدیں غیرہ اور ظاہر ہو جائے یعنی ساز
 گانے کے کہ جنکو فرامیر کہتے ہیں مانند عود اور تنبور اور دباب وغیرہ اور پی جاوینگی شہر میں یعنی انواع خمر اور سکران ظاہر بی جاوینگی اور
 لعنت کرینگے اور برکھینگے پچھلے اس کے اگلون کو انھیں اشارہ ہی اوسکی طرف کہ یصلت بداسی اس کے خصوصیات ہی اگلی متھون
 نتیجی اور یہ علامت نا بکار راضیون ظاہر ہی اگلون کو برکھتے ہیں کہ جنکے حق میں اللہ تعالیٰ فرما ہی وَالشَّيْقُونَ الْاَقْلُونَ
 مِنَ الْمُجْرِمِينَ وَالْاَنْصَارُ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِاِحْسَانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ یعنی اور سبقت لیجائے والے اول مہاجرین
 اور انصار سے اور وہ لوگ کہ پیروی کی اونھوں نے اونکی ساتھ بھلائی کے راضی ہوا اللہ اونسے اور فرمایا الْقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنْ
 الْمُؤْمِنِينَ اِذْ يَبَايَعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ یعنی البتہ تحقیق راضی ہوا اللہ انھوں سے جسوقت کہ بیعت کی اونھوں نے
 تجھ سے نیچے درخت کے بھلا حیاں تو کرو جسے اللہ تعالیٰ راضی ہو جو اونسے ناراض ہو گیا شقی ہی اور سوا انکے کتاب و سنت بھری ہو
 میں انکے مناقب و فضائل میں اور وہ ایسے ہیں کہ مدد کی اپنے نبی کی اور کوششیں کہیں اوسکی راہ میں جیسے کہ چاہیدیں اور فتح کیے شہر
 اور یاد کیے احکام اور تمام علوم سید الانام سے اور تعلیم کیا اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں یہ کہ کہیں اونکے حق میں رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا
 وَلِاخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْاِيْمَانِ یعنی ای رب ہم سب کو بخش سکے اور سب سے بھائیوں کو کہ جو سبقت لے گئے ہیں ہمیں ہمیں
 ساتھ ایمان کے اور یہ حاجت لا عنہ ملعونہ یا تو کافر ہیں یا دھوئے ہیں کہ نہیں الکفاکی ہی لعن و طعن ہی پر اونکے حق میں بلکہ نسبت
 کی ہی اونکو کفر کی طرف بھرداوام فاسدہ اور فہام کا سدہ اپنے کے کہ ابو بکر اور عمر اور عثمان نے ناحق سالی خلافت اور وہ حق علی کا
 حال انکے یہ باطل ہی ساتھ اجماع اگلے بھلوں کے اور کوششی دلیل ہی اونکے لیے کتاب و سنت کے ہونصر اور خلافت علی رض اللہ تعالیٰ عنہ
 پھر جسے مخالفت کی حضرت علی کی بعض صحابہ ہیں امام خلافت اونکے میں بنا بر اختلاف اجتہاد کے پس نہیں ہی وہ مستحق لعن و طعن کا
 نہایت یہ کہ وہ خطی تھا اور بالفرض اگر وہ بدکار بھی تھا تو شاید مراد ہو تو بہ کر یا باقی تحت شیعہ کے ساتھ غالب امیر سمرت اور شیعہ عت
 بربکت اگلی حدیث کے چنانچہ روایت کی ہی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدیث مرفوعہ کہ دیکھو یہ صحابہ کے لئے نہ یعنی
 لغزش بخشید گیا اوسکو اللہ اونکے لیے سبب ابہ اونکے کے ساتھ سیر انتہی تیس ہم باوجود کثرت گناہوں پنہر کے قسم صغائر و کبائر سے
 جب کہ جو امیدوار رحمت رب اپنی کے اور شفاعت نبی اپنے صلی اللہ علیہ وسلم کے تو کیوں نہوں کا برہنہ اس کے بس کیا خوب ہیں وہ
 لوگ کہ باز کہیں اونکو عیب اونکے لوگون کے عیوب اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ذکر کرو سب سے اپنے کو کہ ساتھ خیر کے اور
 فرمایا آنحضرت نے جب کہ ذکر کیے جاوین صحابہ سیر پس کو تم زبانیں اپنی اور فرمایا محبت ابو بکر و عمر کی ایمان سے ہی اور افضل کہنا
 ان دونوں کے کہ یہی اور حب انصار کا ایمان ہی اور ان لوگوں کا کفر اور حب ترک ایمان ہی اور بغض ان کا کفر اور حب سے ہر اکابر سیر صحابہ

اور شہرانی جاوگی زکوۃ تادان مینی دینا زکوۃ کالوگون پر ایسا شاق ہوگا کہ گویا ازراہ ظلم اور جحشی کے اونسے مال لیتے ہیں اور جسوقت کہ
 سیکھا جاوگا علم واسطے غیر دین اور غیر ترویج شریعت کے اور غیر قصد کرنے عمل کے اور غیر تقرب حق کے بلکہ واسطے حال کرنے دنیا اور جاہ و
 عزت اور تقرب بادشاہوں کے اور فرمان برداری کیلئے اور دینی جوگی یعنی اوس چیز میں کہ حکم کر گئی وہ اوسکو اور خجاش کر گئی اوسکی مخالفت اور خدا
 اور ہدایت اوسکی کے اور خلاف کر گیا اپنی مان کا اور رنج دیکھا اوسکو اور اپنے نزدیک کر گیا یا و دوست اپنے کو یعنی واسطے موانست اور دشمنی
 کے اور دور رکھنا اپنے باپ کو اور موانست و محبت نہیں رکھنا اوس کو اور پیدا ہو گئی یعنی بلند ہو گئی اوس میں اور تائین مسجدوں میں
 اور سردار ہوگا قوم کا وہ فاسق ہو اوس میں اور ہوگا مشکل امور قوم کا اور اوس کا رزل اور بیکینہ اور کا اور عظیم کیا جاوگا مرد و اوج
 ڈربائی اوسکی کے جیسے کہ فاسق یا ظالم حاکم اور غالب ہوتا ہی تو لوگون کو چارہ نہیں ہوتا اوسکی تعظیم اور تکریم و اطاعت سے اور ظاہر ہو
 در میان لوگون کے اور اختلاف کرینگی ساتھ اونکے گانے والیان یعنی کچنیاں اور ڈومنیان اور گائیدیں غیرہ اور ظاہر ہو جائے یعنی ساز
 گانے کے کہ جنکو فرامیر کہتے ہیں مانند عود اور تنبور اور دباب وغیرہ اور پی جاوینگی شہر میں یعنی انواع خمر اور سکران ظاہر بی جاوینگی اور
 لعنت کرینگے اور برکھینگے پچھلے اس کے اگلون کو انھیں اشارہ ہی اوسکی طرف کہ یصلت بداسی اس کے خصوصیات ہی اگلی متھون
 نتیجی اور یہ علامت نا بکار راضیون ظاہر ہی اگلون کو برکھتے ہیں کہ جنکے حق میں اللہ تعالیٰ فرما ہی وَالشَّيْقُونَ الْاَقْلُونَ
 مِنَ الْمُجْرِمِينَ وَالْاَنْصَارُ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِاِحْسَانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ یعنی اور سبقت لیجائے والے اول مہاجرین
 اور انصار سے اور وہ لوگ کہ پیروی کی اونھوں نے اونکی ساتھ بھلائی کے راضی ہوا اللہ اونسے اور فرمایا الْقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنْ
 الْمُؤْمِنِينَ اِذْ يَبَايَعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ یعنی البتہ تحقیق راضی ہوا اللہ انھوں سے جسوقت کہ بیعت کی اونھوں نے
 تجھ سے نیچے درخت کے بھلا حیاں تو کرو جسے اللہ تعالیٰ راضی ہو جو اونسے ناراض ہو گیا شقی ہی اور سوا انکے کتاب و سنت بھری ہو
 میں انکے مناقب و فضائل میں اور وہ ایسے ہیں کہ مدد کی اپنے نبی کی اور کوششیں کہیں اوسکی راہ میں جیسے کہ چاہیدیں اور فتح کیے شہر
 اور یاد کیے احکام اور تمام علوم سید الانام سے اور تعلیم کیا اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں یہ کہ کہیں اونکے حق میں رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا
 وَلِاخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْاِيْمَانِ یعنی ای رب ہم سب کو بخش سکے اور سب سے بھائیوں کو کہ جو سبقت لے گئے ہیں ہمیں ہمیں
 ساتھ ایمان کے اور یہ حاجت لا عنہ ملعونہ یا تو کافر ہیں یا دھوئے ہیں کہ نہیں الکفاکی ہی لعن و طعن ہی پر اونکے حق میں بلکہ نسبت
 کی ہی اونکو کفر کی طرف بھرداوام فاسدہ اور فہام کا سدہ اپنے کے کہ ابو بکر اور عمر اور عثمان نے ناحق سالی خلافت اور وہ حق علی کا
 حال انکے یہ باطل ہی ساتھ اجماع اگلے بھلوں کے اور کوششی دلیل ہی اونکے لیے کتاب و سنت کے ہونصر اور خلافت علی رض اللہ تعالیٰ عنہ
 پھر جسے مخالفت کی حضرت علی کی بعض صحابہ ہیں امام خلافت اونکے میں بنا بر اختلاف اجتہاد کے پس نہیں ہی وہ مستحق لعن و طعن کا
 نہایت یہ کہ وہ خطی تھا اور بالفرض اگر وہ بدکار بھی تھا تو شاید مراد ہو تو بہ کر یا باقی تحت شیعہ کے ساتھ غالب امیر سمرت اور شیعہ عت
 بربکت اگلی حدیث کے چنانچہ روایت کی ہی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدیث مرفوعہ کہ دیکھو یہ صحابہ کے لئے نہ یعنی
 لغزش بخشید گیا اوسکو اللہ اونکے لیے سبب ابہ اونکے کے ساتھ سیر انتہی تیس ہم باوجود کثرت گناہوں پنہر کے قسم صغائر و کبائر سے
 جب کہ جو امیدوار رحمت رب اپنی کے اور شفاعت نبی اپنے صلی اللہ علیہ وسلم کے تو کیوں نہوں کا برہنہ اس کے بس کیا خوب ہیں وہ
 لوگ کہ باز کہیں اونکو عیب اونکے لوگون کے عیوب اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ذکر کرو سب سے اپنے کو کہ ساتھ خیر کے اور
 فرمایا آنحضرت نے جب کہ ذکر کیے جاوین صحابہ سیر پس کو تم زبانیں اپنی اور فرمایا محبت ابو بکر و عمر کی ایمان سے ہی اور افضل کہنا
 ان دونوں کے کہ یہی اور حب انصار کا ایمان ہی اور ان لوگوں کا کفر اور حب ترک ایمان ہی اور بغض ان کا کفر اور حب سے ہر اکابر سیر صحابہ

نہ زیادہ کرے سیر ملک میں کچھ یعنی اگر تم نہایت پرہیزگار ہو کہ تم میں جو نہایت پرہیزگار ہو یعنی جیسے حضرت بن مریسے ہو جاؤ تو ہمارے ملک میں کچھ زیادتی نہیں ہوتی آتی بندوں کے سیر اگر تحقیق اچھے تھارے اور آدمی تھارے اور جن تھارے سب یعنی ہمارے ملک میں اور بہترین ل ایک شخص کے تم میں سے یعنی باندہ شیطان کے ہو جاؤ تو نہ ناقص کرے سیر ملک میں کسی چیز کو آتی بندوں کے سیر اگر اچھے تھارے اور اچھے تھارے اور آدمی تھارے اور جن تھارے کھڑے ہوں ایک مقام میں پھر ماگین مجھے یسین ہر آدمی کو وقت ملے اس کے کہنی ایک ہی وقت اور ایک ہی مکان میں گھٹائے وہ دینا اوس چیز سے کہ نزدیک سیر ہو کر جیسے گھٹائی ہو سوئی یعنی اپنی کو جس وقت کہ ڈالی جاؤ دریا شور میں آتی بندوں کے سیر سو اس کے نہیں کہ اعمال تھارے یاد رکھتا ہوں اور لکھتا ہوں پھر پورا دو گنا میں شکو بدلاؤ گا پس جو شخص کہ پاس بھلائی یعنی توفیق نیک پروردگار کی طرف سے پاؤ اور عمل خیر کرے پس چاہے کہ نیک کرے اس کی اور جو پاؤ سو بھلائی کے یعنی بڑائی تو نہ ملاست کرے مگر نفس اپنے کو یعنی اس لیے کہ صادر ہوئی اوس کے نفس سے

ف سب تم گمراہ ہو یعنی ہر کمال اور سعادت دنیویہ اور دنیویہ مگر جسکو میں ہدایت کروں مراویہ کی اگر چھوڑ جاؤں لوگ اوس حالت پر کہ اوسکی طبیعت میں ہی گمراہ ہوں لیکن میں ہدایت کرتا ہوں جسکو چاہتا ہوں اور یہی معنی ہیں اس قول صلی اللہ علیہ وسلم کے اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ فِيْ ظُلُمَاتٍ ثَمَّ رَسَّ عَلَیْہِمْ مِّنْ نُّورٍ ۚ ۚ یعنی اللہ نے پیدا کیا خلق کو اندھیر میں پھر چھڑکا اونیہ نور اپنا اور یہی معنی ہیں ساتھ اس حدیث کے کُلُّ مَوْلٍ دُوْنُوْکَ عَلٰی الْفِطْرَةِ ۚ ۚ یعنی ہر بچہ پیدا کیا جاتا ہو استعداد اسلام پر اس لیے کہ مریوطت سے توحید اور اصولات سے نہ جانا ہو تفصیل احکام ایمان کی کو اور حدود اسلام کی کو اور خشتا ہوں گناہ سب یعنی ساتھ توبہ و استغفار کے یا مریہ کہ سو شرک کے بخش دیتا ہوں اگر چاہتا ہوں اور مگر جیسے گھٹائی ہو سوئی کہا طبعی کہ گھٹانا سوئی کا محسوس اور قابل اعتماد نہیں عقل کے نزدیک بکا وہ کالعدم ہی اس لیے اوس کے ساتھ مشابہت دی والا اللہ کے خزانے میں کمی کا کیا بانی ہے اور کہا ابن ملک نے کہ یا کما جہاد کہ قبیل بالفرض التقدير کے سے ہی یعنی اگر فرض کریں نقصان اللہ کے خزانے میں تو اس قدر ہو ۚ ۚ اور فرمایا اِنَّ اللّٰهَ یُکْسِطُ یَدَکَ بِاللَّیْلِ لِیَتَوَحَّجَ مُسْتَوِیً النَّجَادَ وَ یَسْطِطُ یَدَکَ بِالنَّهَارِ لِیَتَوَحَّجَ مُسْتَوِیً اللَّیْلِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِمِّنْ مَّحْضٍ ۚ ۚ ہمارا وہ مسلمہ تحقیق اللہ تعالیٰ پھیلاتا ہی ہاتھ ہمارے کو کہ توبہ کرے گناہ کرنے والا دن کا اور پھیلاتا ہی ہاتھ اپنا دن کو کہ توبہ کرے گناہ کرنے والا رات کا یہاں تک کہ نکلے آفتاب مغرب کی طرف ۚ ۚ پھیلاتا ہی ہاتھ گناہ کی طرف سے اس لیے کہ عادت ہو لوگوں کی کہ جب کسی سے کچھ مانگتے ہیں تو ہاتھ پھیلاتے ہیں اوس کے آگے پس معنی یہ ہیں کہ بلاتا ہی گناہ کاروں کو توبہ کی طرف اور بعضوں نے کہا کہ یہ کنایہ ہو سعت مغفرت و رحمت اور یہاں تک کہ نکلے آفتاب یعنی جب طلوع ہوگا آفتاب مغرب کی طرف تو دروازہ توبہ کا بند ہو جاوگا پھر کسی توبہ نہیں قبول ہوگی ۚ ۚ اور فرمایا اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اعْتَرَفَ بِذَنْبِہٖ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَیْہِ ۚ ۚ متفق علیہ ۚ ۚ تحقیق بندہ جب اقرار کرتا ہی یعنی اپنے گناہ کا پھر توبہ کرتا ہی قبول کرتا ہی اللہ تعالیٰ توبہ اوس کی اور فرمایا کہ تحقیق ایک بندہ نے یعنی اس سے توبہ کی یا اگلی استواج سے کیا گناہ پھر کہا ای پروردگار میرے گناہ کیا سینے پنخشش ہں گناہ کو پس فرمایا پروردگار اوس کے یعنی فرشتوں سے کیا ہانا بندہ میرے کہ تحقیق اس کے لیے پروردگار نہی خشتا گناہوں کو یعنی جب چاہتا ہی جس کے لیے چاہتا ہی اور پھر توبہ ساتھ گناہوں کے یعنی جب چاہتا ہی جس کے لیے چاہتا ہی خشتا سینے بند اپنے کو پھر ٹھہرا وہ یعنی گناہ کرنے سے ایک تہ تک کہ چاہا اللہ پھر کیا گناہ اور کہا ای پروردگار میرے گناہ پنخشش اوس کو پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے کیا جانا بندہ میرے کہ تحقیق اوس کے لیے پروردگار نہی خشتا گناہ اور پھر توبہ ساتھ اوس کے خشتا سینے بند اپنے کو پھر ٹھہرا بندہ اوس تہ تک کہ چاہا اللہ پھر کیا گناہ کہا ای پروردگار میرے گناہ اور پنخشش اوس کو واسطے میرے پس فرمایا کیا جانا بندہ میرے کہ تحقیق واسطے اوس کے پروردگار ہو

بخشتا گناه اور کبریاں ساتھ اس کے بخشتا میں سے ہے کہ اس کو پس چاہیے کہ اس کو چاہے جو پاس ہے + ف ہر کہ جو پاس ہے یعنی چاہے
 استغفار کرنا ہر کہ بخشتا گناہ اس کے مقصود بیان کرنا فضیلت استغفار کا ہے اور تاثیر اس کی کا بخشتا گناہ نہیں نہ امر ساتھ
 گناہ کے + ہر کہ اور بیان فرمائی حدیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک شخص نے یعنی اس سے بہت بہت یا اگلی امتوں میں سے
 کہا قسم ہو خدا کی نہیں بخشتے کا اللہ فلاںے کو اور حدیث بیان فرمائی حضرت نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہر شخص ہر قسم گناہ
 مجھ پر کہ بخشتا گناہ فلاںے کو پس تحقیق میں بخشتا فلاںے کو اور ناپید کیا عمل تیرا یا کہا ما نزل اس کے + ف ہر کوئی شخص گناہ
 بہت کرتا تھا اس کو کسینے کہا کہ فلاںے کو اللہ نہیں بخشتے کا کسی یہ بات ازراہ کبر کے کہ اس کو بہت گناہ کرتا تھا اور اپنے کو اچھا جانا
 جیسے کہ صادر ہوتی ہے بعضے جاہل صوفیوں سے اور ناپید کیا عمل تیرا یعنی باطل اور جھوٹی کی میں سے قسم تیری حاصل گئی کہ میں نے
 جو یقین کیا تھا اس کے بخشتے جانیکا اور سہرا عتاب ہو اور وہ بخشتا گیا پس جائز نہیں ہر کسی کو قطعی روزی یا جنتی گناہ کہ جس کے حق میں
 نص وارد ہوئی ہے مضایع نہیں ان کو گناہ + ہر کہ اور فرمایا سید الاستغفار یعنی فضل استغفار یہ ہے کہ کہے تو اللہ عظمیٰ انت مرا تبت
 لا اله الا انت خلقتنی وانا عبدک وانا علی عہدک ووعدک لکما استطعت اعوذیک من
 شر ما صنعت ابوء لک بذنوبک علی و ابوء لک بکبرائی فانی لا یغفر الذنوب الا انت
 یا الہی تو ہی ہی پروردگار میرا نہیں کوئی معبود مگر تو پیدا کیا تو نے مجھ کو اور میں بندہ تیرا ہوں اور میں تیرے عہد پر ہوں یعنی مستقیم
 ہوں اور وفا کرنے عہد میثاق کے اور تیرے وعدے پر ہوں یعنی یقین کرنے والا ہوں ساتھ وعدے تیرے کے کہ حشر کے ہونے کا اور اس کا
 اس کے کا جو کیا ہے بعد طاقت اپنی کے پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے بڑائی اور سچائی کی سے کہ کی میں اقرار کرتا ہوں میں اسطے
 تیرے ساتھ نعمتوں تیری کے مجھ پر اور اقرار کرتا ہوں میں ساتھ گناہوں اپنے کے بخشش مجھ پر تحقیق نہیں بخشتا گناہوں کو
 مگر تو ہی فرمایا حضرت نے جو شخص کہ پڑھے ان لغظوں کو یعنی سید الاستغفار کو دن میں یقین کر کر کے معنوں پر پھر مر اس کے
 شام ہونے کے پس ہشتیوں میں سے ہی اور جو کوئی پڑھے یہ الفاظ رات کو اور وہ یقین کرنے والا ہو ساتھ معذرت ان کے بھروسے
 پہلے صبح سے پس ہشتیوں میں سے ہو اور فرمایا کہتا ہی اللہ تعالیٰ اسی میں آدم کے تحقیق توجہ تک کہ گناہ مجھے یعنی بخشتا گناہوں کو
 اور امید رکھتا مجھے بخشتا گناہ میں تجھ کو کسی عمل پر ہو تو اور نہیں پروا رکھتا میں یعنی تیرا بخشتا کچھ بری چیز نہیں میرا نزدیک اگر میرا گناہ ہو تو
 اسی میں آدم کے اگر نہ چھین گناہ تیرے بندی آسمان تک نہ بخشش مانگے مجھے بخشتا نہیں مجھ کو اور نہیں پروا رکھتا میں اسی میں آدم کے تحقیق
 تو اگر مجھے ساتھ بھری زمین خطاؤں سے پھرے مجھے اس حال میں کہ نہ شریک کرتا ہوں ساتھ میرے کسی کو لبتہ آؤ نہیں تیرا اس سے
 بھری ہوئی زمین کے از رو بخشش کے ہو اور کہا اس شخص نے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے من علم انی ذوق قد کفی علی مغفرت الذنوب
 غفرت لہ ولا ابرائی مالک کثیر لوفی شہداء یعنی جس شخص نے مائا کہ میں صاحب قدرت کا ہوں اور بخشتے گناہوں کے
 بخشتا ہوں اسطے اس کے اور نہیں پروا کرتا میں جب تک کہ نہ شریک کرے ساتھ میرے کسی کو + ف + دلائل لرتی ہی حدیث اب
 کہ ما نزل اس کو کہ اللہ قادر ہے مغفرت گناہوں پر سبب ہر مغفرت کا اس لیے کہ جو کوئی جانتا ہی کہ اللہ تعالیٰ قادر ہے گناہوں کے بخشتے
 اس پر رکھتا ہی اس سے اور جو کوئی امید رکھتا ہی کہ ہم سے وہ محروم نہیں کرتا اس کو پس حدیث ما نزل اس سے کہ ہی انا عند خلق
 عبدی بی یعنی میں نزدیک گناہ کے اپنے کے ہوں کہ رکھتا ہی ساتھ میرے اور بقول ہی حاد بن علی سے کہ عبادت کہ سبب بخشتا
 کی پس کہ اس فیان نے حاد سے کہ آیا گمان کرتا ہی تو کہ بخشتے گا اللہ مجھ جیسے کہ کما ملئ فی ارنیا رباً یا رب انی ذنوب کثیرا
 مجھے اور درمیان حساب لینے باپ اپنے کے تو اللہ ہی کو میں اختیار کروں اس لیے کہ اللہ سب سے زیادہ رحم کرنا ہی پیر حال کہ ہر امیر و خلیفہ

روای ابن ابی اسری

روای ابی اسری
عالمی
روای ابن ابی اسری

روای ابی اسری

روای ابی اسری

روای ابی اسری

وہ اور فرمایا میں نے تم کو استغفار جملہ اللہ کہ میں نے کل خبیثی فحش جہا و میں کل فحش جہا

وہ اور فرمایا میں نے تم کو استغفار جملہ اللہ کہ میں نے کل خبیثی فحش جہا و میں کل فحش جہا
 و نہ کہ میں نے خبیثی فحش جہا و میں نے کل خبیثی فحش جہا و میں نے کل خبیثی فحش جہا
 اور ہر غم سے خلاصی اور روزی دینا ہی اس کو یعنی حلال طیب اوس جس کے عین گمان کرتا ہے کہ لازم ہے یعنی وقت صا و
 گناہ کے اور ظاہر ہونے بلا کے پڑھا کرے یا معنی یہ ہیں کہ مداومت کرے اوپر اس لیے کہ ہر دم میں محتاج ہو اس کا اور اسی لیے فرمایا ہر غم سے خلاصی
 علیہ وسلم نے طوبیٰ لیس و جلد فی صحیفہ استغفار اکتینا خوشی ہو اس کے لیے کہ پاپ اپنے نادر اعمال میں استغفار سے توبہ
 یہ فضیلت مذکورہ اس لیے کہ جو کوئی لازم کرنا ہی استغفار کو تو تعلق دل کا اور اعتماد اس پر ہوتا ہی اور بخشے جاتے ہیں گناہ اس کے پس یہ بیچ
 حکم متقی اور متوکل کے ہوتا ہی اور ان کی شان میں آیت وارد ہوئی ہے و من یتق الله يجعل له مخرجاً وجاؤد کذو فہ من حیث
 لا یحتسب مطو من یتق الله علی اللہ فہو حسبه اور جو کوئی ڈرتا ہو اللہ کے گردانتا ہو اس کے لیے راہ نکلنے کی اور روزی
 دینا ہی اس کو اوس جگہ سے کہ نہیں گمان کرتا اور جو کوئی اعتماد کرنا ہی اس پر پس کافی ہو اس کو تیسرے حدیث اس آیت سے نکالی گئی ہے اور فضیلت
 استغفار کی اور فائدہ مند ہونا اس کا اس آیت سے بھی ثابت ہوتا ہے فقلت استغفر فاد بکمر انہ کان غفارا ایسی سبب السماء
 علیکم مہذرا و سددکم باموال و بنین و یجعل لکم جنت و یجعل لکم انہا انہا یعنی پس کیا یہ شش
 مالمرب اپنے سے تحقیق وہ ہی بہت بخشندہ والا بھیجیا مینہ پر کثرت اور دیکھا مالمرب اولاد اور بتا و یگاتھا سے لیے باغ اور جاری کر گیا
 تھلے لیے نہ میں بہ متقویٰ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے کہ ایک شخص نے شکوہ کیا اونسے قحط سالی کا پس کہا اونسوں نے کہ
 استغفار کر لیتے پھر شکوہ کیا ایک اور شخص نے محتاجی کا پھر ایک اور نے کمی اولاد کا پھر ایک اور نے کمی پیدائش کا زمین اپنی میں پس ان سبھوں کو
 حکم کیا استغفار کا پس کہا اونسے کہ شکوہ کیا لوگوں نے تیسے کئی چیزوں کا اور حکم کیا تیسے اونسے کہ استغفار کرنے کا پس پڑھی اونسوں نے
 آیت فقلت استغفر فاد بکمر انہ کان غفارا ایسی سبب السماء علیکم مہذرا و سددکم باموال و بنین و یجعل لکم جنت و یجعل لکم انہا انہا
 ولان عاد فی الیوم سبعین ہرۃ نہیں ہر گناہ پر بار ہو شخص نے کہ استغفار کی اگر چہ عود کرے دن میں تیر بار یعنی بار بار
 وہی گناہ کرے ہر بار صراحتی دوام کرنا گناہ پر بار ہو کہ صراحتی و کبیرہ ہوتا ہی اور صراحتی و کبیرہ پر کفر کو پونچھتا ہی پس فرمایا کہ جو کوئی
 استغفار کرنا ہو اور شرمندہ ہوتا ہو گناہ سے صریح ہو کہ خارج ہوتا ہی حد صراحت سے کہ نہ صریح ہی جو استغفار نہ کرے اور نادام ہو کہ فحش
 اور فرمایا کل بی بی آدم خطاء و خلیل الخطائین اللہ ابون سبب بنی آدم خطاکار ہیں یعنی سوا انبیاء علیہم السلام کے
 اس لیے کہ وہ معصوم ہیں خطا سے اور بہترین خطا کرنے والوں کے توبہ کرنے والے ہیں اور فرمایا تحقیق میں میں جب گناہ کرتا ہی ہوتا ہی ایک نقطہ سیاہی
 پھر اگر توبہ کرنا ہی اور طلب بخشش کی کرنا ہی صاف کیا جاتا ہی دل اس کا اور اگر زیادہ کیا گناہ زیادہ ہوتا ہی وہ نقطہ یہاں تک کہ چھا جاتا ہی اس کے
 دل پر پس یہی ران یعنی زنگ کہ ذکر کیا اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں کلا بل نذران علی فلو یجھو ما کانوا ابکیسوں
 یعنی اگر نہیں یون بلکہ زنگ باندھا ہی اونسے دلون پر اوس خبر نے کہ تھے کرتے یعنی گناہ یہاں تک کہ نہیں باقی رہی اونسین خیر ہر گز
 چھایا جاتا ہی یعنی ڈھانپ لیتا ہی نور دل کو پس اندھا ہوتا ہی بینائی دل کی سے پس نہیں دیکھت کوئی چیز علمون نفع دینے
 والی سے اور کتبوں فائدہ مند ہی اور جاتی رہتی ہی شفقت و رحمت کہ نہ اپنے پر رحم کرنا ہی نہ اور دن پر اور ثابت ہو میں اس کے دل میں آنا طوطا
 و فتنے کے اور جرات کرنا ہی گناہ پر ہر دم اور فرمایا ان اللہ یقبل توبۃ العبد ما لم یغش غش تحقیق اللہ تعالیٰ قبول کرتا ہی توبہ
 جب تک کہ نہیں خرد لگتا ہی ہر دم یعنی جب تک کہ یقین نہیں ہوتا موت کا تب تک تو قبول ہی اور جب یقین ہو موت کا تو توبہ
 نہیں مقبول اور ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ مطلق توبہ وقت مرنے کے نہیں درست خواہ توبہ کب سے کرے خواہ گناہ سے او ظاہر آیت کیسے اللہ

وہ اور فرمایا میں نے تم کو استغفار جملہ اللہ کہ میں نے کل خبیثی فحش جہا و میں کل فحش جہا

وہ اور فرمایا میں نے تم کو استغفار جملہ اللہ کہ میں نے کل خبیثی فحش جہا و میں کل فحش جہا

وہ اور فرمایا میں نے تم کو استغفار جملہ اللہ کہ میں نے کل خبیثی فحش جہا و میں کل فحش جہا

وہ اور فرمایا میں نے تم کو استغفار جملہ اللہ کہ میں نے کل خبیثی فحش جہا و میں کل فحش جہا

اس آیت کے مقلدوں کی آیتیں اس قدر اعلیٰ آتھیں کہ ان سے کہیں نہ ملے گا۔ **وَلَا تَقْسُصُوا لِمَنْ لَا يَنْفَعُهُمْ كَقِصَصِكُمْ لِمَنْ لَا يَنْفَعُهُمْ** یعنی ایسے بندوں کے کہ زیادتی کی اپنی جانوں پر یعنی بسبب کرنے گناہوں کے نہ ناسید ہو اور اس کی
رحمت سے ہر شہادت بخشتا ہو گناہ سب تحقیق وہ بخشتے والا حیران ہے پس کہا ایک شخص نے پھر جسے شرک کیا یعنی وہ بھی اہل ہوا
آیت حکم میں یا نہیں یعنی تمنا ہو گیا یا نہیں پس خاموش ہو کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ رکھ کر حکم الہی کے واسطے فکر و تامل کے
اور جواب میں پھر فرمایا یعنی بوجہ ہی کے یا اپنے اجتہاد سے کہ خبردار ہو اور جسے شرک کیا یعنی اور تو یہی اپنی زندگی میں ہی بوسے
قبول ہوتی ہو پس وہ بھی اہل ہوا اس آیت حکم میں میں بار فرمایا کہ **وَلَا تَقْسُصُوا لِمَنْ لَا يَنْفَعُهُمْ كَقِصَصِكُمْ لِمَنْ لَا يَنْفَعُهُمْ** یعنی نہیں دوست کہنا میں اللہ یعنی نہیں دوست کہنا میں
کہ اس آیت کے تمام دنیا کی چیزیں ہاتھ لگین اور ان کو سود و ن اور لذت و ٹھانڈوں اور لذت کی چیزوں کے اس لیے کہ ہمیں
خوش خبری و مغفرت گناہوں کی اور یہی مضمون حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ان شعروں میں باندھا ہوا **قطعه**
أَيُّهَا صَاحِبُ الدُّنْيَا لَا تَقْطُنْ بِهَوَاكَ رَافُوفَ دُؤُفٍ وَكَأَنَّكَ تَحْلُقُ بِأَلَاكَ عَلَى بَنَانِ الطَّرِيقِ
تَحْوُفٌ وَتَحْوُفٌ اور یہی مضمون ان فارسی شعروں میں ہے **قطعه** غافل مرکہ مرکب مردان مرد را در سنگ لاج بادیدہ
بریدہ اندہ نومید ہم سباش کہ زندان بادہ نوش و ناگہ بیک خروشن منزل رسیدہ اندہ **و غرض** اور فرمایا تحقیق اللہ تعالیٰ
بخشتا ہو واسطے بند اپنے کے یعنی جو کچھ چاہتا ہو قسم گناہوں سے اور ایک روایت میں ہے اگرچہ ہوں گناہ برابر بہاؤ کے جب تک گناہ
پروردہ در میان بند کے اور رحمت حق کے عرض کیا صحیح پارسول اللہ کیا ہی پروردہ فرمایا کہ مرے آدمی ہاں حال میں کہ ہو شرک کر گیا
اور فرمایا **وَلَا تَقْسُصُوا لِمَنْ لَا يَنْفَعُهُمْ كَقِصَصِكُمْ لِمَنْ لَا يَنْفَعُهُمْ** یعنی تو بیکرے والا گناہوں سے یعنی تو یہ بھی مامداوش میں کے ہر کہ نہیں گناہ
واسطے اسکے اور شرح السنہ میں روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بطریق موقوف کے کہ کما عبد اللہ بن مسعود **وَلَا تَقْسُصُوا لِمَنْ لَا يَنْفَعُهُمْ**
وَلَا تَقْسُصُوا لِمَنْ لَا يَنْفَعُهُمْ یعنی پشیمانی تو یہ ہی پشیمانی بڑا کر کے تو بیکرے والا گناہوں سے جس شخص کے ہر کہ نہیں گناہ
واسطے اسکے **مشکوٰۃ** مانا چاہیے کہ تو جب ہوتی ہو ساتھ شرطوں معتبر کے تو نہیں شک اسکے قبول ہے میں
اور ہوتی ہو اس سے مغفرت بوجہ عذاب کے **وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ** اور وہ ایسا ہی کہ قبول کرتا ہو
تو بے اپنے بندوں سے اور استغفار ازراہ محتاجی اور کسر نفسی کے بدو غفرت کے بھی ہوتی ہو مٹانے والی گناہوں کی اور بھی نہیں ہوتی
لیکن تو اب پتا ہی اوپر اللہ تعالیٰ کے موقوف ہی شیت لیز دی پر چاہتا ہی استغفار سے گناہ دور کرتا ہی اور چاہتا ہی نہیں دور کرتا ہے **تنبیہ**
استغفار کے معنی میں طلب بخشش کی کرنی اور وہ بھی تضرع تو بیکرے والا گناہوں سے اور بھی نہیں اور تو بیکرے والا گناہوں سے
گناہوں سے طاعت اور غفلت طر کے اور غیبت سے طر حضور کے اور بخشش اللہ تعالیٰ کی بندہ کے لیے یہی کہ گناہوں سے
گناہوں سے دنیا میں مطلع کے کیلوا و سپر اور ڈھانکے آخرت میں کہ نہ عذاب کرے اور کو گناہ پر اور سید الطائفہ مجتہد بغدادی سے
پوچھا کہ تو کیا ہو فرمایا فراموش کرنا گناہ کا یعنی بعد تو بیکرے والا گناہ کی ایسی ملاوت گناہ کی دل سے نکال دے کہ گویا پچانتا ہی نہیں گناہ کو اور
سہیل تدریج پوچھا کہ تو کیا ہو فرمایا کہ نہ بھولے تو گناہ کو یعنی بسبب خوف عذاب کے ہستی اور تو بھولے استغفار کرنی بوجہ بامرد و توجہ
إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا کہ یعنی اور تو بیکرے والا گناہوں سے ہر سبب پر واجب ہو اس لیے کہ ہر ایک محسب حال مرتبہ اپنے گناہ یا چوک سے خالی
پس ہر ایک کو لازم ہے کہ تمام گناہوں گناہوں سے تو بیکرے والا گناہوں سے اور بخشش سے اور آئندہ تمام گناہوں سے اور صحت و شاہ تو بیکرے والا گناہوں سے
مرد کرے تاکہ گناہ ہو اسے تمام گناہوں کبیرہ اور بغیرہ کا قصد کیے ہوں یا خطا یا سہواً اور بسبب شومی گناہوں سے تو بیکرے والا گناہوں سے
محروم نہ ہو اور ظلمت ازل کی گناہوں پر دل کو بھل گھیرنے اور کفر و دوزخ کو نہ پونچا اور طریق تو یہی چاہیے کہ تو بیکرے والا گناہوں سے

۵۸
ایک گناہ گناہوں سے تو بیکرے والا گناہوں سے
تو بیکرے والا گناہوں سے تو بیکرے والا گناہوں سے
تو بیکرے والا گناہوں سے تو بیکرے والا گناہوں سے
تو بیکرے والا گناہوں سے تو بیکرے والا گناہوں سے

۵۹
رواد میں ہے کہ بعض
شخصیات نے کہا کہ
انہوں نے دیکھا ہے کہ

یعنی نہ صرف ہو گیا گناہ نہیں
بلکہ گناہ کی گتائی ہو گئی
نہ اس کی گتائی ہو گئی
نہ اس کی گتائی ہو گئی
نہ اس کی گتائی ہو گئی
نہ اس کی گتائی ہو گئی

اور بسبب تعظیم امر اور سکے کے توبہ کرے اور کوئی غرض در میان نہ ہو مانند تعریف کرنے لوگوں کے اور نصیحت اور قہر اور مانند انکے کے دوسرے
یہ کہ گناہوں گزرے ہوں سے شرمندہ ہو جیسے ایک آئینہ گناہ ظاہر و باطن کے ترک کرے چوتھی یہ کہ عزم بالجزم کرے کہ آئینہ کوئی گناہ
ہرگز نہیں کوڑھگا اور کیفیت توبہ اور صحت اس عزم کی یہ ہو کہ ابجد بلوغ اپنے سے وقت توبہ تک تلاش کرے کہ کیا گناہ ہوئے ہیں تدارک
ہر ایک کا کرے پس اگر نماز روزہ اور حج اور زکوٰۃ اور فرائض ترک ہوئے ہوں تو قضا اونکی کرے اور سستی نہ کرے اونکے اوپر کرنے
میں ساتھ صرف کرنے وقت نفل میں اور فرض کفایہ میں کہ متعین یعنی نہ سقوف ہو اور جو منع چیزیں ہیں مابند ہیں شراب وغیرہ
اونسے درگاہ خدا تعالیٰ میں توبہ و استغفار کرے اور عمل خیر بہت کرے اور بندہ کو توبہ اوکی قبول ہو اور غشا جاکو چنانچہ وعدہ
کیا ہو اللہ تعالیٰ نے **هُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَعْفُو عَنِ السَّيِّئَاتِ** یہ وہ ایسا ہے کہ قبول کرتا ہو توبہ سے
بندوں سے اور عفو کرتا ہو برائیوں سے اور یہ توبہ کرنی اللہ تعالیٰ سے اون گناہوں سے ہو کہ محض گناہ خدا کے ہیں اور جو گناہ کہ بسبب علت ہوتے
حقوق بندوں کے ہوں تو اللہ تعالیٰ سے بھی بخشش ہے اس لیے کہ انسانی اوکی کی اور اونسے بھی تدارک اوکا کرے کہ اگر حق قسم مال سے ہو
تو ادا کرے یا بخشو او اور اگر سو مال کے ہو مانند غنیمت وغیرہ کے تو اوس سے بخشو او اگر فتنہ نہ رہا ہو تو نام لے اوس قصور کا اور نہیں تو بغیر
ذکر کرنے نام کے مطلق گناہ معاف کرو او اور اگر اس میں بھی خوف فتنے کا ہو تو رجوع خدا تعالیٰ سے کرے اور تضرع و زاری اور اعمال
خیر کرے اور تصدق کرے تا اللہ تعالیٰ اوس سے راضی ہو اور اپنے فضل سے اوس کے دشمنوں کو ساتھ دینے اجازت دے اپنے پاس سے راضی کرے اور اگر
صاحب حق مودہ ہو تو وارث اوس کے قائم مقام اوس کے ہیں اونسے بخشو او اور سلوک کرے اونسے اور مرد کے لیے بھی کچھ تسکین اور توبہ و استغفار میں
دیر کرے اور ساتھ و سوسہ ڈالنے نفس و شیطان کے یہ نکلے کہ میں توبہ پر ثابت نہیں رہنے کا تو بکرو نکروں اس لیے کہ جب بندہ توبہ کرنا ہو تو گناہ
اگلے اس کے بخشے جاتے ہیں اگر آئندہ بہر سبب بشر کے گناہ ہو جاوے تو پھر توبہ کرے اگر چہ دن میں کئی بار ہو بشرطیکہ وقت توبہ کے اوس کے دل میں
نہو کہ پھر گناہ کوڑھگا اور توبہ کر لو گا بلکہ خیال کرے کہ شاید پہلے گناہ کرنے کے مر جاؤں اور جب توبہ کرے تو نہا کر یا کپڑے پہن کر دو رکعت
پڑھے حضور دل سے اور سجدہ میں جاوے اور بہت تضرع و زاری اور ملاست اپنے نفس کو کرے اور گناہ گزرے ہو و کو یاد کرے عذاب الہی سے
ڈر کر ادم ہو اور توبہ و استغفار کرے بعد ہاتھ اوٹھا کر کہ یا الہی غلام بھاگا ہوا گنہگار تیرا تیرا درواں بر حاضہ ہوا ہی اور غدر کرنا ہو گناہ میرے
بخشدے اور اپنے فضل سے عذر میرا قبول کرو اور نظر حرمت میری طرف دیکھو اور میرے گناہ گذشتہ بخش اور مردم تک محکوم اپنے گناہ سے بگاڑ
کہ خیر تیرا ہی است قدرت میں ہو اور توبہ بخشنے والا ہو بعد درود پڑھے اور مسلمانوں کے لیے بھی بخشش چاہیے توبہ تو عوام کی ہو کہ صاحب کا
مستحق بشارت ان **اللَّهُ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ** کا ہوتا ہو اور توبہ خواص کی یہ ہو کہ برے اخلاق سے کہ
واجب ہو یا کفر نادل کا اونسے توبہ کرین اور توبہ مجبوں کی غفلت خدا سے اور مشغول ہونا سو ہی اللہ سے ہوتی ہو چنانچہ شیخ ابن فہر رحمۃ اللہ علیہ
فرماتے ہیں **وَلَوْ كُنْتَ تَبِي سَوَاءَكَ إِرَادَةُ عَلَى قَلْبِي حَكَمْتُ بِكَ** یعنی اگر میرے دل پر سوا تیرے اور خطرہ گذرے
تو حکم کروں میں ساتارتاد اپنے کے بہ اور جانا پاسیہ کہ گناہ کبیرہ ایسا ہے تو خارج نہیں کرتا لیکن فاسق و عاصی کر دیتا ہو اور گناہ کبیرہ
وغیرہ کا بیان اب آگے ہوتا ہو تا مل کر نا اون میں پر ضرور ہو اور صغیرہ گناہ بے انتہا ہیں اور پرہیز کرنا بھی اونسے دشوار ہو اور محسنت بہت
مختار کے تقویٰ میں بھی خلل نہیں لائے بشرطیکہ ہرگز نہ صغیرہ پر اس لیے کہ صغیرہ بسبب ہر ارے کبیرہ ہو جاتا ہو پس جس کو واجب ہو کہ
کبار سے بلکہ حتی المقدور صغائر سے بھی پرہیز کرے اور جانے کہ گناہ اگر ایمان سے خارج نہیں کرتے لیکن خون اسکا ہو کہ رفتہ رفتہ ایمان کا کام
کو فرو و زخ کو نہ پہنچا دین اور سہل تر علاج گناہوں سے بچنے کا یہ ہو کہ جو چیزیں ضرورت پر ٹھہرے اور وہ یہی تفریق کرنے والا ہو کہ
اور کپڑا ڈھانکنے والا ستر کا اور مکان بچانے والا گرمی و سردی اور ہنس ضروری اور ایک بیوی اگر ضرور ہو اور جانا پاسیہ کہ بسبب بچانے کے

ط
تورغاوا لایم ویدیریمسی فیصل
بهر افضل بن الطاهر پورتو
ومعنا الله وعليه السلام بان یقیم
الکرمه صل

فوق حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب میں دیکھیں اور بیان بسبب طول ہوئے کتاب کے نہیں لکھی گئیں طلاق آیت فاعلم انہ لا الہ الا اللہ کا نام ہو۔ اب ماننا چاہیے کہ چونکہ اوس میں حکم ہوا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو استغفار کا سو سنین میں سو سناتے لیا اور آیت سہر کہ نہ اس میں نہ کہ اس میں اور نہ کہ مخالفوں کو نہ کہ گورہ کو نہ کہ فرمایا۔

اور کہتے ہیں مسلمان کیوں بھیجی گئی ایک سورت پس یہ بھی جاتی ہے ایک سورت واضح المعنی اور ذکر کیا جاتا ہے اوسمین لڑائی کا دیکھتے تو
اون لوگوں کو کہ اونسے دلون میں جلدی ہو دیکھتے ہیں طرف سے مانند دیکھتے اوس شخص کے کہ اوسکو بیوشی پوچھی ہو بسبب حاضر ہونے
موت کے پس وہ اوسکو فوتے دیا اور کہتے ہیں ایمان وہ کیوں نہ اتری ایک سورت پھر جب اتری ایک سورت جا بھی ہوئی اور ذکر کیا
اوسمین لڑائی کا تو نو دیکھتا ہے جنکے ولیدین ہو گئے ہیں تیری طرف جیسے لکھا ہے کوئی بیوشی پڑا ہونے کے وقت سو خالی ہو کر
نفس میں مسلمان سورت لکھتے تھے یعنی کافروں کی مانند سے عاجز ہو کر اتر کر کہ اہل حکم نے جہاد کا توجہ ہو سکے کہ گزریں جب حکم آیا
جہاد کا تو کچھ لوگوں پر جاری پڑا امر کی طرح بے رونق آنکھوں سے دیکھتے ہیں کہ بکو کا شے اس حکم سے صاف کہیں بحدوف میں بھی
کی رونق نہیں رہتی جیسے تیر وقت ہو جاتی ہے وہی ایک سورت کہ اوسمین حکم ہو جہاد کا واضح المعنی فیر متشابہ کہ اوسمین میں لڑائی
کسی جگہ کا سوا واجب ہوئے قتال کے اور قتال سے ہو کہ جس سورت میں ذکر قتال کا ہے پس حکم ہو اسلئے کہ پہلے اس سے درگزر نہ کیا
پھر قتال سے اوسکو نسخ کیا اور یہ نسخ نہیں ہونے کا روز قیامت تک ذکر کیا جاتا ہے اوسمین لڑائی کا یعنی حکم ہوتا ہے اوسمین جہاد کا
دکون میں بیماری ہے یعنی نفاق ہے یعنی دیکھتے تو منافقوں کو کہ آپس میں ننگ لے رہے ہیں اوس سے دیکھتے ہیں لڑینی تبھرا جانی ہیں انھیں
اوسکی ازراہ ناموسی اور گبر اہل کے جیسے کہ دیکھتا ہے وہ شخص کہ بیوشی پڑا اوسکو بیوشی وقت موت کے حاصل ہو کر ڈرتے ہیں اٹنے سے اور
کہ وہ جانتے ہیں اوسکو صلہ ج *

۵۴
توقیر کو سید نور الحسن علی خان
میر جویا ب ادا ۱۲ ج

۴۴

۵۷
سیکس ہذا غنیہ خاں اور سولہ
سندھ کا

مکروہ جائز ہے اور سلوکِ صلہ
طاعة وقول معروف مجتہد فاذا عزم الکفر فقد فکرو صدق الله لکان حذیراً لهم
دال علیما بحسب ظاہر کے فرمان برداری اور بات اچھی کہنی پس جب مصمم ہو اکام پس اگر وعدہ اپنا سچا کرتے ساتھ کہتا ہو تا کہ میں نے
فقہی حکم مانا ہی اور بھلی بات کہنی پھر جب تاکید ہو کلام کی تو اگر کچھ رہیں اس سے تو او کا بجلالہ تفسیر میں حکم شرع کا دنیا
سے کافر ہو ہر طرح مانا ہی چاہیے پھر رسول بی جانتا ہی کہ نامزد و لوگوں کیوں لڑائے اور جو بہت ہی تاکید آپ سے اوس وقت ضرور ہو گا اور نا
نہیں تو لڑنے والے بہترین ہو گا یہ کلام ملک یہی کلام سے اور بعض نے طاعة وقول معروف کا ترجمہ کیا ہے کہ جسے
طاعت اور بات اچھی یعنی منافق پہلے حکم ہو قتال کے سے کہتے تھے امرنا طاعة وقول معروف یعنی کام ہمارا فرمان داری
ہی اور بھلی بات کہنی اور جب حکم جہاد کا آیا استیغیر ہو اور قبول بعض کے معنی ماییت کے یہیں طاعت خدا اور رسول کی انکے لیے بہتر ہو اگر کرتے
اور قبول بعض کے یہ آیت متصل ہو قبل سے یعنی فاؤلی لهم طاعة وقول معروف اس صورت میں اولی لهم
پروقت نہیں رکھیں گے اور اولی کے معنی بہتر کے ہونے یعنی پس ملائق و بہتر ہونے کے لیے طاعت خدا اور رسول کی اور بات اچھی
فرمان برداری کی اگر کریں پس جب مصمم ہو اللہ یعنی فی مرض لازم ہو قتال اور یومنون نے قصد کیا اوسکا ان منافقون نے خلا
کیا پس اگر وعدہ اپنا سچا کرتے یعنی ایمان طاعت میں بہتر ہو تا کہ مکروہ جاننے جہاد کے سے بحسب

فَقُلْ عَسَىٰ أَنْ يَأْتِيَكُمُ الْفَيْسِلُ مِنَ الْأَرْضِ وَتَقَطَّعُوا أَرْحَامَكُمْ

پس اوصیفت ایمانوں اگر کار پر فائز ہو گئے گا تو تم کو البتہ نزدیک ہوؤا اسکے کہ تباہ کاری کرو زمین میں اور قبیح دہری کو قطع کرو
 فقہ بھرتے سے یہ بھی توقع ہو اگر حکومت ہو کہ خرابی ڈالو ملک میں اور توڑ دینے لگے یہ تفسیر میں آتی ہے کہ کر کے ہو جاوے گی بنا
 سے تباہ ہو کر اور اگر استعماری کو غالب کرے تو فساد مکر یوں ہو گا اور صاحب ارک و جلال میں معنی آتی ہے کہ میں کہ پیش ایم
 اگر اعراض کرو رسول خدا کے دین سے اور ان کی سنت سے جو کر کے تم طرف اس چیز کے کہ تم سے تم اوپر جاہلیت میں کہ فساد کرنا ہر زمین
 ساتھ لیٹنے مارنے اور کاٹنے نا توں کے ساتھ قتل کرنے بعض اقارب بعض کو اور گاڑ دینے جتنی بیٹیوں کی انتہی اور صاحب عالم نے
 اول ہی معنی لکھے ہیں اور پھر وہ جو کہ شاہ ولی اللہ علیہ الرحمۃ اور شاہ عبدالقادر علیہ الرحمۃ نے لکھے ہیں کہ کہا قاتل اپنے بیٹے کو قتل
 عَسَىٰ أَنْ یَأْتِیَ کُمْ کَیْسٌ دیکھتے ہیں ایک قوم کو جس وقت روگردانی کی باوجود کئے گئے تباہی سے کیا نہیں گولے اوخوں میں خون جہنم
 اور کاٹے نالے اور نافرمانی کی رحمت کی ہے اور عبدالعزیز سے ہے یہ سچ تفسیر فقہ عَسَىٰ أَنْ یَأْتِیَ کُمْ کَیْسٌ کہ کہا نہیں جانتا میں اس
 آیت کو کہ ادنیٰ ہی مگر حدیث کے حق میں فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پس جب پیدا کرے گا تو
 کھڑا ہو کر معنی قرابت پس بڑی ہی کہ اللہ تعالیٰ کی پس فرمایا کیا کہتی ہے کہا او سنے یہ جگہ کھڑے ہو پناہ مانگنے والے کی پناہ میرے
 قرابت کے کاٹنے سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اَلَا تَرَ کُضِّیْنَ اَنْ اُحْصِلَ مِنْ قَوْلِکَ وَ اَقْطَعَ مِنْ قَطْعِکَ یعنی کیا نہیں اُضحی
 ہوتی ہے تو اس پر کہ ملاؤ نہیں اپنی رحمت سے اس کو کہ ملاؤ مجھ کو اور توڑو نہیں اس سے کہ توڑے مجھ کو اور سنے ہاں اے رب میرا رضی ہو
 فرمایا ہیں یہی ہے کہ یہ پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھو تم اگر چاہو فقہ عَسَىٰ أَنْ یَأْتِیَ کُمْ کَیْسٌ اَنْ تَقْسِدُوا
 فِی الْاَرْضِ وَ تَقَطَّعُوا اَرْحَامُکُمْ اُولَٰئِکَ الَّذِیْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاصْطَبْھُمْ وَ اَعْمٰی اَبْصَارُھُمْ ۝
 اَفَلَا یَتَذَبَّرُوْنَ الْقُرْآنَ اَمْ عَلٰی قُلُوْبٍ اَقْفَالٌ ۙ اور فرمایا نہیں یہ ملائے والا بدینے والا ولیکن ملائے والا
 وہ ہو کہ جب کاما جائے نا تا او سکاملاو او سکادف یعنی سلوک کرنے والا نا تا داروں سے عفو میں اونکے سلوک کے سلوک کرنے والا نہیں یہ سلوک
 کرنے والا وہ ہے کہ نا تا داروں سے انقطاع کرتے باورین اور وہ سلوک کرے بحق اور آیا یہ کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ اے رسول خدا
 کے تحقیق میرے لیے نا تا دار میں کہ سلوک کرنا ہوں میں اونسے اور وہ انقطاع کرتے ہیں مجھے اور نہ کی کرنا ہوں میں اونسے اور وہ بڑائی
 کرتے ہیں مجھے اور میں داناںی خرچ کرنا ہوں اونسے اور وہ ہالت کرتے ہیں مجھ پر فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ اگر ایسا
 جیسا کہ کہتا ہے تو پس تو گویا کہ ڈالتا ہے تو لے لے کہ نہ ہوں خال گرم اور ہمیشہ ہو گا تیرے ساتھ اس کی طرف سے فرشتہ مددگار اور پیچھے
 کہ تو اس خصلت پر ہو اور فرمایا لَا تَنْزِلْ اِلَیَّ سَجْدَۃً عَلٰی قَوْحِمٍ فِیْہُمْ قَاطِعٌ رَّحِیْمٌ یعنی نہیں اترتی ہے رحمت توں پر
 کہ اونہیں نا تا کاٹنے والا ہوتا ہے اور فرمایا نہیں کوئی گناہ کا لائق نہ ہو ساتھ اسکے کہ جلدی و اس کے کرنے والا اسکے کو عذاب نیا میں
 ساتھ اس چیز کے کہ ذخیرہ کرے اسکے لیے عذاب آخرت میں اطاعت کرنے حاکم کے سے اور نا تے کے کاٹنے سے حق یعنی
 دن گناہوں کے کرنے سے دنیا اور آخرت میں گرفتار عذاب ہوتا ہے سیدہ اور فرمایا جو کوئی دوست رکھے یہ کہ فراخی کیجاو اسکے لیے
 اسکے رزق میں اور تاخیر کیجاو اسکے لیے اس کی اجل میں پس چاہے کہ سلوک کرے اپنے قریبیوں سے اور فرمایا سیکھو تم نسب اپنے
 اس قدر کہ سلوک کرو تم ساتھ اس کے اپنے اقربا سے اس لیے کہ سلوک کرنا اقربا سے سبب محبت کا ہے اقربا میں سبب زیادتی کا ہے نا تے
 تاخیر کا ہے اجل میں اور فرمایا کہ نا تے کا ہے عرش کے گناہوں میں بطریق خیر یا دعا من یحصلنی وصلہ اللہ و من قطعنی قطعہ اللہ ۙ
 یعنی جو شخص کہ ملاو مجھ کو ملاو گیا اس کو اللہ معنی اپنی رحمت سے اور جو کہ مجھ کو کاٹ گیا اس کو اللہ معنی اپنی رحمت سے اور فرمایا اَفْشُوْا لَلسَّلَامِ

۴
 اور اگر کار پر فائز ہو گئے گا تو تم کو البتہ نزدیک ہوؤا اسکے کہ تباہ کاری کرو زمین میں اور قبیح دہری کو قطع کرو
 فقہ بھرتے سے یہ بھی توقع ہو اگر حکومت ہو کہ خرابی ڈالو ملک میں اور توڑ دینے لگے یہ تفسیر میں آتی ہے کہ کر کے ہو جاوے گی بنا
 سے تباہ ہو کر اور اگر استعماری کو غالب کرے تو فساد مکر یوں ہو گا اور صاحب ارک و جلال میں معنی آتی ہے کہ میں کہ پیش ایم
 اگر اعراض کرو رسول خدا کے دین سے اور ان کی سنت سے جو کر کے تم طرف اس چیز کے کہ تم سے تم اوپر جاہلیت میں کہ فساد کرنا ہر زمین
 ساتھ لیٹنے مارنے اور کاٹنے نا توں کے ساتھ قتل کرنے بعض اقارب بعض کو اور گاڑ دینے جتنی بیٹیوں کی انتہی اور صاحب عالم نے
 اول ہی معنی لکھے ہیں اور پھر وہ جو کہ شاہ ولی اللہ علیہ الرحمۃ اور شاہ عبدالقادر علیہ الرحمۃ نے لکھے ہیں کہ کہا قاتل اپنے بیٹے کو قتل
 عَسَىٰ أَنْ یَأْتِیَ کُمْ کَیْسٌ دیکھتے ہیں ایک قوم کو جس وقت روگردانی کی باوجود کئے گئے تباہی سے کیا نہیں گولے اوخوں میں خون جہنم
 اور کاٹے نالے اور نافرمانی کی رحمت کی ہے اور عبدالعزیز سے ہے یہ سچ تفسیر فقہ عَسَىٰ أَنْ یَأْتِیَ کُمْ کَیْسٌ کہ کہا نہیں جانتا میں اس
 آیت کو کہ ادنیٰ ہی مگر حدیث کے حق میں فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پس جب پیدا کرے گا تو
 کھڑا ہو کر معنی قرابت پس بڑی ہی کہ اللہ تعالیٰ کی پس فرمایا کیا کہتی ہے کہا او سنے یہ جگہ کھڑے ہو پناہ مانگنے والے کی پناہ میرے
 قرابت کے کاٹنے سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اَلَا تَرَ کُضِّیْنَ اَنْ اُحْصِلَ مِنْ قَوْلِکَ وَ اَقْطَعَ مِنْ قَطْعِکَ یعنی کیا نہیں اُضحی
 ہوتی ہے تو اس پر کہ ملاؤ نہیں اپنی رحمت سے اس کو کہ ملاؤ مجھ کو اور توڑو نہیں اس سے کہ توڑے مجھ کو اور سنے ہاں اے رب میرا رضی ہو
 فرمایا ہیں یہی ہے کہ یہ پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھو تم اگر چاہو فقہ عَسَىٰ أَنْ یَأْتِیَ کُمْ کَیْسٌ اَنْ تَقْسِدُوا
 فِی الْاَرْضِ وَ تَقَطَّعُوا اَرْحَامُکُمْ اُولَٰئِکَ الَّذِیْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاصْطَبْھُمْ وَ اَعْمٰی اَبْصَارُھُمْ ۝
 اَفَلَا یَتَذَبَّرُوْنَ الْقُرْآنَ اَمْ عَلٰی قُلُوْبٍ اَقْفَالٌ ۙ اور فرمایا نہیں یہ ملائے والا بدینے والا ولیکن ملائے والا
 وہ ہو کہ جب کاما جائے نا تا او سکاملاو او سکادف یعنی سلوک کرنے والا نا تا داروں سے عفو میں اونکے سلوک کے سلوک کرنے والا نہیں یہ سلوک
 کرنے والا وہ ہے کہ نا تا داروں سے انقطاع کرتے باورین اور وہ سلوک کرے بحق اور آیا یہ کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ اے رسول خدا
 کے تحقیق میرے لیے نا تا دار میں کہ سلوک کرنا ہوں میں اونسے اور وہ انقطاع کرتے ہیں مجھے اور نہ کی کرنا ہوں میں اونسے اور وہ بڑائی
 کرتے ہیں مجھے اور میں داناںی خرچ کرنا ہوں اونسے اور وہ ہالت کرتے ہیں مجھ پر فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ اگر ایسا
 جیسا کہ کہتا ہے تو پس تو گویا کہ ڈالتا ہے تو لے لے کہ نہ ہوں خال گرم اور ہمیشہ ہو گا تیرے ساتھ اس کی طرف سے فرشتہ مددگار اور پیچھے
 کہ تو اس خصلت پر ہو اور فرمایا لَا تَنْزِلْ اِلَیَّ سَجْدَۃً عَلٰی قَوْحِمٍ فِیْہُمْ قَاطِعٌ رَّحِیْمٌ یعنی نہیں اترتی ہے رحمت توں پر
 کہ اونہیں نا تا کاٹنے والا ہوتا ہے اور فرمایا نہیں کوئی گناہ کا لائق نہ ہو ساتھ اسکے کہ جلدی و اس کے کرنے والا اسکے کو عذاب نیا میں
 ساتھ اس چیز کے کہ ذخیرہ کرے اسکے لیے عذاب آخرت میں اطاعت کرنے حاکم کے سے اور نا تے کے کاٹنے سے حق یعنی
 دن گناہوں کے کرنے سے دنیا اور آخرت میں گرفتار عذاب ہوتا ہے سیدہ اور فرمایا جو کوئی دوست رکھے یہ کہ فراخی کیجاو اسکے لیے
 اسکے رزق میں اور تاخیر کیجاو اسکے لیے اس کی اجل میں پس چاہے کہ سلوک کرے اپنے قریبیوں سے اور فرمایا سیکھو تم نسب اپنے
 اس قدر کہ سلوک کرو تم ساتھ اس کے اپنے اقربا سے اس لیے کہ سلوک کرنا اقربا سے سبب محبت کا ہے اقربا میں سبب زیادتی کا ہے نا تے
 تاخیر کا ہے اجل میں اور فرمایا کہ نا تے کا ہے عرش کے گناہوں میں بطریق خیر یا دعا من یحصلنی وصلہ اللہ و من قطعنی قطعہ اللہ ۙ
 یعنی جو شخص کہ ملاو مجھ کو ملاو گیا اس کو اللہ معنی اپنی رحمت سے اور جو کہ مجھ کو کاٹ گیا اس کو اللہ معنی اپنی رحمت سے اور فرمایا اَفْشُوْا لَلسَّلَامِ

یہ جماعت وہ ہے کہ سنت کی فکر خدائے پس بہر اگر دیا انکو اور اندھی کر دیں انھیں انکی کیا نامل نہیں کرتے ہیں قرآن میں دلوں پر قفل اوٹوں
 کے ہیں فتحے جیسے لوگ ہی ہیں جنکو پھر پھر اللہ نے پھر کر دیا انکو بہرے اور اندھی لوگ انھیں کیا دھیان نہیں کرتے قرآن میں دلوں
 لگے ہیں انکے قفل و نفس میں یعنی حکومت کے غور میں غلم کرتے لگے پھر کسی کا بھایا نہ تھے۔ موصوفہ جانت ہیں جکا ذکر اور پورا
 لعنت کی لڑائی دور کیا انکو اپنی رحمت سے بہر کر دیا یعنی سننے حق نصیحت کے سے اور اندھی کر دیں انکو کدراہ حق دیکھتے نہیں لوں پر قفل
 کہ سمجھتے نہیں نصیحتیں قرآن کی اور احکام اس کے نامل نہیں کرتے ہیں لڑائی قرآن میں جو چین تو پچانین جو کچھ کہہ اور میں ہی نصیحتیں اور مسموع
 چیزیں اور وہ گنگاروں کے پھر جرات نکرین گناہوں پر اور لفظ ام بیچ ام علی قلوب کے معنی ہیں کہ ہر حال میں معاملہ آیا ہے
 کہ پھر ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت اقلوا بند بنی شد القرآن ام علی قلوب انما لعلک یس کما ایک نوجوان سے کہ
 آنحضرت کے پاس بیٹھا تھا کہی واللہ علیک انما لعلک یعنی سچ جو قسم خدا کی دلوں پر قفل انکے لگے ہیں اللہ ہی کہوے تو وہ کہیں یہ جب
 خلیفہ ہوئے حضرت عمر تو پوچھا اوس نوجوان کو تو کہ عامل کریں اوسکو کہیں کا پس لوگوں نے کہا کہ وہ گریا حال یہ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو وہ بات
 اوسکی پسند آئی تھی اسی لیے اوسکو اب تلاش کیا کہ عاتکہ بن سعدان صحابی سے کہہ کر اوسکے لیے پکارا انھیں میں دو انھیں
 اوسکے مونہ پر میں دیکھتا ہوں اوسے دنیا اپنی اور وہ عیشت اپنی کہ سنواری ہی حال اوسکا اور وہ انھیں اوسکے دل میں میں کہ دیکھتا ہوں اوسے دین
 اور وہ چیز کہ وعدہ کیا ہی اللہ تعالیٰ نے ساتھ غیب کے پس جب ارادہ کرنا ہی اللہ ساتھ ہے کہ خیر کا تو کھول دیا ہی وہ دونوں انھیں کہ اوسکے
 دل میں میں پس کھاتا ہوں اوسے وہ چیز کہ وعدہ کی ہی اللہ تعالیٰ نے ساتھ غیب کے اور جب ارادہ کرنا ہی اللہ ساتھ ہی دل کو اس حالت پر کہ
 غلطان پچان ہی اوس میں اور پھر ہی خالد نے یہی آیت ام علی قلوب انما لعلک در منقول تنبیہ ہے اس معلوم ہوا
 کہ اکثر دل میں گم رہے ہیں علاج کرنا اور کا پر ضروری ظاہر بدن کی بیماریوں سے زیادہ دل کی بیماریوں کا علاج کرنا چاہیے تارہ حق دیکھتے
 عبد اللہ انطاکی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ پانچ چیزیں دل کی دوا ہیں محالۃ الصالحین وقراءة القرآن وطلاء القلب وقيام الليل والتفحص
 عند الصبح یعنی تمسکینی صالحین کی اور پڑھنا قرآن کا یعنی فکر و سچ سے اور حالی کرنا دل کا یعنی دنیا کی فکر و دنیا اور محبت اسوی
 سے اور قیام کرنا رات کا اور غمخواری کرنی نزدیک صبح کے اتنی ہر محتاج العارفین میں لکھا ہے کہ غم دنیا نہ کھا کہ دل تیرا تباہ نہ ہو
 صحبت الی دنیا پر پڑ کر تیرا دل ہو تو وہ دل کسی میں لکھا کہ جان ہلاکت میں پڑے ہر عزیز ہر گز خدا تعالیٰ کے سوا پھر سوا اور تکیہ مت کر تو انکو
 نہ پختہ نہ اور دل سے اللہ تعالیٰ کو مت بھول تو شیطان کے چھتہ میں پھنسے اور دل کو جس سے خالی کر تو کھٹ پائو اور دل کو ادنیٰ شایہ کے
 کام میں لگا تو تیرے سب کار و بار سنو رہا نوین اور حق تعالیٰ کے غیر کو مت چاہ تو آخر کو تیرا دل نہ ٹوٹے اور دل کو کسی سمت لگا کہ آخر کو تیرا
 نقصان ہو گا بلا و طمع کو دل سے دور کر کہ تو رسوا ہو گا اور اپنے دل میں سوچ کر نیک بات کیا کر تو سب نیکیاں ہی ادا کر رہی اور سب دل
 اوٹھا کرنا امید ہو تو تیری سب آرزو میں براوین اور دل کو سب توڑ کر مالک سے دل لگا کر سب کام کیا کر تو اس پر ثواب پاؤ اور دنیا کی
 طرف سے غم نہ کھا تو دل تیرا نہ اوڑھ جاوے اور موت کو ہمیشہ یاد رکھ تو دل تیرا دنیا کی طرف نہ جھکے اور جان کا میں ہو تو خدا تعالیٰ
 کو اپنے سامنے جان اور بیہودہ مت بکت اور اگر دنیا والوں کے ساتھ صحبت رکھے تو دل سے دین کو مت بھول اور اپنے دلمیں کچھ قدر اپنی
 مت جان لوگوں میں قدر والا ہو جاوے تو اور دنیا والوں کی صحبت بچتا رہ تو تیرے دل پر پیل شجہہ دل کسی اور سمت لگا تو نصیب
 نہ ہو جاوے اور لوگوں کو لوں کو دھیان میں کھا کر اگر تو شیار ہو کہ اوس میں خدا تعالیٰ کی خوشنودی دیکھے اور حق کی ہر وقت یاد رکھتے رہا
 دل سیاہ نہ ہو جاوے جو کچھ چاہت ہی تو خدا کا دھیان کیا کرنا اور دنیا نہ دھیان کر گزرتو پریشان نہ ہو تو حافظہ رحمت اللہ علیہ کی
 شعر و دل کہ آئینہ نشا ہست غلبی دار و د از خدا طبع صحت و شہزائی اور یہ بھی اس معلوم ہوا کہ قرآن شریف عجب نعمت ہو

یہ جماعت وہ ہے کہ سنت کی فکر خدائے پس بہر اگر دیا انکو اور اندھی کر دیں انھیں انکی کیا نامل نہیں کرتے ہیں قرآن میں دلوں پر قفل اوٹوں کے ہیں فتحے جیسے لوگ ہی ہیں جنکو پھر پھر اللہ نے پھر کر دیا انکو بہرے اور اندھی لوگ انھیں کیا دھیان نہیں کرتے قرآن میں دلوں لگے ہیں انکے قفل و نفس میں یعنی حکومت کے غور میں غلم کرتے لگے پھر کسی کا بھایا نہ تھے۔ موصوفہ جانت ہیں جکا ذکر اور پورا لعنت کی لڑائی دور کیا انکو اپنی رحمت سے بہر کر دیا یعنی سننے حق نصیحت کے سے اور اندھی کر دیں انکو کدراہ حق دیکھتے نہیں لوں پر قفل کہ سمجھتے نہیں نصیحتیں قرآن کی اور احکام اس کے نامل نہیں کرتے ہیں لڑائی قرآن میں جو چین تو پچانین جو کچھ کہہ اور میں ہی نصیحتیں اور مسموع چیزیں اور وہ گنگاروں کے پھر جرات نکرین گناہوں پر اور لفظ ام بیچ ام علی قلوب کے معنی ہیں کہ ہر حال میں معاملہ آیا ہے کہ پھر ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت اقلوا بند بنی شد القرآن ام علی قلوب انما لعلک یس کما ایک نوجوان سے کہ آنحضرت کے پاس بیٹھا تھا کہی واللہ علیک انما لعلک یعنی سچ جو قسم خدا کی دلوں پر قفل انکے لگے ہیں اللہ ہی کہوے تو وہ کہیں یہ جب خلیفہ ہوئے حضرت عمر تو پوچھا اوس نوجوان کو تو کہ عامل کریں اوسکو کہیں کا پس لوگوں نے کہا کہ وہ گریا حال یہ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو وہ بات اوسکی پسند آئی تھی اسی لیے اوسکو اب تلاش کیا کہ عاتکہ بن سعدان صحابی سے کہہ کر اوسکے لیے پکارا انھیں میں دو انھیں اوسکے مونہ پر میں دیکھتا ہوں اوسے دنیا اپنی اور وہ عیشت اپنی کہ سنواری ہی حال اوسکا اور وہ انھیں اوسکے دل میں میں کہ دیکھتا ہوں اوسے دین اور وہ چیز کہ وعدہ کیا ہی اللہ تعالیٰ نے ساتھ غیب کے پس جب ارادہ کرنا ہی اللہ ساتھ ہے کہ خیر کا تو کھول دیا ہی وہ دونوں انھیں کہ اوسکے دل میں میں پس کھاتا ہوں اوسے وہ چیز کہ وعدہ کی ہی اللہ تعالیٰ نے ساتھ غیب کے اور جب ارادہ کرنا ہی اللہ ساتھ ہی دل کو اس حالت پر کہ غلطان پچان ہی اوس میں اور پھر ہی خالد نے یہی آیت ام علی قلوب انما لعلک در منقول تنبیہ ہے اس معلوم ہوا کہ اکثر دل میں گم رہے ہیں علاج کرنا اور کا پر ضروری ظاہر بدن کی بیماریوں سے زیادہ دل کی بیماریوں کا علاج کرنا چاہیے تارہ حق دیکھتے عبد اللہ انطاکی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ پانچ چیزیں دل کی دوا ہیں محالۃ الصالحین وقراءة القرآن وطلاء القلب وقيام الليل والتفحص عند الصبح یعنی تمسکینی صالحین کی اور پڑھنا قرآن کا یعنی فکر و سچ سے اور حالی کرنا دل کا یعنی دنیا کی فکر و دنیا اور محبت اسوی سے اور قیام کرنا رات کا اور غمخواری کرنی نزدیک صبح کے اتنی ہر محتاج العارفین میں لکھا ہے کہ غم دنیا نہ کھا کہ دل تیرا تباہ نہ ہو صحبت الی دنیا پر پڑ کر تیرا دل ہو تو وہ دل کسی میں لکھا کہ جان ہلاکت میں پڑے ہر عزیز ہر گز خدا تعالیٰ کے سوا پھر سوا اور تکیہ مت کر تو انکو نہ پختہ نہ اور دل سے اللہ تعالیٰ کو مت بھول تو شیطان کے چھتہ میں پھنسے اور دل کو جس سے خالی کر تو کھٹ پائو اور دل کو ادنیٰ شایہ کے کام میں لگا تو تیرے سب کار و بار سنو رہا نوین اور حق تعالیٰ کے غیر کو مت چاہ تو آخر کو تیرا دل نہ ٹوٹے اور دل کو کسی سمت لگا کہ آخر کو تیرا نقصان ہو گا بلا و طمع کو دل سے دور کر کہ تو رسوا ہو گا اور اپنے دل میں سوچ کر نیک بات کیا کر تو سب نیکیاں ہی ادا کر رہی اور سب دل اوٹھا کرنا امید ہو تو تیری سب آرزو میں براوین اور دل کو سب توڑ کر مالک سے دل لگا کر سب کام کیا کر تو اس پر ثواب پاؤ اور دنیا کی طرف سے غم نہ کھا تو دل تیرا نہ اوڑھ جاوے اور موت کو ہمیشہ یاد رکھ تو دل تیرا دنیا کی طرف نہ جھکے اور جان کا میں ہو تو خدا تعالیٰ کو اپنے سامنے جان اور بیہودہ مت بکت اور اگر دنیا والوں کے ساتھ صحبت رکھے تو دل سے دین کو مت بھول اور اپنے دلمیں کچھ قدر اپنی مت جان لوگوں میں قدر والا ہو جاوے تو اور دنیا والوں کی صحبت بچتا رہ تو تیرے دل پر پیل شجہہ دل کسی اور سمت لگا تو نصیب نہ ہو جاوے اور لوگوں کو لوں کو دھیان میں کھا کر اگر تو شیار ہو کہ اوس میں خدا تعالیٰ کی خوشنودی دیکھے اور حق کی ہر وقت یاد رکھتے رہا دل سیاہ نہ ہو جاوے جو کچھ چاہت ہی تو خدا کا دھیان کیا کرنا اور دنیا نہ دھیان کر گزرتو پریشان نہ ہو تو حافظہ رحمت اللہ علیہ کی شعر و دل کہ آئینہ نشا ہست غلبی دار و د از خدا طبع صحت و شہزائی اور یہ بھی اس معلوم ہوا کہ قرآن شریف عجب نعمت ہو

اس میں سوچ و فکر کرنا اور اس کی تلاوت نہ کرنی بڑی بے نصیبی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نعمتیں چھ ہیں اسلام و القرآن و محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و العافیۃ و الشیر عن العیوب و الغنی عن الناس یعنی اسلام اور قرآن اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور عافیت اور پردہ پوشی عیوب سے اور غنی ہونا لوگوں سے **بمنہات غیر**

إِنَّ الَّذِينَ ارْتَدُّوا عَلَىٰ أَدْبَارِهِمْ مِن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَىٰ ۚ وَالشَّيْطَانُ مَكِيدٌ ۖ وَمَنْ يَلْمِزْهُمْ فِي شَيْءٍ فَإِنَّ اللَّهَ يَلْمِزُهُمْ فِي شَيْءٍ ۚ وَاللَّهُ يَلْمِزُ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ خُصْمَ الَّذِينَ هُمْ يُقَاتِلُونَ

تحقیق جو لوگ پھر گئے یعنی سابقہ نفاق کے اپنے پیٹھوں کی طرف پیچھے اس کے کٹا ہر ہوئی اونکے لیے راہ ہدایت کی شیطان نے آہستہ کی اور کھلے اور ملت ہی ہوا کو وہ فتنہ بیشک جو لوگ اٹھے پھر گئے اپنی پیٹھ پر پیچھے اس کے کھل چکی اور پھر راہ شیطان نے بات بنائی اونکے دین اور دیر و عہد نے یہ تفسیر میں اپنی منافق قرآن کو نہیں سمجھتے کہ جہاد میں کتنے فائدے ہیں اور قرار ایمان سے پھر جاتے ہیں کہ لڑائی میں نہ جانیے تو میر تک جوین **ص** جو لوگ اللہ یعنی منافق پھر گئے کفر کی طرف پوشیدہ بعد از فتح ہوئے حق کے اونکے لیے اور امالی لہم کے معنی ہیں **مَدَامَ** فی الامال و الامال مآل یعنی حلت دی اونکو زندگی کی آرزو و زمین اور امید و زمین اور ابو عمرو امالی لہم پر مہاجر یعنی حلت دی گئی اور عمر و زانی گئی **ص** حلت دی یعنی شیطان نے اونکو تادازگی آرزو و زمین اور اس کی تسویلات یعنی فریبوں کے اتباع میں ہیں اور بصرے کی قرأت کا رسم یہ ہے کہ حلت دی گئی اونکو مذکی طرف سے اور عذاب میں جلدی ہوئی اور بقول بعض کے ضمیر امالی کی خدا تعالیٰ کی طرف پھرتی ہے یعنی حلت دی خدا نے اونکو اور عذاب میں جلدی کی اور کہا ہے مفسرین نے کہ مراد ان سے کفار اہل کتاب ہیں کہ بعد پچانے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقت کے اپنی کتابوں سے آپ پر ایمان لانے سے پھر گئے اور بعض کے نزدیک مراد ان سے منافق ہیں کہ اسلام یعنی ظاہری اسلام لاکر پھر پھر گئے یعنی پوشیدہ اور مراد ہڈی سے آنحضرت کے معجزے ہیں اور جو جب قول اول کے قوریت ذاکل ہیں بتیان میں لکھا ہے کہ یہ وہ پہلے بعثت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نعت آنحضرت کی تو یہ سے معلوم کر کر ایمان آپ پر رکھتے تھے اور اونکو اظہار کرتے تھے اور لوگوں کو اونکے طور سے خبر دیتے تھے اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعثت ہوئے اور ہجرت کر رہے کو آئے اون سے اور اوپر ایمان لانے سے ارتداد اختیار کیا ہی تعالیٰ نے ساتھ اوتارنے اس کے اونکے مال سے خبر دیتی **بحر العلوم معاً**

ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا لِلَّذِينَ هُمْ يُقَاتِلُونَ هُمْ اَوْلٰى بِالْاٰمَانَةِ مِنَ اللّٰهِ ۚ اِنَّهُمْ لَكَاٰبِرٌۢ بِاَلۡحَدِثِ ۚ وَاللّٰهُ يَهْدِيۤ اَمۡرًا ۚ وَاللّٰهُ يَعۡلَمُ اَسۡرَارَهُۥمۡ ۚ

یہ سب سب اس کے لیے کہ اونھوں نے کہا ساتھ اون لوگوں کے کہ ناپسند کیا ہے اور جو خبر کو کہ خدا نے بھیجی ہے یعنی منافق یہود کہتے تھے کہ فرمان برداری تمہاری کریں گے بعضے کاموں میں اور خدا جانتا ہے اونکی پوشیدہ بات کہنے کو **ص** یہ ہوا سکے کہ اونھوں نے کہا اون سے جو بیزار ہیں اللہ کے اوتارے سے ہم تمہاری بات بی مانیں گے بعضے کام میں اور اللہ جانتا ہے مشورہ کرنا بے تفسیر **ص** منافقوں نے کافروں کے کہا کہ ہم مسلمان ہو میں لیکن تم سے نہ لڑیں گے **ص** بعضے کاموں میں یعنی محمد کی عداوت میں اور بیٹھے رہنے میں اونکی مدد کرنے سے اور لوگوں کو باز رکھنے میں جہاد کرنے سے اونکے ساتھ فرمان برداری تمہاری کریں پس کہا اونھوں نے یہ پوشیدہ پڑھا ہر کر دیا او سکواست تعالیٰ **ص** **ص**

فَكَيْفَ إِذَا تَوَلَّوْا فَنُفِخَ فِي الصُّورِ ۚ يَخْرُجُ الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ وَالَّذِينَ هُمْ يُقَاتِلُونَ ۚ

پس کیا ہوگا حال صوقت کہ اونکی روح قبض کریں گے فرشتے ماریں گے اونکے مونہوں کو اور اونکے پیٹھوں کو **ص** پھر جب کیا ہوگا فرشتے جان نکالیں گے اونکی ہار جاتے ہیں اونکے مونہ پر اوپر پیٹھ پر **ص** تفسیر میں یعنی تب موت کیونکر یحییٰ کے اور تب نفاق کا مزہ چکھیں **ص** کیا ہوگا اللہ یعنی پس کیا کریں گے اور کیا حیل ہوگا اونکا او سو وقت ابن عباس سے منقول ہے کہ نہیں مرنے کوئی گناہ پر مگر کہ باز نہ ایک فرشتہ فرشتوں میں اس کے مونہ اوپر پیٹھ پر عجاہ سے منقول ہے کہ کہا مارتے ہیں فرشتے اونکے مونہوں پر اور اونکی مقعدوں پر لیکن

فولان الذین
جللہ عن ہذا
بہر وفیق خبر
بن فون ہذا
عمرہ امیر ہذا
ص
الذین
بہر وفیق خبر
بن فون ہذا
عمرہ امیر ہذا
ص
فولان الذین
جللہ عن ہذا
بہر وفیق خبر
بن فون ہذا
عمرہ امیر ہذا
ص

ع

الذکریم ہر اس طرح کہنا کیا یعنی دشمنوں پر اپنا قریب ہونا مدد دینا

ذَلِكُمْ بِأَنَّهُمْ اتَّبَعُوا مَا أَتَفَضَّلُ اللَّهُ وَكَرِهُوا إِذْضَوْا فَاحْطَبُوا أَعْمَالَهُمْ

یہ عذاب بسبب اس کے ہرگز اور مخلوق پیروی کی اور حق خیر کی کہ غصے میں بلاؤ خدا کو اور پسند کیا اس کی خوشی کو پس خیر نے نابود کیا اس کے اعمال کو۔ فتح یہ اس پر کہ وہ پہلے اس راہ جس سے اندیشہ رہا اور پسند کیا اس کی خوشی پر اور منہ اکارت کر دینے کے یہ۔ صوفی

تفسیر میں یہ عذاب یعنی قبض روح کرنا بطور مذکور کے اور مراد اس خیر سے کہ غصے میں لاد چھپانا امر سوال کا ہو اور مدد کرنی کافروں کی اور اس کی خوشی کی خیر سے مراد ہر گناہت پر نفع پھیلنا اور اطاعت کرنی اس کی اور مدد کرنی مومنوں کی۔ حد بشر

تنبیہ یہ اس سے معلوم ہوا کہ ایسے کاموں سے بچے کہ جن پروردگار تعالیٰ غصے ہو اور ایسے کام کرے کہ جن سے وہ راضی ہو۔ وہ غصے ہونا ہر گناہوں کرنے سے جیسے کہ حدیث شریف میں آیا ہے قَدْ أَتَىكَ الْغَوِيَّةُ فَانْصَرِفْ بِالْمَعْصِيَةِ حَلَّ سَخَطِ اللَّهِ

یعنی بچا تو اپنے تئیں گناہوں سے اس لیے کہ گناہ سے اور نہ اس پر غضب خدا کا یہ نگرانی بڑی حدیث کا کہ مشکوٰۃ میں ہے اور راضی ہوتا ہے اللہ تعالیٰ ایمان لانے سے اور عمل نیک کرنے سے اور خوف خدا رکھنے سے جیسا کہ سورۃ لم یکن کے اخیر میں فرمایا اِنَّ الَّذِيْنَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ اُولَٰئِكَ لَهُمْ خَيْرُ الدِّينَاتِ بِمَا عَمِلُوْا وَهُمْ فِيْ سَكَنٍ مُّكِنٍّ جَنَّاتٍ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا اَنْهَارٌ مِّنْ لَّدُنْهُمْ فِيْهَا اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَهُمْ فِيْهَا قَائِمُونَ اُولَٰئِكَ يُقْبَلُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِيْهَا مُّكِنٌّ

بہتر مخلوق کے ہیں جزاؤں کی بہترین شہ رسانی کی ہیں جاتی ہیں نیچے لے کر بہترین ہمیشہ میں کہ سچے اور نیک راضی ہوا اللہ سے یعنی بسبب طاعت اپنی کے اور راضی ہو کہ وہ اللہ یعنی سبب ثواب اس کے کہ یہ اس کے لیے ہرگز اور اپنے سے یعنی اس کے عذاب سے ہر باز رہا اس کی نافرمانی اور راضی ہوتا ہو وہ خواہش نفسانی کے ترک کرنے سے اور اس کا ڈر سے کٹنے سے اس سے اس کے چنانچہ ایک بزرگ سے منقول ہے کہ چار چیزیں نہیں پائی جاتی ہیں مگر بسبب چار چیزوں کے نہیں پائی جاتی ہیں باقی یعنی آخرت کی نسبتیں مگر بسبب ترک کوسہ فانی کے یعنی دنیا کے فرمایا ہوا اللہ تعالیٰ مَا عِنْدَ اللَّهِ يَخْذُ وَمَا عِنْدَ اللَّهِ بَاقٍ دینی جو کچھ تمہارے پاس ہو فانی ہو اور جو کچھ اللہ پاس ہو باقی ہو اور

فَسَلِّ مَا بَلَ تَوَاتُرُ فَنَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ دینی بلکہ آخرت یا رکوتے ہو تم اور ترجیح دیتے ہو دنیا کی زندگی کو حال اگر آخرت بہتر ہو اور پائیدہ تر ہو اور نہیں پائی جاتی ہے رضائے خوشی اللہ تعالیٰ کی مگر بسبب ڈرنے کے کٹنے سے سانسے اس کے اور بسبب ترک کوسہ فانی کے فرمایا ہوا اللہ تعالیٰ وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَهَيَّ النَّفْسَ عَنِ الْهَوَىٰ فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَىٰ یعنی اور جو ڈر کٹنے سے سانسے رب اپنے کے اور باز رکھا نفس کو خواہش سے پس بلا شہر کھانا اس کا بہشت ہے اور نہیں پایا جاتا ہی درج عقی کا مگر بسبب ترک کرنے کے راحت کو دنیا میں فرمایا ہوا اللہ تعالیٰ تِلْكَ الْأَمْثَلُ لِمَنْ خَشِيَ اللَّهَ لَئِنْ لَمْ يَدْعُوا إِلَى الْأَدْنَىٰ وَلَا فَسَادٍ أُولَٰئِكَ الْأَقَابَةُ لِلْمُتَّقِينَ یعنی یہ گھر آخرت کا قعر کرنے ہیں ہم ان کے لیے کہ نہیں پتہ ہیں بڑی زمین میں اور فساد اور خوبان آخرت کی پرہیزگاروں کے لیے ہیں اور نہیں پائی جاتی جنت مگر بسبب شقت کے فرمایا ہوا اللہ تعالیٰ وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيْهُمْ سَبِيلَنَا وَمَا نَرَىٰ اللَّهَ كَسَعَ الْمُحْسِنِينَ یعنی جو لوگ مشقت کرتے ہیں ہماری راہ میں البتہ دکھاتے ہیں ہم ان کو راہ میں اپنی اور بلا شہرہ اللہ اللہ محسنین کے ساتھ ہر انتہی اور خوب سمجھنا چاہیے اس کو کہ اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کے برابر کوئی چیز بھلی نہیں اور اس کے غضب کے برابر کوئی چیز بُری نہیں فرمایا آنحضرت صلی علیہ وسلم نے کہ چار چیزیں جنت میں بہتر ہیں نفس جنت سے خلود یعنی ہمیشہ رہنا جنت میں بہتر ہے جنت سے اور رضا اللہ کی جنت میں بہتر ہے اور حرمت ملائکہ کی یعنی توقیر کرنا اور کما جنتیوں کو جنت میں بہتر ہے جنت سے اور ہمسائگی انبیاء اللہ کی جنت میں بہتر ہے جنت سے اور پناہ وغیرہ

اسکی اور اس کے رسول کی پس تحقیق میری ہی مراد کو پہنچا اور فرمایا اقل ان کذبتم فحقن الله فالتبعوني في محبة محمد الله يعني
 اور تم اگر دوست رکھتے ہو تم اسکو تو پیروی کرو میری تو کہ دوست رکھتے ہو اسکو اور فرمایا ومن يطع الله والرسول فاولئك
 مع الذين اتهم الله على حقهم النبيين والصدیقین والشهداء والصالحين یعنی جو کہ فرمان برداری
 کرتے ہیں اسو رسول کی پس وہ لوگ ساتھ اٹکے ہونگے کہ انعام کیا ہی اسنے اونپر کہ وہ نبی ہیں اور صدیق اور صالحین اور فرمایا
 من يطع الله فقد اطاع الله یعنی جس نے اطاعت کی رسول کی پس بلاشبہ اطاعت کی اسکی اور فرمایا یومئذ یؤذون الذين
 كفروا وعصوا الرسول واولیٰه یومئذ یصلون یعنی دن قیامت کے دوست رکھیں گے وہ لوگ کہ کفر کیا ہی اور نافرمانی کی رسول
 کی یہ کہ برابر کجا و ساتھ اٹکے زمین یعنی ہو جاویں مٹی مانند زمین کے بسبب شدت جہل اور سدن کے اور فرمایا اقل اطیعوا الله والرسول
 فان یؤمروا فان الله یمحب المتطیعین یعنی کہ فرمان برداری کرو اسکی اور رسول کی پھر اگر پھر جاؤ پس تحقیق اسدین دوست رکھنا کافرو
 اور فرمایا وما اتکم الرسول فخذوه وما نهکم عنہ فانهقوا یعنی اور جو کچھ دیو تمکو رسول پس لے لو اسکو اور جس
 چیز سے منع کرے تمکو وہ پس باز رہو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کل ما تمی یبدل خلق الجنة الا من ابی ان یمشی ساری
 است میری داخل ہوگی بہشت میں گر جسے نہ کہنا مانا اور سرکشی کی کہا گیا کہ کہنے نہ کہنا مانا اور سرکشی کی فرمایا جس نے اطاعت کی میری داخل نہ ہو بہشت
 اور جس نے نافرمانی کی میری پس تحقیق کہنا نہ مانا۔ **ف** کہہ گیا کہ کہنے نہ کہنا مانا اور سرکشی سے کون مراد ہی پس حضرت نے جواب میں
 سرکش اور غیر سرکش بیان کیے خوب واضح ہوئے کہ یہ ہم کہہ چاہے برضی اللہ عنہ کہ لائے فرشتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور وہ
 سوئے تھے پس کہا فرشتوں نے آپس میں کہ تحقیق واسطے اس صاحب تمہارے کے یعنی آنحضرت کے ایک کہاوت ہی پس بیان کرو واسطے
 کہاوت کو کہا بعض فرشتوں نے کہ تحقیق وہ سوتا ہی یعنی بیان کرنا کہاوت کا کیا فائدہ اور کہا بعض فرشتوں نے کہ بلاشبہ آنکھ اسکی سوتی ہی
 اور دل جاگتا ہی پھر کہا فرشتوں نے کہ کہاوت اسکی مانند کہاوت ایک شخص کے ہو کہ بنایا اوسنے گھر اور ٹھہرایا اوسمیں کھانا کھلانا اور بھیجا بلا ہوا
 کو پس جس نے کہہ مانا نہ بلانے والے کا داخل ہوا گھر میں اور کھایا کھانا اور جس نے کہہ مانا نہ بلانے والے کا نہ داخل ہوا گھر میں اور نہ کھانا کھانا
 پھر کہا فرشتوں نے آپس میں کہ کھول کر بیان کرو اس کہاوت کو اسکے لیے تاکہ یہ سمجھ سکے کہ بعض فرشتوں نے کہ تحقیق یہ سوتا ہی اور کہا بعض
 نے کہ تحقیق آنکھ سوتی ہی اور دل جاگتا ہی پھر کہا فرشتوں نے کہ مراد گھر سے بہشت ہی اور بلانے والے سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پس جس نے
 فرمان برداری کی محمد کی پس فرمان برداری کی اوسنے اسکی اور جس نے نافرمانی کی محمد کی پس تحقیق نافرمانی کی اسکی اور محمد فرق کرنے
 والے ہیں در بیان لوگوں کے۔ **ف** کہہ کہ فرق کر دیا کافر اور مومن اور حق و باطل میں اور صالح اور فاسق میں اور کھانا جو
 طیار کیا ہو اور اوس سے نعمتیں بہشت کی ہیں اور مراد شخص سے پاک پروردگار ہی یہ دونوں بسبب اسکے کہ ظاہر میں بیان نہیں
 سمجھتا اور فرمایا اوسے اسے نہیں کہ مثل میری اور مثل اوس چیز کی کہ بھیجا جاکو اللہ تعالیٰ نے ساتھ اوس کے یعنی دین شریعت کے مانند مثل
 ایک شخص کے کہ یا ایک قوم کے پاس پس کہا اوسنے ای قوم میری تحقیق دیکھا میں نے لشکر اپنی آنکھوں سے اور بلاشبہ میرے انبیا الایہوں
 نکلا یعنی بغیر من پس ڈھونڈو تم نجات کو نجات کو پس فرمان برداری کی اوسکی ایک جماعت نے قوم اوسکی سے پس چلے راتوں رات
 پس چلے اور آہستگی کے پس نجات پائی اور جھٹلایا ایک جماعت اوسمیں سے صبح کی اپنے مکان میں پس داخل ہوا اور پھر دشمن کا
 پس ہلاک کیا اونکو اور جڑ سے اٹھا ڈالا اونکو پس یہی مثال اوسکی کہ فرمان برداری کی میری پس پیروی کی اوس چیز کی کہ لایا میں اوسکو
 اور مثال اوسکی کہ نافرمانی کی میری اور جھٹلایا اوس چیز کو کہ لایا ہوں میں اوسکو حق سے یعنی دین۔ **ف** کہہ ڈرانے والا ہوں نکال اسی
 یہ کہ عرب میں جب کوئی شخص دشمن کو آتے دیکھتا اپنی قوم پر تو کہے اوتا کر سر پر رکھتا اور چلاتا تا خبردار ہو جاوے قوم بعد اوس کے مثال لوگوں کی

فہذا جملہ وہ انجاری

یہاں تک کہ نہ ہو

یہاں تک کہ نہ ہو

ہر امر ناکامی و ہشمت ناک کے پیش آنے میں پس یہ بات حضرت پر کہاں صادق تھی کہ سچے تھے خبر دینے عذاب کے میں چہ بہ حسن
اور فرمایا کہ مثل سیری مثال اوس شخص کہ یہی کہ جلالی آگ پس جب کہ روشن کیا آگ نے گردہ اپنا آگ میں گرنا شروع کیا پروانوں نے اور ان جلاؤں
نے کہ گرتے ہیں آگ میں اور شروع کیا آگ جلانے والے نے کہ روکتا ہی ان کو اور وہ غالب آتے ہیں اور پس داخل ہوتے ہیں آگ میں یعنی
اسکے منع کرنے سے باز نہیں ہوتا آگ میں بڑے سے پس میں پڑتا ہوں کہ میں تمہاری کہ بجائوں آگ سے اور تم ٹھٹھے جاتے ہو اوس میں یہ کہ
روایت بخاری کی اور واسطے مسلم کے مانند اسی کے اور کیا سلم نے سچ آخر اس روایت کے فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش
سیری اور مثل تمہاری کہ میں پڑے ہوں کہ میں تمہاری بجائے آگ سے اور یہ کہتا ہوں کہ اوسیری طبع بچا آگ سے اور سیری
بچا آگ سے پس تم غالب آگے مجھ پر ٹھٹھے جاتے ہو اوس میں روایت کی یہ بخاری سلم نے بدلتا ہے یعنی سینے رام اور منع چیزیں واضح
بیان کہ میں جیسے کوئی آگ روشن کرے اور تم گرتے ہو اوس میں یعنی کرتے ہو وہی بڑے کام اور میں منع کرتا ہوں چہ اور فرمایا مثال
اوس چیز کی کہ بھیجا مخلوق اس کے ساتھ اوس کے یعنی ساتھ ہدایت اور علم کے مانند مثال سینہ بہت کے کہ پوچھا زمین کو پس تھا اوس میں
میں سے ایک ٹکڑا اچھا قبول کیا اوس نے پانی کو یعنی اپنے اندر جذب کیا پھر آگ کی خشک گھاس اور تر بہت اور تھا ایک ٹکڑا اوس سے
سنت کہ ٹھہرا کہ پانی کو پس نفع دیا اللہ نے بسبب اوس کے لوگوں کو پس پیا اور پیا اور کھیتی کی اور پوچھا اوس نے زمین سے ایک ٹکڑے
اور کو نہ تھا وہ ٹکڑے میدان نہ تھا نہ پانی کو اور نہ جایا گھاس کو پس یعنی جو سب مذکور ہوئے مثل ہی اوس شخص کی کہ سمجھا سچ ہیں
خدا نے اور نفع دیا اوس کو اور چیز نے کہ بھیجا مخلوق اس کے ساتھ اوس کے پس جانا یعنی سیکھ اوس نے اور سکھایا اور مثل اوس کی کہ نہ اوس نے
اوس کے سر کو بسبب تکبر کے اور نہ قبول کی اوس نے ہدایت اس کی کہ بھیجا گیا ہون میں ساتھ اوس کے بدلتا ہے اوس میں جو مخرج کے آدمی
مذکور پہ ایک فائدہ اٹھانے والے دین اور دوسرے فائدہ اٹھانے والے اوس اور زمین بھی وہ طرح کی مذکور ہوئی ایک وہ کہ
فائدہ نہ دیتی ہی پانی سے اور دوسری وہ کہ نہیں فائدہ مند ہوتی پھر لگے فائدہ مند کی دو میں میں اگنے والی اور نہ اگنے والی اس طرح
فائدہ مند ہیں دو قسم پر میں ایک عالم عابد فقیر علم پس پیش اوس میں پاک کے بن کہ پانی جذب کیا اور آپ بھی فائدہ مند ہوئی اور گھاس
اگائی اور اور کو بھی فائدہ مند کیا اس طرح اوس نے خود بھی فائدہ علم سے اٹھایا اور اور کو بھی فائدہ دیا اور دوسرا عالم علم غیر غافل
کہ ساتھ فائدہ اور غیر کے مشغول نہوا اور علم جو حاصل کیا اوس میں فقیر یعنی سمجھ نہ پیا کی پس پیش اوس میں کے کہ پانی اوس میں ٹھہرا اور لوگ
منتفع ہو جس میں پانی جذب کیا اور گھاس اگائی وہ مثال ہی محدثین کی کہ علم حاصل کیا اور پھر اوس سے مٹ سانس تنہا طبعی پانی
فائدہ مند ہے اور اور لوگ بھی اور میں نے پانی ٹھہرایا وہ مثال ہی محدثین کی کہ علم حاصل کیا اور پھر اوس سے مٹ سانس تنہا طبعی پانی
جس نے کہ سزا دیا اور تو جو اور التفات علم کی طرف کی اور گزند نہا اور عمل کیا اور پھر اوس کی تعلیم کی خواہ میں لایا نہ آیا کاغذ و امثال اوس
زمین شہر کے کہ پانی قبول کیا اور نہ ٹھہرایا اور نہ کچھ اگایا چہ اور فرمایا لایو میں آئے کہ کھٹی ٹیکو ہوا نہ سکا کھٹا کھٹ
بہر کو آگ فی نہ جالشتہ یعنی نہیں پورا ہو اوس تھا ایک ایمان کہ کہ ہو خواہش اوس کی تاب اوس جیسے کہ لایا بن میں اوس کو
یعنی دین شریعت بدلتا ہے یعنی تابع ہو شریعت کا اعتقاد میں اوس میں اور عبادان میں عبادات میں ان شہی سے بہت حاصل ہوتی ہے کہ
جانی سہ آدمی سے کہ ورت نفسانی پس وہ روشن ہوتا ہے ساتھ صفات نورانیہ کے اوس یہ حالت نہیں پانی بجائی ہی مگر اولہا اللہ میں سید
پس جب نفس کو نہ دے جی تو اطاعت خدا اور رسول کی اوس کی غذا ہو جاتی ہے حضرت علی ایم اللہ وجہ سے مقتول ہی اگر توجہ اختیار دین بہشت
اور مسجد میں تواضیا کر وین مسجد اوس واسطے کہ بہشت حصہ میرا ہی اوس کے نزدیک اور مسجد میں مگر اوس کا ہی حصہ نزدیک شہر اور مذکور شدہ گزشتہ
ہو سبب ہر ایک جب باز در کوئی تو بس نہ مرا بہان جنت محل صفا ولی ہی اس لیے اولہا اوس کی طرف نیست کرتے ہیں واسطے کہ انہیں

میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے
اپنے دل سے کہا کہ میں نے
اپنے دل سے کہا کہ میں نے

نہ سائلت بخیر شد و در راه و در مقام

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مجلس شورای اسلامی

سرگندی پیرن اسی قزاق پیرن

نہیں ہے۔ یہ سچا آئینہ دلہا

مجلس شورای اسلامی

پانچ سال سے پہلے

مجلس شورای اسلامی

دینا دینا دینا

میں نے اپنے ہاتھوں سے لکھا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتابخانه عمومی

فولکلور و ادبیات

میکمیر: چون میاید کجا آید از کجا

یاد و نام

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم

33

جیسا مطلع ہوتا ہے علاج کرنے میں ہر مرض پر حال انگہ بعید جانتے ہیں اور سوچو کہ نہیں پہچانتے ہیں اور کو ایسے ہی ایسا طبیب دیکھیں اور عالم سبب حیات آخری کے پس حکم کرتا تو انکی سنت پر اپنی عقل سے کہ ہلاک ہو جائیگا تو بعض اوقات جو کسی شخص کی ادھنگلی میں کچھ خلل آجاتا ہے تو اسکی عقل تقاضا کرتی ہے کہ سٹے اور سوکھیاں تک کہ آگاہ کرتا ہے اور سوچو طبیب حاذق کہ علاج اسکا یہ ہے کہ ملا جاوے موندھا بدن کی دوسری جانب کا پس بعید جانتا ہے وہ اور سوکھ اس سبب کہ وہ نہیں جانتا ہے پتھوں کے سنا حال کی کیفیت کو ایسا ہی معاملہ ہر طرف آخرت میں اور انبیا کی سنت کے قائل ہیں کہ عقل اور کو احاطہ نہیں کر سکتی جیسے کہ بتھرون کی ہمیتیں ہم نہیں سنا ہو کو کیا معلوم کہ کس سبب کھینچتا ہے متناطیس لوہے کو اور عجائب عقائد و اعمال میں زیادہ تر میں نسبت اچھٹے کہ دو انہیں میں پس جیسے کہ عقلمین قاصر ہیں دواؤں کے منافع کے معلوم کرنے سے باوجود اس کے کہ تجربہ راہ ہی ان کے معلوم کرنے کی پس ایسی ہی عقلیں قاصر ہیں معلوم کرنے اور چیز کے سے کہ نفع دے حیات آخرت میں معجزا تجربہ بھی رہنا نہیں ہو سکتا تجربہ جیسا سمیں رہنا ہو سکتا تھا کہ اسوات پھر ہمارے طرف اور وہ خبر دیتے ہو کہ ان عقائد و اعمال سے قربا لہی حاصل ہوتا ہے اور اسے دوسری سویر محال ہے پس کہ ہو کر حال ہو تجربہ پس عقل کی منفعت سے ہی کافی ہے کہ رہنا ہی کرے شکوہ نبی علیہ السلام کی تصدیق کی طرف اور سمجھا دے ہو کو موارد ان کے اشارات کے پس اعراض کی طرف کہنے سے اور لازم کر اتباع کو کہ تو علم نہیں ہو آفت کے کہا بعض علماء نے کہ عقل پونہ چا دیتی ہے شکوہ نبی علیہ السلام کے صدق کی طرف پھر چھوڑ دے تو اور سوکھ اور پیروی کر تو نبی علیہ السلام کی ان کے افعال میں اور ترک میں یعنی جو افعال ترک کیے ہیں آپ جیسے کہ گھوڑا تیرے سفر ظاہر میں کہ وہ پونہ چا دیتا ہے شکوہ دریا کی طرف پھر چھوڑ دیتا ہے تو اور سوکھ اور سوار ہوتا ہے کشتی میں اور تا بعداری کرتا ہے تلاح کی کشتی کے چلنے میں اور ٹھوسے میں اور کما شیخ کلا بادی کہ اللہ تعالیٰ نے نہیں موقوف رکھے ہیں امور دین کے بندوں کی عقلوں پر اگر عقلوں ہی پر موقوف ہوتے تو اکثر شرائع کہ حکمتیں انکی سمجھ میں نہیں آتی ہیں دشوار ہوتے انکی عقلوں کے نزدیک مثلاً اللہ تعالیٰ نے واجب کیا غسل سبب نکلنے منی کے کہ جو ظاہر ہے بعض صحابہ اور اکثر فقہاء امت کے نزدیک اور واجب کیا دھونا اطراف کا یعنی ہاتھ و نہہ پانوں کا بسبب نکلنے پانخانے کے کہ نہیں اختلاف ہے اور اسکی نجاست میں پس عقل کیا جانے اسرا شرع کو ہر نوع تا بعدار ہوا احکام شرع کا بچوچ چہر جیسے مرد و عورت و بچے کے ہاتھ میں انتہی حد اور مولوی روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مشغولی علم معقولات علم اشقیاست و علم نامعقول علم انبیاست ہدایہ ہستیا پانچوین و ہدایہ چوبین سخت ملکہین بود ہگر باستلال کار دین بد کہ فخر رازی راز دار دین بد کہ اور حضرت عبداللہ ابنی حضرت مجتہد رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے نے اپنے رسالے میں لکھا ہے کہ حضرت نجم الدین کبری قدس اللہ سرہ بیٹھے ہوئے وضو کر رہے تھے کہ آپ کو غنودگی ہوئی دیر تک جب فاقہ ہوا تو خادم نے وجہ غنودگی کی پوچھی فرمایا اسوقت امام فخر الدین ازلی کا وقت نزع کا تھا کہ ابلیس نے اگے گھیرا اور پوچھا کہ خدا کو کس دلیل سے پہچانا امام نے دلیلین لانی شروع کیں اور وہ قریب ہزار دلیل کے وحدانیت باری پر لائے کتابوں میں لکھتے ہیں کہ جو دلیل لاتے تھے وہ ملعون رد کر دیتا تھا آخر ایک یا دو دلیل باقی رہ گئی تھیں جو میں پونہ چا اور کہا جواب داس ملعون کہ میں نے خدا کو بے دلیل پہچانا ہے تو اب سے ابلیس اس کے کہنے سے بھاگا اور وہ ایمان سلامت کے لئے لوگوں نے شمار رکھا وہی تاریخ ان کے وفات کی تھی جو شیخ کو غنودگی حال ہوئی اگر فلاسفہ کا حال متغیر ہوتا ہے وقت موت کے اس واسطے منقول ہے علیکم یدین الہجاشن یعنی بوڑھیا عورتوں کا دین اختیار کرو و ہ تمام ہوا بیان اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول کا والسلام چاب سنو کچھ بیان و کاستطیعوا انکھو کا ہدایہ یعنی باطل نہ کرو اپنے عملوں کو بسبب ارتداد کے یا ریا و سمعہ کے یگانا ہونے کے پس بُرائی ارتداد کی تو ظاہر ہے قرآن و حدیث میں بہت جا برائی اور اسکی مذکور ہو لیکن آگاہ اور ریا و سمعہ کا بیان ضرور ہے کہ یافت پوشیدہ ہے کہ آدمی آگاہ نہیں ہوتا اس کے چنانچہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ منہاج السالکین میں لکھتے ہیں کہ ریا و عجب آفت عظیم ہیں ایک لفظ میں آجاتے ہیں اور اکثر ہوتا ہے کہ فوسے برس کی عبادت باطل کر دیتے ہیں منقول ہے کہ ایک شخص نے

میانہ روی اور ستقامت کی پس اسید رکھو اسکے فلاح کی اور اگر اشارہ کیا جائے طرف اس کے ساتھ اوٹھ گھبرائیں کہ پس گناہ و سکون فلاح
اور فرمایا کفایت ہر آدمی کو بڑائی سے یہ کہ اشارہ کیا جائے طرف اس کے ساتھ اوٹھ گھبرائیں کہ پس گناہ و سکون فلاح
اور فرمایا کہ گناہ بھیرے کہ حاضر ہوا میں صفوان اور ان کے یاروں کے پاس اور جندبہ صحت کر رہے تھے انکو پس کہا انھوں نے کیا سنا
تو نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ کہا جندبہ نے سنایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو کوئی سنا و سنا و سنا
اللہ تعالیٰ او سکودن قیامت کے اور جو کوئی مشقت ڈالتا ہے یعنی لوگوں پر یا اپنے نفس پر زیادہ طاقت سے مشقت ڈالے گا اللہ تعالیٰ اسے
روز قیامت کے کہا انھوں نے نصیحت کر رکھی پس کہا جندبہ نے تحقیق اول اوس چیز کا کہ سنا تھا آدمی سے پیٹ ہو اسکا پس جو کوئی کر کے
یکہ نہ کھائے مگر حلال پس چاہے کہ کرے اور جو کوئی کر کے یہ کہ نہ حاصل ہو درمیان اس کے اور درمیان جنت کے چلو بھڑون گھر لے اسکو
پس چاہیے کہ کرے ہذا آیا ہو کچھ حضرت عمر ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد کی طرف پس پایا سادہ بن حنبل کو بیٹھے ہوئے نبی صلی
اللہ علیہ وسلم کی قبر کے پاس روئے پس کہا عمر رضی اللہ عنہ کہ کس چیز نے ڈالایا تجھ کو کہا معاف ہے کہ ڈالایا مجھ کو ایک چیز نے کہ سنی تھی میں نے وہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے کہ بلاشبہ تھوڑا سا ریا شرک ہے اور جس نے دشمنی کی علی خدا سے پس تحقیق نکلا
اللہ تعالیٰ کے روبرو واسطے لڑائی کے بلاشبہ اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے نیکوں پر نیز گاروں پوشیدہ حالوں کو وہ جو جب غائب ہوں نہیں
ڈھونڈے جاتے اور اگر حاضر ہوں نہیں لڑے جاتے اور نہیں دیکھے جاتے یعنی لوگوں کے دل ان کے چراغ میں ہدایت کے نکلے میں ہر زمین پر کھینچے
ف یعنی گھر ان کے سبب افلاس کے اندھیرے رہتے ہیں ہر تقدیر میں نہیں آتا کہ چراغ جلاوے پس سیدہ اور فرمایا کہ بلاشبہ بندہ جب نماز
پڑھتا ہے ظاہر میں بھی پڑھتا ہے اور نماز پڑھتا ہے پوشیدگی میں پس اچھی طرح پڑھتا ہے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ یہ بندہ میرا سچا بیٹا ہے اور
فرمایا ہو ونگی اخیر زمانے میں قومیں بھائی ظاہر میں دشمن پوشیدہ میں پس کہا یا رسول اللہ اور کیونکر ہو گا یہ فرمایا یہ ہو گا سبب غبت
بعض ان کے کے طرف بعض کے اور ڈرے بعض ان کے کے بعض سے اور فرمایا جو کوئی نماز پڑھے دکھائے کو پس تحقیق شرک کیا اور جو کوئی روزہ
رکھے دکھائے کو پس تحقیق شرک کیا اور جو کوئی تصدق کرے دکھائے کو پس تحقیق شرک کیا اور فرمایا پناہ مانگو اللہ سے جب انحراف سے
پس غم کے گنہگار سے عرض کیا صحابہ نے کیا رسول اللہ کیا ہے جب انحراف فرمایا مال ہی دوزخ میں کہ پناہ مانگتی ہے اوس سے دوزخ ہر روز سوار
کہا گیا یا رسول اللہ کون داخل ہو گا اوس میں فرمایا القرآن المسی اور ان باغی کے چھ مہینے پڑھے ہوئے جو نود کرنے والے ہیں ساتھ
عملوں اپنے کے اور فرمایا ڈرتا ہوں میں اپنی امت پر شرک سے اور شہوت یعنی خواہش پوشیدہ کہ شاید صحابی رضی اللہ عنہ نے
کہہا میں نے یا رسول اللہ کیا شرک کر لیا آپ کی امت بعد آپ کے فرمایا مان آگاہ ہو تحقیق وہ نہیں پوچھیں گے اقتاب کو اور نہ چاند کو اور
نہ تیر کو اور نہ بت کو ولیکن دکھاؤں گے اپنے اعمال کو اور شہوت پوشیدہ یک صبح کریگا ایک اوکار و یک سے پس پیش آویگی اوس کے لیے
خواہش خواہشوں اوسکی سے پس چھوڑ دیگا روزہ کہہا ابو سعید صحابی نے کہ براہ ہوئے ہم پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس حال میں
کہ ہم ذکر کرتے تھے کانے دجال کا پس فرمایا کیا نہ خبر دو نہیں تم کو ساتھ اوس چیز کے کہ بہت خوفناک ہے تیرے نزدیک سے کانے دجال سے
پس عرض کیا ہم نے ان یا رسول اللہ فرمایا وہ شرک خفی ہے یہ کہ گھر اچھوڑ دو آدمی پس نماز پڑھے پھر زیادہ کرے نماز اپنی واسطے دیکھنے نظر
آویون کے اور فرمایا اگر تحقیق ایک آدمی کرے ایک عمل غار میں کہ نمود روزہ اوس کے لیے اور نہ سوراخ نکلیگا عمل اوس کا طرف لوگوں کے
جو کچھ کہ ہو گا ف پس حاجت ظہار کی کیا ہے کہ ظاہر کرنا حق دیا کار ہو کہ سیدہ اور فرمایا جو شخص کہ ہو اوس کے لیے چھ بیعت
اچھی نہ بری ظاہر کرے اللہ تعالیٰ اوس سے ایک علامت کہ پہچان جائے سبب اوس کے ف پس حاجت ظہار کی نہیں ہے کہ ظاہر کرے گنا
ریا میں گرفتار ہو کہ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ تحقیق نہیں جو نہیں کہ تمام کلام داند کے قبول کر دینے میں قبول کرتا ہوں قصد خود شہوت کی

نبی و رسول سندس کلام
صحیح و سچا کلام اللہ تعالیٰ
اور سچا

شاہ و مومن اسکا قلیل
عالم ہو گا چاہے کچھ نہ ہو

رواہ ابن مسعود

عائشہ سے روایا
اور کچھ کے حال سے روایا
کچھ اور سنے سے روایا
حافظ محمد بن ابی

پسلیں اوسکی گہرا روی نے اور اشارہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ بچگیوں اپنی کے پس داخل کیا بعض اذکی کو اندر بھونکے
فرمایا حضرت نے اور متین ہوئیں اوسکے لیے ستر اڑھے اگر بلاشبہ ایک اونہیں سے چھنکارا لے زمین میں تو ندا و گاٹے زمین کچھ چلب
کہ باقی رہے دنیا پس کٹتے ہیں وہ اوسکو اور ڈستے ہیں اوسکو میان ملک کہ لایا جاوے اوسکو طرف حساب کے گہرا روی نے اور فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ الْقَبْرَ كَوْضَةٍ مِنْ زِيَاضِ الْجَنَّةِ اَوْ حُفْرَةٍ مِنْ حُفْرِ النَّارِ یعنی سوکے اسکے زمین
قبر ایک باغ ہو جسکے باغوں میں یا ایک گڑھا ہی دوزخ کے گڑھوں میں ہے عرض کیا صحابہ کہ یا رسول اللہ بلاشبہ آپ تو بوڑھے ہو گئے
فرمایا شیعہ بھٹی ہو گئے اَسْخَا اَنْتَ يَا مَعْشَرَ الْيَهُودِ اَمِنْ بُوْرْ حَاكِرٍ دِيَا مَجْکُو سُوْرَہ ہود اور اوسکی بہنوں نے ہود
احوال قیامت کا ہی مثل سورہ واقعا اور المہملات اور عم یتساو لون اور ادا الشمس کورت ہے سیہ حکما انفس نے بلاشبہ تم
البتہ کرتے ہو عمل یعنی گناہ صغیر کہ وہ بال سے زیادہ باریک ہیں تجاری اسکھوں میں یعنی سہل و حقیر جانتے ہو اذکو گنتے تھے ہم اذکو سہل
صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مہلقات یعنی سہل کا ستہ ہے فرمایا ای عایشہ اِنَّا لَوَ وَحَقَّقْنَا اِلَ اللّٰهِ نَوَابِ فَاَنْ لِّهَآ مِّنَ اللّٰهِ طَالِبًا
یعنی بھاتو اپنے تئیں جنیر گناہوں سے اسلئے کہ تحقیق اُنکے لیے اللہ کی طرف مطالبہ کرنے والا ہی یعنی طالع ہے اور فرمایا حکم کیا مجھ کو میرے نواب کو
دور سے کا خوف خدا پوشیدہ اور ظاہر میں اور بات عمل کی کہنے کا غصہ اور خوشی میں اور میانہ روی کرنے کا فقر و غنا میں اور یہ کہ صلہ رحم
کرد زمین اونسے کہ کائنات مجھے اوردونہیں اذکو کہ محروم رکھیں مجھ کو اور عفو کرو زمین اوسکے کہ ظلم کرے مجھ پر اور جو خاموشی میری فکر اور گویائی
میری ذکر خدا اور نظر میری عبرت اور حکم کروں میں ساتھ اچھی باتوں کہ ہدف پہلے تو فرمائیں اور ذکر کہیں نہ گویا امر بالمعروف نہی
تفصیل کی کیونکہ شتمل ہے سب بھلائیوں کو ہے سیدہ اور فرمایا کہ نہیں ہی کوئی بندہ مومن کہ تکلیف اوسکی اسکھوں آئسو اگرچہ چوکھی کے
سر کے برابر خوف خدا پھر پوچھے کسی چیز کو بہتر جگہ پھر اوسکے سے مگر کہ حرام کرنا ہی اوسکو اللہ دوزخ پر ہے مظهر قدس اللہ
فرماتے ہیں بہت شفیع روز جزا میں دیدہ مناک خواہ شدہ ازین ابے وان آخر حسابم پاک خواہ شدہ اور فرمایا کہ نہیں بظاہر ہوتی خیلانت
کسی قوم میں مگر کہ بہت ہوتی ہی اذین معت اور نہیں کم کرتی کوئی قوم سپانے اور تر ازو کو مگر کہ بے برکت ہوتا ہی اونسے رزق اور زمین
کرتی کوئی قوم ناحق مگر کہ بھیلی ہی اذین جو نریزی اور زمین توڑتی کوئی قوم عمد کو مگر کہ مسلط ہوتا ہی اونسے شمش اور کیا ہی کہ ہے تری
آیت وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ اَکْثَرُ يَدِيْنَ یعنی اور ڈرا کہنے اپنے کو کہ بہت نزدیک ہیں پکارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کو پس
جمع ہوئے پس عام پکار اور خاص پکار یعنی نام بنام مثلاً ای بنی کعب بن لوی چھٹا اپنے نفسون کو آگ سے یہاں تک کہ فرمایا یا فاطمہ
اَنْقِذِيْ نَفْسَكَ عَنِ النَّارِ پس بلاشبہ نہیں مالک ہونہیں واسطے تھارے اللہ کے عذاب سے کچھ سوکے اسکے کہ تحقیق تھارے لیے
قرابت ہی سلیک و احسان کرو گنا بسبب قرابت کیس آدمی کو چاہیے کہ غور کرے ان مضامین میں اور گناہوں اپنے کو بچا کر اذاعت آئی میں جب
سنت کے مشغول رہے کہ عافیت دارین آئیں ہی غور جانا چاہیے کہ یا کہ پروردگار نے مومنوں کو تعلیم کر کر کچھ کفار کی بُرائی بیان کرنی شروع کی کہ فرمایا

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَاصْدُؤْا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ مَاتُوا وَهُمْ كُفَّارًا فَلَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ ○

بلاشبہ وہ لوگ کہ کافر ہوئے اور باز رکھا راہ خدا سے پھر مر کے اس حال میں کہ وہ کافر تھے پس ہرگز نہ بخشید گا خدا ان کو۔ ﴿فَمَنْ جَاءَكَ مِنْكُمْ﴾
اور روکا اس کی راہ سے پھر مر گئے اور وہ منکر ہی ہے تو ہرگز نہ بخشید گا ان کو اس سے۔ ﴿مَوْثِقِينَ﴾ راہ خدا سے یعنی ہر آیت اور حکم
بعضوں نے کہ اوتیری یہ آیت ان کفار کے حق میں کہ بدتر کنوین میں مار ڈالے گئے تھے اور حکم اسکا عام ہے یعنی سب کفار کے حق میں ﴿مَنْ﴾
﴿مَعًا﴾ بشر ہے۔ پھر خطاب مومنون کہ فرمایا بطور تسلی کے۔

فَلَا تَهِنُوا وَنَادُوا إِلَى السَّلَامِ وَأَنْتُمْ الْأَعْلَوْنَ وَاللَّهُ مَعَكُمْ وَلَنْ يَتْرَكَكُمْ أَعْمَالَكُمْ ۝

فولاد زعفرانی و فولاد منگنه

وَمَا أَتَيْنَا مِنْ شَيْءٍ إِلَّا لَهُ سَبْعٌ مِثْقَالَهُ ثُمَّ يَخْلَقُ لَهُ فِيهِ خَيْرٌ مِمَّا يَخْتَارُ
آدم کے ذریعہ کیا گیا مال کو گناہ زیادہ ہو جائے جس سے تیرے لیے یعنی دنیا اور آخرت میں اور بند کر رکھنا تھا اسکو پڑا تو تیرے لیے یعنی اللہ کے
نزدیک اور لوگوں کے نزدیک اور زمینیں ملاست کیا جاوے گا تو قدر کفایت پر اور شروع کریں اوس مال کے خرچ کرنے میں کہ زائد ہو جائے تیری
سے ساتھ خیال اپنے کے ہفت اب قدر کفایت پر یعنی مضائقہ نہیں ہے اگر رہنے والے بقدر قوت کے کہ باز رکھے بھوک اور سوال سے
اور یہ مختلف ہوتا ہے ساتھ اختلاف اشخاص اور زمانوں اور احوال کے یعنی بعضوں کا قوت کم ہوتا ہے اور بعضوں کا زیادہ اور اسی طرح بعض
دنوں میں کچھ ہوتا ہے اور بعضوں میں کچھ اور بعضی حالت میں کچھ ہوتا ہے اور بعضی میں کچھ اور خیال اپنی کے یعنی جتنا نفقہ تیرا رقم پہل پیٹے ہیں
اونہیں سے کہ چاہئے بچے تب بیگانوں کو دے نہ کہ وہ محتاج زمین اور اور ونگو دیو اور ظاہر ہے کہ یہ بھی حدیث قدسی ہے اگرچہ صریح لفظ
اوسکے نہیں ہیں اور احتمال یہ بھی ہے کہ شاید حضرت نے اسطرح فرمایا ہو واسطہ علم چہ چہ ہم اور فرمایا اتقوا الظلم فان الظلم
ظلمات یوم القیمۃ واتقوا الشح الذی واہمکم علی غلام سے اسلیے کہ ظلم اندھیر جو کہ روز قیامت کے اور بوجہ کی
اسلیے کہ بخیل نے ہلاک کر دیا ہے اور لوگوں کو کہ تھے پسے تم سے باعث ہوا انکو نخل سپر خونیزی کی اور حلال جاننا حرام کو ہدف
معنی ظلم کے ہیں رکھنا ایک چیز کو بیچ غیر جگہ اوسکی کے بہت شامل ہی ہو گئے ہیں جو گناہ ہی وہ ظلم ہی اور ظلم اندھیر ہو گئے کہ ظالم کسی
کہ یہ معمول ہے ظاہر ہے کہ جو کا ظلم بہت سی اندھیان ظالم پر نہیں آہ پاسنے کا سبب اونکے جسے کہ موس راہ پاؤینگے کہ دور تا ہو گا نور اوکا لگے
افسوس یا راندھیرون شدائد اور سوال قیامت کے ہیں یعنی ایک ظلم سبب ہوگا بہت سی سختیوں اور سوال قیامت کا اور بوجہ بل سے کہ وہ بھی
ایک نوع ظلم کی اسکو جدا اسلیے بیان کیا کہ بڑی نوع ظلم کی ہے اور نخل باعث خونیزی اور حلال جاننے حرام کا اسلیے ہوتا ہے کہ خرچ کرنا اول کا
اور خبر گیری سلیمان بجائیوں کی سبب ہی آپس کی محبت و ملاپ کا اور نخل کرنا سبب ہے کہ ملاقات اور انقطاع کا اور یہ باعث ہیں
رازی اور دشمنی کے اور جب دشمنی ہوئی تو خونیزی بھی ہوتی ہے اور مساح کرنا حرام کا بھی ہوتا ہے کہ دشمن کی عورتیں و مالی کو اور آب و بریزی
وغیرہ کو آدمی حلال جانتا ہے ہم اور فرمایا سد دو اسلیے کہ آویگا تیرا یاد نہ مانہ کہ لیا ویگا آنی صدقہ سینا پس نپا ویگا اوس شخص کو کہ
قبول کرے اوسکو کہ گاک ایک آدمی مار لانا تو اسکو کل تو البتہ قبول کرتا میں اسکو بدلتج۔ کہ دن نہیں حاجت جبکہ اسکی فتنہ و
غنیمت جاننا اب سدینے کو کہ قبول کرنے والے بہت ہیں دیگر ثواب پائے ہو ایک اندازہ یہ آویگا کہ کوئی قبول نہیں کرنیکا سبب اسکے کہ
سبال دار ہوئے یاد دل غنی ہوگا سبب اسکے کہ بے رغبت ہونگے دنیا سے اور اغصاع کے تحریر کے یہاں اخیر زمانے میں حضرت امام مدنی
فرماتے ہیں کہ ہم کہتا ابو ہریرہؓ کہ کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ کو بسا صدقہ بڑا ہی ارزو ثواب کے فرمایا یہ کہ تصدق کرے تو او سوقت کوتا
تندرستی ہو حرص رکھتا ہوا مال کے جمع کرنے کی ڈرتا ہو فقر سے اور امید رکھتا ہو دولت کی اور ٹھیل نکریاں تک کہ سوقت پونچھ
جان ملتی ہیں کہ تو فلا نے کے لیے اتنا اور فلا نے کے لیے اتنا اور حال یہ کہ تحقیق ہوا وہ واسطے فلا نے کے ہفت یعنی اللہ کے
تندرستی کی حالت میں کہ اوس وقت بسبب امید درازی عمر کی حرص وتی ہی مال کے جمع کرنے کی اور نخل کرنا ہی اور ٹھتا ہوا محتاج
سے کہ اگر سد و زکا تو محتاج ہو جاوے گا اور آرزو رکھتا ہے تو نگری کی پس ایسے وقت میں بنا بڑا کام رکھتا ہے اور دینے میں ٹھیل نکریاں تاکہ
کہ جب خلق میں جان آئے تو کہنے لگے کہ فلا نے کو اتنا دینا اور فلا نے کو اتنا اور او سوقت مال ہو گیا ہی فلا نے کا یعنی وارثوں کا حق متعلق
ہو گیا ہی حاصل یکہ تندرستی میں دینا بہت ثواب ہے اور جب وقت مر کا آجاو او سوقت وصیت کرے باللہ تو بہت ثواب ہے
اللہ ابو ذر رضی اللہ عنہ نے کہ پونچھا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال میں کہ وہ بیٹھے ہوئے تھے کہبے کے سامنے میں پس جب کہ دیکھا مجھکو
فرمایا وہ نہایت خوش مزاج ہیں قسم ہے کہ جس کے پروردگار کی پس کہا میں نے قربان ہوں بھار بابان میرے وہ کون میں فرمایا کہ وہ بہت حق کرنا

7-15-64

روانہ اپنی ریاضتوں

دودا اجیناری دودا

ابوہریرہؓ کہ باغ والے نے پوچھنے والے کو ایسی بات کہی کہ اس واسطے کہ سنی تھی یہ سنی تھا تو اس
 ابوہریرہؓ کہ یہ بانی اور سکائی پس کہتی تھی وہ آواز یعنی جسکی وہ آواز تھی وہ کہتا تھا اس ابوہریرہؓ کہ یقیناً فلاں یعنی بانی نے فلاں
 کے باغ کو واسطے نام تیر کے پس کیا کرتا ہے تو یعنی اپنے باغ میں کہ جسکے سبب لائق اس بزرگی کا ہوا کہ اس نے اس وقت کہ کہا
 اور پوچھا تھے یہ کو کہا ہوں میں تجھے کہ پس تھیں میں دیکھتا ہوں طرف اوس چیز کے کہ حاصل ہوتی ہے باغ میں پس سہ دیتا ہوں تہائی
 اوس کا اور کھاتا ہوں میں اور کنہ میرا تہائی اور لگاتا ہوں میں اوس باغ میں تہائی **ف** بانی نے فلاں شخص کے باغ کو لفظ
 فلاں کہنا کیا حضرت نے باغ والے کے نام سے جسے کہ آگے آیا صریحاً یعنی ابوہریرہؓ نام اس کا لیا گیا تھا حضرت نے اس طرح فرمایا اور واسطے
 نام تیر کے یعنی کہتا ہوں میں فلاں واسطے نام مخصوص تیر کے اور پھر اس کے حاصل کے ہاتھ نام لیا تھا اور سامع نے گنا یہ گنا یعنی فلاں
 کہا اوس کو بیان کر دیا کہ میں نے نام سنا تھا اوس کو لفظ فلاں کہتے ہیں کیا ہے اور فرمایا کہ بلا شک میں شخص نے بنی اسرائیل میں سے ایک کو دیکھا
 اور دوسرا گنا اور قیسرا لہا پس چاہا اللہ تعالیٰ نے یہ کہ از لہ اولو کہ شکر نعمت کا ادا کرتے ہیں یا نہیں پس بھیجا ان کے پاس ایک فرشتہ
 یعنی بصورت مسکین کے پس آیا وہ کوڑھی کے پاس اور کہا اوسے کونسی چیز بہت پیاری ہے تیرے نزدیک کہا کوڑھی کہ رنگ اچھا
 اور پوست بدن کا اچھا اور جاتی ہے مجھے وہ چیز کہ گھنیا ہے میں مجھے لوگ یعنی کوڑھ جاتی ہے فرمایا حضرت نے پس ہاتھ پھیرا
 نے اوس پر پس دھر ہوئی اوس کے گھن اوسکی یعنی کوڑھ اور دیا گیا رنگ اچھا اور پوست اچھا کہ فرشتے نے پس کو نسا مال بہت پیارا ہے تیرے نزدیک
 کہا اونٹ یا گائیں شک کیا اٹھنے کے کہ راوی حدیث کا ہی مگر یہ کہ کوڑھی نے یا گئے نے کہا ایک نے اونٹ سے اونٹ اور کہا دوسرے نے
 گائیں یعنی شک فقط تعین میں کر اوسنے کیا کہا اور اس کا کیا فرمایا حضرت نے یا گیا وہ اونٹ لیا گیا جس پر کہ فرشتے نے برکت دے اللہ تعالیٰ کے لیے
 امین فرمایا حضرت نے پھر یا فرشتہ گئے کے پاس اور کہا یہ چیز بہت پیاری ہے تیرے نزدیک کہا بال اچھے اور جاتی ہے مجھے یہ چیز کہ گھن کہا
 میں مجھے لوگ فرمایا حضرت نے پس ہاتھ پھیرا فرشتے نے اوس کے سر پر پس جاتا رہا اوس گنج فرمایا حضرت نے اور دیا گیا وہ بال اچھے کہ فرشتے نے
 پس کو نسا مال بہت پیارا ہے تیرے نزدیک کہا گائیں پس دیا گیا گائیں گیا جس پر کہ فرشتے نے برکت دے اللہ تعالیٰ امین فرمایا حضرت نے پھر یا فرشتہ اڑے کے پاس
 اور کہا کونسی چیز بہت پیاری ہے تیرے نزدیک کہا یہ کہ دے اللہ تعالیٰ ہر ایک کو پس بھون میں اوس کو کون کو فرمایا حضرت نے پس پھر فرشتے نے
 اوس پر ہاتھ پس عنایت کی اللہ نے اوس کو ہینائی اوسکی کہ فرشتے نے پس کو نسا مال بہت پیارا ہے تیرے نزدیک کہا بکریاں پس دیا گیا بکریاں بہت گچے
 دینے والیاں پس بچے لیے کوڑھی نے اور گچے نے اونٹوں کا اور گایوں کے اور بچے لیے اندھے کے بکریوں کے پس ہوا کوڑھی کے لیے ایک گیل
 اونٹوں کا اور گچے کے لیے ایک گیل گایوں کا اور اچھے کے لیے ایک گیل بکریوں کا فرمایا حضرت نے پھر یا فرشتہ کوڑھی کے پاس بیچ صورت اپنی اور ہینا پس
 یعنی جس صورت و ہیئت میں پہلے اوس پاس آیا تھا وہی طرح پھر آیا پس کہا اوس فرشتے نے کہ میں مسکین ہوں جاتا رہا مجھے اسباب سفر میں
 پس میں ہونچنا ہو سکتا ہے یعنی منزل مقصود کو مگر ساتھ عنایت اللہ کے پھر سبب تیرے مالگتا سو میں تجھے بواسطے اونٹ کے کہ دیا تجھ کو رنگ
 اچھا اور جلد اچھی اور مال ایک اونٹ یعنی مالگتا ہوں ایک اونٹ کہ پوچھوں میں بسبب اوس کے بیچ سفر اپنے کے مقصود اپنے کو پس کہا
 کوڑھی نے حق بہت ہیں یعنی حقدار بہت ہیں تجھے ایک اونٹ نہیں پہونچ سکتا اوسنے یہ بات جھوٹ کہی اوس کے ٹالنے کے لیے پس کہا
 فرشتے نے تحقیق گویا کہ میں پہچانتا ہوں تجھ کو کیا تھا تو کوڑھی کہ گھنیا ہے تجھے گویا اور محتاج تھا پس ہی تجھ کو اللہ نے صحت
 مال پس کہا کوڑھی نے سو اس کے نہیں کہ وارث گردا گیا ہوں میں اس مال کا باپ دادا پس کہا اوس فرشتے نے اگر ہی تو جھوٹا ہے
 تجھ کو اللہ طرف اوس حال کے کہ تھا تو یعنی کوڑھی محتاج فرمایا حضرت نے کہ یا فرشتہ گچے کے پاس پہلی صورت اپنی میں یہ کہ آیا اوس کو ماندا
 اوس چیز کے کہ کہا تھا کوڑھی کو اور جواب دیا گچے نے جیسا جواب دیا تھا کوڑھی نے پھر کہ فرشتے نے اگر ہی تو جھوٹا ہے تجھ کو اللہ

رواہ ابن ابی شیبہ

۴۰
 اس طرح جہیز کی کہنا کہ
 کہ عرض کرنا ہوں حاجت اپنی
 اللہ تعالیٰ سے پھر اچھے اور
 بہرست نہیں کہے میں
 کہ ہوں اللہ تعالیٰ سے اور
 گچے

دم لوٹتے ہم اور وہ کو مسلمان کریں پھر چاہو گے کہ یوں آخر کو صلح ہوئی لیکن اس میں عمرہ نہ کرنے دیا
اگلے سال فضا کیا اس صلح کے بعد یہ سورت اتاری ہو

بسم الله الرحمن الرحيم

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا ۝ لِيَغْفِرَ لَكَ اللهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهُ
عَلَيْكَ وَيَهْدِيكَ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝ وَيُصْرِّحُ اللهُ تَعَالَى

بمشہد ہمنے حکم کیا تیرے لیے فتح ظاہر کا انجام کا فتح کا یہ ہر کہ بخشے تیرے لیے خدا جو کچھ کہ گذرا تیرے گناہ سے اور جو کچھ کہ پیش ہے اور
تمام کرے نعمت اپنی تجھ پر اور تو پہلے دکھائے تجھ کو راہ سیدھی اور تیرے دیکھو تجھ کو خدا مدد دے قوی ہو فتح دینے فیصلہ کر دیا تیرے واسطے مسیح
فیصلہ تاسف کرے تجھ کو اللہ جو کچھ کہ ہو تیرے گناہ اور جو کچھ کہ ہے اور پورا کرے تجھ پر اپنا احسان اور چلا دے تجھ کو سیدھی راہ اور مدد کرے
تجھ کو اللہ زبردست مدد دے تقصیر دینی تجھ کو اس محل سے درج بڑھے اور یہ بات اس کے کسی بند کو نہیں فرمائی کہ اگلے پچھلے گناہ بخشے
اگرچہ بہت بند ہیں بخشا میں ہر گز دینا ہو ہو فتح دینے تقصیر دینی تجھ کو اس محل سے درج بڑھے اور یہ بات اس کے کسی بند کو نہیں فرمائی کہ اگلے پچھلے گناہ بخشے
پھر نے کے وقت کے سے سال حدیبیہ میں ازراہ وعدہ کے آنحضرت کے کے فتح ہو پھر اور بعضوں نے کہا کہ وہ فتح حدیبیہ میں اور نہ میں
اوس میں قتال شدید و لیکر ہوئی آپس میں پھینکا پھانکی پھروں اور تیروں کی پس تیرا سب مسلمانوں نے مشرکوں کو یہاں تک کہ بھاگ دیا اور
شہر میں اور چاہی انھوں نے صلح پس لئی فتح ظاہر اور کاراج کے کے واقع ہوا فتح حدیبیہ میں مجرہ بڑا کہ پانی کنوین میں جو چکا ایک طرف باقی رہا
پس گئی والی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کنوین میں پس جوش مارا پانی نے یہاں تک کہ پیاسا لوگوں نے اور بعضوں نے کہا کہ مراد اس فتح
سے فتح خیبر کی ہے اور بعضوں نے کہا کہ معنی اس کے یہ ہیں کہ قضینا لک قضا آگیا یعنی حکم کیا ہمنے تیرے لیے حکم ظاہر اہل مکہ پر یہ کہ
داخل ہو کر تم اور اصحاب تمہارے سکے میں سال آئندہ غاتہ کعبہ کے طواف کرنے کے لیے ہو ہو موجب قول اکثر مفسروں کے مراد فتح
سے صلح حدیبیہ کی ہے کہ حقیقت میں مقدمہ فتوح کثیر کی تھی اور سب فتح مکہ کی بھی یہی ہوئی اور صلح کو فتح اس لیے کہا کہ اس وقت میں واقع ہونا
صلح کا مشرکوں سے دشوار تھا مدد و فتح خدا تعالیٰ کی طرف سے آنحضرت کو پونہچی تب شرک صلح پر راضی ہو اور بعضوں کے نزدیک مراد اس فتح
مکے کی ہے اور بعض کے نزدیک فتح خیبر اور فک کی ہے کہ غفر یہ اس صلح سے واقع ہوئی اور زہری کہتے ہیں کہ کوئی فتح صلح حدیبیہ پر ہی تھی
اس لیے کہ اس وقت میں مشرک مسلمانوں کے ساتھ مختلط ہوئے اور قرآن اور کلام مسلمانوں کا سنا اور اکثروں کے دلوں میں اسلام نے جگہ پکڑ لی
اور اوس میں برس میں بہت حلق مسلمان ہوئی اور اسلام کے پھیلنے میں بہت اہمیت ہوئی اور تفسیر حسینی وغیرہ میں لکھا ہے کہ چھ برس چری
میں ہوا صلح حدیبیہ وسلم نے خواب میں دیکھا کہ اپنے بعض اصحاب کے ساتھ مکے میں گئے ہیں اور عمرہ ادا کیا اصحاب نے جانا کہ اسی سال
یہو میں آویگا اور تہیہ فرما گیا اور پہلی تاریخ دیقہ کے اوس سال آنحضرت چودہ سو اصحاب کے ساتھ مدینے سے باہر نکلے احرام عہد کیا
باندھ کر متوجہ مکے ہوئے جب یہ خبر مشرکوں کو پونہچی تو وہ بقصد مکہ گئے آنحضرت کے مکے کے داخل ہونے سے مجتمع ہو کر مکے سے باہر
نکلے آنحضرت اپنے ان کے اس قصد سے آگاہ ہو کر حدیبیہ میں منزل کی اور حدیبیہ نام ایک کنوین کا ہے کہ پانی اس کا بسبب صرف لشکر مبارک
کے ایک قطرہ نہ رہا تھا جب آنحضرت اوس کنوین کے کنارے پر پونہچے تو وضو کیا اور پانی اپنے وضو کا اوس کنوین میں لایا اب تک پانی
نے اوس کنوین میں جوش مارا اور تمام لشکر کو کفایت کیا بیس روز تک کہ وہاں رہا القصہ عروہ بن مسعود ثقفی کفار کی طرف سے حدیبیہ
میں آنحضرت کے پاس آیا اور آئے کا سبب پوچھا معلوم کیا کہ عمرے کے ارادے سے آئے ہیں اڑنے کا ارادہ نہیں رکھتے کفار بخبر سکر بھی اپنی
آنحضرت کے آنے کے کے میں پس آنحضرت اپنی طرف سے عثمان رضی اللہ عنہ کو مشرکوں کے پاس بھیجا تا ان کو منع کرنے سے باز رکھیں مشرکوں نے

وہاں جہاد ہوتا تھا
صلح حدیبیہ میں
مشرکوں نے
بہت جوش مارا
اور تمام لشکر
کو کفایت کیا
بیس روز تک
کہ وہاں رہا
القصہ عروہ
بن مسعود
ثقفی کفار
کی طرف سے
حدیبیہ میں
آنحضرت کے
پاس آیا اور
آئے کا سبب
پوچھا معلوم
کیا کہ عمرے
کے ارادے سے
آئے ہیں اڑنے
کا ارادہ نہیں
رکھتے کفار
بخبر سکر بھی
اپنی آنحضرت
کے آنے کے
میں پس
آنحضرت
اپنی طرف
سے عثمان
رضی اللہ عنہ
کو مشرکوں
کے پاس
بھیجا تا ان
کو منع کرنے
سے باز
رکھیں مشرکوں
نے

بسیب بولے کہ پائی سینے او من سے کہا سینے کون ہیں یہ کہا اول و نون شخصوں کہ چلے چلو پھر سینے دیکھا ایک ٹیلہ سیاہ کہ اوپر
کتنا ایک لوگ ہیں دیوانے سے پھونکی جاتی ہو آگ اور کئی مقدمہ دن میں پھر نکلتی تھی ہر ایک سے نہون اور تھنوں اور کانوں اور آنکھوں کے گمانیئے
کون ہیں یہ کہا او نھوں نے چلے چلو پھر دیکھی سینے ایک آگ بندگی گئی کہ ستین ہر اوپر فرشتہ نہیں نکلتا ہر او سے کچھ گر کر چھا کر تباہی وہ فرشتہ کا
ہمان تک کہ پھر دیتا ہی او کو آگ بن اور اسکی تعمیر میں کہا کہ وہ گھر جو نمنے دیکھا کہ اسفل و سکا ننگ ہی او کے اعلیٰ سے اور او میں کتنا ایک
لوگ ننگے ہیں اور جلائی جاتی ہو آگ کے نیچے سے آگ اور او کی بدبو سے ناک تھمتے پھر پڑی ہیں وہ زنا کار میں اور وہ بدبو آگے ستر دن کی ہر عذاب
کیے جاتے ہیں یہاں تک کہ جاوین آگ ووزخ میں اور سیاہ ٹیلے پر جو دیکھے وہ وہ ہیں کہ کرتے تھے فعل بد قوم لوط کا سا فاعل و فعل
اس صلب میں کہ قمار میں یہاں تک کہ جاوین ووزخ میں اور وہ آگ بندگی گئی جو دیکھی وہ ووزخ ہی **ف** بد سورہ او سے
غافل ہو کر رات کو اٹھ کر قرآن پڑھا قرآن رات کو اور دن کو اوپر عمل کیا عمل قرآن پر رات و دن میں ہی اور تلاوت قرآن کی رات کو بھی عمل کرنا
قرآن پر ہی ولیکن چونکہ معمول شب میں عمل کرنا ساتھ تلاوت او کی سکے ہی مخصوص کیا ساتھ او کے اور عمل کرنا ساتھ او امر و نواہی قرآن
کے متعلق ساتھ رو کر رکھا باعتبار غالب انتہی تقریر الشیخ رحمہ اللہ علیہ اور ملا علی رحمہ اللہ علیہ نے لکھا ہی باوجودیکہ بڑی نعمت ملی
یعنی علم قرآن پس اسکی تلاوت سے غافل ہو کر سورہ اور بعض اوقات باعث سہو لجا نے کا ہوتا ہی اور وہ گناہ کبیرہ ہی اور تھا عمل کرنا
قرآن کے او امر و نواہی پر باوجودیکہ قرآن سے عمل ہی چنانچہ اسی لیے وارد ہوا ہی کہ جس نے عمل کیا قرآن پس گویا کہ ہمیشہ پڑھتا ہی
قرآن اگرچہ نہ پڑھے اور جس نے پڑھا قرآن ہمیشہ اور نہ عمل کیا او سرچیز پر کہ او میں ہی پس گویا کہ نہ پڑھا کبھی او رکھا طیبی نے سورہ او سے
یعنی باعرض کیا او سے اور جو کہ سو کو بغیر اعراض کے او سے بسبب تقصیر کے یا غجر کے پس وہ خارج ہی اس عید انتہی بد اور شہیدان کا
یعنی خاص مومنین کا کہ وہ انبیا اور اولیا اور علما اور شہداء ہیں اس لیے کہ وارد ہوا ہی کہ سیاہی علما کی غالب ہو گی شہداء خوں پر او رکھا
نوی نے کہ اسمین تنبیر ہی اس پر کہ مستحب ہی ستوجہ ہونا امام کا بعد سلام کے مقتدیوں پر اور پوچھنا خواب کا اور او پر مبادرت تعبیر
کننے والے کے طرف تعبیر خواب کے اول روز میں تاکہ ذہن پریشان نہ ہو بسبب فکر معاش کے **۴۴** **۴۵** **۴۶** **۴۷** **۴۸** **۴۹** **۵۰** **۵۱** **۵۲** **۵۳** **۵۴** **۵۵** **۵۶** **۵۷** **۵۸** **۵۹** **۶۰** **۶۱** **۶۲** **۶۳** **۶۴** **۶۵** **۶۶** **۶۷** **۶۸** **۶۹** **۷۰** **۷۱** **۷۲** **۷۳** **۷۴** **۷۵** **۷۶** **۷۷** **۷۸** **۷۹** **۸۰** **۸۱** **۸۲** **۸۳** **۸۴** **۸۵** **۸۶** **۸۷** **۸۸** **۸۹** **۹۰** **۹۱** **۹۲** **۹۳** **۹۴** **۹۵** **۹۶** **۹۷** **۹۸** **۹۹** **۱۰۰** **۱۰۱** **۱۰۲** **۱۰۳** **۱۰۴** **۱۰۵** **۱۰۶** **۱۰۷** **۱۰۸** **۱۰۹** **۱۱۰** **۱۱۱** **۱۱۲** **۱۱۳** **۱۱۴** **۱۱۵** **۱۱۶** **۱۱۷** **۱۱۸** **۱۱۹** **۱۲۰** **۱۲۱** **۱۲۲** **۱۲۳** **۱۲۴** **۱۲۵** **۱۲۶** **۱۲۷** **۱۲۸** **۱۲۹** **۱۳۰** **۱۳۱** **۱۳۲** **۱۳۳** **۱۳۴** **۱۳۵** **۱۳۶** **۱۳۷** **۱۳۸** **۱۳۹** **۱۴۰** **۱۴۱** **۱۴۲** **۱۴۳** **۱۴۴** **۱۴۵** **۱۴۶** **۱۴۷** **۱۴۸** **۱۴۹** **۱۵۰** **۱۵۱** **۱۵۲** **۱۵۳** **۱۵۴** **۱۵۵** **۱۵۶** **۱۵۷** **۱۵۸** **۱۵۹** **۱۶۰** **۱۶۱** **۱۶۲** **۱۶۳** **۱۶۴** **۱۶۵** **۱۶۶** **۱۶۷** **۱۶۸** **۱۶۹** **۱۷۰** **۱۷۱** **۱۷۲** **۱۷۳** **۱۷۴** **۱۷۵** **۱۷۶** **۱۷۷** **۱۷۸** **۱۷۹** **۱۸۰** **۱۸۱** **۱۸۲** **۱۸۳** **۱۸۴** **۱۸۵** **۱۸۶** **۱۸۷** **۱۸۸** **۱۸۹** **۱۹۰** **۱۹۱** **۱۹۲** **۱۹۳** **۱۹۴** **۱۹۵** **۱۹۶** **۱۹۷** **۱۹۸** **۱۹۹** **۲۰۰** **۲۰۱** **۲۰۲** **۲۰۳** **۲۰۴** **۲۰۵** **۲۰۶** **۲۰۷** **۲۰۸** **۲۰۹** **۲۱۰** **۲۱۱** **۲۱۲** **۲۱۳** **۲۱۴** **۲۱۵** **۲۱۶** **۲۱۷** **۲۱۸** **۲۱۹** **۲۲۰** **۲۲۱** **۲۲۲** **۲۲۳** **۲۲۴** **۲۲۵** **۲۲۶** **۲۲۷** **۲۲۸** **۲۲۹** **۲۳۰** **۲۳۱** **۲۳۲** **۲۳۳** **۲۳۴** **۲۳۵** **۲۳۶** **۲۳۷** **۲۳۸** **۲۳۹** **۲۴۰** **۲۴۱** **۲۴۲** **۲۴۳** **۲۴۴** **۲۴۵** **۲۴۶** **۲۴۷** **۲۴۸** **۲۴۹** **۲۵۰** **۲۵۱** **۲۵۲** **۲۵۳** **۲۵۴** **۲۵۵** **۲۵۶** **۲۵۷** **۲۵۸** **۲۵۹** **۲۶۰** **۲۶۱** **۲۶۲** **۲۶۳** **۲۶۴** **۲۶۵** **۲۶۶** **۲۶۷** **۲۶۸** **۲۶۹** **۲۷۰** **۲۷۱** **۲۷۲** **۲۷۳** **۲۷۴** **۲۷۵** **۲۷۶** **۲۷۷** **۲۷۸** **۲۷۹** **۲۸۰** **۲۸۱** **۲۸۲** **۲۸۳** **۲۸۴** **۲۸۵** **۲۸۶** **۲۸۷** **۲۸۸** **۲۸۹** **۲۹۰** **۲۹۱** **۲۹۲** **۲۹۳** **۲۹۴** **۲۹۵** **۲۹۶** **۲۹۷** **۲۹۸** **۲۹۹** **۳۰۰** **۳۰۱** **۳۰۲** **۳۰۳** **۳۰۴** **۳۰۵** **۳۰۶** **۳۰۷** **۳۰۸** **۳۰۹** **۳۱۰** **۳۱۱** **۳۱۲** **۳۱۳** **۳۱۴** **۳۱۵** **۳۱۶** **۳۱۷** **۳۱۸** **۳۱۹** **۳۲۰**

اَقُولُ اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْمًا **درس منقول** اور بعضوں نے کہا کہ مراد فتح سے فتح ہونا شہروں کا ہو آنحضرت کی اس کے ہاتھ پر کتب
شہر فتح ہو اور آفتاب عبادت کا اطراف رو زمین پر چمکا اور بعضوں نے کہا کہ مراد کشائشِ دل کی ہو کہ ابوابِ معرفت کے آپ کے دل پر کھلے اور
شکلِ باتین حل ہوئیں اور بعضوں نے کہا کہ مراد فتح سے فتح پانی کی ہو پیغمبر علیہ السلام فتح پانی اپنے نفس میں اور عقل و تدبیر میں کی دینی کی
اور اپنے دیوبہزاد کو تابعدار کیا حتیٰ کہ کہا اسلم شیطان فی یدہ یعنی سلمان ہو گیا شیطان پر اس کے ہاتھ پر قولہ لیغفر لک اللہ
یعنی قبول کرنے صلح کے سے جو تیرے دل پر اور بعضوں نے دل پر رنج تھا بسبب اس تابعداری تیری عوض اوس رنج کے ایک اور رنج تجھے
اوتھا لیا اور وہ غمِ زلت یعنی لغزشِ قدم کا ہو کہ تجھ کو فکر تھی کہ بسبب اوس زلت کے کیا کریں گے ہم اب غم اوس زلت کا تیرے دل سے اوتھا لیا
ہم نے ساتھ بیان کرنے اس آپ کے لیغفر لک اللہ مَا تَقْلَمُ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأْخُذُ بِتِیرِی زلت گزشتہ و گزشتہ سب
بمخشدین اور عوض اوس رنج کے امن میں کر دیا تجھ کو قولہ وَیُؤْتِیْهِمْ مِّنْهُ عَلَیْكَ یعنی اور تو کہ تمام کرے نعمت اپنی تجھ پر آٹھ اٹھالو
غالب کرنے دین تیرے کے تمام دینوں پر جیسا کہ فرمایا عزوجل هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهُ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَ
عَلٰی الدِّیْنِ كُلِّہٖ یعنی وہ وہ ذات پاک ہو کہ بھیجا رسول اپنا ساتھ ہدایت و دین حق کے تاکہ غالب کرے دین حق کو سارے دینوں پر
اور یہ وعدہ وفا کیا کہ فرمایا اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَسْمَعْتُ عَلَیْکُمْ نَفْسِیْ یعنی آج کے دن پورا کیا میں نے تمہاری
دین تھا اور تمام کی میں نے تم پر نعمت اپنی بقولہ وَیُعْزِذْکَ بِکَ یعنی اور تو کہ ثابت رکھے تجھ کو راہِ مستقیم پر جیسا کہ فرمایا اِهْدِنَا الصِّرَاطَ
الْمُسْتَقِیْمَ یعنی ثابت رکھے تجھ کو راہِ مستقیم پر قولہ وَیُخَصِّلْ لَکَ اللّٰهُ اَمْرًا اور تیرے خدا تیری یعنی یکا کر دین میں نہیں رہنے کا میں
تیری اور مومنوں کی مدد کرو گا ایسی مدد کہ تم غالب آؤ گے کفار پر **ز اہدی**

هُوَ الَّذِیْ اَنْزَلَ السَّکِیْنَةَ فِیْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِیْنَ لَیْسَ کَذٰلِکَ اِلَہًا نَّامَعَ اٰیْمَانُہُمْ وَ اللّٰهُ جُنُوْدُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ کَانَ اللّٰهُ عَلِیْمًا حَکِیْمًا

وہ ہو وہ۔ اوتارا الطمینان مسلمانوں کے دلوں پر تا زیادہ ہو ایمان اور کسا ساتھ ایمان پہلے ان کے اور خدا کے لیے ہیں لشکر آسمانوں اور
زمین کے اور بھی خدا ادا نا حکمت و فتح و دہی ہی جس نے اوتا چین دل میں ایمان والوں کے اور بڑھے ان کو ایمان اپنے ایمان کے ساتھ اور
اللہ کے ہیں لشکر آسمانوں کے اور زمین کے اور اللہ ہی خدا و حکمت والا ہے تفسیر میں یعنی چین رسول کے حکم پر ہے ضد یوں کے ساتھ ضد
نہ کرنے لگے اس میں ان کو ایمان کا درجہ بڑھا ہے **موسیٰ** یعنی اوتارا اللہ نے مومنوں کے دلوں میں سکون اور خاطر جمعی بسبب صلح کے تاکہ
زیادہ کریں نصیب طرف یقین اپنے کے اور بعضوں نے کہا سکینہ بمعنی صبر کے ہی امر خدا پر اور اعتماد کے اللہ کے وعدے پر اور تعظیم کے واسطے
امر خدا اور خدا کے لیے ہیں لشکر اللہ کو مسطرتا ہی بعض کو بعض پر بموجب اقتضا علم و حکمت اپنے کے **صلح** کہ اب ابن عباس نے کہا بھیجا اللہ
نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ کَلَامَہُ اللّٰہُ کہ اور جب لوگوں نے تصدیق ہوئی کی اس امر میں ان کو اوپر زیادہ پھر نہ کو تو کچھ
روز کو پھر حج کو پھر عباد کو یہاں تک کہ کامل کیا ان کے لیے دین اور کاپس جوجن علم کیے گئے کسی چیز کا اور تصدیق کی اوسکی زیادہ کی تصدیق
ساتھ تصدیق اپنی کے اور خدا کے لیے ہیں لشکر آسمانوں زمین کے انہیں اپنے لشکر دین کو کہ مومن میں نصرت دیگا **محاسبہ** **محاسبہ** **محاسبہ**
فرمایا اللہ تعالیٰ اپنی منت کا مومنوں پر کہ دیکھو تو فریق دی ہم نے تم کو کہ حمت جاہلیت پر کا زلف یا مقابلہ ترک کیا اور ہمارا حکم مانا کہ صلح کر لی جا
یہ کہ ہم نے سکینہ اوتاری تمہارے دلوں پر کہ رسول نے کہا میں نے صلح کی ہے حکم خدا سے تم نے گردن کھدی زیر حکم اوس کے اور آنحضرت و مومنوں کے
دلوں پر یہ بھی سکینہ اوتاری کہ عطا والوں نے جو کچھ کہا قبول کیا اور تحمل کیا انھوں نے کہا ہم نہیں سنتے جس نے کہ سکینہ کو تحمل کیا انھوں نے کہا
نہیں مقرر کرے ہم تیری رسالت کا تو بھی تحمل کیا انھوں نے کہا جو کوئی تم میں ہمارے پاس آئے نہ پھیرینگے ہم اوس کو اور جو ہم میں سے تمہارے

۴
فوق السکینۃ السکون
فان بناس کل سکینۃ
القرآن علیہ السلام
سورة الفاتحة

پاس جاو پھر دینا یہ سب کچھ سنا اور محل کیا جتنا کافر جہالت میں ڈھکتے ملتے تھے آنحضرت اور یہاں آیت اہم دل اور علم میں جو شہادت تھے اور یہ جو فرمایا **وَاللّٰهُ جُودٌ الشَّقَاقِ** یہ وہ مرد کا ہے جو سونے کے لیے یعنی تمہاری مدد کرونگا کہ بادشاہی آسمان زمین کی میرے لیے یہ خیر دینی ہے اپنے کمال قدرت کی اور نافذ ہونے نفرت شہوت کی **ہذا ہدی** اے اور اب عیاش سے ہی بیچ تفسیر تو انسانی کے **هٰذَا الَّذِي اَنْزَلَ الشَّكِيَّةَ اَلَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ** کہ اس کیلئے کہ معنی جس کے میں تو بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے لیز **اَدُوْكَ اَلْمَنَاقِمَ اَلْمَعْلَمَ** کہ اب عیاش نے کہ اللہ تعالیٰ نے بھیجا اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ شہادت **اَلَا اَللّٰهُ** کے پس یہ تصدیق کی ہو سکی ہو منوں نے زیادہ کی اوکو نماز پس جب تصدیق کی ہو سکی زیادہ کیا ان کے لیے روزہ پس جب تصدیق کی ہو سکی زیادہ کی ان کے لیے زکوہ پھر جب کہ تصدیق کی ہو سکی زیادہ کیا ان کے لیے حج پھر جب کہ تصدیق کی ہو سکی زیادہ کیا اوکو جہاد پھر کمال کیا ان کے لیے دین اوکا پس فرمایا **اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنََكُمْ وَ اَتَمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا** کہ اب عیاش نے پس بہت مضبوط ایمان آسمان والوں کا اور زمین والوں کا اور بہت صادق ایمان اور بہت کامل ایمان سب کو ابی نے **اَلَا اَللّٰهُ** کے **ہذا ہدی** **لِيَدْخُلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتُ جَنَّتٍ بَٰحْتَرٰی مِنْ تَحْتِهَا اَلْاَنْهَارُ خَالِدِيْنَ فِيْهَا وَ يُكْفَرُ عَنْهُمْ سَيِّئَاتُهُمْ** وہاں کہان **ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْقَ اَعْيُنِنَا**

انجام کار اور ترے سکینہ کا یہ ہے کہ داخل کرے مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو باغون میں کہ جنت میں نیچے ان کے نہیں ہمیشہ ہیں وہاں اور دو کمرے گاؤں سے جرم ان کے اور یہ یہ مقدمہ نزدیک خدا کے مطلب یا بی بڑی **ہذا ہدی** تا پو نہ چاہے ایمان وہ مردوں کو اور عورتوں کو باغون میں نیچے بہترین ان کے نہیں سدا میں اون میں اور اوٹا کر افسے ان کی برائیاں اور یہ اس کے مان بڑی مراد میں **تفسیر** جو لوگ کہتے ہیں جنت کی طلب نقصان ہے یہاں معلوم ہوا کہ اس کے مان ہی بڑا کمال ہے **ہذا ہدی** ذکر کیا گیا ہے انس رضی اللہ عنہ کہ جب نازل ہوئی لیغفر لک **اللّٰہ** کہا صحابہ نے **ہٰذِیْہَا کَافِرٌ یَّسَّیْہَا** یعنی مبارک وہیوں ہو پس کیا کیا باو گیا ساتھ ہمارے پس یہی آیت **لِيَدْخُلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتُ جَنَّتٍ بَٰحْتَرٰی** **ہذا ہدی** یعنی اوتاری سیدتہ تاکہ زیادہ کریں ایمان کو اور تاکہ داخل کرے اس سبب اس زیادہ کرنے کے عمن دون اور عورتوں جنتوں میں شامل کہ صلہ کروانی ہمنے اور سکینہ بھیجی ہمنے اور نصرت کا وعدہ کیا ہمنے اور اگر کو سبب اس صبر کرنے کے رنج پو نہ چاہا تو بہشت کا وعدہ کیا ہمنے کہ **لِيَدْخُلَ الْمُؤْمِنَاتُ جَنَّتٍ بَٰحْتَرٰی** **ہذا ہدی** جنت ائمہ اور یہ یعنی جو کچھ ذکر کیا یعنی وعدہ کرنا نصرت کا اور داخل کرنا جنت میں اور دور کرنا برائیوں کا اللہ کے نزدیک فخر عظیم اور فوز کے معنی میں ہونچا مرد کو ساتھ نجات پانے کے اور جس سے کہ **ذٰلِکَ ہٰذَا ہدی**

وَيُعَذِّبُ الْمُنَافِقِيْنَ وَالْمُنَافِقَتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكَاتِ اِنَّ الظَّالِمِيْنَ بِاللّٰهِ ظَنُّ الشُّرَکَیِّمْ عَلَیْہُمْ دَآئِرَةُ السُّوْءِ وَ غَضِبَ اللّٰهُ عَلَیْہُمْ وَ لَعَنَهُمْ وَ اَعَدَّ لَهُمْ جَحَنَّمَ وَاَعَدَّ لَهُمْ سَعٰتٍ مَّصِيْرًا

لہذا عذاب کرے منافق مردوں کو اور منافق عورتوں کو اور شرک کرنے والے مردوں کو اور شرک کرنے والی عورتوں کو کہ گمان کریں کہ خدا پر گمان بد اوپر ہو جو مصیبت بد اور غصہ ہوا خدا اوپر اور لعنت کی اوکو اور طیلا کی ان کے لیے دوزخ اور بڑی جگہ ہے دوزخ **ہذا ہدی** اور تا عذاب کرے دغا باز مردوں کو اور عورتوں کو اور شرک و کفر مردوں کو اور عورتوں کو جو اٹکتے ہیں اس پر بڑی اٹکلین بھینچیں پھر پھر مصیبت کا اور غصہ ہوا اللہ اوپر اور اوکو بھٹکارا اور رکھی ان کے واسطے دوزخ اور بڑی جگہ ہے **تفسیر** بھیری اٹکلین یہ کہ مینے سے چلتے وقت منافق بہلنے کر بیٹھے جانا کہ یہ لڑائی میں تباہ ہونگے وطن سے دور ہیں اور فوج کہ اور دشمن کا دیس اور کافروں نے جانا کہ عمر کے نام سے آئے ہیں پاتے ہیں دین غاسے شہر کے لین **ہذا ہدی** یعنی نسکین دی ہو منوں کے دلہن کے ساتھ صلح

بہشت میں جو عورتوں کی جنت ہے وہاں عورتوں کو باغون میں نیچے بہترین ان کے نہیں سدا میں اون میں اور اوٹا کر افسے ان کی برائیاں اور یہ اس کے مان بڑی مراد میں تفسیر جو لوگ کہتے ہیں جنت کی طلب نقصان ہے یہاں معلوم ہوا کہ اس کے مان ہی بڑا کمال ہے ہذا ہدی ذکر کیا گیا ہے انس رضی اللہ عنہ کہ جب نازل ہوئی لیغفر لک اللہ کہا صحابہ نے ہٰذیہا کافر یسایہا یعنی مبارک وہیوں ہو پس کیا کیا باو گیا ساتھ ہمارے پس یہی آیت لیَدْخُلَ الْمُؤْمِنَاتُ جَنَّتٍ بَاحْتَرٰی ہذا ہدی یعنی اوتاری سیدتہ تاکہ زیادہ کریں ایمان کو اور تاکہ داخل کرے اس سبب اس زیادہ کرنے کے عمن دون اور عورتوں جنتوں میں شامل کہ صلہ کروانی ہمنے اور سکینہ بھیجی ہمنے اور نصرت کا وعدہ کیا ہمنے اور اگر کو سبب اس صبر کرنے کے رنج پو نہ چاہا تو بہشت کا وعدہ کیا ہمنے کہ لیَدْخُلَ الْمُؤْمِنَاتُ جَنَّتٍ بَاحْتَرٰی ہذا ہدی جنت ائمہ اور یہ یعنی جو کچھ ذکر کیا یعنی وعدہ کرنا نصرت کا اور داخل کرنا جنت میں اور دور کرنا برائیوں کا اللہ کے نزدیک فخر عظیم اور فوز کے معنی میں ہونچا مرد کو ساتھ نجات پانے کے اور جس سے کہ ذٰلِکَ ہٰذَا ہدی

اور مال کے آگے آنحضرت کے رضا مسمیٰ کے لیے فرمایا ایک اللہ فوافق آید یعنی جو کچھ کہ میں نے وعدہ کیا ہے اسے ثواب کا دنیا اور آخرت میں وہ زیادہ ہے اور اس کے گناہوں سے فدا کیا اور انھوں نے فانی اور دیا ہوا میرا فدا کیا اور میں نے باقی دینے زوال عطا کیا جس کے گناہ یعنی جو کوئی توڑے اس عہد کو وبال اس عہد توڑنے کا اور سپر سے خدا عزوجل کو کچھ نقصان نہیں اور جو کوئی پورا کرے گا اس عہد کو خدا کے ساتھ کیا ہو یا رسول خدا کے ساتھ کیا ہو پس دیکھا اس کو اس کا اجر عظیم کہ وہ جنت ہے و ذالہی تنبیہ اس آیت کریمہ میں بھی ہر وہی اور شہقا کا کہ جو صاحب کرام رضی اللہ عنہم کو دوزخی بتاتے ہیں عیاذ باللہ سے جان اس پاک پروردگار تو فرماؤ فسبحوا ربہ اجرا عظیما یعنی پس فریب دیکھا اس کو اس کا اجر عظیم یعنی جنت اور یہ وہ جھک مارین کو یا سعاد اللہ صاحب جہنم ہے میں کمال ہی امت میں اور پھر اپنی سمجھ اور عقیدے کی تصریح کرتے ہیں کا شکے گونگے ہوتے تو یہ حاکم الکی تو ظاہر نہوتی صدق اللہ و صدق الرسول کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اَلْبَاکُو مَوْکِلٌ بِالْمَنْطِقِ یعنی ساری بلا میں گواہی ہی کے ساتھ لگ ہی میں کیا یہ حدیث جامع ہو کہ ہر طرح کا شخص اس میں غور کر کے اپنے لیے نصیحت حاصل کرے سکتا ہے اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اِنَّ ذَاکَ رَدِّی الْمَوَارِدِ یعنی اس بابت سے ہلاکت کی جگہوں میں پونہ چاہو اس کو سب کو خواہش نفسانی کی اتباع سے کہ جس سے ایسی بلا میں پید ہوتی ہیں حضرت صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اِتَّيَاكَ وَارْتِيَا عَالِیَ فَقَدْ اَفْلَحَ مَنْ عَوَّمَ مِنْهُ وَفِيهِ الطَّيْعُ وَالْغَضَبُ یعنی پچھلے خواہش نفسانی کی پیروی سے جس شخص کو پونہ چاہو وہ شخص کہ پچھلے خواہش سے اور طمع اور غصے سے سَيَقُولُ لَكَ الْخُلُقُونَ مِنْ اَلْاَعْرَابِ شَغَلْتَنَا اَمْوَالُنَا وَاهْلُوْنَا فَاَسْتَغْفِرْ لَنَا يَقُولُونَ بِالسَّتِمْ مَالِیْسَ فِی قُلُوبِهِمْ قُلْ مَنْ يَمْلِكُ لَكُمْ شَيْئًا اِنْ اَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ نَعَامًا بَلْ كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ○

تو دیکھو جو جسے اللہ
ملا کر

کہیں گے تجھے پیچھے چھوڑے ہو اعراب یعنی جنھوں نے سفر حدیبیہ میں موافقت نہیں کی واللہ اعلم وہ کہیں گے مشغول کیا ہو ہمارے مالوں اور فرزندوں نے پیش کش طلب کر جائے لیے کہتے ہیں اپنی زبانوں سے جو کچھ کہ نہیں ہر ایک کے دلوں میں تو کہہ کون کر سکتا ہے تھاکے خدا سے کچھ جو چاہے خدا نقصان پونہ چاہنا تو کو یا چاہے سمجھا رکھتی ہیں فائدہ پونہ چاہنا بلکہ یہ خدا خبردار ساتھ اس خیر کے کہ کرتے ہو تم فتح آباد کہیں گے مجھ کو چھ رہنے والے انوار ہم لگے رہ گئے اپنے مالوں میں اور گھر و زمین سو ہمارا گناہ بخشوا کہتے ہیں اپنی زبان سے جو نہیں اس کے دلوں میں تو کہہ کیا کچھ چلتا ہے اللہ سے تھاکے واسطے اگر وہ چاہے تم پر تکلیف یا چاہے تم کو فائدہ بلکہ اللہ ہی تمہارے کام سے خبردار ہے نفس میں آیا ہے کہ جب آنحضرت کے عمر کے قصیدے متوجہ کے گئے تو سال حدیبیہ میں تو اعراب بنی غفار اور مزینہ اور جہینہ اور اہل مہاشع اور اہل کو طلب فرمایا تاکہ اب سعادت میں حاضر رہیں وہ قریش کی لڑائی سے ڈر کر یہاں مشغولی اہل مال کا کر رہے تھے رہ گئے حق تعالیٰ نے یہ آیت اوتار کر اپنے پیغمبر کو خبر دی کہ جب حدیبیہ سفر سے پھر گئے تو یہ پیچھے رہنے والے عذر مذکور ظاہر کرینگے کہتے ہیں اپنی زبانوں سے اللہ یعنی یہ عذر اور شش جاہنی فقط زبانی ہی ہر دل میں کچھ اثر اس کا نہیں اس لیے کہ دل میں انکی کچھ پروا نہیں کہ عذر قبول کرے تو اور استغفار کرے تو یا نہ کرے تو یہ جھٹ بھانہ کیا کہ ہم اہل مال کی خبر گیری میں مشغول ہیں کوئی خبر گیران سہارے ان میں شش طلب کر سہارے لیے تاکہ غصے سے جسے گناہ پیچھے رہ جائے کا تمہارے ساتھ سے پس سب کو جھٹلایا اللہ صاحب نے تو پیچھے رہنا اس سبب نہیں ہے کہ جو کہتے ہیں بلکہ سبب شک و نفاق کے ہے اور طلب کرنا اور کما استغفار کو بھی نہیں صادر ہے حقیقتہً کون کر سکتا ہے الخ یعنی کون چاہ سکتا ہے تو اس کی مشیت و رضا اگر چاہے ضرر پونہ چاہنا تمہارا قسم قتل شکست سے یا چاہے تم کو نفع پونہ چاہنا قسم ملنے ضیعت و قہیالی سے پس پیچھے رہنا تمہارا سبب خوف ضرر کے محض سستی ایمان تمہارے کی ہے بلکہ یہ خدا خبردار کرے کہ تم یہ عذر نہیں رکھتے تھے بھل یعنی انھوں نے گمان کیا کہ پیچھے رہنا

یعنی کلام خدا سے مگر تھوڑا یعنی کچھ تھوڑا سا یعنی نرا قول + صل آیا ہے کہ رسول علیہ السلام ذی الحجہ کے مہینے میں چھٹے سال پہلے
 پھر کر عینے میں آنے اور ماہ محرم میں ساتویں سال غزوہ خیبر کو توجہ ہو اور حکم الہی آیا کہ سو حاضران مدینہ کے اس غزوے میں کوئی
 تمھارے ساتھ باہر نہ نکلے تا غنیمتیں کی غنیمتوں کے عوض میں خاص انھیں کو طعن اور جب غزم یا بخرم ہوا مخلوق کو کہا کہ چھوڑ دو تم کو
 تاہم تمھارے مدینہ میں حکم الہی آیا قل ان یطیعوا ناپید اس سے یعنی پہلے تمہارے تمھارے سے یا پہلے آنے ہمارے کے سے یعنی
 میں بل کاٹنا اگر یعنی بلکہ میں کہ نہیں جانتے کہ امر دین میں کیا چیز مفید ہو اور کیا مضر مگر تمھارے اونسے کہ تصدیق کرنے والے
 خدا و رسول کے ہیں اور یا یہ سنی ہیں کہ نہیں جانتے مگر کچھ احکام الہی سے + معا + بحسب

قل للخیافین من الاعراب سند عوان الی قواہم اولی باس شدید نقایتلو نعمت او شیلون
 فان تطیعوا یؤتکم اللہ اجرا حسنا وان تنقضوا کما نقول لکم ثم من قبل یعد بکم
 عذابا الیم

کہا ای محمد پیچھے چھوڑے ہو و لو اعراب کے کہ تم بلائے جانے کے طرف لڑائی ایک قوم سخت لڑائی والوں کہ رو تم اونسے دیکھ
 مسلمان نہ ہیں اگر فرمانبرداری کرو گنا خدا کو فروری اچھی اور اگر موند ہو تو تم جیسے کہ موند ہوڑا تمھارے پہلے اس عذاب کی گنا خدا کو
 دروینے والا ہفتے بد کہ دے پیچھے رہ گئے گناوار و لو کے گنا بلا وین ایک لوگوں کے سخت لڑو یہ تم اونسے لڑو گنا یا وہ مسلمان ہو پھر اگر حکم کو
 دیکھا گنا لہذا گنا اچھا اور اگر لڑ جائے جیسے پٹ گئے پہلی بار مار دیکھا گنا ایک گنا کی مارہ نفس میں لڑے دینے حق تعالیٰ فرمانا ہوا
 کے لوگوں کو انکی سلطنت ہمیشہ زبردست ہی تھی حضرت عمر اور حضرت عثمان کے وقت فارس کا ملک فتح ہوا اور کچھ مسلمان ہوئے بن شہ وہاں
 غنیمتیں بہت مل گئیں + معا + بحسب یہاں بھی یہی ہیں کہ جو پیچھے رہ گئے تھے مدینہ سے اور مراد قوم سخت لڑائی والوں کی حقیقت
 سیلے کے ہیں اور مراد کہ جسے لڑا ہو کر رضی اللہ عنہ اسلیم کہ شکرین عرب اور مدینہ ہی ایسے ہیں کہ نہیں قبول کیا جاتا ہوا اونسے گنا سلام
 اور بعضوں نے کہا کہ مراد سخت لڑائی والوں کے فارس میں بلایا اعراب حضرت عمر رضی اللہ عنہ اونسے لڑنے کے لیے لڑو تم اونسے لڑو یہ مسلمان ہو یا ایک دن
 یا مقلد اسلام اور یہ سنی مسلمان کے اس تاویل پر شک و شبہ یعنی تا بعد از ہون اسلیم کہ فارس مجوس میں قبول کیا جاتا ہوا اونسے بجز یہ کہ اس
 میں دلالت ہی اور صحت خلافت نبیین کے اسلیم کہ وعدہ کیا اونسے ثواب کا اور فرمانبرداری داعی یعنی بلائے والی کے وقت بلائے اونسے کے اب
 قول اپنے میں فان تطیعوا یعنی پس اگر فرمانبرداری کرو اوسکی کہ بلائے ہو مقلد قتال کی طرف دیکھا گنا لہذا جبریک یعنی جنت پس واجب یہ کہ
 ہو داعی مقرر الطاعة یعنی اوسکی فرمانبرداری فرض ہو جائے کہ جو جبریک کے شکنجے کی طاعت فرض ہوئی پس اس حقیقت انکی خلافت کو
 ہوئی جیسے کہ موند ہوڑا تھا پہلے اس یعنی مدینہ میں عذاب دروینے والا یعنی آل کا آخرت میں صل مراد سخت لڑو یہ مسلمان ہو یا ایک دن
 کے ہیں یا مراد عرب کے یا فارس یا روم یا ہوا زین غطفان کہ انھوں نے وادی حنین میں انھیں سے جنگ کی کہ ارفع بن خدیج نے کہ ہم نے
 تھے اس آیت کو اور نہیں جانتے تھے ہم کہ وہ کون ہیں بیان تک کہ بلایا ابو بکر نے طرف قتال یعنی حنیفہ کے پہنچا تاہم کہ وہ بھی ہیں وہ
 کہا ابن جریج نے کہ بلایا اونسے طرف قتال فارس کے اور جب لو تری یہ آیت تو کہا سعد و رونی کہ ہمارا کیا سال ہو گا یا رسول اللہ پس
 اوتاری اللہ تعالیٰ نے آیت کی آیت لیس علی الاغنی + معا +

لیس علی الاغنی حجاج و لا علی الاعراب حجاج و لا علی العرب حص حجاج و من یطیع اللہ و رسولہ
 یدخلہ جنت بکر فی من تحبوا الا انھم و من یتوال یداب عذابا الیم
 نہیں نابینا پر کچھ گناہ اور نہ لنگرے پر کچھ گناہ اور نہ جو کوئی سرمانبرداری کرے

۴
 یعنی ہمارے ہاں ہوا
 حضرت ابو بکر اور حضرت عمر
 یہ نہیں جانتے تھے کہ وہ کون ہیں

۵
 یعنی ہمارے ہاں ہوا
 حضرت ابو بکر اور حضرت عمر
 یہ نہیں جانتے تھے کہ وہ کون ہیں

۶
 یعنی ہمارے ہاں ہوا
 حضرت ابو بکر اور حضرت عمر
 یہ نہیں جانتے تھے کہ وہ کون ہیں

۷
 یعنی ہمارے ہاں ہوا
 حضرت ابو بکر اور حضرت عمر
 یہ نہیں جانتے تھے کہ وہ کون ہیں

لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرِ فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنْزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَنَّا لَهُمْ قَاصِدُونَ ۝ وَمَغَانِمَ كَثِيرَةً يَأْخُذُونَهَا وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ۝

تحقیق خوشنویس اخذ اسلام ان سے جسوقت کہ بیعت کرتے تھے تجھے درخت کے نیچے پس جانا جو کچھ کہ اٹھنے والے میں ہی پس اوتاری
خاطر جمعی اور پیر اور بدلدی اونکو ایک فتح نزدیک اور غنیمتیں بہت کہ لیوین اونکو یعنی غنیمتیں خیر کی اور پیر خدا غالب ایک فتح
اسد خوشنویس ایمان والوں سے جب ہاتھ ملانے لگے تجھے اوس درخت کے نیچے پھر جانا جو اٹھنے کے حسین تھا پھر اوتارا اوپر چین اور
انعام دی اونکو ایک فتح نزدیک اور بہت غنیمتیں جو اونکو لیں اور ہی اسد زبردست حکمت والا تفہیمیں جب صلح کا سال
جواب تھا حضرت نے بھیجا کہ میں حضرت عثمان کو یہاں خبر چھوٹی اوڑھی کہ اونکو مار ڈالا حضرت نے کہا اب مجھ کو ڈانسا لال ہوا کہ پہل
اونھوں نے کی اور وہ خبر چھوٹ تھی اور یہی کہ اسی آدمی کے کے لشکر کے گرد آئے کہ اکیلے دو کیلے کو مارین وہ سب بیٹے پکڑ لیے پس
حضرت نے ارادہ کیا اڑنے کا تو ایک لیکر کے درخت کے نیچے بیٹھے اور کہا جسے قول کرو کہ سنے تک کو تا ہی نہ کرو سب نے قول دیا ایک منافق تھا
جذب بن قیس اس کے سوا کوئی نہیں نہ وہ بیعت اللہ کے مان قبول ٹھہری اس نے جانا جو اٹھنے کے دل میں یعنی نیا ہر کا اندیشہ اور دل کا توکل
اور انعام دی فتح غیر اسے مسلمان آسودہ ہوئے اور حضرت نے فرمایا اس بیعت والا کوئی نہ جاوے گا ورنہ حدیث صحت پس جانا
جو کچھ کہ اٹھنے والے میں ہی یعنی خلاص اور صدق دل اوس چیز میں کہ بیعت کی ہو سپر اوتاری خاطر جمعی اور ان سبب صلح کے
اٹھنے والوں پر اور فتح قریب سے مراد فتح خیر ہو کہ جب کا ذکر اوپر ہو چکا اور بہت سی غنیمتیں سے بھی مراد غنیمتیں خیر کی ہیں کہ وہاں سے
زمین زرعی اور مال بہت ہاتھ لگا آنحضرت نے اوسکو اہل مدینہ پر قسم فرمایا اور اس بیعت کو بیعت الرضوان کہتے ہیں اور یہ نام اونکا
اسی آیت کے سبب رکھا گیا اور یہ بیعت لیکر کے درخت کے نیچے واقع ہوئی تھی آیا ہی کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے اوس کے
پیرے اس کے کہ جاتا رہا درخت پر مرنے لگے کہ کہاں تھا وہ درخت پس بعضے کہنے لگے یہاں تھا اور بعضے کہنے لگے یہاں تھا پس جب بہت سے اختلاف اٹھا تو
کہا چلو جانا رہا درخت اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کو آنتھو خین اٹھ کر خین یعنی تم بہترین روز زمین والوں کے ہو
اور سبب اس بیعت کا یہ ہوا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں اترے تو حراس بن امیہ خزاعی کو بھی قریش اور ابو سفیان کے
پاس سے کو ایلچی کر کے اور سوار کیا اونکو اپنی اونٹنی پر کہ نام اوسکا ثعلب تھا تو کہ پوچھا ہے شراف قریش کو آپ کی طرف سے پیغام کہ
عمرہ کے لیے آئے ہیں پس کہیں کاٹے ڈالیں اونھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کی اور ارادہ کیا حراس کے قتل کر دے گا پس
بچایا اوسکو بعضے نے والوں نے اور چھوڑ دیا اوسکو یہاں تک کہ آیا وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس بلایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے عمر بن الخطاب کو تو کہ بھیجیں اونکو طرف کے کے پس کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ یا رسول اللہ میری رہا ہوں قریش سے اپنی
جان پر اور نہیں ہیں کے میں عدی بن کعب کی اولاد میں کوئی کہ بچاؤ مجھ کو اور قریش جانتے ہیں میری سختی اور دشمنی کو جو اوس سے
رکھتا ہوں لیکن بتا دیتا ہوں میں ایک شخص کو کہ وہ مجھے زیادہ عزت رکھتا ہو وحمین و عثمان بن عفان میں پس بلایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے عثمان کو اور بھیجا اونکو ابو سفیان اور شراف قریش کے پاس کہ اونکو خبر دیں کہ آنحضرت نہیں آئے ہیں اٹھنے کے لیے
بلکہ آئے ہیں اس بیعت کی زیارت اور تعظیم و محبت کے بجالانے کے لیے پس نکلے عثمان طرف کے کے پس ملا اوسے ہان
بن سعید بن ابی العاص جسوقت کہ داخل ہوئے عثمان کے میں یا پہلے داخل ہوئے اٹھنے کے اوسمیں پس ورا ابان بن سوار
سے اور سوار کیا اونکو ملے اپنے پیرے پیچھے بیٹھا اٹھنا آپ اور پیغام دی اونکو یہاں تک کہ پوچھا یا پیغام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا
پس کہا ابو سفیان اور قریش کے اور سرداروں نے عثمان جسوقت کہ داخل ہوئے وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام پوچھا ہے

وہ ہستی آدمی جو کشتہ بیچ شہر کے کسی قریب شہر کے گویا شہر کا بیچ ہی ہے۔ **مومن** باز رکھے ہاتھ تمہارے کافروں سے یعنی مکر و کون
 یعنی خاصے درمیان میں اور انہیں نہ کاؤ کر دیا کہ ایک دوسرے کو تکلیف نہ پہنچائے بعد اسکے کہ نے مکر و فتیالی باونہر اور غلبہ اور یہ دن
 فتح کے ہوا اور ساتھ اسکے دلیل پر ہی ابوحنیفہ رحمہ اللہ اس پر کہ فتح کیا گیا عتوۃ یعنی لڑکر یہ صلح سے اور بعضوں نے کہا کہ ہوا
 یہ غزوہ حدیبیہ میں اسلئے کہ روایت کیا گیا ہے کہ عکر بن ابی جہل کا کھلا پانسو آدمیوں میں ہیں محمد رسول خدا علیہ السلام نے کچھ لوگوں کو
 کہ بھگا دیا اور داخل کیا اوسکو کے کے باغون میں اور بن عباس رضی اللہ عنہما کہ غالب کیا اللہ نے مسلمانوں کو اور نہ ساتھ پھر اوس کے
 یہاں تک کہ داخل کر دیا مسلمانوں نے اونکو گھر و زمین اور بطن کہ سے مراد ہے کہ یا حدیبیہ اسلئے کہ بعض اوسکا منسوب ہی طرف حرمہ کے اور
 اظہر کو جسے یعنی ہیں کہ قادر و مسلط کیا مکر وہ **صلح** ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہو یعنی جہاد خدا کی راہ میں اور عفو کرنا واسطے تعلیم غازیہ
 کے اسلئے کہ اس آیت کے شان نزول میں یوں روایت کیا گیا ہے کہ وقت صلح حدیبیہ کے اسی آدمی کفار قریش سے وقت صبح کے کوہ تنعیم سے
 اتر پڑے اور شب خون کیا لشکر اسلام پر صحابہ رضی اللہ عنہم اونچوں کو قید کر کر جناب نبوت مآب میں لپیٹے آنحضرتؐ نے اونکو چھوڑ دیا یہ
 آیت اتری اور مراد بطن سے وادی کہ ہے کہ حدیبیہ ہوا اور صحابہ و ان اونی ہستی آدمیوں پر فتح پائی **بھگے** یہ آگاہ کرنا ہی مومنوں کو سنا
 نصرت اونی کے اور دلیل کرنے دشمنوں کے اور تحقیق قناکید ہی سنہ اللہ کی فرمایا وہ خدا ہی کہ باز رکھے ہاتھ کیوں کے لڑنے سے اور مارنے بھگے
 سے اور باز رکھے ہاتھ تمہارے اونکے مارنے سے بسبب صلح کے نہ عجز و ضعف کے اور کہا قناکید بطن کہ سے وہی حدیبیہ مراد ہے اور کہا سدی نے
 بطن کہ سے مراد ہے وادی کہ میں بچ کر ان اظہر کو یعنی بعد اسکے کہ نصرت اور فتح اور غلبہ دیا ہے مکر وہاں پیر اور بیان اسکا یہ ہے کہ سعد بن حذیفہؓ
 حد کہتے ہیں کہ جب اترے آنحضرتؐ مینا میں تو آیا اٹھنے پاس عتبہ اور جہدی کہ عکر بن ابی جہل کلا ہی تمہاری طرف پانسو سوار و زمین پس پایا
 رسول خداؐ علیہ السلام نے خالد بن ولید کو کہ یہ چچا کا بیٹا تیرا آیا ہے پانسو سوار و زمین پس کہا خالد نے انا سیدت اللہ ہیں اوس روز سے آنحضرتؐ
 انکا نام سیف اللہ رکھا پھر کہا خالد نے کہ میں حاضر ہوں بھیج دیجیے مجھ کو جہاں آپ سے پس متوجہ کیا آنحضرتؐ اونکو کوفہ پر پس طاعنہ پس بھگا دیا خالد
 اوسکو یہاں تک کہ داخل کیا اوسکو کے میں پھر آیا دوبارہ پھر بھگا دیا اوسکو اور داخل کیا اندر کے کے اور خالد نے سمجھوں کو پھر اؤ کر کر

بھگایا نہ ہتیار اسلئے کہ مخمڑ تھے پس یہ آیت اتری **وَهُوَ الَّذِي لَقِيَ آدَمَ وَنُوحًا وَإِبْرَاهِيمَ وَآدَمُ زَاهِدٌ**

هُمُ الَّذِي كَفَرًا وَصَدَّكَ عَنْ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيِ مَعَكُ فَإِنْ يَبْلُغْ هِجْلَهُ وَكَوْكَأَ رَجُلًا
 مَثُورًا مَنُونًا وَنِسَاءً مَثُورًا مَنُونًا لَمْ يَكُنْ مَعَهُمْ أَنْ تَطُوقُ هُمْ فَتَصِيبُكُمْ مِنْهُمْ مَعَهُمْ بَعْدَ عِلْمٍ لَيْدٍ خَل
 اللَّهُ فِي دَحْمَتِهِ مَنْ نَشَاءُ لَوْ تَوَلَّوْا الْعَدَّابِينَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَدَّابًا أَلَيْسَ

یہ کفار قریش ہیں کہ کافر ہوئے اور باز رکھا مکر وہاں کو مسجد حرام سے اور باز رکھا قربانی کو موقوف رکھے کہ اس کے پونچے اپنی جگہ اور اگر جوتے
 مرد مسلمان اور عورتیں مسلمان کہ نہیں جاتے ہوتے اونکو اگر نہ تو باخون اسکا کہ روند ڈالو تم اونکو پس پونچے مکر وہاں سے کناہ نہ ہوتے یعنی تحقیق
 رویا بالفعل تحقق ہوتی اور فتح جلدی ہمیں ہوتی واسطہ علم فتح کو موخر کیا خدا نے داخل کرے جسکو چاہے اپنی رحمت میں اگر ایک دوسرے
 سے جد ہوتے یہ دونوں فریق تو البتہ عذاب کرتے ہم کافروں کو اہل کہ سے عذاب دردناک **فتیہ** وہی ہیں جنہوں نے انکا کیا اور وہا
 انکو ادب الی مسجد اور نیاز کی قربانی کو بند پڑے نہ پونچے اپنی جگہ تک اور اگر نہ ہوتے کتنے دایمان لے لے اور کتنی عورتیں ایمان لیا
 جو مکر وہاں نہیں یہ خطر کہ اونکو پس ڈالتے پھر تیر خرابی ڈالتے بے خبری کہ اللہ کو داخل کرنا ہی اپنی مہر میں جسکو چاہے اگر وہ لوگ ایک طرف
 ہو جاتے تو آفت ڈالتے ہم منکروں کو دکھ کی مار **تفسیر** یعنی اس جرم میں ساری ضد اور بے ادبی کہے کی اونھیں سے ہوتی تھا اللہ
 سے اونھوں نے کفر والوں کو منع کیا اور قربانی نہ بھیجے مگر قابل تھے کہ اوسی وقت تمہارا تھے سے فتح ہو مکر وہاں سے مسلمان چھپتے مردوزن اور بڑے بھی

منہا وادی کہ میں بچ کر ان اظہر کو یعنی بعد اسکے کہ نصرت اور فتح اور غلبہ دیا ہے مکر وہاں پیر اور بیان اسکا یہ ہے کہ سعد بن حذیفہؓ حد کہتے ہیں کہ جب اترے آنحضرتؐ مینا میں تو آیا اٹھنے پاس عتبہ اور جہدی کہ عکر بن ابی جہل کلا ہی تمہاری طرف پانسو سوار و زمین پس پایا رسول خداؐ علیہ السلام نے خالد بن ولید کو کہ یہ چچا کا بیٹا تیرا آیا ہے پانسو سوار و زمین پس کہا خالد نے انا سیدت اللہ ہیں اوس روز سے آنحضرتؐ انکا نام سیف اللہ رکھا پھر کہا خالد نے کہ میں حاضر ہوں بھیج دیجیے مجھ کو جہاں آپ سے پس متوجہ کیا آنحضرتؐ اونکو کوفہ پر پس طاعنہ پس بھگا دیا خالد اوسکو یہاں تک کہ داخل کیا اوسکو کے میں پھر آیا دوبارہ پھر بھگا دیا اوسکو اور داخل کیا اندر کے کے اور خالد نے سمجھوں کو پھر اؤ کر کر

منہا وادی کہ میں بچ کر ان اظہر کو یعنی بعد اسکے کہ نصرت اور فتح اور غلبہ دیا ہے مکر وہاں پیر اور بیان اسکا یہ ہے کہ سعد بن حذیفہؓ حد کہتے ہیں کہ جب اترے آنحضرتؐ مینا میں تو آیا اٹھنے پاس عتبہ اور جہدی کہ عکر بن ابی جہل کلا ہی تمہاری طرف پانسو سوار و زمین پس پایا رسول خداؐ علیہ السلام نے خالد بن ولید کو کہ یہ چچا کا بیٹا تیرا آیا ہے پانسو سوار و زمین پس کہا خالد نے انا سیدت اللہ ہیں اوس روز سے آنحضرتؐ انکا نام سیف اللہ رکھا پھر کہا خالد نے کہ میں حاضر ہوں بھیج دیجیے مجھ کو جہاں آپ سے پس متوجہ کیا آنحضرتؐ اونکو کوفہ پر پس طاعنہ پس بھگا دیا خالد اوسکو یہاں تک کہ داخل کیا اوسکو کے میں پھر آیا دوبارہ پھر بھگا دیا اوسکو اور داخل کیا اندر کے کے اور خالد نے سمجھوں کو پھر اؤ کر کر

یہی شک و لجاج اور جہالت ہے کہ ہوا الحق قسم پھر تو قسم ہوا اس حق کی کہ جو فیض ہی باطل کی قسم ہوا اس حق کی کہ وہ اس کا حق ہے
پس چاہو کچھ اور بھی ملک تاخیر تک ملے گی سال آئندہ تک میں ڈون ڈالاک یعنی وہ فتح کے قریب ہے فتح ہونا نصیب ہوا تاکہ شکرین
یا وہ اس دل میں ہے میرے فتح ہو و تو تک ملے معا بجز متعلق تھو لکھتے رہے کہ اس فتح سے متعلق
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رحمہ اللہ الخلیفین عرض کیا صاحب نے والمقصرون یا رسول اللہ یعنی مال کتر والے والوں
کے لیے بھی ایسا ہی فرمائیے فرمایا رحمہ اللہ الخلیفین عرض کیا صاحب نے والمقصرون یا رسول اللہ فرمایا رحمہ اللہ الخلیفین
عرض کیا صاحب نے والمقصرون یا رسول اللہ فرمایا الخلیفین انہی اس سے فضیلت سر منڈانے والوں کی وقت بکھنے کے
احرام سے مبرا ہوں کہ تین بار سر منڈانے والوں کے لیے دعا کی آنحضرت نے اور جو بھی بارین کتر والے والوں کے لیے اور بعضی ہوا
میں تیسری بار میں ان کے لیے دعا کرنی آئی ہو اور روایت میں آیا ہو کہ دعا کی آنحضرت نے الخلیفین تین بار کو بیٹے
عرض کیا کہ یا رسول اللہ والمقصرون فرمایا والمقصرون اور کہا ابن عباس نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انیس
النساء الخلق انشاء علی النساء المقتصدین و در مسئلہ ان شاء اللہ یعنی تحقیق کے ہوتے بعضی تعلیم کے پس اگر
کے تو کہ سب چیزیں اس کی خواہش سے ہوتی ہیں پس یہ انشاء اللہ کا لانا کیا معنی جواب اس کا یہ ہے کہ اگر منکر تھا اس کے کہنے سے
ظہور اس کا نہیں ہو گا خداوند تعالیٰ نے تاکید کے لیے مقید کیا وعدہ کو ساتھ مشیت کے معنی حکم اور مشیت میری یہ ہو اور جو چیز یہ
شرط کا ہو لیکن مراد اس سے تحقیق ہی اور لغت عرب میں یا تساع جائز ہو جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ فی تفسیر انشاء انشاء اور بعض
نے کہا کہ یہ بدو کے ادب بکھانے کے لیے فرمایا کہ خبر مذہب کی ام کی زبان آئندہ میں جب تک کہ نہ ملا ورنہ ساتھ اس کے انشاء اللہ تعالیٰ
اور قریب سے یہ کہ استثناء راجع ہر طرف وقت دخول کے نہ طرف اصل دخول کے یعنی ان شاء اللہ قد صدقہ وان شاء الخیر اور
بعضوں نے کہا کہ ان بعضی قدر کے ہی ای قدر ان شاء اللہ اور ان معنی قدر کے ہوتا ہے یعنی تحقیق مسجد حرام میں داخل ہو کر اور بعضوں نے معنی
کہے ہیں کہ مسجد حرام میں داخل ہو کر اور تحقیق نہ داخل ہونے کا یہ کہ داخل ہو کر مسجد حرام میں اور بعضوں نے کہا کہ ان شاء اللہ
امینین استثناء داخل ہونے سے نہیں ہو لیکن استثناء بھی وصف داخل ہونے سے یعنی لتدخلن المسجد الحرام امینین
اور جانا ہی خدا عزوجل نے ان یاروں میں سے بعض حیوان کے اور سوقت تک اور بعض نہیں جینے کے یہ استثناء دینے پر زمین
جینے کے اور زمین رہنے کے اور سوقت تک ناهدی

هو الذي ارسل رسوله بالهدى ودين الحق ليظهره على الدين كله وكفى بالله شهيدا
وہی وہ کہ بھیجا اپنے پیغمبر کو ساتھ ہدایت اور دین پر است کے تو کہ غالب کرے اور سکون دیون پر اور پس خدا اظہر کرنے والا حق
فتح دہی ہی جس نے بھیجا اپنا رسول راہ پر اور سچے دین پر کہ اور برے اور سکون دین اور پس ہی اللہ حق ثابت کرنے والا اللہ تفتیش
اس دین کو اللہ نے ظاہر میں بھی سے غالب کر دیا ایک ت اور دلیل سے غالب ہی ہمیشہ ہدی سے مراد ہی توحید اور دین حق
سے اسلام سب دینوں پر یعنی شرکین اور اہل کتاب غیر ہما کے دیون پر اور غلبہ دین اسلام کا مستحق کیا اللہ سبحانہ و تعالیٰ
تو کوئی دین نہ ہو کہ اوپر اسلام کو غلبہ اور عزت ہی یا غلبہ اس اعتبار سے کہ یہ دین تمام دیون حق کو نسخ کرنے والا ہی ویرا ہاں دینوں
باطل کرنے والا اور بعضوں نے کہا کہ یہ غلبہ وقت اور تیرے عیسیٰ علیہ السلام کے ہو گا کہ جب وقت نہیں باقی رہے گا روئین پر
کوئی کانٹا اور بعضوں نے کہا کہ مراد غلبہ دین علی ہر کرنا اسلام کا ہی ساتھ دیون کے و کفی باللہ شہیدا یعنی اور پس ہی اللہ

وہی وہ کہ بھیجا اپنے پیغمبر کو ساتھ ہدایت اور دین پر است کے تو کہ غالب کرے اور سکون دیون پر اور پس خدا اظہر کرنے والا حق
فتح دہی ہی جس نے بھیجا اپنا رسول راہ پر اور سچے دین پر کہ اور برے اور سکون دین اور پس ہی اللہ حق ثابت کرنے والا اللہ تفتیش
اس دین کو اللہ نے ظاہر میں بھی سے غالب کر دیا ایک ت اور دلیل سے غالب ہی ہمیشہ ہدی سے مراد ہی توحید اور دین حق
سے اسلام سب دینوں پر یعنی شرکین اور اہل کتاب غیر ہما کے دیون پر اور غلبہ دین اسلام کا مستحق کیا اللہ سبحانہ و تعالیٰ
تو کوئی دین نہ ہو کہ اوپر اسلام کو غلبہ اور عزت ہی یا غلبہ اس اعتبار سے کہ یہ دین تمام دیون حق کو نسخ کرنے والا ہی ویرا ہاں دینوں
باطل کرنے والا اور بعضوں نے کہا کہ یہ غلبہ وقت اور تیرے عیسیٰ علیہ السلام کے ہو گا کہ جب وقت نہیں باقی رہے گا روئین پر
کوئی کانٹا اور بعضوں نے کہا کہ مراد غلبہ دین علی ہر کرنا اسلام کا ہی ساتھ دیون کے و کفی باللہ شہیدا یعنی اور پس ہی اللہ

کہ جو ہونی ہی بسبب سجدے کے اور عطا سے مقول ہے کہ روئین چہرے اونکے بسبب بہت نماز پڑھنے کے راتوں کو بسبب نماز آنحضرت علیہ السلام کے من گشت صلاۃ اللہ علیک حسن و جمہ بالکمال مثال افکی صفت افکی تیر موٹا ہو یعنی پہلے بتا تھا پھر موٹا ہو گیا خوش گشت الہ یعنی خوش ہوتا ہوں اور کسی قوس سے اور کہا بعضوں نے لکھا ہوا ہے انجیل میں کہ قریب ہے کہ تکلیف کی ایک قوم کہ زمین کے مانند پڑھنے کھیتی کے حکم کی گئے تھے: تو ان کا اور نسخ کرینگے بری باتوں سے اور عکس سے ہو کہ کمالا پٹھا ساتھ لابی بیک کے پس قوی کیا ساتھ رک کے پھر موٹا ہوا ساتھ عثمان کے پھر کھڑا ہوا اللہ ساتھ علی کے اور مثال ہی کہ بیان کی اللہ تعالیٰ نے ابتدا ہر اسلام کی اور ترقی اوس کے کی زیادتی میں بیان تک کہ قوی و متکبر و اسلئے کہ نبی علیہ السلام اٹھے تن تنہا پھر قوی کیا او کو اللہ تعالیٰ نے بسبب اونکے کہ بیان کیا ساتھ اونکے جیسا کہ قوی ہوتا ہی پہلا پٹھا بسبب اور ارد گرد کے بچوں کے کہ جو چوتھے ہیں اوسکی جرعت میں: ہاں تاکہ کہ خوش گشت لکھا ہو ساتھ پھر فرمایا کہ یہ پڑھنا اور ترقی افکی زیادتی و قوت میں اسلئے ہوئی کہ تا کافر او کو دیکھ کر جنیں اور سیات تہذیبی و دافنس کے قول کو کہ وہ جو کہتے ہیں کہ صحابہ کافر ہو گئے تھے بعد وفات نبی علیہ السلام کے اسلئے کہ وعدہ حضرت کا اور اجر عظیم کا نہیں ہوتا ہر کسب کہ ثابت رہیں سلام پر حالت حیات میں نہ صل سخت ہیں اللہ مانند شیر کے بکری کے بچے پر نہیں چم کرتے کافروں پر بھی تھروان اللہ یعنی چاہتے ہیں بعض افکے بعض کو جیسے چاہتا ہی پائے بیٹے کو جیسے کہ فرمایا اذ لای علی الشقینین اعین علی الکعبین ان کہا ہی علمائے کہ یہ صفت سب صحابہ کی ہوا و یہ بھی ہے کہ ہر کلمے سے اشارہ ہر شخص معین کی طرف صحابہ سے چنانچہ کلمہ معہ اشارہ ہر طرف صدیق رضی اللہ عنہ کہ اذ لای فی الذکر دلیل اوسکی ہوا اور اشارہ آئے کنا یہ ہر ساتھ فاروق کے کہ کوئی شخص سختی کرتے کفار کے ساتھ اونکے برابر نہیں تھا اور دھماکے اشارہ ہر ساتھ ذی الذریعہ کے کہ جم و مہربانی افکی شہور ہوا و رکعت شجہ اشارہ ہر علی رضی کی طرف کہ اکثر اوقات نماز میں مقول رہتے تھے اور یکتون فضلاً باقی مشرہ مبشرہ اور قبولے تمام صحابہ میں اور قناہم ذلک لکما شجہ ابو فرمایا جو ہی لو کی کثرت نماز کی اور مداومت کرنے کی او پہر طلب کہتے ہیں فضل کو الہ یعنی طالب اسکے ہونا کہ داخل کرے اللہ تعالیٰ او کو جنت میں اور راضی ہوا و غفر اور لفظ سیفہ جو یعنی شافی اور علامت کے ہر اختلاف کیا ہی علمائے کہ مراد اس سے کیا ہی بعض نے تو کہا کہ وہ نور اور سفیدی ہے کہ صحابہ پہروں میں ہیں روز قیامت کے کہ وہ پہچانے جاویں بسبب اوسکے اونھوں نے سجدے کیے تھے دنیا میں یہ روایت عطیہ افکی کی ہوا ابن عباس سے اور کہا عطاء بن ابی رباح اور یحییٰ بن زبیر کہ شہنشاہ تھے چہرے اونکے کثرت نماز سے اور کہا شہر میں خوشی کے ہونگی اونکے پہروں کی سجدوں کی جگہ مانند چودھویں است چاند اور کہا اور وہ نے کہ وہ بہت جستن اور شوع او تو واضح ہوا و یہ روایت والی کی ابن عباس سے ہوا و یہی قول مجاہد کا ہی اور معنی اسکے یہ ہیں کہ سجدوں کے سبب خشوع اور نشانی نیک پیدا ہوتی ہے کہ پہچانے جاتے ہیں اوس سے آخر کہا خفاک نے کہ وہ زردی چہر کی ہی شہبائید کے اور کہا عکبرہ اور سعد بن جبیر نے کہ وہ اثر مٹی کا ہی پیشانیوں پر کہا ابوالعالیہ نے کہ وہ سجدہ کرتے تھے مٹی پر نہ کہ پتھروں پر کہا عطاء خراسانی نے کہ داخل ہیں اس آیت میں تمام وہ لوگ کہ محافظت کریں پانچوں نمازوں پر اور کہا حسین نے جب دیکھے تو او کو جلتے تو او کو بیجا حال انکہ زمین میں وہ بیمار اور مانند کھیتی کے ہیں الخیر شل کھیتی کی اللہ صاحب نے بیان فرمائی آنحضرت کے اصحاب کے لیے کہ اول تھوڑے اور ضعیف فتنہ رفتہ بہت اور غالب کیے گشت ذریع الخ کہا حسن بصری رضی اللہ عنہ نے ذریع محمد علی اللہ علیہ وسلم احسن شہد کا ابو کافرا زہر عمر فاستغذ عثمان یعنی قوی ہوا اسلام بسبب شہان یعنی اللہ عنہ کہ فاستغوا علی سؤقیہ علی بن ابی تہ کہ مستقیم ہوا اسلام بسبب سید علی کے یحییٰ الخ ذاع ہوا یہ تہی کرنا خدا تعالیٰ کا او کو بسبب اس کے کہ کفار و کتب سے غصے میں آویں سجدہ اور امام شیعہ ہی نے فرمایا کہ ہوا فو اس آیت کے کہ کوئی صحابہ پر غصہ کرے اور او کو دشمن رکھے داخل نماز میں نہ

۴
یعنی کہ کوئی سبب نہ ہو
رات کو اچھا سوئے نہ ہو

۴
تیسری جہری ہو

۴
کہ سبب نہ ہو

لکھی گئی ہیں یہ دونوں مثالیں غوریت و تخیل میں پہلے لے کر اللہ آسمان و زمین پر عمارتوں کی بنی بانی کے سے منقول ہے کہ کہا پوچھا میں نے ابو ہریرہ سے حال تقدیر کا کہا ابو ہریرہ نے گفتا کہ اس سے ساتھ آخر سورہ فتح کے **لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الَّذِينَ مَعَهُ** اخیر سورہ تک یعنی اللہ تعالیٰ نے صفت بیان کی اونکی پہلے پیدا کرنا انکے کے حضرت عائشہ سے ہی سچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے **لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ** کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے حکم کیے گئے ہیں استغفار کرنے کا پھر ہر ایک کہتے ہیں اونکو لوگ **دستور تنبیہ** اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ کافروں سے سختی کرنی چاہیے اور مومن بھائیوں رحم اگر بدعتی و گمراہ ہوں بھی اوپر رحم کرنا چاہیے بموجب حدیث **النَّصِيحَةُ لِلْمُسْلِمِ** کے اور اگر کوئی یہ کہے کہ بدعتی کے حق میں آیا ہوں تو وہ صاحبِ بدعت **فَقَدْ آتَانَا عَلَى هَذِهِ** اسلام تو جواب اسکا یہ ہے کہ توفیر اور چیز اور رحم کرنا اور چیز تو توفیر کے معنی ہیں تعظیم کرنی اور رحم کرنا قبیل نصحت سے ہے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا **انْصُرُوا خِصْمَ الْمُسْلِمِ** او مظلوم ما یعنی مدد کر اپنے بھائی مسلمان کی ظالم ہو یا مظلوم عرض کیا ایک شخص نے کہ یا رسول اللہ مظلوم کی توفیر البتہ ہو سکتی ہے ظالم کی کیونکر مدد کرین فرمایا منع کرے تو اسکو ظلم سے پس یہ مدد کرنی تیری اسکو پس حاصل یہ ہے بدعتی و گمراہ پر رحم کرنا یہ ہے کہ حتی الوسع اس کے بھانسنے کے درپے ہو بہ سہولت و خفیہ بموجب حدیث **الْمُؤْمِنُ مِنْ أَهْلِ الْمُؤْمِنِينَ** کے نیز کہ چھپے اور گھسے پیچھے پر مار کر نفرت دلاوین ای بھائیوں ہرگز یہ راہ حق نہیں ہے تاہل کرو ہمیں کہ اللہ صاحب فرما ہوا **شِدَادَةُ عَلَى الْكُفَّارِ** و **رُحَامَةٌ بَيْنَهُمْ** پس جب تک دائرہ اسلام میں داخل ہے بموجب واجب رحم ہی ہے اور رحم کرنے کی فضیلت کچھ تو معلوم ہو چکی اور کچھ اور سنو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تیری المؤمنین فی تراجم و **وَلَوْ أَنَّ قُلُوبَهُمْ كَمِثْلُ الْجَسَدِ لَإِذَا اشْتَكَى عَضُوهُ نَدَّاعُوا لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ** الشہد و الشہد یعنی پاؤ تو مومنوں کو آپ کے رحم کرنے میں اور محبت کرنے میں اور مہربانی کرنے میں مانند مثال ہیں کہ جب دکھے ایک عضو شریک ہو اس کے لیے تمام بدن ساتھ بیداری اور تپ کے **ف** حاصل حدیث کا یہ ہے کہ مومن کو مومن کی راحت و شفقت میں شریک ہونا چاہیے مثل عفتا بدن کے کہ ایک کا دکھ باعث سب کے دکھ کا ہوتا ہے یعنی مومنوں شیخ سعدی رحمہ اللہ نے اس بیت میں لکھا ہوتا ہے بیت **بنی آدم عفتا** یک دیگر اندھکد رافرنش زیک جو ہر اندھ کو چھ عضو برد اور دروز گارہ در عضو ہار مانند قرار دے اور فرمایا **الْمُؤْمِنُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا شَتَا شَتَا** بین اصحابیہ یعنی مومن مومن کے لیے مانند سکان کے ہے کہ تقویت دیتا ہے بعض اسکا بعض کو پھر ڈالیں اونکلیاں اپنی اونکلیوں میں یعنی شیشیہ کے لیے کہ یوں پڑ رہنا چاہیے اور یا یہ کہ آنحضرت کے پاس جب مسائل یا ما جہند فرماتے آپ صحابہ کو **اشْفَعُوا** فلنؤمجن فرمائی سفارش کرو مجھے اسکی پس ثواب دے گا **ف** اور یوں سمجھو کہ دیکھی ہماری سفارش حضرت قبول کریں یا نہ کریں تم ہر نوع ثواب پاؤ گے اگر قبول کرنا نہ کرنا میرا حکم الہی پر موقوف ہے جیسا کہ فرمایا **وَيَقْضِي اللَّهُ** آخر تک **سبیل** اور فرمایا **الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَسْلِمُهُ وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِي كَانَ اللَّهُ فِي حَاجَتِهِ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِثْلَ بُرْدَةِ كُرْبَةٍ** بابت یوم القیامت **وَمَنْ سَلَّمَ مُسْلِمًا سَلَّمَ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ** یعنی مسلمان بھائی مسلمان کا ہر نہ ظلم کرے اور نہ ہلاکت میں ڈالے اسکو اور جو کوئی کہ ہو بوجہ رحمت بھائی اپنے کے ہوتا ہے اسکو اسکی حاجت روائی میں اور جو کوئی دور کرے مسلمان سختی دور کرے گا اللہ اس سے سختی کو سختیوں و زقیات کی سے اور جو کوئی پردہ پوشی کرے مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا اسکی اللہ دن قیامت **وَأَوْفَرَمَا الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ وَلَا يَحْقِرُهُ** و **التَّقْوَى** و **مَنْ تَقَرَّبَ إِلَى شَيْءٍ مِثْلَ ثَلَاثِ مِائَةٍ بِحَسْبِ أَهْلِ رَحْمَةِ مِنَ الشَّيْءِ** **أَنْ يَحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ** **عَلَى الْمُسْلِمِ أَمٌ دَمُهُ وَمَالُهُ وَعِرْضُهُ** یعنی مسلمان بھائی مسلمان کا

اور جو کسی کو شہادت دے کہ وہ مسلمان ہے

اور جو کسی کو شہادت دے کہ وہ مسلمان ہے

[illegible]

۱۰
 سلام نام پسران کاظمی و حسین
 صاحبان زمین میرزا کاظمی

۵۴
مؤلفہ اور مکتبہ
الاسلامیہ پبلیشنگ کمپنی
لاہور دیکھئے

الخلق عیال اللہ یعنی خلق عیال اسکی ہی پس محبوب خلق کا طرفہ اس کے شخص پر کہ سلوک کے طرفہ عیال اسکی
 وقت اس خالی پاک ہی عیال سے مگر یہاں مجازاً فرمایا کہ جیسے آدمی اہل عیال کو پرورش کرتا ہو ویسے ہی وہ اپنی مخلوق کو پرورش
 کرتا ہے شکوہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنگدلی اپنی کا فرمایا ہاتھ پھیرتیم کے سر پر اور کھلا سکین کو اور فرمایا اگلا کہ
 علی افضل الصداقۃ ائمتہ مکرّمہ و ذلّہ الیّا ک لیس لہا کا سبب عین ذلّہ یعنی کیا خبر دون میں کو اور افضل
 صدق کے وہ صدق بیٹی تیری پر ہو کہ طلاق می ہو خاوند اس کے نے اور آپری ہو تیرے گھر نہ ہو اس کے لیے مکہ نے فالاکوئی سو
 تیرے یہ سب دایتیں شکوہ میں ہیں اور اخلاق محسنی میں لکھا ہی بادشاہوں پر لازم ہی شفقت و رحمت کرے تمام رہایا
 و خلاق پر اس لیے کہ زبردست امانت حضرت کو دگار کے ہیں کہ اختیار و اقتدار و لون کو سپرد کیے ہیں تا ان کی رعایت حال و
 اور عاجزوں کا ساتھ فراغت و رفاهیت کے گذرے اور دل شکستہ بسبب تمام رحمت پروری اور رحمت گستری کے جو ہم بلا
 جباروں اور ظالموں کے سے فارغ اور مطمئن ہوں پس بادشاہ کو چاہیے کہ ساتھ اسید رحمت الہی کے کہ رحم الرحیم ہی عاجزوں پر
 کرے۔ نظم ہو شفقت ہر کہ حکم بر فراخت کا خود و جملہ خلاق بساخت۔ از شفقت ہر کہ سفر از شد دیدہ دولت پر
 باز شد۔ سعادت آخرت اور سلامت دنیا ساتھ رحم اور شفاق کے متعلق ہی آیا ہی کہ سبکدگیں با سلطان محمود کا کہ او اہل حال
 میں ظالم تھا سو ایک گھوڑے کے اپنے پاس رکھتا تھا اور اوقات اسکی نہایت تنگی کے ساتھ گذرتی تھی ہر روز بقتضی کار کے جنگل کو
 جاتا اگر کچھ شکار ہوتا تو اس سے گذران کرتا ایک دزیاک ہرنی دیکھی کہ اپنے بچے کے ساتھ جنگل میں چہر ہی ہی سبکدگیں لکھوڑا دوڑا یا ہرنی
 بھاگ گئی پوچھا پوچھا مان کے ساتھ سے رہ گیا سبکدگیں بچے کو پر لیا اور ساتھ اور پانوں اس کے باندہ کر زین کے آگے رکھ لیا اور راہ
 کی کمری ہرنی نے کہ بچے کو گرفتار دیکھا پھر ہی اور اس کے بچے دوڑتی تھی اور فریاد و نالہ کرتی تھی سبکدگیں کو او سپر رحم آیا ہاتھ اور پانوں بچے
 کے کھو کر جنگل میں چھوڑ دیا اسکی مان اس کو آگ اپنے کر کر موزنہ آسمان کی طرف کیا اور اپنی زبان میں مناجات کی۔ صر عہ آئی کہ زبان
 زبانانہ انی۔ سبکدگیں خالی ہاتھ شہر میں آیات کو حضرت رسالت پناہ کو خواب میں دیکھا کہ اس سے فرماتے ہیں اے سبکدگیں بواسطے اس شفقت
 و رحمت کے تجھے وجود میں آئی یعنی بسبب اس کرم و مہربانی کے کہ بچ حق اس بچارہ زبان بستہ کے صرف کی تو نے حضرت حق میں قرب
 پایا تو نے اور ہم تجھے خوش ہوئے اور حق سبحانہ شکر و شرف بادشاہی عطا کیا چاہے کہ بندگان خدا پر اسی طرح شفقت و رحمت بجالاؤ تو
 اور اپنی رعیت کے ساتھ میں طریقہ رحمت مرعی رکھے تو ایک بزرگ نے کہا کہ جب اسطہ شفقت کے ایک حیوان پر بادشاہی اس جہان کی
 پاتے ہیں اگر بسبب رحمت کے انسان پر سلطنت ملک باقی کی پاویں تو کچھ عجیب ہیں۔ نظم دست رعایت ز رعیت مدارد کا عزت
 بر رعایت سپارہ رحمتی کن کہ جگر خستہ اند۔ در کرم و لطف تو دل بستہ اند۔ حکمانے کہا ہی کہ ایک آثار شفقت سلطانی کے سے یہ
 کہ ایسا رعیت کو دوست رکھے کہ جیسا باپ فرزند کو دوست رکھتا ہی جو کچھ کہ اپنے اوپر نہ پسند کرے او پر بھی نہ پسند کرے تو وہ بھی
 و جان اپنی اس سے دریغ نہ کریں جو کچھ ہو خدا او سپر کریں او ہمیشہ ہمت اپنی او پر درازی عمر اور زیادتی دولت اسکی کے لگاویں
 اور جتنا کہ اس کو رحم و شفقت خلق پر زیادہ ہو گا حق سبحانہ کو او سپر نظر رحمت کی زیادہ ہوگی۔ نظم بخشا تا بنجشایند بر تو
 درسی از غیب کشایند بر تو۔ اگر رحمت زحق داری تمنا۔ تو ہم بر دیگران رحمے ہر ما۔ آرد شیر پاک نے اپنے بیٹے کو وصیت کی کہ او
 فرزند شفقت کرنا بسبب شفقت عام اور رحمت لاکلام کے رعیت کو مرتبہ رعیتی سے درجہ دوستی کو پونہ چاک تو تا دل او کے تیری ملک
 سے ہوں کہ او چہرین تابع دل کی ہیں اور ایک حکیم سے کہنے پوچھا کہ بہترین شکار بادشاہوں کے لیے کیا ہی فرمایا کہ شکار کرنا رعیت کے
 دلوں کا بہت ہی خوشکار ہی اس لیے کہ جب ان کے دلوں کو اپنی طرف راہ دیو گیا سب چیز تار دلوں کی ہوگی اور جب بادشاہ کی دوستی نے

میت کے دل میں گر کر کسی دھرم میں سے نہیں کرینگے ایک شخصوں میں یہ کہ مینا ہو سکے لوگوں کو زراعت و عمارت کی
 غنیمت دلاؤ اور ہر وہ جو بیکار ہو کر رہا ہو اسے بیرون کے ملک میں آجائے کہ وہ زمین پر اپنے عامل کو مقرر کرے
 ہر ایک لایت میں ایک قطعہ زمین کا غیر مزروعہ اور گاؤں کا جو حکم کرو گا کہ تجھ کو سولی پر لٹھیں اور سبک اس میں یہ کہ فائدہ بادشاہ کا
 سے ہونا اور خراج اس وقت میں بہت ہوتا ہے کہ ملک آباد ہو اور آبادی میں خراج کی زراعت اور جب تک رعیت پر مری اور
 چشم پوشی اور شفقت کریں راجہ سے ہر وہ رعیت کی ملکیت و عمارت و زراعت و سرایشان بلکہ ظالمان اور ویران
 جہ محمد سلطان اور بعد ازاں بعد کے امیر کو سکے رعایا کے ساتھ زیادتی کرتے تھے اور زراعتی مال اونسے لے لیتے تھے
 ایک وزیر سلطان امیر کو کہہ کہ میں آج تک جانب داری رعیت کی کرتا تھا آج سے اس رعیت کو برطرف کیا میں نے اگر تم صلہ جانو تو
 سکو لوٹ لین تم لوگوں کی خبر لےنا اسباب غیر مجبورین ہم لیکن شرط اس کے کہ اور کچھ مجھے روزینہ اور تنخواہ نہ مانگو اور اگر بعد اس کے کہ
 تم میں سے اس طرح کا سوال مجھے کہ گا تو اسکو سزا دو گا امیر کو کہہ کہ ہم ہر روزینہ وغیرہ کیوں کر پس کرینگے اور بغیر وجہ معین کے
 کیوں کر خدمت کر سکیں بادشاہ نے کہا کہ ہمارے تمام امور کی درستی کا یہی آبادی اور زراعت و تجارت وغیرہ انکی سے ہے جیسا کہ غلات
 کریں ہم تو یہ تو یقین کیسے رکھیں تم سوچو کہ اگر گائیں اور غم یعنی ہمیں کبھی دینے رحمت کے لے لو اور غلات کے کھا جاؤ تو انکو ناچار ترک
 زراعت کرنا پڑے پھر جب کہ وہ زراعت کریں اور محصول حاصل ہو تو تم کیا کھاؤ گے اگر آپ جب یہ باتیں نہیں تو متوجہ رعیت کی رعیت
 و پرورش کی طرف ہوئے **تفہم** شنیدم از بزرگان سخن کہ سلطان راجہ بہتر گنج چکران خراج ارشود آخر سراید و وزین
 ہر لحظہ فضلہ نو دراید اور حکم شفق تو ج یہ کہ ہر روز بار عام دیو رعایا کو اور آپ ہر ایک کا حال معلوم کرنا ہے اور انکو لوہا کا
 خوب دریافت کرے اور کوئی سے آپ کلام کرے دربانوں اور داروغاؤں وغیرہ پر سپرد کرے کہ سبب طمع کے جس سے کچھ ہاتھ لگے گا
 اسکو جتادینگے آیا ہے کہ ہر ایک اکابر نے ناصر خلیفہ کو لکھا کہ خلافت تجھ کو زیبا نہیں ہے اور سلطنت تجھ کو نچا ہے کہ متعلق و تابعدار تیرے
 لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور طرح طرح کے جور و ستم اونسے صادر ہوتے ہیں خلیفہ نے جواب میں لکھا کہ مجھ کو اسکی خبر نہیں اور نہ ہوں پھر جواب
 لکھا کہ عذر تیرا بہتر ہو تیرے گناہ سے بزرگوں نے لکھا ہے کہ جب کا جواب تجھ کو دینا پڑے گا یعنی روز قیامت کے اور کے حوالے مت کر تو نے عہدات
 رعایا اپنے فتنے پر لین میں تجھ کو بوقت سوال کے عہدہ جواب سے باہر آنا چاہیے بخبری و غفلت نچا ہے اور یہ عذر تجھے کون سنے گا
 اور کون قبول کرے گا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر ایک لایت میں کہ تعلق مجھے رکھتی ہے ایک بل ٹوٹ جاوے اور پو
 کر یوں کا اوپر گزرے اور پانوں کسی بکری کا ایک وراخ میں اور تیر جاوے اور اس کے پانوں کو ضرر پہنچے تو فردا قیامت تعلق
 مجھے سوال ہو گا کہ لکھا مجھ کو اس کے عہد سے باہر آنا چاہیے جو کوئی منصب سلطنت قبول کرے اسکو رعایت کرنی رعیت کے حال پر
 خبر گیری کرنے انکی میں شفقت لینے پر اور ٹھانی اور رحم کرنا اور نہ ضرور ہے قطعہ ہزار تخت حکومت نشستن انسان و دران
 مقام نبی احتیاط باید کردہ مراد عاجز محنت سیدہ باید داد و غم فقیر مشقت کشید باید خورد و تمام ہوا مضمون اخلاق محسنی کا
 اور بعد سننے مضمون جم کے کچھ بیان کو مع وجود کا کہ متعلق تو اچھا ہے لکھا سجدہ اس کے لکھا جاتا ہے نا لوگ راغب ہوں
 ہر سے رکوع و سجود کے ضمن صلوٰۃ میں اور روایت کیا بخاری اور سلم نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَقْبِسُوا
 الشُّكُوعَ وَالشُّجُوعَ فَوَاللَّهِ اِنِّي لَكَؤُفُّ مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ مَعْنٰی سیدھا کرو رکوع و سجود کو یعنی شہر ٹھہر کر ادا کرو جلدی نہ کرو
 پس قسم ہے اللہ کی تحقیق میں البتہ دیکھتا ہوں پیچھے اپنے سے یعنی ازراہ مجربے کے اور روایت کیا بخاری اور سلم نے کہ آیا ہے
 کہ تمہارے رکوع نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اور سجود انکا اور بیٹھنا اور میان وہ سجود کے اور بوقت کہ اوٹھتے رکوع سے سو اٹھتے رہتے اور

یہ شانِ نبوت ہے
جو ہر جان پر ہے
مظہر

یہاں کے ایسے کہ اس سے پہلے کہ اس کی مثال بیان کی ہے اس کے بعد آدمی اور دنیا پر اس کی آخرت کو پس پھینکا کہ
 کہ تصدیق کرے تو اس کے قول کو سچ بیان کرے خواہ اس کی مثال کے اور تصدیق کرے تو تمام بشر کے سرداروں کے قول کو
 کہ وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں سچ اور جنہوں کے کہ خبر دی ہو انھوں نے اور تو جانتا ہی ہو اس بات کو کہ
 کہ اس سے پہلے تمام اس عالم اعلیٰ سے پس تمہیں ہی کہ ان کا تو اتباع کرے اور جنہوں میں کہ انھوں نے خبر دی ہو اور ان کے
 کہنے کو حق مانے اور اس کے اوپر وہ جتنی بڑا عجب ہو کہ آدمی طیب و خیر کی امور دنیا میں تصدیق کرتا ہو اور جو کچھ
 وہ خواہ اس کے بعد و خیر کی بیان کرتا ہو اس کو سچ جانتا ہو اور تقدیر دین میں اس کے خیر سے خبر دینے والے کی تصدیق نہیں کرتا اور اس میں
 شک نہ بھگاتا ہی حال ان کے آنحضرت تمام جن انسان کے سردار اور خیر مخلوقات میں ان کی تصدیق تو ہے پہلے چاہیے اور پھر
 راز یہ کہ سعادت انسان کی اس میں کی شہادت پیدا کرے فرشتوں کے ساتھ سچ ترک کرنے نہ ہوتے کے اور توڑنے
 نفس کے کہ حکم کرنا ہی پرانی کا اور دور دور شہادت چار یا پون کے سے کہ کرنے میں جو کچھ چاہتے ہیں بلا مانع کے اور جب کہ عادت
 انسان کو اپنے تمام امور میں یہ کہ کہے جو کچھ چاہے بلا مانع کے اور الفت ہو اتباع مراد اور خواہش نفس اپنے کی اور غالب ہو
 واپس رفتاری ہو اس کے لیے یہ کہ جو اپنی تمام حرکتوں میں لگام دیا گیا ساتھ ایسی لگام کے کہ اس کو اس کو غیر راہ سے
 نہ چھوٹے نفس اس کا عبودیت کو اور لازم کرے راستہ مستقیم کو پس اس کا اثر عبودیت کا ظاہر اوپر ہر حرکت میں اس لیے کہ اس میں لگام
 کچھ وفاق اپنی طبیعت کے بلکہ حساب امر کے پس نہیں جدا ہونے کا تمام احوال اپنے میں ریاضت سے ساتھ ترجیح دینے بعض امور
 کے بعض پر اور جس نے ڈال دی باگ اپنی کسی کے ہاتھ میں شلاہان تک کہ نہیں ممکن چلنا پھرنا اس کا اپنے جی سے بلکہ غیر کے حکم سے
 نفس اس کا بہت مضبوط ہو اور طرف قبول کرنے ریاضت حقیقی کے بہت قریب ہو اس شخص کی نسبت کہ جس نے اس کی
 اپنی باگ ہاتھ میں خواہش نفس کے چھوڑ رکھا ہو اس کو مثل چھوڑ رکھنے جانوروں کے اور اس کے نیچے ایک بڑا بھید ہی پاک کرنے نفس کا
 حال یہ کہ فائدہ آئین ہی کہ جو شارع نے مقرر کر دیا ہو اوپر عمل کرے محلیٰ بالطبع نہ کہ جو نفس سے وہی کرنے لگے پس غایت کر تین
 محکوم یہ تینوں تیسرے اور پر لازم کرنے اتباع کے تمام حرکات و سکنات میں **فصل** میں مضمون جو رغبت دلانے کے ذکر کیے ہیں
 تو عادات میں ہیں اس پر عبادات میں پس نہیں پہچانتا ہوں میں بلا عذر سنت کے چھوڑنے میں مگر کفر خفی یا حق حلی بیان اس کا یہ کہ
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب فرمایا کہ فضیلت کھتی ہو نماز جماعت کی اکیلے کی نماز پر ستائش دے دے تو کیونکر دلیری کرے گا نفس ہوس کا
 اس کے ترک پر بغیر غدر کے مان ہو سبب اس میں یا تو حق یا غفلت اس طرح کہ نہ دھیان کرے اس تفاوت عظیم میں شخص کہ حق
 جانے اس شخص کو کہ اختیار کرے ایک کو دو پر پھر کیونکر نہیں اس حق جانے کا اپنے کو جب کہ اختیار کرے ایک کو ستائش خصوصاً
 اس چیز میں کہ وہ ستون ہو دین کا اور کئی ہی سعادت ابدی کی اور اس پر کفر وہ یہ کہ گدے اس کے جی میں یہ بات کہ یہ ایسا نہیں
 یعنی جماعت میں اتنا ثواب جو بیان کیا نہیں ہو اور سو اس کے نہیں کہ ذکر کیا اس کو واسطے رغبت دلانے کے جماعت میں اور نہیں تو
 کیا مناسبت ہو درمیان جماعت کے اور درمیان اس عدد مخصوص کے بعد دونوں میں اور یہ کفر ہو چھپا ہوا کبھی آجاتا ہو اوپر جی
 اور اس کو جی والا نہیں جانتا اور کیا بڑا حق ہو وہ شخص جو تصدیق کرتا ہو نجومی اور طیب کی اون کاموں میں جو بہت بعید ہیں
 اس سے بھی اور نہیں تصدیق کرتا آنحضرت کی جو کھولنے والے بھیدوں ملکوت کے ہیں پس اگر نجومی کہے جسے کہ جب گدے جائیں گے
 ستائش دن شروع ہو بل طالع تیرے سے تو پوچھنے کی جگہ کچھ سختی و آزار سوچ اس میں اور بڑا بھارہ اپنے گھڑ میں پس سہ ماہ میں
 ڈنار میگا تو اور چھوڑ دے گا سب کام اپنے اور اگر کہا جاوے جگہ کہ یہ وہابیات ہی سچ نہ جان اس کو تو نہیں جائیگا ڈنار سے اور تو

رسول اوسکے سے رسول علیہ السلام نے خالد بن ولید کو مع ایک لشکر کے خفیہ اور پھربھا اور فرمایا کہ اونسکے متھے میں جلدی نکرنا بلکہ جس کمرتا اگر ایمان اور صدق اوسکا معلوم کرے تو تو زکوۃ اونسکے مالوں کی لینا والا معاملہ کفار کا سالانہ کے ساتھ کرنا خالد نے جاکر ایک آدمی اپنی نظر سے خفیہ بچھا اوس شخص نے دیکھا کہ بانگ نماز اور نماز جماعت ادا کرتے ہیں اور سلام پر قائم ہیں اوس شخص نے آنکر خالد سے یہ احوال کہا خالد وہاں گئے اور زکوۃ اونسے لیکر آنحضرت کی خدمت میں لائے اور اونسکے ایمان کی خبر دی پس آیت نازل ہوئی **مَسْأَلَةٌ** کافی وغیرہ میں آیا ہے کہ قول ایک کافر کا حلال و حرام میں مقبول ہوگا اور قول کافر و فاسق کا معاملات میں بھی مقبول ہوگا بنا بر صورت لیکن دیانات یعنی اسوردینی میں مقبول نہ کریں پس اگر کافر کے مثلاً کہ گوشت مسلمان یا کتبی سے خریدا ہے سینے مسلمان کو کھانا اوسکا حلال ہو اور اگر کہے کہ مجھ سے خریدا ہے سینے حرام ہوگا بخلاف اسکے کہ کافریانی کی نجاست کی خبر دی تو نہیں قبول ہوگا اور قول ایک عدل کا دیانات و شرائع میں مقبول ہے اور بیچ خبر دینے فاسق کے پانی کی نجاست میں اور نازند اوسکے میں اور بیچ خبر دینے مستور الحال کے سننے والے کو تحری یعنی سوچنا لازم ہے جو کچھ کہ اوسکی رائے پر غالب آئے اوسپر عمل کرے اور اور اماموں کے مذہب میں بعضوں کے نزدیک قول اوسکا مطلق مقبول نہیں ہے اور بعضوں کے نزدیک بعض جگہ مقبول ہے اور بعضی جگہ نہیں فیصل اسکی فقہی کتابوں میں واضح ہے **مَسْأَلَةٌ** ایک فتویٰ ملی میں مثل ایسی جگہ کے ہوا تھا چونکہ بہت مفید ہے نقل کیا جاتا ہے سوال اول ما قولہ ہم اسدر صورتیکہ ایک کافر گوشت بیچے بیچے اور بیان کرے کہ اس بیچے کو مسلمان نے بیچ کیا ہے اور دلیل اور بیچ کرنے مسلمان کے قول کافر کا ہو فقط اس صورت میں با عتقاد قول کافر کے وہ ذبیحہ حلال ہے یا حرام اور بھی کسی قرینہ میں شاعادت ہو کہ مسلمانوں کے کفار نے بیچ کر دیا اگر گوشت بیچتے ہیں مگر خریدار کو ذبح کرنا مسلمان کا اوس بیچے کو سوا قول کافر کے یا عادت کے اور وجہ نہیں معلوم ہوتا ہے پس حکم اوسکا کیا ہے **جواب اول** حکم قرینہ وغیرہ نہیں کیا جاتا ہے تا وقتیکہ دلیل شرعی قائم نہ ہو اس جہت سے حقی حکم قیاسی نہیں کرتے ہیں علی الخصوص حلت و حرمت میں محل احتیاط و احترازی پس صورت مرقومہ میں حکم اوپر قول کافر بیچ باب حلت و حرمت کے حلقہ دیانات سے ہے نہ کیا جاوے یعنی وہ گوشت کھانا بقول کافر کے کہ ذبح کیا ہو مسلمان کا ہے جائز نہیں ہے وراحتاً میں لکھا ہے قول الکافر مقبول یا لا جماع فی المعاملات کافی الذی انات انتہی یعنی قول کافر کا مقبول ہے بالاجماع معاملات میں نہ دیانات میں اور کہ محمد بن شعبان نے سوطا میں فان ائی بذلک حججی و ذکر ان مسلمہ اذ بحہ کو یصدق و لم یبق کل واللہ اعلم بالصواب

محمد بن الدین	مفتی عبداللہ	سید محمد حسین	نواز ش علی	رحمۃ اللہ علیہ	محمد کریم اللہ	احمد علی کل	فقیر احمد سعید
---------------	--------------	---------------	------------	----------------	----------------	-------------	----------------

جواب مست واز قرینہ قاطعہ ثبوت حکم در باب حلت و حرمت نتواند شد در باب خبریات البتہ اعتبار آن آیتہ از ائمہ لازم ہوا حسبنا فی حق اللہ

سوال دوسرا کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ ہم اس باب میں کہ ایک شخص نے قوم سے ہوسے مثل کھٹیک وغیرہ کے بکری یا اور حیوان ایک مسلمان کے ہاتھ سے ذبح کروایا بعد اوسکے وہ بیچنے لگا مسلمان غائب ہوا بعد ایک لحظے کے اوس کھٹیک نے کہا کہ یہ گوشت اوسی حیوان کا ہے کہ تو نے ذبح کیا تھا آیا اوس مسلمان کو با عتقاد قول اوس کھٹیک کے خریدنا گوشت اوس بیچے کا درست ہے یا نہیں **جواب** سراج تک کہ گوشت اوس بیچے کا رو بہو مسلمان کے ہے اور غائب ہو خریدنا اوسکا اور کھانا اوسکا درست ہے اور بعد ازان کہ اوسکی نظر سے غائب ہوا قول اوس کافر کا اس باب میں خبر ہوگا قال محمد بن ہذا ناخذ وھو قول ابی حنیفہ رحمہ اللہ اذ کان الذی یائی ہما ائی بیلک الخ ورو فی نسخۃ بیلک مسلمہ او من اھل الکتاب ائی یھودیا و نصرا ینا او کان عمر یا و صارا کتبا ینا فان ائی بذلک حججی ائی عابد نار و فی معناہ العابدی وھو عابد الصنم و السور و ذکر ان مسلمہ اذ بحہ او رجلا من اھل الکتاب

مفتی محمد علی قاسمی
قول کلام میں مقبول اور
بلکہ تفصیل اسکا عید
بین دین کھٹیک اور قول
کہا ہو کہ قول کافر کا
دیانات میں مقبول
ہو قبول قول کافر کا
معاملات میں مقبول
قبول اوسکا کو دینے
میں پس اسوقت داخل
ہوئے دیانات میں مقبول
معاملات کے پس قبول
کیا جاوے گا قول اوسکا
دیانات میں ضرور ہے
اور کہ محمد بن شعبان
اسکو روایا یا خبر
پس مسلمان
اوسکو کھانا اوسکا
اور اگر بیچنے لگا
نہیں جائز ہوگا
اوس سے نہ

اٰی ذٰلِكَ لَمْ يَخْلُقْ فَيُهَيِّئْ ذٰلِكَ وَلَوْ تَحَكَّمْ يَقُولُ كَذٰلِكَ لَيْسَ مِنْ اَهْلِ الدِّينِ اَنْ يَّاتِيَهُنَّ اَنْ يَّابِىَ الْخَلْعِ
 وَالْخِيَانَةِ شَيْخٌ مَّلَا عَلِي قاري بر موطا امام محمد **سعاد علی** **محمد رسول علی** **نواز علی** **ابو حنیفہ**
 الحبیب مصیب نور حسن اصحاب من اجاب شیخ محمد عبد اللہ الحبیب مصیب فقیر محمد حسین دریافت کرو یعنی خوب تحقیق کر لو اور
 فاسق کی بات پر اعتماد کرو اس لیے کہ جو پرہیز کرتا ہو گا تمام فسقوں سے وہ پرہیز نہیں کرے گا جھوٹ سے کہ وہ ایک قسم فسق کی اور اس
 آیت میں دلالت ہو اور قبول کرنے ایک حد کی خبر کے اور فسق کے معنی ہیں نکلنا ایک چیز سے چنانچہ کہا جاتا ہے فسقت الطبخۃ
 عن قشش ہا یعنی نکلی کھجور تازی اپنے چیلے سے پھر استعمال کیا گیا فسق بیچ نکلنے کے اچھی بات سے بسبب کرنے کے بارے
 اور ندامت ایک قسم ہی غم کی اور وہ یہ کہ غم کرے تو اور پورا دوسرے چیز کے واقع ہو جسے آرزو کرے تو یہ کہ وہ نہ واقع ہوتی اور غم
 ایسا ہو کہ ہمیشہ رہتا ہو آدمی کے ساتھ خاص

وَاَعْلَمُوا اَنْ فِیْكُمْ مَّرْسُوْلًا اللّٰهُ طَلُوْا یُطِیْعُوْكُمْ فِیْ کَثٰیْرٍ مِّنْ اَمْرِ الْعٰیْشَةِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبِیْبُ
 اِلَیْكُمْ اِلَّا یَمٰنًا وَذٰلِیْكَ فِیْ قُلُوْبِكُمْ وَلٰكِنَّ اَلِیْكُمْ اَلْکُفْرُ وَالْفُسُوْقُ وَالْعِصْیَانُ اُولٰٓئِکَ
 هُمُ الْاَشِدُّوْنَ ۝ فَضَلَّوْنَ اللّٰهَ وَرِیْعَةً وَّاللّٰهُ عَلَیْہِمْ حٰکِیْمٌ ۝

اور جان لو کہ درمیان تمہارے رسول خدا کا ہے اگر فرمان برداری کرے تمہاری بہت کاموں میں تو بیچ میں پڑو تم لو کہ کچھ
 دوست کیا ہی نزدیک تمہارے ایمان کو اور آراستہ کیا او کو تمہارے دلوں میں اور ناخوش کیا آگے تمہارے کفر و فسق کو اور نافرمانی
 کو یہ باعث ہی ہیں اہل ایمان کے سبب احسان خدا کی جانب سے اور سبب نعت کے اور خدا دانا با حکمت ہے یہ فقہاء اور جان لو
 کہ تم میں رسول ہی اس کا اگر تمہاری بات مانا کرے بہت کاموں میں تو تم پر مشکل پڑے پائے محبت ڈالی تمہارے دل میں ایمان کی
 اور ایجاد دکھایا او کو تمہارے دلوں میں اور بڑا لگا یا تم کو کفر اور گناہ اور بے حکمی وہ لوگ ہی ہیں نیک چال پر اس کے فضل سے اور
 احسان اور امداد سبب جانتا ہے حکمت والا ہے تقسیم میں یعنی تمہارا مشورہ قبول نہ ہو تو برا نہ مانو رسول غل کر یا ہو اس کے
 حکم پر اوس میں تمہارا جملہ ہی اگر تمہاری بات مانا کرے تو ہر کوئی اپنے چیلے کی کہے کس کی بات پر چلے ہو اور درمیان تمہارے
 رسول خدا کے یعنی پس جھوٹ نہ بولو اوس کے آگے اس لیے کہ اس خبر کو دیکھا او کو تمہارے احوال کی اور رسوا ہوو گے یا یہ راہ جو کہ
 تم میں سو ا خدا کا ہی پس جمع کرو اس کی طرف اور طلب کرو اس کی پھر فرمایا ازراہ استیانت کے یعنی جدا جملہ کو یطیع حکم
 او لکھو کے معنی ہیں البتہ پڑو گے تم مشقت ہلاک میں اور یہ دلالت کرتا ہے اس پر کہ بعضے و منون نے زینت یعنی غبت دلائی
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بنی مطلق کے زیر و زبر کرنے کی اور ولید کے قول کی تصدیق کی اور بعضے منون نے یہ نہ کیا اس
 اور بچاؤ کرتے تھے بنی مطلق کا اور باز رکھا او کو ان کے تقویٰ کامل نے دلیری کرنے سے اس پر اور وہ وہی لوگ ہیں کہ جنگوا شتہ
 کیا اللہ تعالیٰ نے ساتھ قول اپنے کے وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبِیْبُ اِلَیْكُمْ اِلَّا یَمٰنًا اور بعضوں نے کہا کہ وہ وہ لوگ ہیں کہ استیانت
 کیا اللہ تعالیٰ نے او کے دلوں کو تقویٰ کے لیے اور فسق کے معنی ہیں نکلنا راہ ایمان سے ساتھ کہے کہ گناہوں کے بوجھ سے
 معنی ہیں فرمانبرداری کرنی شارع کے حکم کی اُولٰٓئِکَ هُمُ الْاَشِدُّوْنَ یعنی یہ جو استیانت کیے گئے میں ہی ہیں راشدون
 یعنی پسچے راہ حق کو اور نہیں بائل ہو استقامت سے اور رشد کے معنی ہیں استقامت راہ حق پر ساتھ تحقیقی ضبوطی کے راجح
 میں شیعہ ہیں رشاد سے کہ معنی صخرہ یعنی ٹکڑے پھاڑ کے ہو اور فضل اور نعمت بمعنی افضال اور انعام کے ہیں علیہم یعنی جسے
 ہر احوال میں لوگوں کو اور اوس چیز کو کہ درمیان او کے تمیز و فضیلت ہے حکم کہ یعنی دانا ہو جس وقت کہ فسق نہ دینا ہو اور انعام کرنا ہو

۴۹
 ذٰلِكَ لَمْ يَخْلُقْ فَيُهَيِّئْ ذٰلِكَ وَلَوْ تَحَكَّمْ يَقُولُ كَذٰلِكَ لَيْسَ مِنْ اَهْلِ الدِّينِ اَنْ يَّاتِيَهُنَّ اَنْ يَّابِىَ الْخَلْعِ
 وَالْخِيَانَةِ شَيْخٌ مَّلَا عَلِي قاري بر موطا امام محمد
 الحبیب مصیب نور حسن اصحاب من اجاب شیخ محمد عبد اللہ الحبیب مصیب فقیر محمد حسین دریافت کرو یعنی خوب تحقیق کر لو اور
 فاسق کی بات پر اعتماد کرو اس لیے کہ جو پرہیز کرتا ہو گا تمام فسقوں سے وہ پرہیز نہیں کرے گا جھوٹ سے کہ وہ ایک قسم فسق کی اور اس
 آیت میں دلالت ہو اور قبول کرنے ایک حد کی خبر کے اور فسق کے معنی ہیں نکلنا ایک چیز سے چنانچہ کہا جاتا ہے فسقت الطبخۃ
 عن قشش ہا یعنی نکلی کھجور تازی اپنے چیلے سے پھر استعمال کیا گیا فسق بیچ نکلنے کے اچھی بات سے بسبب کرنے کے بارے
 اور ندامت ایک قسم ہی غم کی اور وہ یہ کہ غم کرے تو اور پورا دوسرے چیز کے واقع ہو جسے آرزو کرے تو یہ کہ وہ نہ واقع ہوتی اور غم
 ایسا ہو کہ ہمیشہ رہتا ہو آدمی کے ساتھ خاص
 وَاَعْلَمُوا اَنْ فِیْكُمْ مَّرْسُوْلًا اللّٰهُ طَلُوْا یُطِیْعُوْكُمْ فِیْ کَثٰیْرٍ مِّنْ اَمْرِ الْعٰیْشَةِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبِیْبُ
 اِلَیْكُمْ اِلَّا یَمٰنًا وَذٰلِیْكَ فِیْ قُلُوْبِكُمْ وَلٰكِنَّ اَلِیْكُمْ اَلْکُفْرُ وَالْفُسُوْقُ وَالْعِصْیَانُ اُولٰٓئِکَ
 هُمُ الْاَشِدُّوْنَ ۝ فَضَلَّوْنَ اللّٰهَ وَرِیْعَةً وَّاللّٰهُ عَلَیْہِمْ حٰکِیْمٌ ۝
 اور جان لو کہ درمیان تمہارے رسول خدا کا ہے اگر فرمان برداری کرے تمہاری بہت کاموں میں تو بیچ میں پڑو تم لو کہ کچھ
 دوست کیا ہی نزدیک تمہارے ایمان کو اور آراستہ کیا او کو تمہارے دلوں میں اور ناخوش کیا آگے تمہارے کفر و فسق کو اور نافرمانی
 کو یہ باعث ہی ہیں اہل ایمان کے سبب احسان خدا کی جانب سے اور سبب نعت کے اور خدا دانا با حکمت ہے یہ فقہاء اور جان لو
 کہ تم میں رسول ہی اس کا اگر تمہاری بات مانا کرے بہت کاموں میں تو تم پر مشکل پڑے پائے محبت ڈالی تمہارے دل میں ایمان کی
 اور ایجاد دکھایا او کو تمہارے دلوں میں اور بڑا لگا یا تم کو کفر اور گناہ اور بے حکمی وہ لوگ ہی ہیں نیک چال پر اس کے فضل سے اور
 احسان اور امداد سبب جانتا ہے حکمت والا ہے تقسیم میں یعنی تمہارا مشورہ قبول نہ ہو تو برا نہ مانو رسول غل کر یا ہو اس کے
 حکم پر اوس میں تمہارا جملہ ہی اگر تمہاری بات مانا کرے تو ہر کوئی اپنے چیلے کی کہے کس کی بات پر چلے ہو اور درمیان تمہارے
 رسول خدا کے یعنی پس جھوٹ نہ بولو اوس کے آگے اس لیے کہ اس خبر کو دیکھا او کو تمہارے احوال کی اور رسوا ہوو گے یا یہ راہ جو کہ
 تم میں سو ا خدا کا ہی پس جمع کرو اس کی طرف اور طلب کرو اس کی پھر فرمایا ازراہ استیانت کے یعنی جدا جملہ کو یطیع حکم
 او لکھو کے معنی ہیں البتہ پڑو گے تم مشقت ہلاک میں اور یہ دلالت کرتا ہے اس پر کہ بعضے و منون نے زینت یعنی غبت دلائی
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بنی مطلق کے زیر و زبر کرنے کی اور ولید کے قول کی تصدیق کی اور بعضے منون نے یہ نہ کیا اس
 اور بچاؤ کرتے تھے بنی مطلق کا اور باز رکھا او کو ان کے تقویٰ کامل نے دلیری کرنے سے اس پر اور وہ وہی لوگ ہیں کہ جنگوا شتہ
 کیا اللہ تعالیٰ نے ساتھ قول اپنے کے وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبِیْبُ اِلَیْكُمْ اِلَّا یَمٰنًا اور بعضوں نے کہا کہ وہ وہ لوگ ہیں کہ استیانت
 کیا اللہ تعالیٰ نے او کے دلوں کو تقویٰ کے لیے اور فسق کے معنی ہیں نکلنا راہ ایمان سے ساتھ کہے کہ گناہوں کے بوجھ سے
 معنی ہیں فرمانبرداری کرنی شارع کے حکم کی اُولٰٓئِکَ هُمُ الْاَشِدُّوْنَ یعنی یہ جو استیانت کیے گئے میں ہی ہیں راشدون
 یعنی پسچے راہ حق کو اور نہیں بائل ہو استقامت سے اور رشد کے معنی ہیں استقامت راہ حق پر ساتھ تحقیقی ضبوطی کے راجح
 میں شیعہ ہیں رشاد سے کہ معنی صخرہ یعنی ٹکڑے پھاڑ کے ہو اور فضل اور نعمت بمعنی افضال اور انعام کے ہیں علیہم یعنی جسے
 ہر احوال میں لوگوں کو اور اوس چیز کو کہ درمیان او کے تمیز و فضیلت ہے حکم کہ یعنی دانا ہو جس وقت کہ فسق نہ دینا ہو اور انعام کرنا ہو

[illegible]

والا ثواب اس بخشش کا بدلہ لا غیبت کا قیامت میں ہوگا اور کہا ہی علمائے غیبت سب مجاہد حرام ہی مگر چہ جگہ محاف ہی
گنہگار نہیں ہوتا ایک تو بیچ ظاہر کرنے احوال فاسق معطل کے کہ فسق سے عیب نہ رکھے اسی میں داخل ہیں دوم و غنث وغیرہ دوسرے
بیچ ظاہر کرنے حال ظالم کے سامنے حاکم اور مدگار پسند کے تیسرے ظاہر کرنے اسکرات کالہ کے محنت کے تادفع اوسکا کرے
چوتھے ظاہر حقیقت کالہ کے منفی کے واسطے طلب فتویٰ کے پانچویں گناہ کیسا ایسا القیادوس سے وہ نجد نہ ہو جیسے احمی کو
نامین گناہ چھپنے ظاہر کرنا حال چور اور مبتدی کالہ کے اوس شخص کے کہ اوس پر اعتماد ہو کہ تارک اسکا کرگیا حاصل کلام یہ کہ وہ ہونا
اس عمل سے ہر شخص پر واجب ہے کہ آفت عظیم ہو اور اس سے زمین ایسی شائع ہوئی ہو کہ کوئی شخص اور کوئی مجلس اوس سے خالی نہ
الاما شاد اسد باوجودیکہ کبائر سے ہی لیکن لوگ اوس سے ایسے غافل ہیں کہ اوسکو برا ہی نہیں جانتے حق تعالیٰ آگاہی بخشے اور قریب کے
گناہ میں آفت سخن چینی اور چل خوری ہو کہ اوس کے حق میں فعل رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا صحیح مسلم میں واقع ہو لایکن کل
النجاة کشاکش معنی نہیں داخل ہوگا جنت میں چل خور اور دنیا میں بھی خرابی اوسکی کبھی اس حد کو پہنچتی ہو کہ خور و زنیان ہوتی ہیں
پس سخن چینی اور پردہ درسی کیسے کار سے روا نہیں ہے مگر یہ کہ کوئی چور چاہے کہ مال کسیکا لیلون اور مانند اس کے ہر چیز کہ اس میں
نقصان کسی مسلمان کا ہو تو اوسکو اوس خبر دینی جائز ہو تا مسلمان اودال اوسکا محفوظ رہے اور چور وغیرہ بھی اوس کے گناہ
سے بچا اور جو کوئی کہ دو دشمنوں سے آپس میں ملاقات رکھتا ہو اوس پر لازم ہے کہ بات ہر ایک کی اپنے دل میں رکھے اور دوسرے سے
ظاہر نہ کرے اور دونوں کو نصیحت کرے تا یہ ہے والا ہج و عید و رویوں کے داخل ہوگا اور کہا ہی علمائے غیبت اور چل خوری کے
سننے والے پر چھ چیزیں لازم ہیں تا گنہگار نہ ہوں ایک تو یہ کہ اوس کے کلام کو باور نہ کرے اس لیے کہ غیبت کرنے والا فاسق ہے دوسرے
یہ کہ اوسکو منع کرے کہ منع کرنا بری بات ہے واجب ہے تیسرے یہ کہ چل خور جو کسی مسلمان کی طرف سے چل خوری کرے اوس پر گمان نہ
نہیما وے کہ طین المؤمنین خیر واقع ہو چوتھے یہ کہ اوس کے احوال کے تجسس میں نہ پڑے پانچویں یہ کہ چل خور چل خور
کے سے کسیکو خبر نہ کرے چھٹے یہ کہ چل خور کو دشمن رکھے معاہدہ ہون بہ حضرت شیخ عبدالحق رحمہ اللہ نے بیچ شرح
حدیث آنکروں مَا الْغَيْبَةُ اَنْزَلُ لَهَا ہونا چاہیے کہ غیبت ایک گناہ ہی نہایت بڑا اور نسبت اور گناہوں کے زیادہ پھیلا
ہوا ہے لوگوں میں کہ بہت ہی کم ہیں ایسے لوگ کہ بچیں اوس سے اور غیبت کہتے ہیں کسیکے یاد کرنے کو ساتھ ایسے عیب کے کہ ناخوش
اوسکو خواہ وہ عیب اوس کے بدن میں ہو یا اوسکی عقل میں یا دین میں یا دنیا میں یا خلق میں یا نفس میں یا مال میں یا اولاد میں یا مان یا بین
یا بیوی میں یا خادم میں یا کپڑے میں یا رفتار و گفتار میں یا ہیئت میں یا پشت و برخواست میں یا حرکات و سکنات میں یا بازہ و روی
اور ترش سوئی اور تند خوئی میں اور سخن گوئی اور خاموشی میں اور سوا ان کے میں جو کچھ کہ متعلق ہو ساتھ اوس کے خواہ ذکر کرنا ساتھ الفاظ
کے ہو یا گناہ یہ کے یا فر یا اشائے کے ساتھ آگے اور بھون اور سر اور ہاتھ اور مانند ان کے اور قاعدہ کلیہ اس میں یہ ہے کہ جس چیز
سمجھاوے تو کسیکو نقصان مسلمان کا اور غائبانہ ہو اوس کے پس وہ غیبت حرام ہے اور اگر اوس کے منہ پر کہے اور ناخوش لگے اوسکو بچائی
اور ایذا اور وقاحت ہو کہ یہ اور ہی گناہ ہو اور کفارہ غیبت کا یہ ہو کہ بخشوا نے اوس سے کہ جسکے غیبت کی ہو اگر خبر اوس غیبت کی اوسکو
ہو چکی ہو اور اگر بوجہ نہیں ہو اور وہ گناہ ہی یا سافت دور پر ہو تو استغفار کافی ہے اور بخشوا نے زمین لازم نہیں ہے تفصیل
سے کہ بطریق اجمال کے کافی ہے کہ تیری غیبت کی ہی سینے بخشدے وہو الصبح اور جسکی غیبت کی ہو اوس کے لیے استغفار کر زمین
بہی کفارہ غیبت کا ہے جیسا کہ احادیث میں ہے ذکر کرنا اوسوں کی یا انہوں کا بطریق اہتمام کے نہیں مضایق ہے اور
مگر یہ کہ غیبت میں کہ ارادہ کرنا ہو کہ نقصان کا تو چھپنے غیبت کی ایک شہرہ اور ان کی باسنہ والوں کی تو نہیں تو

۱
گناہ گناہ سے مسلمانانہ
ساتھ چلائی کا اور اس کے ساتھ

وہ غیبت یہاں تک کہ نام لے ایک قوم میں کا کہ افی السراجیدہ ایک شخص وزہر کھتا ہے اور نماز پڑھتا ہے لیکن ضرر پہنچاتا ہے
لوگوں کو ہاتھ اور زبان سے پس کرنا اور سکا ساتھ اس عیب کے کہ او میں ہر نہیں ہوتی غیبت اور اگر خبر پہنچاؤ سلطان کو اسکی
تاکہ وہ تنبیہ کرے اور سکو پس نہیں گناہ ہے اور سب کذا فی فتاویٰ قاضی خان عالمگیری روایت کیا ہے محمد بن یحییٰ کہ
حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ کہا او نحو لک لک تظن بکلمۃ خ جنت من اخیار سؤ و انت
تجد لک فی الخیر محمد لا یعنی بدگمانی نہ لیجا ساتھ ایک بات کہ نکلے تیرے بھائی سلمان کے موہ سے اس حال میں کہ ہو
اوسکے لیے خیر میں محمد کا نام اور روایت کیا ابن مردویہ کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان الظن یحطی و
یصیب یعنی بلاشبہ گمان خطا کرتا ہے اور صواب کو بھی پہنچاتا ہے اور روایت کی یہی نے شعب الایمان میں سعید
بن سب سے کہ کہا لکھا طرف سیر بعضے بھائیوں سے کہ اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سے ان ضاع امر اخیار
علی احسنہ ما لک یا لک ما یغلبک ولا تظن بکلمۃ خ جنت من امری مشکلیہ شرا و
انت تجد لک فی الخیر محمد لا یعنی رکھ امر بھائی سلمان اپنے کو اور محل نیک کے جب تک کہ آوے مجھ کو وہ چیز کہ
آوے مجھ یعنی اوسکے امر کو محل نیک پر عمل کہ جب تک کہ عاجز ہو تو اسکی تاویل سے اور بدگمانی نہ لیجا ساتھ ایک بات کہ نکلے
سلمان کے موہ سے اس حال میں کہ ہو تو اوسکے لیے خیر میں محل اور جو شخص کہ پیش کرے اپنے نفس کو تمہوں کے لیے پس ملامت کر
مگر اپنے ہی نفس کو اور جو شخص کہ چھپاؤ بھید اپنا ہوتا ہے اختیار اوسکے ہاتھ میں یعنی اگر بھید موہ سے کمال بیجا بھر اختیار اسکا
نرنا چرچا ہوگا اور وہ امر خراب ہوگا اور نہ بد لک لیا تو نے اوس کے کہ نافرمانی کی اسکی تیرے حق میں مانند اس کے کہ فرمانبرداری
کرے تو اسکی اوسکے حق میں یعنی جو تجھے بدی کرے بڑا بدلاؤ سکایا ہے کہ تو درگزر کر اوس سے اور بھلائی کر اوس سے اور لازم کر لیتے
دوستی کرنی چوٹ پس تو ایسے دوستوں کے محل کرنے کی فکر میں ایسے کہ وہ زینت میں حالت فراخی و چین میں اور ہر
سامان ہر وقت آنے بلا عظیم کے اور سہل و حقیر نہ جان تو قسم کو پس حقیر کر بگاڑ بگاڑ اور نہ سوال کر تو اوس حکم سے کہ نہیں ہوا
یہاں تک کہ ہو یعنی جس امر میں کچھ حکم نہیں آیا اوسکی تفتیش میں نہ پڑ یہاں تک کہ کچھ حکم معلوم ہو اور نہ کہ بات مکر نزدیک اس
شخص کے کہ خواہش کرے اوسکی اور لازم کر اپنے پر سچ کو اگر چہ مارا جاوے تو بسبب سچ کے اور نہ کہ اپنے دشمن سے اور ڈر تارہ
اپنے بار سے مگر کام میں ہو اور نہیں ہوتا ہی میں کہ وہ شخص کہ ڈرے اس سے اور مشورہ کر اپنے امر میں اون لوگوں کے کہ ڈرتے ہیں اپنے سے
بن دیکھہ روایت کی ابن ماجہ نے ابن عمر سے کہ کہا دیکھا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو طواف کرتے خانہ کعبہ کا اس حال میں کہ فرما
تھے مَا أَطِيبَ رِيْحِكَ مَا أَعْظَمَ حُومَاتُكَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ كَحُمَةِ
السُّومِ مَا أَعْظَمَ عِنْدَ اللَّهِ حُومَةَ مَنَّاكَ مَا لَمْ وَدَمِهِ وَأَنْ يَظُنَّ بِهِ إِلَّا خَيْرًا یعنی کیا خوب ہے تو اور
کیا خوب ہے خوشبو تیری کیا بزرگ ہے تو اور کیا بزرگ ہے حرمت تیری قسم ہے اوس ذات کی کہ جان محمد کی اوسکے ہاتھ میں ہے البتہ
حرمت مومن کی بہت بڑی ہے نزدیک اس کے تیری حرمت سے بڑی حرمت ہے اوسکے مال کی اور خون کی اور گمان لیجا یا جاوے
اور سیر سو اخیر کے روایت کی بخاری کتاب ادب میں ابی العالیہ سے کہ کہا تھے ہم حکم کیے جاتے یہ کہ اگر خادم پاس کوئی چیز رکھیں تو
مہر کر دیا کریں اور مانپ اور گن کر دیا کریں واسطے کہ وہ جانے اس کے عادت پر طریقہ خلق بد کی یعنی خیانت کی یا کوئی ہم سے
بدگمانی لیجا و اوپر روایت کی طبرانی نے حارث سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شکست لگاؤ مَاتَ الْخَائِنُ
الطَّيْنُ وَالْحَسَدُ وَسُوءُ الظَّنِّ یعنی تین چیزیں لازم ہیں مینگی میری اس کے لیے شکوک بد لینا اور حسد اور بدگمانی پس

۴۱
یہ روایت بھی سنی ہے
اگر وہی حسن بن علی بن
دعوت
عالمگیری نے روایت کی
مختار بن ابی نعیم
مختار بن ابی نعیم
برائی کا یہی کہ ان کا
میں سب سے زیادہ
مستور و غلط

ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں یہ چیزیں ہوں تو کون سی چیز کو دفع کرے فرمایا اِذَا احْسَدْتَ فَاسْتَفْظِرْ
وَ اِذَا اُظْهِرْتَ فَلَا تَحْقُقْ وَ اِذَا اُظْهِرْتَ فَامْضِ یعنی جب حسد کرے تو پس پشت پرانگ سے اور جب گمانی ہو
تو جھگو کی طرح پس تحقیق کر یعنی پس عدت چھوٹ جائیگی اور جب شکوں واقع ہو تھکو تو خیال او سکی طرف کر اور جو کام کرنا ہو
اوسکو کر یہ روایت کی ابن عباس نے اپنی تاریخ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
مَنْ اَسَاءَ بِاَخِيهِ الظَّنَّ فَقَدْ اَسَاءَ بِنَفْسِهِ عَنِ وَجْهِ رَجُلٍ اِنَّ اللَّهَ تَعَالٰی يَقُولُ اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ
یعنی جس نے گمانی کی اپنے بھائی مسلمان پر پس تحقیق بہ گمانی کی اوسنے اپنے رب عزوجل سے فرمایا یا اللہ تعالیٰ جو تم بہت گمانی کرو
یہ روایتیں تفسیر و تفسیر کی ہیں اور کتاب نصاب الاحساب میں کہ کتاب معتبر ہو لکھا ہو کہ من جلد ادب احتساب سے یہ کہ جو روایت کیا
ہو عمر رضی اللہ عنہ کہ وہ ایک رات گشت کو اٹھے پس دیکھا اونھوں نے ایک جماع دروازہ کی درزون میں پس جھانکا تو دیکھتے ہیں
کہ کتنے ایک لوگ بیٹھے ہیں شراب پر پس انکی سمجھ میں آیا کہ کیا کریں پس داخل ہوئے مسجد میں اور نکالا عبدالرحمن بن عوف کو اور لائے
اونکو طرف اوسی دروازے کے پس بکھا دونوں نے اور کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمن کو کہ کیا صلاح دیتا ہو تو کیا کریں ہم پس کہا
عبدالرحمن نے گمان کرنا ہوں میں قسم خدا کی کہ بلاشبہ کیا ہمنے وہ کام کہ منع کیا ہو اللہ نے اوس سے کیونکہ تجسس کیا ہمنے اور مطلع
ہوئے ہم اور عیب ایک قوم کے کہ پردہ کیا تھا اونھوں نے ہم سے اور نہیں لائق تھا ہکو یہ کہ گھولیں ہم اللہ تعالیٰ کے پردے کو پس کہا عمر
کہ نہیں گمان کرنا میں تھکو کہ سچ کہا تو نے پس پھر آئے دونوں اور اس روایت سے کہتے ہی فائسے معلوم ہو ایک تو یہ کہ رات گشت
کرنا یعنی حاکم کے یہ سنت ہے عمر رضی اللہ عنہ کی اور دوسرا یہ کہ محاسب کو لائق ہی یہ کہ شورہ کرے اپنے یاروں سے اوس امر میں کہ
دشوار ہو او پھر جیسا کہ سوال کیا عمر رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمن سے اور تیسرا یہ کہ تجسس کرنا محاسب کو بھی ممنوع ہے اور روایت کیا گیا
ہو مانند اسی کے یہ کہ عمر رضی اللہ عنہ گشت کو اٹھے ایک رات ابن سعد رضی اللہ عنہ کے ساتھ پس جھانکا اونھوں نے ایک دوازہ کی
درزون میں پس دیکھا ایک شیخ کو کہ اوس کے آگے شراب ہے اور گائنین گا رہی ہیں پس چڑھے یہ دونوں دیوار پر اور کہا کہ نہیں
بڑا جانتے ہم کسی بڑھے کو مثل پیر کے کہ ہوا ایسے حال پر پس اوٹھکر آیا وہ شخص طرف عمر کے اور کہا ای امیر المؤمنین قسم دیتا ہوں
تھکو اسکی آگاہ ہو کہ نہ انصاف کیا تو نے یہاں تک کہ کلام کروں میں یعنی انصاف بتقاضی اسکو یہ کہ پہلے میری بات سن لو پھر غصہ کرنا
کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ کہا اوسنے کہ اگر نافرمانی کی سینے اللہ تعالیٰ کی ایک امر میں تو تم نے نافرمانی کی میں امر میں کہہا عمر نے کہ وہ گمان
اوسنے کہہا کہ تجسس کیا تو نے حال انکہ اللہ تعالیٰ نے منع کیا تھکو اوس سے کہ فرمایا وَاَلَا تَجْتَسِسُوْا اُوْرْدِیْوْا رِیْسَیْہُمْ جُرْہُمْ اَلَمْ یَاۤءِزْکُمْ اَللّٰہُ تَعَالٰی
نے فرمایا وَاَنْتُمْ اَلْبِیُّوْۤا تَمِّنُوْۤا اَبُوۡا اَیْہَا یعنی اور آؤ تم گھروں میں انکے دروازوں سے یعنی آؤ گھروں میں انکی پشتوں
واسطے فرماتے اللہ تعالیٰ کہ لَیْسَ اَلْبِیُّوْۤا بِاَنْ تَاْتُوْۤا اَلْبِیُّوْۤا تَمِّنُوْۤا مِنْ ظُہُوْرِہَا یعنی نہیں ہی نیکی سے آؤ تم گھروں میں انکے
پشتوں کی طرف سے اور داخل ہو تم بغیر اذن کے حال انکہ فرماتا ہو اللہ تعالیٰ لَا تَدْخُلُوْۤا بِیُّوْۤا تَاۤءِیْنِیْہُمْ حَتّٰی یَسْتَاۤءِیْزُوْۤا
وَتُسْرَلُوْۤا اَعْلٰی اَہْلَہَا یعنی نہ داخل ہوؤ تم گھروں میں سو اپنے گھروں کے یہاں تک کہ اذن چاہوں اور سلام کرو گھروالوں پر
پس کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ سچ کہا تو نے پس آؤ تجسسا ہی تھکو پس کہا اوسنے غفر اللہ لک پس نکلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ روئے
ہوئے اور وہ کہتے تھے وَکَلَّیْ لَمَّا اَنَّ لَمَّا یَغْفِرُ اللّٰہُ لَہُ یعنی وہ ہی عمر کے لیے اگر نہ بخشے اللہ اوسکو کیا حال ہوا اسکا کہ آپ کو
ایک شخص کو کہ چھپا ہوا اسکو اپنے اہل اور اولاد اور والدین سے سو اس کے کہ دیکھا تھکو امیر المؤمنین نے ولایت کرتی ہی یہ روایت بھی
اسپر کہ تجسس یا نہ ہی کرے اور نہ دیوار پر چڑھ کر جاوے اور نہ داخل ہو گھروں بغیر اذن کے پھر اگر کہا جاوے کہ ذکر کیا گیا ہے بیچ باب من

یہ روایتیں تفسیر و تفسیر کی ہیں اور کتاب نصاب الاحساب میں کہ کتاب معتبر ہو لکھا ہو کہ من جلد ادب احتساب سے یہ کہ جو روایت کیا ہو عمر رضی اللہ عنہ کہ وہ ایک رات گشت کو اٹھے پس دیکھا اونھوں نے ایک جماع دروازہ کی درزون میں پس جھانکا تو دیکھتے ہیں کہ کتنے ایک لوگ بیٹھے ہیں شراب پر پس انکی سمجھ میں آیا کہ کیا کریں پس داخل ہوئے مسجد میں اور نکالا عبدالرحمن بن عوف کو اور لائے اونکو طرف اوسی دروازے کے پس بکھا دونوں نے اور کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمن کو کہ کیا صلاح دیتا ہو تو کیا کریں ہم پس کہا عبدالرحمن نے گمان کرنا ہوں میں قسم خدا کی کہ بلاشبہ کیا ہمنے وہ کام کہ منع کیا ہو اللہ نے اوس سے کیونکہ تجسس کیا ہمنے اور مطلع ہوئے ہم اور عیب ایک قوم کے کہ پردہ کیا تھا اونھوں نے ہم سے اور نہیں لائق تھا ہکو یہ کہ گھولیں ہم اللہ تعالیٰ کے پردے کو پس کہا عمر کہ نہیں گمان کرنا میں تھکو کہ سچ کہا تو نے پس پھر آئے دونوں اور اس روایت سے کہتے ہی فائسے معلوم ہو ایک تو یہ کہ رات گشت کرنا یعنی حاکم کے یہ سنت ہے عمر رضی اللہ عنہ کی اور دوسرا یہ کہ محاسب کو لائق ہی یہ کہ شورہ کرے اپنے یاروں سے اوس امر میں کہ دشوار ہو او پھر جیسا کہ سوال کیا عمر رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمن سے اور تیسرا یہ کہ تجسس کرنا محاسب کو بھی ممنوع ہے اور روایت کیا گیا ہو مانند اسی کے یہ کہ عمر رضی اللہ عنہ گشت کو اٹھے ایک رات ابن سعد رضی اللہ عنہ کے ساتھ پس جھانکا اونھوں نے ایک دوازہ کی درزون میں پس دیکھا ایک شیخ کو کہ اوس کے آگے شراب ہے اور گائنین گا رہی ہیں پس چڑھے یہ دونوں دیوار پر اور کہا کہ نہیں بڑا جانتے ہم کسی بڑھے کو مثل پیر کے کہ ہوا ایسے حال پر پس اوٹھکر آیا وہ شخص طرف عمر کے اور کہا ای امیر المؤمنین قسم دیتا ہوں تھکو اسکی آگاہ ہو کہ نہ انصاف کیا تو نے یہاں تک کہ کلام کروں میں یعنی انصاف بتقاضی اسکو یہ کہ پہلے میری بات سن لو پھر غصہ کرنا کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ کہا اوسنے کہ اگر نافرمانی کی سینے اللہ تعالیٰ کی ایک امر میں تو تم نے نافرمانی کی میں امر میں کہہا عمر نے کہ وہ گمان اوسنے کہہا کہ تجسس کیا تو نے حال انکہ اللہ تعالیٰ نے منع کیا تھکو اوس سے کہ فرمایا وَاَلَا تَجْتَسِسُوْا اُوْرْدِیْوْا رِیْسَیْہُمْ جُرْہُمْ اَلَمْ یَاۤءِزْکُمْ اَللّٰہُ تَعَالٰی نے فرمایا وَاَنْتُمْ اَلْبِیُّوْۤا تَمِّنُوْۤا اَبُوۡا اَیْہَا یعنی اور آؤ تم گھروں میں انکے دروازوں سے یعنی آؤ گھروں میں انکی پشتوں واسطے فرماتے اللہ تعالیٰ کہ لَیْسَ اَلْبِیُّوْۤا بِاَنْ تَاْتُوْۤا اَلْبِیُّوْۤا تَمِّنُوْۤا مِنْ ظُہُوْرِہَا یعنی نہیں ہی نیکی سے آؤ تم گھروں میں انکے پشتوں کی طرف سے اور داخل ہو تم بغیر اذن کے حال انکہ فرماتا ہو اللہ تعالیٰ لَا تَدْخُلُوْۤا بِیُّوْۤا تَاۤءِیْنِیْہُمْ حَتّٰی یَسْتَاۤءِیْزُوْۤا وَتُسْرَلُوْۤا اَعْلٰی اَہْلَہَا یعنی نہ داخل ہوؤ تم گھروں میں سو اپنے گھروں کے یہاں تک کہ اذن چاہوں اور سلام کرو گھروالوں پر پس کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ سچ کہا تو نے پس آؤ تجسسا ہی تھکو پس کہا اوسنے غفر اللہ لک پس نکلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ روئے ہوئے اور وہ کہتے تھے وَکَلَّیْ لَمَّا اَنَّ لَمَّا یَغْفِرُ اللّٰہُ لَہُ یعنی وہ ہی عمر کے لیے اگر نہ بخشے اللہ اوسکو کیا حال ہوا اسکا کہ آپ کو ایک شخص کو کہ چھپا ہوا اسکو اپنے اہل اور اولاد اور والدین سے سو اس کے کہ دیکھا تھکو امیر المؤمنین نے ولایت کرتی ہی یہ روایت بھی اسپر کہ تجسس یا نہ ہی کرے اور نہ دیوار پر چڑھ کر جاوے اور نہ داخل ہو گھروں بغیر اذن کے پھر اگر کہا جاوے کہ ذکر کیا گیا ہے بیچ باب من

یصلح البدع فی البیوت کے یہ کہ جائز ہو محتسب کو داخل ہونا یعنی گھروں میں بغیر اذن کے تو اس کا جواب یہ دیتے ہیں کہ وہ اذن سے
 میں ہر ایک ظاہر ہو کوئی امر خلاف شرع اور یا دس حرمت میں ہر ایک پوشیدہ ہو اور صورت انہما کی باب مذکور میں یہ فکر کی ہر ایک امام
 ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے سنی آواز میں امیر و معارف کی کہ اس کی کو داخل ہوا بغیر اذن کے اس کے بسبب اس کتاب خلاف شرع
 کے اس لیے کہ منع کرنا اس سے واجب ہے اگر نہ جائز ہو داخل ہونا بغیر اذن کے تو نہ ممکن ہو منع کرنا اور اس لیے کہ انہوں نے
 ساقط کی حرمت اپنی بسبب کہ نے خلاف شرع کے پس جائز ہوئی ہر ایک اور کلی تمام ہو انہوں نے اس کتاب پر شروع ہوتی ہیں
 روایتیں درمنثور کی در باب غیبت کے ۴۰۰۰ میں سے منقول ہے یہی صحیح تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے وَلَا یَقْبِضَنَّ بَعْضُکُمْ بَعْضًا کہ کیا
 حَرَّمَ اللَّهُ أَنْ یُقْتَابَ الْمُؤْمِنُ مِنْ بَشَرٍ مَّا کَانَ حَرَامًا الْمِیْتَةُ یعنی حرام کیا اللہ تعالیٰ نے یہ کہ غیبت کی جاؤ مومن کی جا
 کسی چیز کے جیسے کہ حرام کیا مردار کو ۴۰۰۰ روایت کی عبد بن حمید طبرستان سے یہ کہ ایک عورت آنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر چلی گئی
 پھر کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ کیا خوبہ حال والی اور حسن والی تھی یہ اگر نہ ہوتی تھنگنی پس فرمایا عائشہ رضی اللہ عنہا کو نبی صلی اللہ
 علیہ وسلم نے کہ غیبت کی تعزیر اس کی اس عائشہ پس کہا عائشہ رضی اللہ عنہا کہ میں نے ایک بات کہ وہ اس میں تھی فرمایا حضرت ابراہیم
 جسوقت کہ کسی تعزیر ایسی بات کہ وہ اس میں تھی پس ہی تو غیبت ہو اور جسوقت کہ کہتی تو ایسی بات کہ اس میں نہ ہوتی تو بیشک بہت
 باندھتی تو اس پر آ یا یہ کہ محمد بن سیرین کے ایک شخص کا ذکر ہوا کہ محمد بن سیرین نے ذَاکَ الْاَسْوَدُ یعنی وہ کالا بھر کر اسْتَفْضَلُ
 اللَّهُ اَرَانِیْ قَدْ اُتْبِعْتُ مَکَیْنَتِیْ عَشْرَ مَآلِکَ تَابُونَ اَسَدَ لِمَنْ کَرَاهُوا مِنْ اَیْمَانِہُمْ لَوْ کَانَ بِلَا شَبَہٍ غِیْبَتِیْ سِیْنَتِیْ اَوْ سِیْئَتِیْ غِیْبَتِیْ
 نے روایت کیا ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا انہوں نے لَا یَقْبِضَنَّ بَعْضُکُمْ بَعْضًا یعنی نہ غیبت کرے کوئی تم میں سے کسی
 اس لیے کہ میں تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس گھڑی ایک عورت کہ اس کا دراز تھا پس کہا میں نے یا رسول اللہ
 اَنْتَھَا لَطِیْفَةُ الدَّیْلِ یعنی اس کا دراز ہوس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْفِطْرُ فَاَقْفَضْتُ بِصَفَةِ الْحَقِّ یعنی
 تھوک تو پس تھوکا میں بصورت گھڑی کے آ یا یہ کہ پونچھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم پر پس فرمایا اَوَلَا تَخْلُقُوْا اِیْمَانِیْ خِلَالَ
 اَرُوْا لَیْسَ کَمَا اَوْسَ قَوْمٌ کَمَا یَا نَبِیِّ اَسْمَ خَدَاکِیْ نَحْنُ کَمَا یَا نَبِیِّ اَسْمَ خَدَاکِیْ نَحْنُ کَمَا یَا نَبِیِّ اَسْمَ خَدَاکِیْ نَحْنُ کَمَا یَا نَبِیِّ اَسْمَ خَدَاکِیْ نَحْنُ
 لَحْمٌ فَلَیْنِ بَیْنِ شَیْءٍ اَوْ کَانَ اَخْتَابُ لَوْ اِیْمَانِیْ بِلَا شَبَہٍ مِّنْ اَلْبَیْتِ دِکْھَا ہوں گوشت فلاں کا درمیان انہوں نے
 اور انہوں نے غیبت کی تھی اس کی ۴۰۰۰ روایت کی صحابہ مقدسی اس سے کہ کہتے تھے عرب خدمت کرتے آپس میں ایک دوسرے کی سفوف
 اور تھا ابو بکر اور عمر کے ساتھ ایک شخص کہ خدمت کرتا تھا ان کی پس سو وہ دونوں پھر جاگے اور نہیں طیار کیا تھا اس شخص نے ان کے لیے
 کھا نا پس کہا ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما نے اِنَّ هَذَا لَنُکُوْمٌ یعنی بلاشبہ یہ البتہ بڑا ہی سونے والا ہی ہے پھر گیا دونوں صاحبوں نے
 اس کو اور کہا جا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کر آپ سے کہ ابو بکر و عمر آپ کو سلام کہتے ہیں اور سالن اٹکتے ہیں آپ
 پس فرمایا حضرت نے کہ وہ سالن کھا چکے ہیں پھر لے ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ کا ہر ایک سالن کھا یا ہم نے فرمایا
 اپنے بھائی کے گوشت کا الَّذِیْ نَفْسِیْ بَیْدَا بِہِ اَرَانِیْ لَا اَرٰی لَحْمًا بَیْنَ شَیْءٍ اَوْ کَانَ اَخْتَابُ لَوْ اِیْمَانِیْ بِلَا شَبَہٍ مِّنْ اَلْبَیْتِ دِکْھَا ہوں گوشت فلاں کا درمیان انہوں نے
 ہاتھ میں ہی بلاشبہ البتہ دیکھتا ہوں میں گوشت اس کا تھا سے دانوں کے درمیان میں پس عرض کیا انہوں نے کہ بخشش کیے
 ہمارے لیے یا رسول اللہ فرمایا اِنَّہٗ فَلَیْسَتْ غَفْرٌ لِّکُمْ اِیْمَانِیْ اَوْ سِیْئَتِیْ غِیْبَتِیْ سِیْنَتِیْ اَوْ سِیْئَتِیْ غِیْبَتِیْ سِیْنَتِیْ اَوْ سِیْئَتِیْ غِیْبَتِیْ سِیْنَتِیْ
 روز کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے محمد بن پھر بیٹھی ایک دن دونوں کی دوسری کے پاس پھر شروع کیا دونوں نے کہ ان کو کون
 گوشت کا یعنی لوگوں کی غیبت کرنے لگیں آپس میں آیا ایک شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہاں

۴۷۵
 روایتیں درمنثور کی در باب غیبت کے ۴۰۰۰ میں سے منقول ہے یہی صحیح تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے وَلَا یَقْبِضَنَّ بَعْضُکُمْ بَعْضًا کہ کیا
 حَرَّمَ اللَّهُ أَنْ یُقْتَابَ الْمُؤْمِنُ مِنْ بَشَرٍ مَّا کَانَ حَرَامًا الْمِیْتَةُ یعنی حرام کیا اللہ تعالیٰ نے یہ کہ غیبت کی جاؤ مومن کی جا
 کسی چیز کے جیسے کہ حرام کیا مردار کو ۴۰۰۰ روایت کی عبد بن حمید طبرستان سے یہ کہ ایک عورت آنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر چلی گئی
 پھر کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ کیا خوبہ حال والی اور حسن والی تھی یہ اگر نہ ہوتی تھنگنی پس فرمایا عائشہ رضی اللہ عنہا کو نبی صلی اللہ
 علیہ وسلم نے کہ غیبت کی تعزیر اس کی اس عائشہ پس کہا عائشہ رضی اللہ عنہا کہ میں نے ایک بات کہ وہ اس میں تھی فرمایا حضرت ابراہیم
 جسوقت کہ کسی تعزیر ایسی بات کہ وہ اس میں تھی پس ہی تو غیبت ہو اور جسوقت کہ کہتی تو ایسی بات کہ اس میں نہ ہوتی تو بیشک بہت
 باندھتی تو اس پر آ یا یہ کہ محمد بن سیرین کے ایک شخص کا ذکر ہوا کہ محمد بن سیرین نے ذَاکَ الْاَسْوَدُ یعنی وہ کالا بھر کر اسْتَفْضَلُ
 اللَّهُ اَرَانِیْ قَدْ اُتْبِعْتُ مَکَیْنَتِیْ عَشْرَ مَآلِکَ تَابُونَ اَسَدَ لِمَنْ کَرَاهُوا مِنْ اَیْمَانِہُمْ لَوْ کَانَ بِلَا شَبَہٍ غِیْبَتِیْ سِیْنَتِیْ اَوْ سِیْئَتِیْ غِیْبَتِیْ
 نے روایت کیا ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا انہوں نے لَا یَقْبِضَنَّ بَعْضُکُمْ بَعْضًا یعنی نہ غیبت کرے کوئی تم میں سے کسی
 اس لیے کہ میں تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس گھڑی ایک عورت کہ اس کا دراز تھا پس کہا میں نے یا رسول اللہ
 اَنْتَھَا لَطِیْفَةُ الدَّیْلِ یعنی اس کا دراز ہوس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْفِطْرُ فَاَقْفَضْتُ بِصَفَةِ الْحَقِّ یعنی
 تھوک تو پس تھوکا میں بصورت گھڑی کے آ یا یہ کہ پونچھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم پر پس فرمایا اَوَلَا تَخْلُقُوْا اِیْمَانِیْ خِلَالَ
 اَرُوْا لَیْسَ کَمَا اَوْسَ قَوْمٌ کَمَا یَا نَبِیِّ اَسْمَ خَدَاکِیْ نَحْنُ کَمَا یَا نَبِیِّ اَسْمَ خَدَاکِیْ نَحْنُ کَمَا یَا نَبِیِّ اَسْمَ خَدَاکِیْ نَحْنُ کَمَا یَا نَبِیِّ اَسْمَ خَدَاکِیْ نَحْنُ
 لَحْمٌ فَلَیْنِ بَیْنِ شَیْءٍ اَوْ کَانَ اَخْتَابُ لَوْ اِیْمَانِیْ بِلَا شَبَہٍ مِّنْ اَلْبَیْتِ دِکْھَا ہوں گوشت فلاں کا درمیان انہوں نے
 اور انہوں نے غیبت کی تھی اس کی ۴۰۰۰ روایت کی صحابہ مقدسی اس سے کہ کہتے تھے عرب خدمت کرتے آپس میں ایک دوسرے کی سفوف
 اور تھا ابو بکر اور عمر کے ساتھ ایک شخص کہ خدمت کرتا تھا ان کی پس سو وہ دونوں پھر جاگے اور نہیں طیار کیا تھا اس شخص نے ان کے لیے
 کھا نا پس کہا ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما نے اِنَّ هَذَا لَنُکُوْمٌ یعنی بلاشبہ یہ البتہ بڑا ہی سونے والا ہی ہے پھر گیا دونوں صاحبوں نے
 اس کو اور کہا جا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کر آپ سے کہ ابو بکر و عمر آپ کو سلام کہتے ہیں اور سالن اٹکتے ہیں آپ
 پس فرمایا حضرت نے کہ وہ سالن کھا چکے ہیں پھر لے ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ کا ہر ایک سالن کھا یا ہم نے فرمایا
 اپنے بھائی کے گوشت کا الَّذِیْ نَفْسِیْ بَیْدَا بِہِ اَرَانِیْ لَا اَرٰی لَحْمًا بَیْنَ شَیْءٍ اَوْ کَانَ اَخْتَابُ لَوْ اِیْمَانِیْ بِلَا شَبَہٍ مِّنْ اَلْبَیْتِ دِکْھَا ہوں گوشت فلاں کا درمیان انہوں نے
 ہاتھ میں ہی بلاشبہ البتہ دیکھتا ہوں میں گوشت اس کا تھا سے دانوں کے درمیان میں پس عرض کیا انہوں نے کہ بخشش کیے
 ہمارے لیے یا رسول اللہ فرمایا اِنَّہٗ فَلَیْسَتْ غَفْرٌ لِّکُمْ اِیْمَانِیْ اَوْ سِیْئَتِیْ غِیْبَتِیْ سِیْنَتِیْ اَوْ سِیْئَتِیْ غِیْبَتِیْ سِیْنَتِیْ اَوْ سِیْئَتِیْ غِیْبَتِیْ سِیْنَتِیْ
 روز کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے محمد بن پھر بیٹھی ایک دن دونوں کی دوسری کے پاس پھر شروع کیا دونوں نے کہ ان کو کون
 گوشت کا یعنی لوگوں کی غیبت کرنے لگیں آپس میں آیا ایک شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہاں

دو عورتوں نے روئے رکھے تھے اور قریب ہالاک کے پونچھین میں یعنی ماسک پیاس کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آؤ
 میرا پاس آؤ دونوں کو پس آئیں وہ دونوں پھر سنگوایا حضرت نے ایک پیالا اور فرمایا ایک کو اون دونوں میں سے کسی کو پس قی کی آؤ
 پیپ اور او اور کچھ اور یہاں تک کہ بھر گیا آدھا پیالا پھر فرمایا دوسری کو کہ قی کر پس قی کی آؤ سنی پیپ اور او اور کچھ اور یہاں تک
 کہ بھر گیا پیالا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ان دونوں نے روئے رکھے تھے اور چہرے سے کہ حلال کی اللہ تعالیٰ نے دیکھ لیے
 اور انظار کیے اور چہرے پر حرام کی اللہ نے اونپر بھیجی ایک اون دونوں کی پاس دوسری اور شروع کیا کھانا لوگوں کو گوشتوں کا دے فرمایا
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے المؤمنین حرام علیہم کلمۃ علیہم حرام ان یا کلمۃ یقتابہ بالغیب و غیرہ
 علیہم حرام ان یخبروا بکلمۃ علیہم حرام ان یتلوا کلمۃ یعنی مومن ہر مومن ہر گوشت اور سکا اور سپر حرام ہر
 کلمۃ اور سکو یعنی غیبت کرے اور سکے غائبانہ اور آبروریزی اور سکی اور سپر حرام ہو اور مومن اور سکا اور سپر حرام ہو کہ طبا پچھار اور سپر
 روایت کی یہی اور بخاری وغیرہ میں مستحج سے کہ ماہر صحابی جب سنگسار کیا گیا تو سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو
 کہ کتا ہوا کیے دوسرے سے کہ کیا نہیں دیکھا تو نے طرف اس شخص کے کہ پردہ پوشی کی تھی اسکی اللہ نے پھر نہ چھوڑا اسکو اسے نفس نے
 یہاں تک کہ سنگسار کیا گیا مانتہ سنگسار کیے جانے کئے کے پھر چلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی اوس جگہ سے اور گزرتے ایک گد
 مردہ پر پس فرمایا کہ ان ہی فلا نا اور فلا نا اور تو تم دونوں یعنی سواری اور کھاؤ اس گدے مردہ سے پس کما اونھوں نے کہ آیا یہ بھی کھایا
 جاتا ہی فرمایا آنحضرت نے جس گناہ کو کہ پونچھ تم اپنے بھائی مسلمان کی غیبت سے ابھی ناشدہ اس کے کھانے سے قسم اوس ذات پاک کی
 کہ جان بیری اوس کے ماتھے میں ہی بلاشبہ ماعواب القبتہ جنت کی نہروں میں غوطے لگا رہا ہو یعنی نہاتا ہوا خوشیاں کر رہا ہو
 بخاری میں اور ابن ابی شیبہ اور احمد نے روایت کیا عمرو بن عاص صحابی سے کہ وہ گدے سے چند بار روئے کے ایک خچر مردہ پر
 پس کما قسم خدا کی اللہ کے کھانا ایک تمہارے کا اس سے پیٹ بھر کر رہا ہو اوس کے لیے کھانے مسلمان بھائی کے گوشت سے روایت کی
 بخاری نے کتاب ادب میں جابر کہہا تھے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس پونچھ آپ ایک دو قبروں پر کہ عذاب ہے
 جاتے تھے مردے اون کے پس فرمایا کہ یہ دونوں نہیں عذاب کیے جاتے ہیں کسی ایسے امر کے سبب کہ بچا اوس سے دشوار ہو بلکہ ایک انہیں کا
 غیبت کیا کرتا تھا لوگوں کی اور دوسرا نہیں بچا کرتا تھا پشاش پھر مگائی آپ نے ایک ٹھنی تازہ یعنی کھجور کی اور چیرا اوسکو پھر فرمایا
 کہ ایک ٹکڑا ایک قبر پر گاڑو اور ایک دوسری پر پھر فرمایا کہ اس سے ہلکا ہو جائیگا عذاب ان دونوں سے جب تک کہ مازی رہیں گی یعنی
 دست مہر کی برکت سے یہ بات حال ہوئی روایت کی بخاری میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہ کما جس شخص کے پاس
 کوئی مومن غیبت کیا گیا پس مد کی اسنے اوسکی خیر دیگا اوسکو اللہ سبب اوس کے دنیا اور آخرت میں اور جس کے
 پاس کوئی غیبت کیا گیا پس مد کی اسنے اوسکی جزا دیگا اوسکو اللہ دنیا اور آخرت میں اور نہ کما یا کسینے کوئی لقمہ پر لیا
 اس کے کھاوے مومن کی غیبت کے سبب اگر بیان کیا اوسکا وہ عیب کہ جاتا ہی تو بلاشبہ غیبت کی اوسکی اور اگر کما اوس کے حق میں
 وہ عیب کہ نہیں جانتا ہی تو تحقیق بہتان باندھا اوسپر روایت کی احمد جابر بن عبد اللہ کہہا تھے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم کے پس اوسھی ایک بدبو مردار سے ہونے کی سی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آیا جانتے ہو تم کہ کیسی
 ہی بدبو یہ بدبو اون لوگوں کی ہی کہ غیبت کرتے ہیں لوگوں کی روایت کی ابن ابی الدنیا نے انس سے کہ کما فرمایا رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ غیبت کی جائے کسی شخص کی اس حال میں کہ تو اوس جماعت میں ہی پس تو اوس شخص بددکا اور قوم
 کو ڈانٹنے والا اور اوسٹھ کھڑا رہے اون میں پھر بھی آپ نے یہ آیت اٰیۃ تَحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاۤکُلَ لَحْمًا خِیۡمِیۡتًا فِکِیۡمًا

امید ایک روایت میں آئی کہ
 چل غری کرنا تھا ہر روز

اسی روایت کی بخاری میں
 اور تھوڑے سے غیبت کرنا
 وہ ایسا نہیں جو غیبت کرنا

اوسکو پہنچ گئی ہر قوم بعضوں نے کہا ہر ضرور ہوا اسکے بخشش نے میں اوسکا بیان کرنا اور بعضوں نے کہا ہر بھی کافی ہے کہ غیبت کی
 میں تیری بخشش اوسکو اور نہیں اعتبار ہوا رٹوں کے بخشش کا بعد موت اوسکی کے اور اگر غیبت اوسکو پونہچی نہیں ہے تو کفایت ہو
 نہ است اور استغفار اللہ تعالیٰ سے اپنے لیے اور اوسکے لیے اسید ہے کہ تخفیف ہو جاوے گناہ میں سبیل روایت کی یہی ہے سفیان
 بن عیینہ سے کہ کہاتین شخص میں کہ نہیں منع ہے او کی غیبت حاکم ظالم اور فاسق علی الاعلان فسق کرنے والا اور مستدع کہ بلاو
 لوگوں کو اپنی بدعت کی طرف روایت کی یہی ہے کہ زید بن اسلم سے کہ کہ غیبت اوسکی ہوتی ہے کہ جو علی الاعلان گناہ کرے *
 روایت کی حکیم ترمذی نے ابن عمر سے کہ کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لایا جاوے گا ایک سبک کو روز قیامت کے
 پھر رکھی جاوے گی نیکیاں اوسکی ایک پڑے میں یعنی میزان اعمال کے اور برائیاں اوسکی ایک پڑے میں پس غالب آوے گی برائیاں
 پھر لائی جاوے گی ایک چٹھی اور رکھی جاوے گی نیکیوں کے پڑے میں پس غالب ہو جائیگا وہ پڑا اوسکے سبب سے پس کہیگا وہ بندہ اسی
 میرے کیسی ہو چٹھی نہیں کوئی عمل کیا سینے اپنے رات و دن میں مگر کہ حاضر کیا سینے اوسکو پس فرماوے گا اللہ تعالیٰ کہ ہذا امّا قیل
 فیک و انت متہ بنی عینی یہ وہ چیز ہے کہ کسی بھی کسینے تیرے حق میں یعنی بطریق عیب کے اور تو اوس سے پاک تھا پس نجات
 پاوے گا وہ بسبب اوسکے * علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ کہا اَلْجَنَانُ عَلَى الدِّبَاجِ اَثْقَلُ مِنَ السَّمَوَاتِ
 یعنی بہتان کرنا بری پر آسمانوں سے زیادہ بھاری ہے * **در منقول** تفسیر زاہدی میں لکھا ہے کہ نزول اس آیت کا در حق
 ابی بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے ہوا بعد اسکے وہی قصہ نقل کیا ہے کہ سلمان نے کھانا نہ پکایا تھا انکے لیے بسبب عرسینے کے پھر حضرت کے
 پاس بھجوا سالن کے لانے کے لیے اور آپ نے اسامہ کا حوالہ کیا اور اسامہ نے جواب دیا پھر انھوں نے سلمان کے حق میں کلام مذکور
 کہا اور اسامہ کے حال کا تجسس کیا معلوم ہوا کہ واقع میں اسامہ پاس کچھ نہ رہا تھا پونہچیں ان کے گئے تھے پس جبریل آئے یہ آیت لیکر
 یَا کُلُّا الذِّینَ اٰلَہُ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں صاحبوں کو بولایا اور فرمایا یہ کیا ہے کہ سرخی گوشت کی تمھارے دانتوں میں
 دیکھتا ہوں انھوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اسامہ نے تو ہکو کچھ دیا ہی نہیں ہم کھاتے کھاتے حضرت نے فرمایا کہ کھانے کا گوشت
 نہیں کھتا ہو نہیں لیکن گوشت آدمی کا کھتا ہو نہیں تھو کو تو سہی او انھوں نے تھو کا تو دیکھا کہ تھوک تغیر ہے یہ آیت آپ نے پڑھی یا اَیُّہَا
 الذِّینَ اٰلَہُ اس آیت میں میں چیزیں کو رہو نہیں بدظنی تجسس غیبت پہلے منع فرمایا بدگمانی سے اس لیے کہ وہ مقدمہ تجسس کا ہے کہ
 جب گمانی دل میں آتی ہے تو آدمی تجسس کرتا ہے اور جب تجسس کرتا ہے تو غیبت میں گرفتار ہوتا ہے اور تجسس انکا اسامہ کے
 حق میں تھا اور غیبت سلمان کے حق میں اور پھر ایک مثال بیان فرمائی غیبت کی برائی میں اَیُّہَا الذِّینَ اٰلَہُ فَاکُلُوا مِمَّا رَزَقَکُمْ مِّنْهُ
 باطنی ہے یعنی مستقبل کے یعنی کراہیت رکھو گے یعنی پس مکروہ رکھو غیبت کو جیسے کہ مکروہ کہتے ہو اس گوشت کے کھانے کو
 اور شیل گوشت کھانے کی بیان فرمائی بحسب عرف و عادت کے کہ جو کوئی غیبت لوگوں کی بہت کرتا ہے تو عرب میں کہتے ہیں
 فَاُلَانِ مَصْلَعٌ یعنی فلا شخص گوشت چبانا ہے اور دوسری تشبیہ غیبت کی ساتھ اس مثال کے اس معنی کہ ہے کہ غیبت وہ ہوتی ہے
 کہ غائب کسی کا عیب بیان کرے اور مردہ جانتا نہیں ہے اوس چیز کو کہ کھایا جاوے اوسکے گوشت سے اور نہ قادر ہوتا ہے اوسکے دفع
 کرنے پر اسی طرح جسکی غیبت کرتے ہیں وہ بھی نہیں جانتا اوس کلام کو کہ اوسکے حق میں کہا جاتا ہے اور نہ قادر ہوتا ہے اوسکے
 دفع کرنے پر اب اگر کوئی حرام یا شہہ کی چیز کو پونہچے اور کھائے اور کہے کہ لَا تَجَسَّسُوا آیا ہے تو وہ اس روایت کے تحت داخل
 ہوگا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے مَن فَتَسَّسَ الْقُرْآنَ بِنِ اٰیہِہٖ فَلْیَسْتَوْ اَمَّ قَعْدَہٗ مِنَ النَّارِ یعنی جو کوئی تفسیر بیان
 کرے قرآن کی اپنی عقل سے تو طیار کرے جگہ اپنی آگ سے اور یہ تبدیل و تغیر قرآن کی ہے اس لیے کہ مراد اس تجسس سے عیب ٹھونڈنا

اور نہ شفاعت کرنے والے دن قیامت کے پورے گواہی دینے والے یعنی لوگوں پر کہ وہ اگلی امتوں کے لوگ ہیں نہ محبت
گواہی دینگے کہ انکے رسولوں نے ابلاغ احکام الہی کر دیا تھا جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا
لِتُكَلِّمُوا شُعَدَاءَ عَلَى النَّاسِ یعنی اور اسی طرح کیا ہم نے تم کو امت وسط بنائی کہ تم گواہ لوگوں پر پس فرماتے ہیں کہ
لعنت کرنے والوں کو کہ لعنت عادت اور خواہ کی ہو درجہ شہادت یعنی گواہی دینے کا اور درجہ شفاعت کا کہ لوگوں کی شفاعت کریں
نہیں ہو گا روز قیامت کے پس اسی لیے صلت پسندیدہ اہل سنت جماعت کی ترک کرنا لعن و طعن کا ہے کہ کسی کو لعنت کریں اگرچہ مستحق اس کا
ہو اور اپنی زبان کو اودھ نہ کریں اور فصیح وقت ساتھ اس کے کریں اور ساتھ لعنت کرنے بدوں کے اپنی خود کو خراب کریں کہ ملعون اللہ تعالیٰ
کے نزدیک کیا حاجت ہو کہ اور کوئی اس کو لعنت کرے شیخ عارف ازہر خطا گفت گری ہم پر اوہ وہ بھی گفت جہاں سخن حق نکیم
مگر جائز ہو لعنت ماوس کا فریاد خبر صادق نے خبر دی ہو اس کے مرتے کی کفر پر اور جانا چاہتے کہ لعنت دو قسم ہے ایک تو لکنا اور
دور کرنا ہر رحمت الہی سے اور نا امید ہونا اس کے فضل و استغناء ہی سے یہ تو خصوصاً فردن ہی کے لیے ہے اور دوسری وہی
اور مجموعی مقام قرب و شفاعت سے ہے کہ عائد اور راجع ترک اولیٰ اور احوط پر ہو پس کچھ کہ واقع ہوا ہی سچ ترک کرنے بعضے اعمال
اور ان کے اور بعضے صحابہ وغیرہم سے بھی منقول ہے سب اسی قبیل سے ہے قسم اول سے ہے اور روایت کیا سلم نے
کہ فرمایا اِذَا قَالَ الرَّجُلُ هَلَكْتُ النَّاسُ فَمَجُورٌ اَهْلُكُمْ یعنی جس وقت کہ کہے کوئی ہلاک ہو لوگ اور حتیٰ آگ و دوزخ
کے ہوئے پس وہ سب زیادہ ہلاک ہو والا ہے و فتنہ یعنی جو کوئی کہے یہ قصد عیب جوئی اور حقارت اور نا امید کرنے کے
لوگوں کو رحمت الہی سے نہ طریق تحیر اور غمخواری اور تاسف کے اوپر احوال ان کے کے تو وہ کہنے والا اس کا سب زیادہ ہلاک ہو والا
ہے کہ اپنے نفس پر عجب کیا اور لوگوں کو چشم حقارت دیکھا اور رحمت حق سے نا امید کیا اور یہ معنی اَهْلُكُمْ کے ہیں کہ پیش ہوا
کان کو بصیغہ تفضیل اور اَهْلُكُمْ ساتھ زیر کاف کے بصیغہ ماضی بھی آیا ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ جو کوئی اس کے گھر کو کہے
ہلاک کرنا ہو لوگوں کو اور بیچ و ربط نا امیدی اور ترک طاعت اور نہامک پہننے کے معاصرین ڈالتا ہے اس لیے کہ سننے اس کا کام ہے
شکستہ دل اور نا امید و شوق ہونے ہیں گنہگار کہ گرفتار صفت قہر و جلال کے ہیں ان کو نصیحت ساتھ نرمی کے کرنی اور ساتھ رحمت
و مغفرت الہی کے امیدوار کرنا خوب مفید ہے پس بیان اشارہ ہے کہ لوگوں کو بشارت دینی اور قوی دل کرنا اور امید و رحمت
کا کرنا چاہیے ہے اور فرمایا فَمَنْ شَرَّ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ ذَا الَّذِي يَهْدِي الدَّيَّانِي يَهْدِي هُوَ لَا يَبْجِدُ
وَهُوَ لَا يَبْجِدُ یعنی بدترین لوگوں کا دن قیامت کے دور یہ ہے منافق صفت وہ کہ آتا ہو ایک جماعت کے پاس ساتھ ایک طریق
کے اور آتا ہو دوسری جماعت کے پاس اور طرح یعنی ہر جماعت مخالفین سے ازراہ خوش آمد کے ایسی باتیں کرتا ہے کہ ہر ایک متغنی و فکیک
رعایت حق کی نہیں کرتا جیسے کہ حال منافقوں کا تھا اور فرمایا لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَبَائِلٌ يَعْنِي نَهْيٌ عَنْ خَلْعِ ثِيَابِ الْجَنَّةِ
یعنی نجات پاؤں کے ساتھ جمل غور کہ جو ایک کی بات دوسرے کو پہنچا و بطریق فساد کے کہ آفرمایا عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ وَالْيَقِينِ
لازم ہے کہ اپنے پر سچ بولنے کو اس لیے کہ سچ بولنا راہ دکھاتا ہے طرف نیکو کاری کے معنی خاصیت سچ بولنے کی یہ ہے کہ توفیق ہوتی ہے
اوس کے نیک کی اور بلاشبہ نیکو کاری راہ بتلاتی ہے یعنی پونہ جاتی ہے نیک کار کو طرف بہشت کے یعنی مراتب عالیہ اوس کے کہ ہر شے
ایک شخص سچ بولتا ہے اور کوشش کرتا ہے سچ بولنے میں بیان تک کہ لکھا جاتا ہے وہ نزدیک اس کے صدیق اور دور رکھو تم اپنے
شہین جھوٹ بولنے سے اس لیے کہ تحقیق جھوٹ بولنا پونہ جاتا ہے بالخاصیت طرف فسق و فجور کے اور تحقیق فسق کرنا پونہ جاتا ہے
طرف آگ و دوزخ کے اور ہمیشہ آدمی جھوٹ بولتا ہے اور کوشش کرتا ہے جھوٹ بولنے میں بیان کہ کہ لکھا جاتا ہے نامہ اس کا اللہ تعالیٰ

کے نزدیک بڑا جھوٹا ہے۔ لکھا جاتا ہے کہ یعنی حکم کیا جاتا ہے اور سپر ساتھ ہی قیامت اور ثابت کیا جاتا ہے اور اس کے لیے مقام صدیقیت اور ثواب و سکا سکا لکھا جاتا ہے نام اور سکا دیوانہ حال میں داخل کے نزدیک بالکل اپنی کتابوں میں نام اور سکا لکھتے ہیں اور مقصود یہ ہے کہ ظاہر کیا جاتا ہے مطلق میں ساتھ اس صفت نام کے اور ڈالا جاتا ہے لوگوں کے دلوں میں اور جاری کیا جاتا ہے زبانوں پر کہ یہ سچا ہے برقیاس فعل اللہ تعالیٰ کے ان الذین آمنوا و عملوا الصالحات سيجعل لهم اجر و اجر و اجر یعنی بلاشبہ چلوگ ایمان لائے اور عمل کیے اچھے ڈالے گا ان کے لیے اللہ تعالیٰ محبت لوگوں کے دلوں میں اور اسی طرح جھوٹ بولنے والے حکم کیا جاتا ہے کہ جھوٹا ہے اور ثابت کیا جاتا ہے اور اس کے لیے عذاب جھوٹوں کا سکا لوگوں میں جھوٹا مشہور کیا جاتا ہے اور لوگ اور اس سے نفی رکھتے ہیں اور فرمایا بالیس الکذاب الذی یضلیع باین الناس ویقول خیاراً و یخیر خیاراً یعنی خیر و شر وہ شخص کہ اصلاح کرتا ہے لوگوں کے ذریعہ میں اور کتا ہے باتیں نیک کہ باعث اصلاح و دفع نزاع کی ہوں اگرچہ جھوٹ بھی ہوں اور پوچھا جاتا ہے اچھی باتیں یعنی ایک کی طرف سے دوسرے کو بد و کتا ہے الخ یعنی کلام کہ متضمن ہے خیر کو نہ شر کو مثلاً زید و عمرو میں گناہوں یا آپس کی اصلاح کے لیے کتا ہے ایک کی طرف سے دوسرے کو کہ وہ تجھ کو سلام کتا ہے اور تعریف کرتا ہے تیری اور کتا ہے کہ میں دوست رکھتا ہوں اور سکا اگرچہ اس نے کہا ہو کہ ہم اور فرمایا اذا راٰ یختر المسلمون فاحذروا فی وجہہم اللہ اب یعنی جس وقت کہ دیکھو تم تعریف کرنے والوں کو پس اگوا انکے منہوں میں مٹی ہے یعنی جو کہ مبالغہ کریں تعریف میں بروقتھا کر مال کی طرح سے برابر ہی کہ تعریف نہ ہو یا نظر ان کے منہوں میں مٹی ڈالو یعنی محروم کرو کہ کچھ نہ دواؤ انکو یا عدا یہ ہے کہ کچھ تھوڑا سا دے دو کہ مشاہیر کے خاں کے قلت و حفات میں تاکہ جو تعریف کریں اور بعض علماء نے اسکو ظاہر عمل کیا ہے چنانچہ مقدار کہ راوی اس حدیث کے ہیں آیا ہے کہ انھوں نے مٹی خاں کی لی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے سامنے تعریف کرنے والے کے منہ میں ڈال دی اور اسمیں جو ہی تعریف کرنے والے کو اسلے کہ وہ مغرور و متکبر کرتا ہے اور سکا کہ جسکی تعریف کرتا ہے کہما خطابی نے کہ میں وہ لوگ ہیں کہ عادت پر مٹی ہے انھوں نے تعریف کرنے کی بغیر تمیز کے درمیان حق و باطل کے اور سخی و غیر سخی کے اور کیا ہے تعریف کو سیدہ ساش کا کہ اس کے سبب مدوح سے متوقع ہوتے ہیں نفع کے پس جب کہ تعریف کرے کسیکے اچھے فعل پر تاکہ اسکو رغبت اور بھلائیوں کے کرنے کی ہو اور لوگوں کو رغبت ہو اس کے اقتدا کی تو وہ مداح و برائین ہر مدح و بدو یا پھر ایک شخص نے تعریف کی ایک شخص کی کہ وہ بھی حاضر تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یعنی مبالغہ کیا اسکی تعریف میں پس فرمایا آپ نے و یثاک قطعاً عنقاً آخیراً الخ یعنی اسے تجھ کو کافی تو نے گردن بھائی اپنے کی تین بار فرمایا جو شخص کہ ہوتے ہیں تعریف کرنے والا خواہ خواہ تو جاسیکے کہ گمان کرتا ہوں میں فلا نے کو ایسا یعنی مرد صالح مثلاً حال انکہ اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے حقیقت حال اس کے کو اور حساب کرنے والا اور جہان دین والا اسکا وہی ہے اس کے کردار پر یہ بھی جب کہ گمان رکھتا ہو تعریف کرنے والا کہ بلاشبہ وہ ایسا ہی ہے یعنی جیسے کہ تعریف کی اور تعریف کرے اور حکم کرے خدا پر ساتھ جرم و یقین کے سیکو کہ وہ ایسا ہی ہے یعنی احتیاط کرے تعریف میں اور کہے کہ گمان رکھتا ہوں کہ وہ ایسا ہی ہے و اما علم اور بجز منہ کے کہ بلاشبہ وہ ایسا ہی ہے تاکہ علم اسکی ہو حاصل یہ کہ جرم و یقین کرے کہ فلا نا شخص خدا کے نزدیک اچھا ہے سو اسکو اون لوگوں کے کہ نام و ذکر کا صریح ثبوت میں آچکا ہے مانند عشرہ مبشرہ و غیرہم کے بد و کتا گردن کا یعنی ذبح اور ہلاک جسمانی کے ہی استعمال کیا اسکو بیچ ہلاک و حاجی کے کہ مدوح کو اس سے عجب و غرور پیدا ہوتا ہے وہ ہلاک دنیا میں ہی اور یدین میں اور کبھی تعریف باعث ہلاک کی دنیا میں بھی ہوتی ہے جیسے کہ تعریف سننے سے مغرور ہوا اور سیکو ہلاک کیا اور اس کے ذمہ ماصر میں ہو ہلاک کیا حکم نے بد و کتا ہے کہ دنیا میں بھی

یعنی ایسا جھوٹا نہیں ہو کہ جو اللہ کے نزدیک برائی ہے منہ مدظلہ

ثابت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے سبب اس کے خوشنودی اپنی اوس دن تک کہ ملاقات کرے اور پھر ثابت کرتا ہے
 ہوتا ہے ایک بات برائی کی کہ نہیں جانتا قدر اس کی ثابت کرتا ہے اللہ تعالیٰ سبب اس کے اور پھر ثابت کرتا ہے
 کہ اوس سے ثابت کرتا ہے خوشنودی اپنی الخ یعنی دنیا میں توفیق دیتا ہے ایسی چیزوں کی کہ رشتی بوالہ اوس سے
 اور برزخ میں بجا ہی عذاب قبر سے اور فراخ کیجائی ہو قبر اوس کی اور کہا جاتا ہے کہ سورہ مانند سو دو دھماکے اور روز قیامت
 کے اٹھیکا سعید اور اللہ تعالیٰ کے سامنے میں ہوگا پھر داخل ہوگا بہشت میں اور وہاں کی نعمتیں پاویگا اور پھر خلی
 ہوگی اوس کے حق میں عکس اس کے ہوگا پس معنی اوس دن تک کہ نہیں ہیں کہ رضا اور غضب اوس دن تک ہی بعد از ان
 قطع ہونے اور ظہیر اس کے قول اللہ تعالیٰ کا ہو ابلیس کے حق میں ان علیک لکنی الی یوم الدین یعنی بلاشبہ تجھ پر
 لعنت میری ہو روز جزا تک اور کہا سفیان بن عیینہ نے کہ مراد بھلی بات سے کلمہ حق کہنا ہے سلطان غلام کے سامنے اتنی جاوے
 اس قیاس پر بری بات کلمہ باطل کہنا ہے نزدیک و شاک کے ضرر کرے دین میں اور ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی سا
 کلمہ جو بدعت ہو اور روایت کیا احاد اور ترمذی اور ابو داؤد اور دارحی نے کہ فرمایا ویل لکم یحدت فیکلایب
 لیطیحات بہ القوام ویل لہ ویل لہ یعنی وہاں واسطے اوس شخص کے کہ بات کہے پس جھوٹ بولے تاکہ ہنسنا و اوس سے
 قوم کو وہاں اوس کے لیے وائے ہو اوس کے لیے وہ ویل کے معنی ہیں ہلاک عظیم یا نام ایک گھرے نالے کا ہے جہنم میں اور مکر
 فرمنا اس لفظ کا تا کہ بد تشدید کے لیے ہو وعید میں اور جھوٹ بولے اس سے سمجھا جاتا ہے کہ اگر ایک بات سچی نہ ہو یاروں کے
 خوش کرنے کے لیے تو مضائقہ نہیں اور جاسیے یوں کہ اوس کو بھی عادت و پیشہ اپنا کرے کیونکہ خوش طبعی کہ جھوٹ بولے
 اگر شروع و سنون ہو لیکن کبھی کبھی ہمیشہ اور جیسے کہ نظر ہنسنا ہے پر جو جیسے کہ حدیث آئندہ میں فرماتے ہیں عہد
 اور روایت کیا یہ بھی نے ہجرت شعب الایمان کے کہ فرمایا ان العبد ليقول الکلمة لا يقو لها الا ليضحك به
 الناس يضحون بها بعد صلاتين السماء والارض ورائه كيزل عن لسانه اشد من ثمانين عن قاصم
 یعنی بلاشبہ بندہ البتہ بولتا ہے ایک بات نہیں بولتا اوس کو مگر اس لیے کہ ہنسنا اوس کو کون کو کرنا ہی سبب اوس ہنسنے کے
 یعنی دوزخ میں گرنا کہ دور تر ہی مسافت بعد اور منتہی اوس کی اوس مسافت سے کہ در میان آسمان و زمین کے ہے اور بلاشبہ
 بندہ پھسلتا ہے اپنی زبان کے سبب زیادہ تر پھسلنے سے قدم اپنے سے وہ یعنی جھوٹ وغیرہ کہ اوس کی زبان سے
 صادر ہوتا ہے زیادہ ضرر کرتا ہے اوس کو نسبت ضرر کرنے اوس کے کہ پانچ سو ہند کے بل اس لیے کہ ضرر بدنی سہل نہ ضرر دینی
 عہد اور فرمایا من صلت فجاءني جو شخص کہ چپ ہا یعنی کلام سے نجات پائی وہ یعنی آفات و بے نیل و نیل و
 آخرت میں اس لیے کہ اکثر جو آدمی کو بلا پہونچتی زبان ہی کے سبب پہونچتی ہے کہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے کہ کلام چار قسم
 ہے ایک تو ضرر محض ہے اور دوسرا نفع محض ہے اور تیسرا وہ کہ اوس میں ضرر بھی ہے اور نفع بھی اور چوتھا وہ کہ نہ اوس میں ضرر نہ نفع
 نفع پس جو کہ ضرر محض ہے ضرر و لازم ہے اوس سے خاموشی اور ایسے ہی وہ کہ ضرر و نفع دونوں کھتا ہے کیونکہ دفع ضرر اہم ہے بحال کرنے
 نفع کے سے اور وہ کلام کہ ضرر رکھتا ہے اور نفع شغول ہونا ساتھ اوس کے موجب ضائع کرنے وقت کا ہے اور وہ عین ٹوٹا تر
 رہتی قسم دوسری کہ نفع محض ہے اوس میں بھی خطر و آفات ہیں کہ کبھی اوس میں آمیزش ریاکی اور تصنع اور تزکیہ نفس اور فضول کلام
 ہو جاتی ہے اور تیسرے دریافت کرنا اوس کا بھی شکل ہے پس خاموشی بہر حال بہتر ہے کہ زبان کی آفتیں ان گنت ہیں کیا خوب کہ قسم
 کسینہ اللسان جرمہ صغیر و جرمہ کبیر و کبیر یعنی زبان کا جرم چھوٹا ہے اور گناہ اوس کے بڑے اور بہت ہے

سورة الحجرات
 ترجمہ و تفسیر
 علامہ محمد رفیع الدین

جسکی غیبت کی ہی تو توبہ و سکی یہ ہو کہ بخشاوت سے اوستے اور اگر نہ پوچھی غیبت تو شش چالیس سال سے دور رہیں یہ رکھے
 کہ پھر ایسی حرکت نہیں کرے کہ ہر دم ہو میں حدیثیں کہو کی اور امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا کہ زبان میں بیش
 آفتین ہیں بیان کیا ہو ہنسنے اور نہ کہ بچ کتاب آفات اللسان کے اور ذکر اور کمال طویل کی کفایت کرنا ہی ٹھیکو عمل کرنا ایک آیت ہے
 فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ **لَا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِّنْ جَمْعٍ** یعنی کچھ بھی نہیں کثرت اور نہ ہی مشورت اور اور یہ ہو کہ نہ کلام کر تو
 لایعنی جہمیں کچھ فائدہ نہیں اور اقتصاد کر کلام ضروری پر کہ نجاتا سمیں ہو کہ انہیں نے کہ شہید ہوا ایک شہر کا ہر ہر روزانہ
 کے اور اس کے پیٹ پر ایک پتھر بندھا ہوا تھا بسبب بھوک کے پس اسکی جان اس کے مرنے سے تھی پوچھی اور نہ غیبت
لَا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِّنْ جَمْعٍ یعنی گویا اور مبارک ہو ٹھیکو بہشت اسے میرے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ کیا جنت تو
 یعنی جنتی ہونا اسکا شاید کہ کلام کیا ہو اسنے لایعنی یعنی بیفائدہ اور باز رہا ہو اس کلام سے کہ نہ ضرر کیے و نہ کوئی
 نیک کلام جو مفید ہو مثل امر بالمعروف اور نہی عن المنکر وغیرہ کے اور صلا یعنی کی یہ ہو کہ وہ اگر ترک کیا جائے تو فحوت ہو
 بسبب اس کے ثواب اور نہ حاصل ہو بسبب اس کے ضرر اور جسے اقتصاد کیا کلام کو اس پر قلیل ہوگا کلام کرنا اسکا پس یہ ہے کہ
 محاسب کرے بندہ نفس اپنے سے نزدیک ذکر کرنے بات لایعنی کے کہ اگر ذکر اللہ کر جائے اس کے تو ہوتا وہ خزانہ سوار ہے خزانوں
 میں سے پس کیونکر جرات کرے عقل خزانے کے ترک کرے کو اور ڈھیلو کھینے کو اور یہ جب ہو کہ نہ دو زمین گناہ ہو کہ گناہ ہو
 اور زمین تو وہ مانند ترک کرنے خزانے کے اور لینے آگ کے شعلے کے ہو اور جملہ کلام لایعنی سے ہی بیان کرنا احوال و احوال و احوال
 اور احوال شہر و ملک کھانوں کا اور عادات و انکی کا اور احوال صنعتوں اور تجارتوں کا اور یہی سب کچھ ہوتا ہے پھر اسے جو ہر
 اور اون میں آفتوں میں سے جو اکثر زبانوں پر جاری ہیں پانچ ہیں جھوٹ اور غیبت اور جھگڑنا اور بدنامی اور بدنامی اور بدنامی
 کا بیان تو ہر محل اون کے ہوگا اور ضمن حدیثوں میں اور کچھ گزر بھی چکا اب مناسب اس مقام کے بیان کرنا غیبت کا ضروری ہے
 کہ غیبت ایسی آفت ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا مَنَافِعَ الْمَنَافِعِ** اور فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
الْغَيْبَةُ أَشَدُّ مِنْ الزِّنَا اور وحی کی اللہ سبحانہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کہ جو کوئی مرا تو بہ کہ کر غیبت پس وہ آخرتوں کو گناہ
 ہوگا کہ داخل ہونگے بہشت میں اور جو شخص مرا مصر غیبت پر پس وہ اول لون لوگون کا ہوگا کہ داخل ہونگے دوزخ میں اور فرمایا
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ گندامین شب معراج کو ایک قوم پر کہ کھڑے تھے ہونہ اپنے اپنے انخوت پس کہا گیا جھوکو کہ وہ لوگ
 ہیں کہ غیبت کرتے ہیں لوگوں کی اور جانا چاہیے کہ غیبت اسکو کہتے ہیں کہ جو بیان فرمائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
أَنْ تَذْكُرَ أَخَاكَ بِمَا يَكُنْ هَكَذَا لَوْ بَلَغَهُ وَرَأَى كُنْتَ صَادِقًا یعنی یہ کہ ذکر کرے تو اپنے بھائی مسلیم اس کا سبب
 اور چیز کے کہ ناگوار ہو اسکو اگر پوچھے اسکو اگر پوچھو تو سچا برابر ہو کہ ذکر کرے تو نقصان اس کے نفس میں نہایت زیادہ ہے
 میں پس میں یا گھر میں یا سواری میں یا اور کسی چیز کا کہ جو متعلق ہو ساتھ اس کے حتیٰ کہ گناہ کرے وہ واضح الکفر ہو بطویل الذکر
 اور ذکر کیا گیا ایک شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کہ یہ سست ہو پس فرمایا حضرت کہ غیبت کی سنت اسکی جو حضرت
 رضی اللہ عنہ نے اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے طرف ایک عورت کے کہ وہ ٹھٹھکی ہو پس فرمایا حضرت کہ غیبت کی تو نے اسکی پس
 اس سے جانا گیا کہ غیبت زبان ہی پر موقوف نہیں ہی بلکہ کچھ فرق نہیں ہو سمیں کہ رہا ان ہو حاصل ہو جو مانا ساتھ ہوتا ہے کہ یہ اس
 یا اشارے کے یا حرکت و نقل نکالنے اور تقریر کے جس سے عیب سمجھا ہو یا نہ کہ تیس کے **أَنْ مِّنْ هُنَّ يَنَّا وَكَلَّهِنَّ**
أَصْدُقَ قَوْلًا لکھا یعنی جو ہم پر گزرا یا بعض دوست ہمارے یہ ہے کہ رہا ناچلے بہت کہ بہتین غیبتوں کو ہو غیبت ہی کہتے ہیں

کہ کہتے ہیں شکر اوس خدا کا کہ نہ مبتلا کیا ہو ساتھ داخل ہونے کے سلطان کے پاس طلبِ نیا کے لیے وَتَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ
قَلْبٍ اَتَحْيَا بِسُورَتِ اس کہنے سے سمجھاتے ہیں مقصود دینی اور دُنیا کا غیب بیان کرنا مقصود دنی اور اپنی برات اور کہتے ہیں کہ کیا اچھا
احوال فلاں کا اگر نہ مبتلا ہو تا وہ اوس چیز میں کہ مبتلا ہیں ساتھ اوس کے ہم مثل ہمارے اور وہ کم بصری ہو دنیا سے فَتَشْكُلُ اللّٰهُ اَنْ اَحْيَا فَيُنَا
اور غرض اونکی اس کہنے سے غیبت ہی ہوس جع کرتے ہیں غیبت اور ریا کو اور ظاہر کرنے مشابہت کو ساتھ اہل صلاح کے سچ بچنے کے
غیبت اور یہ خیانت ہیں کہ فریضہ ہوتے ہیں ساتھ انکے اور گمان کرتے ہیں کہ ہننے غیبت چھوڑ دی ہو اور ایسے ہی کبھی غیبت کرتا ہو
ایک آدمی اور غافل ہو بنے اوس سے حاضرین پس کہتا ہی سجان اسد کیا عجب بات ہو یہاں تک کہ ہوشیار ہو ہیں لوگ سننے کے لیے
پس کرنے لگتا ہو ذکر اسد کا اپنے خبث کے ثابت کرنے کو اور کہتا ہو میرا دل لگا ہوا ہو فلاں نے میں قبول کرے اسد تو بہ ہاری اور اوسکی
اور زمین ہو غرض اوسکی دعا بلکہ تعریف یعنی جتنا اوس کے عیب کا ہو اور اگر قصہ کرنا وہ دعا کا تو چھپاتا اوس کو اور اگر کہتا ہی اوس کا اوس
لیے تو چھپاتا اوس کے عیب گناہ کو اور ایسے ہی کبھی ظاہر کرتا ہو عجب کو غیبت کرنے والے کے کلام سے یہاں تک کہ بہت خوش ہوتا ہو
وہ غیبت سے اور سننے والا غیبت کا ایک غیبت کرنے والا ہون چیتے ہی ایسا ہی فرمایا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس کو مگر نہ
جسوقت کہ حرکت کرے اوسکی خوشی عجب ہے اور ایسے ہی کبھی کہتا ہو سیکو کہ چھوڑ لو کون کی غیبت اور وہ اپنے دل میں نہیں مکر رہتا
غیبت کو سوا اسکے نہیں کہ غرض اوسکی یہ ہو کہ تعریف کیا جاوے ساتھ پرہیزگاری کے اور یہ کہنا نہیں کالتا اوس کو غیبت گناہ ہے
جب تک کہ نہ مکر وہ جاوے اوس کو اپنے دل سے اور ڈالتا ہو اوس کو ریا کے گناہ میں بلکہ کالتا ہو گناہ سے یوں کہ مکر وہ جاوے میں اور جھٹلاو
غیبت کرنے والے کو اور تصدیق کرے اوسکی اپنے دل سے اس لیے کہ وہ فاسق ہو لائق جھٹلانے کے اور سلمان جو ذکر کیا گیا ہو ساتھ
غیبت کے مستحق ہو کہ نیک گمانی ہو ساتھ اوس کے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ اللّٰهَ حَقٌّ مِّنَ الْمُسْلِمِ دَمَةٌ وَ
مَالُهُ وَاَنْ يُّظَنَّ بِهٖ ظَنُّ الشُّعُوْءِ یعنی بلاشبہ اسد پاک نے حرام کیا مسلمان کے خون و مال کو اور یہ کہ کیا جو ساتھ اوس کے کہانی
پس غیبت دل سے بھی حرام ہو جیسے کہ زبان سے حرام ہو مگر یہ کہ مضطر ہو طرف معرفت اوسکی کے اس طرح کہ نہ تو جاہل اور سوا اسکے نہیں
کہ اعانت ہو غیبت کی چھ جگہ ایک تو مظلوم کہ ذکر کرے ظالم کا ظلم بادشاہ کے سامنے اس لیے کہ دفع کرے اوس کے ظلم کو ولیکن ساتھ غیر
بادشاہ کے یا اوسکی کہ نہیں مدد کر سکتا دفع پر غیبت ہو ذکر کیا گیا حجاج آگے بعضے سلف کے پس کہا بیشک اسد بلا لیا گاجا کے لیے اوس
کہ جس نے غیبت کی اوسکی جیسے کہ بلا لیا گاجا سے اوس کا کہ جس پر ظلم کیا ہو دوسری وہ شخص کہ مدد چاہتے ہیں اوس سے بگاڑنے اور افسانے کے
درست ہو ذکر کر رہیں اوس کا تیسری فتویٰ پوچھنے والا جب محتاج ہو طرف ذکر کرنے سوال کے جیسا کہ کہا ہند نے کہ اوس سفیان ایک
مروخیل ہو نہیں دیتا مجھ کو کفایت کرے مجھ کو اور یہ سب شکایت ہی لیکن یہ جب درست ہو کہ اس میں کچھ فائدہ ہو چوتھی ڈراہم کا
کیسی بدی سے جب کہ جانتا ہو کہ اگر نہ ذکر کرے گا تو البتہ قبول کیا و لگی گواہی اوسکی جیسے ذکر کرتا ہو غریبی یعنی گواہوں کا حال یا
کرنے والا یا کوئی معاملہ کرتا ہو کسی سے یا کاح کرتا ہو کسی سے اور یہ جانتا ہو کہ اوس کو ضرر ہو چکیگا تو ذکر کرے اوس کو فقط اوس کے
لیے کہ اندیشہ ہو ضرر ہو بچنے کا اوس کو پانچویں یوں کہ مشہور ہو اوس نام سے کہ جس میں کچھ عیب ہو جیسے جندھا اور لنگڑا اور بھڑنا
اور نام کی طرف یعنی جوا چھا ہو بہتر ہو چھٹی یہ کہ ہو کھلم کھلا عیب کرنے والا نہ ہر لڑنے اوس کے ذکر سے جیسے محنت اور شرابی کہتا
حسن جے تین ہیں کہ نہیں غیبت اونکے لیے ہوا ہو اوس والا اور فاسق فسق کرتا ظاہر میں اور امام ظالم اور یہ سب کھلم کھلا
کرتے ہیں نہیں برا مانتے ذکر سے اور صحیح یہ ہو کہ ذکر فاسق کا اوس گناہ کہ جس کو چھپاتا ہو اور برا مانتا ہو اوس کے ذکر سے
نہیں درست بغیر عذر کے **فصل** علاج نفس کے باز رکھنے کا غیبت سے یہ ہو کہ دھیان کرے اوس عید کو جو اوس کے

حق میں وارد ہوا ہے اور اس قول میں آنحضرت کے ان الفاظ میں حسنات العباد من الثواب فی النہس
 یعنی بلاشبہ غیبت بہت جلد تاثیر کرتی ہے کیونکہ نابود کرنے میں آگ سے خشک چنر کے جلائے میں اور آگ سے
 نیکیاں غیبت کرنے والے کی نکل کھاتی ہیں ہر طرف دیوان مظلوم کے کہ جو ظلم رسیدہ ہو ساتھ غیبت کے پس دیکھ نیکوں کی کشتی
 اور غیبت کی ہمتایت میں اور اس سے نوبت پہنچتی ہے اس کے افلاس کی مقرب پھر چاہیے کہ وہ یہاں کہہ اپنے نفس کے
 عیون میں پس اگر ہر مومن کوئی عیب تو مشغول ہو ساتھ عیب نفس اپنے کے غیر اپنے سے یعنی غیر کا عیب دیکھے اپنے عیب میں
 مشغول ہو اور اگر کوئی گناہ چھوٹا تو جلسہ کہ نقصان اس کا اس اپنے نفس کے چھوٹے گناہ سے بہت ہر اس کے نقصان
 اس کے غیر کے بڑے گناہ سے یعنی یوں سمجھے کہ جیسا سیر چھوٹا گناہ سیر حق میں مضر ہو ویسا اور کا بڑا گناہ سیر حق میں مضر نہیں
 اور اگر ہوا مومن کوئی عیب تو چاہیے کہ جائے کہ جل میرا اپنے نفس کے عیون بڑا عیب ہو یعنی اپنے میں عیب سمجھنا یہ خود ایک
 بڑا عیب ہے اور کمان خالی ہونا ہے آدمی عیب سے پھر اگر خالی ہو اس سے تو شکر کرے اس کا بڑے غیبت پس تحقیق عیب کرنا لوگوں کا اور
 کھانا گوشت مراد کا بڑے عیون میں ہے پس چاہیے کہ بچے اس سے پھر جب کل جائے سو نہ سے غیبت تو لائق ہے کہ شکر
 چاہے اللہ اور جاو اس کے پاس کہ جسکی غیبت کی ہے اور کہے کہ میں نے ظلم کیا تجھ پر سو معاف کر مجھے پس بخشواؤ اس سے پھر اگر
 نپاڑے اس کو تو بہت تعریف کرے اس کی اور بہت دعا کرے اس کے لیے اور بہت کرے نیکیاں یہاں تک کہ جب نکل کھائی ہوں
 نیکیاں ہر طرف دیوان مظلوم کے تو باقی رہیں اس کے لیے جو کفایت کریں اس کو پس یہ کفارہ ہے غیبت کا تمام جو کلام امام غزالی رحمۃ اللہ
 علیہ کا غیبت کھاتی ہے حسنات کو جسے کہ کھاتی ہے آگ لکڑیوں کو کہا بعضوں نے کہ مثال اس شخص کی غیبت کرے جو لوگوں کی غیبت
 مثال اس شخص کے ہو کہ کھڑا کرتا ہے منجھنق پس پھینکتا ہے اس سے نیکیاں اپنی مشرق اور مغرب کی جانب دور دیا جاو گیا
 ایک شخص کو نامہ اعمال اس کا پس دیکھ گیا اس مومن نیکیاں کہ نہیں کی ہوگی اس نے وہ پس کہا جاو گیا اس کو کہ یہ بڑا عیب ہے کہ
 کہ غیبت کی تھی تیری لوگوں نے سال آکر تو نہیں جانتا تھا اور آیا ہے کہ ذکر کیا گیا غیبت کا سلسلہ بن المبارک کے پس کہا اگر ہوتا میں
 غیبت کرنے والا تو البتہ غیبت کرتا میں اپنے ماں باپ کی اس لیے کہ وہ بہت حق ہیں نسبت اور لوگوں کے میری نیکوں کے اور کہا گیا
 واسطے حسن بھری کے کہ فلا نے شخص نے غیبت کی تیری پس بھجاو انھوں نے طرف اس کے طباق شیرینی کا اور ملا یہاں کہ جسکو خبر
 پونچھی تھی کہ تو نے تجھے بھیجیں طرف میری نیکیاں اپنی پس ملا اور اس نے میرا حسان کا بقدر اس کے شہسہ شہسہ عتلا اسلام
 حرام ہوئے غیبت کا جو کوئی سنے غیبت محرمہ رد کرے اس کو اور بڑا اجلے غیبت کرنے والے کو پھر
 اگر عاجز ہو منع کرنے سے یا نہ مانے کوئی اس کا منع کرنا تو الگ ہو جاو اس مجلس سے اگر ممکن ہو اس کو فرمایا اللہ تعالیٰ نے
 وَلَا تَسْمَعُوا لِلنَّفَوِّاعِ مَعَهُ مَعْنٰی اور جب سنتے ہیں اچھے بکے لغو کو تو موندہ موڑتے ہیں اس کے اور فرمایا
 اللہ تعالیٰ نے وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ النَّفَوِّ مَعْصُونَ یعنی اور بندہ رحمت کے وہ ہیں کہ جو لغو سے موندہ موڑتے ہیں
 اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ أَذْكُلُ وَلَا تَعْلَمُ مَا هُوَ عَنِ النَّفَوِّ عَنِ النَّفَوِّ یعنی کان اور آنکھ
 اور دل یہ ان سے بوجھا جاو گیا کہ تھارے صاحبوں کی کیا ہدایت اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَإِذَا رَأٰی الَّذِينَ يَخْشَوْنَ
 فِيْهِ اٰیٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰی يَخْشَوْا فِیْ حَدِیْثِ غَیْبٍ اَوْ اِمَّا يَنْشِیْطُكَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بِجَدِّ
 الذِّکْرِ اٰیِ مَعَ النَّفَوِّ الظِّلِّیْنَ یعنی اور جب دیکھے تو اون لوگوں کو کہ بیٹھتے ہیں ہماری آیتوں میں یعنی ان کے رو کرنے
 و طعن کرنے میں تو موندہ موڑ اس سے یہاں تک کہ بیٹھیں معاہدات کے ذکر کرنے میں اور اگر بھلا دیوے تجھ کو شیطان تو میری بیٹھ

بعد یاد آنے کے ساتھ قوم ظالمین کے اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ ذَكَرَ عَنِّي مِنْكُمْ عَصْرًا مِنْ آخِرِ عَصْرٍ ذَكَرَ اللَّهُ عَنْ مُحَمَّدٍ
النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ یعنی جو کوئی رد کرے اپنے بھائی مسلمان کی آبروریزی سے رد کرے گا اللہ اس کے موند سے آگ دونخ
کی روز قیامت کے روایت کی یہ ترمذی نے اور آیا ہی کہ کھڑے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے کو پس کہا صحابہ کہ کہاں ہر
مالک بن خثیم پس کہا ایک شخص نے کہ وہ منافق ہی نہیں دوست رکھتا اللہ کو اور اس کے رسول کو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم لَا تَقُلْ ذَلِكْ أَكَلَتْ أَهْلُكَ قَالَ لَا أَلَهُ إِلَّا اللَّهُ يُبْتَغَى بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ وَلَقَدْ أَكَلَتْ
حَقَّ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ لَا أَلَهُ إِلَّا اللَّهُ يُبْتَغَى بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ یعنی مت کہہ تو یہ کیا نہیں بچتا ہی تو اس کو
کہ تحقیق کہا اس نے لَا أَلَهُ إِلَّا اللَّهُ چاہتا ہی اس رضا مندی اللہ تعالیٰ کی اور بلاشبہ اس نے تحقیق حرام کیا ہی آگ پر اور
شخص کو کہ لَا أَلَهُ إِلَّا اللَّهُ اس حال میں کہ چاہتا ہو بسبب اس کے رضا مندی اللہ کی نقل کی یہ بخاری مسلم نے

باسم بیان وں چیزوں کے کہ مباح ہی نصیت اور نیک سبب سے

جانا چاہیے کہ نصیت مباح ہوتی ہو اسے غرض صحیح شرعی کے کہ نہ ممکن ہو پھر پھر طرف اس غرض کے مگر بسبب غیبت اور وہ چھ سبب سے ہی
ایک تو انہما غلام پس جائز ہی مظلوم کے لیے یہ کہ انہما غلام کرے طرف سلطان اور قاضی وغیرہما کے کہ جو حکومت رکھتے ہو
یا قدرت رکھتے ہوں اس کے انصاف پر ظلم کرنے والے اس کے پس کے ظلم کیا مجبور فلا نے ایسا دوشمیر سے مدد چاہی خلا
شرع کی تعمیر پر اور گنہگار کے پھیرنے پر طرف راہ نیک کے پس کے اس کے امید رکھتا ہو کہ وہ قادر ہو اس خلاف شرع
کے ازلے پر کہ فلا نا کرتا ہی ایسا پس باز رکھے اس کو اس اور جائز ہی بسبب سے مقصود اس کے کہ ہو پھر طرف ازالہ کر
کے پس اگر یہ قصد کرے یہ تو ہو گا یہ ذکر کرنا حرام تیسرے استفتاء پس کے مفتی سے کہ ظلم کیا مجبور آپ سیر نے یا بھائی میر نے
یا خاوند میر نے یا فلا نے ایسا پس کیا جائز ہو اس کو یہ اور کیا ہی راہ میری خلاصی کی اس اور حال کرنے حق حیر کی
اور دفع ظلم کی اور مانند ان کے کے پس یہ جائز ہی حاجت کے لیے ولیکن بڑی احتیاط کی بات اور فضل یہ ہی کہ کے کیا کہتا ہی تو
ایسے شخص کے حق میں یا زوج کے حق میں کہ ہو امر اس کا ایسا اس لیے کہ حاصل ہو جاتی ہی اس سے غرض بغیر تعین کے اور باوجود اس
تعین جائز ہی جیسا کہ گذر حدیث ہند میں چوتھے بچا ہا مسلمانوں کا شر سے اور خیر خواہی او کی اور یہ کئی طرح پر ہو ایک تو جرح کرنا
مجرور میں یعنی ناخصمین کا قسم راویوں اور گواہوں سے اور یہ جائز ہو ساتھ اجماع مسلمانوں کے بلکہ واجب ہی حاجت کے لیے
اور دوسرے مشورہ دینا بچ مصاہرت انسان کے یعنی نانے نسبت میں یا بیچ مشارکت یا امانت رکھنے کے یا معاملہ کرنے کے
کسی سے اور عسائی کے پس واجب ہی مشورہ دینے والے پر یہ کہ نہ چھپا دے حال او کا بلکہ بیان کر دے برائیاں جو انہیں ہوں نہایت
خیر خواہی کے اور تیسرے جب کہ دیکھے طالب علم کو کہ آمدورفت کرتا ہی طرف مبتدع یا فاسق کے علم پڑھنے کے لیے اور پڑھتا ہی
کہ ضرر پاویگا وہ طالب علم بسبب اس کے تو لازم ہی اس کو خیر خواہی کرنی اس کی ساتھ بیان کرنے حال اس کے کہ بشرط اس کے کہ
قصد کرے اس کی خیر خواہی کا اور اس میں بھی غلطی میں پڑ جاتے ہیں لوگ کہ کبھی باعث ہوتا ہی اس کے کہنے والے کو حسد اور شیطانی
اس کو فریب دیتا ہی اور خیال میں آتا ہی کہ یہ خیر خواہی ہی پس خوب ہوشیار رہے اس میں اور چوتھے یہ کہ کوئی حکومت رکھتا ہو
سرانجام و خدمت کا اس سے بوجہ احسن نہوتا ہو یا تو اس سبب سے کہ وہ لائق اس کے نہو یا بسبب اس کے کہ فاسق ہو یا غافل ہو
وغیر ذلک تو واجب ہی ذکر کرنا اس کا بٹے حاکم کے آگے کہ اس پر حاکم ہوتا کہ موقوف کر دے وہ اس کو اور حاکم کرے اس کو کہ لائق ہو
حاکمی کے یا جان سکے حال اس کا تاکہ معاملہ کرے اس سے موافق حال اس کے کہ اور اعتبار نہ کرے اس کا اور سعی کرے اس کی تعلیم

یعنی ان آدمیوں
جو قرآن تک
نہیں سمجھتے
ان کو خدا کی
جہالت سے
توبہ کی تلقین
فرماتا ہے۔
یعنی جو لوگ
ان کو سمجھتے
ہیں ان کو
توبہ کی تلقین
فرماتا ہے۔
یعنی جو لوگ
ان کو سمجھتے
ہیں ان کو
توبہ کی تلقین
فرماتا ہے۔

اور دوسرے فاجر بخت ذلیل و خوار کے نزدیک بھی یہی آیت ان کے لیے آگے آئی اور یہی بن شجرہ سے منقول ہے کہ لو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میرے باندہ میں ہیں دیکھا ایک غلام کاٹے کو کہ کہتا ہوں جو کوئی خریدے مجھ کو اس شرط پر خریدے کہ نہ منع کرے مجھ کو پانچون ہزاروں کے پڑھنے سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ہیں خریدا اور اس کو کسی صحابی نے پھر بیارہوا وہ پہلے اس کی خبر پوچھنے کو تشریف لے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پھر وہ مگر باپس حضرت اوس کے دفن کر دینے کو گئے پس کہا بعض لوگوں نے اوس کے مرقدے میں کچھ یعنی حقارت اور اس کی بیان کی پس نازل ہوئی یہ آیت اور دانا ہو یعنی جانتا ہی دلون کی بزرگی و تقویٰ کو اور خبردار ہی یعنی خبر رکھتا ہو غصوں کے ارادوں کی بیچ خواہشوں اور فتنے کے۔ **۱** **۲** آیا یہی کہ فتح مکہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال کو حکم کیا کہ مجھ کی چھت پر چڑھ کر اتنا کہ میں غتاب بن اسید نے کہا کہ الحمد للہ میرے باپ کو حق تعالیٰ نے اس سے پہلے مار ڈالا تو یہ روز مجھے اور عمارت نے کہا کہ محمد نے کیسے سوا اس کا کوئے کے نہ پایا کہ وہاں ان کے اور ابو سفیان نے کہا کہ میں کچھ نہیں کہہ سکتا ہوں تاہوں کہ خدا آسمان کا اور اس کو اس کی خبر دے جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ آیت لائے کہ غصب اور قبائل و نسب واسطے پہچاننے آپس کے مقرر ہوئے ہیں واسطے تفاخر کے پس تم ای لوگوں غر سنا تھے نسب وال کے نکر و اصل تم سب کی ایک مرد و ایک عورت ہو کہ آدم و حوا ہیں مگر کرنا سنا نسب وال کے کچھ اعتبار نہیں رکھتا بلکہ ان کے کہہ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا **الْحَسَبُ الْمَالُ وَالْكَرَّمُ الْتَقْوَى** یعنی حسب مال ہو اور بزرگی تقویٰ ہو اور یہ بھی فرمایا **لَا يَنْظُرُ إِلَى صُورَتِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ وَلَكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوبِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ** یعنی بلاشبہ اللہ نہیں دیکھتا تمہاری صورتوں اور مالوں کی طرف ولیکن دیکھتا ہے تمہارے دلون اور اعمال کی طرف اور کہا قنادے اس آیت کی تفسیر میں **إِنَّ الْكِرَامَ الْتَقْوَى وَالْكَرَامَ الْقِيَامُ** یعنی بڑی بزرگیوں کی بزرگی تقویٰ ہو اور بڑی بڑیوں کی بڑی بزرگی بیکاری ہو اور پوچھا کیسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ لوگوں میں کونسا شخص بہت بزرگ ہے فرمایا **أَكْثَرُ عَمَلٍ لِلَّهِ** یعنی بہت بزرگ وہ ہے جو بہت پرہیزگار ہو اور نہیں صحابہ نے عرض کیا کہ میں سوال کرتے ہم اس سے فرمایا **فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُونَنِي دِينِي كَيْفَ قَبِلَ عَرَبُ كَالْحَالِ يُوَحِّتُهُمْ مَعَهُ كَمَا صَاحِبُهُ يَنْفَرُ يَلَا فُجَاءَ كَرَفِي أَلْجَا هَلِيَّةَ خِيَارَ كَرَفِي الْوَسْلَامِ إِذَا فَعَقُوا أَيُّنِي** پس اچھے تمہارے جاہلیت میں اچھے تمہارے ہیں ہام جب کہ مجھ کو جو پیدا کرین دین کی پس حاصل آیت کا یہ ہے کہ نسب و حسب سوا تقویٰ کے کام نہیں آتا جو کہ مغرور سنا تھے نسب کے ہیں اور کو متنبہ ہونا چاہیے اور اس آیت کو پیش نظر اپنے رکھیں۔ **۳** **۴** **۵** **۶** **۷** **۸** **۹** **۱۰** **۱۱** **۱۲** **۱۳** **۱۴** **۱۵** **۱۶** **۱۷** **۱۸** **۱۹** **۲۰** **۲۱** **۲۲** **۲۳** **۲۴** **۲۵** **۲۶** **۲۷** **۲۸** **۲۹** **۳۰** **۳۱** **۳۲** **۳۳** **۳۴** **۳۵** **۳۶** **۳۷** **۳۸** **۳۹** **۴۰** **۴۱** **۴۲** **۴۳** **۴۴** **۴۵** **۴۶** **۴۷** **۴۸** **۴۹** **۵۰** **۵۱** **۵۲** **۵۳** **۵۴** **۵۵** **۵۶** **۵۷** **۵۸** **۵۹** **۶۰** **۶۱** **۶۲** **۶۳** **۶۴** **۶۵** **۶۶** **۶۷** **۶۸** **۶۹** **۷۰** **۷۱** **۷۲** **۷۳** **۷۴** **۷۵** **۷۶** **۷۷** **۷۸** **۷۹** **۸۰** **۸۱** **۸۲** **۸۳** **۸۴** **۸۵** **۸۶** **۸۷** **۸۸** **۸۹** **۹۰** **۹۱** **۹۲** **۹۳** **۹۴** **۹۵** **۹۶** **۹۷** **۹۸** **۹۹** **۱۰۰**

۹۱
اندر آیت اول
وہو

اس سب سے ہوتا ہے کہ اور وہ کو چشم حار سے دیکھتا ہے اور اپنے تین نظر بزرگی سے پس اس سے تیرے خداوند نے ایسی بات کی
 طرف منکوحات کی کہ ہار کے منکوح اور وہ کے ذلیل و حقیر جاننے سے ساتھ دیکھنے فضیلت اپنی کے اوپر وہ بات یہ کہ کسی کو گون تم
 سبکی ایک اسل ہی زور اور مادہ یعنی آدم و حوا پس اپنی اسل کو دیکھو تا اور وہ پھر غار نکرو جانو کہ ہم سب ایک ہی اصل سے ہیں جب غار
 کی کیا مان فضیلت باعتبار تقوی کے ہی نزول اس آیت کا سچ حق ثابت بن قیس بن شماس کے ہے کہ ایک روز حضرت کی مجلس میں
 دیر کرتے پاس حضرت کے جگہ نہائی جو حضرت کے پاس بیٹھا تھا اور سکوط من کی راہ سے کچھ کلمات ناشائستہ کہے چنانچہ بیان فصل
 اس کا سچ تفسیر آیت **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْجُدُوا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَلَا لِلْأَشْيَاءِ الَّتِي خَلَقْنَا إِنَّمَا تُسْجُدُونَ لِلَّهِ الْغَنِيِّ الْكَرِيمِ**
 لفظ اس قرآن میں عام بھی آتا ہے اور خاص بھی بیان مراد عام ہے کہ فرمایا ای آدمیوں پیدا کیا جنہ تم سب کو ایک اصل سے کہ وہ آدم
 و حوا ہیں تم سب بھائی ہو آپس میں کہان اور باپ تمہارے ایک ہی ہیں اور برادری رحم و شفقت کو واجب کرتی ہو پس ترک کرنا
 قال کا اور صلح آپس میں رکھنی اور محسوس کرنا اور لقب ہست سے نہ پکارنا اور کسی پر گمان نہ نہیجنا اور محسوس کرنا اور غیبت نہ کرنی لہذا
 ہو اور کیا تم کو شعوب اور قبائل تو کہ پہچانو آپس میں نہ تعارض کرنے کے لیے اس لیے کہ تعارف نہونے میں خرابی دنیا کی ہر شے
 مانند شہر کے ہو اور قبیلہ مانند قریب کے یعنی منکوح قبائل کلان اور خورد کیا ہمنے معرفت کے لیے نہ معاشرت کے لیے پس اگر ہم
 نہ پہچانے تو قبیلے سے پہچانے مثلاً دوزید ہون تو زید تھمتی زید قریشی سے بسبب قبیلے کے جدا ہو گا اور فخر حاصل ہو تو قدسی ہی
 کہ فرمایا **إِنْ أَكْرَمَكُمُ اللَّهُ أَنْتُمْ كَرَّمَكُمُ اللَّهُ** حال یہ کہ زید نسبت کوئی بزرگ نہیں ہوتا جیسا کہ فرمایا حضرت نے **يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ مَنْ أَعَادَكَ اللَّهُ**
عَمَلُهُ كَوَيْسٍ یہ نسبت یعنی جس نے عمل میں تاخیر کی نسبت سب سے مقدم نہیں ہو گا مطیع بے نسب افضل ہو گا پس سب سے
 مان حسین تقوی اور نسب ہون جمع ہوں البتہ اعلیٰ وجہ کو پونچھ گیا **ز اہل بیت نبیہ** امام غزالی رحمہ اللہ
 منہاج میں لکھتے ہیں کہ نفس کشی اس کو گام تقوی سے تابعدار کرنا چاہیے کہ تقوی ایک گنج ہی عزیزا گویہ حال ہے تو
 خیر کثیر اور رزق بڑا اور مطلب باری عظیم اور غنیمت بڑی اور بادشاہت بڑی باری تو نے بھلائی دنیا امرا آخرت کی آیت
 کی ہو اور اس خصلت کے تحت رکھی ہو کہ نام اس کا تقوی ہی اور تامل کہ قرآن شریف میں کتنی ہی جا ذکر اور سکا ہے ہر کوئی جلدی
 اور ثواب ساتھ اس کے متعلق کیے ہیں منجملہ ان کے تیرا تو لکھتا ہوں ایک تو تعریف و مدح کرنی اللہ تعالیٰ کی یہ تقوی ہے
 فرمایا **وَأَنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ ذَلِكَ مِنْ عَمَلِكُمُ الْآمِنُونَ** یعنی اور اگر صبر کرو اور پرہیز گاری کرو تو ملامت پریدہ نہ
 بات ہی دوسرے محافظت و شمنوں سے کہ فرمایا **إِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا لَا يَضَعُ اللَّهُ كَيْدَ فِتْنَةٍ شَيْئًا** یعنی اگر صبر کیے تو اور
 پرہیز گاری کر کے نہیں ضرر کرے گا مگر کفار کا کچھ تیسرے مدد کرنی اللہ تعالیٰ کی کہ فرمایا **إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَالَّذِينَ هُمْ**
أَحْسَنُ تَوَكَّلْ یعنی بلاشبہ مدد اس کی ساتھ ان لوگوں کے ہے کہ پرہیز گاری کی اور جو نیک کار ہیں جو حقے نیت خفہ سے
 اور ملنا رزق حلال کا کہ فرمایا **وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا** دقتہ میں حیثیت لا یختص بہ یعنی او جو باری
 اللہ سے اور محتاج ہی گنا چون دیتا ہے اللہ اس کو خلاصی دین دنیا کی بلاؤں اور رنج سے اور رزق دیتا ہے اس کو ایسی جگہ کہ
 لگان نہیں کہتا یا چوبین سنور ناعل کا کہ فرمایا **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَاقْبَلُوا الصَّالَاتِ** لہذا
اتَّقُوا لکھو یعنی ای ایمان الون ڈرو اللہ اور کلمات درست سنو اگر اللہ تمہارے یہ اعمال تمہارے خستہ بستانا ہو
 کہ لفظ اعمالکم کے بعد فرمایا **وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ** اور خشیا گناہ تمہارے انھوں قبول ہو اناعت کا وقوف ہے
 تقوی پر کہ فرمایا **إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللَّهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ** یعنی نہیں قبول کرتا اللہ طاعت کو مگر پرہیزگاروں سے نہ پرہیزگاروں سے

۹۲
اندر آیت دوم
وہو

نزدیک اس کے کہ فرمایا اَلَّذِي يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَكُمْ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْكُمْ مِنْ غَيْرِ الْمَرْغُوبِ اِنَّ اللَّهَ يُغْنِي عَنْكُمْ وَاللَّهُ فَاعِلٌ
 زندگانی اور آخرت میں کہ فرمایا اَلَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ لَهُمُ الْبُشْرَىٰ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ وَلَهُمْ فِيهَا
 جویاں لائے اور پرہیزگاری کرتے ہیں ان کے لیے بشارتِ عوٰنی کی زندگانی میں اور آخرت میں گیارہویں نجات اگلی دنیا سے کہ فرمایا
 لَهُمْ فِيهَا زَوْجٌ مِّنْ اَمْثَلِهَا اِلٰی نَحْنُ نَبْزِجُهَا لَكُمْ وَفِي الْآخِرَةِ لَهُمْ فِيهَا مَا يَشَاءُونَ لَمْ يَغْلِبْهُمْ سَعْيٌ اِنَّ اللَّهَ فَاعِلٌ
 کہ فرمایا اَعْلٰتِ الْمُتَّقِينَ یعنی طہار کی گئی ہو بہشت پرہیزگاروں کے لیے کہ ہمیشہ اوس میں رہیں تیرہویں نصیب ہونا
 آسمان زمین کی برکون کا کہ فرمایا وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرْاٰی اٰمَنُوا وَاتَّقَوْا فَتَفْجُرْنٰا عَلَيْهِمْ مِّنْ سُبْحٰتٍ مِّنَ السَّمَاءِ وَفِیْهَا
 وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنَا مِنْهُم مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ یعنی اور اگر بلاشبہ سستی والے ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے البتہ
 لکھتے ہم اوپر کتنی آسمان زمین کے سینہ پر سے آسمان اور زمین میں خوب خد وغیرہ پیدا کرتے ولیکن جھٹلایا اوصوفی نے
 رسولوں کو پس سزا دی ہم نے ان کو ساتھ عذاب کے سبب لگا ہونے کے کرتے یہ ہیں تمام خیر و سعادت دونوں جہان کی کہ
 تقویٰ کے تحت رکھیں ہیں پس فراموش نہ کر نصیب اپنے کو تقویٰ سے اور جانا چاہیے کہ اصل عبادت میں تین چیزیں ہیں ایک تقویٰ
 و تائید اللہ تعالیٰ کی پس وہ بھی تقویوں کے لیے ہے جیسا کہ فرمایا اِنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ بلاشبہ توفیق و تائید اللہ تعالیٰ کی ساتھ
 تقویوں کے دوسری صلاح عمل اور پورا کرنا تقصیر کا وہ بھی تقویوں کے لیے ہے جیسا کہ فرمایا یُصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَیَسِّرْ لَكُمْ
 وہ بھی تقویوں ہی کے لیے ہے کہ فرمایا اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ اور مدار عبادت کا ان تین چیزوں پر اس لیے ہر ایک پر
 توفیق چاہیے تا عمل کرے بعد ازان صلاح تقصیر ہوتا تمام ہو عمل بعد ازان قبول ہوتا مفید ہو والا سب اکارت ہو اور ان تین چیزوں
 کے لیے سوال و نزاری کرتے رہتے ہیں سب عابد و تائب و فقیہ اطاعت و تہتم تقصیرنا و تقبیل و تائب اور ان
 سب کا اللہ تعالیٰ نے تقویٰ پر وعدہ کیا ہے او تقویوں کو یہ سب عنایت فرمایا ہے چاہیں یا نہ چاہیں پس اگر طالب عبادت کا ہر
 بلکہ اگر طالب سعادت دنیا اور آخرت کا ہو تو لازم ہے محکوم تامل کرنا اس ایک اصل میں کہ تمام عمر اپنی محنت عبادت میں صرف کی تو
 اور مشقت کرتا رہا پس اگر قبول ہی نہ ہوئی تو ساری محنت تمام عمر کی برباد گئی اور توفیق معلوم ہی کر لیا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا
 اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ پس اصل اس کار کی تقویٰ ہی کی طرف پھری اور اسی سبب ہے کہ عایشہؓ نے کہا کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ السلام کو کوئی چیز دنیا کی خوش آنی تھی یا نہ مستقی کے اور قتادہؓ نے کہا کہ توریت میں ہی ای فرزند آدم تقویٰ کر اور
 جس جگہ کہ چاہے تو سو اور کہتے ہیں کہ عامر بن قیس رات و دن میں ہزار رکعت نماز کی ادا کرتے تھے اور جب بستر پر آتے تو اپنے
 نفس سے کہتے کہ ای جا سب بیویوں کے قسم خدا کی ایک لمحہ تجھے راضی نہیں ہوا ہوں میں چونکہ تقویٰ نہیں کیا تو نے اور وقت ستر
 کے روئے کو گونے کہا کہ کس چیز نے تجھ کو لایا کہا اس کلام خدا کے نے اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ یعنی است قبول کرنے
 عمل کا وعدہ کرتا ہے تقویٰ پر اور میں متقی ہوں نہیں اور تامل کر ایک ورکتے میں کہ وہ اصل سب حملوں کی ہر وہ یہ کہ ایک مرد صالح
 اپنے شیخ سے کہا کہ مجھ کو وصیت کیجیے شیخ نے کہا کہ مجھ کو وہ وصیت کرتا ہوں کہ جو وصیت کی پروردگار عالم نے کہ فرمایا وَلَقَدْ
 وَصَّیْنَا الَّذِیْنَ اٰتَوْا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ كُمْ اِیَّاكُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ یعنی اور البتہ تحقیق وصیت کی ہم نے اُن لوگوں کو
 کہ دیے گئے کتاب پہلے سے اور تم کو یہ کہ ڈرو اللہ اور پرہیزگاری کرو پس معلوم ہوا کہ تقویٰ ایسی چیز ہے کہ پروردگار تعالیٰ نے
 اسکی سب اگلے پچھلوں کو وصیت فرمائی اور حکم کیا سو فیصلت جامع ہی خیر دنیا اور آخرت کو اور کافی ہے سب عبادت کو اور
 پونچھنے والی ہے کہ انکی تروجات کو غرض کہ یا ایسی اصل ہے کہ اسپر کسی چیز کو فوقیت نہیں اور پس ہی اُن کو کہ بنظر توفیق

اوس شخص نے کد راضی ہوا ساتھ اس کے سب ہونے پر اور ساتھ اسلام کے دین پہنچے پر اور ساتھ حضرت محمد کے قول پہنچے پر
یعنی بخوشی خاطر اللہ کو مالک و تصرف اپنا جاتا اور راضی ہوا اوس کے حکم پر اور بندگی کی اوس کی اور اسلام کو دین اپنا ٹھہرا
اور سب لایا جو کچھ وہ سمین ہوا اور حضرت کو بخوشی خاطر رسول جانا اور بیروی کی اون کی ۴۴ آ یا ایک اعرابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس اور عرض کیا کہ بتلاؤ مجھ کو ایسا عمل کہ جب کروں میں اوس کو توداخل ہوؤں میں بہشت میں فرما یا تعبد اللہ وکثیر
۴۵ شیئاً الذی یعنی بندگی کر اللہ کی اور نہ شریک کر تو ساتھ اوس کے کسی اور پرہ تو نماز فرض اور ادا کر تو زکوۃ فرض اور روز
رکھ تو رمضان کے کھا اوس گنوارے قسم ہو اوس فاش کی کہ جان میری اوس کے ہاتھ میں ہونے زیادہ کر دیکھا میں اس پر کچھ اور
نہ کم کروں گا اس سے پس جب کہ پھر کر چلا وہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کو خوش لگے یکے دیکھے طرف ایک شخص کے اسی ششویں
تو یہاں سے کہ دیکھے طرف اسکے ۴۶ اس میں ذکر شہادتین کا نہ کیا اس لیے کہ مشہور ہیں اور فرض تین بیان فرمائے اس لیے کہ
شاید اوس وقت تک کسی ہی تین چیزیں فرض ہوں اور حضرت نے صدق عقیدہ اوس کا دیکھ کر بشارت بہشتی ہونے کی دی ۴۷
کہا سفیان بن عبد اللہ نقضی نے کہ کہا میں نے رسول اللہ فرماؤ اسے میرے سچ اسلام کے ایک قول کہ نہ پوچھوں میں اوس کو کسی
چیز کے تھکے یعنی ایسی بات فرماؤ کہ اوس سے اسلام کامل ہوا اور حق اسلام کا ادا ہو فرمایا حضرت نے قُلْ اَمِنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ
استقیق یعنی کہ ایمان لایا میں ساتھ اللہ کے پھر اسی پر ٹھہرا ۴۸ یعنی گواہی دے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی اور
سچ جان کچھ اوس نے خبر دی اور قول کر اوس کو پھر اسی پرستیم رہ پس میں سب باتیں کرنے نہ کرنے کی ان میں ۴۹
اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس حالت میں کہ گواہی ایک جماعت تھی صحابہ سے یا یعقوبی علیٰ اَن کانتی کما
یا اللہ شیئاً الذی یعنی بیعت کرو مجھ سے یعنی عہد کر داسپر کہ نہ شریک کر تو ساتھ اللہ کے کسی اور نہ چوری کرو اور نہ زنا کرو اور نہ مار ڈالو
اولاد اپنی کو یعنی جیسے کفار محتاجی کے ڈر سے مار ڈالتے تھے اور نہ اٹھاؤ ہتھان کہ باندہ لیا ہوتے اوس کو درمیان اپنے
ہاتھوں کے اور ہاتھوں کے یعنی دلوں سے اور نہ نافرمانی کرو بیچ نیک چیز کے پس جو پورا کرے تم میں سے یہ عہد پس ضروری اوس کی
اللہ پر ہوا اور جو پوچھا ان میں سے کسی چیز کو یعنی ان گناہوں میں سے کچھ کہ بیٹھا سو کہ شریک کے پس نہ اویا گیا سبب اوس کے
دنیا میں یعنی جیسے کہ حد لگی یا پیار ہوا اور سو اٹکے کے پس وہ کفارہ ہوا اس کے یعنی پاک ہو جاتا ہوا گناہ سے سبب اوس کے
اور جو کہ پوچھا ان میں سے کسی چیز کو پھر ڈھانکا اوس کو اس نے یعنی ظاہر نہوا گناہ اوس کا اور حد نہ لگی پس وہ سپرد طرف اللہ کے ہوا
اگر چاہے بخشے اوس سے اور اگر چاہے نہ پوچھا اوس کو پس بیعت کی ہوتی حضرت سے ان چیزوں پر ۵۰ مذہب ہل سنت
وجاعت کا یہی ہے کہ اگر چاہے اللہ عذاب کرے گناہ پر یا چاہے بخش دے اور معتزلہ کے نزدیک واجب ہے عذاب ہونا گناہ گار پر اور
بخشش نہیں ہوتی ۵۱ اور آیا یہی کہ نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عید الاضحیٰ میں یا عید الفطر میں طرف عید گاہ کے پس نہ
عورتوں پر پھر فرمایا جماعت عورتوں کی خیرات کرو اس لیے کہ تحقیق میں دکھلایا گیا ہوں تم کو بہت اہل میں یعنی عورتیں دوزخ میں
بہت ہیں اور مرد کم پس کہا عورتوں نے اور ساتھ کس سبب کے ای رسول خدا کے فرمایا بہت کرتی ہو تم لعنت اور بہت ہتکری کرتی ہو
خاوند کی نہیں دیکھا میں نے کسی کو نہ ناقص ہو عقل کی اور دین کی کھو و عقل مرد ہوشیار کی ایک تم میں سے کہا عورتوں نے او کیا ہے
نقصان دین ہمارے کا اور عقل ہماری کا ای رسول خدا کے فرمایا کیا نہیں گواہی ایک ہجرت کی مانند آدمی گواہی ہرگز کہی گواہی
دو عورتوں کی ایک مرد کی گواہی کے برابر ہوتی ہے حکم شرع میں کہا عورتوں نے مرد پر فرائض میں یہ سبب نقصان عقل اوس کے نہ
فرمایا کیا نہیں جس وقت کہ ہووے حالتی نماز پڑھے اور نہ روزہ سے کہ عورت نے نہ فرمائی نہی ہو فرمایا پس سبب نقصان ہے

اور دین کا کہ دین بغیر اوس کے وجود نہ پکڑے جیسے کہ بدن بغیر سر کے وجود نہیں پکڑتا اور ستون اور سکا دین اوس کے ٹھیک اور قوت
 پکڑے جیسے کہ ستون چھت اور بلندی کو مان دین کی کہ دین اوس سے بلند ہوگا اور مراد اسلام سے شہادتین ہیں یعنی **اَشْهَدُ**
اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ و **اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ** اور ستون اور سکا نماز ہوا اور بلندی کو مان اوس کے
 جہاد ہی ہو مگر فرمایا کیا نہ خبردار کروں میں تجکو ساتھ اوس چیز کے کہ بالک اور جہر ہوا ان سبکی کہا سینے مان بتلائے اسی نبی کے
 پس پکڑی اپنے زبان اپنی اور فرمایا **اَلْقَدْ عَلِمْتُ** ہذا یعنی بندہ تو اوپر اپنے اسکو پھر کہا سینے اسی نبی کے اور تحقیق کیا
 پکڑے جاوے بسبب ان باتوں کے کہ ہم بولتے ہیں اُنکو فرمایا **اَلْکَلْبُ اَمَّا اَنْتَ** یا معاذ تو ہل **يَكْبُ الثَّاسِ فِي**
التَّارِ عَلَى وُجُوْهِہُمْ اَوْ عَلَى مَنَاخِرِہُمْ **اَلْاِحْصَاءُ** اَلْاِسْمِ یعنی کم کرے تجکو مان تیری اسی سزا
 اور نہیں گراوگی لوگوں کو اگر جہنم میں اُنکے موہوں کے بل یا فرمایا اُنکی ناکوں کے بل مگر باتیں اُنکی زبانوں کی **وَف**
 کم کرے تجکو مان تیری معنی اسکے یہ ہیں کہ مرے تو لیکن بیان معنی مراد نہیں ہیں بلکہ یہ فرمایا ازراہ ادب سکھانے اور شہاد
 کرنے کے غفلت مگر باتیں زبانوں اسکے کی یعنی جو باتیں کہ موجب کفر و گناہ کی ہوں جیسے کلمات کفر کے اور گالیان اور نسبت
 وغیرہ لک **وَسَمِعَ** اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے **مَنْ اَحَبَّ لِّلّٰهِ وَابْغَضَ لِّلّٰهِ وَاَعْطٰ لِّلّٰهِ وَمَنْعَ لِّلّٰهِ فَقَدْ**
اَسْتَكْمَلَ اَوْ اِيْمَانَ یعنی جو کہ محبت رکھے واسطے اسکے اور بغض رکھے واسطے اسکے اور دے واسطے اسکے اور نہ دے واسطے
 اسکے یعنی جو کام کرے اوسکی رضا مندی کے لیے کرے پس تحقیق پورا کیا اوسنے ایمان اور فرمایا **اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ** **اَلْحُبُّ**
فِي اللّٰهِ وَابْغَضُ فِي اللّٰهِ یعنی بہترین عملوں یا ملن کا دوستی رکھنی خدا کی راہ میں اور دشمنی رکھنی خدا کی راہ میں **وَف** بہتر کو
 اسلیے فرمایا کہ جب آدمی کو یہ بات حال ہوگی تو بُری باتوں سے بچے گا اور اچھی باتیں کرے گا **وَسَمِعَ** اور فرمایا **اَلْمُسْلِمُ** **مِنْ**
اَلْمُسْلِمِ **مِنْ** **لِسَانِہٖ** و **یَدِہٖ** و **اَلْمُؤْمِنُ** **مِنْ** **اَمْنِہٖ** **اَلْاَسْمَاءُ** **عَلٰی** **اِحْمَالِہُمْ** و **اَمَوَالِہُمْ** یعنی پورے مسلمان
 وہ ہوں سلامت ہیں مسلمان بن اوسکی سے اور پورا تھا اسکے سے اور پورا مومن وہ ہوں اس میں ہیں اوس سے لوگ اپنے غنوں میں
 اور مالوں پر نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے اور زیادہ کہا بیہقی نے کتاب شعب اللہ ایمان میں و **اَلْحَاجُّ** **مِنْ** **جَاہِدًا**
نَفْسَہٗ فِي طَاعَةِ اللّٰهِ و **اَلْمُجَاهِدُ** **مِنْ** **جَهْرِ الْخَطَايَا** و **اَلْاَتُّوْبُ** یعنی اور کامل جہاد کرنے والا وہ ہوں کہ جسے
 مشقت میں ڈالا انفس اپنے کو اللہ کی بندگی میں اور صلح ہجرت کرنے والا وہ ہوں کہ جسے چھوڑ دے چھوڑے گناہ اور بے گناہ
 اور کہا **اَلنَّسْیُ** **قَلَمًا** **اَخْطَبْنَا** **رَسُوْلَ اللّٰهِ** **صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم** **اَقَالَ** **اَلَا اِيْمَانُ** **لَعَنَ** **اَلَا اِمَانٌ** **لَا**
وَلَا دِیْنٌ **لَعَنَ** **اَلَا عَمْدًا** کہ یعنی کم تھا کہ خطبہ فرمایا ہوا آخر نے ہمارے آگے بغیر اس کلمے کے یعنی اکثر خطبے میں یہ فرمایا کرتے
 تھے کہ ہمیں پورا ایمان واسطے اوس کے اور نہیں اور نہیں پورا دین واسطے اوس کے اور نہیں عہد واسطے اوس کے **وَف**
 اور فرمایا **مَنْ شَہِدَ اَنَّ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ** **حَقَّقَ** **اَللّٰہُ عَلَیْہِ التَّوْبٰتَ** یعنی جو کہ گواہی دے
 یکہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھیجے ہوئے اللہ کے ہیں حرام کی اسنے اوس پر آگ یعنی آگ ہمیشگی کی جہنم
 اور فرمایا **مَنْ مَاتَ وَهُوَ یَعْلَمُ اَنَّهُ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰہُ دَخَلَ الْجَنَّةَ** یعنی جو کوئی مرے اور وہ یہ جانتا ہوا تو یقیناً جہنم
 کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ داخل ہوگا ہشت میں **وَف** اگرچہ بسبب کسی گناہ کے کہتے دونوں دوزخ میں رہے لیکن انجیم کار
 داخل ہوگا ہشت میں اور جسکو اسکا اعتقاد ہوگا وہ رسول پر بھی ایمان لاوے گا اور اسکے سبب فرما دے حق جانے گا اور نہ سزا دیا
 مفاد **اَلْجَنَّةُ شَہَادَةُ اَنَّ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰہُ** یعنی کنجیان ہشت کی گواہی دینا سکا ہوں کہ نہیں کوئی معبود سوا خدا کے

ہر آدم سے ہو
 کی آدمیوں کو
 بہت افسوس
 خصوصاً ان کی
 عبادت میں اور
 اور بیرون میں
 ان کو اسط
 پہنچا اور ذکر
 کہ ان کو تو یہ کیا
 سبب ہی نہ کیا
 مولانا
 یا ایک شریف
 اور احکام میں
 ہیں ایسا کام
 جو کہ جس کے
 نجات آدمی کی ہوتی
 جو اور ان کا
 حضرت سید
 حکم تو چھوڑ
 منہ نہ کر
 عین میں کہ
 زب تک کا
 اور نہ تو
 ان کے تو تو

اور روایت ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہ ایک لوگ یاروں میں سے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جب وفات ہوئی حضرت کی
 انگلیں ہٹے اور آنحضرت کے یہاں تک کہ قریب تھا کہ بعض انہیں سے واقع ہوں سو اس میں یعنی ہوسواس یہ آتا تھا کہ حضرت کے انتقال
 سے دین شریعت تمام ہوئی کہا عثمان نے اور تھا میں انہیں سے اس وقت کہ میں بیٹھا ہوا تھا گھر سے پھر پھر اور سلام کیا پس میں
 نہ خبردار ہوا ساتھ اس سلام کے یعنی بسبب اسی ہول کے پس تکایت کی عمر نے طرف ابی بکرؓ کے پھر گئے دونوں یہاں تک کہ سلام
 کی جگہ لکھتے دو لوگ نے پس کہا ابو بکرؓ نے کیا باعث ہوا تم کو اس پر کہ نہ جواب دیتے سلام کا بھائی اپنے عمر کو کہا میں نے نہیں کیا
 یعنی نہیں جانتا میں کہ ترک کیا ہو جواب میں نے کہا عمرؓ نے ان قسم ہی اس کی البتہ کیا تو نے کہا عثمانؓ نے کہ کہا میں نے قسم ہو اس کی
 نہیں خبر رکھی میں نے یہ کہ گزرے ہو تم مجھ پر اور نہ سلام کیا ہو تنہا کہا ابو بکرؓ نے سچ کہا عثمانؓ نے تحقیق باز رکھا تم کو اس سے یعنی اگر گاہ
 ہونے سے ساتھ گزرے عمرؓ کے اور سلام افکے سے کسی کام نے پس کہا میں نے ان کہا ابو بکرؓ نے کہ کیا یہ وہ کام کہا میں نے وفات
 اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلے اس سے کہ پوچھیں ہمارے نجات اس امر کے تھے کہا ابو بکرؓ نے کہ تحقیق پوچھ لیا
 میں نے اس کو حضرت سے پس پھر ہوا میں طرف ابی بکرؓ کے اور کہا میں نے ان کو قربان ہو باپ میرا تم سے اور ان میری تم لائق تر ہو
 پوچھنے کے یعنی اس لیے کہ کمال قرب رکھتے تھے حضرت سے اور بڑا شوق رکھتے ہو علم کے حاصل کرنے کا کہا ابو بکرؓ نے کہ کہا میں نے
 ای رسول خدا کے کس طرح سے نجات ہوگی اس کام سے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ قبول کرے مجھے وہ مجھ
 یعنی کلمہ طیب کہ بیان کیا تھا میں نے اپنے چچا پر پھر قبول کیا اوستے پس وہ کلمہ نجات ہو واسطے اوستے اور وہ بہت ہی
 سے روایت ہے کہ کہا گیا واسطے افکے الیس لا الہ الا اللہ وفتح المحمۃ یعنی کہا نہیں ہر لا الہ الا اللہ کنجی بہشت کی
 کہا وہ شب کہ مقرر ہو لیکن نہیں ہوتی کنجی مگر کہ ہوتے ہیں اوستے لیے دہائے پس اگر لافے تو کنجی کہ اوستے لیے دہائے ہوں کھولا
 جلو گیا واسطے تیرے یعنی فعل جنت کا اور اگر نہ لایا اس طرح کی کنجی نہ کھولا جاوے گا واسطے تیرے ف جب کہ رغبت دلائی
 وہ اپنے عمل کرنے پر اور تنبیہ کی اوستے ترک کرنے پر تو لوگوں نے کلام مذکور کہا مطلب ان کا یہ تھا کہ بس یہ کلمہ کافی ہے بہشت کے
 دروازوں کے کھلنے کے لیے عمل ہوں یا نہ ہوں پھر اس کو رد کیا وہ اپنے کلام مذکور سے اور مراد خداوند سے یہاں یہ ہر کہ دل میں
 کلمے کی تصدیق رکھے اور زبان سے اقرار ہوا اس کا اور تابع ہوا اسلام کے احکام کا بلا جبر یا مراد خداوند سے اعمال نیک ہیں
 اس صورت میں معنی یہ ہونگے کہ جب تک اعمال نیک نہ کیے ہوں پہلی بار نہیں داخل ہوگا بہشت میں مقصود مبالغہ ہی عمل کے
 ثابت کرنے میں ہے ایک شخص نے پوچھا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کیا ہے ایمان یعنی نشان و ستی ایمان کا
 کیا ہے فرمایا اذ اسرناک حسناتک و ساءتک سیئاتک فانت مؤمن یعنی جس وقت کہ خوش کرے تجھ کو نیکی
 اور ناخوش کرے تجھ کو برائی تیری پس تو مومن ہے ف یعنی خوش ہو کہ بسبب شکرانہ توفیق اور مدد حق کے اور امید قرب
 درگاہ اولی کے اور ناخوش ہو کہ بسبب خوف عذاب کے اور دور ہونے کے اوستی درگاہ سے پس تو مومن ہے کیونکہ مومن کامل
 تمیز کرتا ہی طاعت و گناہ میں اور اعتقاد کرتا ہی حرا سزا کا ان دونوں پر بخلاف کافر کے کہ وہ کچھ فرق نہیں کرتا درمیان ان دونوں
 کے اور کچھ پروا نہیں کرتا ان کے کرنے نہ کرنے کی اور فاسق جو گناہ بہت رکھتا ہے وہ بہت پروا نہیں رکھتا ہی نماز پڑھے تو برابر پڑھے
 تو برابر فرمایا اللہ سبحانہ نے کلا بل ان علی قلوبہم مٹا کا نفا یکسبونہا کہا اوست شخص نے ای رسول خدا کے پس کہ
 گناہ فرمایا اذ احاک فی نفسک شیئ فکرمہ یعنی جس وقت کہ تردد کرے بچ دل تیرے کے کچھ چیز پس چھوڑ دے اوست کو ف
 کیا ہے گناہ یعنی علامت گناہ کی کیا ہے جس صورت میں کہ کچھ علم صریح اوستے حق میں نہوا اور شبہ ہو حکم اوستا کے جو جواب فرمایا یہ حال

جبرائیل کہ کتابین خدا کی اور حکم خدا کے پیغمبروں کے پاس لایا کرتے تھے میکائیل کہ روزی خدا کے حکم سے بندوں کو پونچھائے ہیں اور یحییٰ کی طیاری بھی کرتے ہیں اسرافیل کہ صور سونہ میں لیے کھڑے ہیں قیامت کے دن پھونکیں گے عزرائیل کہ مرنے کے وقت جان نکالتے ہیں اور ایمان لائے کہ خدا نے کتابین پیغمبروں کو بھیجیں ہیں تو ریت حضرت موسیٰ پر انجیل حضرت عیسیٰ پر انجیل حضرت فرقان حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور بعضی کتابین اور پیغمبروں پر جو کچھ خدا کی کتابوں میں لکھا ہے سب حق ہی اس کتاب ایمان لاکو اور ایمان لاکو کہ خدا نے بندوں کی ہدایت کے واسطے دنیا میں پیغمبروں کو بھیجا اور حکم کیا کہ جس اہ پیغمبر لچلے اسی راہ پر چلو تو دین دنیا تمہارا درست رہے جو کوئی دوسری راہ چلے گا دوزخی ہوگا سب پیغمبر حق ہیں اور گناہوں سے پاک اور ساری خدا کی افضل میں ان کے درجے کو کوئی نہیں پہنچتا اولیٰ پیغمبر حضرت آدم ہیں باپ آدمیوں کے ان کے پیچھے اولاد سے ان کی اور سب پیغمبروں گنتی ان کی خدا کو معلوم ہے آخر سب پیچھے دنیا میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور پیغمبری حضرت پر ختم ہوئی پر نور حضرت کا سب سے پہلے پیدا ہوا تھا اسی واسطے حضرت سب پیغمبروں کے سردار ہیں پیدا ہونے کے شریف میں جب لپیس برس ہوئے تب خدا کی طرف سے پیغمبری ہوئی اور قرآن شریف اور نماز شروع ہوا پھر تیرہ برس مکہ شریف میں اور یحییٰ مان عراج ہوئی حضرت جبرائیل راق لیکر آئے حضرت کو سوار کر کے مسجد قصىٰ میں لے گئے اور وہاں ساتون آسمان پر حضرت تشریف لے گئے عرش کرسی سب کچھ دیکھا اور دوزخ کی بھی سیر کی اور اوسات میں بڑی بڑی نعمتیں خدا کی طرف سے پائیں اور پانچون نمازین بھی وہاں فرض ہوئیں پھر حضرت تیرہ برس ہوئے خدا کے حکم سے مکہ شریف مدینہ پاک میں آئے دس برس مان رہے جب تیرہ برس پہنچے فاطمہ پائی چنانچہ مزار شریف حضرت کا وہاں بنا چار کرسی حضرت کی یہی محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف اور ایمان لاکو کہ مرنے کے پیچھے آدمی کے پاس دوزخ سے منکر اور نکیر کے سوال کرتے ہیں ب تیرا کون ہی دین تیرا کیا ہے کون شخص ہے کہ تیرے پا آیا تھا مردہ اگر با ایمان ہے جواب دینا ہے رب میرا اللہ دین میرا اسلام اور شیخ رسول خدا کے ہیں ہمارے واسطے خدا کے حکم لکھ آئے تھے پھر اوس مردے پر خدا کی رحمت ہوتی ہے بہشت کی طرف دروازہ آونے واسطے کھول دیتے ہیں اور جو یہ مردہ ایمان نہ تھا منکر نکیر کا جواب اوسے نہیں آتا ہر بار کہتا ہوں نہیں جاتا پھر اوس پر عذاب سخت کرتے ہیں اور دروازہ دوزخ کی طرف کھول دیتے ہیں اور ایمان لاکو کہ قیامت آئی برحق ہے اوس میں حضرت اسرافیل صور پھونکیں گے آسمان پھٹ جاوے گا اور تارے ٹوٹ جاویں گے اور ٹوٹ کر گریں گے اور پہاڑ اوڑھنے پھریں گے جیسے روٹی کے گالے پھر زمین آسمان اور سارا جہان فنا ہوگا جب دوسری بار صور پھونکیں گے پھر سب کچھ موجود ہو جائیگا مردے کو رستے نکلیں گے اور ترازو عمل کی کھڑی ہوگی اور تمام اعمال کے ان کے ہاتھ میں دیں گے اور حساب کریں گے ہاتھ پائون اوس کے گواہی دیں گے کہ بھلے کام کیسے تھے یا برے اور دوزخ کی پیٹھ پر بل صراط کھڑا ہوگا بال باریک اور تلواریں تیز اوس پر سب کو چلنے کا حکم ہوگا نیک ایسے چلے جاویں گے جیسے بجلی یا جیسے باؤ یا جیسے گھوڑا تیز اور بعضے پیادوں کی طرح اور بہت سے دوزخ میں کٹ کر گرین گے اور ایمان لائے کہ حق تعالیٰ نے حضرت پیغمبر کو حوض کوثر دیا ہے پانی اوس کا شہد سے میٹھا اور دھوکہ سفید ہے کوزے اوس کے بہت ہیں جیسے آسمان کے تارے حضرت ہوا خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوس پر بیٹھ کر قیامت کے دن اپنی امت کو پانی بلاوے گا جو کوئی پیچھا پھر پاس نہ ہوگا اور ایمان لاکو کہ حضرت رسو خدا اور سارے پیغمبر اور اولیا اور نیک آدمی شہادت گنہگاروں کی قیامت کے دن کریں گے اور ایمان لاکو کہ مسلمانوں کو بڑی بڑی نعمتیں بہشت میں ملین گی کھانے کو میوہ سینا اور شربت خدمت کو حیرین اور غلمان پہننے کو مکان اچھے اچھے سب سے بڑی نعمت بہشت میں دیدار خدا کا ہے کہ اپنے فضل سے انہیں کو نصیب ہوگا اور کائنات کو دوزخ میں بڑے بڑے عذاب ہوں گے اگل سانپ بچھو گرم پانی طوق زنجیر کٹے اور ہر

مکان اور بہت سے عذاب ہیں حق تعالیٰ دنیا سے ساتھ ایمان کے اوٹھا ہے اور سب مسلمانوں کو عذاب سے بچاؤ اور ایمان کا وہ
 کہ جو کچھ قرآن اور حدیث میں بہشت اور دوزخ کا احوال اور لگ بھل یا قیمن لکھی ہیں سب حق ہیں اور جو بات موافق شرع کے ہے
 حق ہے اور جو بات خلاف قرآن اور حدیث کے ہے سب باطل ہے اور بڑی اور ہر مسلمان پر لازم ہے کہ حضرت رسول خدا کی خوشی کیوں
 حضرت کے اہل بیت اور ازواج مطہرات سے اور حضرت کے یاروں سے محبت اور اعتقاد رکھے اور تمام امت میں ان کو بہتر اور افضل
 سمجھے اور ان کی تعظیم کرے جب کسی کام انہیں سے ہے رضی اللہ عنہ کہ قرآن میں ان کی بڑی تعریف ہے اور حضرت کی بہت سی
 خوبیاں ان کی بیان کی ہیں دوستداروں کا بہشتی اور دشمنوں کا دوزخی ہے اور ان سب میں حضرت ابو بکر حضرت عمر حضرت
 عثمان حضرت علی کو افضل جہاں کے بہت سے اعتقاد اور تعظیم کرے رضی اللہ عنہم جمعین ان سب باتوں پر اعتقاد کر کے حق جانے
 بکا مسلمان ہونے کے مسئلے وضو نماز کے سیکھے اور نماز کو ساری عبادتوں میں افضل ہر فرض خدا کا سمجھ کر یا چون وقت کی نماز میں
 جماعت سے اچھی طرح ادا کرتا رہے اور سستی سے کبھی ترک نہ کرے +

خاتمہ الطبع خدا کا بڑا احسان ہے جو خالق تعالیٰ نے انسان کو شہد بالخلق بنا یا عقل اور سمجھ عنایت کی انبیاء کو مگر اسون کے لیے رہنما فرمایا ہے کہ
 بہترین ہم کیا تھا ہے فی فضل الرسل کو بھیجا وہ ایسے ایسے معجز لائے جس سے منکر اسلام کی سیدھی راہ پر آئے سب میں بڑا معجزہ قرآن ہے جس کی بلاغت
 عقل فصاحت حیران ہے اور علم کرنے والا جنت کا سنوارا ہے فکر مخلد فی النار آل و صحابہ ارکان ہیں اس کی ترویج ہمیشہ کو شکر ہے کہ یہ عالم ہر زمانے کے
 لوگوں کی سمجھ کے موافق و عطا فرمایا مضامین قرآن عبارت عام فہم میں سمجھایا یا نفع عام ہو فائدہ عام ہے عربی فارسی پانچوں کے تفسیر عربی فارسی
 فائدہ دیتا ہے اردو و ہندی و سنسکرت میں اس کا ترجمہ ہو چکا ہے جو سب سے جانتے تھے اس واسطے ہوا کہ افضل الکمال اور ان جناب اوی حاجی محمد قطب الدین صاحب
 دہلوی امت برکات میں نے کہ اپنے استاد یعنی خاتم المحدثین جناب لانا حاجی محمد اسحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن الشہادۃ و اصحابین کی طرح عالم و دنیا و آخرت میں
 پر ہنگامین رسائل دینیہ کی تحریر کا کام ہی غرض ترویج مسلمانین اسلام ہے جو سب اہل بعض عمائد و طرفائے عام اہل اسلام تفسیر و دلکشا شروع کیا ہے
 دوزخ و رجا و جزا کا درجہ ہوتا تھا سورۃ احزاب آخر سورۃ حجرات تک تحریر و مرتب ہو گئی اور اتنی اس مطبع نظامی واقعہ کانپور کے اوخر دیکھ چکے ہیں پھر یہ
 چھپکے طیار ہوئی تصحیح و تصحیف میں خط میں اتنا اہتمام ہوا ہے جس حدت یا لیان مطبع امین سیالکوٹ تمام سبب اجتناب میں عالمہ کر کے اپنے آپ دریافت کر دیں گشت
 مشکلات قرآنی پر عمدہ مواہب علیہ حلالی ہندو کہ قابلیت میں پیل ہو علم عالم انوار تشریل بحر سراج حقائق قرآن بتیاریان قانون فرقان موضوع ہر اہل و اہل بیت
 استار خزانہ بحکات جمیل عالم تو اس سے نفع ہی اوٹھا لیکن بے پڑھے بھی قرآن کی معانی سے خوبیاں ہر جہاں میں گنجانے صنف مدظلہ نے کشف کبیر و منشور مدارک
 مسالم بیاض و فی غیر کاذب تفسیر آیات مقام مناسب ہے لکھا اسی سبب نام اس کا جامع التفاسیر لکھا اور اور فوائد تفسیر جو ذہن عالی میں آئے ہیں سب سے موضع مناسب
 بڑھائے ہیں و جب انھیں اس سے نفع اوٹھا و یقیناً صنف اور اس امیدوار دعا محمد عبد الرحمن اور اسکے سعادوں کو بے کا خیر باد لاؤں ان مخصوص اسب نظام
 علی القاب حاجی محمد کلب علیاں ہمدانی رام پور دام اقبال کی دیکھے ترقیات و دوجانی سے ضرور طب اللسان بہین کہ ملازمان جناب
 مدوح برے مددگار اسکے چھپنے کے ہیں بعد اسکے جناب صنف نے سورۃ قاف سے آخر تک تفسیر تحریر کی اور میر پور میں بھی
 ادھر اسکے فوائد کی فہرست مرتب ہو چکی اور دھر سورۃ قاف سے چھپنا شروع ہوئی انشا اللہ کہ اس جلد کو بہت خرید
 سستی ہو سستی کریں اس لیے کہ جب اس کی قیمت آگئی تو دوسری جلد کے چھپنے پر بڑی مدد ہو جائے گی غلام حسین خیر خواہ یار اللہ
 حقیقت میں ہم خرم و ہم نواب ہو بعد طیار دوسری جلد کے تفسیر سے شروع ہوئی اس واسطے کہ یہ قیامت کی حد تک کے مطبع ہوگی

فہرست فوائد جامع التفاسیر از سورہ احزاب تا آخر سورہ حجرات

صفحہ	ن	سورۃ الاحزاب	ن	صفحہ
۵	۶	قصہ ابو موسیٰ بن جعفر قنری	۶	۵۸
۷	۸	نبویان آنحضرت کی حکمتوں کی کتنی ہیں	۸	۵۹
۹	۱۰	نورہ صوفیہ کرام قدس سرہانہم	۱۰	۶۰
۱۲	۱۹	مناجات منظر لیل منظر یقینی دل دنیاست	۱۹	۶۳
۲۰	۲۱	خصیلت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جعین	۲۱	۶۴
۲۳	۲۷	تنبیہ نصیحت آمیز عبرت انگیز	۲۷	۶۵
۲۵	۲۹	تیرت ومانت اختیار ویتا	۲۹	۶۸
	۲۶	سیپارہ و من یقتت	۲۶	۶۹
	۲۸	فصل طہارت اہل بیت آنحضرت	۲۸	۷۲
	۳۱	طریقہ ختم فی بشوق	۳۱	۷۴
	۳۳	دس خصلتیں سبب غارت قرب کی ہیں	۳۳	۷۶
	۳۵	خوار خج زہد لیب لاک سے بطلاق مدد	۳۵	۷۸
	۳۹	تحقیق معنی لفظ کج	۳۹	۸۲
	۴۵	وفات امیر کربا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم	۴۵	۸۴
	۴۶	بکار و عورتین حکم منی مردون کا رکعتی ہیں	۴۶	۸۶
	۵۰	فرد واسطے شوق شد قے	۵۰	۸۷
	۵۳	پیش نہونا اعمال بند و گاہ و گاہ و گاہ و گاہ	۵۳	۸۸
	۵۵	فرق لباس بویون اور نو بدیون کا	۵۵	۸۹
	۵۷	اطاعت خدا و رسول و جب فلاح دارین	۵۷	۹۱
	۶۲	تحقیق معنی اور تحقیق معنی او علی ہیں	۶۲	۹۲
	۶۴	سورۃ الاحزاب	۶۴	۹۳
	۶۸	کام نیک باعث عزت و مغرت کے ہیں	۶۸	۹۵
	۷۱	احوال حضرت سلیمان علیہ السلام	۷۱	۹۷
	۷۲	خصیلت نبیہ ذکر و شکر الہی	۷۲	۹۹
	۷۹	خدمت نافرمانی خدا اور شوق	۷۹	۸۱
	۸۲	بے شبہ خدای سب کا رزاق مطلق ہو	۸۲	۸۳
	۸۳	جواب سوال کفار سنکرین قیامت	۸۳	۸۵
	۸۵	انکار کفار دنیا عذاب الہی سے	۸۵	
	۶۹	فائدہ فکر کرنے قدرت الہی میں	۶۹	
	۷۲	بنائے بیت المقدس خیرہ	۷۲	
	۷۵	خصیہ سب اور احوال اوتسکے باخون کا	۷۵	
	۸۰	خدا کو کوئی مالک نہیں ہے اور ضرر کا نہیں	۸۰	
	۸۲	پانچ چیزیں خاص آنحضرت میں تھیں	۸۲	
	۸۳	نقشہ کفار تکبر و تعصب کا قیامت	۸۳	
	۸۴	اگر شرابی حکم خدا و رسول قبول کرے تو	۸۴	
	۶۷	نقص صفات خدائے تعالیٰ	۶۷	
	۷۰	احوال حضرت داؤد علیہ السلام	۷۰	
	۷۳	احوال وفات حضرت سلیمان علیہ السلام	۷۳	
	۷۶	نصیحت ہمت سستی عبادت و عبادت	۷۶	
	۸۱	بیزاری الہی کوئی شفا عیش کی نرسد	۸۱	
	۸۳	بیزاری آنحضرت کو بڑا احسان الہی ہے	۸۳	
	۸۵	قصہ ایمان لائے ایک تاجر کا آنحضرت پر	۸۵	

۸۸	توابع خرچ کر کے مال کا راہ خدا میں	۸۷	انوار اولاد اور یوں کہ فی فتنہ بین	۸۶	اختیار کیں بچہ پیر پیر اور پانچ امین
۹۲	نیز ایک فاسق کا پند دیکھنے اختیار کر کے	۹۱	دراز کی عمر وں کے کوکون کا	۹۰	مہمانت پوجنے فزون وغیرہ کا
		۹۶	سورۃ السعۃ		
۹۴	خبر کرنا صاحب پر باعث قہقاری کا	۹۷	سورۃ السعۃ	۹۷	وہابین ہر نماز کے بعد پڑھنے کی
۱۰۰	علامات صحت ایمان مومن کے	۱۰۰	خلال کو حرام اور حرام کو حلال جاننا	۹۹	وہاب اور شیطاں انکرون کو گمراہ کر رکھا ہے
۱۰۳	ایمان عمل صالح سبب ترقی داریں کے ہیں	۱۰۲	اخلاق اقبال سچ سچ لکھنے کے	۱۰۱	امامت خدا و رسول پشت عزت داریں کے
۱۰۴	تعریف تقدیر معلق اور تقدیر سہم	۱۰۴	حکایت عجیب کی پیشی عمروں و خصوصاً	۱۰۲	بھٹے مال صالح ہٹ ترقی عمر کے ہیں
۱۰۶	تخصیص فقرا و اختیار کرنا حضرت کا فقر کو	۱۰۶	معاذ الہی و محنت جی کی مخلوقات	۱۰۵	دوامت پینے شیرین پانی کے
۱۱۰	انبات عدم تنایع اموات	۱۰۹	تخصیص محنت الہی و ذکر علامات حلالان	۱۰۸	تیناجات بجناب قاضی الحاجات
۱۱۹	معنی قائم رکھنے نماز کے	۱۱۵	انبات شرف علم و علم ادین کتاب و حدیث	۱۱۳	فضل کمال علم و علم دین
۱۲۲	احوال اور اقوال بہشتیوں کے	۱۲۲	شیعہ ہمدون کو پہننا کپڑا شعی اور سونا وغیرہ	۱۲۱	وارث کتاب ہوتا مومنوں کا
۱۲۶	دعا وقت بروز و سجائے حاکم بدراج کے	۱۲۶	کوئی عمر وں میں حضرت علی علیہ السلام کا	۱۲۳	احوال اور اقوال دوزخیوں کے
۱۲۹	وسعت رحمت و کثرت محضرت حق تعالیٰ	۱۲۸	سیر و راتوں کی واسطے عبرت کے	۱۲۶	دوامت جاننے کے نیک سے
		۱۲۹	سورۃ یس		
۱۳۵	خاندانہ رواج سنت اور تہذیب کے	۱۳۲	جز آج رواج امر نیک اور سیرا رواج امر بد	۱۳۰	فضل سورۃ یس
۱۳۹	مہمانت اعتبار نحوست و بدشگونی	۱۳۸	ایمان لایعنی اہل ایمان کا اور کفار کا	۱۳۶	عمر وں رسولین حضرت عیسیٰ کا قرۃ اظہار کیں
۱۴۲	بھٹہ حبیب سجاد رحمتہ اللہ علیہ	۱۴۰	مشق و دعا کے استعارہ شریعہ	۱۳۰	شیعہ ہمدون کا قرآن شریف وغیرہ کا
		۱۴۲	سیرۃ و مال		
۱۴۵	نشانی قدرت کاملہ حق سبحانہ تعالیٰ	۱۴۲	سیرۃ و مال	۱۴۳	تخصیص مہمانت سجاد و ذیل سید ہونے کے
۱۴۸	احوال پہلی بار سورہ بھو کہنے کا	۱۴۸	انکار کفار فقہ دین سے مسلانوں کو	۱۴۶	نماز قرآن مجید میں
۱۵۰	احوال نعمتوں بہشتیوں کا	۱۴۹	قول کفار وقت اوٹھنے کے قبروں سے	۱۴۹	احوال دوسری بار سورہ بھو کہنے کا
۱۵۱	مزبور و تو بیخ دوزخیوں کا قیامت میں	۱۵۱	موت عار سلام کرنے سے کتروں کو	۱۵۰	پیر پیران برداری خدا و رسول
۱۵۲	کوئی بھٹہ کسلی اعمال صالحہ پر حشر میں	۱۵۳	دیکھنا نیکو کا خدا کو قیامت میں	۱۵۲	خواجہ بھٹہ کسلی حشر میں کی وقت حساب کے
۱۵۶	اختلاف عمل جواز و حرمت شرع کو دین	۱۵۶	کسی غیر نے شاعری اختیار نہیں کی	۱۵۵	تخصیص جاننا پیہر جوانی و صحت و فراغت کے
۱۶۰	باقی فوائد کثیرہ سورۃ یس	۱۵۹	دور حقون سیر کا جس سے آگ بھٹتی ہے	۱۵۷	کلام موزون بقصد کوشش نہیں کہتے
		۱۶۰	سورۃ الصفۃ		
۱۶۲	خدا و سخاوت و رحمت باری تعالیٰ	۱۶۲	تخصیص متصرفین کثیرہ عظمت خدا تعالیٰ	۱۶۱	تخصیص متصرفین کثیرہ عظمت خدا تعالیٰ
۱۶۸	پیکار نازمین کا ہر روز دس باتیں	۱۶۶	بعض احوال روز قیامت	۱۶۵	تاکنے شیطاں کا شعلہ آستین سے
۱۶۹	طریقہ محاسبہ نفسانی	۱۶۹	پوچھنا جاننا ہر آدمی کا چار چیزوں آخرت میں	۱۶۸	خال تیرہ ہندی چتر پرستوں غیرہ کا
۱۷۳	بعض احوال آہل جنت کا	۱۷۲	اقسام احکام شریعہ	۱۷۲	تنبیہ کثیر النفع
۱۷۷	دفعہ رعایت الہی نسبت گناہگاروں کے	۱۷۷	دفعہ رعایت الہی نسبت گناہگاروں کے	۱۷۳	میلہ آنا بہشت میں تکلیفات دنیا کا

[illegible]

[illegible]

۳۷۳	ن	تفسیر سید ابوالحسن علی بن ابی طالب علیہ السلام کے بارے میں	۳۷۳	ن	علوم دینیہ پر مشتمل علوم اشروعیہ کی
۳۷۴	ن	مختلف عقل فلسفہ منطق وغیرہ علوم لائینی کا	۳۷۴	ن	عقل حکیم دین عالمی پر مشتمل ساری سائنسوں سے
۳۷۵	ن	سورۃ الاحزاب	۳۷۵	ن	سورۃ الاحزاب
۳۷۶	ن	عاجز اور عاجزوں کے کفار کا بعد سے کلام الہی کے	۳۷۶	ن	عاجز اور عاجزوں کے کفار کا بعد سے کلام الہی کے
۳۷۷	ن	حکم امتعات اور زکوٰۃ مال کا	۳۷۷	ن	حکم امتعات اور زکوٰۃ مال کا
۳۷۸	ن	حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے تمام مال بنارہا	۳۷۸	ن	حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے تمام مال بنارہا
۳۷۹	ن	عسکری دنیا داخل ہوئے جنت میں پسند ہونے لگا	۳۷۹	ن	عسکری دنیا داخل ہوئے جنت میں پسند ہونے لگا
۳۸۰	ن	پسند ہونے لگا انسان جہنم کو اور باقی تمام دنیا	۳۸۰	ن	پسند ہونے لگا انسان جہنم کو اور باقی تمام دنیا
۳۸۱	ن	شعبہ علم حضرت ابوبکر علیہ السلام میں چہرین	۳۸۱	ن	شعبہ علم حضرت ابوبکر علیہ السلام میں چہرین
۳۸۲	ن	چاہے چاہے برائے نفسیت اور باطن میں فتنوں میں	۳۸۲	ن	چاہے چاہے برائے نفسیت اور باطن میں فتنوں میں
۳۸۳	ن	خدا کا مکتوب مکتوب الہی سبب نافرمانی خدا کے	۳۸۳	ن	خدا کا مکتوب مکتوب الہی سبب نافرمانی خدا کے
۳۸۴	ن	مکتوب میں بھی لکھا ہے خداوند قادر مکرر لازم ہے	۳۸۴	ن	مکتوب میں بھی لکھا ہے خداوند قادر مکرر لازم ہے
۳۸۵	ن	مراد مینوں جرفوں نظر پر سے	۳۸۵	ن	مراد مینوں جرفوں نظر پر سے
۳۸۶	ن	خوش خبری نبی میں کہہ ہوگی دینداروں کو	۳۸۶	ن	خوش خبری نبی میں کہہ ہوگی دینداروں کو
۳۸۷	ن	حصول نعمتوں کا لکھا ہے اور لکھا ہے نافرمانی سے	۳۸۷	ن	حصول نعمتوں کا لکھا ہے اور لکھا ہے نافرمانی سے
۳۸۸	ن	فائدہ بھلائی کرنی ہے برائی کے اور احتیاط سے	۳۸۸	ن	فائدہ بھلائی کرنی ہے برائی کے اور احتیاط سے
۳۸۹	ن	براعت شیطان کی مانتا ہے میں نبی آدم سے	۳۸۹	ن	براعت شیطان کی مانتا ہے میں نبی آدم سے
۳۹۰	ن	وعدہ الہی اسطے حقا قرآن شریف کے تحریف و دھرم سے	۳۹۰	ن	وعدہ الہی اسطے حقا قرآن شریف کے تحریف و دھرم سے
۳۹۱	ن	استفادہ قرآن کشف تہو کی ہے نہ کافر کی	۳۹۱	ن	استفادہ قرآن کشف تہو کی ہے نہ کافر کی
۳۹۲	ن	علم و عمل کا صحیح فتنے گرفتار رہا ہونے	۳۹۲	ن	علم و عمل کا صحیح فتنے گرفتار رہا ہونے
۳۹۳	ن	امر بہ معروف نہی عن المنکر فرض اور کین فرض میں	۳۹۳	ن	امر بہ معروف نہی عن المنکر فرض اور کین فرض میں
۳۹۴	ن	سیارۃ الیسی	۳۹۴	ن	سیارۃ الیسی
۳۹۵	ن	شمال انسان کی سرکشی اور بد ذاتی کی	۳۹۵	ن	شمال انسان کی سرکشی اور بد ذاتی کی
۳۹۶	ن	پسند کیا حضرت علی علیہ السلام نے دنیا میں تین	۳۹۶	ن	پسند کیا حضرت علی علیہ السلام نے دنیا میں تین
۳۹۷	ن	روایت خدا و رسول کو حال میں نبی صابر غالب رکھنا لازم ہے	۳۹۷	ن	روایت خدا و رسول کو حال میں نبی صابر غالب رکھنا لازم ہے
۳۹۸	ن	سورۃ النور	۳۹۸	ن	سورۃ النور
۳۹۹	ن	تاویلات حروف مقطعات کا	۳۹۹	ن	تاویلات حروف مقطعات کا
۴۰۰	ن	حقیقی اور دوزخی اور فتنوں میں سبقت دینا الہی سے جو	۴۰۰	ن	حقیقی اور دوزخی اور فتنوں میں سبقت دینا الہی سے جو
۴۰۱	ن	نامی اعمال عباد بھی مخلوق خالق مطلق کے	۴۰۱	ن	نامی اعمال عباد بھی مخلوق خالق مطلق کے
۴۰۲	ن	حق الی کا یہ ہے کہ زیادہ طاقت سے نہیں دیتا	۴۰۲	ن	حق الی کا یہ ہے کہ زیادہ طاقت سے نہیں دیتا
۴۰۳	ن	شواہد کے مجید ہونے کوئی دانت میں نہ ہو تو میں اور	۴۰۳	ن	شواہد کے مجید ہونے کوئی دانت میں نہ ہو تو میں اور
۴۰۴	ن	تفسیر سید ابوالحسن علی بن ابی طالب علیہ السلام کے بارے میں	۴۰۴	ن	تفسیر سید ابوالحسن علی بن ابی طالب علیہ السلام کے بارے میں
۴۰۵	ن	مختلف عقل فلسفہ منطق وغیرہ علوم لائینی کا	۴۰۵	ن	مختلف عقل فلسفہ منطق وغیرہ علوم لائینی کا
۴۰۶	ن	سورۃ الاحزاب	۴۰۶	ن	سورۃ الاحزاب
۴۰۷	ن	عاجز اور عاجزوں کے کفار کا بعد سے کلام الہی کے	۴۰۷	ن	عاجز اور عاجزوں کے کفار کا بعد سے کلام الہی کے
۴۰۸	ن	حکم امتعات اور زکوٰۃ مال کا	۴۰۸	ن	حکم امتعات اور زکوٰۃ مال کا
۴۰۹	ن	حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے تمام مال بنارہا	۴۰۹	ن	حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے تمام مال بنارہا
۴۱۰	ن	عسکری دنیا داخل ہوئے جنت میں پسند ہونے لگا	۴۱۰	ن	عسکری دنیا داخل ہوئے جنت میں پسند ہونے لگا
۴۱۱	ن	پسند ہونے لگا انسان جہنم کو اور باقی تمام دنیا	۴۱۱	ن	پسند ہونے لگا انسان جہنم کو اور باقی تمام دنیا
۴۱۲	ن	شعبہ علم حضرت ابوبکر علیہ السلام میں چہرین	۴۱۲	ن	شعبہ علم حضرت ابوبکر علیہ السلام میں چہرین
۴۱۳	ن	چاہے چاہے برائے نفسیت اور باطن میں فتنوں میں	۴۱۳	ن	چاہے چاہے برائے نفسیت اور باطن میں فتنوں میں
۴۱۴	ن	خدا کا مکتوب مکتوب الہی سبب نافرمانی خدا کے	۴۱۴	ن	خدا کا مکتوب مکتوب الہی سبب نافرمانی خدا کے
۴۱۵	ن	مکتوب میں بھی لکھا ہے خداوند قادر مکرر لازم ہے	۴۱۵	ن	مکتوب میں بھی لکھا ہے خداوند قادر مکرر لازم ہے
۴۱۶	ن	مراد مینوں جرفوں نظر پر سے	۴۱۶	ن	مراد مینوں جرفوں نظر پر سے
۴۱۷	ن	خوش خبری نبی میں کہہ ہوگی دینداروں کو	۴۱۷	ن	خوش خبری نبی میں کہہ ہوگی دینداروں کو
۴۱۸	ن	حصول نعمتوں کا لکھا ہے اور لکھا ہے نافرمانی سے	۴۱۸	ن	حصول نعمتوں کا لکھا ہے اور لکھا ہے نافرمانی سے
۴۱۹	ن	فائدہ بھلائی کرنی ہے برائی کے اور احتیاط سے	۴۱۹	ن	فائدہ بھلائی کرنی ہے برائی کے اور احتیاط سے
۴۲۰	ن	براعت شیطان کی مانتا ہے میں نبی آدم سے	۴۲۰	ن	براعت شیطان کی مانتا ہے میں نبی آدم سے
۴۲۱	ن	وعدہ الہی اسطے حقا قرآن شریف کے تحریف و دھرم سے	۴۲۱	ن	وعدہ الہی اسطے حقا قرآن شریف کے تحریف و دھرم سے
۴۲۲	ن	استفادہ قرآن کشف تہو کی ہے نہ کافر کی	۴۲۲	ن	استفادہ قرآن کشف تہو کی ہے نہ کافر کی
۴۲۳	ن	علم و عمل کا صحیح فتنے گرفتار رہا ہونے	۴۲۳	ن	علم و عمل کا صحیح فتنے گرفتار رہا ہونے
۴۲۴	ن	امر بہ معروف نہی عن المنکر فرض اور کین فرض میں	۴۲۴	ن	امر بہ معروف نہی عن المنکر فرض اور کین فرض میں
۴۲۵	ن	سیارۃ الیسی	۴۲۵	ن	سیارۃ الیسی
۴۲۶	ن	شمال انسان کی سرکشی اور بد ذاتی کی	۴۲۶	ن	شمال انسان کی سرکشی اور بد ذاتی کی
۴۲۷	ن	پسند کیا حضرت علی علیہ السلام نے دنیا میں تین	۴۲۷	ن	پسند کیا حضرت علی علیہ السلام نے دنیا میں تین
۴۲۸	ن	روایت خدا و رسول کو حال میں نبی صابر غالب رکھنا لازم ہے	۴۲۸	ن	روایت خدا و رسول کو حال میں نبی صابر غالب رکھنا لازم ہے
۴۲۹	ن	سورۃ النور	۴۲۹	ن	سورۃ النور
۴۳۰	ن	تاویلات حروف مقطعات کا	۴۳۰	ن	تاویلات حروف مقطعات کا
۴۳۱	ن	حقیقی اور دوزخی اور فتنوں میں سبقت دینا الہی سے جو	۴۳۱	ن	حقیقی اور دوزخی اور فتنوں میں سبقت دینا الہی سے جو
۴۳۲	ن	نامی اعمال عباد بھی مخلوق خالق مطلق کے	۴۳۲	ن	نامی اعمال عباد بھی مخلوق خالق مطلق کے
۴۳۳	ن	حق الی کا یہ ہے کہ زیادہ طاقت سے نہیں دیتا	۴۳۳	ن	حق الی کا یہ ہے کہ زیادہ طاقت سے نہیں دیتا
۴۳۴	ن	شواہد کے مجید ہونے کوئی دانت میں نہ ہو تو میں اور	۴۳۴	ن	شواہد کے مجید ہونے کوئی دانت میں نہ ہو تو میں اور
۴۳۵	ن	تفسیر سید ابوالحسن علی بن ابی طالب علیہ السلام کے بارے میں	۴۳۵	ن	تفسیر سید ابوالحسن علی بن ابی طالب علیہ السلام کے بارے میں
۴۳۶	ن	مختلف عقل فلسفہ منطق وغیرہ علوم لائینی کا	۴۳۶	ن	مختلف عقل فلسفہ منطق وغیرہ علوم لائینی کا
۴۳۷	ن	سورۃ الاحزاب	۴۳۷	ن	سورۃ الاحزاب
۴۳۸	ن	عاجز اور عاجزوں کے کفار کا بعد سے کلام الہی کے	۴۳۸	ن	عاجز اور عاجزوں کے کفار کا بعد سے کلام الہی کے
۴۳۹	ن	حکم امتعات اور زکوٰۃ مال کا	۴۳۹	ن	حکم امتعات اور زکوٰۃ مال کا
۴۴۰	ن	حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے تمام مال بنارہا	۴۴۰	ن	حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے تمام مال بنارہا
۴۴۱	ن	عسکری دنیا داخل ہوئے جنت میں پسند ہونے لگا	۴۴۱	ن	عسکری دنیا داخل ہوئے جنت میں پسند ہونے لگا
۴۴۲	ن	پسند ہونے لگا انسان جہنم کو اور باقی تمام دنیا	۴۴۲	ن	پسند ہونے لگا انسان جہنم کو اور باقی تمام دنیا
۴۴۳	ن	شعبہ علم حضرت ابوبکر علیہ السلام میں چہرین	۴۴۳	ن	شعبہ علم حضرت ابوبکر علیہ السلام میں چہرین
۴۴۴	ن	چاہے چاہے برائے نفسیت اور باطن میں فتنوں میں	۴۴۴	ن	چاہے چاہے برائے نفسیت اور باطن میں فتنوں میں
۴۴۵	ن	خدا کا مکتوب مکتوب الہی سبب نافرمانی خدا کے	۴۴۵	ن	خدا کا مکتوب مکتوب الہی سبب نافرمانی خدا کے
۴۴۶	ن	مکتوب میں بھی لکھا ہے خداوند قادر مکرر لازم ہے	۴۴۶	ن	مکتوب میں بھی لکھا ہے خداوند قادر مکرر لازم ہے
۴۴۷	ن	مراد مینوں جرفوں نظر پر سے	۴۴۷	ن	مراد مینوں جرفوں نظر پر سے
۴۴۸	ن	خوش خبری نبی میں کہہ ہوگی دینداروں کو	۴۴۸	ن	خوش خبری نبی میں کہہ ہوگی دینداروں کو
۴۴۹	ن	حصول نعمتوں کا لکھا ہے اور لکھا ہے نافرمانی سے	۴۴۹	ن	حصول نعمتوں کا لکھا ہے اور لکھا ہے نافرمانی سے
۴۵۰	ن	فائدہ بھلائی کرنی ہے برائی کے اور احتیاط سے	۴۵۰	ن	فائدہ بھلائی کرنی ہے برائی کے اور احتیاط سے

[illegible]

۴۸	۴۸	۴۸	۴۸
۴۹	۴۹	۴۹	۴۹
۵۰	۵۰	۵۰	۵۰
۵۱	۵۱	۵۱	۵۱
۵۲	۵۲	۵۲	۵۲
۵۳	۵۳	۵۳	۵۳
۵۴	۵۴	۵۴	۵۴
۵۵	۵۵	۵۵	۵۵
۵۶	۵۶	۵۶	۵۶
۵۷	۵۷	۵۷	۵۷
۵۸	۵۸	۵۸	۵۸
۵۹	۵۹	۵۹	۵۹
۶۰	۶۰	۶۰	۶۰
۶۱	۶۱	۶۱	۶۱
۶۲	۶۲	۶۲	۶۲
۶۳	۶۳	۶۳	۶۳
۶۴	۶۴	۶۴	۶۴
۶۵	۶۵	۶۵	۶۵
۶۶	۶۶	۶۶	۶۶
۶۷	۶۷	۶۷	۶۷
۶۸	۶۸	۶۸	۶۸
۶۹	۶۹	۶۹	۶۹
۷۰	۷۰	۷۰	۷۰
۷۱	۷۱	۷۱	۷۱
۷۲	۷۲	۷۲	۷۲
۷۳	۷۳	۷۳	۷۳
۷۴	۷۴	۷۴	۷۴
۷۵	۷۵	۷۵	۷۵
۷۶	۷۶	۷۶	۷۶
۷۷	۷۷	۷۷	۷۷
۷۸	۷۸	۷۸	۷۸
۷۹	۷۹	۷۹	۷۹
۸۰	۸۰	۸۰	۸۰
۸۱	۸۱	۸۱	۸۱
۸۲	۸۲	۸۲	۸۲
۸۳	۸۳	۸۳	۸۳
۸۴	۸۴	۸۴	۸۴
۸۵	۸۵	۸۵	۸۵
۸۶	۸۶	۸۶	۸۶
۸۷	۸۷	۸۷	۸۷
۸۸	۸۸	۸۸	۸۸
۸۹	۸۹	۸۹	۸۹
۹۰	۹۰	۹۰	۹۰
۹۱	۹۱	۹۱	۹۱
۹۲	۹۲	۹۲	۹۲
۹۳	۹۳	۹۳	۹۳
۹۴	۹۴	۹۴	۹۴
۹۵	۹۵	۹۵	۹۵
۹۶	۹۶	۹۶	۹۶
۹۷	۹۷	۹۷	۹۷
۹۸	۹۸	۹۸	۹۸
۹۹	۹۹	۹۹	۹۹
۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰

[illegible]

۶۲۷
 ۶۲۸
 ۶۲۹
 ۶۳۰
 ۶۳۱
 ۶۳۲
 ۶۳۳
 ۶۳۴
 ۶۳۵
 ۶۳۶
 ۶۳۷
 ۶۳۸
 ۶۳۹
 ۶۴۰
 ۶۴۱
 ۶۴۲
 ۶۴۳
 ۶۴۴
 ۶۴۵
 ۶۴۶
 ۶۴۷
 ۶۴۸
 ۶۴۹
 ۶۵۰
 ۶۵۱
 ۶۵۲
 ۶۵۳
 ۶۵۴
 ۶۵۵
 ۶۵۶
 ۶۵۷
 ۶۵۸
 ۶۵۹
 ۶۶۰
 ۶۶۱
 ۶۶۲
 ۶۶۳
 ۶۶۴
 ۶۶۵
 ۶۶۶
 ۶۶۷
 ۶۶۸
 ۶۶۹
 ۶۷۰
 ۶۷۱
 ۶۷۲
 ۶۷۳
 ۶۷۴
 ۶۷۵
 ۶۷۶
 ۶۷۷
 ۶۷۸
 ۶۷۹
 ۶۸۰
 ۶۸۱
 ۶۸۲
 ۶۸۳
 ۶۸۴
 ۶۸۵
 ۶۸۶
 ۶۸۷
 ۶۸۸
 ۶۸۹
 ۶۹۰
 ۶۹۱
 ۶۹۲
 ۶۹۳
 ۶۹۴
 ۶۹۵
 ۶۹۶
 ۶۹۷
 ۶۹۸
 ۶۹۹
 ۷۰۰

۶۲۸
 ۶۲۹
 ۶۳۰
 ۶۳۱
 ۶۳۲
 ۶۳۳
 ۶۳۴
 ۶۳۵
 ۶۳۶
 ۶۳۷
 ۶۳۸
 ۶۳۹
 ۶۴۰
 ۶۴۱
 ۶۴۲
 ۶۴۳
 ۶۴۴
 ۶۴۵
 ۶۴۶
 ۶۴۷
 ۶۴۸
 ۶۴۹
 ۶۵۰
 ۶۵۱
 ۶۵۲
 ۶۵۳
 ۶۵۴
 ۶۵۵
 ۶۵۶
 ۶۵۷
 ۶۵۸
 ۶۵۹
 ۶۶۰
 ۶۶۱
 ۶۶۲
 ۶۶۳
 ۶۶۴
 ۶۶۵
 ۶۶۶
 ۶۶۷
 ۶۶۸
 ۶۶۹
 ۶۷۰
 ۶۷۱
 ۶۷۲
 ۶۷۳
 ۶۷۴
 ۶۷۵
 ۶۷۶
 ۶۷۷
 ۶۷۸
 ۶۷۹
 ۶۸۰
 ۶۸۱
 ۶۸۲
 ۶۸۳
 ۶۸۴
 ۶۸۵
 ۶۸۶
 ۶۸۷
 ۶۸۸
 ۶۸۹
 ۶۹۰
 ۶۹۱
 ۶۹۲
 ۶۹۳
 ۶۹۴
 ۶۹۵
 ۶۹۶
 ۶۹۷
 ۶۹۸
 ۶۹۹
 ۷۰۰

۶۲۷
 ۶۲۸
 ۶۲۹
 ۶۳۰
 ۶۳۱
 ۶۳۲
 ۶۳۳
 ۶۳۴
 ۶۳۵
 ۶۳۶
 ۶۳۷
 ۶۳۸
 ۶۳۹
 ۶۴۰
 ۶۴۱
 ۶۴۲
 ۶۴۳
 ۶۴۴
 ۶۴۵
 ۶۴۶
 ۶۴۷
 ۶۴۸
 ۶۴۹
 ۶۵۰
 ۶۵۱
 ۶۵۲
 ۶۵۳
 ۶۵۴
 ۶۵۵
 ۶۵۶
 ۶۵۷
 ۶۵۸
 ۶۵۹
 ۶۶۰
 ۶۶۱
 ۶۶۲
 ۶۶۳
 ۶۶۴
 ۶۶۵
 ۶۶۶
 ۶۶۷
 ۶۶۸
 ۶۶۹
 ۶۷۰
 ۶۷۱
 ۶۷۲
 ۶۷۳
 ۶۷۴
 ۶۷۵
 ۶۷۶
 ۶۷۷
 ۶۷۸
 ۶۷۹
 ۶۸۰
 ۶۸۱
 ۶۸۲
 ۶۸۳
 ۶۸۴
 ۶۸۵
 ۶۸۶
 ۶۸۷
 ۶۸۸
 ۶۸۹
 ۶۹۰
 ۶۹۱
 ۶۹۲
 ۶۹۳
 ۶۹۴
 ۶۹۵
 ۶۹۶
 ۶۹۷
 ۶۹۸
 ۶۹۹
 ۷۰۰

۴۶۹	۴۶۹	۴۶۹	۴۶۹
۴۶۲	۴۶۲	۴۶۲	۴۶۲
۴۶۳	۴۶۳	۴۶۳	۴۶۳
۴۶۵	۴۶۵	۴۶۵	۴۶۵
۴۸۰	۴۸۰	۴۸۰	۴۸۰
۴۸۲	۴۸۲	۴۸۲	۴۸۲
۴۸۳	۴۸۳	۴۸۳	۴۸۳
۴۸۴	۴۸۴	۴۸۴	۴۸۴
۴۸۵	۴۸۵	۴۸۵	۴۸۵
۴۸۸	۴۸۸	۴۸۸	۴۸۸
۴۸۸	۴۸۸	۴۸۸	۴۸۸
۴۸۹	۴۸۹	۴۸۹	۴۸۹
۴۹۰	۴۹۰	۴۹۰	۴۹۰
۴۹۱	۴۹۱	۴۹۱	۴۹۱
۴۹۱	۴۹۱	۴۹۱	۴۹۱
۴۹۲	۴۹۲	۴۹۲	۴۹۲
۴۹۳	۴۹۳	۴۹۳	۴۹۳
۴۹۴	۴۹۴	۴۹۴	۴۹۴
۴۹۴	۴۹۴	۴۹۴	۴۹۴
۴۹۵	۴۹۵	۴۹۵	۴۹۵
۴۹۶	۴۹۶	۴۹۶	۴۹۶
۴۹۶	۴۹۶	۴۹۶	۴۹۶
۴۹۷	۴۹۷	۴۹۷	۴۹۷
۴۹۷	۴۹۷	۴۹۷	۴۹۷
۴۹۸	۴۹۸	۴۹۸	۴۹۸
۴۹۸	۴۹۸	۴۹۸	۴۹۸
۴۹۹	۴۹۹	۴۹۹	۴۹۹
۴۹۹	۴۹۹	۴۹۹	۴۹۹
۵۰۰	۵۰۰	۵۰۰	۵۰۰
۵۰۰	۵۰۰	۵۰۰	۵۰۰
۵۰۱	۵۰۱	۵۰۱	۵۰۱
۵۰۳	۵۰۳	۵۰۳	۵۰۳
۵۰۴	۵۰۴	۵۰۴	۵۰۴
۵۰۴	۵۰۴	۵۰۴	۵۰۴
۵۰۵	۵۰۵	۵۰۵	۵۰۵
۵۰۵	۵۰۵	۵۰۵	۵۰۵
۵۰۶	۵۰۶	۵۰۶	۵۰۶
۵۰۶	۵۰۶	۵۰۶	۵۰۶
۵۰۷	۵۰۷	۵۰۷	۵۰۷
۵۰۷	۵۰۷	۵۰۷	۵۰۷
۵۰۸	۵۰۸	۵۰۸	۵۰۸
۵۰۸	۵۰۸	۵۰۸	۵۰۸
۵۰۹	۵۰۹	۵۰۹	۵۰۹
۵۰۹	۵۰۹	۵۰۹	۵۰۹
۵۱۰	۵۱۰	۵۱۰	۵۱۰
۵۱۰	۵۱۰	۵۱۰	۵۱۰
۵۱۱	۵۱۱	۵۱۱	۵۱۱
۵۱۱	۵۱۱	۵۱۱	۵۱۱
۵۱۲	۵۱۲	۵۱۲	۵۱۲
۵۱۲	۵۱۲	۵۱۲	۵۱۲
۵۱۳	۵۱۳	۵۱۳	۵۱۳
۵۱۳	۵۱۳	۵۱۳	۵۱۳

تصحیح اغلاط و ترمیم محروقات صناعت چاپ واقع جاہ شفا سیر

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۰	۱۸	جھوڑو	جھوڑو	۱۶۷	۸۲	ماشیہ	تم	۱۶۸	۸۲	ماشیہ	تم	۱۶۹	۸۲	ماشیہ	تم
۱۱	۱۸	کی کنی	کی کنی	۱۶۸	۸۲	ماشیہ	تم	۱۶۹	۸۲	ماشیہ	تم	۱۷۰	۸۲	ماشیہ	تم
۱۲	۲۸	بھا	بھا	۱۶۹	۸۵	ماشیہ	جہوش ہوا	۱۷۰	۸۵	ماشیہ	جہوش ہوا	۱۷۱	۸۵	ماشیہ	جہوش ہوا
۱۳	۲۰	نیل	نیل	۱۷۱	۸۶	ماشیہ	اسطرح	۱۷۲	۸۶	ماشیہ	اسطرح	۱۷۳	۸۶	ماشیہ	اسطرح
۱۴	۱۶	عورتون	عورتون	۱۷۲	۸۶	ماشیہ	عورتون	۱۷۳	۸۶	ماشیہ	عورتون	۱۷۴	۸۶	ماشیہ	عورتون
۱۵	۳۶	جیر	جیر	۱۷۳	۸۶	ماشیہ	جیر	۱۷۴	۸۶	ماشیہ	جیر	۱۷۵	۸۶	ماشیہ	جیر
۱۶	۳۰	ماشیہ	ماشیہ	۱۷۴	۸۹	ماشیہ	کائنات	۱۷۵	۸۹	ماشیہ	کائنات	۱۷۶	۸۹	ماشیہ	کائنات
۱۷	۵۰	بن جابر	بن جابر	۱۷۵	۹۴	ماشیہ	اسکے	۱۷۶	۹۴	ماشیہ	اسکے	۱۷۷	۹۴	ماشیہ	اسکے
۱۸	۲۵	کی ہر	کی ہر	۱۷۶	۹۹	ماشیہ	فریاد	۱۷۷	۹۹	ماشیہ	فریاد	۱۷۸	۹۹	ماشیہ	فریاد
۱۹	۵۰	کہ کہ	کہ کہ	۱۷۷	۱۰۰	ماشیہ	قیح	۱۷۸	۱۰۰	ماشیہ	قیح	۱۷۹	۱۰۰	ماشیہ	قیح
۲۰	۵۲	الذبی	الذبی	۱۷۹	۱۰۱	ماشیہ	مجازہ	۱۸۰	۱۰۱	ماشیہ	مجازہ	۱۸۱	۱۰۱	ماشیہ	مجازہ
۲۱	۱۰۱	الامی	الامی	۱۸۱	۱۰۱	ماشیہ	امارۃ	۱۸۲	۱۰۱	ماشیہ	امارۃ	۱۸۳	۱۰۱	ماشیہ	امارۃ
۲۲	۳	سلم	سلم	۱۸۳	۱۰۳	ماشیہ	ہو اس	۱۸۴	۱۰۳	ماشیہ	ہو اس	۱۸۵	۱۰۳	ماشیہ	ہو اس
۲۳	۴	الاقی	الاقی	۱۸۵	۱۰۹	ماشیہ	ازیادہ	۱۸۶	۱۰۹	ماشیہ	ازیادہ	۱۸۷	۱۰۹	ماشیہ	ازیادہ
۲۴	۵۵	ماشیہ	ماشیہ	۱۸۷	۱۰۹	ماشیہ	ازیادہ	۱۸۸	۱۰۹	ماشیہ	ازیادہ	۱۸۹	۱۰۹	ماشیہ	ازیادہ
۲۵	۱۲۳	ماشیہ	ماشیہ	۱۸۹	۱۲۳	ماشیہ	عمر نام	۱۹۰	۱۲۳	ماشیہ	عمر نام	۱۹۱	۱۲۳	ماشیہ	عمر نام
۲۶	۱۲۴	ماشیہ	ماشیہ	۱۹۱	۱۲۴	ماشیہ	عمر نام	۱۹۲	۱۲۴	ماشیہ	عمر نام	۱۹۳	۱۲۴	ماشیہ	عمر نام
۲۷	۵۷	ماشیہ	ماشیہ	۱۹۳	۱۲۴	ماشیہ	عمر نام	۱۹۴	۱۲۴	ماشیہ	عمر نام	۱۹۵	۱۲۴	ماشیہ	عمر نام
۲۸	۲۰	وکان	وکان	۱۹۵	۱۲۹	ماشیہ	لے کر	۱۹۶	۱۲۹	ماشیہ	لے کر	۱۹۷	۱۲۹	ماشیہ	لے کر
۲۹	۴۷	کرینے	کرینے	۱۹۷	۱۳۵	ماشیہ	احصینہ	۱۹۸	۱۳۵	ماشیہ	احصینہ	۱۹۹	۱۳۵	ماشیہ	احصینہ
۳۰	۲۷	تھی	تھی	۱۹۹	۱۳۵	ماشیہ	احصینہ	۲۰۰	۱۳۵	ماشیہ	احصینہ	۲۰۱	۱۳۵	ماشیہ	احصینہ
۳۱	۵۰	بشک	بشک	۲۰۱	۱۳۵	ماشیہ	احصینہ	۲۰۲	۱۳۵	ماشیہ	احصینہ	۲۰۳	۱۳۵	ماشیہ	احصینہ
۳۲	۵۵	مکر	مکر	۲۰۳	۱۳۸	ماشیہ	علینا	۲۰۴	۱۳۸	ماشیہ	علینا	۲۰۵	۱۳۸	ماشیہ	علینا
۳۳	۱۸	ال دود	ال دود	۲۰۵	۱۳۹	ماشیہ	ماتفال	۲۰۶	۱۳۹	ماشیہ	ماتفال	۲۰۷	۱۳۹	ماشیہ	ماتفال
۳۴	۷۹	بریشانی	بریشانی	۲۰۷	۱۴۱	ماشیہ	کفار	۲۰۸	۱۴۱	ماشیہ	کفار	۲۰۹	۱۴۱	ماشیہ	کفار
۳۵	۷۹	دوسرے	دوسرے	۲۰۹	۱۴۵	ماشیہ	بہتری	۲۱۰	۱۴۵	ماشیہ	بہتری	۲۱۱	۱۴۵	ماشیہ	بہتری
۳۶	۲۲	پھر	پھر	۲۱۱	۱۴۵	ماشیہ	بہتری	۲۱۲	۱۴۵	ماشیہ	بہتری	۲۱۳	۱۴۵	ماشیہ	بہتری
۳۷	۸۰	تم	تم	۲۱۳	۱۵۰	ماشیہ	الکایہ	۲۱۴	۱۵۰	ماشیہ	الکایہ	۲۱۵	۱۵۰	ماشیہ	الکایہ
۳۸	۲۱	فزع	فزع	۲۱۵	۱۵۹	ماشیہ	وہاب	۲۱۶	۱۵۹	ماشیہ	وہاب	۲۱۷	۱۵۹	ماشیہ	وہاب
۳۹	۸۲	سال	سال	۲۱۷	۱۵۹	ماشیہ	وہاب	۲۱۸	۱۵۹	ماشیہ	وہاب	۲۱۹	۱۵۹	ماشیہ	وہاب

